بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد و ثنا بے عد خاص اُس واجب الوجود صانع کو ہی سزاوار ہے کہ جسنے اپنی صنعت کاملہ سے خاک کے پتلے آدم کو وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کا خلعت فاخرہ پہنایا اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے لقب سے ملقب فرماکر باعث شہود کائنات ہیژدہ ہزار عالم و مافیہا کیا اس محل پر ایک شعر پنجابی زبان کا یاد آیا **شعر** اول عشق احد مین آیا دیکھو احمد کرکے ٹوریا ✤ احد احمد مین فرق نہ کائی فرد ایک میم سروڑیا ✤ پہر شان احدیت کو آئینہ کثرت مین عجب آب و تاب سے جلوہ دیا وجودی و شہودی دونون کو آئینۂ حیرت بنایا - باین ہمہ بے ہمہ و باہمہ نتیجہ واحدیت دو متضاد کا پیدا ہونا عقل و فکر سے باہر لیکن یہان ظاہر و باہر اس بے ہمہ و باہمہ کے ربط و ضبط کو وہی جانتے ہین جو حق آگاہ صاحب حال ہین - مولنا حسین واعظ کاشفی نے کیا خوب فرمایا ہے **منظوم** این معیت را نیابد عقل و ہوش ✤ زین معیت دم مزن بنشین خموش ✤ قرب حق از بندہ دوراست از قیاس ✤ ہر قیاس خود مکن گزا اساس - باوصف انا احمد بلا میم اور من رانی فقد رای الحق فرمانے کے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے دایرہ عبودیت اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وغیرہا کی حد سے تجاوز نہین فرمایا - صوفیان باصفا کا قول ہے التصوف شہود الربوبیت مع تصحیح العبودیت - اسیواسطے مولنا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین **شعر** ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ✤ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ✤ نزدیک صاحب حال لاموجود الا ہو کے ہمہ اوست و ہمہ از وست ہمو ست و سر معنے ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ دلیل قاطع و برہان ساطع - اگرچہ بعض مشرکان و ملحدان بھی ہمہ اوست کا دم بھرتے ہین لیکن اہل اسلام اور اُنکی توحید مین اہل معرفت جانتے ہین کیا کچھ فرق بین ہے اُنکی توحید مین ہمہ موجودات ہمہ اوست ہے مگر ہم اہل اسلام مین ہمہ موجودات نیست و کالعدم و معرض زوال و ہمہ اوست ہمو ست یعنے جو کچھ ہے وہی ہے باقی ہمہ ہیچ اللہ بس و باقی ہوس - درود نامحدود حضرت سرور کائنات مفخر موجودات خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہووے کہ بہترین ماسوا اللہ ہین اور جنکے وجود کے طفیل وجود ہر موجودات کا بحکم اول ما خلق اللہ نوری قوت سے فعل مین آیا اگرچہ دیگر انبیا و اولیا بھی متصف و مستفیض بالنور ہین لیکن اعلیحضرت صلعم حقیقت اس صفت کے ہین - حقیقت شے اور شے مین جاننے والے جانتے ہین کیا کچھ فرق اور امتیاز ہے - حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ فرماتے ہین **شعر** مصطفےٰ را حق بدان وحق مبین ✤ مصطفےٰ بد نور رب العالمین - حضور صلعم نے روز پیدایش سے دم وفات تک اُمتی اُمتی زبان پر جاری رکھا شب معراج مین فتدلّے قاب قوسین کے مقام محمود پر پہونچکر جناب باری مین مغفرت اُمت کے لئے ملتجی و مستدعی رہے اور اسیکو اپنا مقصد اقصے سمجھا قیامت کے دن بھی اُمتی اُمتی کہتے ہوئے انشاء اللہ شفاعت فرمادینگے **بیت** ز مہد اندر لحد در ذکر امت ✤ زبانش اُمتی گو تا قیامت ✤ حق تو یہ ہے کہ اولو العزم پیغمبر و نسے آجتک اپنی اُمت کا حامی و مددگار اور فدا ہونے والا کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا - اور صلوۃ و سلام آپکی آل اطہر پر ہووے کہ اُنھون نے بھی اعلیحضرت صلعم اپنے نانا کی پیروی مین کیا کیا مصائب اور سختیان محض اس اُمت کی خاطر جھیلین یہانتک کہ جان عزیز کو بھی اسی راہ اور اسی دُھن مین دریغ نہین کیا - سلام اور رحمت خدا کی آپکی اصحاب کبار پر نازل رہے کہ وہ حامی دین

---

نوٹ آیا - یعنے تھا - ٹوریا - یعنے چلایا - نکائی یعنے کچھ نہین - مروڑیا - اوسیم ثانی محمد - دا یعنے کا -

منیر، اور ماحی کفر و الشرکین ہوکر حق حق من حق ۔ وحسن اپنا تمام راہ خدا مین ایثار کیا اور دین محمدی کے پیشوا و مقتدا ہوکر کیا کیا کارنمایان کیئے اور کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ سے ذرہ برابر تجاوز نہین کیا جنکے فضایل اور توصیف مین بڑی بڑی کتابین مملو ہین ۔ بنیز رحمت اللہ کی آپ کے اتقیا و اصفیا امت پر صادر ہوئے
جو مشارق تجلیات انوار الٰہی اور وارث مقامات و کرامات نامتناہی ہوکر امت محمدی کے ہادی و رہنما ہوئے اور العلما امتی کالنبی بنی اسرائیل و دیگر جابجا
الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ کے پیارے خطاب سے مفخر و مباہی ہوئے بقول شخصے **نظم** آنکس کہ کمال اولیا رانشناخت ٭ و ین نعمت
خاص بے بہا رانشناخت ٭ پس شکر نکرد و حب ایشان نگزید ٭ میدان بیقین کہ او خدا رانشناخت ٭ بعد اسکے مشتاقان دریافت حال اولیاء اللہ
و پیروان اقوال و افعال عارفان باللہ کی خدمت مین قطرہ ناپاک مشتے خاک ذرہ بیمقدار **آفتاب بیگ** نام المعروف **محمد نواب مرزا**
دھلوی غفر اللہ ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ حنفی مذہب چشتی نظامی سلیمانی شمسی مشرب عرض کرتا ہے کہ خاکسار کو بد و شعور سے اللہ تعالیٰ نے کتب
سلوک دیکھنے کا شوق اپنی قدرت سے دل مین ڈالدیا تھا سچ کہا ہے **شعر** ہر کسے را بہر کارے ساختند ٭ میل او اندر دلش انداختند ٭ اور اسی شوق کیوجہ
سے باوجود مشغلہ ملازمت سرکار انگلشیہ و کثرت کار کے وقت فرصت نکالکر بہت سی کتابون اور تذکرون و تبصرون حضرات صوفیہ کو وقتاً فوقتاً
مطالعہ مین رکھا اور جمع کیا اور خیر جلیس فی الزمان کتاب کو مدنظر رکھا لیکن آجتک کوئی ایسی کتاب جامع اور باترتیب دیکھنے مین نہین آئی کہ جسمین چہار پیر
اور چودہ خانوادون اور انکی شاخون اور اس سے اوپر کے طبقو نکا فی الجملہ ضروری حال ترتیب وار آسان اور جلد بغیر تلاش معلوم ہوتا یعنے یہ کہ خانوادہ کے
سرمنشار و سرگروہ اور پیشوا کون حضرت تھے اور انکے پیر و صاحبانکی علی الترتیب کیا اسمار مبارک تھے اور انکی تاریخ و جاے ولادت اور اسیطرح تاریخ
وفات اور مدفن اور مختصر و ضروری حالات انکی نسب و ارادت و نادر و کارآمد اقوال و کلمات طیبات و خرق عادات معلوم ہو جاتے لہذا اس خاکسار نے بعد
لینے پنشن درجہ اول تحصیلداری اور اسکے بعد چند سال کار وکالت عدالت ہاے گورنمنٹ انگلشیہ کرکے سفر حجاز کیا اور بعد فراغت حج اور زیارات حرمین
الشریفین واپس ہوکر اور کار وکالت کو خیرباد کہکر خدا سے توفیق و ارواح طیبات بزرگان دین سے امداد لیکر تذکرہ اولیاء کرام حسب صراحت بالا لکھنا
شروع کیا اگرچہ یہ اہم و مشکل ترین کام اس خاکسار ناہنجار کی بساط و قدرت سے باہر تھا اور شروع مین بہت مشکلین پیش آئین اور تلاش و ترتیب مذکورہ
بالا کے دینے مین اور خصوصاً تازہ حالات کے فراہم کرنے مین جسکی فی زمانہ بڑی ضرورت ہے اور لوگون کے دلون مین شوق اور ولولہ رہتا ہے بہت ہی
دقتین اٹھانی پڑین اور جی اکتانے لگا لیکن تائید من اللہ و امداد عارفان باللہ شامل حال تھی کئے گیا ورنہ من آنم کہ من دانم **شعر**
چھپا و ست ہمت مین زور قضا ہے ٭ مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے ٭ اب خدا کے فضل اور امداد و باطنی پاکان دین سے یہ تذکرہ حسب مدعا پورا ہوا جو
فی زمانہ طرز خاص کی وجہ سے اپنا نظیر آپ ہی ہے ۔ علی الخصوص ایسے زمانہ مین جبکہ اہل اللہ نظر نہین آتے اور جو ہین وہ بھی مشیت الٰہی اور زمانہ کی تاثیر
سے آپ کو دکھلانا نہین چاہتے بقول شخصے **ع** صحبت نیکان زجہان دور گشت ٭ خوان عسل خانہ زنبور گشت ٭ پس ایسی حالت اور ایسے زمانہ مین
جو تیرھوین صدی سے گذر کر چودھوین کے ایک چہارم کو ختم کرنے والا ہے سوائے تذکرہ بزرگان دین اور یا زیارات مزارات کاملین اور کوئی راستہ یا
وسیلہ راستی و صلاحیت پر آنے کا نہین رہا اسلیئے یہ کتاب جسکا نام تاریخی **تحفۃ الابرار** یعنے **کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ** رکھا گیا ہے جو دو سو
سے زیادہ مستند کتابونکا لب لباب یا یون کہو کہ دریا در کوزہ ہے بڑی جانفشانی اور غور اور صحت سے ترتیب دیا ہے **ع** من زعرفان مغز ابروا شتم
آنچہ بود از زوایدات انداختم ٭ ناظرین کو اس کتاب کے ملاحظہ سے پہران دو سو کتب مستند کے مطالعہ اور خرید کرنے کی یقیناً حاجت نہین پڑیگی اور اس مجموعہ
کو چھ جدولونمین یعنے جدول اول خاندان مصطفویہ کے بیانمین اور جدول دویم خانوادہ چشتیہ عشقیہ اہل بہشت مین اور سوم خانوادہ عالیہ قادریہ مین اور
چہارم سہروردیہ مین اور پنجم نقشبندیہ مین منقسم کیا ہے اور چھٹی جدول غیر سلسلہ کو حروف تہجی کی ترتیب سے رکھا ہے تاکہ ناظرین کو تلاش مین سہولیت

---

**نوٹ** ۔ چونکہ خاندان کا لفظ جدیہ و نسبیہ سلسلونکے شجرون مین مستعمل ہے اسلئے خلفائے مشائخی سلسلونمین لفظ خانوادہ رائج ہے ۱۲

**نوٹ** چونکہ قدماے مشایخ و کملاے اہل تصوف نے چودہ خانوادہ معروف کی ترتیب دینے و شمار کرنے مین اول پانچ نمبر خانوادہ چشتیہ کے رکھے ہین اور اسکے باقی ۹ نمبر دیگر خانوادونمین پورے کئے ہین اسلئے اس رو خلایق نے بھی اسی ترتیب کا
لحاظ رکھکر خانوادہ چشت سے جدول ہذا کو شروع اور خانوادہ فردوسیہ چودھوین پر ختم کیا ہے ۔ جیسا کہ شجرجات مندرجہ کتاب ہذا سے واضح ہوگا ٭

ہوئے اور جن حضرات کا حال اس جدول مین پوری طرح اندراج کے لئے نہ تھے نہیں ملا اُنکے اسماء مبارک اخیر حرف خانوادے کے لکھکر جدول مین چھوڑ دئے ہین تاکہ جن صاحب کے پاس یہ مجموعہ موجود ہو اور وقتاً فوقتاً اپنے معلومات سے بخانہ مناسب اُنکا اندراج کرکے مکمل کرتے رہین۔ مجھکو اُمید ہے کہ اس کتاب کے مطالعے سے انشاء اللہ ارباب شوق و اصحاب ذوق حظ وافر اُٹھا ئینگے اور ہر ایک خانوادے کے سلسلہ کی تلاش اپنے سلسلے کے سرفشار پیشواؤن کے حالات کو اچھی طرح سے دریافت کرکے پورا پورا فایدہ حاصل کرینگے اور یہ مجموعہ اُنکی ہدایت و رہنمائی کے لئے کافی ہوگا اور توقع ہے کہ اُسوقت اس عاصی پُر معاصی کی مغفرت و خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دریغ نہ فرما دینگے اور جہان کہین بادی النظر اس کتاب مین غلطی پاوین اُنکی اول صحت کتب محولہ جدول سے کرلوین اور درصورت غلطی تصحیح کرنے مین چشم پوشی نہ فرماوین کہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے خاکسار نے جو کچھ لکھا ہے مستند و معتبر کتابون کے حوالہ یا درحوالہ سے لکھا ہے اپنی طرف سے کچھ نہین لکھا جیسا کہ کلیات جدولیہ کے خانہ نمبر ا سے ناظرین باتمکین کو ہویدا ہوگا اور جن کتب کا حوالہ یا درحوالہ دیا گیا ہے اون کتب کی ایک فہرست بالتزام حروف تہجی لکھدی گئی ہے کہ عند الضرورت ملاحظہ کرلیوین۔ الغرض یہ عاصی پُر معاصی عند ذکر الصالحین تنزل الرحمت کو وسیلہ اپنی مغفرت و نجات کا و مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ کو ذریعہ بیٹھنے اپنی کایا کا تصور کرتا ہے ؎ صرفت العمر فی لہو و لعب ✽ فاہا ثم اہا ثم اہا ✽ احب الصالحین لست منہم ✽ لعل اللہ یرزقنی صلاحا ✽ ایضاً گرچہ ناپاکم ولیکن دل بپاکان بستہ ام ✽ در بہارستان عالم رشتہ گلدستہ ام ✽ اللہ جل شانہ مجیب الدعوات کے سے لیل و نہار یہی دعا اور التجا بہزار خشوع و خضوع ہے کہ بحرمت سید الکونین رسول الثقلین صلعم مجھے اپنے اور اپنے پیارے حبیب کے عشق اور محبت عطا فرماکر راہ معرفت کے بوسیلہ کسی راہبر کامل دکھادے اور اُنکی کفش برداری نصیب کرے ؎ خوشترازدیر خرابات نباشد جائے ✽ گر بہ پیرانہ سرم دست دہد ماوائے ✽ اور اسی شوق و ذوق مین حیات مستعار کا خاتمہ کرے اور روز محشر مین اُٹھاوے انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین اور اس تذکرہ صالحین کو درجہ قبولیت فرماکر قدسی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کی ترمیم حسب مدعا کو میری دستاویز نجات و ذریعہ مغفرت کرے ؎ روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ ✽ من نیز حاضر میشوم این ذکر پاکان دربغل ✽ مترازانم چون شود سودا ر بازار جزا ✽ او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان دربغل ✽

## جدولیہ کے خانہ نمبر چھہ سے ناظرین باتمکین کو ہویدا ہوگا جن کتب کا حوالہ یا درحوالہ دیا گیا ہے وہ بالتزام حروف تہجی حسب ذیل ہین

### حرف الف

(۱) ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا شاہ ولی اللہ رح (۲) المرتضی (۳) انوار العارفین (۴) اخبار الاخیار (۵) اخبار الاحبار (۶) اقتباس الانوار (۷) اثار احمدی (۸) انیس العارفین (۹) اداب الطالبین (۱۰) انتباہ فی سلاسل اولیا (۱۱) ارمغان سلطانی معروف سیر گلبرگہ (۱۲) اسرار الاولیا (۱۳) اذکار قلندری (۱۴) آہنگ غم (۱۵) انلس آف ارلی۔ المامون (۱۶) اخبار الاولیا (۱۷) افضل الفواید (۱۸) اثار الاولیا (۱۹) آداب السالکین (۲۰) اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ امام جلال الدین سیوطی (۲۱) احیاء العلوم (۲۲) اسرار الواصلین (۲۳) ابو الفدا (۲۴)

### حرف البا

(۲۵) بحر المعانی (۲۶) بحر الانساب۔ (۲۷) بحر ذخار (۲۸) بیاض خاندان مارہرہ (۲۹) دبستان مذاہب (۳۰) برکات الاولیا

### حرف التاء

(۳۱) تاریخ الاولیا (۳۲) تذکرۃ الاولیا (۳۳) تذکرہ ادم بنوری (۳۴) تذکرہ حضرات حجرہ (۳۵) تذکرہ حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی (۳۶) تذکرۃ الابرار (۳۷) تذکرہ جلیلہ (۳۸) تواریخ اعظمی (۳۹) تکملہ سیر الاولیا (۴۰) تذکرۃ العاشقین (۴۱) تذکرۃ الاتقیا (۴۲) تاریخ طبری (۴۳) تاریخ فرشتہ (۴۴) تذکرہ لوساجھے (۴۵) تذکرہ دولت شاہی۔ (۴۶) تہذیب المتین (۴۷) تذکرۃ الفقرا (۴۸) تہذیب الاخلاق (۴۹) تہذیب التہذیب (۵۰) تحفۃ الراعین (۵۱) تحفۃ القادریہ (۵۲) تاریخ الخلفا سیوطی (۵۳) تاریخ ابن اثیر (۵۴) تاریخ ابن خلدون (۵۵) تاریخ ابو الفدا (۵۶) تذکرہ جمیع اولیا (۵۷) تزک جہانگیری (۵۸) تذکرۃ المشایخ (۵۹) تحفۃ الزایرین ضمیمہ سیر العارفین (۶۰)

(۶۱) تفسیر عزیزی (۶۲) تفسیر اکسیر اعظم۔ (۶۳) تذکرہ العابدین یعنے تاریخ متقدمین ومتاخرین۔

## حرف الثا

(۶۴) ثمر الفواید

## حرف الجیم

(۶۵) جوامع الکلم (۶۶) جامع السلاسل (۶۷) حجت العارفین (۶۸) حج الکرامہ فی آثار قیامہ۔ (۶۹) چشتیہ بہشتیہ (۷۰) جامع الاصول فی اسمار الرجال

## حرف الحا

(۷۱) حقیقت الفقرا (۷۲) حدیقۃ الاولیا (۷۳) حبیب السیر (۷۴) حدیقۃ الاسرار (۷۵) حدیقہ تصوف

## حرف الخا

(۷۶) خزینۃ الاصفیا (۷۷) خیر الاذکار (۷۸) خزانہ جلالی (۷۹) خزینۃ الصلحا (۸۰) خیرات الحسان فی مناقب النعمان

## حرف الدال

(۸۱) دار الفتح قیصریہ (۸۲) دبستان مذاہب (۸۳) دار المعارف شاہ رؤف مجددی (۸۴) دُر المکنون

## حرف الذال

(۸۵) ذکر الشہادتین

## حرف الرا

(۸۶) روضۃ الاحباب (۸۷) روضۃ الاسلام (۸۸) راحت القلوب (۸۹) رسالہ فخر الحسن مولانا فخر الدین (۹۰) رسالہ غوثیہ (۹۱) رسالہ حمیدیہ شیخ شیر اللہ (۹۲) رسالہ توفیقہ (۹۳) رسالہ الہامات (۹۴) رشحات (۹۵) رفیق العارفین (۹۶) روضۃ الاولیا (۹۷) رسالہ محمد حبیب اللہ دہلوی در ذکر جمیع اولیاے دہلی (۹۸) رسالہ سید امیر ابو العلی (۹۹) رضوانی (۱۰۰) رسالہ ریحان القلوب (۱۰۲) رونق المجالس۔

## حرف الزا

(۱۰۳) زاد الابرار (۱۰۴) زاد الاخرت (۱۰۵) زبدۃ المقامات (۱۰۶) زبدۃ الحقایق

## حرف السین

(۱۰۷) سفینۃ الاولیا (۱۰۸) سیر العارفین (۱۰۹) سیر الاولیا (۱۱۰) سبع سنابل (۱۱۱) سواطع الانوار (۱۱۲) سکینۃ الاولیا (۱۱۳) سلاسل الانوار (۱۱۴) سراج الاولیا (۱۱۵) سلوات الاتقیا (۱۱۶) سیرۃ الفاروق (۱۱۷) سیرۃ النعمان (۱۱۸) سیرۃ امام اعظم (۱۱۹) سیر المشائخ (۱۲۰) سیر الاقطاب (۱۲۱) سوانح عمری کلان حضرت سلطان المشائخ

## حرف الشین

(۱۲۲) شجرۃ الانوار (۱۲۳) شجرہ سادات حضوری (۱۲۴) شجرہ چشتیہ۔ (۱۲۵) شجرہ نقشبندیہ (۱۲۶) شواہد النبوۃ (۱۲۷) شواہد نظامی (۱۲۸) شمایل الاتقیا (۱۲۹) شمع جلالی (۱۳۰) شجرۃ الواصلین وحوارق (۱۳۱) شرح مختصر گلشن محمد لاہجی (۱۳۲) شفاء العلیل

## حرف الصاد

(۱۳۳) صراط الصالحین (۱۳۴) صواعق محرقہ (۱۳۵) صراط السالکین (۱۳۶) صحیح بخاری۔

**حرف الطاء**

(۱۳۷) طبقات ناصری (۱۳۸) طبری فارسی (۱۳۹) طبقات حسامیہ (۱۴۰) طبقات سلمی

**حرف الظاء**

**حرف العین**

(۱۴۱) عین الحیات (۱۴۲) عروۃ الوثقی (۱۴۳) عمدۃ الصحایف (۱۴۴) عرایس القدس

**حرف الغین**

(۱۴۵) غیاث اللغات

**حرف الفاء**

(۱۴۶) فواید سعدیہ (۱۴۷) فتوحات مکی (۱۴۸) فواتح الجمال نجم الدین (۱۴۹) فواید الفواد (۱۵۰) فتوحات غیبی (۱۵۱) فخر الطالبین (۱۵۲) فصوص الحکم

**حرف القاف**

(۱۵۳) قطب الاقطاب (۱۵۴) قصص الانبیاء (۱۵۵) قول جمیل

**حرف الکاف**

(۱۵۶) کشف المحجوب (۱۵۷) گلشن فخری (۱۵۸) گلزار فریدی (۱۵۹) کشف المتواری (۱۶۰) کشف الاستار (۱۶۱) کلمات الصادقین (۱۶۲) گلزار ابرار محمد غوث گوالیاری (۱۶۳) کتاب الحضرات۔ کرامت الاولیا گلشن راز

**حرف اللام**

(۱۶۴) لطایف اشرفی (۱۶۵) لطایف قدسی (۱۶۶) لمعات الاسرار یعنے سوانح بندہ نواز گیسو دراز (۱۶۷) (۱۶۸) لیف آف محمد سر ولیم میور

**حرف المیم**

(۱۶۹) مراۃ الاسرار (۱۷۰) مقامات مظہری (۱۷۱) مناقب المحبوبین (۱۷۲) مناقب سلیمانی (۱۷۳) معارج النبوۃ (۱۷۴) منتخب التواریخ (۱۷۵) مقصد اقصیٰ (۱۷۶) مناقب غوثیہ (۱۷۷) محبوب الواصلین (۱۷۸) مفاتیح الاعجاز (۱۷۹) مظہر جلالی (۱۸۰) مناقب فریدیہ (۱۸۱) مناقب الاصفیاء (۱۸۲) محاسن حسنہ (۱۸۳) مراۃ ضیا (۱۸۴) مناقب فخریہ (۱۸۵) مرات العارفین (۱۸۶) ملفوظات شیخ عبد القدوس گنگوہی (۱۸۷) مقاصد العارفین (۱۸۸) مفتاح الخزاین (۱۸۹) مراۃ السالکین (۱۹۰) معارج الولایت (۱۹۱) مخبر الواصلین (۱۹۲) مفتاح الکرامات (۱۹۳) مناقب سلطان باہو (۱۹۴) ملفوظات شاہ عبد العزیز دہلوی (۱۹۵) مکتوبات امام ربانی مجدد (۱۹۶) مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں (۱۹۷) مکتوبات یحییٰ منیری (۱۹۸) منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوت (۱۹۹) مغازی (۲۰۰) مراۃ العاشقین (۲۰۱) مصباح التواریخ (۲۰۲) مراۃ آفتاب نما۔ (۲۰۳) مونس الارواح (۲۰۴) مدارج المعین (۲۰۵) مواہب نظامیہ (۲۰۶) معدن المعانی (۲۰۷) مکتوبات کلیمی (۲۰۸) مجالس الاخیار (۲۰۹) مونس العارفین۔

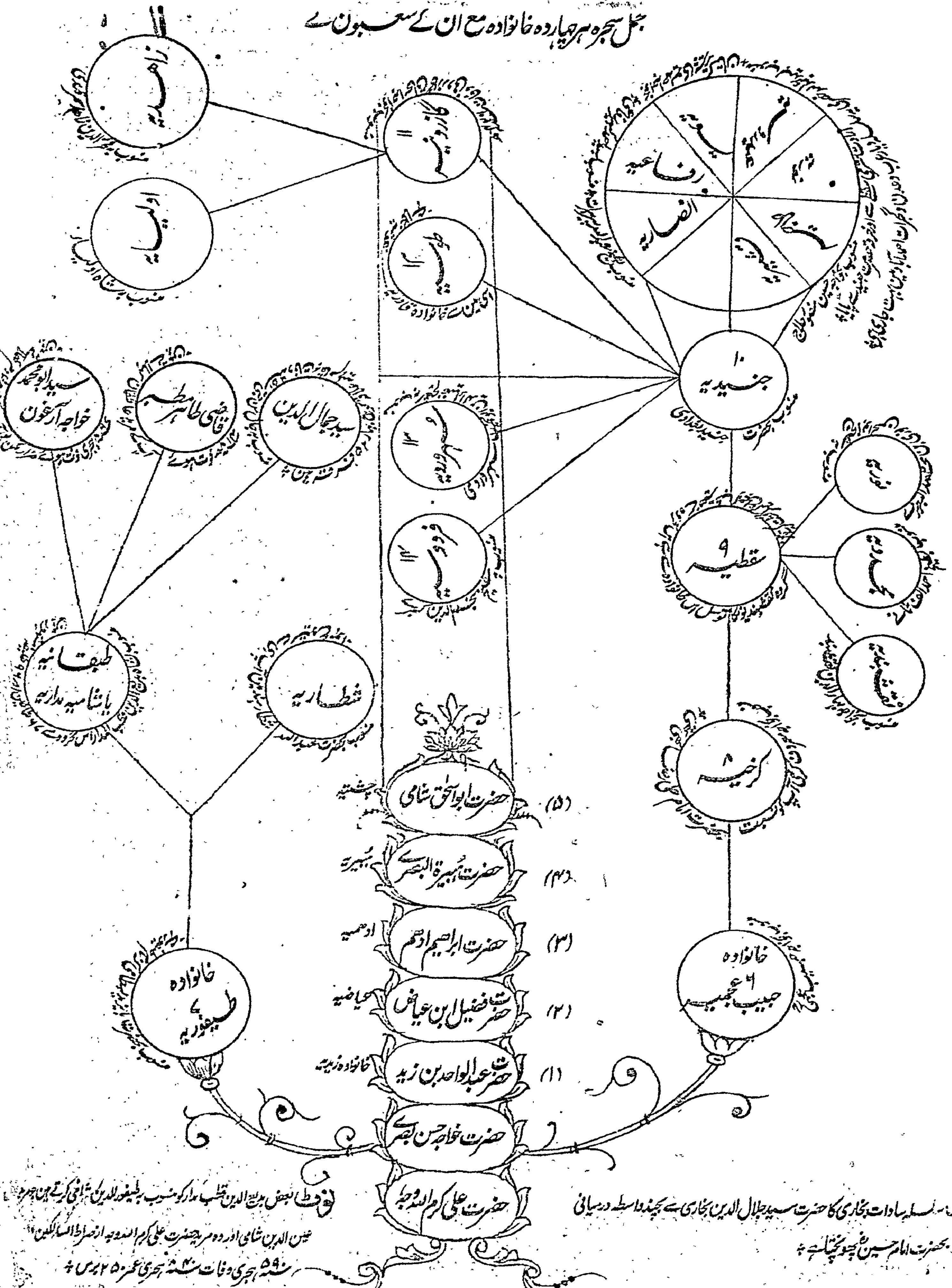
**حرف النون**

(۲۱۰) نسمات القدس (۲۱۱) نافع السالکین (۲۱۲) نسب نامہ آنحضرت صلعم (۲۱۳) نزہت السالکین (۲۱۴) نفحات الانس (۲۱۵) نہج البلاغت (۲۱۶) نکات الاسرار حضرت شیخ آدم بنوری

**حرف الواو**

(۲۱۷) ورد المریدین (۲۱۸) وفیات الاولیا (۲۱۹) واقدی (۲۲۰) واعظ الصالحین

اب مین چار پیر اور چودہ خانوادہ اور اُنکے شعبون کو جو اکثر بلاد ھند و ترکستان و عربستان وغیرہ مین رایج و مشہور ہین ذکر کرتا ہون واضح ہو کہ ان سب خانوادونکا ماخذ و مرجع حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین اور اسماء گرامی چہار پیر بقول صاحب اقتباس الانوار یہ ہین اول حضرت امام حسن ع دوم حضرت امام حسین ع سوم حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رح چہارم حضرت خواجہ حسن بصری رح۔ اور بنظر اختصار ہر چہار خانوادون کے شجرے دیباچہ مین لگا دیے گئے ہین اور مجموعی شجرہ ہر چہار خانوادہ بھی اُسکے ساتھ ہمردیف کردیا ہے تاکہ ناظرین کو ہر طرح سے سہولیت اور واقفیت بہیئت مجموعی حاصل ہوجاوے ؀




نوٹ بعض بدیع الدین قطب مدار کو منسوب بہ طیفور الدین شامی کرتے ہیں جو مرید عین الدین شامی اور وہ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ از حضرات السالکین سنہ ۵۹۰ ہجری وفات سنہ ۸۴۰ ہجری عمر ۲۵۰ برس ؁

نوٹ۔ سلسلہ سادات بخاری کا حضرت سید جلال الدین بخاری سے بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام حسین رضی پہونچتا ہے ؁

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

خواجہ حافظ محمد موسیٰ

خواجہ اللہ بخش

خواجہ سلیمان تونسوی

مولانا نور محمد

مولانا فخر الدین

خواجہ نصیر الدین محمود

خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی

خواجہ فرید الدین شکر گنج

خواجہ قطب الدین

خواجہ معین الدین اجمیری

ابو اسحاق شامی

ہبیرۃ البصری

ابراہیم ادھم

فضیل ابن عیاض

عبد الواحد بن زید

خواجہ حسن بصری

علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

محمد مصطفیٰ صلعم

منسوب بخواجہ سلیمان تونسوی

منسوب بمولانا فخر الدین

صابریہ چشتیہ

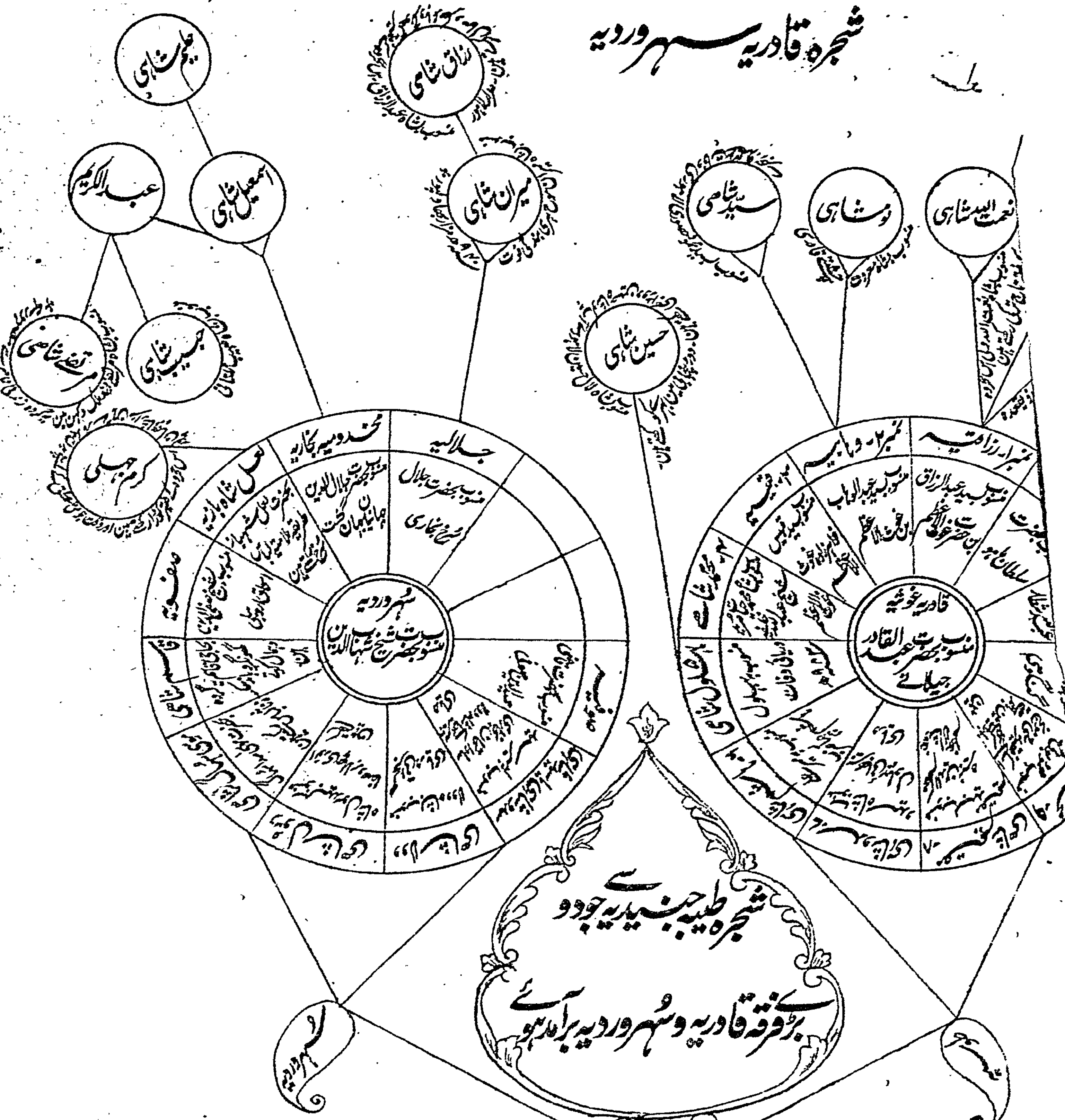
(۵) (۴) (۳) (۲) (۱)

نوٹ شاہ خضر رومی چشتیہ قلندریہ کے خاندان کے مثل شاہ حیدر قلندر شاہ حسین قلندر بلخی ہوئے ہیں اور ہر سلسلہ میں جو شخص مرتبہ ابدال کو پہونچے قلندر مشرب ہوتا ہے چنانچہ شمس الدین تبریزی مولوی روم فخر الدین عراقی حافظ شیراز اور مسعود بک وغیرہ

شجرہ طیبہ چشتیہ بہشتیہ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

# شجرہ قادریہ سہروردیہ




نوٹ علاوہ انکے اور بہت سلسلے جو ہندوستان میں مشہور ہیں جیسے اسمٰعیلیہ جو حضرت اسمٰعیل بن عبدالعزیز تستری
یا قصاریہ شیخ احمدون قصار ابوصالح سے یا خرازیہ شیخ ابوسعید خراز سے یا سیاریہ شیخ ابوالعباس سیاری سے
یا شاذلیہ شیخ ابوالحسن شاذلی سے ہیں۔ از تذکرۃ العابدین ؛

جو اویس قرنی اور حضرت نظام الدین گنجوی وغیرہ سے ہے جو بلاواسطہ مستفیض
ے یا مشائخ کرام سے پاویں چنانچہ حضرت اویس قرنی کو حضرت صلعم نے نگہ معظم میں
تھی بیعت جناب سالی بہر ہوتی ہیں تا ؛

اصلها ثابت و فرعها فی السماء

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

جدول اول خاندان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم منجملہ شش جداول

# کلیات جدید ولیہ فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

# تحفۃ الابرار ۱۳۲۳ ہجری


مؤلفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال اعنی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف

محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی عفی عنہ



سنہ ۱۳۲۵ھ

در مطبع صوفی واقع دہلی باہتمام محمد حسن صاحب مہتمم مطبع وبار اول طبع شد

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان مفصل کنیت و القاب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب - ارادت - خصائل و شمایل خرق عادات و کمالات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سر منشاء و سر سالار مصطفوی | حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کنیت ابوالقاسم و ابو ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف یوں تو نو د نہ نام آپ کے بھی مثل اسماء حسنیٰ اللہ جل شانہٗ کے ہیں لیکن محبوب ترین محمد۔ احمد۔ محمود۔ اور کتب سماوی ماتقدم یعنی توریت میں میذ میذ انجیل میں طاب طاب زبور میں عاقب بعض صحائف میں روحا۔ فارقلیطا۔ حمیاطا اولایا۔ اضرایا۔ ضحوک۔ مشفح۔ احید۔ قثیم۔ ماد ماد مختار۔ روح الحق۔ مقیم السنۃ حمد الامین۔ نبی اعلا محم قتال | وقت صبح صادق روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول بروز عام الفیل یا بمرور ۵۵ روز از عام الفیل و ابرہہ دیں سنتا گزر چکے تھے | وقت چاشت روز دوشنبہ بروایت صحیحہ دویم ربیع الاول ۱۱ھ وحسب عمل و رواج بارہویں ماہ و سنہ مذکور عمر حضور ۶۳ سال | مدینہ منورہ حجرہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ | نسب نامہ آنحضرۃ عرایس القصص مراۃ الاسرار بحوالہ راحۃ القلوب معارج النبوت روضۃ الاحباب خزینۃ الاصفیا تاریخ الاولیاء ابوالفدا تفسیر عزیزی تفسیر الکبیر اعظم مطبوعہ ۱۳۰۹ھ مراد آباد صفحہ ۶۱ جلد ششم فخر الحسن تذکرۃ المشائخ | **ذکر حسب و نسب آنحضرت صلعم** حضور کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت اسمٰعیل عم بن حضرت ابراہیم عم اور وہاں سے بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیث عم بن حضرت آدم علیہ السلام ختم ہوتا ہے۔ آپ قبیلہ اشراف قریش مکہ معظمہ سے صحیح الطرفین ہیں ناظرین کو رسالہ فخر الحسن حضرت مولٰنا فخر الدین فخر جہاں سے واضح ہوگا کہ حضور کو شب معراج میں درگاہ رب العزت سے خرقہ خلافت عطا ہوا تھا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دست بدست حضرت خواجہ حسن بصری پیشوائے مشائخان کو پہنچا تھا۔ چنانچہ وہی رسم سنت الباس خرقہ پوشی کے مشائخان سلسلہ میں وقت بیعت اور خلافت کے آجتک چلی آتی ہے۔ |

ف۱ اسم عرب ہو کہ تکنیہ فرزند اول سے کرتے ہیں آپ کے صاحبزادے اولین حضرت قاسم تھے اسلیئے ابوالقاسم کنیت ہوئی پھر دوسرے فرزند ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اُس وقت تکنیہ ابو ابراہیم فرمایا از معارج النبوۃ ۱۲ ف۲ عام کے معنے سال کے ہیں اور عام فیل مراد وہ سال ہے جبکہ ابرہۃ الاشرم حاکم یمن ہاتھیوں کی فوج لیکر مکہ پر چڑھائی کی تھی ۱۲ ف۳ آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے کتاب راحت القلوب حضرت سلطان المشائخ میں لکھا ہے کہ امام شعبی اپنے کفایہ میں بروایۃ صحیحہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارقام فرماتے ہیں کہ نقل رسول صلعم دوسری ربیع الاول کو ہوئی تھی اور اُس کے دوسرے دن یعنی تیسری ماہ مذکور بوجہ ظہور معجزہ وگزارنے نماز جنازہ رکھا گیا اور آپ کی ہر نو ازواج مطہرات نے روز وفات سے ایک ایک روز فرداً فرداً اطعام فاتحہ دیا۔ اور گیارہویں ماہ مذکور کو حضرت ابابکر صدیق نے طعام افزوں بہ تکلف پکوا کر اور فاتحہ دلوا کر تمام مردمان اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور بارہویں کو شہرۃ ہوگئی اور اسی پر عمل و رواج تمام مخلوق کا ہو گیا لیکن پیران چشت دوسری کو عرس کرتے ہیں۔ دوسری توجیہ تفسیر الکبیر اعظم سے یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن نازل ہوئی اور اس حج سے واپس ہو کر آنحضرت صلعم نے مدینہ پہنچکر وفات پائی اور ابن جریرہ وغیرہ کا قول ہے کہ اس روز عرفہ سے ۸۱ دن کے بعد آپنے وفات پائی تھی اس حساب سے دوسری ربیع الاول صحیح ہوتی ہے ۱۲ ف۴ ابوالفدا نے لکھا ہے کہ قریش فہر کا دوسرا نام ہے جنسے حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے تیسری صدی میں فروغ پایا جو لوگ اسکی نسل سے ہیں وہ قریش سے ہیں فہر تمام قوم کا بزرگ مانا گیا ہے جسمیں ہمارے پیغمبر عرب محمد مصطفےٰ صلعم پیدا ہوئے۔ (من تفسیر عزیزی) جو کوئی اولاد نضر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہو وہ داخل قریش ہے اور قریش لغت میں ایک جانور کا نام ہے دریائی جانوروں سے کہ سب جانوروں کو پکڑ کر کھا جاتا ہے۔ اور نیز بہ سبب آنحضرت نے اولاد قریش کو جمع کرکے مکہ میں آباد کیا

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

**شمائل و خصائل آنحضرت صلعم** - آپ کا جسم مطہر مثل شمع پشت و رو یکساں کا بھر نور تھا - اسلیے پشت سے آپ کو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا سایہ نہ تھا جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی - جس گلی کوچہ میں گزرتے وہ مہک جاتا - اور جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اس کے ہاتھ میں خوشبو رہتی آپ کا عرق بدنی ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیوں نے شیشے میں بھر رکھا تھا - بجائے عطر کے دلہنوں کو لگاتے تھے سب خوشبوؤں سے اسکی خوشبو غالب تھی - جہاں قضائے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی - اور آپ کے فضلہ کو زمین غرق کر کے چھپا لیتی بول میں آپ کے قذارت اور بو نہ تھی - فقہا نے لکھا ہے کہ بول و براز آپ کا نجس نہ تھا - آپ مسکینوں اور یتیم بچوں کو بہت دوست رکھتے تھے - اور دعا فرمایا کرتے تھے اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی مسکینا **قطعہ** یا صاحب الجمال و یا سید البشر + من وجھک المنیر لقد نور القمر + لا یمکن الثناء کما کان حقه + بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + **نقل** ہے جب آدم علیہ السلام بہشت میں آئے ساق عرش پر سب سے پہلے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھ کر حضرت رب العزت کی جناب میں عرض کی کہ الٰہی محمد کون ہے فرمان ہوا وہ ایک فرزند تمہارے سے ہیں - عرض کی کہ میں انکو دنیا میں دیکھوں گا فرمایا نہیں وہ آخر الزماں ہوں گے - تم انکو نہیں دیکھ سکو گے - عرض کی مجکو اشتیاق دیدار محمد صلعم نہایت درجے کا ہے طاقت صبر نہیں رکھتا - اللہ جل شانہ نے محمد صلعم کی صورت کو حضرت آدم علیہ السلام کے انگشت ابہام کے ناخن میں ظاہر کر کے فرمایا اے آدم دیکھ صورت محمد صلعم کو جب صورت پاک آپ کی آدم صفی اللہ نے دیکھی تو نہایت تعظیم و تکریم سے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں پر ملے اور کہا قرۃ العینی بک یا رسول اللہ فرمان ہوا اے آدم تم نے محمد صلعم کی تعظیم کی اور ان کا نام آنکھوں کو ملا - میں تمہاری آنکھوں کو درد سے محفوظ رکھوں گا اور جو کوئی محمد صلعم کا نام سنے یا پڑھے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن کو اپنے آنکھوں پر ملے اسکی آنکھ درد نہ کرے گی - اور ہرگز اندھا نہ ہوگا -

| تعداد عمر | واقعات (سوانح عمری آنحضرت صلعم یعنی کس عمر میں آپ کو کون واقعات پیش آئے) |
|---|---|
| بعمر دو ماہ | آپ کے والد عبد اللہ کا انتقال ہوا - |
| قریب سالگی | آپ کا شق صدر ہوا - و بروایت صاحب روضۃ الاحباب صحیح تر یہ ہے کہ شق صدر شب معراج میں آپ کا ہوا ہے - |
| بعمر ۶ سال | حضرت آمنہ والدہ صاحبہ حضرت کا انتقال ہوا - اور عبد المطلب دادا آپ کے متکفل پرورش و تربیت ہوئے - |
| بعمر ۸ سال | آپ کے دادا عبد المطلب نے بھی انتقال کیا - اور حسب وصیت انکے ابو طالب چچا انکے متکفل ہوئے - |
| بعمر ۱۲ سال ۲ ماہ دس روز | آپ کے چچا ابو طالب آپ کو اپنے ہمراہ تجارت کے لیے شام کو لے گئے - اور وہاں ایک راہب نصارا نے آپ کے پیغمبر آخر الزماں ہونے کی خوشخبری آپ کے چچا ابو طالب کو سنائی - |
| ۲۵ سالہ عمر | آپ کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوا اور ابو طالب نے خطبہ پڑھا - |
| ۳۵ سالہ عمر | قوم قریش نے از سر نو تعمیر خانہ کعبہ میں آپ کو بھی شریک کیا اور آپ نے حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے بجائے مقررہ نصب فرمایا - |
| بعمر ۴۰ سال ۹ روز | روز دوشنبہ آپ پر نزول وحی ہونا شروع ہوا اور ۲۳ سال ایام رسالت پر منقسم ہے - |
| بعمر ۴۱ سال | جسوقت آپ غار حرا عبادت میں مشغول تھے - حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ پر ظاہر ہوئے اور سورہ اقرا الخ آپ کو سکھائی اور درمیان کوہ صفا و مروہ کے جا کر ایک جگہ حضرت جبرئیل عم نے زمین پر پاؤں مار کر ایک چشمہ پانی کا نکالا - اور آپ کو طریقہ وضو سکھایا اور بعدہ دو رکعت نماز ادا کی اور حضرت جبرئیل عم کی اقتدا کی چنانچہ یہی طریقہ سنت کا الی الان مشائخان میں جاری ہے کہ وقت تلقین مرید کے دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں - |

| تعداد عمر | واقعات سال ہجرت سے آخر تک - |
|---|---|
| ۵۲ سال ۵ مہینے | آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور ۱۹ ربیع الاول مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور رجب ہی سے سال ہجرت شروع ہوا - |

| خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| دوسرے سال ہجرت کے | | | | | | روز دوشنبہ مہینے رجب میں نماز ظہر برسم معہود بطرف بیت المقدس ادا کر رہے تھے کہ رکعت دوئم میں بموجب وحی آلہی جانب کعبہ متوجہ ہوگئے اور اسی طرف ہوکر نماز کو تمام کیا۔ اُس وقت سے نماز کعبہ کی طرف ادا کرنی فرض ہوئی۔ اور اسی سال شعبان کے مہینے روزے ماہ رمضان فرض ہوئی اور نماز عید وصدقہ فطر واجب ہوا۔ اور اسی سال ابتدا جہاد کفار سے شروع ہوئی۔ |
| تیسرے سال ہجرت کے | | | | | | غزوہ اُحد اور حضرت حمزہ چچا آنحضرت معہ بہت اصحاب کے شہید ہوئے۔ اور ولادت حضرت امام حسنؓ عم بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئی۔ |
| سنہ ۴ ہجری | | | | | | تولد حضرت امام حسین عم و بحکم وحی شراب کا پینا حرام ہوا اور غزوہ بدر وقوع میں آیا۔ |
| سنہ ۵ ہجری | | | | | | غزوہ خندق جسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں معہ چند دیگر غزوہ۔ |
| سنہ ۶ ہجری | | | | | | حج بیت اللہ کا فرض ہوا اور سورہ انا فتحنا نازل ہوئی اور بادشاہان عجم کے نام نامجات دعوت اسلام تحریر ہوئے۔ قبل اسکے کہ نامجات بادشاہان عجم کے نام بھیجے جاویں۔ اہل مشاورت نے حضور میں عرض کی کہ عادت بادشاہوں کی ہے کہ نامہ کو بغیر مہر معتبر نہیں سمجھتے۔ اس لیے حکم دیا کہ مہر تیار کیجاوے اور انگشتری طلائی میں نصب کی جاوے۔ چنانچہ ایسا ہوا ہی تھا کہ وحی نازل ہوئی۔ کہ انگشتری طلائی مردوں اہل اسلام پر حرام ہے یہ سُن کر فوراً انگشتری نقرہ میں مُہر نصب ہوئی۔ مُہر کی سطر اول میں صرف کلمہ اللہ دوئم میں لفظ رسول اور سوم میں نام محمدؐ کندہ تھا اور یہ وہی مہر ہے جو حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے چاہ میں گر گئی تھی جسکا ذکر اپنے موقع پر آویگا۔ |

## ذکر مُہر نبوت یعنی خاتم النبوت از تکملہ سیر الاصفیا

| | |
|---|---|
| | آپ کے دونوں کتفین کے درمیان متصل کتف چپ غضروف کتف چپ پر خاتم نبوت مثل مروارید بزرگ و یا بیضہ کبوتر جسے تکمہ بھی کہتے ہیں برنگ سُرخ و سفید تھی جسمیں اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لکھا ہوا تھا اور پر مُوئے یعنے اُسپر بال بھی تھے۔ |
| | نجاشی بادشاہ حبشہ۔ ہرقل بادشاہ روم۔ کسریٰ پرویز بن ہرمز۔ مقوقس بادشاہ اسکندریہ۔ حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ شام۔ وہود بن علی حنفی پیشوائے یمامہ کے نام مہر لگ کر نامجات جاری ہوئے۔ |
| سنہ ۷ ہجری | غزوہ خیبر۔ بعد فتح اسکے آنحضرت صلعم قلعہ قمیوس تشریف لے گئے۔ زن یہود نے گوشت بریاں گوسفند میں آپ کو زہر دیا مگر کچھ اثر نہیں ہوا۔ وہ عورت پشیمان ہوئی اور ایمان لائی۔ ردشمس آپ کی دعا سے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے ہوا۔ فدک و وادی القرا دت فتح ہوئے |
| سنہ ۸ ہجری | میں غزوہ موتہ اسمیں زید بن حارث و جعفر طیار شہید ہوئے۔ غزوہ فتح مکہ اور بُت ہائے سنگ جو گرد کعبہ کفار نے رکھے ہوئے تھے توڑے گئے ابو سفیان مُسلمان ہوئے۔ غزوہ حنین غزوہ طائف وغیرہ اور ماریہ قبطیہ کے بطن سے صاحبزادہ ابراہیم پیدا ہوئے۔ |
| سنہ ۹ ہجری | میں زکوٰۃ اموال فرض ہوئی اور حضرت علی نے بتخانہ فلس قبیلہ طے کو توڑا۔ اور حاتم طائی کو معہ مال اسیر کرکے مدینہ لائے۔ اور چند روز کے بعد عدی پسر طائی حاضر ہوکر مُسلمان ہوا۔ اور غزوہ تبوک ہوا۔ کل غزوات ۱۹ و بروایتے ۲۱ یا ۲۴ ہیں اور سریہ ۵۶ وقوع میں آئے۔ |
| سنہ ۱۰ ہجری | میں حجۃ الوداع آپ پچیسویں ذیقعد کو مدینہ منورہ سے آخری حج کرنے کو روانہ ہوئے۔ اور اس سفر میں آپ کے ساتھ ایک لاکھ چودہ ہزار آدمی تھے اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور جمیع اُمہات المومنین کو شرف مصاحبت حاصل تھا بروز حج موضع عرفہ میں خیمہ زن ہوئے اور بعد زوال ناقہ قصویٰ پر سوار ہوکر بڑی فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑھا اور کلمات وصایہ و نصایحہ کہ جس سے زمانہ حضرت کی وفات کا |

سنہ ۵ اصطلاح اہل سیر جس لڑائی میں آنحضرت بذات خود موجود تھے اسکو غزوہ اور جسمیں خود موجود نہ تھے اسکو سریہ یعنی شبخون کہتے ہیں ۱۲ سنہ ۵ موتہ قریہ ہے از قرایا بلقا رشام میں ہے ۱۲

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سنہ ہجری | | | | | | قریب پایا جائے حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے اور اسی روز عرفہ آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی پھر مقام مزدلفہ میں واپس تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء بیک اذان ودو اقامت ادا فرمائی۔ اور پیش از طلوع آفتاب مشعر الحرام کے روانہ جانب منا ہوئے اور خطبہ پڑھا اور ۶۳ شتر بعدد سال عمر خود قربانی اپنے ہاتھ سے فرمائی۔ اور سر مبارک کا تراشہ موئے مقدس کا درمیان اصحاب وازواج تقسیم فرمایا۔ اور مناسک حج بجالاکر چند روز مکہ معظمہ میں اقامت رکھی اور پھر بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوکر خم غدیر میں مقام فرمایا اور نماز ظہر ادا کرکے اور متوجہ باصحاب ہوکر بعد کلمات رخصتانہ کے فرمایا۔ کہ میں تمہارے درمیان دو امر عظیم چھوڑے جاتا ہوں جو ایک دوسرے سے بزرگتر ہیں۔ یعنی قرآن اور اہلبیت میرے۔ دیکھئے ان دونوں امر کی طرف کس طرح سلوک کروگے۔ اور رعایت حقوق ہر دو امر مذکور کے کیونکر رکھوگے۔ اور یہ دونوں امر از ہم گر جدا نہ ہونگے اور کنارہ حوض کوثر تک میرے ساتھ پہنچیں گے۔ |

## ذکر وفات آنحضرت صلعم

| | |
|---|---|
| سنہ ۱۱ ہجری | میں حضور اس دنیا وار فانی سے رخصت ہوکر عالم جاودانی کو سدھارے۔ تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ کتاب راحت القلوب حضرت سلطان المشائخ میں لکھا ہے کہ امام شعبی اپنی کتاب میں بروایہ صحیحہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ارقام فرماتے ہیں۔ کہ نقل آنحضرت صلعم دوسری ربیع الاول کو ہوئی تھی۔ اور اسکا دوسرا دن یعنی تیسری ماہ مذکور برائے ظہور معجزہ وگذارنے نماز جنازہ رکھا گیا۔ اور آپ کی ہر نو ازواج مطہرات نے روز وفات سے ایک ایک روز فرداً فرداً اطعام فاتحہ دیا۔ اور گیارہویں ماہ مذکور کو امیر المومنین حضرت ابابکر صدیق نے طعام وافر و پر تکلف پکواکر اور فاتحہ دلواکر تمام مردمان اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور بارھویں ماہ مذکور کو شہرت ہوگئی۔ اور اسی پر اب عمل اور رواج تمام مخلوق کا ہوگیا۔ اور بارہویں کو فاتحہ ہونے لگی لیکن ہمارے بزرگان چشت دوسری کو ہی عرس[53] کرتے ہیں۔ تفسیر اکسیر اعظم مطبوعہ احتشامیہ مراد آباد کے صفحہ ۷۱ جلد ششم میں بقول ابن جریر وغیرہ درج ہے کہ اس یوم عرفہ حجۃ الوداع سے ۸۱ دن کے بعد آپنے وفات پائی تھی۔ اس حساب سے بھی ۲ ربیع الاول کو وفات پانا آپ کا تصدیق کو پہنچتا ہے۔ اور جو جو معجزات حضور سے ظہور میں آئے۔ وہ کسی نبی یا مرسل کو میسر نہیں آئے۔ جنکا بیان مفصل صحاح ستہ ومعارج النبوت واعجاز نبوی وتاریخ حبیب اللہ سیر محمدی وغیرہ میں شل نزول قرآن وشق القمر وغیرہ ایکہزار معجزہ درج ہے۔ مطولات سے معلوم کریں۔ **آپ کی ریاضت ومجاہدے کی ادنےٰ مثال** نقل ہے ایک روز حضرت خاتون محشر آپ کی صاحبزادی آئیں دیکھا کہ حجرہ کا دروازہ بند ہے اور کچھ خون تازہ حجرے سے باہر دیکھ کر گمان کیا کہ شاید بکرا ذبح ہوا ہے اور واپس آکر اپنے صاحبزادگان حسنین کو فرمایا کہ آج تمہارے نانا کے گھر گوسفند ذبح ہوئی ہے۔ جاؤ گوشت لاؤ دونوں صاحبزادے حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ ہماری والدہ تشریف لائی تھیں دروازہ حجرہ بند اور اسکے ناودان کے پاس خون پڑا دیکھ کر ان کا گمان گوسفند ذبح ہونے کا ہوا۔ اور ہم سے کہا تم بھی جاکر گوشت لاؤ آپنے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ وہ گوسفند کا خون نہ تھا رات میں نے قیام کیا تھا جب تمام خون وجود کا پاؤں میں اُتر آیا پاؤں پھٹ گیا اور خون رواں ہوکر ناودان کی طرف بہ کر حجرے سے باہر ہوگیا تھا اس ریاضت ومجاہدے کا کیا ٹھکانا ہے جن کے رتبے ہیں سوا انکو سوا مشکل ہے۔ |

[52] مزدلفہ ومشعر الحرام مسجد ایک مقام ہے جو درمیان راستہ عرفات و مکہ آتا ہے اور جہاں حاجی لوگ بعد حج عرفات سے چل کر شب باش ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے کنکریاں چنکر منا میں دوسرے دن لے جاتے ہیں۔ اور تین شیطان کے نام سے تین مینار وہاں ہیں ان پر وہ کنکریاں مارنے کا حکم ہے ۱۲ ۔

[53] عرس کے معنے عروسی کرنا اور فرودگاہ میں آنا کارواں کا ہے یعنے وہ روز وصال دوست کا ہے جو موجب خوشی ہے ۱۲ ۔

| خاندان | نام صاحب خاندان | سن و تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اصحاب آنحضرت صلعم پیشوائے خاندان | حضرت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اسم شریف عبداللہ لقب صدیق اکبر و عتیق کنیت ابوبکر و فضل البشر بن قحافہ بن عامر یا امر | بعد مرور دو سال چار ماہ از عام فیل روز دوشنبہ | ۲۲ یا ۲۳ جمادی الثانی روز دوشنبہ یا شب سہ شنبہ یا بقولے روز جمعہ سنہ ۱۳ ہجری عمر ۶۳ سال یا ۶۴ یا ۶۵ سال مادہ تاریخ از اہد شد سال ترحیلش عیان | مدینہ منورہ بہ پہلو برابر دوش حضرت محمد مصطفےٰ صلعم | نسب نامہ سرور انبیاء قصص الانبیاء مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار تاریخ الاولیاء اقتباس الانوار بحوالہ رونق المجالس- | آپ کا سلسلہ نسب بواسطۂ پنجم بحضرت سید البشر صلعم پہنچتا ہے- آپ ہر چہار خلفاء راشدین سے اولین خلیفہ آنحضرت صلعم تھے- آپ ہی نے اول بلا طلب معجزہ کے پیغمبری کو تصدیق کیا- جسکے سبب سے لقب صدیق اکبر حاصل کیا- جس روز آنحضرت صلعم کا وصال ہوا- اُسی دن سب صحابیوں و مہاجرین و انصار نے آپ سے بیعت کی مگر حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ و اکثر بنی ہاشم نے توقف کیا مگر بعد از وفات حضرت فاطمۃ الزہری کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی بیعت آپ کے ساتھ کی- (دیکھو اقتباس الانوار) آپ درمیان قریش کے بڑے متمول اور عالی رتبہ اور رؤساء اہل مشاورت سے تھے- کہتے ہیں کہ جب آپ مشرف باسلام ہوئے تو چالیس ہزار درہم نقد رکھتے تھے یہ سب ضا خدا اور رسول میں خرچ کیے- آپ میں پانچ خصلتیں ایسی تھیں کہ انہیں کوئی دوسرا شریک نہیں- ایک تو ثانی اثنین فی الغار دوسری ثانی اثنین فی العریش[1] تیسری ثانی اثنین فی المدفن- چوتھے آنحضرت صلعم کسی صحابہ کے پیچھے اقتدا مکرر نہیں کی- پانچویں وہ اور اُن کی والدین اور اولاد سب کے سب زمرۂ صحاب میں تھے- صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں- ایک روز جبرئیل علیہ السلام نے ایک |

طبق پُر از سیب کا آنحضرت صلعم کو دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِس طبق سیبوں سے جنکو آپ دوست رکھتے ہیں دو آپ حاضر تھے آپ نے اُس طبق سے جو خوان پوش سے پوشیدہ تھا زیر خوان پوش کے ہاتھ ڈال کر ایک سیب آپ کو دیا- جس سیب کے ایک جانب لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ھدیۃ من اللہ الرفیق الشفیق الی ابابکر الصدیق اور دوسرے جانب من البغض الصدیق فھو زندیق- پھر دوسری مرتبہ آپ نے ہاتھ زیر خوان پوش ڈال کر دوسرا سیب حضرت عمر کو دیا جسکے ایک جانب مع تسمیہ تحریر تھا ھذا ھدیۃ من اللہ التواب الوھاب الی عمر ابن خطاب اور دوسری طرف اُس کے من البغض عمر فلہ النار اسی طرح تیسرا سیب حضرت عثمان رض کو عنایت ہوا اُس کے ایک جانب بعد تسمیہ ھذا ھدیۃ من اللہ الحنان المنان الی عثمان ابن عفان اور دوسرے جانب من البغض عثمان فخصمہ الرحمن پھر اسی طرح چوتھا سیب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیا اُس کے ایک جانب لکھا تھا بعد بسم اللہ ھذا ھدیۃ من اللہ الغالب الی علی ابن ابی طالب اور دوسرے جانب من البغض علیا لم یکن اللہ ولیا- گروہِ عرب کو جو بعد وفات آنحضرت صلعم مُرتد ہوگئے تھے بزور شمشیر راہِ راست پر کیا- مسیلمہ کذاب جسنے دعوے دروغ نبوت کیا تھا اور جمعیت کثیر بمقابلہ اہلِ اسلام آیا تھا تہ تیغ بیدریغ کیا- آپ کے عہد میں شروع ہی سے بڑے بڑے کارزار مثل جنگ روم و شام و ملک عجم وغیرہ وقوع میں آئیں جنگِ روم بمقابلہ ہرقل بادشاہ سخت مقابلہ سے ہوئی اور اس جنگ میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی ہرقل کے مارے گئے اور تین ہزار مسلمان شہید ہوئے- اور تیس ہزار خیمے دیبا کے اور تین ہزار پردے و نقود و جواہر و دیگر متاع بیشمار غنیمتیں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں اور علے ہذا القیاس دوسری لڑائی میں زیادہ شوق دامنگیر ہو- تو کتب محولہ میں ملاحظہ کریں- آتش شوق عشقِ آلہی آپ کے سینہ بے کینہ میں اسقدر مشتعل رہتی تھی کہ رات کو یادِ حق میں مصروف رہتے- اور وقتِ سحر جب آہ پرسوز سینہ سے نکالتے تو بوئے جگر سوختہ نکلتی تھی- مدت خلافت ۲ سال چھ ماہ و بقولے ۲ سال دو ماہ پچیس روز اور ایک یہودی کے زہر دینے سے ایک سال بیمار رہ کر درجہ شہادت پایا تھا و بقول اقتباس الانوار بعارضہ تپ پندرہ روز بیمار رہ کر راہ گرائے عالم بقا ہوئے-

[1] عریش مکان سایہ دار مثل چھپر اصحابوں نے جنگ بدر میں دھوپ سے بچنے کو آنحضرت کے لیے بنایا تھا ۱۲

| نام خاندان | نام مع خطاب و کنیت و لقب | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے خاندان | حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب کنیت ابو حفص لقب فاروق | ماہ بادست الاول روز دوشنبہ ۳۰ سال از واقعہ عام فیل خوبیٔ پہاڑی مکہ معظمہ | شب چہارشنبہ یکم ماہ محرم ۲۳ھ ہجری و بقول سیر الفاروق ۲۶ محرم عمر ۶۳ سال مادہ تاریخ پاک آمد پاک رفت | مدینہ منورہ بہ پہلو برادر و دوش حضرت ابابکر صدیق | نسب نامہ سرور انبیاء، تاریخ الاولیاء، قصص الانبیاء، مرأۃ الاسرار، روضۃ الاحباب، راحت القلوب، سیرۃ الفاروق | آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی آنحضرت صلعم سے پہنچتا ہے۔ آپ خلیفہ دوم آنحضرت صلعم تھے آپ کے زمانہ خلافت کا مفصل حال اور کارنامہ جات استقدر نہیں کہ اس خلاصہ میں قلمبند ہو سکیں لیکن مشتے نمونہ از خروارے درج ہوتے ہیں **کارنامجات** - آپ جنگ بدر اور اُحد و فتح مکہ و جنگ خیبر و حنین و تبوک میں موجود تھے (۱) واضع تاریخ ہجری - (۲) باعث تحریک جمع قرآن در صحیفہ (۳) امر تراویح جماعت سے بماہ رمضان (۴) ایجاد تازیانہ درہ اور تعین (۸۰) تازیانہ بشرابخواران (۵) رواج سکہ زر و نقرہ جن پر کلمہ طیب اور بعض پر قل ہو اللہ یا الحمد اور درمیان میں اپنا نام (۶) انحصار نماز جنازہ بچہار تکبیر (۷) ایکہزار چھتیس شہر معہ اُن کے مضافات کے فتح کیے چالیس ہزار یا چار ہزار مسجدیں تعمیر فرمائیں - چار ہزار کلیسے خراب کیے اور ایک ہزار ۹ سو ممبر خطبہ جمعہ کے نصب کیے (۸) مسجد نبوی کو وسیع و |

تعمیر کیا (۹) وقت جوش و طغیانی دریائے نیل قاعدہ مستمرہ تھا کہ اہل مصر ہر سال ایک لڑکی باکرہ جمیلہ و حسینہ کو بناؤ سنگار کرکے دریا مذکور کی بھینٹ کرتے تھے اس رسم قبیح کو دور کیا اور دریائے نیل کو ایک رقعہ لکھکر جوش سے باز رکھا (۱۰) کوچہ و بازار میں واسطے تفتیش و تجسس حال غریباں و مسکیناں جاسوس مقرر کیے (۱۱) شہر کوفہ و بصرہ بنایا (۱۲) ایک بڑا عظیم الشان کام یعنے بحر احمر اور دریائے نیل کو ایک بہت بڑی نہر بناکر ملایا جس سے مصر اور عرب کے باہمی تجارت میں بہت بڑی ترقی ہوئی اور قاہرہ سے عرب کے کناروں تک جہاز آنے لگے (۱۳) **فتوحات** دمشق - روم - قادسیہ سے حمص تک اور رقہ و نصیبین و عسقلان و طرابلس - بیت المقدس - یرموک و مصر - تستر - نہاوند و رے - اصفہان - فارس و اصطخر اور نوبہ و بربر وغیرہ سب آپ کے عہد میں فتح ہوئے سلاطین عجم کو متواتر ہزیمت پہونچکر بادشاہ یزدجرد و کسرے کا چار ہزار سال کا مال و متاع جمعشدہ تصرف میں لاکر اہل اسلام میں تقسیم کیا - سب کا اتفاق ہے آپ جیسا نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا - رعب و ہیبت کا وہ حال تھا کہ ملوک فارس و روم آپ کے نام لینے سے لرزتے تھے - اور باوجود کثرت اعدا کے بغیر چوکی و پہرہ و باڈی گارڈ کے سفر و حضر میں تن تنہا پھرا کرتے تھے - آپ کی ایک بیوی نہایت جمیلہ و حسینہ تھی - اور بمقتضائے ان اللہ جمیل و یحب الجمال اُن سے نہایت محبت رکھتے تھے طلاق دیدی - کہ مبادا اُنکی وجہ سے کوئی بے اعتدالی انصاف و عدل میں نہ آجاوے - راحت القلوب میں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین آپ کی عظمت و بزرگی کی نقل تحریر فرماتے ہیں آپ ایک روز اپنے خطیرہ میں پشت بسایہ آفتاب دیئے بیٹھے تھے اور اپنے خرقہ کو سی رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد گرمی آفتاب سے آپ کی پشت گرم ہوگئی آپ نے بہ نظر گرم آفتاب کو دیکھا فی الفور آفتاب سیاہ ہوگیا اور تمام عالم میں تاریکی چھاگئی یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلعم بہت متفکر ہوئے - حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور پیام پہنچایا کہ آج کے روز آفتاب نے پشت مبارک عمر پر اسقدر گرمی پہنچائی تھی کہ آپ کی پشت گرم ہوگئی - اور آپ نے غضب کی نگاہ سے آفتاب کو دیکھا اسوجہ سے نور آفتاب کا بگڑ گیا اگر عمر گناہ آفتاب بخشدیویں تو نور گم شدہ آفتاب کا بحال ہوجاتا ہے - ورنہ قیامت تک اسی طرح بے نور رہے گا - آنحضرت صلعم نے آپ کو اپنے پاس طلب کرکے شفاعت آفتاب کی جب آپ نے عفو گستاخی آفتاب فرمائی - تو نور آفتاب کا بحال ہوگیا -

**کلمات طیبات** (۱) قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑا جائے (۲) امانت یہ ہے کہ باطن ظاہر کے مخالف نہ ہو (۳) پرہیزگاری بچنے کا نام ہے جو شخص اللہ سے ڈرے اللہ اُسے بچاتا ہے (۴) علم کا حاصل کرنا لازمی سمجھو یہ ایک چادر ہے جو خدا طالب علم کو اُڑھاتا ہے (۵) (عالم کی موت) جو اللہ کے حلال و حرام کو جانتا ہے ہزار عابد قائم اللیل و صائم الدہر کی موت سے زیادہ افسوسناک ہے (۶) (عالم منافق) میں اپنی امت

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | مقام مزار (?) | [illegible] | خاندان | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

کسی امر سے اتنا خوف نہیں کرتا جتنا کہ ایک عالم منافق سے جسکا علم اُس کی زبان پر ہو اور دل جاہل ہو - علم ریا اور فخر کے اور سرکشی کے واسطے نہ سیکھنا چاہیئے اور اُسکی طلب میں شرم نہ کرنی چاہیئے (۷) علم نجوم کو بحر و بر میں راستہ تلاش کرنے کے لیے سیکھو نہ کسی اَور غرض سے (۸) کسی کی مدح کرنا اُس کو ذبح کرنا ہے (۹) جو شخص زیادہ ہنسے اُسکی ہیبت کم ہوتی ہے جو تمسخر کرے اُسکو لوگ خفیف سمجھتے ہیں (۱۰) زیادہ گو زیادہ غصہ ور ہوتا ہے جو زیادہ غصہ ور ہوتا ہے وہ کم لحاظ ہوتا ہے جو کم لحاظ ہو وہ پرہیزگار کم ہوتا ہے - جو پرہیزگار نہ ہو اُسکا دل مُردہ ہوتا ہے (۱۱) سب سے بڑھ کر گمراہ وہ ہے جو لوگوں کو اِس بات کی تہمت لگائے جو آپ کرتا ہو اور عیب وہ نکالتا ہو جو خود اُسمیں ہو اور لایعنی باتوں سے وقت ضائع کرتا ہو (۱۲) جو شخص حرص و طمع غضب سے بچا اُس نے مخلصی پائی (۱۳) تواضع یہ ہے کہ مسلمانوں کو پہلے سلام کہے مجلس میں کمتر جگہ بیٹھے اور خوشامد کو بُرا سمجھے (۱۴) طمع فقر ہے اور بے غرضی غنا اُس شخص پر خدا کی رحمت ہے جو اپنے بھائی کو اُسکے عیبوں سے مطلع کرے (۱۵) فاجر کی صحبت نہ کر اور اپنا راز اُسے نہ بتا نیک سے مشورہ لے (۱۶) اپنے نفسوں سے حساب کرو بیشتر اسکے کہ تمہارا احساب ہو (۱۷) توبۃ النصوح ایسی توبہ جسپر پھر عمل نہ ہو (۱۸) حاکموں میں سعید وہ جسکی رعایا سعید ہو (۱۹) کوئی شخص اللہ کے حکم کو لوگوں میں قائم نہیں کر سکتا جب تک مضبوط ارادہ والا اور تجربہ کار نہ ہو (۲۰) حق کرنے میں کسی بڑے آدمی سے اور کسی کی ملامت سے نہ ڈرے (۲۱) ایمان باللہ کے بعد سب سے اچھی چیز نیک خلیق محبت کرنے والی اور صاحب اولاد عورت ہے اور کفر کے بعد بُری چیز بدخلق اور زبان دراز عورت ہے (۲۲) جو کلمہ تیرے مُسلمان بھائی کے مُونہ سے نکلے جب تک اُسکا اچھا محل پاسکتا ہے - اُسکو شرارت نہ خیال کر (۲۳) تین چیزیں تیری دوستی کو تیرے بھائی کے دل میں پختہ کرینگی جب اُس سے ملے سلام کہنے میں پیشدستی کرے اُسکو پسندیدہ نام سے بلائے اور اپنے مجلس میں اُسکے واسطے جگہ فراخ کرے (۲۴) میں پسند کرتا ہوں کہ ایک شخص اپنے کنبے میں بچے کی طرح رہو اور جب کاروبار میں ہو تو مرد کی طرح (۲۵) آدمی تین قسم کے ہیں کامل - کاہل - لاشی - کامل وہ صاحب الرائے ہے جو لوگوں سے بھی مشورہ لے - اور اُنکی رائے کا موازنہ کرے اُس سے کم وہ صاحب الرائے ہے جو اپنی رائے پر چلے اور دوسروں سے مشورہ نہ لے - تیسرا لاشی جو نخود عقل رکھتا ہو نہ دوسروں سے رائے لے (۲۶) خشوع دل سے ہوتا ہے جو شخص لوگوں کے واسطے دل سے زیادہ خشوع اپنا ظاہر کرے وہ اپنے نفاق کا اظہار کرتا ہے (۲۷) آدمی کو نماز روزہ کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے اُسکی عقل اور سچ کی طرف دیکھنا چاہیئے آدمی کی عزت اُسکا دین ہے اُسکا حسب اُسکا خلق خواہ فارسی ہو یا نبطی (۲۸) بُرے آدمیوں کے ملنے سے ہجرت کرنے میں آرام ہے (۲۹) جو شخص خود کہے میں عالم ہوں وہ جاہل ہے جو خود کہے میں بہشتی ہوں وہ دوزخی ہے (۳۰) گیت سوار کا زادِ راہ ہے (۳۱) لڑکا سات سال میں دانت نکالتا ہے چودہ سال میں بالغ ۲۱ سال میں قد پورا ہوتا ہے ۲۸ سال میں عقل پوری ہوتی ہے اور کامل ۴۰ سال میں ہوتا ہے (۳۲) آج کا کام کل پر نہ چھوڑو کیونکہ تیرے پر بہت کام ہو جاویں گے اور ضائع بھی ہو جاویں گے (۳۳) حرص کی پیروی سے بچنا کیونکہ آدمی کی خواہشیں پے در پے ہوتی ہیں (۳۴) زاہدوں کے اقوال کو لکھو کیونکہ اللہ نے اُن پر فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اُن کے مونھ پر ہاتھ رکھے رہتے ہیں اور خلافِ حق کوئی بات نہیں کہنے دیتے (۳۵) قرآن کی تفسیر اور رسول اللہ سے روایت تھوڑی کیا کرو اُسمیں مَیں بھی تمھارا شریک ہوں (۳۶) احمق کی دوستی سے بچنا جو نفع کی آرزوئی سے نقصان کر بیٹھتا ہے (۳۷) چار چیزوں کا واپس آنا ممکن نہیں - کہی ہوئی بات - واقعہ ہو چکا امر - چھوٹا ہوا تیر - گزری ہوئی عمر - آپ کا تکیہ کلام اللہ اکبر ہوا کرتا تھا - (از سیرۃ الفاروق)

## جنگ بدر کا مختصر حال متعلق حضرت عمرؓ

ہجرت کے دوسرے سال میں قریش کے ایک بہت بڑی فوج جمع کر کے مدینہ پر حملہ کرنے کی غرض سے کوچ کرنے کی خبریں مدینہ میں پہنچی آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو اور یہ مشکل درپیش تھی کہ مدینہ میں رہ کر وہ دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اُنھوں نے مسافروں اور مہاجروں کی طرح

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

جاکر پناہ لی تھی اور گو بعض قبائل اور بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے تھے - شہر مدینہ کے مالک نصاریٰ تھے اور اُنکو کفار مکہ اور قریش کے ساتھ ہمدردی ہونی ضرور تھی اسلیے مدینہ سے باہر حملہ کرنے کی تجویز ٹھیری اور مقام بدر مسلمانوں کے مقابلہ میں قریش میں اُن کے خویش و اقربا جو کفر کی حالت میں تھے موجود تھے حضرت عمرؓ بدر میں اول سے آخر تک اپنے جوش اور محبت اسلام کا جس نے قرابت اور خویشاوندی کے تمام خیالات کو اُن کے دل سے محو کردیا تھا ایسا ثبوت دیا کہ وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں کہ اُنھوں نے اپنے حقیقی ماموں عاص بن مغیرہ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا -

**جنگ اُحد** یہ سخت معرکہ کی لڑائی تھی آنحضرت صلعم کے آہنی چار دانت پتھر کے صدمے سے ٹوٹ گئے اور مشہور ہوگیا کہ آنحضرت شہید ہوگئے مگر آپ نے فریق مقابل کا سخت مقابلہ کیا اور دشمنوں کو پہاڑ سے گرادیا - اسی جنگ میں حضرت حمزہ اور بہت اصحاب رسول اللہ شہید ہوئے تھے -

## حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے فتوحات ایران شام مصر

ایران میں کئی ایک انقلاب ہوچکے تھے شہریار کے مرنے پر کشت و خون کے بعد بوران یا توران ملکہ رستم بن فرخ زاد ایک نامی بہادر شخص کی حمایت سے جسکو اُس نے خراسان سے طلب کیا تھا تخت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی - رستم کو سپہ سالار اور مختار مقرر کیا جس کا سب سے پہلا کام مسلمانوں کو حدود ایران سے باہر کرنے کا تھا اُس نے ایک مشہور اور جنگ جُو افسر بہمن کے ماتحت ایک کثیر لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لیے روانہ کیا اور درفش کاویانی کھول کر اُس کے سپرد کیا دریا فرات کے کنارے لشکر آن پڑا مسلمانوں کی فوج بھی دریا عبور کرکے دوسری جانب پڑی ہوئی تھی ابو عبیدہ بن مسعود طائف نے ایک پُرخطا دلیری کی یعنی باوجود لشکر کی مخالفت اور ممانعت کے دریا کے اُس پار جاکر لڑنا تجویز کیا - جہاں زور آزمائی اور پیچھے ہٹنے کے لیے کافی جگہ نہیں تھی - مسلمانوں کی فوج دس ہزار سے کم نہ تھی - ایرانی فوج کو ہاتھیوں سے بہت تقویت تھی جن میں ایک بہت بڑا سفید ہاتھی بھی تھا - مسلمانوں نے ہاتھیوں کی صف کا مقابلہ کرکے قریبًا بھگا دیا تھا کہ ابو عبیدہ نے اکیلی تلوار لیے ہوئے سفید ہاتھی پر حملہ کیا کوئی ضرب کاری نہیں لگی - اور ہاتھی نے سونڈہ سے پکڑ کر پاؤں سے کچل ڈالا اپنے درپے افسر مارے گئے - اور پُل دریا کا توڑ دینے سے مسلمانوں کو بھاگنے کا رستہ نہیں رہا تھا دریا میں کود کود کر بہہ گئے مگر شیر دل مثنیٰ نے اُس وقت بڑی جان بازی کا کام کیا - جھنڈا پکڑ کے ایرانی اور مسلمانوں کی فوج کے درمیان کھڑا ہوگیا اور پکارا کہ جب تک مسلمانوں کی فوج سلامت پار نہ اُتر جاوے گی - یہاں سے نہ ہٹوں گا اسی حال میں مثنیٰ کو ایک ایرانی سپاہی کے نیزے نے بے طرح زخمی بھی کردیا مگر وہ جوانمرد اُسی طرح کھڑا رہا اور مسلمانوں کو پار کرتا رہا مگر پُل کے درست ہونے سے پہلے بہت لوگ دریا میں کود کر جانیں کھو چکے تھے - آخر کار جب تمام فوج گزر گئی تو مثنیٰ بھی پار ہوگیا اور پُل کاٹ کر بہمن کا رستہ بند کردیا - مثنیٰ کی امداد کو ایک بڑی فوج ماتحتی جریر بن عبد اللہ روانہ کیے گئے اور اُدھر سے ایک لاکھ فوج ماتحت مہران بن بازان آرہی تھی - بویب پر دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا مہران مارا گیا - بقول سر ولیم میور کے مسلمانوں کی ایک مٹھی بھر فوج نے اُس عظیم لشکر کو تباہ کردیا +

## فتوح شام

الغرض خالد نے بماتحتی ابو عبیدہ کے دمشق کا محاصرہ کیا مغربی جانب ابو عبیدہ اور مشرقی جانب خالد رہے - اہل دمشق اس خیال سے بڑے اطمینان کے ساتھ محصور تھے کہ موسم سرما کے غیر معمولی اور نا برداشت سردی سے اس آوارہ لشکر کو شہر کے کسی دروازہ سے بھگا دینگے - مگر مسلمانوں نے اس قدرتی دشمن یعنی سردی کا بڑے استقلال سے مقابلہ کیا اور ایک قدم پیچھے نہ ہٹے نئے موسم گرما نے اُن کی رگوں میں تازہ خون کا جوش پیدا کیا آخر کار موقع پاکر لشکر شہر کو کسی تقریب خوشی میں مصروف دیکھ کر ہر چہار طرف سے حملہ کرکے اور خندق سے تیر کر اور کمندیں ڈال کر مسلمانان شہر میں داخل ہوئے کئی دروازوں کے کھلنے اور نعرہ بلند اللہ اکبر کے نعرے بلند ہونے کی دیر تھی تمام لشکر مسلمانوں کا جا پڑا یونانیوں نے ابو عبیدہ سے صلح اور معاہدہ کرکے

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

امن حاصل کیا اور معاہدہ میں نصف مال و اسباب مسلمانوں کو دینا ٹھرا - پس یزید بن ابی سفیان کو دمشق کی حکومت پر چھوڑ کر مسلمانوں کا لشکر فلسطین کی طرف ہٹا اور یرموک کو دوبارہ عبور کر کے محل میں جا ٹھیرا - جہاں یونانیوں کی اسی ہزار فوج سے مقابلہ ہوا - اور یونانیوں نے آخر شکست کھائی اور قصہ کوتاہ کئی چھوٹی بڑی لڑائیاں ہرقل اور تھیوڈور اُسکے بھائی سے مسلمانان کے ہوتے ہوتے ہرقل شام سے مایوس ہو کر اور حسرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہوا اور ملک کو خیر باد کہتا ہوا ۱۵ھ ہجری میں قسطنطنیہ میں جا مقیم ہوا - شام کا ملک وریائے فرات سے ساحل سمندر تک فتح ہو گیا اور شام رعایا مسلمانوں کی باجگذار اور پناہ خواہ ہوگئی - یروشلم یعنے بیت المقدس کے بطریق نے لڑائی کی تاب نہ لا کر صلح کر لینے اور شہر کو مسلمانوں کے حوالہ کر دینے پر خواہش ظاہر کی مگر اس شرط پر کہ حضرت عمرؓ خود صلح کے شرائط مقرر کرنے کے لیے آویں - حضرت عمر جابیا میں پہنچے یہ سب سے پہلا موقع تھا کہ خلیفہ عرب نے حدودِ عرب سے باہر قدم رکھا - غرضکہ بعد مقرر ہونے شرائط اور ادا کرنے اطمینان کے عمرو بن العاص اور شرجبیل کے ساتھ حضرت امیر المومنین داخل شہر بیت المقدس ہوئے اور اُس متقدس مقام کو دیکھ کر ۱۵ھ ہجری میں مدینہ واپس آ گئے -

## عراق و عجم

مداین دار الخلافہ ایران میں انقلاب کا ابھی خاتمہ باقی تھا کہ امراء اور اعیان و اراکین سلطنت نے (یزدجرد) نامی ایک شاہزادہ کو تخت نشین کر کے لڑائی کے ارادہ فوجیں جمع کرنے لگے اور اودھر سے لشکر اسلام تیار ہوا - رستم سپہ سالار ایران تخمیناً دو لاکھ فوج اور جالینوس - ہرمز - مہران - اور فیروزان وغیرہ منتخب سپہ سالار لیکر مقابلہ کو اُٹھا - غرضکہ مقابلہ کے وقت قعقاع جو بڑا بہادر اور جنگجو افسر مسلمانوں میں تھا - اور صرف مبارزے سے تیس بہادر ایرانیوں کو قتل کر چکا تھا اپنے سپہ سالار سعد کے اشارے سے افسر موصوف نے بڑی شجاعت اور دلیری سے ہمراہی ایک گروہ مسلمانان کے بڑے سفید ہاتھی کی آنکھ میں بڑھ کر نیزہ مارا اور اُسکو بیتاب کر دیا قعقاع کو اُس نے سونڈہ سے اُٹھا کر پرے پھینکدیا - ایسے ہی ایک دوسرا بڑا ہاتھی بھی اندھا کر دیا گیا تھا وہ دونوں ہاتھی لشکر کے درمیان سے چنجیں مار کر ایرانیوں کی فوج کی صفیں چیرتے ہوئے نکل گئے - اور کامل ۲۴ گھنٹے لڑائی رہی آخرش فوج ایران کے پانوں اُکھڑ گئے اور رستم کے تخت کا سامنا کُھل گیا اور بے پناہ رستم ہو گیا - قضا کار ایک تُند ہوا گرم نے اُسکے چھتر کو اُڑا کر دریا میں پھینکدیا - رستم بھاگا اور ایک لدے ہوئے اونٹ یا خچر کے نیچے پناہ لی - ہلال بن علقمہ ایک مسلمان نے اُس کا تنگ کاٹ دیا اور اُس کا بوجھ اُس کے کمر پر گر گیا نیچے سے کھسک کر نکلا اور دریا میں کود پڑنے کا ارادہ تھا - کہ ہلال نے کود کر اُس کا سر کاٹ کر اور اُسکے تخت پر کھڑا ہو کر اعلان کر دیا - جالینوس بھی مارا گیا باقی سردار اور لشکر منتشر ہو گیا - کہتے ہیں کہ اُس معرکہ میں ایرانیوں کے ایک لاکھ سے کم آدمی قتل نہیں ہوئے تھے - اور پہلے دو دن کی لڑائی میں مسلمانوں کے ڈہائی ہزار اور تیسری رات دن کی لڑائی میں چھ ہزار مقتول شمار میں آئے تھے -

اس عظیم جنگ کے پہلے تین دن ارماث - اغواث - اور عماس کے نام سے اور آخری رات حریر کے نام سے بعض خاص مناسبتوں کے لحاظ سے موسوم

---

(مضمون عہدنامہ یروشلم یعنی بیت المقدس) - ایک عجیب غریب عہدنامہ - واقدی - بلاذری کے پیروی کرنیوالے انگریزی مؤرخ نے نقل کیا ہی جسکو انگریزی مؤرخ بھی تسلیم کرتے ہیں اُسکے الفاظ یہ تھے - عمر بن خطاب کی طرف سے باشندگان ایلیا کے ساتھ اُنکی حفاظت کیجاویگی - اُنکی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ واری ہے - اُن کے گرجے نہ گرائے جاویں گے - اور اُن کے بغیر کوئی اور اُنکو استعمال نہ کرے گا - لیکن جو عہدنامہ عیسائیوں کی طرف سے لکھا گیا ہے وہ یہ ہے - عیسائی کوئی اور گرجا نہ بناویں گے - مسلمانوں کو گھر میں داخل ہونے دینے سے انکار نہ کرینگے - اپنی اولاد کو قرآن نہ پڑھائیں گے - اور مسلمانوں کے مذہب کی نسبت گفتگو نہ کریں گے - اپنے مذہب کی ترغیب نہ دیں گے - اور مسلمان ہونے سے منع نہ کریں گے - مسلمانوں کی تعظیم کریں گے اور اُن کے مانند لباس نہ پہنیں گے - گھوڑے پر نہ چڑھیں گے - اور ہتیار نہ باندھیں گے وغیرہ وغیرہ ۱۲ (سیرۃ الفاروق بحوالہ اطلس آفندی خلافت)

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

کیے گئے ہیں - آخری لڑائی مداین دارالخلافہ ایران میں ہوئی - یزدجرد تو پہلے ہی حلوان کی طرف خزاین اور اسباب جو بچا سکا لیکر بھاگ گیا تھا - غرضکہ مداین کے مالک مسلمان تھے ۱۶ھ ہجری صفر کا مہینا تھا -

**(غنیمت)** جو مداین میں جمع کیے گئے وہ حد اور اندازے سے باہر تھے - اور عدد و شمار میں نہیں آسکتے تھے - خزانہ زر و جواہرات سونے اور چاندی کے ذخیرے جامہ و سلاح اور فرش وغیرہ کا کچھ اندازہ نہیں رہا تھا - قعقاع نے ایک اونٹ یا خچر پکڑے تھے جسپر کسریٰ کا تاج زرہ اور جوشن اور خود اور ساعدین اور ساقین زرین جواہر نگار اور پیراہن مروارید سے بنا ہوا جسمیں دو مروارید کے بعد ایک پارہ یاقوت سرخ کا تھا - اور جامہائے زربفت حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی تلواریں اور نوادر مرقع دیگر شاہنشاہوں کی تھی - ایک سونے کا پورے قد کا گھوڑا جسکی آنکھوں اور دانتوں کی جگہ جواہرات لگے ہوئے تھے چاندی کا بنا ہوا اونٹ عطر اور صندل اور عنبر و مشک اور کافور کے خم اور انبار ملے - ایک فرش سر بسر مرصع تین سو گز لمبا اور ساٹھ گز چوڑا جسکو دستانے کہتے تھے ملا جسپر زمرد و یاقوت اور جواہرات سے باغ اور روشیں بنی ہوئی تھیں - یہ فرش اور اشیائے نادرات اور خوشبوئیں اور خمس غنیمت کا حضرت عمرؓ کے پاس بھیجدیا گیا - اور باقی لشکر میں تقسیم کیا گیا - جو ایک بڑا مشکل کام تھا - ساٹھ ہزار سواروں میں سے ہر ایک کو بارہ ہزار درہم حصہ میں آئے تھے - حضرت امیرالمومنین نے بعد تقسیم غنیمت کے فرش کو کاٹ کر بانٹا - حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حصہ کے ٹکڑے کی قیمت بیس ہزار درہم تھے واضح رہے یہ مختصر لکھا گیا ہے سعد سپہ سالار نے مداین کو اپنا صدر مقام بنایا - محلات اور مکانات مسلمانوں میں علے قدر مراتب تقسیم کردی - شاہی محل میں خود ٹھہرا - ایوان شاہی کو مسجد قرار دیا اور جمعہ کی نماز پڑھی گئی - اسکے بعد بھی لڑائیاں ایرانیوں سے ہوتی رہیں - لیکن آخر کار فتحیاب مسلمان ہی رہے اگرچہ دل ایسے حالات کے چھوڑنے کو نہیں چاہتا - مگر کہاں تک فتوحات کا حال لکھا جاوے کہ حد اعتدال اختصار سے تجاوز ہوا جاتا ہے -

**(قرآن - حدیث - فقہ)** آنحضرت صلعم کے حین حیات آیات قرآن وقتاً فوقتاً جو نازل ہوئی تھیں وہ اسی طرح فرداً فرداً چمڑوں یا اونٹ کی ہڈیوں کے یا کھجور کی چھال پر لکھی جاتی تھیں اور وہ لکھی ہوئی آیتیں نہایت حفاظت کے ساتھ صحابہ کے پاس محفوظ رہتی تھیں اور صحابہ انکو یاد کرلیتے تھے - یمامہ کی لڑائی میں بہت اصحاب رسول خدا شہید ہوئے جسمیں حافظان قرآن ستر سے کم نہ تھے حضرت ابوبکر سے آپنے ایک جا جمع ہونے کی رائے دی - اور حضرت ابوبکر کے حکم سے زید نے جو کاتب وحی تھے بے انتہا درجہ کی کوشش سے تحریری آیتوں اور حافظوں سے قرآن مجید کو جمع کیا - اور کمال درجہ کی تحقیقات ہوگئی کہ قرآن مجید سے کچھ نہیں رہا جو جمع نہ کیا گیا ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسکی حفاظت کا وعدہ کیا ہوا تھا یہ جمع کیا ہوا قرآن حضرت ابوبکر کے پاس اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں حضرت حفصہ کے پاس تھا بقول شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ اُس کا احسان قرآن مجید پڑھنے والوں کی گردن پر ہے

**احادیث** کی نسبت حضرت عمرؓ کا ایک ممتاز حصول جو دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حدیثوں کی کثرت روایت کو روکتے تھے - اسکی وجہ صاف یہ ہے کہ احادیث کی کثرت روایت کے وہ مخالف تھے - خود اُن سے پچاس حدیث سے زیادہ مروی نہیں ہیں - جن میں سے بعض کا کافی ثبوت نہیں اور حضرت ابوبکر سے صرف سترہ حدیثیں مروی ہیں - حضرت عمرؓ کی یہ مخالفت روایت حدیث کی نسبت صرف انکی قلت روایت ہی سے نہیں ہے بلکہ وہ علانیہ طور سے اسکی ممانعت کرتے تھے اور دانستہ حدیثوں کی کثرت کو روکتے تھے - صحابہ کو ہمیشہ حکم دیتے تھے کہ حدیثیں کم بیان کریں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت تک تو احادیث کی اشاعت کا یہ ہی حال رہا مگر بعد میں یہ پُر مصلحت قید اُٹھ گئی - اور احادیث کے ساتھ جو سلوک ہوا اور جو ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے بیشمار حدیثیں وضع کی گئیں مفسد اور فتنہ پرداز لوگ اور اہل بدعت کو احادیث کی آڑ میں شکار کھیلنے کا اچھا موقع ملگیا -

**فقہ** حضرت عمرؓ مسائل فقہی کے اجتہاد اور استنباط میں باوجود احتیاط کے بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں - آنحضرت کی وفات کے بعد فتوحات کو نہایت وسعت ہوئی اور تمدن کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اس کثرت سے نئے واقعات اور معاملات پیش آئے کہ اجتہاد اور استنباط کی ضرورت پڑی اور احکام کی تفصیل پر متوجہ ہونا پڑا اسی ضرورت نے صحابہ کو مجتہد اور فقیہ بھی کہلایا آنحضرت صلعم کے احکام کی منشا کو سب سے بہتر جاننے کے لیے بعض اوقات کوئی ضروری تغیر کیا - متعنہ الحج

۱ درہم چاندی کا اور دینار سونے کا سکہ تھا درہم اکثر لوگ دو پنج پ ۳ ماشہ کا بیان کیا ہے اگر پونڈ دس روپیہ کا شمار کیا جاوے تو درہم کی قیمت سکہ مروجہ انگریزی کے روسے ۵ کے قریب ہوتا ہے اور اسی طرح دینار کی قیمت پانچ روپیہ کچھ زیادہ کی ہوتی ہے صوبجات شام اور مغربی جزائر کا سکہ سونے کا تھا - ایران و بابل چاندی کا دیکھو لیف آف محمد مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۲۱۱ حاشیہ مولف

| نام خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

اور متعۃ النکاح کو منع اور حرام کیا امہات صاحب اولاد یعنے وہ لونڈیاں جن سے اولاد ہو چکی ہو اُن کے بیچنے کا رواج بالکل روک دیا۔ نماز تراویح کو جماعت میں پڑھنے کا حکم دیا وغیرہ وغیرہ۔

**کتب خانہ سکندریہ** جلانے کا اتہام جو مسلمانوں کی نسبت منجانب ابو الفرح ایک عیسائی مؤرخ کے لگایا جاتا ہے جو یہ ایک یہودی طبیب کا بیٹا ۱۲۲۶ء میں پیدا ہوا تھا خود مؤرخ مذکور کی دو تاریخیں ایک سُریانی زبان میں اور دوسرے جو اُسکا خلاصہ عربی زبان میں ہے اور جسکا نام مختصر الدول ہے یہ واقعہ اسکی اصل تاریخ سریانی میں نہیں پایا گیا صرف عربی خلاصہ میں مذکور ہوا ہے کہ جب عمرو بن العاص نے سکندریہ کو فتح کیا تو یحیٰی نحوی ایک وہاں کا عالم شخص نے فاتح سے رابطہ پیدا کر کے کہا کہ سکندریہ کے تمام چیزوں پر آپ قابض ہیں سو جو چیزیں آپ کے کام کے ہیں اون سے میں آپسے تعرض کرنا نہیں چاہتا لیکن جو آپ کے کام کے نہیں اُن کے تو ہمیں لوگ زیادہ مستحق ہیں دریافت پر کہا۔ فلسفہ کی وہ کتابیں جو شاہی کتب خانہ میں ہیں فاتح موصوف نے فرمایا اسکی نسبت میں امیر المؤمنین کی اجازت بغیر کوئی حکم نہیں دے سکتا۔ عمرو نے یحیٰی کی درخواست کی اطلاع حضرت عمرؓ کو بھیجدی۔ جواب آیا کہ جن کتابوں کا تم نے ذکر کیا ہے وہ اگر خدا کی کتاب اللہ کے موافق ہیں تو خدا کی کتاب کے ہوتے اُن کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر اُن کے مضامین خدا کی کتاب کے مخالف ہیں تو تم اُنکو برباد کرنا شروع کرو عمرو بن العاص نے اُن کتابوں کو سکندریہ کے حماموں میں تقسیم کرنا۔ اور انکو جلوانا شروع کر دیا۔ پس وہ چھ مہینے میں جلکر تمام ہوئیں سو جو کچھ ہوا اُسکو سُنو اور تعجب کرو۔ ابو الفرح کی اِس روایت کے بعد یہ واقعہ اسی طرح تسلیم ہوتا چلا آتا تھا۔ کسی کو اسکی نسبت تحقیق و تفتیش کا خیال تک نہیں آیا لیکن آخرکار **گبن** مؤرخ اعظم نے اس واقعہ کو تحقیق کیا۔ اور لکھا کہ میں اِسکی اصلیت اور اُسکے نتائج دونوں سے انکار کرتا ہوں گبن نے اپنے انکار کے وجوں کو ان سادہ مگر صحیح ولائل پر مبنی کیا ہے۔ ابو الفرح اِس واقعہ کے پانچسو برس بعد پیدا ہوا اُسکے سوا کسی اور مؤرخ نے حتےٰ کہ خود عیسائی مؤرخوں نے اس واقعہ کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ درحقیقت کوئی تاریخ کا عالم اور محقق اسکی صحت پر یقین نہیں کر سکتا عیسائی مؤرخ ابو الفرح کی نسبت فتح اسکندریہ کے زمانہ کے بہت نزدیک تھے۔ اور جنہوں نے فتح سکندریہ کے حالات بہت مفصل لکھے ہیں کہیں اس واقعے کا ذکر نہیں کرتے۔ **یوٹیکس** چودھویں صدی عیسوی میں اسکندریہ کا بطریق تھا اور المکین جو اِس واقعہ سے تین سو برس بعد تھا اپنی تاریخوں میں اس واقعہ کا ایک حرف بھی نہیں لکھتے۔ گبن اور کریل نے اسی دلیل سے اس واقعہ کو بالکل بے اصل ٹھیرایا اور یہ کوئی معمولی دلیل نہیں ہے۔ نہ مسلمان مؤرخوں نے اس واقعہ کا ذکر کیا حالانکہ کوئی امر اِس بیان کے کرنے سے اُنکا مانع نہیں تھا۔ خصوصًا خلفائے راشدین کے افعال و اقوال بغیر کسی بحث کے متبرک اور افضل سمجھے جاتے تھے یہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ مُسلمان اُس کا ذکر نہیں لکھتے۔ اصل یہ ہے کہ اسکندریہ کا کتب خانہ مُسلمانوں کی فتح سے ایک مدت پہلے خود عیسائی بادشاہوں کے ہاتھ سے جل چکا تھا۔ جیولس سیزر کے محاصرہ میں کتب خانہ کے جل جانے کو گبن اور کریل دونوں صاف طور پر مانتے ہیں۔ بلکہ کتابوں کی بربادی متعصب عیسائی پادریوں کا کام بتاتے ہیں۔ **سوانیان** ایک فرانسیسی عالم اسلام کی مخالفت میں لکچر دیتے ہوئے اِس بات کو مجبورًا مان گیا ہے کہ یہ الزام بربادی کتب خانہ اسکندریہ کا نسبت حضرت عمر کے صحیح نہیں ہے۔ کتب خانہ مذکور آپکے زمانے سے پہلے برباد ہو چکا تھا ڈریپر بھی مانتا ہے کہ آدھا کتب خانہ تو جیولس سیزر نے جلایا تھا اور باقی دانستہ پادریوں نے برباد کر دیا تھا۔

**عہدہ داروں کی تقرری کے وقت ہدایتیں**۔ دروازہ پر چوبدار و حاجب نہ رکھیں۔ مستغیث کے آنے کی روک نہ پیدا کریں گویا ہر وقت عدالت کا دروازہ کھلا رکھنے کا حکم تھا (۲) جو کوئی استغاثہ کرے اُسکو سننا اور مدعی سے گواہ عادل اور مُنکر سے قسم لے کر اُسکو فیصلہ کریں۔ عادل وہ سمجھا جائے جسپر حدِ شرعی جاری نہیں ہوئی ہو۔ یا جھوٹی شہادت میں مشہور نہو۔ اُسپر محبت اور وراثت کی تہمت نہ ہو۔ اگر گواہوں کی حاضری کیواسطے مہلت مانگی جائے تو مہلت دیں۔ فیصلہ کتاب اور سنت کی رُو سے کریں۔ اور جن اُمور کی نسبت کتاب اور سنت میں حکم نہ ہو اپنے فیصلہ اور رائے سے فیصلہ کریں۔ مقدمات کا فیصلہ جلد کریں۔ تاکہ مدعی دیر کے سبب اپنا دعویٰ چھوڑ دینے کو مجبور نہ ہو۔ باہم مصالح اور رضامندی کو بشرطیکہ اس سے تحلیل

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

حرام اور تحریم حلال نہ ہو منظور کریں - جو فیصلہ ایک دن کیا گیا ہو - اُسپر نظر ثانی کرنی جائز ہے - اور اگر نظر ثانی میں پہلا فیصلہ غلط معلوم ہو تو اُس کو باطل ٹھیرا دے - متخاصمین پر سختی اور درشتی و غصہ نہ کریں - رعب قائم رکھیں مگر نہ اتنا کہ وہ منجر بجبر ہو اور اخلاق و نرمی کریں - مگر نہ اتنے کہ حکومت میں سستی اور بے رعبی ہو ہمیشہ عدل اور انصاف اور حق کو قائم رکھیں - جس مقدمہ کا فیصلہ نہو سکے اور وقت واقعہ ہو اُسکو میرے پاس بھیجدیں -
حضرت کی مہر پر یہ عبارت کندہ تھی [کفے بالموت واعظا یا عمر] ایک انگریزی مورخ نے آپکی خلافت کے مہر کا کندہ یوں ہی دکھایا ہے -
مہر کا نمونہ

## سیاست و انتظام سلطنت

سب سے پہلے نیا کام بیت المال - اور خزانہ اور تنخواہوں اور روزینوں کا ایک باقاعدہ انتظام اور اہتمام تھا - جب بیت المال میں افزونی ہوئی تو آپ کو مال کے تقسیم کرنے میں معین اور مستقل دستور کے ایجاد اور داخل کرنے کا خیال پیدا ہوا - اور مال کے تقسیم کرنے اور اُنکی تنخواہیں مقرر کرنے کے تین اُصول قرار دیئے - اول اسلام لانے میں سبقت - دویم آنحضرت صلعم کے ساتھ قرب و معین - سوم فوجی خدمات -

تمام قبائل عرب اور ہر ایک قبیلہ کے ہر ایک فرد اور ملک عرب کے ہر ایک مسلمان متنفس خانہ نشین بوڑھے شخص سے لیکر نوزائیدہ بچہ تک ہر ایک کی تنخواہ مقرر کرنا - اور اُسکا باقاعدہ تحریری حساب لکھنا - بقول سر ولیم میور کے ایک ایسا کام تھا جو انسانی کاموں سے بڑھکر تھا اور پھر ان مقررہ اصولوں کے موافق اُن کے مراتب حقوق کا فیصلہ کرنا ایک ایسے باریک بین نظر کا کام تھا جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوسکتے - مگر اپنی ذات اور اپنے قبیلہ کو سب سے اخیر برخلاف اُصول رکھا بلکہ شکایت اور نارضامندی کی حالت میں اُسکو چھوڑ دینے پر راضی ہے - چنانچہ حلے قدر مراتب و اُصول - امہات المؤمنین سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ۱۲ ہزار درہم سالانہ وظیفہ یا دوسری امہات المؤمنین کی مانند ہر ایک کے دس ہزار درہم حضرت امام حسن و حسین کا اہل بدر کے برابر پانچ پانچ ہزار سے کر ۲۴ ہزار تک بیان کیا گیا - مگر بارہ ہزار صحیح معلوم ہوتا ہے - اہل بدر کے پانچ پانچ ہزار اور اُن کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار اور جو حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شریک تھے اُنمیں سے ہر ایک کیواسطے چار چار ہزار بغاوت اور مفسدہ کے فرو کرنے میں جو شریک ہوئے اُنکو تین تین ہزار شام و عراق میں جنہوں نے جنگ کی تھی اُنکو دو دو ہزار - قادسیہ اور یرموک والوں کو ایک ایک ہزار نامور بہادروں اور اُنکی دیرینہ خدمات پر نظر کر کے پانچسو سے دو سو تک ہر ایک کے مقرر کیے وغیرہ وغیرہ - کل خرچ اور آمدنی کا تخمینا بتانا بہت مشکل ہے - حضرت عمر کے زمانہ کے چند مشہور اضلاع کا خراج خلیفہ ہارون الرشید کے وقت ۲ ارب اور ۱۰ کروڑ درہم کے قریب تھا - اہل فوج قطعاً زمینداری اور کاشت نہ کرتے تھے - فوجی چھاونیوں میں پختہ گھر بنانے کا حکم نہیں تھا - جو ممالک اور صوبجات آپ کے زمانہ خلافت میں فتح ہوئی تھی اُنکا مجموعی رقبہ ہمارے وسیع ملک ہندوستان کے قریب قریب ہوگا اور اگر عرب کا رقبہ بھی اسمیں شامل کر لیا جائے تو روس کو خارج کر کے باقی تمام یوروپ کے رقبہ سے زیادہ ہوگا -

**ملک کا باقاعدہ بندوبست**) عثمان بن حنیف اور حذیفہ بن یمان عہدہ دار اعلے بندوبست و پیمایش مقرر ہوئی - اور خراج و مالگذاری کے لیے پیمانہ جریب تجویز ہوا چنانچہ نخلستان فی جریب یعنی پون بیگہ پختہ ۱۰ درہم بعض روایت میں ۵ درہم - انگور چقندر ۱۰ درہم نیشکر ۶ درہم - گیہوں و جو ایک درہم اور ایک صوع غلہ یعنی (پونے چار سیر) روئی - ۵ درہم - مصر کا خراج فی جریب ایک دینار بطور استمراری مقرر تھا -

**جزیہ** - صلح اور ذمہ واری حفاظت کا ٹکس تھا اُسکی مختلف شرح تھیں - لیکن چار درہم ماہوار سے زیادہ نہیں لیا جاتا تھا -

**نہروں** کو جال کی طرح پھیلایا -

**قحط کا انتظام** آپ کی خلافت کا پانچواں سال قحط اور وبا کے دوگونہ آفت سے تاریک ہوگیا تھا - اس سال کو سال رمادہ[1] کہتے تھے تکلیف و مصیبت قحط کی کوئی حد باقی نہیں تھی - آپ نے خواب و خورش اپنے اوپر حرام کر لیا - اور خبرگیری اور اس مصیبت کے دفع کرنے کے لیے کوئی ہمت

[1] رمادہ یعنی حجاز کے گرم اور خشک ہوا سے تپی ہوئی اور جلی ہوئی زمین کی مٹی اور خاک کو اُڑا کر آسمان کو گرد و غبار سے آلودہ کر دیا تھا ۱۲ (ازالۃ الخفا - الفاروق فی خلافت)

| نام خاندان | نام صاحب خاندان مع القاب | تاریخ ولادت و عمر | تاریخ وفات | مقام مزار | حالات نسب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

باندھ لے- آپ نے عہد کر لیا تھا کہ جب تک مخلوق خدا کو آسایش و کشایش نہ ہوگی- گوشت اور گھی اور دودھ استعمال نہ کروں گا- چنانچہ ایسا ہی کیا- زیتون کے ساتھ روٹی کھاتے تھے- اپنے بیٹے پر کھیرا کھانے سے ناراض ہوگئے- اور گھوڑے کی سواری تک ترک کر دی- آپ کا معمول تھا ایام قحط سالی میں دن ورات گھر بہ گھر اور کوچہ بکوچہ بذات خود پھر کر غلہ اور کھانا تقسیم کرتے ہوئے پھرتے اور آپ اپنی اُن تکلیفوں کو راحت سمجھتے

نقل ہے کہ ایک روز انھیں ایام قحط میں رات کو پھرتے ہوئے ایک گھر میں پہنچے- جہاں سے بچوں کے رونے کی آواز آرہی تھی- دیکھا کہ ایک عورت چولھے پر ہنڈیا رکھے ہوئے آگ جلا رہی ہے اور بچے اُسکے گرد رو رہے ہیں آپ نے باعث رونے بچوں کا دریافت کیا- اُس نے جواب دیا بھوک سے بچوں کے بہلانے کے لیے یہ ہنڈیا پانی ڈال کر آگ پر رکھی ہوئی ہے کہ اسکو دیکھتے دیکھتے سو جاوینگے- یہ سُن کر آپ کے آنسو نکل آئے اور فوراً بیت المال کی طرف دوڑ کر گئے- اور ایک بوری میں آٹا اور گھی اور چربی خشک کھجوریں اور کچھ کپڑے اور چند درہم ڈال کر اسلم نام اپنے غلام سے کہا کہ یہ مجھے اُٹھوا دے کہ خدا کے سامنے اسکا میں ہی جواب دہ ہوں- ناچار غلام نے وہ بوجھا اُٹھوا دیا- آپ اُسکو اُٹھا کر اُس عورت کے گھر لے گئے اور خود ہی اُس کی ہنڈیا میں کھانا پکایا- اسلم غلام کہتا ہے کہ آگ پھونکنے میں آپ کی داڑھی دراز سے دُھواں نکل رہا تھا- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سال رمادہ میں مَیں نے آپ کو دیکھا کہ ایک چوبی تھیلہ طعام سے بھرا ہوا اپنے پیٹھ پر اُٹھائے ہوئے جا رہے تھے اور ہاتھوں میں ایک برتن تھا جسمیں زیتون تھا میں بھی اُن کے ساتھ ہو لیا- یہاں تک کہ ہم چشمہ ضرار پر پہنچے وہاں دیکھا کہ بیس خانہ بدوش اُترے ہوئے ہیں دریافت پر اُنھوں نے محتاجی اور بھوک بیان کی- آپ اُنکی روٹی پکانے میں مصروف ہوگئے- اور پکا کر روٹی کھلائی اور لباس و طعام کے کچھ اونٹ منگوا کر اُن کو تقسیم کر دیئے- دوسری مصیبت وبا کی نمودار ہوئی- اسمیں پچیس ہزار جانوں کا نقصان ہوا- طبری پانچ ہزار اور انگریزی مورخ پچیس ہزار کہتا ہے

ذاتی فرائض اور طرز معاشرت) کا مختصر حال- آپ کا سب سے بڑا اصول ہر ایک چھوٹے و بڑے امر میں اصحابوں سے مشورہ لینا لشکروں سے جب قاصد چٹھیاں اور خطوط لے کر آتے تو خود بنفس نفیس جا کر اُنکے گھروں میں دیتے اور فرماتے اگر تمھارے پاس کوئی خط پڑھنے والا ہو تو بہتر ورنہ دروازہ کے قریب آجاؤ میں پڑھ کر سُنا دوں- چلتے وقت یہ بھی بتا آتے کہ فلاں روز قاصد مدینہ سے روانہ ہوگا- اگر خط دینا ہو تو لکھ رکھنا اور جو خود نہ لکھوا سکتے اُنکو خود لکھ دیتے- آپ ایک عرصہ تک خود کوتوال اور چوکیداری کا کام ہی کرتے رہے- آپ کا اپنے بیٹے ابوشحمہ کو جسکا نام عبدالرحمن تھا شراب پینے اور زنا کرنے پر مارنے کا واقعہ عجب حیرت انگیز ہے- آپ کا اُسکو دُرّے لگوانا- اور لڑکے کا چیخنا اور بیتابی سے گر جانا اور پانی مانگنا اور نہ دینا اور آخر آخری دُرّے پر دم نکلجانا- ایک دردسوزناک کا مضمون ہے- زید بن وہب کا قول ہے کہ مَیں نے حضرت عمر کو بازار میں جاتے دیکھا کہ جن پر ایک چادر چودہ پیوند کی تھی- اور بعض پیوند اسمیں چمڑے کے تھے- زید بن ثابت سے روایت ہے کہ اُنھوں نے سترہ پیوند کی چادر دیکھی تھی- انس کہتے ہیں کہ مَیں نے آپ کے کُرتے میں تین چار پیوند اُوپر تلے لگے ہوئے دیکھے تھے- اور کہا ہے عید کے دن ننگے پاؤں دیکھا- ایک وقت میں دو چیزیں کسی کھانے پر نہیں کھاتے تھے- مؤلف مرزا بس کر کہاں تک آپ کے حالات لکھتا ہے کہ حد اعتدال اور مختصر نویسی سے گزرا جاتا ہے




ذکر شہادت آپکا- ایک روز مدینہ میں مغیرہ بن شعبہ کا غلام فیروز نام کنیت ابولولو نے آپ سے حاضر ہو کر عرض کی کہ مغیرہ میرا مالک ہر روز مجھ سے دو درہم لیتا ہے کہ جسکے ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا آپنے اُس کا پیشہ دریافت کیا- کہا نجاری اور حدادی اور نقاشی جانتا ہوں- فرمایا اتنے پیشے والے سے دو درہم لینا نہایت انصاف ہے غلام کو یہ فرمانا آپ کا بہت ناگوار معلوم ہوا اور درپے آپ کی شہادت کے رہا ایک روز مسجد مدینہ میں جماعت کے ساتھ آپ نماز فجر میں تکبیر تحریمہ فرما کر کھڑے ہوئے کہ غلام مردود نے خنجر دو دھارے سے آپکے تین ضرب چلا کر شہید کیا اور اٹھارہ آدمی زخمی کیے ایک جوان عراقی نے اپنا طاقیہ یعنی ٹوپی اسکی گردن میں ڈال کر زمین پر گرایا- جب اُس نے دیکھا کہ میں بُری طرح مارا جاؤں گا خنجر اپنے حلق پر چلا کر فی النار و السقر ہوا- زمانہ آپ کی خلافت کا دس سال چھ ماہ ہے-

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت ولقب و ولدیت و قومیت | [illegible] | [illegible] | بیان [illegible] | حوالہ کتب کہ جن بابت کے حوالے مؤلف نے اقتباس کیا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | مستوفی | پیشوا | حضرت امیر المومنین عثمان ابن عفان کنیت ابو عمر و ابو عبداللہ و لقب ذی النورین (از زمانہ جاہلیت) | شب شنبہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۶ عام الفیل مکہ معظمہ بمکان ابوجہل | روز جمعہ ۱۲ یا ۱۸ ماہ ذی الحجہ سنہ ۳۵ ہجری بحالت محاصرہ حبیب احمد | مدینہ منورہ در حش الکوکب ملحق جنۃ البقیع عمر ۸۲ سال | نسب نامہ آنحضرت صلعم مرآۃ الاسرار تاریخ طبری روضۃ الاحباب خزینۃ الاصفیا کشف المحجوب قصص الانبیاء |

آپ کا سلسلہ نسب بواسطہ عبد المناف بحضرت صلعم پہونچتا ہے اور آپ خلیفہ سوم حضرت صلعم تھے آپ اعیان قریش اور تمام قبیلہ سے خوش عیش محبوب القلوب کرم اور بخشش میں معروف صاحب علم و حیا تھے۔ آنحضرت صلعم آپ کی تعظیم فرماتے تھے۔ آپ کی عہد خلافت میں بہت ملک اور شہر اہل اسلام کے تصرف میں آئے۔ چنانچہ ہمدان۔ اور بائجان افریقیہ اسکندریہ گاورون مازندران۔ نیشاپور۔ طوس ہرات بلخ۔ قسطنطنیہ وغیرہ۔ کہتے ہیں کہ بسبب کثرت فتوحات اسقدر مالدار لوگ ہوگئے تھے۔ کہ ایک لونڈی کی قیمت زر کے ہموزن اسکے ہوتی تھی۔ اور ایک گھوڑے کی قیمت ایک لاکھ درہم اور ایک درخت کھجور کی قیمت ایکہزار درہم کو پہنچی تھی۔ آپ جامع الفرقان ہیں۔ سات مصحف بتصحیح زید بن ثابت اور سعد بن العاص و عبد الرحمن بن عوف لکھوا کر مکہ۔ یمن۔ شام۔ بحرین۔ بصرہ۔ کوفہ۔ مدینہ۔ منورہ تشہیر کرائے تاکہ یکساں عمل ہووے۔ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ جو ہاتھ کی مہر آنحضرت صلعم جسپر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ تھا اور خلافت کے وقت ہر ایک خلیفہ کو سپرد ہوتی رہتی تھی آپ کے پاس رہتی تھی۔ آپ کے پاس تھی آپ ایک چاہ کو احداث کے ملاحظہ کے لیے تشریف لیگئے ملاحظہ کے وقت بامر شدنی وہ مہر ایک انگلی سے دوسری میں پہنتے وقت چاہ میں گر پڑی۔ ہرچند اسکے نکالنے میں کوشش بلیغ کی گئی مگر وہ برآمد نہیں ہوئی۔ صاحب روضۃ الاحباب لکھتے ہیں کہ اسی روز سے فتنے و فساد شروع ہوگئے۔ اور خلافت میں روز بروز ضعف آتا گیا۔ یہاں تک کہ مصریوں نے بسبب شکایت بداعمالی عاملان و وراندازی مروان کے آپکا محاصرہ کرلیا۔ اور چند مدت محاصرہ رکھا اور آخرش ایک روز ہجوم اور غلبہ کرکے اور آپ کی محلسرا کی دیوار توڑ کے اندر گھس گئے۔ اسوقت آپ تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے ایک نے ان لوگوں میں سے ایک ضرب خنجر آپ کے سر پر ماری اُس وقت قطرہ خون کے آیہ فسیکفیکہم اللہ پر ٹپکے اور دوسرے ظالم نے آپ کا کام تمام کیا یعنی شہید کر ڈالا مسماۃ نایلہ جو آپ کی زوجہ تھی اپنے ہاتھ کو آپ کی جان کا سپر کیا۔ انگلیاں اُنکی کٹ گئیں۔ بلوائیون نے آپ کی محلسرا کو لوٹ لیا۔ مسماۃ نایلہ آپ کی زوجہ معہ اپنی دختر کے اور پیراہن خون آلودہ اور اپنی کٹی ہوئی انگلیاں لے کر معاویہ بن ابی سفیان کے پاس شام میں چلی گئیں۔ مفصل حال دیکھنا ہو تو کتب قصص الانبیاء و مرآۃ الاسرار وغیرہ میں دیکھیں۔

| | | ایضاً | ایضاً | حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب ابن ابو طالب کنیت ابو الحسن و ابو تراب ولقب مرتضیٰ و اسد اللہ و ید اللہ حیدر و صفدر و کرار و یعسوب المسلمین | ۱۳ ماہ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل خاص خانہ کعبہ | ۲۱ ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری شب دوشنبہ | مسجد کوفہ یا نجف اشرف بفاصلہ پانچ کوس کوفہ عمر ۶۳ سال ۹ ماہ نقش نگین الملک للہ | سیر الانبیاء۔ مرآۃ الاسرار شواہد النبوۃ۔ سیر الاولیاء حبیب السیر۔ سیر الاقطاب خزینۃ الاصفیا۔ المرتضیٰ بحوالہ روضۃ الاحباب۔ تاریخ الخلفا ازالۃ الخفا۔ تاریخ ابن خلدون تاریخ ابو الفدا۔ نہج البلاغۃ [illegible] |

رباعی تاریخ ولادت

در [illegible] علی [illegible] (۱) است [illegible]
درخانہ حق زاد بجان [illegible]
بہ فرزندی کہ خانہ زادی دارد
تاریخ [illegible] بجائے فرزند

وفات
زاہد پاک

نوٹ:۔ وجہ تسمیہ ذی النورین۔ آنحضرت صلعم کی دو صاحبزادیاں بعد ایک دوسرے کے آپ کے حبالہ نکاح میں آئی تھیں ۱۲ ؎ مروان برادر چچا زادہ آپکا تھا ۱۲

| خاندان | نام حضرات معہ لقب | تاریخ ولادت و سن | تاریخ وفات و سن | مقام مزار | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

(۱) آپ برادر و چچازاد اور خلیفہ چہارم آنحضرت صلعم کے تھے۔ اور خلعت خرقہ فقر جو حضرت عزت سے شب معراج میں آنحضرت صلعم کو مرحمت ہوا تھا وہ اتمام حجت ہر چہار اصحاب کے بعد آپ ہی کو آنحضرت صلعم نے عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ روز قیامت تک یہ سنت۔ سنتہ الباس خرقہ مشائخ آپ ہی کی ذات سے ہے اور استقامت کار دینی آپ ہی سے ہوئی۔

(۲) **آپ کی کرامات و خرقہ عادات مشتے نمونہ از خروارے** شواہد النبوت میں صحیح روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنا ایک قدم مبارک وقت سوار ہونے گھوڑے کے رکاب میں رکھتے تو شروع تلاوت قرآن کرتے اور دوسری طرف کی رکاب میں قدم رکھنے تک ختم قرآن کر لیا کرتے تھے۔ بپاس خاطر آپ کے دو دفعہ ردّ شمس ہوا۔ جسکا مفصل حال مطولات سے ملاحظہ کریں۔

**نقل** ہے صاحب سیر الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ مسجد کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص کو فرمایا کہ فلاں محلہ جاؤ۔ وہاں متصل مسجد کے ایک گھر ہے۔ اُس میں مرد عورت باہم جنگ اور نزاع رکھتے ہیں انکو میرے حضور حاضر کرو وہ شخص دونوں میاں بیوی کو حاضر لایا پوچھا کہ آج رات کو تم کیوں جھگڑتے تھے۔ مرد نے کہا آج رات کو میرا نکاح اس عورت کے ساتھ بندھا ہے۔ جب میں صحبت کے لیے آمادہ ہوا تو اُس وقت میری طبیعت میں نفرت پیدا ہوئی۔ اور صحبت سے باز رہا۔ اور طلاق دینا چاہا۔ اس وجہ سے یہ عورت مجھ سے نزاع اور جنگ کرتی ہے۔ پس آپ نے علیحدہ لے جا کر عورت سے پوچھا کہ میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ سچ سچ کہنا جھوٹ نہ بولنا۔ اور وہ یہ ہے کہ تو آغاز جوانی میں کیا اپنے چچازاد بھائی سے محبت رکھتی تھی۔ اور وہ بھی شیفتہ تیرے حسن و جمال کا تھا اگر تیرا باپ تجکو اسکو دینا نہیں چاہتا تھا۔ آخر ایک رات باہم جمع ہوکر مجامعت کی اور تجکو حمل ہوگیا۔ وہ راز تونے اپنی والدہ سے کہا باپ سے پوشیدہ رکھا۔ جب وقت وضع حمل آیا رات تھی۔ تیری ماں تجکو گھر سے باہر لے گئے تونے لڑکا جنا اور اسکو خرقہ میں لپیٹ کر گھر کے باہر ڈال دیا تھا۔ اُسوقت ایک کتا آیا اور اُس نے سونگھا۔ تونے کتے کی طرف پتھر پھینکا وہ لڑکے کے سر میں لگا سر اُس کا پھوٹ گیا۔ پھر تیری ماں نے ایک پارہ ازار اپنے کا پھاڑا اور اُس طفل کا سر باندھا۔ اور اسکو وہیں چھوڑ کر گھر چلی آئی عورت مذکور نے تصدیق اِس ماجرے کے کی۔ آپ نے فرمایا واللہ اس مرد کو جو تونے شوہر بنایا ہے یہ وہی تیرا لڑکا ہے۔ کہ ایک سوداگر اُسکو اُٹھا لیگیا تھا اور پرورش کیا تھا۔ حق تعالے نے اُس گناہ مجامعت اپنی والدہ کے کرنے سے نگاہ رکھا۔ عورت نے کہا اس کی تصدیق کس طرح ہو آپ نے اُس مرد سے کہا ذرا اپنا سر کھول کر دیکھ جب دیکھا تو اُس کے سر پر نشان ضرب پتھر موجود تھا۔ عورت مذکورہ نے آپ کے قدموں میں سر ڈال دیا اور اُس مرد کو اپنے ساتھ لے گئی۔

**نقل** ہے کہ بعد چند سال وفات آپ کے ایک کافر سیاہ دل کہ باپ دادا اُسکے آپ کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے رفرہ بن قیس نام نجف شریف میں آیا اور رات کے وقت حضرت کے روضۂ مبارک میں جا کر چاہا کہ آپ کے مرقد مقدس کو کھود کر آپ کی نعش کو نکال لیجائے ابھی کوئی آسیب آپ کے مزار کو پہنچنے نہ پایا تھا کہ دو انگلیاں دست حق پرست کی قبر سے برآمد ہوئیں۔ اور ایک ضرب حیدری سے اُسکو فی النار والسقر وہیں کر دیا۔ علے الصباح مجاوران نے مزار کو کھولا اور اُس مُردار کو اندر پڑا پایا۔ کہتے ہیں کہ آجتک وہ سوراخ جہاں سے دو انگلیاں قبر سے برآمد ہوئیں تھیں موجود ہیں۔ اور شاہ ایران نے دو گوہر گرانبہا کہ یاقوت حسینی کے نام سے موسوم ہیں اُن دونوں سوراخ قبر پر نصب کرا دیئے ہیں۔

**واقعات** جب حضرت عثمانؓ کا واقعہ ناگزیر ہو چکا تو مہاجرین و انصار اور مصر کے رئیس کے ہجوم و الحاح سے آپ نے خلافت کو منظور فرمایا اور خطبہ و نماز کے بعد ہی حکم نافذ کیا کہ مروان و چند نفر بنی اُمیہ حاضر ہو کر استغاثہ خون حضرت عثمان کریں۔ اور قاتلان کا ثبوت پہنچادیں تاکہ اُنکو سزا دیجاوے مگر اسکے برخلاف حضرت عثمان کے خون کا قصاص لینے کے بات اُٹھا کر امیر معاویہ بن ابی سفیان برگشتہ ہو گئے

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت ولقب ولدیت و قومیت</th><th>تاریخ و ایام ولادت</th><th>تاریخ وفات</th><th>جائے مزار شریف مع عمر</th><th>حوالہ کتب جس سے واقعات مؤلف نے اقتباس کیا</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="9">اور دیکھا کہ معاویہ طلب حکومت مین ہے۔ اختیار مین تو آپ نے الحاصل عنان حکومت معاویہ کے ہاتہ مین اس شرط پر دیدی کہ بعد معاویہ کے پھر آپ ہی<br>خلیفہ ہونگے - اور اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے آپکے والد ماجد کے معاملون پر کسی طرح کا مواخذہ نہ ہووے اور جو آپ پر قرضہ ہو ادا ہوجاوے<br>صحیح بخاری مین خواجہ حسن بصری سے بھی روایت ہے کہ معاویہ نے دو شخص ایک عبدالرحمن بن سمرہ دوسرے عبداللہ بن عامر کو مقرر کرکے کہا کہ تم آپکی<br>خدمت مین جاؤ اور عرض کرو اور صلح کی رغبت دلاؤ چنانچہ مسمیان مذکور نے حاضر ہو کر کارروائی کی اور کہا معاویہ مصالحت پر راغب ہین<br>آپ نے فرمایا کون متکفل ہوگا وہ دونون ذمہ دار ہوئے اوسپر آپ نے مصالحت کرلی اور صلحنامہ لکھا گیا جو مطولات مین درج ہے<br>فرمودۂ آنحضرت صلعم اسوقت پورا ہوا جنہون نے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا سید ہے اور دو بڑے گروہ مسلمانون مین صلح کروائیگا بعد اوسکے آپنے<br>مدینہ منورہ مین تشریف رکھی اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوئے۔ شہادت باوجود اسکے یزید بن معاویہ نے مسماۃ جعدہ بنت اشعث<br>کو جو آپکی نکاح مین تھی اپنے ساتھ نکاح کا لالچ دیکر بہکایا کہ زہر قاتل سے آپکا کام تمام کرے - اس ناقص العقل والدین نے آپکو چھہ مرتبہ زہر دیا<br>مگر ساتوین دفعہ اوس سنگدل نے حضرت فاطمہ کے لعل کا دل پارہ ہاے الماس سودہ سے آخرش پارہ پارہ کر ڈالا - وفات کے وقت آپنے<br>اپنے بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام کو طلب کرکے بعد وصیت امانت خلافت و امامت کو اونکے تفویض فرمایا - حضرت امام حسینؑ نے ہر چند<br>کوشش کی کہ یہ زہر کسنے دیا کہ مین اوس سے انتقام لونگا اور قتل کرونگا آپ نے فرمایا کہ اگر قاتل میرا وہی ہے کہ جسکا مجکو گمان ہے پس<br>انتقام اوسکا منتقم حقیقی لیویگا وہ اوسکے لئے کافی ہے اور اگر وہ نہین ہے تو مین نہین چاہتا کہ کوئی بیگناہ میرے عوض مارا جاوے اگر روز<br>قیامت مین مجکو انتقام خون کے لینے مین اختیار دیوین گے تو مین بخدا بہشت مین پاؤن نہین رکھونگا جب تک کہ اپنے ہلاک کو اپنے ساتھ بہشت<br>مین نہ لیجاؤنگا ○ واہ کیا حلم ہے اتنا کہ جگر ٹکڑے ہو ÷ پھر بھی ایذاے ستمگر کے روادار نہین ÷ راوی لکھتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے<br>معراج مین دو قصر بہشت مین ملاحظہ کئے ایک زمرد سبز کا اور دوسرا یاقوت سرخ کا - دریافت پر حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ<br>یہ دونون قصر جواہر آپکے دونون فرزند حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے ہین فرمایا رنگ جدا جدا کیون ہین جبرئیل نے عرض کیا<br>کہ قصر زمردین بڑے صاحبزادہ حضرت امام حسنؑ کے لئے کہ بعد آپکے لوگ انکو زہر دیوین گے اور وقت رحلت اونکے چہرہ کا رنگ زمردین<br>ہوجاویگا اور دوسرے صاحبزادہ حضرت امام حسینؑ کربلا مین شہید ہووینگے اور خون مین نہلائے جاوینگے آپکی مہر پر یہ نقش کندہ تھا: العزۃ للہ</td></tr>
<tr><td>ائمہ معصومین</td><td>محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</td><td></td><td>حضرت سید الشہداء امام حسینؑ کنیت ابو عبداللہ لقب شہید اور سید الشہداء اور سبط اصغر بن حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ</td><td>روز سہ شنبہ ۳ یا ۵ شعبان ۴ سنہ ہجری مدینہ مین شش ماہہ تولد ہوئے</td><td>روز جمعہ وقت ظہر ۶۱ سنہ ہجری دسوین ماہ محرم</td><td>دشت کربلا یعنی صحراے ماریہ مزار شریف ۵۷ یا ۵۸ سال سہ ماہ و دو روز</td><td>ذکر الشہادتین قصص الانبیا مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا بحوالہ شواہد النبوۃ - تاریخ طبری - خزانہ جلالی منتخب التواریخ - روضۃ الصفا -</td><td>مادہ تاریخ وفات<br>[illegible]</td></tr>
</table>

[illegible]

آپ امام سوم ائمہ اہلبیت سے ہیں اور خلیفہ و جانشین اپنے بھائی امام حسنؑ کے - پیغمبر خدا نے انکا نام حسین رکھا آپ ناف سے لیکر قدم تک ہمشبیہ حضرت رسالت پناہ صلعم تھے - ایکروز آنحضرت صلعم کے داہنے زانو پر حضرت امام حسین اور بائیں زانو پر حضرت ابراہیم آپکے صاحبزادہ بیٹھے تھے - حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ ان دونوں صاحبزادوں میں سے ایک کو اختیار کیجئے - دونوں آپ کے پاس نہیں رہینگے فرمایا کہ اگر حسین نہ ہوگا میرا اور علی اور فاطمہ کا دل رنجیدہ ہوگا اور اگر ابراہیم نہ ہوگا تو میری ہی جان پر رنج گذریگا میںنے اپنا رنج اختیار کیا - کہتے ہیں کہ اوسکے تین دن کے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوگیا - کسی نے آپ سے سوال کیا کہ بندہ کیا ہے فرمایا بندہ وہی ہے کہ آپ اختیار کو چھوڑ دے - ایکدن آپ مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے خادمہ آش گرماگرم کاسہ میں بھرا ہوا مجلس میں لائی اتفاقاً اوسکے پاؤں نے لغزش کھائی جسکے سبب سے کاسہ آش کا سر مبارک پر گرکے ٹوٹ گیا آپ نے تادیب کی نظر سے اوسکی طرف دیکھا اوسنے کہا الکاظمین الغیظ آپ نے فرمایا میں نے غصہ روکا اوسنے کہا والعافین عن الناس آپ نے فرمایا میںنے معاف کیا اوسنے کہا واللہ یحب المحسنین آپ نے فرمایا تجھے میں نے اللہ کی راہ میں آزاد کیا - قصہ نا مرضیہ آپ کی شہادت کا بطور خلاصہ یوں ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے بماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری انتقال کیا اور یزید ابن معاویہ تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوگیا تو اوسنے ولید بن عتبہ حاکم مدینہ کو لکھا کہ میری بیعت امام حسین وغیرہ عمائد سے لو آپ کو ولید نے طلب کیا مگر آپ نے بیعت منظور نہیں فرمائی اور خواب میں بموجب اشارت حضرت خیر البشر صلعم کے آپ نے سامان سفر تیار کیا اور چوتھی شعبان کو مع اہل و عیال و خدام و ذوالی کے مکہ معظمہ کو کوچ کیا وہاں پہونچکر ذیقعدہ تک امن سے رہے کوفہ کے لوگ معاویہ کے زمانہ سے ہمیشہ آپکو طلب خلافت اور خروج کی تحریص کیا کرتے تھے لیکن آپ اونکے قول و فعل پر اعتماد نکرتے تھے پھر جب اونہوں نے سنا کہ یزید کی سلطنت اور آپ سے بیعت طلب کرنا اور آپکا انکار کرنا اور مکہ میں تشریف لانا سنا تو متواتر عرائض آپکی طلب میں لکھے اور قیس بن عمرو اور محمد بن عمیر وغیرہ رئیسان کوفی نے انواع و اقسام کے عہد و پیمان اطاعت اور جانفشانی اپنے عرائض میں مندرج کئے اوس بھروسہ پر آپ نے حضرت مسلم بن عقیل ابن ابی طالب کو روانہ کیا حضرت مسلم نے کوفہ میں مختار بن عبید کے گھر میں قیام فرمایا اور بارہ ہزار آدمیوں سے زیادہ نے حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی جسوقت بتیس ہزار آدمی آپکی رفاقت میں جمع ہوگئے تو حضرت مسلم نے سارا حال اونکی رفاقت وغیرہ کا لکھکر آپ کی خدمت میں بھیجا اور لکھا کہ لوگ میرے آنے سے بہت خوش ہوئے اور آپکے دیدار کی آرزو رکھتے ہیں ادھر ابن زیاد حاکم بصرہ نے آپکو شہید کرادیا اودھر آپ خط پڑھکر مع اہلبیت کوفی کیطرف جمعیت بیاسی مرد کے جو خویش و اقارب و عزیز تھے کوفہ والوں کی بھروسہ پر روانہ ہوئے حضرت مسلم نے شربت شہادت نوش فرمایا اوسی روز یہاں سے آپنے ارادہ سفر کو ٹھہرادیا راہ میں حضرت مسلم اور اون کے دو فرزندوں خورد سال کی خبر شہادت سنکر پلٹنے کا ارادہ کیا اوسوقت حضرت مسلم کے بھائی اور فرزندوں نے اقرار کیا کہ ہم کوفیوں سے خون کا بدلا لیوینگے یا خود بھی شہید ہوجاوینگے آپ نے فرمایا لاخیر فی الحیات بعدکم یعنی بعد تمہارے زندگی میں کچھ خوبی نہیں اور سیدھی عراق کی جانب روانہ ہوئے - جب آپ کربلا کے میدان میں پہونچے تو حر نے بطریق خیر خواہی عرض کیا کہ ابن زیاد بدنہاد کی فوجیں برابر چلی آتی ہیں آپ کہیں اور تشریف لیجائیے چنانچہ آپنے وہاں سے کوچ کرکے تمام رات مسافت طے کی صبحکو جو دریافت فرمایا تو وہی زمین کربلا موجود تھی غرضکہ اسیطرح سات مرتبہ کوچ ہوتا رہا مگر کربلا کی زمین اسے تقدیر نے قدم باہر نہ رکھنے دیا اور آخر کو یہ نوبت پہونچی کہ اونٹوں کو مارتے وہ اپنی جگہ سے قدم نہ بڑھاتے اور جہاں میخ گاڑتے یا درخت سے لکڑی توڑتے وہاں سے خون کا فوارہ جاری ہوجاتا آخر کو آپ نے فرمایا کہ جگہ ہمارے قتل کی یہی ہے اور عورات اور ننھی ننھی بچوں کی طرف دیکھکر فرمایا نظم

ہے مقام یہی اب نہیں منزل آگے | یوں ہی یہاں ہوگی جو ہونگی ہوس دل باقی　　اس میں سے نہیں جائیگا حسین ابن علیؑ | کھول ڈالیں جو رہا ہو کوئی محمل باقی

سب مرے سامنے اس دشت میں ہوونگے شہید | میں یوں تڑپنے کیلئے بے جگر و دل باقی　　بعد میرے نہیں رہنے کا کوئی روتے تکو | واں رہینگے فقط ایک عابد بیدل باقی

تیغ دشمن سے کٹینگے مرے فرزند کے گلگوں | اب نہیں رہنے کی کوئی مشکل باقی　　ہیں بہت گاڑ اور جہاں کیلئے ما منزل ہا | جبکہ دم تک رہے سب شیعہ عنادل باقی

ہوگئے قتل حسین ابن علی اے صوفی | شمع خاموش ہوئی اور ہے محفل باقی

روایت ہے کہ ابن زیاد بدنہاد نے کربلا میں ایک خط حضرت امام حسینؑ

کہ کہا کہ یا تو یزید سے بیعت لیجیے یا آمادۂ جنگ ہو جائیے آپ نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا اور ادہر زیاد بدنہاد نے عمر ابن سعد کو سپاہ زبون کیساتھ مقابلہ کیلئے بھیجا وہ ساتوین محرم کو کربلا مین پہونچا اور دریائے فرات کے کنارہ اوترا اور دریا کا پانی آپکے لوگون پر بند کر دیا یہانتک کہ ننھے ننھے بچّے پیاس کے مارے مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے اور پانی میسر نہین آتا تھا ان سب مین حضرت علی اصغر طفل شیر خوار آپکی شدت پیاس سے بیقرار ہوئے تو حضرت عباس آپکے بھائی علم بردار مشک لیکر دریائے فرات پر گئی اور مشک کو بھر کر چاہا کہ خود بھی پانی پیوین لیکن حضرت عباس نے ننھے ننھے بچون کی حالت تشنگی یاد کرکے پانی نہین پیا اور مشک لے چلے کہ سپاہ شام نے آپکو حلقہ مین کر لیا اور نوفل بن ارزق نے ایسی تلوار ماری کہ آپکا سیدھا ہاتھ کٹ کر جدا ہو گیا آپ نے پانی کی مشک دوسرے کندھے پر رکھ لی کسی شقی نے ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دوسرا ہاتھ بھی جدا ہو گیا پھر آپ نے مشک پر آپ کو دانتون مین پکڑ کے لیجانا چاہا اور گھوڑے کو ایڑ لگائی کہ ناگاہ کسی شقی نے جوڑ کر مشک مین تیر مارا کہ تمام پانی بہ گیا آپ اوسوقت آنکھون مین پانی بھر لائے اور فرمانے لگے کہ آہ محنت میری رائگان گئی اور اعدا کے متواتر حملہ سے شربت شہادت کا نوش فرمایا غرضکہ صبحکو دسوین تاریخ محرم کو ابن سعد لشکر لیکر مقابلہ کو میدان مین آیا ادہر آپ بھی مع شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب و موالی و حضرت عباس علمدار کے باہر نکلے اور امام حجت کیلئے ایک تقریر مع فصاحت و بلاغت سے اپنی بےحرمتی اور مظلومی اور ظالمون کا آل عہد شکنی کی فرمائی لیکن کسی نے جواب باصواب نہ پایا پھر آپکے اصحاب نے واسطا ایک ایک نکلے اور داد مردانگی دیکر صدہا کو داخل جہنم کیا جسوقت قریب پچاس کے اصحاب و متعلقین شہید ہو چکے تب آپنے ایک آواز بلند سے ندا فرمائی کہ ہے کوئی فریاد پہونچنے والا اللہ کیواسطے ہے کوئی بچانے والا جو حرم رسول اللہ کو بچائے یہ آواز سنکر حر بن یزید ریاحی لشکر مخالف سے نکل کر حاضر آیا اور عرض کی کہ مجھے فدا ہونیکی اجازت دیجیے پھر حضرت حر اور اونکا بھائی اور بیٹا اور غلام آزاد چارون نے فوج اعدا پر حملہ کیا اور ایک دوسرے کے بعد شربت شہادت نوش کیا اس مختصر مین تبرکاً شہدائے اہلبیت کے اسامی کا ذکر کیا جاتا ہے جو معرکہ کربلا مین فوت ہوئے ۱۔ حضرت عباس ۲ حضرت عثمان ۳۔ حضرت محمد ۴۔ حضرت عبداللہ ۵۔ حضرت جعفر ۶۔ حضرت عبیداللہ جناب علی مرتضیٰ کے صاحبزادہ اور ۷۔ حضرت قاسم ۸۔ حضرت عبداللہ ۹۔ حضرت عمر ۱۰۔ ابوبکر جناب حضرت امام حسنؑ کے جگر پارہ اور ۱۱ حضرت علی اکبر ۱۲ حضرت عبداللہ معروف بہ علی اصغر جناب امام حسین کے لخت جگر اور ۱۳ حضرت محمد ۱۴۔ حضرت عون عبداللہ بن جعفر طیار کے فرزند اور ۱۵۔ حضرت عبداللہ ۱۶ حضرت جعفر ۱۷ حضرت عبدالرحمن عقیل بن ابیطالب کے بیٹے اور ۱۸۔ حضرت عبداللہ حضرت مسلم بن عقیل کے لڑکے اور ۱۹۔ حضرت محمد بن ابی سعید بن حضرت عقیل شہید ہوئے اور ساتھ دیگر اصحاب میدان کربلا مین ایکدوسرے کے بعد شہید ہو چکے تو پھر آپ تن تنہا معرکہ قتال مین تشریف لائے اور صف اعدا پر حملہ فرمایا اور بہتون کو فی النار والسقر کیا پھر چارون طرف سے نیزونکی بوچھاڑ اور تیرون کی مار حضرت امام مظلوم پر ہونے لگی اور آخرش زخمون سے چور ہو کر گھوڑے سے جدا ہوئے اور بہاسی زخم کاری لگے اوسوقت ظہر جمعہ کا دن تھا شمر لعین کی ضرب تلوار اور سنان بن انس کے لگنے کیساتھ آپکی روح نے پرواز کی اور سہل بن یزید نے اوتر کے آپکا سر مبارک آپکے تن نازنین سے جدا کیا اور خولی بن یزید اپنے بھائی کو دیا اور وہ آپکا سر اور دیگر شہدا کا سر جنکی تعداد اٹھتر سر کی کہی جاتی ہے یزید کے پاس لیگئے شہیدان کربلا تین روز تک دشت کربلا مین پڑے رہے بعدہ مردمان بنی اسد نے جسم اطہر حضرت امام حسینؑ سید الشہدا کو دفن کیا اور حضرت علی اکبر صاحبزادہ آپکے کو پائین آپکے اور دیگر شہدا کو ایک جگہ دفن کیا اور حضرت عباس علمدار کو بر سر راہ غاضریہ جداگانہ دفن کیا۔ امام زین العابدین بن امام حسین اوسوقت مریض تھے جنکو امانت خلافت و امامت معہ وصیت آپ فرما گئے تھے۔ بعد اس یزید پلید شرب خمر عادی ہوا اور کہا کہ دین محمدی سے بیزار ہو کر ملت عیسیٰ مین آیا ہون اور تاریخ چہارم ربیع الثانی ۶۴ہجری بحالت مستی رقص کنان مکان کے اوپر سے گر کے فی النار والسقر ہوا اسین تائید الٰہی ۱۳۲ ہجری مین ابو العباس عبداللہ نے کہ نسب اوسکا بچند واسطہ درمیانی بعبدالمطلب پہنچتا ہے خروج کیا اور بجہت طلب خون حضرت امام حسین مظلوم و اہلبیت کے جامہائے سیاہ پہنکر اور علمہای سیاہ اٹھا کر واسطے لڑائی بنی امیہ کے لشکر عظیم تیار کیا۔ محمد بن مروان بمقابلہ پیش آیا و تمام جمعیت لشکر خود مقتول ہوا اور ابو العباس نے حکم عام دیا کہ جہان کہین بنی امیہ اور اونکے متعلقین کو دیکھو نے پرسش قتل کر دو۔ پس کوئی اون مین سے زندہ نہین رہا اور بعدہ حکم دیا کہ جس جگہ قبر اس قوم کی نظر آوے اوکھیڑ دو اور ہڈیان مردونکی نکالکر جلا دو چنانچہ نشان قبر

| [illegible] | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت ولقب و ولدیت و قومیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

بنی امیہ کا کہین نہین چہوڑا اسکو مسمار کردیا جسوقت خلفاے بنی عباس کے مستقل سلطنت ہوگئی تو پہر وہ بہی اہلبیت کو آزار دینے لگے آخرش اونکو بہی ہلاکو خان نے بغداد مین آکر خلیفہ وقت اور اوسکے فرزندان و متعلقین سبکو قتل کردیا۔ خلفاے بنی عباس نے پانسو بیس سال چار مہینے ۲۷ روز سلطنت کی۔ اون مین سے بہی کوئی باقی نہین رہا اللہ بس وما بقی ہوس۔

| ایضاً | ایضاً | حضرت علی امام زین العابدین کنیت ابو محمدؐ و ابو الحسن و ابوبکر لقب سجاد و زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام | روز جمعہ ۱۵ جمادی الثانی ولبقولے ۵ شعبان ۳۸ ہجری مدینہ منورہ۔ | روز سہ شنبہ بعد مغرب ۱۸ محرم ۹۵ سنہ ہجری | جنت البقیعہ بروضہ حضرت امام حسن علیہ السلام عمر ۵۷ سال | مرأۃ الاسرار۔ خزینۃ الاصفیا۔ تاریخ الاولیا۔ ذکر الشہادتین | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

اپنے والد بزرگوار حضرت امام حسینؑ سے پہونچی آپ وقت قضیہ نامرضیہ کربلا مین ۲۳ برس کی تہے۔ نقل ہے کہ محمد حنیفہ بن علی مرتضی نے آپسے تنازع امامت کیا آپنے فرمایا اس بارہ مین مناسب ہے خانہ کعبہ مین جاکر حجر اسود سے دریافت کرین کہ امام زمان کون ہے پس ہر دو صاحب متفق ہوکر نزدیک حجر الاسود گئے اور سوال مذکور کیا حجر الاسود نے حرکت مین آکر بزبان فصیح کہا کہ امامت بعد حسین کے علی بن حسین کو پہونچی ہے اور وہ امام زمان ہین محمد حنیفہ بمشاہدہ اس امر بدیہہ و بدیع کے بامامت حضرت زین العابدین قائل ہوگئے ۳۴ سال آپنے امامت کی مورخین لکہتے ہین کہ ولید بن عبد الملک بن مروان کے کہنے سے دشمنان اہلبیت نے کہانے مین ملاکر آپکو زہر دیا۔ آپکے مصائب کو ذرہ بچشم خیال غور کرنا چاہیے کہ حالت بیماری مین واقعہ کربلا مین ایک ایک کا جدا جدا صدمہ اُٹہانا اور عورات کے ساتہ قید ہوکر کوفہ مین جانا اور پہر دمشق مین اہلبیت اطہر کے ساتہ رہ کر طرح طرح کے صدمے اُٹہانا اور پہر حضرت امام حسینؑ کا سر مطہر لیکر مدینہ مین آنا ایسا صدمہ جانکاہ ہے کہ العیاذ باللہ والغیاث الی حضرت اللہ راوی لکہتا ہے کہ آپ لاخانہ مین اسقدر رویا کرتے تہے کہ آنسو جمع ہوکر پرنالہ کی راہ سے باہر گرتے تہے۔ ایک شخص اوس راہ سے گذرا اوسکے اوپر وہ پانی آنسوون کا گرا اوسنے کپڑا دہونیکا ارادہ کیا مگر دوسرے شخص نے جو آپکے رونے کے حال سے واقف تہا کہا کہ اے شخص وہ پانی نجس نہ تہا بلکہ وہ پانی آنسوون حضرت امام زین العابدین کا تہا جو اپنے باپ کی مصیبت یاد کرکے رویا کرتے ہین۔

| ایضاً | ایضاً | حضرت امام محمد باقر کنیت ابو جعفر لقب باقر و شاکر و صادق بن حضرت امام زین العابدین | روز جمعہ ۳ صفر ۵۷ سنہ ہجری مدینہ منورہ | روز دوشنبہ ساتوین ذی الحجہ ۱۱۴ سنہ ہجری | جنت البقیعہ بجوار پدر خود عمر ۵۷ سال | خزینۃ الاصفیا مرأۃ الاسرار تاریخ الاولیا | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

سے پہونچی۔ آپکی خرق عادات بہت ہین لیکن یہ مختصر صرف ایک دو مثال پر حصر کرتا ہے راوی لکہتا ہے کہ مین ایک جماعت کے ساتہ حاضر حضور ہوا اوسوقت ذکر معجزہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کہ اونہون نے چار مرغان کو حسب الحکم الٰہی پکڑا اور ذبح کیا اور گوشت اون سب کا قیمہ کرکے باہم ملا دیا اور اپنی طرف مرغان مذکور کو بُلایا وہ سب زندہ ہوکر حاضر آگئے آپنے فرمایا کہ مثل اسکے پہر دیکہنا چاہتے ہو اوسنے کہا ہان پس آپنے آواز دیکر مور یعنی طاؤس کو بُلایا وہ اسیوقت حاضر ہوگیا اسیطرح آواز دیکر غراب کو پہر باز کو پہر کبوتر طلب کیا اور چارون کو ذبح اور ریزہ ریزہ کرکے باہم ملا دیا اور اونکی سرون کو نگاہ رکہا پس اول سر طاؤس کو اوٹہایا اور فرمایا اے طاؤس اوسی وقت مین نے دیکہا کہ گوشت و استخوان اور پر طاؤس گوشت

| نام خانوادہ سلسلہ | نام خلیفہ یا مسترشد یا پیشرو خانوادہ | نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت و لقب و لدیت و قومیت۔ | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار شریف و عمر | حوالہ کتب کہ جنسے یہہ حالات اقتباس کیا | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

کو فتنہ و نجفہ سے جدا ہوسے اور طاؤس کے ساتھ نکلے اور دوسرے تین جانور ذکور بالا بھی اسیطرح زندہ ہوگئے آپ نے ۱۹ سال ۲ مہینے ۲۵ روز امامت کو انجام دیا۔ اکثر اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک نے و بقول تاریخ الاولیا ابراہیم بن ولید کے کہنے سے زہر دیکر شہید کیا تھا۔

| نام خانوادہ سلسلہ | نام خلیفہ یا مسترشد یا پیشرو خانوادہ | نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت و لقب و لدیت و قومیت۔ | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار شریف و عمر | حوالہ کتب کہ جنسے یہہ حالات اقتباس کیا | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ایضاً | ایضاً | حضرت امام عبد اللہ جعفر بن محمد باقر کنیت ابو عبد اللہ لقب صادق و صابر و طاہر | | روز دوشنبہ ۱۵ رجب | بشرح صدر عمر ۶۵ یا ۶۸ سال مدینہ منورہ بقیع ... وبقول اقتباس ... ۱۴۸ھ | مراۃ الاسرار حبیب السیر تاریخ الاولیا حدیقۃ الاولیا اقتباس الانوار۔ | [illegible] |

افقہ فقہاء مدینہ تھے حضرت امام المجتہدین ابو حنیفہ آپ کے شاگردوں سے ہیں آپ نے علم عجیب و غریب کو بطریق ارث حضرت رسالت پناہ صلعم سینہ بسینہ پہنچا تھا ظاہر فرمایا۔ چنانچہ آپکا فرمودہ ہے علمنا غابر و مزبور و نکت فی القلوب ونقر فی الاسماع وان عندنا الجفر الاحمر والجفر الابیض ومصحف فاطمہ عندنا الجامعۃ فیہا جمیع مایحتاج الناس الیہ۔ کتب حبیب السیر میں تفسیر اس کلام کی اسطرح لکھی ہے غابر وہ علم ہے جو کچھہ کہ واقع ہوگا مزبور علم گذشتہ وغرض از نکت فی القلوب الہام ہے ومقصود نقر فی الاسماع کلام ملائکہ ہے اون کی باتوں کو ہم سنتے ہیں لیکن اونکو دیکھتے نہیں جفر الاحمر ایک برتن ہے کہ جسمیں ہتیار آنحضرت صلعم رکھے ہیں اور حضرت امام مہدی کے ظہور کے وقت برآمد ہوں گے۔ جفر ابیض بھی ایک برتن ہے کہ جسمیں توریت انجیل و زبور داود و کتب آسمانی رکھی ہیں و مصحف فاطمہ ہر چیز جو قوہ سے فعل میں آوے گی از جنس حکایات و نام ہر ملکی و خانگی کہ تا قیامت پیدا ہوں اوسمیں ہیں اور جامع کتاب ہے کہ جسکا طول ستر گز ہے جو آنحضرت صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھوائی تھی مایحتاج خلق اللہ روز قیامت تک کا اوسمیں درج ہے اور یہہ مخصوص باہل بیت ہے دوسرے کسیکو معلوم نہیں۔ و ابن جوزی اپنی تصنیف میں لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ ابو قبیس پر ایک روز گیا وہاں ایک شخص دیکھا کہ رو بقبلہ بیٹھکر کہہ رہا تھا یا رب یا اللہ یا حیی یا رحیم یا ارحم الراحمین سات دفعہ یہہ کلمات کہے اور حق تعالی سے جامہ برائے پوشیدن اور کچھہ چیز واسطے کھانے کے دعا فرمائی اوسیوقت ایک طبق انگور تازہ اور دو چادر نو اونکے آگے ظاہر ہوگئیں پس اوس شخص نے ارادہ کھانے انگور کا کیا۔ میں نے کہا میں بھی شریک ہوں فرمایا آؤ اور کہا و ذخیرہ مکرو میں لیث بن سعد کہتے ہیں بیٹھے ہمراہ اوس شخص کے خوب سیر ہوکر انگور کھائے اور ہرگز اوس طبق سے انگور کم نہوے اور اوس شخص نے ایک چادر سے ازار کرلی اور دوسرے سر پر اوڑھ لی اور دو چادر پرانی اپنی لیکر چلنے لگا میں اوسکے پیچھے ہولیا۔ راستہ میں اوسکو ایک مرد ملگیا وہ دونو چادر پرانی اپنی اوس مرد کو دیدیں اور خود چلا گیا میں نے اوس مرد سے پوچھا کہ یہہ شخص کون تھا اوسنے کہا امام جعفر بن محمد باقر۔ پھر میں نے بہت تلاش کیا آپ کو نہیں پایا۔ فضل بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک روز آپ ایک کوچہ سے جارہے تھے دیکھا کہ ایک عورت معہ فرزندوں کے گریہ و زاری کر رہی ہے دریافت پر عورت نے کہا کہ ایک مادہ گاو رکھتی تھی اوس کی شیر سے میرا اور میرے عیال کا گذرا ہوا جاتا تھا۔ ابھی یہہ مادہ گاو مرگئی جو پڑی دیکھتے ہو حیران ہوں کیا کروں آپ کو رحم آگیا اور اپنے نہایت توجہ سے دعا کی اور پاے مبارک گاو کو لگا کر آواز دی وہ فی الفور اوٹھ کھڑی ہوئی۔ بہت سے خرق عادات و کرامات کا ذکر مطولات میں ہے زیادہ شوق ہو تو ملاحظہ کریں۔ اکثر مورخین کا قول ہے کہ آپکو ابو منصور دوانقی نے زہر دیا تھا اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ حکم جعفر دوانقی زہر دینے سے شہادت پائی ہے۔ ایام امامت ۳۴ سال صاحب حدیقۃ الاولیا لکھتے ہیں پیران عظام سلسلہ نقشبندیہ نے اپنے شجرہ میں لکھا ہے کہ آپ کو فیض حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق سے بھی حاصل ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب + حضرت

؛ امام ابو حنیفہ رحمۃ آپ کے شاگردوں سے ہیں۔ اتفاق جمیع مشائخ صوفیہ ہے کہ جو حضرت امام رضہ آپ سے اموخت کیا وہ توحید و فنا کا تھا۔ نہ وضو و استنجا۔

| نام خاندان یا نمبر سلسلہ | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت وغیرہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب جن سے یا جنکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا۔ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مصطفوی ایمہ معصومین اہلبیت | امام یا پیشوائے دین متین | حضرت امام موسیٰ کنیت ابوالحسن وابوابراہیم وابوعلی و لقب کاظم بن امام جعفر صادق | روز یکشنبہ ساتویں صفر سنہ ۱۲۸ھ ابوا میان تا مکہ و مدینہ ہے | روز جمعہ پانچویں یا پچیسویں ماہ رجب سنہ ۱۸۳ھ عمر ۵۵ سال | بغداد شریف مقبرہ کہ معروف بمقابر قریش ہے۔ | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تاریخ الاولیا انوار العارفین۔ | |

کھانے والے تھے اسیوجہ سے آپکا لقب کاظم ہوا۔ بست سالہ عمر میں آپ نے مسند امامت پر جلوس فرمایا۔ اور پینتیس ۳۵ سال و بقول تاریخ الاولیا ۲۸ سال نو مہینے مسند امامت پر متمکن رہے۔ ارباب سیر و تاریخ لکھتے ہیں ہارون رشید سندی بن شاہک یا یحییٰ بن خالد برمکی نے امام بیگناہ کو زہر دیا و بقول بعضے حلق معصوم میں سرب ڈالکر کام تمام کیا۔ آپ کثیر الاولاد ہوئے ہیں مگر چودہاں صاحبزادوں سے آپکی نسل اولاد کی چلی ہے ۱۲ آپکے کمالات و خرق عادات بہت کچھ ہیں لیکن اس مختصر میں صرف ایک دو پر تمثیلاً انحصار رکھا گیا ہے۔ حضرت خواجہ شفیق بلخی رح فرماتے ہیں کہ مجھے آپکے دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ آپ کو وضو کی ضرورت ہوئی لب چاہ کھڑے ہوکر پانی چاہ دیکھنا تھا کہ فوراً پانی چاہ سے اوپر نکل آیا اور آپ نے کوزہ کو اوس سے بھر لیا۔ بعد فراغت نماز کے تودہ ریگ کی طرف التفات فرمایا۔ اور کچھ ریگ یعنے ریت اوٹھا کر کوزہ میں ڈالی اور ملایا اور کھانے لگی یعنے سلام کرکے کہا کچھ اسمیں سے مجھے مرحمت ہوئے آپ نے وہ کوزہ مجھے دیدیا۔ جب میں نے اوسمیں سے نکال کر کھایا تو شہد و شیر تھا شفیق بلخی فرماتے ہیں کبھی ایسی خوش ذایقہ و لذیذ کوئی چیز نہیں کھائی جیسا کہ وہ تھا اور خوب سیر ہو کر کھایا اوس سے چند روز مجھے کھانے پینے کی طرف میل نہیں ہوا۔

| نام خاندان یا نمبر سلسلہ | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت وغیرہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب جن سے یا جنکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا۔ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | ایضاً | حضرت امام علی موسیٰ رضا کنیت ابوالحسن و ابومحمد و لقب رضا و مرتضیٰ و ضامن و صابر | روز جمعہ ۱۱ ذالحجہ سنہ ۱۴۸ھ مدینہ منورہ و بقول بعض روز پنجشنبہ ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۵۳ھ | روز جمعہ نویں رمضان سنہ ۲۰۸ھ و بقول آخر ماہ صفر سنہ ۲۰۳ھ ہجری | طوس قریہ سناباد معروف مشہد شریف بوجہ مدفن حضرت علی رضا مشہد کہتے ہیں بقول بغداد میں بہشت | بشرح صدر و چہل مجالس علاء الدین سمنانی۔ | |

بن ہارون رشید معلوم کرکے ایسا معتقد ہوا کہ خلافت تک دینے لگا لیکن آپ راضی نہیں ہوتے تھے کہ یہ امر جفر الجامع سے خبر نہیں دیتا آخر ایسا ہی ہوا کہ تمام ارکان عباسیان نے خلیفہ کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ امر خلافت کو اپنے خاندان سے انتقال کرنا کیا لائق ہے اور رفتہ رفتہ خلیفہ مامون کو یہانتک آپکی طرف سے برخلاف کیا کہ انجام کار وہ خود درپے ہلاکت امام معصوم ہوگیا۔ حضرت شیخ علاء الدین سمنانی چہل مجلس میں فرماتے ہیں کہ امام برحق کو خلیفہ مذکور نے باغ میں طلب کیا اور خلیفہ نے چند دانہ انگور زہر آلودہ کے اپنے ہاتھ سے حضرت کو کھلائے آپ سمجھ گئے کہ زہر کھایا ہے اور وقت وفات قریب آگیا ہے اوسی روز محمد تقی پسر ہفت سالہ خود کو بغداد سے طوس میں طلب کیا اور وصیت فرمائی کہ فلاں جگہہ کھودوا کر دیکھنا اوس میں سے ایک پتھر نکلے گا لکھا ہوا تجکو نیچے اوس پتھر کے دفن کرنا اور جب بلوغت کو پہونچو پیچھو زیر فلاں درخت امانت رکھی ہے کتاب جفر الجامع کہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لکھی ہے اور اوسمیں اسرار غیب بیان کئے ہیں اوسکو کوئی نہیں دیکھے الا وہ کوئی جو امام حسینی ہووے اور اسوقت وہ کتاب اور دیگر چند چیز کہ انبیا سے ودیعت میں پوشیدہ ہیں جو بزمانہ ظہور مہدی آخر الزمان ؑ

ف بغداد در اصل باغ داد ہے کثرت استعمال سے بغداد مشہور شہر عراق عرب میں دجلہ کے کنارہ واقعہ ہے خلفاے عباسیہ نے اپنے عہد خلافت میں آباد کیا تھا کسی زمانہ میں اہل اسلام اسکو قبہ مدینۃ الاسلام بھی کہتے تھے جہاں بڑے بڑے علما اور فضلا و مشایخ اور عماید گزرے ہیں۔ عرس بالکسر زن باشوئے دادن و طعام عروسی و نکاح و مجازاً مجلس طعام فاتحہ بزرگان کہ بروز وفات سال کے بعد کرتے ہیں کیونکہ رحلت عالم کدہ دنیا سے عاشقان حق میں شادی عروسی یعنے وصل حق ہے۔ از غیاث

| [illegible] | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان بنا بر نزدہ تفصیل کنیت و لقب ولدیت و سلطنت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب کہ جن کے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مصطفوی ایمہ معصومین اہلبیت | امام یا پیشوائے دین متین | حضرت امام محمد تقی کنیت ابو جعفر لقب جواد آپ کو جعفر ثانی بھی کہتے ہیں ابن علی رضا۔ | بقول تاریخ حبیبا دسویں ماہ رجب ۱۹۵ھ مدینہ منورہ | روز شنبہ آخر ماہ ذیقعدہ ۲۲۰ھ عمر ۲۵ برس دوماہ پندرہ روز وبقول مراۃ الاسرار | بغداد قریب امجد امام موسیٰ کاظم [illegible] | مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوۃ وحبیب السیر تاریخ الاولیا انوار العارفین | [illegible] |
| ایضاً | ایضاً | حضرت امام علی نقی کنیت ابو الحسن لقب نقی و عسکری و ہادی۔ ناصح۔ متوکل و فتاح بن امام محمد نقی | تیرہویں رجب ۲۱۴ھ بقولے روز عرفہ ذالحجہ موضع صریا مدینہ منورہ | روز دوشنبہ آخر جمادی الثانی بقولے دوم ماہ رجب ۲۵۴ھ عمر ۴۰ برس | سر من رائے مشہور سامرہ | مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوت انوار العارفین تاریخ الاولیا | [illegible] |

وخوارق عادات کا مامون بن ہارون رشید شیفتہ ہوکر اپنی دختر ام فضل کو آپکے عقد نکاح میں دیا تھا اور مدینہ روانہ کردیا تھا اور ہر سال ایکہزار دینار بھیجا کرتا تھا ایک روز کوفہ کی مسجد میں درخت کے نیچے آپ نے وضو فرمایا۔ وہ درخت چند ساعت میں بارور ہوگیا اور لوگوں نے میوہ شیریں بیدانہ اوس درخت سے کھائے وبقول بعض ارباب سیرو تواریخ کی شہادت آپکی بفرمان معتصم خلیفہ بغداد کے زہر دینے سے ہوئی۔ آپکا ارشاد ہے ہر کار استخارہ سے کرو کہ زیانکار نہ ہو اور ہر کام مشورہ سے کرو کہ پشیمان نہ ہو۔ آخیر شب میں سفر کرو کہ اوس وقت میں جلد طے ہوتی ہے برخلاف دن کے۔ اور جو کام صبح کو کیا جاوے اوسمیں برکت ہوتی ہے۔

نوٹ ۵ سر من رائے ایک شہر عراق عرب میں بنا کردہ خلیفہ معتصم کا ہے جبوقت اوسکے لشکر میں انبوہ ہوا اور شہر بغداد میں گنجایش نہیں رہی اور مردمان اوسکی اقامت سے تکلیف اوٹھانے لگے تو اوسکو خلیفہ نے اپنے لشکر وغیرہ سے آباد کیا تھا اور شہر بعمارات خوب بنایا تھا اور سر من رائے نام رکھا تھا اوسیکو سامرہ بھی کہتے ہیں۔

عباس کو وہم اور اندیشہ پیدا ہوا اسلئے اوسنے حکم دیا کہ آپ کو مدینہ سے عراق عرب میں لیجاویں اور سر من رائے مشہور بسامرہ میں لیجاکر رکھیں آپ کو سامرہ میں لیجاکر ایک متوحش اور غلیظ جگہہ میں رکھا۔ ایک شخص محبان امام سے مسمی صالح بن سعید نے آپکو ایسی جگہہ میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ فرمایا چشم باطنی سے دیکھو وہ کیا دیکھتا ہے کہ باغہائے خوش اور نہریں رواں وقصر ہائے عالی اور فرش غیر مکرر ہیں۔ شواہد النبوت میں ہے کہ ایک شعبدہ باز ملک ہند سے بحضور خلیفہ وقت آیا اور شعبدہ ہائے غریب دکھلائے ایک روز خلیفہ نے کہا کہ اگر علی نقی کو اپنے شعبدوں سے شرمندہ کریگا تو میں تجکو ہزار دینار دونگا۔ شعبدہ باز حسب گفتہ خلیفہ ویسا ہی کرنے لگا اور حاضرین مجلس ہنسنے لگے پس آپ کو غیرت آئی اوس مجلس میں صورت شیر بھی کھینچی ہوئی تھی آپ نے اوس صورت کیطرف اشارہ کیا وہ صورت شیر مجسم بنگئی اور شعبدہ باز کو ہلاک کرڈالا اکثر روایات سے خلیفہ منتصر بن متوکل کے زہر دینے سے جام شہادت پیا تھا۔ ایام امامت انتیس برس چھہ مہینے ۲۷ روز۔

| سلسلہ | [illegible] | نام مقدس صاحب خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب جن سے یا جنکے حوالہ سے مولف نے اقتباس کیا | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مصطفوی | ایمہ معصومین | حضرت امام ابو محمد حسن عسکری کی کنیت ابو محمد لقب عسکری۔ خالص و سراج | روز دوشنبہ دہم ربیع الاول یا ربیع الثانی سنہ ۲۳۲ھ مدینہ منورہ | روز جمعہ ششم یا ہشتم ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ | سرمن رای قریب مزار والد ماجد خود عمر ۲۸ سال | مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوۃ تاریخ الاولیا انوار العارفین و تاریخ طبری | [illegible] |
| جسقدر چاہیے خرچ کر سکتے اور جسکو جتنا دینا چاہتے دیدیتے تھے۔ تمثیلات اوسکی مراۃ الاسرار سے ملاحظہ کریں وفات آپکی بحکم معتمد خلیفہ بنی عباس از زہر دینے سے ہوئی۔ ایام امامت سات سال و بقولے چھہ سال آپ کے ایک ہی صاحبزادہ تھے جو امام مہدی کے نام سے منسوب تھے۔ | | | | | | | |
| ایضاً | ایضاً | حضرت امام ابو القاسم محمد کنیت نام موافق نام حضرت رسول صلعم لقب مہدی۔ و حجت و قایم و منتظر و آخر الزمان بن امام ابو محمد حسن عسکری | شب جمعہ پندرہویں شعبان ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ بقول شواہد النبوۃ ۲۳ رمضان | سنہ ۲۶۵ھ یا ۲۶۶ھ [illegible] | سرمن رای و بقول علاء الدولہ سمنانی بمدینہ منورہ مدفون ہوے و بزعم امامیہ سنہ ۲۶۵ھ [illegible] بہ سرمن رای غیبت | مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوۃ حبیب السیر فتوحات مکی شیخ محی الدین عربی۔ مذہب امامیہ مقصد اقصے بحوالہ سعد الدین حموی | [illegible] |
| **نوٹ** امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک آپ ہی مہدی آخر الزمان و حجت و قایم و منتظر ہیں لیکن اہل سنت جماعت کے نزدیک وہ صاحب دوسری اولاد حضرت فاطمۃ الزہرا سے ہوں گے ۱۲ | | | | | | | |

و بر ذراع ایمن یعنے بازوے راست پر لکھا ہوا تھا جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا شواہد النبوۃ میں لکھا ہے معتضد یا معتمد خلیفہ بنی عباس نے زمانِ روانے بغداد نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ حسن عسکری فوت ہوگئے ہیں جلدی جاؤ اور اون کے گھر کا محاصرہ جاکر کرلو اور جس کسی اہل ذکور کو وہاں دیکھو اوسکا سر لاکر ہمارے روبرو پیش کرو بموجب حکم کسان مذکور گھر میں آئے گھر کو خوبطرح سے آراستہ پایا دروازہ حجرہ پر ایک پردہ پڑا تھا اوٹھاکر دیکھا تو اون کو ایک دریا نظر آیا اور پانی پر سجادہ بچھایا ہوا ایک آدمی نماز پڑھتا دیکھا اون میں سے ایک نے پانی میں جانا چاہا غرق ہونے لگا دوسرے نے اوسکو ہاتھ پکڑ کے نکالا۔ اور کسان مذکور عذر معذرت کرتے رہے مگر آپ نے کچھ التفات نہیں فرمائی۔ کسان مذکور نے پیش خلیفہ واپس جاکر یہہ حال ظاہر کیا خلیفہ یہہ ماجرا سنکر حیران ہوگیا اور اُن آدمیوں کو کہا خبردار یہہ حال کسی پر ظاہر نہ ہووے ورنہ تمکو جان سے مروا ڈالونگا۔ صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں تمام فرقہ امت نبوی صلعم اور کل طوایف ملت مصطفوی اتفاق رکھتے ہیں کہ قرب قیامت کیوقت ظہور مہدی ہوگا لیکن اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا مہدی موعود امام محمد بن عسکری ہوں گے و یا دیگر اولاد بنی فاطمہ سے لیکن عقیدہ اہل سنت جماعت کا ہے کہ آخر زمانہ میں اولاد حضرت فاطمۃ الزہرہ سے پیدا ہوں گے چنانچہ شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کتاب عروۃ الوثقی میں ارقام فرماتے ہیں کہ جب محمد بن عسکری نظر مردمان سے غایب ہوے تو اون دایرہ ابدال میں داخل ہوے بعد اوسکے ترقی پاکر مرتبہ قطب اعلے پہونچے اور اوسی مرتبہ میں وفات پائی اور مدینہ منورہ میں دفن ہوے۔ مذہب امامیہ اثنا عشریہ یہہ ہے کہ محمد بن عسکری زندہ ہیں اور سرداب میں پوشیدہ ہیں اور جب تک خدا تعالی کو اونکا ظہور منظور نہیں پوشیدہ رہیں گے فتوحات مکی شیخ اکبر میں لکھا ہے کہ مہدی آخر الزمان از آل رسول صلعم اولاد حضرت فاطمہ سے ظاہر ہوں گے اونام اون کا رسول اللہ کا نام

| نام | | نام مقدس معہ نام والد یا نام دیں یا نام والدہ بتفصیل کنیت لقب و کنیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب جنکا حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

پر محمد ہوگا اور کہ سید دو نسبت عالی اسد کامل آپکے ہمراہ ہوں گے شیخ سعد الدین حموی نے مہدی آخر الزمان کے بارہ میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور کئی چیزیں مہدی آخر الزمان کی ذات شریف سے مخصوص کی ہیں کہ جو کسی دوسرے کو ممکن نہیں۔ ولایت مطلق محمدی او نپر ختم ہوگی یعنی بناے کفر و نفاق کو گرادیں گے اور عیسی علیہ السلام بھی انہیں کے زمانہ میں آسمان سے زمین پر نزول فرماویں گے اور مؤید دین محمدی ہوکر دجال اور یاجوج و ماجوج کو دفع کریں گے

| از ائمہ اہلبیت | | حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کنیت ابو محمد لقب محی الدین حسنی الحسینی بن سید ابی صالح محمد — سال مولودش ... عشق [illegible] | اول ماہ رمضان ۴۷۱ھ بمقام گیلان تاریخ ولادت از بحر الواصلین ۴۷۱ھ | شب شنبہ بعد از نماز عشاء ربیع الثانی ۵۶۱ سنہ ہجری و بقولے روز پنجشنبہ ۱۱ ماہ مذکور و بقولے ۱۳ و ۱۷ ماہ مذکور مگر قول صحیح نویں ربیع الثانی شہر مشتہر ولادت وفات ... | بغداد شریف مدرسہ باب الازج | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار بحوالہ سلوک لطائف ستہ و تحفۃ الراغبین۔ [illegible] عمر ۹۱ سال | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

نام پہاڑ ہے کوہ جودی کہ جہاں کشتی حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے وقت ٹھہری تھی ہے آپ بواسطہ احدی تربیت یافتہ و مرید و خلیفہ حضرت محمد مصطفی صلعم ہیں کہ روح مکرم حضرت سرور عالم نے مجسم ہوکر آپ کو تربیت کیا اور بخلافت کبری پہنچایا گویا آپ در حقیقت اویسی ہیں اور ظاہر میں پیر طریقت پکڑنا بامر سید کائنات تھا تاکہ آپکا سلسلہ طریقت بواسطہ رنبا و پیر ظاہر کما حقہ جاری رہے کیونکہ جریان سلسلہ کا توسل پیر ظاہر نہیں رہ سکتا کسی عارف کا مقولہ ہے ؎ چو ممکن نیست رفتن بے وسیلے * بباید مصطفے را جبرئیلے * پس نسبت خرقہ تصوف ظاہری دونوں جگہ سے آپ کو حاصل تھے ایک منجانب ابای بزرگوار دوسرے حضرت شیخ ابو سعید مخزومی تبریز سے حضرت شیخ تاج العارفین شیخ ابو الوفا سے اور ابتدائی حال میں آپ نے تربیت حضرت خضر علیہ السلام سے پائی تھی آپ کل مقامات غوثی قطبی۔ قطب الاقطابی سے ترقی پاکر بدرجہ محبوبی پہونچے اور محبوب سبحانی کے خطاب سے مفتخر ہوئے اور بامر الہی قدمی ھذہ علے رقبۃ کل ولی اللہ بر سر منبر فرمایا یعنے میرا قدم اسوقت کل ولی کی گردن پر ہے۔ کتب مطولہ میں بشرح بسط مرقوم ہے زیادہ شوق دامنگیر ہو تو وہاں سے دریافت کریں آپ مذہب حنفی الشافعی رکھتے۔ بالتحقیق طریقہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سب طریقوں سے بالا ہے اسیواسطے مراد از قدم قدم ولایت سے ہو حلقہ منشار و مشایخان طریقت نے آپ ہی سے فیض پایا ہے چنانچہ حلقہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری پانچ مہینے سات روز آپکی صحبت میں رہے اور بعض ثقات سے ایسا سننے میں آیا کہ وقت رخصت خواجہ بزرگوار کے آپ نے ایک شغل اونکے کان میں فرمایا کہ اوسکو طریقہ عالیہ چشتیہ میں سہ گوشی کہتے ہیں اور وہ شغل حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی تک پہونچا اور ہمراہ خود لیگئے و شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی نے آپکی خدمت میں پہنچکر فیض پایا اور ولایت عراق حاصل کی و سرگروہ طریقہ کبرویہ حضرت نجم الدین کبری نے بھی آپکی خدمت میں حاضر ہوکر فیض صحبت اور تربیت پائی اور پیشوائے طریقہ نقشبندیہ کے حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی بھی فیض یاب ہوئے ہیں۔ صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ گیارہ نام آپکے پڑھنا واسطے بر آنے

نوٹ ۱ وجہ تسمیہ لقب محی الدین۔ ایکروز جمعہ کے دن بغداد میں آتے تھے راستہ میں ایک شخص نحیف متغیر اللون دیکھا پڑا ہے اوسنے آپکو کہا مجھے اوٹھاؤ جب اوسکو اوٹھایا تو وہ تازہ رنگ و صورت ظاہر ہوا اور اسنے کہا میں دین اسلام ہوں حق تعالی نے تجھے زندہ کرنے کا ۲ آپکی تاریخ وفات میں ۹ سے ۱۷ تک اختلاف ہے ہندوستان میں نہم یازدہم و بعضے ہفتدہم کرتے ہیں اور بغداد میں ہفتدہم عرس ہوتا ہے۔ وجہ تسمیہ گیارہویں از تکملہ ذکر الاصفیا۔ آپ ہر مہینے گیارہویں کو عرس رسالت مآب صلعم کیا کرتے تھے اسوجہ سے گیارہویں آپ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۲

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ مفصل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب کہ جن سے یا جسکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

جمیع حاجات کے مجرب و سریع التاثیر ہیں۔ چاہیئے کہ عروج ماہ میں شب جمعہ وقت نماز مغرب درمیان سنت و فرض اور اسیطرح درمیان سنت و فرض فجر اول گیاراں دفعہ درود اور بعدہ اسمار معظم بعد اوسکے سات دفعہ سورہ فاتحہ اور پھر گیاراں دفعہ درود پڑھے اور دعائے حاجت کرے اسیطرح گیاراں روز تک و اسماء معظم یہ ہیں الٰہی بحرمت سید محی الدین الٰہی بحرمت شیخ محی الدین الٰہی بحرمت سلطان محی الدین الٰہی بحرمت قطب محی الدین الٰہی بحرمت غوث محی الدین الٰہی بحرمت مخدوم محی الدین الٰہی بحرمت خواجہ محی الدین الٰہی بحرمت درویش محی الدین الٰہی بحرمت غریب محی الدین۔ الٰہی بحرمت ولی محی الدین الٰہی بحرمت مسکین محی الدین اور ثقات سے منقول ہے کہ آپ کا اسم اعظم یعنے یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰہِ واسطے محبت حق کے بضم ہمزہ و برائے قہر اعدائے بکسر ہمزہ و برائے تسخیر خلق و کشایش دنیاوی بفتح جو کوئی پڑھے و بنا بر جمعیت باطن و ظاہر بسکون ہمزہ انشاء اللہ مراد اوسکی بر آوے اور برائے مزید دولت و حشمت ہر روز پانچسو بار و برائے زیارت حضرت سرور عالم صلعم و حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت غوث الاعظم سات رات ہر رات میں ہزار بار با ترک حیوانات پڑھے اور واسطے غنی ہونے کے ہر صبحکو نود و یکبار او در جہت بلند ہونے درجہ و قبول سلاطین بست روز ہر روز صدبار اور واسطے تحصیل علوم و حکمت بعد نماز عشاء ہشتاد بار۔ تحفۃ الراغبین میں لکھتے ہیں دوگانہ نماز قضائے حاجت کے لئے بہت سریع التاثیر و مثل کبریت احمر ہے طریقہ ادا کرنے دوگانہ اسطرح پر ہے اول دو رکعت نماز گذارے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیاراں دفعہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سلام سجدہ میں جا کر یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی و یا غوث صمدانی شاہ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی اغثنی و امددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات اسکے بعد تین مرتبہ آمین کہے بعدہ اوٹھکر بجانب عراق گیاراں قدم چلکر کہے السلام علیک یا حضرت شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر گیلانی پھر گیاراں قدم واپس آوے اور اپنی حاجت کو کہڑے رہ کر مانگے اور پھر سجدہ میں جا کر تین مرتبہ کہے یا لطیف الطف الخفی اوسکے بعد اگر ذکر کلمہ طیب ایکہزار مرتبہ کہے بہتر ہے والا تین مرتبہ بھی کافی ہے وغیرہ زیادہ مفصل حال دیکھنا ہووے تو اقتباس الانوار کو آپ کے ذکر خیر میں ملاحظہ کرو **طریق فاتحہ شیرینی نیاز** اسطرح پر ہے ایک بار الحمد اور گیاراں دفعہ سورہ اخلاص بالتسمیہ پڑہکر بخشے اور جو نقدی برائے شیرینی آپکی اختیار کرے وہ دو قسم ہے گیاراں ٹکہ یا گیاراں پاولہ یا گیارہ محمودی یا گیارہ مظفری یا گیارہ اشرفی یا گیارہ روپیہ۔ دوسرے اکٹھ عدد ہر قسم مذکورۃ الصدر سے جو میسر آوے نذرانہ آپکا مقرر کرے جب مقصد حاصل ہو بلا توقف ادا کرے دیر و بخل نکرے۔ **و توشہ** حضرت غوث الاعظم برائے قضائے حاجات و کفایت مہمات مثل کبریت احمر ہے چاہیے کہ یہہ توشہ پیش از حصول مقصد ادا کرے اس تفصیل سے سوا پانچ سیر میدہ اور اسیقدر شکر تری و روغن زرد و سوا سیر مغز بادام اور اسیقدر مغز پستہ و کشمش و ناریل و یک تانک یا پاؤ بالالونگ اور اسیقدر دارچینی قلمی و الایچی خورد ایک جا کر کے حلوا پکا کر فاتحہ دلاوین اور تقسیم کرین **آپکی کیفیت سوانح عمری اسطرح پر ہے** پچیس[25] برس جنگل و بیابان مین بقدم تجرید ریاضت کی اور چالیس برس تک بوضو عشاء صبح کی نماز ادا کی پندرہ سال تک بعد نماز عشاء ایک پانو پر کہڑے ہوکر ختم قرآن کرتے تھے بحالت زہد و ریاضت روزہ چالیس روز کا رکھتے تھے اور افطار برگ درختان و اشیاء مباح بیابانی سے فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا فرمودہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے مجکو ایک کاغذ فراخ ملا ہے اوس کاغذ میں میرے مریدوں کے نام اور میرے اصحاب کے نام لکھے ہوے تھے کہ جو تا قیام قیامت نسبت خود میرے ساتھ درست کرینگے اور حکم خدا تعالیٰ سے ہوا ہے کہ اون سبکو ہمنے بخشدیا اور قسم ہے رب العزت کی کہ قدم پروردگار کی حضور سے نہیں اوٹھاؤن گا جب تک کہ میرے مریدوں و متوسلوں کو حق تعالیٰ بہشت کی طرف نہ بھیجے گا۔ اگر میرا مرید مشرق مین جبکہ ہو اور میں مغرب میں ہوں ضرور تحقیق اوسکو چھپاؤنگا یا جسنے میرا مونہہ دیکھا یا میرا نام سنا اور وہ خوش ہوا اوس سے عذاب گور قیامت تک اوٹھاویں گے **بیت** ہر کہ یار تو بی زار نگردد ہرگز + چونکہ غمخوار توی خوار نگردد ہرگز + صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہین کہ آپ ایک چشمہ آب پر وضو کر رہے تھے ایک عورت ضعیفہ اوس چشمہ آب سے کوزہ مین پانی بہر کر زار زار رو رہی تھی آپ نے موجب گریہ ضعیفہ سے پوچھا کہا کہ سامنے

| [illegible] | [illegible] | نام اسماے صاحبان خاندان یا فرزند بتفصیل کنیت و لقب ولدیت و سکونت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب کہ جن سے یہ حالات مؤلف نے اقتباس کیا | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

امیر شوہر معہ حیاؤ قریاسے فرزند کی شادی کرنے گیا تھا وقت واپسی کے تمام براتی و دولھا دلہن معہ سازوسامان کے سب اس دریا میں کشتی سمیت غرق ہوگئے جسوقت وہ واقعہ اسجگہہ مجھے یاد آتا ہے بے اختیار گریہ وزاری شروع ہوجاتی ہے آپنے عجزوزاری اوس ضعیفہ کے رحم فرماکر حق تعالیٰ سے استدعا کی آواز آئی کہ یہہ کسطرح ہوسکتا ہے۔ عرض جناب باری میں کی ہرگاہ کہ اونکو عالم عدم سے وجود میں لایا اب کہ لینے وجود میں تھے ناپید کیا تیری قدرت سے کیا مشکل ہے کہ پھر وجود میں آجاویں چنانچہ بہ برکت دعا آپکی حکمت الٰہی سے وہی کشتی معہ تمام براتیان و غلغلہ سازسامان ولشان عالم عدم سے ازسرنو وجود میں جوں کے توں آگئے وہ ضعیفہ اپنے فرزند و سب براتیوں سے ملاقی ہوے اور اپنی مراد کو پہنچی خدا کرے ایسی ہی سبکی مرادیں آپ کی طفیل سے پوری ہوں۔

ہر تصرف آپسے جو مقام محبوبیت صادر ہوا وہ تمام پسندیدہ و مرضی حق وارد ہوا لہٰذا تصرف آپکا قضاء مبرم میں بھی جاری وساری تھا پس مواخذہ و عدم مواخذہ کی آپکی تصرفات میں گنجایش نہیں تھی۔

| ائمہ مجتہدین | شمار ۱ مذہب حنفی | حضرت نعمان امام اعظم ابوحنیفہ کوفی کنیت ابوحنیفہ لقب امام اعظم ابن الثابت | سنہ [illegible] کوفہ مادہ تاریخ سرفقہا | ماہ رجب سنہ ۱۵۰ھ عمر ۷۰ سال | بغداد کہنہ | تاریخ الاولیا بحوالہ خیرات الحسان فی مناقب النعمان۔ خزینۃ الاصفیا۔ کشف المحجوب۔ سیرت امام اعظم۔ حدیقۃ تصوف | آپ ائمہ اربعہ مجتہدین میں اول امام ہیں [illegible] حضرت امام جعفر صادق [illegible] فیض [illegible] صحابی [illegible] |

جابر بن عبداللہ۔ عبداللہ بن انس۔ عبداللہ بن حرث۔ معقل بن یسار۔ واثلہ بن اسقع کو دیکھا اور فیض اوٹھایا ہے۔ صاحب کشف المحجوب لکھتے ہیں کہ جسوقت آپ طواف روضۂ رسول اللہ صلعم کے لئے جاتے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتے اندرون روضہ سے جواب علیک السلام یا امام المسلمین سنتے آپکے پدر بزرگوار کابلی الاصل تھے یہانتک درجہ مقبولیت حاصل کیا کہ قیامت تک آپکا مذہب باعث فروغ دین محمدی رہیگا۔ حضرت رسول صلعم نے آپ کو بخطاب سراج الامت فرمایا ہے۔ اور آپ استاد حضرت فضیل بن عیاض و ابراہیم بن ادہم و بشر حافی و داؤد طائی اور امام ابو یوسف و امام محمد تھے۔ آپ ہر شب ایکہزار رکعت نماز گذارتے اور تیس ۳۰ برس تک نماز صبح کو بطہارت نماز عشا باحیاء شب ادا کرتے تھے نقل ہے کہ جب تک آپ زندہ رہے حضرت امام شافعی پیدا نہیں ہوئے اور چار برس تک اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں رہے اور جس رات کو آپنے وفات پائی اوسی رات کو آپکا تولد ہوا تھا۔ چار سو شاگرد رشید آپکے تھے جسوقت کسی مسئلہ میں مشکل نظر آئی چالیس ختم قرآن کرنے مشکل حل ہو جاتی اور خیر تا آخر زندگی ہر ماہ رمضان میں اکسٹھ قرآن ختم کرتے اور ریاضت و عبادت کا یہ حال تھا کہ ہر شب میں تین ۳۰۰ سو رکعت نماز پڑھتے نقل ہے ایک روز راہ میں گذر کے ایک عورت نے دوسری عورت سے کہا کہ دیکھو یہہ شخص ہر روز پانچسو رکعت پڑھتا ہے آپ نے اوسی روز سے پانچسو رکعت پڑھنا شروع کردیا پھر دوسرے روز لڑکوں نے آپسمیں کہا کہ دیکھو یہہ شخص ہر روز ایک ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے آپ نے اوسی روز سے ایکہزار رکعت پڑھنی شروع کردیں اس خیال سے نماز کو موافق کہنے لوگوں کے پڑھتے تھے کہ میں ویسا نہیں ہوں جیسا کہ لوگ مجھے خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ نقل ہے کہ آپ کو کسی سے کچھہ قرضہ لینا تھا محلہ مدیوں میں آپکے شاگردوں سے کوئی مرگیا دھوپ کا وقت تھا آپکے اصحاب سے کسی نے کہا کہ سایہ دیوار کے تلے چندے آرام فرماویں جب تک کہ غسل میت ہووے فرمایا کہ میرا ذمہ صاحب خانہ اس دیوار کے قرض لینا ہے پس روا نہیں کہ تا حصول مال خود سایۂ دیوار اوسکے سے متمتع ہوں کہ وہ داخل سود ہے۔ صاحب کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ میں ایکوقت ملک شام میں برسر مزار حضرت بلال سویا ہوا تھا خواب میں دیکھا کہ میں مکہ میں ہوں اور آنحضرت صلعم باب بنی شیبہ سے ایک پیر صورت کو گود میں لئے چلے آتے ہیں اور بہت شفقت کرتے ہیں میں نے قدمبوس ہوکر بہت تعجب کیا کہ یہ پیر روشن بخت کون ہے کہ آنحضرت صلعم جسکو مانند طفل گود میں ملئے ہوے چلے آتے ہیں۔ حضرت صلعم نے خطرہ دل پر

| نام خاندان یا سلسلہ | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب کہ جن سے یا جسکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

آگاہ ہوکر فرمایا اے علی بن عثمان ہجویری پہلا امام مسلمانان اہل سنت ابو حنیفہ ہے۔ ابو جعفر منصور دوانیقی خلیفہ بنی عباس نے جسکو بنی فاطمہ کیطرف سے خدشہ رہا کرتا تھا اور آپکی رائے یہ تھی کہ منصور نے لوگوں سے جبراً بیعت لی ہے خلافت کے حقدار بنی فاطمہ ہیں اسوجہ سے عہدہ قضا سے آپنے انکار کیا اور خلیفہ وقت نے نا فرمانی کو حیلہ اوٹھا کر آپ کو منصور نے قید میں بھیجدیا اور آخرش زہر دلایا جب آپکو زہر کا اثر محسوس ہوا تو سجدہ کر کے عالم عقبےٰ کی راہ لی۔ ۲۸ مہینے قید رہے ہر روز انکو کوڑے دس مارتے تھے اور تلواروں سے کوچتے تھے زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندتے تھے کہتے ہیں آپکے جنازہ کی نماز میں آٹھ لاکھ آدمی تھے اور ساٹھ ہزار عورتیں ایک روایت میں دو کروڑ آدمی آئے ہیں اور دس روز میں بیس ہزار یہود و نصاریٰ و مجوس مسلمان ہوئے۔

| نام خاندان یا سلسلہ | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | سرنشاہ مذہب مالکی | حضرت امام مالک ابو عبد اللہ نام مالک کنیت ابو عبد اللہ بن انس الاصبحی | ۹۵ھ | روز یکشنبہ ساتوین ربیع الاول ۱۷۹ھ | مدینہ منورہ جنت البقیعہ عمر ۸۴ برس | تاریخ الاولیا | |

در باب صحت و توثیق بڑے معتبر و شہرہ آفاق کتاب ہے آپکی فضیلت اس سے عیاں تر کیا ہوگی کہ آپکے شاگرد حضرت امام شافعی اور مالک ذو النون مصری تھے اور بے غسل تازہ و لباس پاکیزہ کے کبھی حدیث نہ سناتے تھے اور نہایت درجہ کی تعلیم و تکریم مدینہ منورہ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس میں پر تربت رسول مقبول صلعم کی ہو اوس جگہ کب مناسب ہے کہ میں سوار ہوکر نکلوں اور عمر بھر مدینہ منورہ سے باہر نہیں گئے مگر ایک دفعہ بضرورت حج مکہ شریف تشریف لگئے تھے۔

| نام خاندان یا سلسلہ | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | سرنشاہ مذہب شافعی | حضرت امام ابو عبد اللہ محمد شافعی نام محمد کنیت ابو عبد اللہ لقب شافعی ابن ادریس<br>تاریخ تولد و وفات۔ سال مولود او سلطان بہ سال ترحیل او مقدس خان<br>از واقعات عالم۔ مرقد او بمصر فیض رسان + بزمین زباج کون مکان | ۱۵۰ھ غزہ یا عسقلان غزہ شام میں نامی شہر ہے | روز جمعہ سلخ ماہ رجب ۲۰۴ھ | مصر بہ قرافہ صغریٰ ۵۴ سال | تاریخ الاولیا بحوالہ فتوحات مکی شیخ اکبر | |

جاکر کہا (سلونی عما شئتم) یعنے سوال کرو تم مجھ سے جو کچھ کہ تم چاہتے ہو پندرہ برس کی عمر میں آپنے فتویٰ لکھا۔ حضرت امام حنبل جو تین ہزار حدیث کے حافظ تھے آپکے شاگرد تھے شیخ محی الدین عربی پینتیسوین باب فتوحات مکی میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی اوتاد اربعہ سے تھے قرآن شریف اور موطا آپ کو حفظ تھا آپ شاگرد امام مالک کے ہیں اور امام محمد شیبانی سے فیوضات علم کی بدرجہ کمال حاصل کی تھی آپ کے خصائل و شمائل و مناقب بہت کچھ ہیں فراست و کیاست میں اور بشاشت میں عجوبہ روزگار تھے آپنے باطنی تربیت حضرت امام موسیٰ کاظم سے پائی تھی۔ حضرت امام حنبل رح فرماتے ہیں کہ آپ دین کے لئے مثل آفتاب اور آدمیوں کے واسطے مثل عافیت کے ہیں۔ آپکا قول ہے

شکوت الی وکیع سوء حفظی + فاوصانی الی ترک المعاصی + فان العلم فضل من اللہ + وفضل اللہ لا یعطیٰ لعاصی +

(شکوہ کیا باستاد خود نسیان سے + بس وصیت کی مجھے ترک گناہ کی + بس نہ کئے کہ علم فضل الٰہی سے ہے + اور فضل اللہ کا گناہ گار کے تئیں نہیں ہے — دکیع ابن الجراح استاد آپکے تھے)

| نام خاندان یا سلسلہ | [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ائمہ مجتہدین | سرنشاہ مذہب حنبلی | حضرت امام احمد حنبل کنیت ابو محمد یا ابو عبد اللہ بن حنبل۔ | ۱۶۴ھ | روز جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ | بغداد عمر ۷۷ سال | تاریخ الاولیا۔ تذکرۃ الاولیا۔ | آپ ریاضت و تقویٰ و ورع اور کرامت میں شان عظیم رکھتے تھے صاحب سنت اور مستجاب الدعوات تھے آپنے |

بہت مشایخ و ذو النون و بشر حافی و سری سقطی و معروف کرخی وغیرہ کو دیکھا تھا نقل ہے کہ جب معتزلہ کا غلبہ ہوا اور آپکو کہا قرآن کو مخلوق کہیں مگر آپنے نہیں مانا آپ پیر ضعیف تھے آپکو پکڑ کر لیگئے اور مشکیں باندھی اور ہزار تازیانہ مارے کہ قرآن کو مخلوق کہیں مگر آپ نے نہیں کہا اوسی حالت زدو کوب مشکیں بندہی میں آپکا ازار بند کھل گیا ایک ہاتھ غیب سے ظاہر ہوا اور آپکی ازار کو باندھا یہ صریح کرامت دیکھکر چھوڑ دیا اور اوسی حالت میں وفات پائی ایک گروہ آدمیوں نے آپسے پوچھا کہ جنہوں نے آپکو رنجیدہ کیا اور اسقدر تکلیف پہونچائی ہے آپ اونکے حق میں کیا کہتے ہیں فرمایا وہ جانتے تھے کہ میں باطل پر ہوں اور وہ حق پر اسلئے مجھکو اونہوں نے مارا اور زخمی کیا اسلئے قیامت کے روز مجھے اونسے کچھ خصومت نہیں ہے۔ اور اوسی حالت تکلیف میں داعی اجل کو لبیک کہا اور انتقال کیا نقل ہے آپکو مدت مدید سے آرزوئی ملاقات عبد اللہ مبارک رہتی تھی ایک روز خود بھی عبد اللہ موصوف آگئے اور صالح فرزند آپکے نے کہا کہ عبد اللہ دروازہ پر کھڑے ہیں

و ہاتف غیب دیکھوں جہان پھر فراق ہی نہ ہووے (آپ دھوکتی کئے جانے کی ساتھ آزمائے گئے پھر نکلے تو سرخ سونے کی مانند تھے) از حدیقہ تصوف۔

ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلون من دار الی دار

جدول ثانی فی البیان حضرات خانوادہ چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

منجملہ شش جداول کتاب

# کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ

موسوم بہ

# تحفۃ الابرار

مولفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال عنی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ صاحب [illegible]

تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی ادام اللہ فیوضہ

بصحت تمام

مطبع رضوی دہلی میں سید امیر حسن کی اہتمام سے چھپی

١٣٢٢

# جدول دویم خاندان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے بیان میں

| اسماء صاحبان خاندان بترتیب چہار پیر و چہاردہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ وفات و سنہ ہجری مع عمر | مقام مزار مع تفصیل زمانہ حال | نام کتب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت خصائل و شمائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| سر سالار و پیشوا خانوادہ چشت اہل بہشت | حضرت امام الاولیا خواجہ ۱ حسن بصری کنیت ابو محمد و ابو سعید لقب حسن ولد ابی الحسن | مدینہ منورہ ۲۱ سنہ ہجری | چاندرات ماہ رجب ۱۱۰ سنہ ہجری عمر ۸۹ برس مادہ تاریخ وفات بیت سال نقلش بدر و حضرت خوان ہ قدوۂ دین شدہ بہ بصرہ نہان | شہر بصرہ سے باہر بفاصلہ تین کوس | سیر الاقطاب طبقات حسامیہ جواہر مودودی رسالہ فخر الحسن مولانا فخر الدین احیاء العلوم اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ ریحان القلوب فی التوصل الی المحبوب | آپ کا نسب پدری بقول سیر الاقطاب موسی راعی ابن خواجہ اویس قرنی کے ساتھہ ملحق ہوتا ہے۔ مگر طبقات حسامیہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کے والد کا نام یسار تھا جو بقول جواہر مودودی فتوحات عراق کیوقت گرفتار ہوکر آئے تھے اور زید بن ثابت کے غلام ہوئے تھے |

جنکو حضرت ابوبکر صدیق نے ۱۲ سنہ ہجری میں مسلمان کیا تھا۔ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب کی خلافت میں دو برس رہ گئے تھے کہ آپ پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت عمر کے حضور لیگئے حضرت نے اپنے ہاتھہ مبارک سے آپکی (تحنیک) کی یعنی خرما تر کا چبا کر آپ کے تالو میں دیا اور فرمایا سموہ حسنا فانہ حسن الوجہ یعنی نام آپ کا حسن رکھو کہ یہہ خوبصورت اور نیکو رو ہیں اس میں کچھہ شک نہیں کہ آپ کی بیعت اور خرقہ ارادت بیعہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے حاصل کیا ہے۔ اور آپ سر سالار و پیشوا پیران چشت اہل بہشت کے ہیں حضرت مولنا فخر الدین فخر جہان دہلوی اپنے رسالہ فخر الحسن میں آپ کا لقا (ملاقات) و سماع و بیعت حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے بخوبی ثابت کرتے ہیں اور ارقام فرماتے ہیں۔ چونکہ چند اصحاب اہل حدیث برخلاف تھے اس لئے اونہیں کی کتابون سے تتبع کیا تو صحیح اون سے اور نیز جنہون نے اون سے استفادہ کیا ملاقات کرنا و سننا موصول و مقبول موافق اصول علماء کے پایا اس طرح سے کہ آپ کی پیدائش جبکہ حضرت عمر کی خلافت میں دو برس باقی رہ گئے تھے ۲۱ سنہ ہجری میں بالاتفاق محدثین مدینہ منورہ میں ہوئی پھر اسوقت سے چودہان برس کئی مہینے کی عمر تک حضرت امیر المومنین عثمان رض کی شہادت تک آپ مدینہ ہی میں رہے۔ بعد اوس کے بصرہ میں آئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آپ کے زمانہ صغر سنی سے لیکر چودہان برس تک مدینہ ہی میں رہے۔ اور جب حضرت علی سے لوگون نے خلافت کی بیعت کی اوس وقت بھی آپ موجود تھے بلکہ اوس کے بعد بھی چار یا پانچ مہینے آپ کا رہنا پایا جاتا ہے۔ احیاء العلوم میں ذکر ہے کہ حضرت علی بصرہ کی مسجد میں تشریف لیگئے۔ اوس وقت تمام واعظین مسجد کو نکال کر فرمایا کہ میری مجلس میں

نوٹ ۱ حافظ مجد الدین ابن اثیر جزری جامع الاصول کے فن اسماء الرجال میں اور شیخ العلامہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ محمد خطیب تبریزی (صاحب مشکوۃ) نے اسماء الرجال المشکوۃ میں۔ اور حافظ جمال الدین مزی نے تہذیب میں اور حافظ شمس الدین ذہبی نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ یوم الدار (واقعہ شہادت حضرت عثمان) میں آپ موجود تھے۔ اور اوسوقت اون کی عمر ۱۴ برس کی تھی۔ ۱۲

بیان نہ کیا کرین لیکن حضرت حسن بصری کو جو اوس وقت وعظ کر رہے تھے منع نہیں فرمایا۔ آپ نے ستر بدری اللہ عنہم صحابہ اور عشرہ مبشرہ سے جو اوسوقت موجود تھے دیکھا اور فیض پایا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ مین تھے تا آپ بھی وہان تھے کہ جو زمانہ مدینہ سے بعد کا ہے۔ اور واضح ہو کہ سن تمیز کا سماع صحیح و مقبول ہے عام اس سے کہ سننے والا بلوغ کی حد کو پہونچا ہو یا نہیں چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے تمام الدرایہ مین سن تحمل کا اور اوس کا وقت تمیز بہ نسبت سماع کے پانچ برس کی سن کا قرار دیا ہے (دیکھو اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ) باوجود ان واقعات کے کیونکر کہا جائے کہ حضرت حسن بصری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نہین دیکھا اور نہ اون کے ساتھہ ملاقی ہوئے اور نہ کچھہ سنا حالانکہ آپ چودہان برس تک مدینہ منورہ مین بموجودگی حضرت علی کرم اللہ وجہہ رہے۔ اور پانچ وقت کی نماز آپ کے ساتھہ پڑہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قاعدہ مستمرہ تھا کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو جایا کرتے تھے۔ اون مین حضرت ام سلمہ بھی تہین۔ اور حسن اور اون کی والدہ مسمات خیرہ بر وقت اونکی گہر مین رہتی تہین۔ اور حضرت ام سلمہ کی نہایت شفقت آپ پر تھی بلکہ آپ کی گود مین پرورش پاتے رہے ہین جب کبھی آپ کی والدہ کسی کام مین ہوتین اور آپ دودہ کے لئے گریہ کرتے تو حضرت موصوفہ جوش محبت مین اپنی چھاتی چپ کرنے کے لئے دیا کرتی تہین اور اسوقت فرط محبت کیوجہ سے خدا کی قدرت سے چند قطرات شیر نکل آتے جس کے نوش جان فرمانے سے چند ہزار برکات و کرامات آپ کی ذات مین پیدا ہوئین۔ اور حضرت موصوفہ آپکو صحابہ کے پاس لیجایا کرتی تہین۔ اور اصحاب آپکو دعاء و برکت دیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت عمر کے پاس لیگئین آپ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ اسکو دین کا عالم بنا اور لوگون مین محبوب رکھہ چنانچہ حضرت ام سلمہ اور صحابہ کی دعا سے آپ مقتدائے اہل حق ہوئے۔

بیعت کے بارہ مین رسالہ ریحان القلوب فی التوصل الی محبوب مین لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت سے پوچھا یا رسول اللہ ہمکو نہایت ہی آسان اور نہایت ہی قریب راستہ اللہ کی طرف پہونچنے کا جو اللہ کے نزدیک بھی افضل ہو تبلا دیجئے فرمایا اے علی خلوت اور تنہائی مین اپنے اللہ کے ذکر کی مداومت کیا کر۔ حضرت علی نے عرض کی کس طرح ہم ذکر کرین۔ فرمایا دونون آنکھون کو بند کر اور مجھہ سے تین مرتبہ سُن۔ پہر تو بھی تین مرتبہ اوسیطرح سنا۔ پس آنحضرت صلعم نے لا الہ الا اللہ کو آنکھہ بند کرکے بلند آواز سے تین مرتبہ فرمایا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سُنا۔ پھر اوسی طرح آنکھہ بند کرکے حضرت علی نے تین مرتبہ آواز بلند لا الہ الا اللہ کو کہا۔ اور رسول صلعم نے سنا پہر اوس کی تلقین حضرت علی نے حسن بصری کو فرمائی۔ اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ آپنے چودہ برس کی عمر سے زیادہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین رہ کر فیض صحبت اور دولت بیعت حاصل کی تھی۔ اور خرقہ ارادت و خلافت حاصل کیا تھا۔ اور یہہ خرقہ فقر وہی تھا جو شب معراج مین آنحضرت صلعم کو عطا ہوا تھا۔ بنظر حالات مبنیہ کے اب کوئی جائے انکار منکران نہین رہی۔ تذکرۃ الاولیا مین یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ مین تشریف لائے۔ اور جس جگہ کو باب الطشت کہتے ہین وہان آپکو طہارت صوری و معنوی سکہائی۔ سیر الاقطاب مین ہے ریاضت و مجاہدہ مین کوشش بلیغ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ تین دن یا پانچ دن یا چہہ دن مین روزہ افطار کرتے۔ اور فرماتے اگر مین سنت رسول اللہ صلعم و متابعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نکر دن تو مین اُن مین سے نہون اور جو خرقہ اُن کا مینے پہنا ہے تو پیروی بھی اُنکی کرنی مجہپر فرض ہے۔ ستر سال بغیر ضرورت کے آپ کا وضو نہین ٹوٹا۔ فخر الحسن مین لکھا ہے کہ جب آپ کا تذکرہ حضرت امام باقر کے پاس ہوتا تو فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کا کلام پیغمبرون کے

نوٹ واضح ہو کہ اول خرقہ فقری اور خلافت کا آنحضرت صلعم کو شب معراج مین حق تعالے سے عطا ہوا تھا پس آن حضرت صلعم خلیفہ حق تعالی ہین اور اسیطرح آنحضرت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جنہون نے راز فقر اور عشق خدا دنیا مین ظاہر کیا اور اسیطرح حضرت امام حسن بصری کو پہر اسیطرح پشت بہ پشت و سینہ بسینہ قیامت تک جاری رہے گا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر خیر اصحاب آنحضرت صلعم مین ہو چکا ہے۔ اس لئے اس مختصر مین ضرورت اعادہ نہین سمجھی گئی ۱۲ منہ

۱۲ از روضۃ الاسرار حضرت حسن ابن شیخ علی اور ذکر مین ... ۱۲

| خاندان | نام معہ ولدیت و کنیت | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کلام کے مشابہ ہے۔ اور ضمرہ ابن ربیع سے روایت ہے کہ عوام بن جوشب سے کہتے ہیں سُنا کہ حسن اپنے قوم میں نبی کے مانند ہے۔ آپ کا جذب قلوب اس درجہ تہا کہ اگر کوئی فاسق وفاجر بھی ایک دفعہ آپ کی محفل میں آجاتا تائب ہوئے بغیر نہین جاتا۔ آپ اس درجہ کی کسرنفسی وشکستگی رکہتے تہے۔ کہ تمام مخلوق کو اپنے سے بہتر دیکہتے اور جانتے تھے اور سب جگہ ظہور حق پاتے تھے جو کمال درجہ توحید کا ہے بیت اسرار محبت را ہر دل بنود قابل ؛ دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے ؛ صاحب اقتباس الانوار لکہتے ہیں۔ کہ چار کس ارباب تصوف ہیں۔ جنہون نے ہر چہار امام سے انتساب نسبت حاصل کیا ہے اول حضرت حسن بصری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے۔ دوم حضرت ابراہیم ادہم نے حضرت امام باقر سے۔ سوم حضرت بایزید نے حضرت امام جعفر صادق سے۔ چہارم معروف کرخی نے امام علی رضا رضی اللہ عنہم سے آپ کے پانچ خلیفہ تھے۔ حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید۔ ابن زرین۔ وخواجہ حبیب عجمی وشیخ عتبہ بن غلام وشیخ محمد واسع۔ لیکن ان سب مین آپ کے وارث حال اور صاحب مقام حضرت عبدالواحد بن زید تھے۔ |
| | حضرت خواجہ کمیل بن زیاد | | ۸۲ھ ہجری ۹ شعبان بروز دوشنبہ ۱۱۱ ازوفیات الاخبار | مکہ معظمہ | چہل مجلس انوار العارفین | آپ نے بھی خرقۂ ارادت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے پایا تھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری سے نہایت محبت رکہتے تھے رکن الدین۔ علاء الدولہ سمنانی چہل مجلس میں ارقام فرماتے ہیں۔ کہ آپ محرم راز واسرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ ایک روز حضرت علی نے مخاطب ہو کر آپ سے فرمایا کہ اے کمیل میرے سینہ میں اللہ تعالی نے بہت علم ودیعت کئے ہیں۔ لیکن کسیکو لائق نہین دیکہتا ہون۔ کیونکہ جس میں دانائی وزیرکی دیکہتا ہون۔ جانتا ہون کہ یہ علم کو جال اور دنیا جاہ ومرتبہ کی کرینگے۔ اور جنہیں درد دین وترک جاہ دیکہتا ہون وہ دانائی وزیرکی نہین رکہتے کہ اس علم کو سمجہین اور یہ دونون ایک آدمی میں جمع نہیں پاتا لیکن امید رکہتا ہون کہ حق تعالے زمین کو ان آدمیون سے خالی نہین رکہے گا۔ الا وہ بہت تھوڑے ہون گے۔<br>آپ تمام غزوات مین سب وقت حضور میں حضرت علی کے حاضر رہے اور بعد شہادت اون کے گوشہ نشین ہو کر مریدان صادق الاخلاص کو ارشاد کرتے تھے۔ اور بہت سے شہبازان کو اپنے دام ارشاد میں مبتلا کیا تہا۔ |
| پیشوائے چشتیان وسرمنشا خانوادہ زیدیان نمبر ۱ | حضرت خواجہ ابو الفضل عبدالواحد نام کنیت ابو الفضل بن زید | بصرہ | ۲۷ صفر ۱۷۷ھ ہجری مادہ تاریخ امام عبد واحد | بصرہ وبقول مراۃ الصالحین مکہ معظمہ جنت المعلی قریب روضہ حضرت خدیجۃ الکبرے | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر المشائخ اقتباس الانوار جواہر مودودی | آپ خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ حسن بصری کے ہیں اور ایک خرقہ آپنے حضرت خواجہ کمیل بن زیاد سے بھی پایا تہا اور فیض صحبت حضرت امام حسن بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور تحصیل علوم حضرت امام اعظم سے کیا تہا۔ آپ نے ارادت حاصل کرنے سے پہلے چالیس سال بڑے ریاضت اور مجاہدہ کئے ہیں۔ اور ذکر کلمہ شریف لا الہ الا اللہ کو بہت دوست رکھتے تھے۔ اور جو کچھ دنیا سے آپ کے پاس تھا وہ سب کا سب راہ خدا میں لٹا دیا تہا۔ اگر اتفاقاً درہم |

| خاندان | اسمائے بزرگان | جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | یاد دیا سو کبھی واسطے دینے کسی فقیر کے ہاتھ میں لیتے تو ہاتھ پانی سے اسقدر دھوتے کہ آپ کا ہاتھ دھوتے دھوتے چھل جاتا۔ جو کچھ آپ زبان سے فرماتے اور جس چیز کی خواہش کرتے وہ فوراً جناب الٰہی سے منظور اور ظہور پذیر ہو جاتی تھی۔ کمالات اور خوارق عادات آپ کے بہت کچھ ہیں مگر اس مختصر میں اُن کی گنجایش نہیں زیادہ شوق دامنگیر ہو تو مطولات کو ملاحظہ کریں بیت یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی نہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی۔ بحوالہ سیر الاقطاب لکھتے ہیں کہ آپ کے تین خلیفہ تھے۔ خلیفہ اعظم خواجہ فضیل ابن عیاض و ابو الحسن علی بن رزین۔ و ابو یعقوب سوسی کہ (سلسلہ شیخ اسمعیل قیصری کہ وے از اصحاب شیخ ابو النجیب سہروردیست و شیخ نجم الدین کبریٰ اصل خرقہ از و پوشیدہ است) بوئے میرسد |
| پیشوائے چشتیان وسرنشاء خانواد و عیاضیان نمبر ۴ | حضرت خواجہ ابو الفیض فضیل نام کنیت ابو الفیض و ابو علی | سمرقند و جائے نشوونما خراسان | روز جمعہ محرم ۱۸۷ھ بقول سیر الاقطاب و سفینۃ الاولیا سوم ربیع الاول ۱۸۷ھ ماہ و تاریخ از قطب جہاں بودہ | مکہ معظمہ جنت المعلی متصل روضہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین اقتباس الانوار تذکرۃ المشایخ | آپ ابتداے حال میں ہمیشہ قزاقی و قطاع الطریقی رکھتے تھے۔ بلکہ سرغنہ اون کے تھے۔ آخر کار اس سے توبہ کر کے حضرت امام اعظم کوفی سے علم تحصیل کیا اور پھر خدمت میں حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید کے حاضر ہو کر خرقہ ارادت و خلافت پہنا۔ آپ صایم الدہر و قایم اللیل رہا کرتے تھے اور پانچ فاقوں کے بعد روزہ افطار کیا کرتے تھے پانچسو رکعت نماز اور دو ختم قرآن ہر روز کیا کرتے تھے اور صاحب سماع و کرامات و عظمت تھے۔ قاری نے سورۂ فاتحہ پڑھی آپ نے نعرہ مارا اور جان بجانان سپرد<br>از رہ گذر خاک سر کوئے شما بود<br>ہر نافہ کہ در دست نسیم سحر افتاد |
| پیشوائے چشتیان سرنشاء ادہمیان نمبر ۵ | حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بلخی | سنہ [illegible] ہجری شہر بلخ | غرہ ماہ شوال یا ۲۴ جمادی الاول ۱۶۲ھ یا سنہ ۲۶۶ھ یا سنہ ۲۸۰ھ ہجری | بغداد متصل قبر امام احمد حنبل بقول بعضے شام جہاں باقی بیان سہو کا طرف دیکھیو | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار | آپ کے والد ماجد صحیح النسب فاروقی تھے۔ جن کا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب تک پہنچتا ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ بادشاہ بلخ کی بیٹی ہیں۔ والد آپ کے سیر کنان بلخ میں وارد ہوئے اور شہر کے باہر حجرہ میں بڑی وا لکر فقیرانہ بسر کرنے لگے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بادشاہ بلخ کی بیٹی فقیر سے منسوب ہوئی اسکا قصہ عجیب اگر دیکھنا ہو تو اقتباس الانوار کو ملاحظہ کریں |

لہ آپ صایم رہ کر تیسرے دن افطار کیا کرتے تھے اور تین لقموں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے اور اکثر اوقات خوف حق سے رویا کرتے تھے اور خوش آواز اور نغمہ دلکش کو بہت دوست رکھتے تھے (از جواہر مروری)

نوٹ لہ مکہ معظمہ میں جو مدفن آپ کا مشہور ہے وہ آپ کے مرشد کا مزار ہے اور مدینہ منورہ میں دوسرے ابراہیم ہیں جو آپ کے ہم عصر تھے اور بغداد میں جو مشہور ہے وہ مزار حضرت ممشاد علوی دینوری کا ہے جو قریب کا زمانہ تھا (از تذکرۃ العابدین یعنی تاریخ متقدمین و متاخرین)

| خاندان | نام مع کنیت و لقب | تاریخ و سنہ ولادت | ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نمبر ۳ | کنیت ابو<br>اسحاق<br>لقب امان<br>الارض<br>بن ادہم | | | یا ۲۸۱ھ<br>شب جمعہ<br>۲۸ جمادی<br>الاول مادۂ<br>وفات<br>امام اصفیا<br>۲۸۰ھ<br>عمر ۱۱۱ سال | لوط پیغمبر<br>کی قبر ہے<br>و بقول ے<br>مخدوم جلال الدین<br>جہانیان<br>جنت المعلی<br>و بقول<br>صراط السالکین<br>آخر عمر میں<br>پوشیدہ ہوگئے<br>اور سمندر<br>کے کسی جزیرے<br>میں انتقال<br>فرمایا جو زیر<br>آب ہے | تذکرۃ الاولیا<br>صراط السالکین | کہ اس مختصر میں اُس کی گنجایش نہیں ہے - چونکہ بادشاہ کا کوئی<br>فرزند نہ تھا اس لئے اپنے نواسہ سلطان ابراہیم کو ولیعہد<br>اپنا بناکر خود عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے آپ نے سالہاسال<br>حکمرانی عدل و انصاف کے ساتھ کی لیکن ہمیشہ دل بجانب حق<br>رہا کرتا تھا اور اسی جستجو میں تعظیم و تکریم اہل اللہ بہت کیا کرتے<br>تھے بہر حال دل کی لو جانب حق رہا کرتی تھی<br>دنیا میں گر ہزار تگ و دو لگی رہے<br>آصف یہ چاہیے کہ ادھر لو لگی رہے<br>حضرت فریدالدین عطار نے تذکرۃ الاولیا میں چند سبب ترک<br>سلطنت لکھے ہیں - صاحب نفحات لکھتے ہیں کہ شکار میں ہاتف سے<br>آواز آئی کہ تجھکو اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا - متنبہ ہوکر ترک<br>بادشاہی کی - میر سید اشرف جہانگیر لطائف اشرفی میں فرماتے ہیں<br>کہ خضر علیہ السلام نے مربی احوال آپ کے ہوکر تربیت کی اور خرقہ<br>خلافت پہنایا اور حضرت الیاس علیہ السلام سے اسم اعظم سیکھا - آپ خلیفہ<br>حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض کے تھے اور روحانیت حضرت اویس قرنی<br>سے بھی خلافت رکھتے تھے اور شاگرد حضرت امام ابوحنیفہ اعظم تھے اور بہت |

مشائخ وقت کو دیکھا اور اُن سے فیض اُٹھایا اور حضرت جنید بغدادی آپ کو مفاتیح العلوم کے نام سے مخاطب کرتے تھے - آپ کو حضرت امام باقرؓ سے بھی خلافت حاصل تھی - نقل ہے کہ وقت وفات کے ہاتف سے آواز آئی اَلَا اِنَّ اَمَانُ الْاَرْضِ قَدْ مَاتَ خلق متحیر رہی کہ یہ کیا آواز ہے وہیں خبر وفات حضرت ابراہیم کا افواہ ہوگیا آپ کے دو اکمل خلیفہ تھے ایک خواجہ حذیفۃ المرعشی جن سے یہ سلسلہ چشت چلتا ہے - اور دوسرے شقیق بلخی جن کا ذکر خیر اپنے موقع پر آئیگا جو خانوادۂ حضرویہ کے سرمنشا ہیں -

نوٹ ۱؎ ایک روز محل شاہی میں استراحت فرما رہے تھے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یکایک محل کی چھت نے جنبش کھائی دریافت کیا چھت پر کون ہے آواز آئی میں مسافر ہوں میرا شتر جاتا رہا ہے اسکو تلاش کرتا ہوں سلطان نے فرمایا بڑا نادان ہے شتر کو بام خانہ پر تلاش کرتا ہے جواب آیا مجھسے تو زیادہ نادان ہے کہ بادشاہی میں خدا کا طلبگار ہے ؎ ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں + این خیال است و محال است و جنون سلطان کو یہ بات تیر ہدف ہوگئی علی الصباح فرزند کو اپنی جگہ تخت پر بٹھا کر راہ صحرا رکھا اور نیشاپور میں ایک پہاڑ کی کھوہ کے اندر بعبادت الٰہی مشغول ہے جمعرات کو غار سے نکلتے اور پشتارہ لکڑیوں کا جنگل سے شہر میں لاکر فروخت کرتے اسکی آدھی قیمت للہ خدا میں دیتے اور آدھی اپنے صرف احتیاج میں لاتے اشارۂ غیبی سے مکہ معظمہ تشریف لیگئے اور اثناء راہ ہر قدم پر دوگانہ ادا کرتے گئے اور اسیطرح چودہ برس میں مکہ پہنچے وہاں آپ کا ایک فرزند آیا اپنے کمال وجہ توجہ اسکے حال پر فرمائی ہاتف سے آواز آئی کہ دعوی دوستی ہمارا کرتا ہے اور دل لگی فرزند سے آپنے اسیوقت عرض کی الٰہی جو میرے اور تیرے حجاب ہے اسکو اٹھالے چنانچہ آپ کا فرزند فوت ہوگیا اور وہاں بحضور خواجہ فضیل بن عیاض مرید ہوکر خلافت کبرے سے مشرف ہوئے -

نوٹ ۲؎ صاحب مراۃ الاسرار بحوالہ حاشیہ ملا عبدالغفور جو نفحات پر لکھا ہے اسم اعظم کے دو اطلاق ہیں اول وہ اسم جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جو متجمع صفات کمال ہوے اور وہ اسم اللہ ہے دوم وہ اسم کہ اسکی برکت سے آثار عجیبہ مترتب ہوویں آیا وہ ایک اسم ہے یا کئی بحسب اشخاص و تعین اور یہ اسم شریعت میں بطریق اجمال ہے دیکھو صفحہ ۸ جسو اقتباس الانوار مطبوعہ اسلامیہ لاہور

۱؎ صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ اس فرزند کے سوا آپ کے اور بھی فرزند ہوئے ہیں چنانچہ ابواسحاق ناصرالدین کہ جد فرخ شاہ کابلی تھے اور فرخ شاہ جد حضرت شیخ فرید گنجشکر ہیں جنکی اولاد بہت ہے دوسرے خواجہ ناصح الدین کہ جنکی اولاد ناصحی مشہور ہے و شیخ مبارک کو پاموی ناصحی کہ خلفائے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ تھے و مشائخ تھانیسر فاروقی تھے نسل ناصح الدین موصوف سے ہیں و اولاد حضرت خواجہ اکثر بلاد ہندوستان میں منتشر ہے اور اعتبار تمام رکھتی ہے دیکھو صفحہ ۸ جسو اقتباس الانوار مطبوعہ اسلامیہ لاہور

| عنوان | نام مع لقب | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ سدید الدین لقب حذیفۃ المرعشی | مرعش | ۱۴ شوال ۲۵۲ھ ہجری مادہ تاریخ وفات قطب الزمان بود | مرعش ملک شام کا ایک قصبہ ہے | اقتباس الانوار انوار العارفین تذکرۃ المشائخ سیر الاقطاب جواہر سعودی | آپ خلیفہ اعظم حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخی ہیں جو نعمت و امانت حضرت خضر علیہ السلام و حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت امام باقر اور حضرت فضیل ابن عیاض سے آپ کو پہونچی تھی وہ سب کے سب حضرت سلطان ابراہیم ادہم نے آپ کو عطا کر دی۔ آپ حقایق و معارف میں عالی کلام رکھتے تھے اور صاحب تصنیفات تھے تیس سال وضو آپ کا سوائے قضائے حاجت کے نہیں ٹوٹا بعد تین چار روز یا پانچ چھ روز کے افطار کرتے اور تین لقمہ سے زیادہ تناول نہیں فرماتے جو کوئی دنیا دار ترک دنیا کر کے آتا آپ چالیس روز اس کا منہ |

نہیں دیکھتے اور چلہ کے بعد حضور میں بلا کر بغل گیر ہوتے اور فرماتے اے ولی اللہ سات برس کی عمر میں حافظ سات قرات تھے اور ہر رات کو ایک ختم فرمایا کرتے تھے حضرت امام شافعی کو آپ سے بیعت تھی **آپکا فرمودہ ہے** غذائے اہل دلاں اور قوت روح اُن کا کلمہ لا الہ الا اللہ ہی اور یہ بھی فرمودہ ہے کہ اگر کسی درویش کو دیکھو تو اسکے سامنے ہرگز نہ بیٹھو جیسا کچھ اُن کے منھ سے نکلتا ویسا ہی ہو جاتا۔ اکثر وہ قافلہ کثیر آپ کی خدمت میں آئے اور کہا اے حذیفہ اگر تو خدا کے ساتھ مشغول ہے مگر ہم تجکو شغل سے باز رکھتے ہیں دیکھیں تیرا النفس ہم پر کیا اثر ڈالتا ہے ایک نے ان میں آپ کا دست مبارک پکڑ کے رنجیدہ کیا آپ نے تین مرتبہ آہ آہ کی اور ایک آتش آپ کے منھ سے نکلی اور اُن سب کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ آپ دائم البکا رہتے کسی نے سبب اس قدر بکا کا پوچھا فرمایا نہیں معلوم میں روز محشر زمرہ فریق فی الجنت میں ہوں گا یا فرقہ فریق فی السعیر اسپر کسی نے کہا کہ جب یہ نہیں معلوم کہ تو کس فرقہ میں ہو گا پس بیعت کس واسطے کرتا ہے اور کیوں لوگوں کی راہ مارتا ہے۔ حضرت خواجہ نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے ہاتف نے آواز دی جو سب حاضرین نے اسوقت سنی کہ اے حذیفہ میں تجکو دوست رکھتا ہوں اور برابر محمد مصطفی صلعم بہشت میں داخل کروں گا اس مجلس میں سی صد کفار حاضر تھے اس کلام کے سنتے ہی سب مسلمان ہو گئے۔

| عنوان | نام مع لقب | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان سر نشانہ ہبیریان ہبیرہ | حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری کنیت مشہور کنیت سے ہیں | بصرہ ۱۶۱ھ ہجری | ۷ شوال ۲۸۷ھ عمر ۱۲۶ سال مادہ تاریخ زاہد کریم | بصرہ دریائے دجلہ کے کنارے عراق عرب کا مشہور شہر تجارت کی منڈی ہے حضرت عمر فاروق کے عہد میں آباد ہوا تھا | مراۃ الاسرار انوار العارفین اقتباس الانوار تذکرۃ المشائخ دفیات الاحباب | آپ نے برابر ۴۰ سال ریاضات و مجاہدات شاقہ کئے لیکن شاہد مقصود نہیں ملا ایک روز بکمال مایوسی اپنی نامرادی پر رو کر کہا الٰہی ہبیرہ بیچارہ با ہمہ شکستگی تیرے ساتھ دلبستگی رکھتا ہے بخشدے اسکو آواز آئی کہ ہبیرہ ہمنے تجکو بخشا چاہیے کہ خدمت میں حذیفہ کی جاؤ وہاں تیرا مطلب بر آوے گا آپ بامر خدا خدمت میں حضرت ممدوح کی حاضر ہوئے حضرت موصوف بکمال مہربانی پیش آئے اور آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر ارشاد کیا کہ اے ہبیرہ تمنے ۴۰ سال مجاہدہ کیا وہ حکم خدا سے نہیں تھا اسلئے شاہدہ حاصل نہیں ہوا لیکن ہمارا بتایا ہوا مجاہدہ |

نہایت اثر رکھتا ہے کیونکہ کوئی اپنے آپ مجاہدہ سے مشاہدہ کو نہیں پہنچا کس لئے کہ وہ کسی کا بتایا ہوا نہیں اور بتائے ہوئے مجاہدہ کو اثر بہت ہوتا ہے بتائی کردہ مشاہدہ کو پہنچا دیتا ہے چنانچہ آپکی تعلیم کے مجاہدہ نے ایک ہفتہ میں مقام قرب کو آپکو پہنچا دیا اور مقصود حاصل ہو گیا جس روز سے آپنے خرقہ فقیری لیا گوشت و نمک و شکر کو نہ چکھا اور نہ طعام زیادہ تین لقمہ سے تناول فرمایا۔ آپ معرفت حقیقی درمیان مشایخ معصر معروف تھے کسی نے کیا خوب کہا ہے **ع** اسرار محبت راہبر دل نہ قال

**نوٹ** [1] جواہر سعودی میں ہے ستر برس تک آپنے سجادہ سے قدم باہر نہ رکھا۔ مگر ہر سال حاجی حج کر کے واپس آتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ ہمنے آپکو خانہ کعبہ میں طواف کرتے ہوئے اور بیت المقدس میں بھی دیکھا ہی ہر قطب عالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں کہ عارف حق کا قدم مرتبہ وحدت میں ہے سبب اسکے نزدیک ایک ہی ہے سب جگہ دکھائی دیتے ہیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ہمارا من رآنی فقد رأی الحق کو دیکھا اسکو خدا ہر جگہ دکھائی جا سکتا ہے ۱۲

| نام معہ القاب | نام خاندان | مقام پیدائش | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| دُرِ نیست بہر دریا زینت بہر کافی ۔ آپ کے کمالات اور خوارق عادات بہت ہیں لیکن یہ طائفہ کشف و کرامات کو مقامات[1] سلوک میں نہیں رکھتے اور اسی لئے متروک و مردود کر گئے | | | | | | |
| پیشوائے چشتیان | حضرت[2] ممشاد علو دینوری لقب کریم الدین | دینور[4] جائے نشوونما بغداد | ۱۴ محرم ۲۹۸ھ یا ۲۹۹ھ ہجری مادہ تاریخ قدوہ اولیائے حق بودہ | بغداد عراق عرب کا مشہور شہر دریائے دجلہ پر کربلائے معلی کے جانیوالے یہاں کشتی سے اتر کر خشکی کا سفر کرتے ہیں | تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر الاقطاب مراۃ الاسرار اخبار الاخیار انوار العارفین اقتباس الانوار | آپ اعظم خلیفہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری ہیں و ہمقران حضرت شیخ جنید بغدادی و ادہم و بصحبت حضرت شیخ معروف کرخی رہ کر فیض پایا ہے آپ مادرزاد اولیا تھے زمانہ شیر خواری میں بھی روزمرہ دن کو دودھ نہیں پیا ۔ برسوں ریاضت و مجاہدہ میں بسر کی ساتویں دن افطار کرتے اور ایک کھجور یا چھوہارہ اور ایک گھونٹ پانی پر اکتفا کرتے حضرت خضر علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ بلا وسیلہ شیخ کامل کے راہ حق نہیں ملتی اور مرتبہ وصل و شہود کا میسر نہیں ہوتا اس وقت میں ہبیرۃ البصری ایسے شیخ ہیں اُن کی خدمت میں حاضر ہو چنانچہ آپ حاضر ہوئے ایک روز آپ کے مرشد نے آپ کا ہاتھ پکڑ کے کہا اے بار خدایا علو کو کمال فقر |

سے سرفراز کر یہ کلام تمام ہونے پایا تھا کہ آپ بے خود ہو گئے اور کچھ دیر کے بعد آپ کو ہوش آیا اسی طرح چالیس دفعہ بیہوش ہو کر ہوش میں آتے رہے حضرت خواجہ ہبیرہ نے اپنا لعاب دہن آپکے دہان میں دیا صبح سے آخر شب ہوش میں آئے آپ کے مرشد نے پوچھا اے علو اپنا مطلب پایا اور مقصود دیکھا عرض کی سال مجاہدہ کیا مگر کچھ نہیں پایا جو بدولت پیر دستگیر کے طرفۃ العین میں حاصل کیا پس آپکے مرشد نے دو گلیم جو بزرگان سے پہنچا تھا عطا کیا اور سجادہ پر بٹھایا اور ذکر لا الہ الا اللہ کی تلقین فرمائی آپ شیفتہ عشق و سماع تھے اور عرس پیروں کے دن سماع سنا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ سماع سنا عرس کے دن کہاں سے آیا ہے فرمایا روز عرس[3] خصوصیت سماع اسواسطے ہے کہ اس روز وصل دوست میسر ہوا ہے پس میں بھی اپنے پیران کے وصل کی خوشی میں سماع سنتا ہوں تاکہ ان کی برکت اور توجہ سے مجھے بھی مقام وصل میسر ہووے ۔ کہتے ہیں کہ آپ نے آنحضرت صلعم کو ایک روز خواب میں دیکھا اور پوچھا یارسول اللہ کیا آپ سماع سے منکر ہیں حضور نے فرمایا ما انکرہ شیئا یعنی میں اسکی کسی چیز سے منکر نہیں ہوں لیکن اہل سماع سے کہدے کہ شروع مجلس قرآن کے ساتھ کریں اور ختم بھی پس اُسوقت سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے آپ کا فرمودہ ہے جو کوئی دوستان حق کی دوستی سے انکار کرے اوس کی سزا یہی ہے کہ خدا کی محبت و دوستی اُس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ وہ توبہ نکرے آپ کے تین خلیفہ تھے اول خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی دوئم ابو عامر تیسرے شیخ احمد اسود دینوری جو سہروردیوں میں صاحب سلسلہ ہیں ۔

نوٹ[1] مقامات سلوک خواجگان چشت کی تصانیف میں پندرہ مقرر کئے گئے ہیں منجملہ اِن کے اول کے پانچ مقام کشف و کرامات کے ہیں پس جبتک ان پانچ مقامات سے عبور نہ کیا جاوے باقی دس مقام طے نہیں ہو سکتے سالک کی بلند ہمتی یہ ہے کہ کسی مقام میں نہ ٹھہرے اُسوقت فنا و مطلق حاصل ہوتی ہے اور یہ راہ بغیر شوق و عشق میسر نہیں ہوتی صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ ہمارے پیروں نے تین مقام مقرر کئے ہیں سالک اُن کے طے کرنے سے کمال کو پہنچتا ہے مقام اول فنا در شیخ یعنی فنا فی الشیخ و برزخ صغرےٰ ہے دوسرا مقام فنا فی الرسول و برزخ کبرےٰ ہے اس درجہ میں ذات محمدی پیر کی صورت یا دوسری شکل میں طالب کے دل پر پرتو ڈالتی ہے ۔ تیسرا مقام فنا فی اللہ یا برزخ اکبر ہے اس مرتبہ میں محویت ہو جاتی ہے اور علم ربانی و اوصاف سبحانی سے اپنے میں اور غیر میں یکساں حالت دکھائی دیتی ہے اور ان تینوں مقام کا موصل اسم اللہ تعالےٰ ہے جس سے مراد تصور شیخ ہے بغیر اس کے اسم الباطن یعنی ذات آنحضرت صلعم و خداوند جل علیٰ منکشف نہیں ہوتا ۔

[2] ۔ واضح ہو کہ مشاد دینوری و ممشاد علو دینوری دو حضرت جداگانہ ہیں آپ ممشاد علو دینوری کے نام سے ملقب ہیں ۔

[3] عرس بالکسر زن باشوی و بالضم طعام عروسی و نکاح مجازاً مجلس طعام فاتحہ بزرگان کہ بروز وفات سال کے بعد کرتے ہیں کیونکہ رحلت غمکدۂ دنیا سے عاشقان کے حق میں شادی عروسی یعنی وصل حق ہے ۔ (از غیاث)

[4] دینور بکسر دال و سکون یائے ایک شہر ہے درمیان ہمدان و بغداد کے (از خیر الاذکار)

بیان حضرت ابو

| مختصر حالات | حوالہ کتب | مقام مزار | تاریخ وفات | نسبت ارادت و خلافت | اسم مع لقب و خطاب | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|---|---|
| آپ سادات عظام سے خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری کے ہیں<br>اوائل میں ریاضات شاقہ اٹھائیں اور مرید ہونے کیلئے چالیس روز<br>متواتر استخارہ کیا غیب سے آواز آئی کہ ممشاد علو دینوری کے جاکر مرید ہو کر وہ بھی<br>درویش ہے آپ حاضر ہوئے پوچھا کیا نام ہے آپنے عرض کی ابو اسحاق شامی حضرت<br>موصوف نے فرمایا آج سے تمکو ابو اسحاق شامی چشتی کہیں گے۔ اور چشت کے باشندے<br>تم سے ہدایت پاویں گے اور جو کوئی تمہارے سلسلہ ارادت میں<br>آئے گا تا قیامت چشتی کہلائے گا۔ پس تربیت کرنے کے بعد آپ کو خرقہ<br>خلافت پہنا کر چشت میں بھیجا اس دن سے خواجگان چشت کہلانے لگے<br>سیر الاقطاب میں ہے کہ آپنے مرید ہونے سے پہلے بھی بہت بڑے<br>ریاضات و مجاہدات کئے ہیں اور مرید ہونے کے بعد بھی حسب فرمان<br>مرشد سات برس جلوت میں بیٹھکر نفی و اثبات کے شغل میں مصروف<br>رہے اور اس عرصہ میں ساتویں طے کو یعنی اکیسویں دن روٹی کا ٹکڑہ | جواہر مودودی<br>بحوالہ طبقات<br>صاحبیہ<br>مراۃ الاسرار<br>اخبار الاخیار<br>انوار العارفین<br>بحوالہ لطائف<br>اشرفی<br>تذکرۃ المشائخ<br>بحوالہ سیر المشائخ<br>اقتباس الانوار<br>سیر الاقطاب | عکہ<br>بلاد شام کا<br>مشہور شہر<br>ہے | چودھویں<br>ربیع الثانی<br>۳۲۹ھ ہجری<br>مادۂ تاریخ<br>قطب السالکین<br>کی رو سے<br>۳۲۹ھ ہجری | نسبت چشت<br>از صراط<br>الصالحین | حضرت خواجہ<br>ابو اسحاق<br>شامی چشتی<br>لقب شریف الدین<br>یا شرف الدین | سرگروہ مشائخ<br>چشتیان<br>نمبر ۵<br>+ |

اور ایک گھونٹ پانی پر ناشتہ اٹھاتے تھے۔ آخر کار ہاتف غیب سے آواز آئی اے علو ابو اسحاق نے اپنا کام انجام کو پہنچایا اسکو اپنا خرقہ پہنا کر ہمارے حضور میں لا
پس انھوں نے ارشاد غیبی کے اوپر عمل کیا اور اپنا خلیفہ بنایا آپ سماع بہت سنتے تھے علماء وقت سے کوئی اپنر اعتراض کرنیکی مجال نہیں رکھتا تھا جو کوئی
مجلس سماع میں آپ کی حاضر ہوتا اور نظر کیمیا اثر اسپر آپ کی پڑجاتی پھر وہ کبھی گناہ کا کام نہیں کرتا آپ کے وجد کی تاثیر سے حضار مجلس بلکہ در و دیوار میں جنبش
پیدا ہو جاتی تھی اور اگر مریض پر نظر پڑتی تو اسکو شفا ہو جاتی دنیا داروں کو اپنی مجلس میں گھسنے نہیں دیتے تھے احیاناً اگر کوئی دنیادار شریک بھی ہو جاتا
تو پھر تارک الدنیا ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا مجلس سماع قرار پانے سے دو تین دن پہلے ہم جلیسوں کو خبر دیجاتی تھی خود بھی طے کے روزے رکھتے تھے اور قوالوں
کو تائب کرتے تھے وقت خشک سالی سلطان عصر و علماء دہر آپ کی خدمت میں بارش کیلئے التجا لائے آپنے سلطان کو واپس کر دیا اور قوالوں کو بلا کر قوالی
شروع کرائی۔ بادشاہ نے اس مجلس میں حاضر ہونا چاہا آپ نے فرمایا اگر بادشاہ آوے گا تو ابر رحمت نازل نہیں ہوگا حالت قوالی میں

نوٹ پانچوں چشت میں تھے اول ابو اسحاق چشتی ۲ خواجہ ابو احمد چشتی (۳) خواجہ ابو محمد چشتی (۴) خواجہ ابو یوسف چشتی - ۵ خواجہ قطب الدین مودود چشتی انکے علاوہ
ہیں سے پانچوں ہندوستانی ہیں (۱) خواجہ معین الدین چشتی (۲) خواجہ قطب الدین بختیاری چشتی (۳) خواجہ فرید الدین گنج شکر چشتی (۴) خواجہ نظام الدین اولیا
چشتی (۵) خواجہ نصیر الدین محمود چشتی جواہر مودودی میں لکھتے ہیں کہ ان پانچوں بزرگوار کا شجرہ ان پانچوں خواجگان چشت سے ملتا ہے۔

۲ ذکر اثبات نفی بیشتر معمول مشائخ چشتیہ ہے - حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا نے فرمایا ہے کہ وقت کہنے لا الہ تصور کرے کہ جو سوائے
حق کے ہے وہ دل سے باہر کیا اور وقت الا اللہ کہنے کے لحاظ کرے کہ حق کو ثابت کیا یعنی وقت اثبات تعقل حق کرے و طریق رعایت واسطہ در ہر ذکر
خصوصاً نفی و اثبات میں یہ ہے کہ چہرہ مرشد کو بسن چاردہ سال کے اعتبار کرکے ضرب کرے یعنی خود را بصورت شیخ اور شیخ کو بسن مذکور خیال کر کے عین
اپنا ملاحظہ کرے اور اس ذکر کی یہاں تک مداومت کرے کہ قلب ذاکر ہو جائے اور آواز اس کے ذاکر کی کان میں آئے۔

+ آپ کو سر مشائخ چشتیان اس واسطے کہتے ہیں کہ آپ نے چشت میں جاکر حضرت خواجہ احمد چشتی کو مرید کیا تھا۔

| خاندان | نام سلطان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | آپ کو وجد اور رونا آیا اور اوسی وقت بارش بھی شروع ہوگئی۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ اہل دنیا کو مجلس سماع میں کیوں نہیں آنے دیتے فرمایا تمام اہل سماع صاحب لطافت اور کل اہل دنیا اہل کثافت پس لطافت و کثافت میں ضد اصلی ہے سماع کے لیئے اخوان الصفا شرط ہیں کہ سب کے دل حق کیطرف متوجہ ہوں اور طالب دیدار دوست ہوں اگر ایکا دل سماع میں منتشر ہو تو سب کا دل منتشر و متفرق ہوجاتا ہے آپکے مزار پر رحلت کے وقت سے شام کو غیب سے چراغ روشن ہوجاتا ہے اور صبح تک روشن رہتا ہے اور کیسی ہی ہوا اور مینھ کیوں نہو گل نہیں ہوتا کسی عارف نے کیا حسب حال یہ شعر کہا ہے ؎<br>اگر گیتی سراسر باد گیرد ؛ چراغ مقبلان ہرگز نمیرد |
| پیشوائے چشتیاں | حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی بن سلطان فرسنافہ یا فرشتافہ یا فرشناقہ | چشت ۲۶ رمضان ۲۶۰ھ ایام خلافت معتصم باللہ | غرہ جمادی الثانی ۳۵۵ھ عمر ۹۵ سال تاریخ وفات قطب العالمین بود | چشت ہرات سے دو منزل دره کوه میں قصبہ ہے دوسرا نام مشاقلات ہے ازوفیات الاخبار | مراۃ الاسرار انوار العارفین اقتباس الانوار بحوالہ سیر الاقطاب تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر المشائخ | آپ کے والد بزرگوار سلطان فرسنامہ شرفا چشت اور امیران اصلی ولایت سے تھے اور سلسلہ نسب آپ کا بجند و اسطہ درمیانی سادات حسنی سے بحسن مثنی پہنچتا ہے آپ سر حلقہ مشائخ قدیم خاندان چشت کے ہیں اور اکمل و اعظم خلیفہ حضرت ابو اسحاق شامی چشتی ہیں۔ آپ بالاتفاق قطب الابدال تھے۔ نقل ہے۔ کہ |

نوٹ صاحب مراۃ الاسرار کہتے ہیں کہ طریقہ خواجگان چشت یہ ہے کہ شہر یا بستی میں موافق سنت نبوی گھر بنا کر رہتے ہیں اور خلقت کو حق کی طرف مشغول کرتے ہیں (۲) صفائے باطن کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ اپنے پیران کے سلسلہ سے اُن کو پہنچا ہے اُس پر خوب مستحکم رہتے ہیں وسوسہ کو اُس میں راہ نہیں دیتے (۳) ریاضت کو عزیز رکھتے ہیں۔ فقیری کو تونگری پر فضیلت دیتے ہیں (۴) مہمان کی خدمتیں بہت کرتے ہیں (۵) سماع اور اہل سماع کو بہت عزیز رکھتے ہیں (۶) اپنے پیروں اور بزرگوں کا عرس بہت شوق سے کرتے ہیں (۷) ہر فرقہ کو اپنے سے بہتر جانتے ہیں (۸) ہر گروہ سے صلح کل رکھتے ہیں بقول حافظ بیت حافظ اگر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ؛ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام (۹) ہمیشہ نظر اون کی وحدت وجود کی طرف رہتی ہے باوصف کثرت میں ہونے کے جمال احدیت کو عین کثرت میں مشاہدہ کرتے ہیں (۱۰) اول مرید کو لا موجود الا اللہ کا مراقبہ کرنے کے واسطے حکم دیتے ہیں تاکہ ایمان حقیقی سے محروم نہ رہیں (۱۱) جو شغل اور ورد اور عبادت کہ اپنے واسطے مقرر کرتے ہیں اُسکو تا لب گور نہیں چھوڑتے (۱۲) ہمیشہ مست اور ہوشیار رہتے ہیں بخلاف طیفوری و جنیدیوں کے۔ کیونکہ جنیدی صحو یعنی ہوشیاری کو سکر پر فضیلت دیتے ہیں اور طیفوری مستی کو ہوشیاری پر۔ خواجگان چشت میں دو نو صفتیں جمع ہیں وہ قدم بقدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلعم دونوں صفتوں پر قادر تھے چنانچہ صفت مستی سے متصف ہوکر لی مع اللہ وقت فرماتے اور کبھی صحو کے رنگ میں اگر امر فناہ حق معرفتک زبان مبارک پر لاتے تھے ۱۳۔ خواجگان چشت آداب و تواضع اور اخلاق پسندیدہ کے ایسے خوگر ہیں کہ کسی قوم کو ان سے نفرت نہیں ہوتی ۱۴۔ عقل اور زیرکی کو علم پر فضیلت دیتے ہیں ۱۵ علم لدنی اُن کے نزدیک بہت عزیز ہوتا ہے ۱۶ مرید کی صفائی باطن کی ابتدا ہی حال میں ایسی کوشش کرتے ہیں کہ جس سے بزرگوں کی صحبت روحانی اور حضوری دل کی پیدا ہوجاتی ہے ۱۷ تمام کام حکم الٰہی کے موافق کرتے ہیں اور الہام اُن کے نزدیک بہت معتبر ہے یعنی انبیاء کو وحی ہوتی ہے اور اولیا کو الہام ہوتا ہے ۱۸ حضوری حق کی اثر ایسی غالب ہوتی ہے کہ خلقت کے برا اور بھلا کہنے کی پروا نہیں کرتے ۱۹۔ جس کام اور جس طریق سے جمعیت باطنی حاصل ہو وہ کرتے ہیں ۲۰ اصل مشرب اُن کا عشق و انکسار و ایثار ہے ۲۱۔ مشائخ خواجگان کا اتفاق اس امر پر ہے کہ مرید کو کل مذاہب سے قطع تعلق کرنا اور اپنے پیر کے مذہب کا اتباع کرنا فرض طریقت ہے مرید کو اپنے شیخ کے سوا دوسرے کے مذہب میں ہونا جائز نہیں۔ محققوں نے لکھا ہے کہ چودہ سلسلوں کے کل اولیا اپنے پیروں کے مذہب میں تھے اگرچہ ظاہر معاملات میں مذہب ابوحنیفہ و شافعی کا اقتدا کرتے تھے لیکن عقائد و عبادت میں پیروں کے قدم بقدم چلتے تھے۔ چنانچہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا و دیگر پیران چشت معاملات میں اکثر امام ابوحنیفہ کوفی کا اقتدا کرتے ہیں لیکن سماع اپنے پیروں کی مشرب کی متابعت میں سنتے ہیں اگرچہ ابوحنیفہ کے نزدیک سماع مطلق حرام ہے۔

| خاندان | نام و لقب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | آپ کا نام کنیت سے مشہور ہے لقب آپ کا قدوۃ الدین ہے | | | | | آپ کے والد کا خمخانہ تھا ایک روز اپنے قابو پاکر خمخانہ کو توڑنا شروع کیا آپ کے والد کو خبر ہوئی طیش و غضب میں آن کر بالائے بام سے ایک پتھر آپ کے مارنیکو پھینکا - وہ خدا کی قدرت سے ہوا کے اندر معلق یعنی ٹھہر رہ گیا یہ حال دیکھ کر آپ کے والد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی - آپ ہر شب بعد نماز تہجد کے دعا کرتے تھے کہ الٰہی گنہگار امت محمد مصطفیٰ صلعم کو بخشدے |

آواز آتی کہ اے احمد دس ہزار آدمی امت کے ہم نے تیری خاطر بخشدئے وہ ہمراہ تیرے بہشت میں جاوینگے - نقل ہے ایک وقت آپ ایسے جنگل میں گئے جہاں کافروں کی بود و باش تھی اور ان کفار کا دیرہ تھا کہ جو کوئی مسلمان ملتا اُس کو آگ میں جلادیتے تھے یہ کہکر کہ مسلمان لا الہ الا اللہ کے کلمہ کا فخر کرتے ہیں کہ ہم اس کلمہ کے ذریعے آتش دوزخ سے نجات پاویں گے پس جسکو آتش دوزخ سے نجات ہے اسکو یہ آگ کب جلاویگی اس بنا پر مسلمان جو ہاتھ لگتے اُن کو جلادیتے تھے اسیطرح کفار نے آپ کو قابو پاکر بھی کہا اگر تم مسلمان ہو ہم تمکو اپنے ہاتھ سے آگ میں ڈالتے ہیں تم آگ میں سے زندہ نکل آؤ گے اور کچھ آسیب تمکو نہ پہنچیگا تو ہم جانیں گے کہ مسلمان ہو - اگر ایسا نہوا تو کیوں کہتے ہو کلمہ گو کو آتش دوزخ سے نجات ہے آپ نے طیش میں آنکر فرمایا ہاں ایسا ہی ہے - کافر غضب میں آئے اور آگ جلائی کہا اگر تو سچا کلمہ گو ہے تو تجکو آگ نہیں جلائے گی اور ہم سب اسیوقت مسلمان ہوجاینگے آپ اُسیوقت جلتی آگ میں چلے گئے اور مصلا بچھاکر نماز پڑھنے لگے آگ سرد ہوگئی کفار نے ہر چند تیل ڈالکر آگ کے بھڑکانے کی کوشش کی مگر کچھ پیش نہ چلی زیادہ تر سرد ہوتی گئی یہ کرامت دیکھکر اُسی وقت دس ہزار مرد و زن مسلمان ہوگئے اور انمیں سے دوسو آدمیوں نے آپکی خدمت اختیار کی اور ہر ایک ان میں سے ولی اللہ ہوا - آپ شغل سماع بہت رکھتے تھے نقل ہے شیخ فضیل بن یحییٰ برکی نے دربارہ سماع آپ سے تعرض کیا آپ نے فرمایا اگر وہ ناحق ایسا کہتا ہے اپنے کئے کی سزا پائے گا یہ کہنا تھا کہ وہ سخت علیل ہوگیا جس قدر حکیم علاج کرتے تھے مرض زیادہ ہوتا چلا جاتا تھا - ایکروز انھوں نے حضرت صلعم کو خواب میں دیکھا اپنے شفاء مرض کے لئے استدعا کی آنحضرت صلعم نے فرمایا اے فضیل تو سماع ابو احمد چشتی سے انکار کرتا ہے انکار اُس کا اور اُس کے شاگردوں کا انکار ہمارا ہے جبتک تو توبہ نہ کرے گا اور مجلس سماع میں حاضر نہوگا صحت نہ پاوے گا فضیل خواب سے بیدار ہوکر مجلس سماع میں حاضر ہوکر دست بستہ کھڑا رہا - آپ کی نظر فیض اثر فضیل پر پڑی اور تبسم کرکے فرمایا اے فضیل دیکھا انکار سماع فضیل نے سر زمین پر رکھکر عفو تقصیر چاہی آپ نے دست حق پرست اُن کے سر پر رکھا اور فضیل اسی وقت شفایاب ہوا بینائی آپ کی ایسی نورانی تھی کہ تاریک گھر میں اتنیکو بے چراغ قرآن شریف با اعراب خاصی اچھی طرح پڑھ لیا کرتے تھے - خواجہ اسحاق شامی بعد تربیت و تلقین روم کی طرف تشریف لیگئے آپ مسند ارشاد پر متمکن ہوکر چشت میں حاجت روائے عالم تا زیست رہے -

| خاندان | نام و لقب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی نام ناصح الدین | دسویں محرم سنہ ۳۳۱ ہجری شب عاشورہ | ۴ ربیع الثانی سنہ ۴۱۱ ہجری بقولے جمادی الثانی | چشت مذکور الصدر | تذکرۃ المشائخ مراۃ الاسرار سیر الاولیا | آپ مرید اور خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ ابو احمد چشتی ہیں آپ کے ولی مادر زاد ہونے اور ایام طفولیت سے کرامات ظاہر ہونے کی چند حکایات تذکرۃ المشائخ میں درج ہیں وہاں سے ملاحظہ ہوں اکثر اوقات عالم |

از تحفہ سیر الاولیا بتحقیق لفظ فرسانہ حسب فرمودہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی - فرشتانہ بفتح فا و کسر را مہملہ و سکون شین معجمہ و نا و فوقانیہ و بہ نزدیک عبد الغفور لنجان بفتح فا و فتح را و سکون سین مہملہ - دونوں استادہ و نا منقول ہے اور یہی شجرات چشتیہ میں مروج بھی ہے از مولف -

| خاندان | نام معہ کنیت خاندان | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | ہے لیکن مشہور کینت سے ہیں بن خواجہ ابواحمد ابدال چشتی | | بقولے غرہ رجب ۴۲۱ھ عمر ۷۰ سال مادہ تاریخ مطلوب کبریا۔ دلاام برحق | | انوار العارفین اقتباس الانوار خزینۃ الاصفیا جواہر مودودی | تحیر میں رہتے سالہا سال پہلوے مبارک زمین سے مس نہیں کیا۔ نماز معکوس اپنے گھر کے چاہ میں ادا کرتے اور سات روز کے بعد ایک خرما اور ایک گھونٹ پانی لیا کرتے تھے آپ باشارۂ حضرت رسول صلعم کے سلطان محمود سبکتگین کے امداد کے لئے گجرات کے جہاد میں شامل ہوئے آپکے قدم کی برکت سے سومنات فتح ہوا سات برس کی عمر سے خلوت اختیار کی جو زبان مبارک سے نکلتا ہو کر رہتا |

خلیفہ وقت اور تمام خلقت نہایت اعتقاد آپ سے رکھتی تھی جس نیت سے جو کوئی حاضر ہوا اُس کا مقصد بر آیا اور جو کافر حضور میں آتا وہ بلا مسلمان ہوئے نہیں جاتا آپ کے تین خلیفہ کامل خواجہ ابو یوسف چشتی۔ خواجہ محمد کاکو ۔ خواجہ استاد مروان

| خاندان | نام معہ کنیت خاندان | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ ناصر الحق والدین ابو یوسف الحسینی الچشتی نام آپکا کنیت سے مشہور ہے بن سید محمد سمعان الچشتی | چشت ۳۶۲ھ | ۳۔ رجب ۴۵۹ھ ہجری بقولے ۲۶ ربیع الثانی عمر ۹۷ سال مادہ تاریخ عارف کامل ابو یوسف | چشت مذکور الصدر | تذکرۃ المشائخ مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین اقتباس الانوار جواہر مودودی | آپ کا نسب پدری بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام علی نقی امیہ اہل بیت کے دسویں امام تک پہونچتا ہے اور بواسطہ مادری آپ خواہرزادہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کے تھے آپ نے خرقہ خلافت اپنے ماموں صاحب سے زیب تن کیا اور اُنھوں نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا تھا آپ کے مرشد نے وقت مرید کرنے کے ناصر الدین کے خطاب سے مخاطب کرکے فرمایا اے ناصر الدین سات بار میرا نام لے کر آسمان کی طرف نظر کر آپ کا حکم بجا لایا تھا کہ معلّٰی عرش تک کوئی حجاب نہ رہا پھر دوسری دفعہ فرمایا کہ سات بار میرا نام لے کر زمین کی طرف دیکھ دیکھتا تھا کہ تحت الثریٰ تک سب کچھ کشف ہو گیا بعد ازاں اسم اعظم کہ جو خضر علیہ السلام سے سیکھا تھا عنایت فرمایا اور اسی گھڑی |

علم لدنی اور اسرار ربانی منکشف ہو گیا۔ پس خرقہ پہنایا اور خلافت عطا فرمائی آپ سماع بہت سنا کرتے تھے وقت سماع آپ کی پیشانی سے ایک نور چمکتا تھا اور آسمان پر جاتا تھا۔ مجلس سماع میں سوائے فقراء علماء و صلحا و فضلا و مشائخ کے دوسرے کو دخل نہیں تھا اگر کوئی اہل دنیا حاضر ہوتا تو سماع میں ذوق نہیں ہوتا لوگوں کو نکال دیتے خواجہ ابوبکر شبلی اکثر اُن کی مجلس میں آیا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ اگر سماع اسرار الٰہی سے ہے تو حضرت جنید بغدادی نے کیوں نہیں سنا اور سماع سے کیوں توبہ کی تھی۔ فرمایا شبلی محب اور خلیفہ حضرت جنید بغدادی مجلس سماع میں تو آتے ہیں اور سماع بھی سنتے ہیں حضرت جنید نے سماع سننا اپنے اوپر مشکل جانا توبہ کری پس جس کسی کو احوال سماع حاصل ہو وے اسکو توبہ ہی سزاوار ہے۔ لیکن اگر حضرت جنید بھی اس مجلس سماع میں آتے تو ہرگز توبہ نکرتے۔ نقل ہے کہ جب آپ کا سن پچاس برس کو پہنچا تو آپ نے ایک صومعہ نزدیک مقبرہ خواجہ حاجی مکی خلیفہ شیخ ابو اسحاق شامی اپنے ہاتھ سے زیر زمین بنایا بارہ سال اُس میں رہے حضرت خواجہ عبداللہ انصاری اس جگہ آپ سے ملاقات کرنے گئے تھے اور رجال الغیب بھی شب و روز رہا کرتے تھے۔ اور قوم بریزاد و جن ہزاروں حاضر حضور ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ دو نفر جنات سے آپ کے مرید تھے کہ جو بشکل مار متشکل ہو کر صومعہ کی مدام دربانی رکھتے تھے۔

| نام خاندان | نام و لقب بزرگان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| پیشوائے چشتیان و سرشاہ مودودؔ چشتیاں | حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی نام مودود لقب قطب الدین بن خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی | چشت ۴۳۰ھ ہجری | غرہ ہستی یا بنا بر بیات ماہ رجب ۵۲۷ھ بقول یغبیری یادسویں رجب عمر ۹۷ سال مادۂ تاریخ آن حجت اولیا بود | چشت چپہ بشرح صدر | جواہر مودودی بحوالہ بحرالانساب تذکرۃ المشائخ سبع سنابل خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار بحوالہ سیرالاولیا سیرالاقطاب اقتباس الانوار | آپ صحیح النسب سید حسنی الحسینی ہیں جس زمانہ میں حجاج بن یوسف ثقفی نے اکثر سادات ساکنان عرب و عجم اور ان کی اولاد و احفاد کو قتل کرنا شروع کیا ان میں سے ایک جماعت سادات کی جان بچاکر اوس ظالم کے پنجہ سے نکل گئی۔ منجملہ ان کے سلطان فرسنافہ بھی تھے جن کی اولاد سے آپ ہیں آپ خلیفہ اعظم اور صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار ہیں اور حضرت شیخ احمد جام سے بھی آپ کو خلافت حاصل تھی اور اس سلسلہ کو سلسلۂ مودودیہ چشتیہ سے موسوم کیا تھا۔ آپ بخطاب شمع صوفیان و چراغ چشتیان و محبوب پروردگار سے مخاطب تھے۔ کہتے ہیں بیت المقدس سے چشت اور بلخ تک دس ہزار خلیفہ رکھتے تھے ان |

میں سے ایک ہزار خلیفہ با مدار تھے اور جو کوئی مشکل آپ کے کسی مرید کو پیش آتی اس کی عقدہ کشائی فرماتے آپ کو کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح حاضر الوقت تھا۔ جو کوئی حاضر ہوتا اس کے دل کا حال حرف بحرف زبان پر لاتے اور جس قبر پر گذرتے اسکی حالت بیان فرماتے اور علم ایسا تھا کہ پندرہ برس کی عمر میں کتاب منہاج العارفین روش خواجگان چشت میں و خلاصۃ الشریعہ تصنیف فرمائی تھی۔ جب آپ کو شوق بیت اللہ دامنگیر ہوتا ہوا میں طیران یعنی پرواز کرکے بعد طواف کعبہ واپس آجاتے تھے۔ آغاز سماع آپ کی مجلس میں قرآن سے ہوتا اور ختم بھی قرآن سے حالت سماع میں اکثر اوقات غایب ہو جاتے تھے۔ کہتے ہیں آپ کی وفات کے قریب ایک مرد باہیبت نے پارہ حریر لکھا ہوا آپ کے ہاتھ میں دیا آپ نے اوسکو اپنی آنکھوں پر رکھا اور انتقال فرمایا بعد غسل لوگوں نے چاہا کہ جنازہ لیجائیں جنازہ نہیں اٹھا حیران ہو گئے یکایک ایک سخت آواز آئی اس کے خوف سے لوگ دور ہو گئے۔ مردان غیب سے آئے نماز جنازہ گذار کر چلے گئے بعدہ اجنہ ہزار در ہزار آئے اور نماز جنازہ گذاری اسکے بعد اور مخلوق نے نماز ادا کی پھر چاہا کہ جنازہ اٹھائیں مگر جنازہ خود بخود ہوا میں چلا گیا اور جہاں آپنے اپنا مدفن قرار دیا ہوا تھا وہاں اتر پڑا اس کرامت خواجہ سے بہت کفار اس دیار کے مسلمان ہو گئے اب تک جو شخص تین روز آپ کے مزار پر انوار پر حاضر رہتا ہے مطلب اسکا خدا کے حکم سے پورا ہو جاتا ہے۔ آپ کی اولاد میں سے جب کسی کو کوئی مشکل واقع ہوتی ہے آپ کا نام یاد کرنے سے وہ مشکل آسان ہو جاتی ہے آپ کے نودتہ ۹۹ نام ہیں جو شخص ان کا ورد کرے اس کی تمام مشکلیں جاتی رہیں اور ساری حاجتیں پوری ہو جائیں۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے ورد کے طور پر ایک دفعہ یا تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ اس طرح پڑھے اول آخر سات مرتبہ درود و خمسہ و سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اگر کسی حاجت یا مشکل کے واسطے پڑھنا چاہے تو یہ ترکیب ہے کہ ہر روز اکتالیس مرتبہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اور اکتالیس دفعہ ظہر کی سنت اور فرض کے درمیان اور اکتالیس دفعہ فرض و سنت مغرب کے درمیان چالیس دن تک پڑھے انشاء اللہ حاجت بر آوے گی حکم کبریت احمر رکھتے ہیں اور اگر تسخیر خلایق کے واسطے اسیطرح پڑھے تو جذب قلوب بدرجہ غایت پیدا ہو اور خلقت مسخر ہو جائے اور اگر فاتحہ معکوس کو بھی شروع اور آخر میں پڑھا کرے مشرق سے مغرب تک مشہور اور معروف ہو جائے یہاں تک کہ سلاطین اس کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنادیں اور مریض پر اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرنا خاصیت کبریت احمر رکھتا ہے وہ نودونہ نام دیکھو اقتباس الانوار و جواہر مودودی میں یہاں بخوف طوالت نہیں لکھے گئے۔ کتاب جامع السلاسل میں لکھا ہے کہ ایک روز مجلس قوالی

| نام خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | میں لوگوں کو دیکھتے دیکھتے غائب ہوگئے پھر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر آگئے کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا فرمایا کہ خداوند جل شانہ کا ایک مقام نور اسود ہے کوئی سالک وہاں تک نہیں پہنچ سکتا مگر سماع کی حالت میں رسائی ہوجاتی ہے اُسوقت ظاہر بینوں کی نظر سے غائب ہوجاتا ہے اور در اصل اپنی جگہ پر قایم رہتا ہے جسطرح ستارے آفتاب کی روشنی میں نہیں دکھائی دیتے ہیں اسیطرح سے وہ بھی کسیکو بجز محبوب حقیقی یا درویش صاحب کمال کے نہیں دکھائی دیتے - اولاد پاک نہاد حضرت خواجہ مودود چشتی جو اس قدر پر مودود اول سے موسوم ہیں جیساکہ قصبہ چشت اور اُسکے مضافات میں موجود ہیں ویساہی ملک ہندوستان کے قریہ براس میں کہ بارہ کوس کرنال سے جانب غرب واقع ہے اور قریہ سرنائی میں کہ جو پانچ میل پانی پت سے بجانب شمال واقع ہے اور موضع شیخپورہ برناوہ اور دہلی میں سکونت رکھتے ہیں اُن سب کا مجملاً حال وشجرہ نسب بخوف طوالت حوالہ قلم ہوتا ہے - |

## شجرہ نسب حضرت خواجہ قطب الدین مودود اول

خواجہ احمد

حضرت خواجہ بہاء الدین محمود

حضرت خواجہ نظام الدین احمد

حضرت خواجہ نظام الدین احمد

حضرت خواجہ رکن الدین محمد

خواجہ ولی الدین علی

اکمل الدین فخر الدین ناصر الدین سراج الدین [illegible]

اور عبد الصمد [illegible] [illegible]

نظام الدین احمد

خواجہ قطب الدین احمد

خواجہ ابو احمد ثانی

خواجہ ابو یوسف ثانی

خواجہ محمد زاہد

خواجہ مودود ثانی

خواجہ علی

شاہ خواجگی

شاہ ابو العلی یا ابو الاعلی

خواجہ عبد العلی سجادہ نشین معہ ابرادر

حضرت خواجہ احمد سجادہ نشین حضرت خواجہ قطب الدین مودود اول اپنے والد بزرگوار کے ہیں اور ولایت احمدی سے مریدوں کے دلونکو صاف کرتے تھے آپ چھ ماہ آنحضرت صلعم کے روضہ مبارک پر مجاور رہے اور بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملاقات کی چوتھی رمضان ۵۷۷ھ کو بعمر ستر برس وفات پائی

نظام الدین احمد آپ اپنے والد خواجہ احمد کے سجادہ نشین ہوئے -

خواجہ عبد العلی کی اولاد میں سے کچھ اصحاب نے موضع فخرپور عرف شیخپورہ پرگنہ برناوہ میں اور خواجہ کرم الٰہی مودودی نے دہلی میں تعلق پیدا کیا اور اُنکے سید حسن بخش اور خواجہ وارث علی فرزند ہوئے سید وارث علی کے صاحبزادہ سید حسن مودودی اور اُن کے صاحبزادہ سید احمد حسین مودودی سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں خدا اُنکو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے

## مجمل حال اولاد پاک نہاد حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی اول کا

| نام خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ احمد بن خواجہ قطب الدین مودود چشتی | | ۴ر رمضان ۵۷۷ ہجری بعمر ستر برس | چشت | جواہر مودودی | آپ خلف راستین وخلیفہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں آپ حسب الطلب آنحضرت صلعم مدینہ منورہ زیارت روضہ سے مشرف ہوئے اور راتدن مجاورت مشہد مقدس اختیار کی اور یہ بہت ورد تھا بیت تا زبجانہ دمی نام ونشان خواہد بود سرما خاک در پیر مغان خواہد بود - بروقت واپسی بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملاقات کی اور آجتک مسلسل آپ کی اولاد سجادہ نشین ہوتی چلی آتی ہیں |

نوٹ واضح رہے وجد سماع کی کئی قسمیں ہیں ابتدائے حال میں نہایت قلق واضطراب مہجوری مقصود سے صوفی کو ہوتا ہے - دوسری قسم یہ ہے کہ عروج کے وقت صوفی بجسم حرکت ہوجاتا ہے تیسرے جب روح کو رقاص دیکھتا ہے تو خود بھی رقص کرنے لگتا ہے چوتھے روح اعظم کے مشاہدہ میں غرق ہوجاتا ہے اُس حال میں جسم ظاہری حکم روح پیدا کرتا ہے اور نظروں سے غائب ہوجاتا ہے ولایت کبریٰ کی دو قسمیں ہیں احمدی ومحمدی ولایت احمدی کا مالک اکثر اوقات سکر کی حالت میں رہتا ہے اور ولایت محمدی کا مالک کبھی محو ہوکر مقام لی مع اللہ میں رہتا ہے اور کبھی صحو ہوکر مقام انی عبد اللہ میں اس قسم کا ولی ہدایت اور ارشاد کے طرف بہت توجہ فرماتا ہے چنانچہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی کو حضرت خواجہ قطب الدین مودود سے ولایت محمدی حاصل ہوئی تھی اور اُنسے حضرت خواجہ

| خطاب | نام مع ولدیت | سنہ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | تصنیفات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ رکن الدین محمد ابن خواجہ احمد | سنہ ... ہجری | یکم رمضان سنہ ... ہجری عمر ۹۰ سال | چشت | جواہر مودودی | آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے آپ نے پرورش پیغمبر خدا ﷺ کی بہ بشارت اپنے والد بزرگوار کے عنفوان میں تشریف لے گئے جب ہستبرد چنگیز خانی سے امن ہوا تو آپنے خواجہ محی الدین علی اپنے فرزند کو خلافت عطا فرما کر دہلی کو روانہ کیا اور آپ مع فرزند نظام الدین احمد چشت تشریف لے گئے |
| پیشوائے چشتیان | خواجہ محی الدین علی بن خواجہ رکن الدین محمد | | | | جواہر مودودی جواہر رستہ | آپ اپنے والد بزرگوار سے خلافت خلافت نصیب فرماکر بعہد سلطان شمس الدین التمش دہلی تشریف لائے آپ کی تحریر بعمر موئی جناب غیاث الدین بلبن بادشاہ کے زمانہ تک آپ زندہ تھے اور وہ بادشاہ |

آپ کا مرید تھا جب آپ کے بھائی نظام الدین احمد کا چشت میں انتقال ہو گیا تو آپ کے برادر زادہ خواجہ قطب الدین محمد نے ایک عریضہ اشت بھیجی کہ ہم لوگ آپ کے دیدار کے مشتاق ہیں اگر آفتاب ہدایت یہاں ہم تیرہ دلوں کو منور کرے تو عین رحمت و بندہ نوازی ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں لکھا کہ قرب روحانی کو بعد مکانی اور مسافت جسمانی مانع نہیں ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اس فقیر کے ساتھ توجہ باطنی رکھو اور آئینہ کا شغل کرو و نفی و اثبات و اسم ذات کا شغل رکھو۔ فقیر بوجہ چند موانع وہاں نہیں آسکتا۔ واضح ہو کہ یہ شغل آئینہ مخصوص بحضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی اس طرح پر ہے۔ اول غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے۔ بالوں اور ڈاڑھی میں کنگھا کرے اور آئینہ ہاتھ میں لیکر اپنے روبرو رکھے اور اپنی صورت دیکھے اور صفات الہٰی کا تصور کرے دیکھنے والے ہیں اوسوقت جو حرکت پیدا ہوگی وہ آئینہ میں بھی دکھائی دیگی پس اپنی حرکت کو رب الارباب سے اور آئینہ کی حرکت کو رب روح سے تصور کرے۔ تھوڑی مدت میں اسرار غیب اور علوم لاریب منکشف ہونے لگتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اس شغل کی مواظبت سے اول شعلۂ نوری ظاہر ہوتا ہے اور پھر خوبصورت انسان کی شکل بنجاتا ہے اور جب شاغل کے ساتھ کچھ نسبت ہو جاتی ہے تو متکلم ہوتا ہے اور تمام علوم اولین و آخرین سکھا دیتا ہے۔ کشف قلوب کشف قبور میں حاضر الوقت ہو جاتا ہے طرفۃ العین میں عرش سے فرش تک حال معلوم ہوتا ہے اسکا شاغل مشرق سے مغرب تک چشم زدن میں پہنچ جاتا ہے یہ شکلی صورت مثالی کہلاتی ہے اور روح مسافر بھی اسکو رب روح بھی کہتے ہیں رب الارباب سے فیض حاصل کرتے ہی اور روح حیوانی اور نباتی اور جمادی کو فیض پہنچاتا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کیا کروں اسرار پوشیدہ نہیں رہتے ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں اس رسالہ شریفہ کے مالک کو چاہئے کہ عوام سے پوشیدہ رکھے۔ شغل آئینہ کو شطاریہ طریقہ میں مراقبہ نظر بر قدم و شغل خیال یا صرف خیال کہتے ہیں اول سے ناظر چشم اور ثانی سے ملاحظہ دل کا مراد لیتے ہیں یعنی جو چیز دکھائی دے اوسکا دل میں یہ خیال کریں کہ رب الارباب نے روح کی صورت میں جلوہ دکھایا ہے اور حقیقت میں وجود عین مظہر کا ظہور ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہمیشہ قبلہ وجود کا مجاور بنکر اسکا منتظر رہے کہ بحکم قلوب المومنین بین الاصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء حضرت رب الارباب سے کیا فرمان پہنچتا ہے اس کی اطاعت واجب سمجھکر قبول کرے۔ چاہئے کہ چلتے وقت قدم پر نظر رکھکر اسم الرافع والخافض کا مشاہدہ کریں۔ صلوٰۃ وسطیٰ کا شغل سلسلہ چشتیہ میں خاصکر حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی سے ہے واضح ہو یہ صلوٰۃ ایک رکعت اور سیدھی جانب کے ایک سلام کی ہے جو شخص چالیس دن تک اسکو بلا ناغہ ادا کرے وہ مقصود حقیقی کو پہنچ جائیگا اس نماز کے مصلی کو اختیار ہے چاہے کھڑا ہو کر ادا کرے یا بیٹھ کر یا چت لیٹ کر لیکن بہتر یہ ہے کہ مربع بیٹھ کر

| خاندان | نام صاحب سجادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وصال | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | خلوتخانہ تنگ و تاریک میں مابین عصر و مغرب کے ادا کرے۔ اس طریقہ سے اول دونوں ہاتھ کے انگوٹھے دونوں کانوں کے سوراخ میں رکھے اور دونوں کلمہ کی انگلیوں سے دونوں آنکھیں بند کرے اور بیچ کی دونوں انگلیوں سے ناک کے دونوں نتھنے بند کرے باقی چاروں انگلیوں سے منہ بند اسطرح کرے کہ انگشتہائے بنصر اوپر کے لب پر اور خنصر نیچے کے لب پر رکھکر منہ بند کرے پھر دم ناف سے کھینچکر دماغ تک پہنچائے اور صدائے جرس یا شمع نوری کے تصور میں بیٹھے اور یہ جانے کہ اب نسبت باندھی ہے جب دم گھٹنے لگے چھوڑ دے اور مرشد کی صورت کو حاضر خیال کرکے نو مرتبہ یا سمیع یا بصیر یا علیم بطور عروج و نزول کہے پھر اسی طرح سانس روک کر تصور مذکورہ میں سے ایک کا تصور کرے اور سمجھے کہ قیام میں ہوں اور قرارت پڑھتا ہوں جب غیر کا خطرہ ہو یا سانس گھٹنے لگے تو سانس لیکر پھر اوسی خیال سے تینوں اسم اوسیطرح سے نو دفعہ پڑھے تیسری دفعہ سانس روک کر انھیں دونوں تصویروں میں سے ایک تصور کرکے سمجھے کہ میں رکوع میں ہوں اور جب دم گھٹنے لگے تو چھوڑ دے اور مرشد کا خیال کرکے وہی اسم نو دفعہ اسیطریقہ عروج و نزول کے ساتھ پڑھے پھر چوتھی مرتبہ سانس روک کر اسی طرح تصور کرکے خیال کرے کہ میں قومہ میں ہوں جب دم گھٹنے لگے تو سانس چھوڑ دے اور شیخ کی صورت کے تصور سے نو مرتبہ وہی اسماء مذکور پڑھے پھر اوسیطرح سانس روک کر اور صدائے جرس یا شمع نوری کا تصور کرکے خیال کرے کہ سجدہ میں ہوں جب تنگی نفس کی ہو تو اسکو چھوڑ دے اور اسیطرح سے تینوں اسموں کو نو دفعہ بتکرار اسی خیال سے کرے پھر چھٹی دفعہ حبس دم کرکے انھیں تصورات سے جانے کہ بیٹھا ہوں اور جب دم گھٹنے لگے تو شیخ کی صورت کے تصور سے وہی تینوں اسم نو مرتبہ پڑھے پھر حبس دم کرکے انھیں دونوں تصوروں میں سے ایک تصور کرکے خیال کرے کہ دوسرے سجدہ میں ہوں جب دم گھٹنے لگے تو اسکو چھوڑ دے تینوں اسم تصور شیخ کے ساتھ پڑھے پھر حبس دم کرکے اسی تصور میں سمجھے کہ آخر قعدہ میں ہوں اور جب دم گھٹنے لگے سانس چھوڑ دے تو وہی تصور شیخ کرکے تینوں اسم پڑھے پھر نویں دفعہ حبس دم کرے اور دونوں تصویروں میں سے ایک تصور کرے اور سمجھے کہ سلام کہتا ہوں اور تنگی نفس کیوقت چھوڑ دے اور سلام سیدھی طرف منہ کرکے کہے۔ جو سالک اس صلوٰۃ کی مواظبت کرے تو حضوری بے غیبت اور وصال بے فراق ﷺ میسر ہو جائیگا۔ درویشو نے بعض اصحاب فرماتے ہیں کہ شغل مخصوص سلسلہ قادریہ کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ساتھ مخصوص ہے (تصور شیخ) جسکو مشایخ چشتیہ مراقبہ برزخ اور حضرت جنید بغدادی کا گروہ حیثیت الیقین کہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرشد کی صورت کا خیال دل میں کرکے اپنے آپ کو اسی میت میں تصور اسطرح کرے کہ اپنی اصلی صورت بھول جائے اور اپنے جسم کو جسم شیخ سمجھے اور جو حرکت اپنے مین پیدا ہو اسکو شیخ کی حرکت تصور کرے اور اس شغل میں ایسا مشغول ہو جائے کہ بالکل شیخ اپنے تئیں سمجھنے لگے اور اس شغل کو مراقبہ حیثیت الیقین اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اتحاد صورتین حاصل ہو جاتا ہے اور اس تصور سے فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول و فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور ان تینوں مین فرق سالک کے علم پر منحصر ہے ورنہ سب ایک ہی بات ہے جب ذات شیخ میں طالب فنا ہو جاتا ہے پھر رجعت نہیں ہو سکتی اشغال سلسلہ چشتیہ کا مجملاً لکھا گیا اگر تفصیل سے دیکھنا ہو تو رسالہ جواہر ستہ کو ملاحظہ کرو۔ |
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ قطب الدین محمد بن خواجہ نظام الدین احمد | سنہ ۵۴۸ھ | ماہ شعبان سنہ ۶۱۱ھ عمر ۶۳ سال | چشت | جواہر مودودی | آپ صاحب مقام و سجادہ نشین اپنے عم معظم خواجہ محی الدین علی کے ہیں۔ اور خواجہ نظام الدین احمد آپ کے والد انتقال فرما گئے تھے باتفاق رائے مشایخان وقت یہ امر قرار پایا کہ اصل وارث سجادہ یعنی خواجہ نظام الدین احمد دہلی میں ہیں انکو اطلاع کرنی چاہئے وہ جو کچھ فرماویں اسپر عمل ہونا واجب ہے پس سب نے مصلحت کرکے دو خلیفہ صاحب نعمت خواجہ نور و خواجہ غور رحمۃ اللہ علیہم کو دہلی روانہ کیا اور خواجہ محی الدین علی نے ان بزرگوں کے ساتھ حیثیت جنت سرشت جانیکا ارادہ کر لیا لیکن سلطان |

**نوٹ** عارف کامل کا تصور سالک کے واسطے موصل الی المقصود ہوتا ہے خواہ وہ عارف اس کے آبا و اجداد میں سے ہو یا غیر اسکے لیکن مردہ کا تصور بغیر اسکے کہ انکی حیات میں اسکے برزخ کے ساتھ ارتباط ہو کچھ نفع نہیں دیتا اگرچہ وہ میت غوث و قطب کیوں نہو اور شیخ کامل زندہ کا تصور بھی سالک کے مقصد کو پورا کرتا ہے (از جواہر مودودی)

| القاب | اسمائے بزرگان | تاریخ ولادت | تاریخ وصال | مقام مزار | اسم مرشد | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

غیاث الدین بلبن نے جو اُسکا مرید تھا نہ جانے دیا اور اسوجہ سے خواجہ محی الدین علی نے بزرگان چشت کو لکھا کہ میں نے جو نعمت اپنے اباء کرام سے پائی تھی سب کی سب ایک آن واحد میں اپنے برادر زادہ خواجہ قطب الدین محمد کو بطریق جذبہ و القا کے بخشدی بس یہ مکتوب خواجہ زادہ خود عود لیکر آئے اور سب بزرگوں کے اتفاق سے آپکو سجادہ پر بٹھایا۔

| القاب | اسمائے بزرگان | تاریخ ولادت | تاریخ وصال | مقام مزار | اسم مرشد | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ ابو احمد ثانی بن محی خواجہ قطب الدین | ۵۸۰ھ | ۲۲ رجب ۶۴۲ھ عمر ۲ برس ۲ ماہ | چشت | جو اہسر موودودی | آپ خلف رشید و سجادہ نشین اپنے والد ماجد کے ہیں ولایت ابراہیمی رکھتے تھے اور بذل و ایثار میں قدم بقدم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے تھے |
| پیشوائے چشتیان | خواجہ ابو یوسف ثانی بن خواجہ ابو احمد ثانی | ۶۱۱ھ | ۱۲ ربیع الثانی ۶۷۰ ہجری عمر ۹۵ سال | چشت | جو اہسر موودودی | آپ خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار کے تھے۔ آپ اسم بامسمیٰ ولایت یوسفی کا درجہ رکھتے تھے |
| پیشوائے چشتیان | خواجہ محمد زاہد بن خواجہ ابو یوسف ثانی | | ۱۲ محرم | چشت | جو اہسر موودودی | آپنے خرقہ خلافت اپنے والد ماجد خواجہ ابو یوسف ثانی سے پہنا تھا۔ آپ احمد آباد گجرات تک تشریف لائے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت و ارشاد کے ذریعے سے کمال کو پہنچایا تھا ابتک اُس دیار میں آپ کے ارشاد و ہدایت کا اثر باقی ہے کسی نے آپ سے دریافت کیا رأیت اللہ علی صورۃ امرد حدیث نبوی ہے یا قول |

مشایخ اور اُس کے معنی کیا ہیں فرمایا یہ کلام مقولہ حضرت بایزید بسطامی کا ہے اوس کے معنی میں مولوی جلال الدین رومی نے دو احتمال بیان کئے ہیں ایک تو یہ کہ ابو یزید بسطامی حق تعالیٰ کو امرد کی صورت میں دیکھتے تھے یا حق تعالیٰ خود امرد کی صورت میں بایزید کے میل کی وجہ سے متصور ہوتا تھا آپ سے کسی نے سوال کیا کہ سورۂ والنازعات کے شروع میں جو آیات کریمہ ہے اوسکا مطلب صوفیہ طریق میں کیا ہے۔ فرمایا اِن آیات سے حبس دم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور اُسکے معنی گوش ہوش بگوش یہ سنتے چلے آئے ہیں والنازعات قسم ہے حبس دم کرنے والوں کی غرقا جو سختی و بسوت تمام دم کشی کرکے نیچے سے ہو کہکر اوپر لے جاتے ہیں) والناشطات اور قسم ہے سانس کے چھوڑنے کی وقت دم باہر لیجانے والوں کی نشطا جو نرمی اور آہستگی کے ساتھ سانس کو منھ سے نکالتے ہیں تاکہ جو گرمی سلوک سے حاصل ہوئی ہے وہ دفعتاً نہ نکل جاوے والسابحات اور تسبیح کرنے والوں کے دم روکنے کے وقت جو اللہ جلدی جلدی کہتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے ستاریں یا کچھ تک پہنچا دیتے ہیں۔ سبحا تسبیح کرنا فالسابقات پس یہ لوگ اِس عمل سے سابقات ہو جاتے ہیں اور سبقت طلب کرتے ہیں سبقا سبقت طلب کرنا کہ ہمیشہ سجین سے قصد خلاصی کا رکھتے ہیں اور علیین کو پہنچتے ہیں فالمدبرات اور تدبیر کرتے ہیں کہ اس روش برہ موکو انجام دیں

| القاب | اسمائے بزرگان | تاریخ ولادت | تاریخ وصال | مقام مزار | اسم مرشد | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | خواجہ مودود ثانی بن خواجہ محمد زاہد | الحمد للہ خواجہ موحد ودی | ۷ ذیقعد [illegible] | پشنگ متصل ہیچ مبارک علاقہ افغانستان | جو اہسر موودودی | آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ ہندوستان کی سیر کے ارادہ اباء کرام کا وطن چھوڑکر اور اپنے دو نو صاحبزادوں کو ساتھ لیکر خراسان کرمان کیچ مکران اور بلوچستان کی سیر کرتے ہوئے ٹھٹہ کے راستے سے احمد آباد |

نوٹ مراۃ الاسرار میں لکھا ہے جو کہ اولیا انبیا کے وارث ہیں پس جو شخص وارث مقام جامعیت کا ہے اسکو محمدی کہتے ہیں اور جو کوئی ولایت موسوی کا وارث ہے اُسکو موسوی اور اسیطرح ولایت عیسوی وغیرہ کا وارث کہتے ہیں یعنی فلاں شخص فلاں پیغمبر کے قدم پر یا دلبر ہے جس سے یہ مراد ہے کہ وہ علوم و تجلیات و مقامات و حالات جو فلاں پیغمبر میں تھے فلاں ولی کو اُس پیغمبر کے وسیلے سے حاصل ہو گئے

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت و تاریخ بیعت | تاریخ وفات | مقام مزار | سلسلۂ نسب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

گجرات آئے اور وہاں سے اجمیر شریف اور دھلی تشریف لے گئے اور چند روز کے بعد واپس چشت جانے کا ارادہ کیا خواجہ علی صاحبزادے کو تو ہندوستان میں ٹھیرنے کی اجازت دی اور خواجہ احمد صاحبزادہ ثانی کو اپنے ساتھ لے چلنے کو فرمایا لیکن وہ اُن کے ساتھ چلنے کو راضی نہوسے آپ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا کہ اگر تو نہ آوے گا تو تیرا تابوت پیچھے سے آوے گا صاحبزادہ بھی مظہر ولایت پدر تھے اُن کی زبان سے نکلا کہ آپ بھی کوہ رج بدرک سے آگے نہیں جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کے کمالات معنوی اور خصائل ظاہری خواجہ مودود اول کے ساتھ بہت مناسبت و مشابہت رکھتے تھے اسی لئے آپ کا خطاب مودود ثانی ہوا

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت و تاریخ بیعت | تاریخ وفات | مقام مزار | سلسلۂ نسب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | خواجہ حضرت علی بن خواجہ مودود ثانی | | | موضع ہراری قصبہ پانی پت سے بفاصلہ چار کوس جانب شمال | جواہر مودودی | آپ خلیفہ اعظم اپنے پدر بزرگوار کے تھے آپکو خرقہ خلافت و ارشاد کا آپ کے والد نے عطا فرما کر ہندوستان میں رہنے کی اجازت دی تو آپ سیر و سیاحت کرتے پانی پت پہنچے بادشاہ وقت جو قوم افاغنہ سے تھا آپ سے اُس کی ارادت تھی تانباہیڑی کی سادات نے سنکر آپ کی خدمت میں استغاثہ اور پناہ لا کر عرض کیا کہ یہاں سے قریب موضع سرنا ہی بہت اچھی جگہ آپ کی سکونت کے قابل ہے وہاں کفار ناہنجار رہتے ہیں جو ہمکو تکلیف دیتے ہیں اگر حضور بادشاہ سے وہ قریہ لیں اور وہاں |

سکونت اختیار کریں تو ہم لوگ ان کفار کے ظلم و تعدی سے نجات پا جاویں گے آپ نے بھی موضع سرنائی کے مضافات کو دیکھکر پسند کیا اور دھلی کے بادشاہ سے مل کر فرمایا کہ اس فقیر کا ہندوستان میں رہنے کا ارادہ ہے اور جگہ بھی پسند کر لی ہے وہ مجھے ملجاوے اور کفار بھی وہاں سے نکلوا دئے جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ موضع سرنائی تشریف لائے اور سکونت اختیار کرکے اور سادات موضع تانباہیڑی کو جو ملکے مشہور ہیں اپنی طرف سے تیسرا حصہ تمام گانوں میں سے عطا فرما کر آباد کیا اور دو حصے اپنے اولاد کے واسطے رکھے۔

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت و تاریخ بیعت | تاریخ وفات | مقام مزار | سلسلۂ نسب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت شاہ خواجگی بن خواجہ علی | | | سرنائی بشرح صدر | جواہر مودودی | آپ خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہیں آپ کو حضرت خواجہ مودود اول کی زیارت کا شوق ہوا اور ایک خادم ملک چالاک نام کو اپنے ہمراہ لیکر قصبہ چشت جنت بہشت میں پہنچے وہاں کے خدام نے آزمائش کی راہ سے یہ کہا کہ اولاد حضرت خواجہ مودود اول کی یہ شناخت ہے کہ روضۂ مبارک کے دروازہ کا قفل آپ کے فرزند |

کے ایک سنگریزہ مارنے سے کھل جاتا ہے اور اژدہا جو پتھر ہو گیا ہے اُس کی گود میں آجاتا ہے اگر آپ بھی اُن کی خاص اولاد سے ہیں تو یہ کام کر سکتے ہیں ورنہ دعوے جھوٹا ہے آپ نے یہ بات سنکر ملک چالاک سے کہا کہ جا حضرت کے روضہ کے دروازہ کے قفل پر کنکر مار اور سانپ کو جو پتھر ہو گیا ہے بغل میں لے لے اوسے عرض کیا کہ یہ حکم حضرت کی اولاد خاص کے لئے ہے خادم کے واسطے نہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے جد امجد کے اشارہ سے حکم دیتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا ہیں اوس خادم نے حسب ارشاد عمل کیا وہ قفل فوراً کھل گیا اور سانپ گود میں آگیا یہ حال دیکھ کر سب خادم روضہ اقدس کے دنگ ہو گئے اور سند خواجگی سے اوٹھکر قدمبوس ہوئے اور ان اشعار کے مضمون کے موافق شور و فغاں کرنے لگے۔

**اشعار** در ہوائے نفس خود را عمر ضائع کردہ ایم + پیش اہل اللہ از اطوار خود شرمندہ ایم + ایک نظر بر مخلصان خستہ دل فرما کہ ما + خواجگی را ماندہ اکنوں خواجگی را بندہ ایم ۔ یہ خبر شاہ خراسان سنکر واسطے قدمبوسی کے آئے اور روضہ متبرکہ حضرت خواجہ مودود اول کی کنجی آپ کے سپرد کی اور سجادہ نشین آپ کو بنایا اور نہایت رسوخ و اعتقاد سے اپنی دختر نیک اختر کو آپکے عقد نکاح میں دیا اُس ولیہ عصر سے فرزند ارجمند پیدا ہوا جنکا نام ابو الاعلی رکھا ہیت یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی + کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام بانی خاندان | نام خاندان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| آپ نے اپنے والد شاہ خواجگی اور اپنے دادا خواجہ علی سے خرقہ فقر و ارادت حاصل کیا تھا جب آپ کے والد چشت سے ہندوستان تشریف لائے آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس رہے سن بلوغت کو پہنچے تو آپ کے نانا صاحب نے انتقال فرمایا جو اُس ولایت کے بادشاہ عالیجاہ تھے آپ کی والدہ نے چاہا کہ آپ تخت سلطنت پر متمکن ہوں مگر آپ تو موروثی فقر کا تاج سر پر رکھتے تھے راضی نہیں ہوئے اور ہند کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کو بھی | | | | | حضرت شاہ ابو الاعلیٰ بن حضرت شاہ خواجگی | پیشرو ے چشتیان |

اپنے ہمراہ لائے - جب تھانیسر پہنچے اتفاقاً شکار کھیلتے ہوئے براس کے جنگل میں جو کرنال سے بارہ کوس غرب کی جانب ہے آئے اور موضع براس کے مکانات خوب اور شکار گاہ مرغوب پایا اسوقت دل میں آیا کہ دھلی کے بادشاہ سے مل کر اپنے رہنے کے واسطے یہ جگہ لوں گا - بعد ازاں سرنائی پہنچکر اپنے جد امجد اور پدر بزرگوار کے قدمبوس ہوئے اور کچھ عرصہ ہر دو آفتاب ہدایت کی صحبت میں رہ کر نور معرفت اور خرقہ خلافت حاصل کیا اوسکے بعد شاہ سکندر لودھی بادشاہ دہلی کے ملنے کو روانہ ہوئے لیکن بادشاہ اوسوقت راجہ نزور سے لڑائی میں مصروف تھا اور قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا لیکن فتح نہیں ہوتا تھا آپ بھی اُس بادشاہی لشکر میں پہنچے اور راجہ کو اپنے تیر سے ہلاک کیا وہ قلعہ سے نیچے آن پڑا بادشاہ کا لشکر جو گھات میں لگا بیٹھا تھا راجہ کا فوراً سر کاٹ کر روبروئے بادشاہ کے لیگئے چونکہ تیر پر آپ کا نام بعبارت شاہ ابو الاعلیٰ چشتی لکھا ہوا تھا اوسنے یقین کر لیا کہ راجہ کے قاتل شاہ ابو الاعلیٰ چشتی ہیں بادشاہ بعد تلاش آپ کے مقام قیام پر آیا اور عوض کی جو کچھ اس ولایت میں پسند خاطر ہو قبول فرمائیے آپ نے پرگنہ سردھنہ اور قریہ براس پسند کیا بادشاہ نے اوسیوقت دونوں محالوں کا فرمان تحریر کر کے بطور نیاز پیش کیا آپ نے پرگنہ سردھنہ اپنے خادموں کو انعام فرمایا اور قریہ براس اپنے اولاد کے صرف کیواسطے رکھا اور بادشاہ سے رخصت ہو کر بہت سے مریدوں وافقانوں اور ترکوں کے ساتھ براس کی طرف متوجہ ہوئے جب یہاں آئے تو ایک بہت بڑا اسندر پہاڑ سے بھی اونچا تھا اوسکو بھدر کالی اور پرساکی کہتے تھے آپنے تفاول کی نیت سے گائے سلیبہ اُس بتخانہ کے نیچے ذبح کی اوسیوقت وہ مندر گر پڑا ایک روایت ہے کہ کیرو و پانڈو اُس مندر کے بانی نے مجاہدہ و کشف کی رو سے دریافت کیا تھا اور ہندی الفاظ میں لکھدیا تھا کہ ایک کامل اہل اسلام یہاں آکر گائے سلیبہ ذبح کرے گا اُس وقت یہ مندر خود گر پڑے گا اوس بتخانہ کا اینٹ چونہ وغیرہ مصالحہ آپ نے تعمیر قلعہ و مسجد و خانقاہ میں بصرف کیا آپ کے بارہ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں آپ کے خلف اکبر خواجہ عبد العلی کی اولاد میں سے موضع فخر پور عرف شیخوپورہ پرگنہ برناوہ میں آباد ہوگئے تھے اور سلطنت مغلیہ خاندان کی سلطنت میں کچھ اراضی اِس موضع اور دیگر دیہات میں بطور وجہ معاش اون صاحبوں کو ملگئی تھی - خواجہ عبد العلی مودودی موصوف کی اولاد میں سے سید خواجہ کرم علی نے دھلی میں تعلق پیدا کیا تھا اور شاہ محمد امان صاحب جو شیخ زمان اور عارف کامل تھے اون کی صاحبزادی سے نکاح کیا اس سببسے دھلی میں رہنے کا اتفاق رہتا تھا لیکن بطور وطن و مسکن کے شیخوپورہ ہی تھا اوس ولیہ عصر سے سید خواجہ کرم الٰہی کے ہاں ایک دختر نیک اختر اور دو فرزند سید حسن بخش اور خواجہ وارث علی پیدا ہوئے - خواجہ حسن بخش عنفوان شباب ہی سے شیخوپورہ میں رہے - بگرو دلیت حیات حیدر آباد دکن میں سپرد کی - مگر خواجہ وارث علی مثل اپنے والد کے دھلی میں بھی رہتے تھے اور شیخوپورہ میں بھی اون کی شادی نکاح دھلی میں خواجہ نقشبند عرف خواجہ محمد مشایخ طریقت کی دختر نیک اختر سے جو نواب فیض اللہ بیگ خان بہادر عارف جنگ والی علاقہ پہاسو ملک میوات کی نواسی تھیں ہو گئی یہ بی بی صاحب عصمت دھلی میں رہیں اور اُن کی وجہ سے اولاد شاہ ابو الاعلیٰ

| بابت خطاب | بابت نام ونسب | بابت تاریخ ولادت | بابت تاریخ وفات | بابت مدفن | بابت ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

موودودی چشتی براسوی کی سکونت دہلی میں قرار پائی خواجہ سید وارث علی موودودی چشتی نے اپنا خلف الصدق خواجہ سید حسن موودودی چھوڑا جو اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین رہ کر راہ نمائے خلق ہے اور قدم بقدم اپنے بزرگان کے چلکر عرس بزرگان کرتے تھے اور ہندو و مسلمان سب آپ کے معتقد تھے باہمہ ولئے ہمیشہ زندگی بسر کرتے تھے ع باسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام کا طریقہ برتتے تھے۔ کہتے ہیں اولاد خواجہ قطب الدین موودو چشتی کے صحیح النسب ہونے کی بڑی پہچان یہ ہے کہ سگ یا شغال دیوانہ کے کاٹے ہوئے کے زخم پر حضرت کی اولاد کا لعاب دہن یا کلی دلوادیجائے تو زہر سم کا کام دیتی ہے اور دامیں پانوں کا انگوٹھا دھو کر کسی عورت کو پلا دیں تو بلا تکلیف بچہ پیدا ہوجاتا ہے یہ سب اثر آپ میں تھا اب آپ کی صاحبزادہ سید احمد حسن صاحب سجادہ نشین آپ کے ہیں جنھوں نے بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے کار وکالت عدالتہائے سرکار نظام والی حیدر آباد دکن چھوڑکر اپنے آبائی کام کو اختیار کیا ہے خدائے تعالیٰ آپ کو تا دیر سلامت با کرامت رکھے بیت
یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی + کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی
خدا کا شکر ہے کہ مجملاً ذکر حضرت خواجہ قطب الدین موودو چشتی کی اولاد امجاد کا ختم کو پہنچا اب سلسلہ مستقیم خانوادہ چشتیہ بہشتیہ کی طرف جو بواسطہ حضرت مخدوم حاجی شریف زندنی دنیا خاصکر ہندوستان میں شائع ہے قلمبند ہوتا ہے لمولفہ

| بابت خطاب | بابت نام ونسب | بابت تاریخ ولادت | بابت تاریخ وفات | بابت مدفن | بابت ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی لقب منیر الدنیا | زندنہ سنہ ۴۹۲ ہجری | دسویں رجب سنہ ۶۱۲ ہجری عمر ۱۲۰ سال مادہ تاریخ وفات۔ حاجی شریف | زندنہ ایک قصبہ ہے شہر بخارا کے متصل | سبع سنابل مرآۃ الاسرار انوار العارفین اقتباس الانوار سیر الاقطاب | آپ خلیفہ اعظم واکمل حضرت خواجہ قطب الدین موودو چشتی کے ہیں۔ آپ کا مقولہ ہے کہ سماع سے آلایش حسد و کینہ و غل و غش زائل ہو جاتی ہے صاحب سبع سنابل فرماتے ہیں روزہ طے۔ تین روز کا رکھتے اور تین لقمہ ساگ یا سبزی بے نمک سے افطار کرتے تھے جو کوئی آپ کا ادنیٰ کھالیتا مجذوب ہو جاتا۔ مرآۃ الاسرار میں ہے سلطان سنجر سلجوقی کو بعد اسکی وفات کے کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا خدائے تعالے نے تیرے ساتھ کس طرح معاملہ کیا کہا جو کہ دنیا میں میں نے برا بھلا کیا تھا اسکو |

میری نظر میں لائے فرشتگان عذاب کو حکم عذاب دیا گیا کہ اتنے میں فرمان حق تعالیٰ آگیا کہ فلان روز اور وقت اُسنے مسجد دمشق میں سعادت دست بوسی حاجی شریف زندنی حاصل کی تھی اوس کی برکت سے اسکو ہمنے بخش دیا۔ فقرا کی تعظیم اور تکریم اسقدر حد کرتے تھے کہ خاک پائے فقرا آنکھوں اور منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے الٰہی بحرمت فقر غربا و مساکین غربا بیچارہ حاجی شریف زندنی کو استقامت فقر بخش۔
صاحب سیر الاقطاب لکھتے ہیں۔ مرقد آپ کا شہر قنوج بر کنار دریا واقع ہے مگر تشریف لانا آپ کا ہندوستان میں کسی جگہ پایا نہیں جاتا لیکن قنوج میں اور زبانی دیگر بزرگان شہرت تمام ہے۔

| بابت خطاب | بابت نام ونسب | بابت تاریخ ولادت | بابت تاریخ وفات | بابت مدفن | بابت ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان امام الاولیا | حضرت خواجہ عثمان ہارونی کنیت ابو المنصور یا ابی النور | قصبہ ہارون سنہ ۵۲۲ ہجری ملک خراسان بین ہارون بحوالی | ۵ یا ۶ شوال سنہ ۶۱۷ ہجری مادہ تاریخ تاج الاصفیا عمر ۹۱ سال | مکہ معظمہ مابین کعبہ و جنت المعلی لمولف لیکن شریف مکہ | تذکرۃ المشائخ انوار العارفین اقتباس الانوار سیر الاقطاب سیر العارفین | آپ نے خرقہ خلافت و منصب خلافت حضرت حاجی شریف زندنی سے حاصل کیا تھا آپ کے کمالات ولایت اس جگہ سے قیاس کرنے چاہئیں کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری ہندالولی جیسے شاہ باز آپ کے دام تربیت میں آئے۔ جب آپ بالہام ربانی اپنے پیر کی خدمت میں پہنچکر قدمبوس ہوئے تو انھوں نے |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | نیشاپور ۔ ہارون قصبہ سے ہو یا قصبے دیار فرغانہ کہ ماوراء النہر میں | | نے اپنے محل کے ساتھ شامل کرلیا ہے | مراۃ الاسرار | بکمال مہربانی آپ کے سر پر کلاہ چہار ترکی رکھی اور بیعت کی و مقراض چلائی فرمایا یہ کلاہ ترکی تمہارے سر پر رکھی گئی ہے اول چاہئے کہ دنیا کو ترک اور اہل دنیا سے متنفر رہو ۔ دوسرے ہوا و حرص کو ترک رکھو تیسرے جو دل چاہے اسکے برعکس کرو چوتھے رات کو خواب نکرو و عبادت سے مشغول رہو ۔ لیکن ہمارے پیروں نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کلاہ چہار ترکی سر پر رکھے وہ ماسوی اللہ سے دلکو اٹھا وے اور جو کچھ غیر حق |

سے ہے وہ چھوڑ دے اور سب کو اپنے سے اچھا جانے تو سب سے اچھا ہووے تو امنع اور فروتنی کا پیشہ اختیار کرے اور جو ایسا نکرے اسپر خرقہ پہنا حرام ہے تین سال کی ریاضت شاقہ کے بعد خلافت و اسم اعظم کہ پیران سے سینہ بسینہ پہنچا تھا مرحمت فرمایا ۔ آپ ہر نماز میں واسطے مغفرت امت محمد صلعم دست بدعا ہوتے غیب سے آواز آئی کہ بیس ہزار گناہگار امت محمد صلعم کو ہمنے تیری خاطر بخشا ۔ ہر ایک نماز میں یہ ہی دعا کرتے اور ہر بار یہی جواب حضرت باریتعالی سے سنتے اس روز سے خدا ہی علیم ہے کہ اتنے گناہگاران امت محمدی بخشے گئے ہوں گے حق تعالی اس خاکسار کو بھی اُن کے زمرہ میں اٹھا وے نقل ہے بحالت مسافرت آپ ایسے مقام پر پہنچے جہاں مغان یعنی آتش پرست تھے انھوں نے ایک آتشکدہ بنا رکھا تھا ہر روز بیس عرابہ یعنی چھکڑے ہیمہ سوختنی اس میں جلایا کرتے تھے آپ نے ایک درخت کے نیچے لب جو اقامت فرمائی اور فخر الدین نام خادم کو فرمایا کہ آگ لاکر روٹی افطار کے لئے پکاوے ۔ خادم آگ لینے آتشکدہ گیا مگر پوجاریوں نے آگ دینے سے انکار کیا ۔ خادم نے واپس ہوکر عرض حال کیا ۔ آپ کو غیرت احدیت جوش زن ہوئی اور بذات خود نزدیک آتشکدہ جاکر مخیشا نام مغ سے جو اسوقت ایک ہفت سالہ لڑکا گود میں لئے تختہ چوب پر بیٹھا تھا ۔ فرمایا پوجنے آتش سے کیا فائدہ جو پانی سے بوجھ جاتی ہے کیوں نہیں قادر مطلق کی پرستش کرتے برسوں سے پرستش کرتے ہو بھلا ہاتھ تو اس میں ڈالو دیکھیں یہ نہ جلائے مغ نے کہا کہ اس میں بالطبع خاصیت جلانے کی ہے پس خواجہ نے اس بچہ کو مغ سے لیکر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آیت قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم پڑھ کر آتشکدہ میں چلے گئے اور کامل چار گھنٹہ تک آتشکدہ میں رہے لیکن کچھ اثر آگ کا آپ کو اور اس بچہ کو نہیں پہنچا بعد اسکے باہر نکل آئے مغان نے بچے سے پوچھا کہ وہاں کیا دیکھا کہا سوائے پھول اور باغ کے وہاں کچھ نظر نہیں آیا یہاں سے پایا جاتا ہے کہ آپ کو ولایت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حاصل تھی ۔ پس یہ کرامت ظاہری دیکھ کر سب کے سب مغان مسلمان ہوگئے اور اوس مخیشا نام مغ کا اسلامی نام عبد اللہ اور اس لڑکے کا ابراہیم نام رکھا اور دونوں کو وہاں رہ کر ڈھائی برس تک تربیت فرمائی اور بجائے آتشکدہ کے مسجد اور بقدر شیخ عبد اللہ و ابراہیم بنایا نقل ہے خلیفہ وقت خانوادہ سہروردیہ میں مرید تھا اس نے آپ کو سماع سے منع کیا اور کہا اگر سماع نیک ہوتا تو حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی سماع کیوں ترک کرتے اور حکم دیا کہ جو کوئی سماع سنے اوسکو سولی پر چڑھا دو اور قوالوں کو قتل کرو یہ ماجرا آپ کے گوش گذار ہوا ۔ فرمایا سماع ایک سر ہے اسرار الہی سے کہ جس سے درمیان خدا اور بندہ کے حجاب نہیں رہتا کس کی قدرت ہے کہ ہمکو سماع سے منع کرے ۔ خدا اسے چاہتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ سماع قیامت تک مریدان اور فرزندان سنیں گے اور کوئی طعن اہل سماع پر

نوٹ [1] رسم مقراض چلانے کی حضرت شیث علیہ السلام سے ہے صاحب اوراد چشتیہ کتاب معدن المعانی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں جو فرزند ہوتا تھا اسکو جس کام کی لائق دیکھتے انہیں مشغول کر دیتے تھے حضرت شیث عم ابتدا ہی میں خلوت پسند تھے آپ سوچتے تھے کہ انکو کس کام پر لگادوں حضرت جبرئیل آئے اور کہا شیث صوفی ہے اور شیث عم مانند ان خلوت میں رہنے لگے یہاں تک کہ لوگ اُن کے پاس آنکر مرید ہونے لگے حضرت جبرئیل عم ایک مقراض آپ کے پاس لائے اور کہا کہ جو کوئی تم سے تعلق پیدا کرے اس قینچی سے اسکے لب

| نام بابا | نام مادر نام پدر | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مزار | عمر شریف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

نہیں پاوے گا البتہ خلیفہ وقت کہ مرید سہروردیوں کا ہے اوسکو حرام ہے اکثر ہمارے پیروں نے سماع سنا ہے باوجود اسکے اگر سماع سے توبہ کروں تو بزہ کار ہوں خلیفہ نے یہ جواب سنکر آپ کو طلب کیا کہ علماء کے ساتھ آپ بحث کریں آپ مجلس علماء میں تشریف لے گئے اور خلیفہ بھی اُس مجلس میں آیا مگر آپ کے جمال جہان آرا کی تاب نہ لاکر پس پردہ بیٹھ گیا۔ بڑے بڑے علماء صرف آپ کا جمال ہی دیکھکر لرزنے لگے اور سب علم اون کا لوح دل سے مٹ گیا زبان بستہ و مجذوب ہو گئے اور آخر سب نے خلیفہ وقت سے عرض کی کہ ہمنے جمال حضرت عثمان دیکھکر سب علم اپنا بھولا دیا ہم اُن سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور حاصل کلام تمام علما و فقہا وغیرہ حاضرین بعجز و قصور اعتراف کرکے آپ کے قدموں میں گرگئے اور عذر کیا کہ صدقہ اپنے اور اہل سماع کے ہم پر لطف فرماؤ ہم نے تمام عمر علم پر صرف کی ہے اور وہ سب ہمارا طرفۃ العین میں فراموش ہو گیا اور ہم یقین کرتے ہیں جب تک آپ کی توجہ نہ ہوگی وہ علم ہمارے سینہ میں عود نہیں کریگا آپ نے فرمایا تم قدر سماع کی کیا جانو سماع کے لئے احوال شرط ہیں۔ حضرت جنید اگر ہمارے عصر میں ہوتے تو ہرگز سماع ترک نہ کرتے حالانکہ ہمارے واسطے ترک خواجہ جنید حجت نہیں ہے ہمارے پیر سماع سنتے رہے ہیں۔ میں جبکہ سب طرح سے مطابقت اون کی کرتا ہوں تو پھر میں کس طرح سے اُن کی اس سنت کو چھوڑ دوں حضرت شبلی مرید حضرت جنید مجلس حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی میں تشریف لاتے تھے اور حالت سماع میں بہت نعمت حاصل کرتے تھے اور مفضل برکی نے نسبت سماع حضرت ابو احمد چشتی سے تعرض کیا جس کی سزا اُنھوں نے پائی تھی اب تم کیا چاہتے ہو سب نے ملکر عفو تقصیر کے لئے عرض کی آپنے بنظر التفات و کرم اُن کی طرف دیکھا جو علم کہ انھوں نے فراموش کردیا تھا اُسی لحظہ یاد میں آگیا آپ نے توجہ خاص بھی فرمائی جس کے اثر سے عرش سے لیکر فرش تک کشف ہو گیا اور خدمت میں انکی رہنا پسند کیا اور صاحب کمال ہوئے خلیفہ نے جب یہ عظمت آپ کی صریحاً دیکھی تو کہا میں ہرگز خواجہ عثمان ہارونی کو سماع سے منع نہیں کرتا آپ نے واپس آکر سات روز تک مجلس سماع گرم رکھی۔ **نقل ہے** ایک رات آدھی رات کے وقت ستر نفر کافران باہم مشورہ کرکے آزمایش کے لئے یہ دل میں ٹھانکر کہ ہر ایک شخص ہمارے سے جدا گانہ کوئی طعام اپنے اپنے لئے نیت کرکے اُسیوقت آپ کے حضور جاویں آپ نے اُنکو دیکھکر فرمایا اے فرزندان آدم خدا تعالیٰ عالم السر والخفیات ہے اور جیسا اُس کا لطف ہوتا ہے اوسکو بھی معلوم کرا دیتا ہے اور اُسیوقت خادم کو حکم دیا کہ ان سب کے ہاتھ دھولاؤ اُس کے بعد آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور ہر مرتبہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف کیا اور ہر مرتبہ جسقدر اگلنا مختلف طعام کا طباق موافق خواہش ہر ایک کی آپ کے ہاتھ میں آتا اور علی الترتیب اُن کے آگے رکھا جاتا۔ چنانچہ سب نے سیر ہوکر وہ طعام غیبی بڑی لذت سے تناول کیا اور عرض کی ہم نے جان لیا کہ آج آپ جیسا کوئی بزرگ صاحب نعمت دنیا میں موجود نہیں ہے اگر ہم بھی بوحدانیت حق تعالیٰ ایمان لاویں اور مسلمان ہوجاویں تو کیا ہمکو بھی خدائے تعالیٰ مانند آپ کے صاحب نعمت کرے گا آپ نے فرمایا میں بیچارہ کیا ہوں اور کس گنتی میں اگر اُسکا لطف ہوجاوے تو مجھسے ہزار مرتبہ زیادہ کردے یہ سنکر سب اسی وقت مسلمان ہو گئے اور مرید ہوکر بدرجہ اولیائے کامل پہنچے **حضرت** خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری فرماتے ہیں میرا ہمسایہ آپ کے مریدوں سے تھا وہ فوت ہو گیا میں چند ساعت اُس کی قبر پر رہا اور معلوم کیا کہ فرشتگان عذاب آئے مگر ساتھ اون کے میرے پیر یعنی خواجہ عثمان بھی موجود ہو گئے اور فرمایا یہ شخص میرے مریدوں سے ہے اس کے عذاب سے باز رہو فرشتگان آپ کے فرمانے سے چلے گئے اور چند لمحہ کے بعد پھر آئے اور کہا رب العزت سے فرمان ہوا ہے کہ یہ مرید برخلاف اپنے پیر کے رہا ہے آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ یہ شخص برخلاف رہا ہے مگر ہاتھ اپنے میرے دامن کو لگایا ہے اسیوقت فرمان رب العزت سے آیا اے فرشتو اپنا ہاتھ اس شخص کے عذاب سے اُٹھالو کہ میں نے بطفیل اوس کے دوستی کے بخشدیا ہے **لمولفہ** اے مرید حضرات چشتیہ خوش ہو کہ تمکو سبکو اور تمہارے

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

سانپے اور بچھو رہتے طفیل اس خاکسار کو حق تعالیٰ عذاب گور سے بحرمت وطفیل حضرت جنت نجات دے اور عافیت بخیر کرے۔ آپکی پیشینگوئی آثار قیامت کے بارے میں مندرجہ مراۃ الاسرار حسب ذیل ہے (۱) کہ حبشیاں ویران کریں گے (۲) مدینہ منورہ قحط سے ویران ہوگا (۳) بصرہ و عراق شراب خواری سے خراب ہوگا۔ شیخ آسمان سے برسے گی (۴) روم کثرت لواطت سے برباد ہوگا (۵) آسمان سے امت کو ایک ہوا چلے گی صورت خوک و سگ میں مسخ ہو جائے گی (۶) خراسان تا بلخ خیانت تجارت سے خراب ہو جائے گا (۷) سلمان سود خوار ہو جائیں گے (۸) خوارزم و چند شہر دیگر اس کے مضافات کے شامت مزامیر سے خراب ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل و ہلاک کریں گے (۹) بوستان ویران اور زلزلوں سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے اور مردمان اسجگہ کے نیست و نابود ہو جائیں گے (۱۰) مصر اور دمشق کی خرابی عورتوں کو آخر زمانہ میں مار ڈالیں گے اور سولی چڑھا دیں گے پس حق تعالیٰ اُن سب کو نیچے زمین کے لے جاوے گا (۱۱) ویرانی سندہ کی ہند کی وجہ سے اور ویرانی ہند کی سندہ کی وجہ سے ہوگی (۱۲) جب شہر خراب ہو جاویں گے تو اُسوقت محمد بن عبداللہ یعنی حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اُس وقت دین مسلمانی عزیز تر ہوگا اور دن بہت چھوٹے یعنی سال مثل مہینہ اور مہینہ مثل ہفتہ اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل نماز یکگانہ

حضرت شاہ محمد آپ کی اولاد سے دہلی تشریف لائے تھے اور لاہوری دروازے جہاں اب قصاب پورہ ہے مقیم رہے تھے اور وہیں آپ کا مزار ہے۔ آپ کے چار خلیفہ تھے حضرت خواجہ معین الحق والدین اجمیری۔ و شیخ نجم الدین صغرہ شیخ سعد گنگوہی و شیخ محمد ترک نارنولی رحمۃ اللہ علیہم۔

| سر حلقہ چشتیان | حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری ثم اجمیری بن خواجہ غیاث الدین حسن السنجری النسب خواجہ بزرگ<br>تاریخ ولادت<br>بعمر وفات<br>مناقب المحبوبین | سنجر[1] ملک سنجبان یعنی سیستان ۵۲۷ سنہ ہجری نشو و نما خراسان | ۶ ماہ رجب روز دوشنبہ ۶۳۳ سنہ ہجری بعہد شمس الدین التمش عمر ۱۰۶ سال مادہ تاریخ آفتاب ملک ہند | اجمیر[2] ملک راجپوتانہ کا مشہور شہر ہے | مراۃ الاسرار<br>خزینۃ الاصفیاء<br>سیر العارفین<br>سیر الاقطاب<br>تذکرۃ المشائخ<br>مجالس المشائخ<br>کلمات الصادقین<br>مونس الارواح<br>تحفۃ الزائرین<br>ضمیمہ سیر العارفین<br>اقتباس الانوار<br>تکملہ سیر الاولیا | آپ صحیح النسب سادات حسینی سے ہیں اور خرقہ ارادت و فقر کا آپ نے امام الاولیا حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے زیب تن فرمایا آپ ہی کے قدوم میمنت لزوم سے نور اسلام کفرستان ہندوستان میں چمکا اور ظلمت کفر و شرک دور ہوئی اسی وجہ سے آپکو نبی الہند کہتے ہیں آپ کی سیرت ... |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | ولادت عاشق بسال ... وفاتش آفتاب ملک ہند ۶۳۳ | بود در روئے ... ۱۰۶ ز ابجد کن شمار ... | | | |

## نوٹ

### ذکر شیخ محمد ترک نارنولی وفات ۶۴۲ھ معاصر خواجہ بزرگ مقام نارنول

آپ خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی و مشاہیر مشائخ ہندوستان سے ہیں آپکی اصل و ولدیت ترکستان سے ہے نارنول میں آکر متوطن ہوئے وہاں کے لوگ آپکو زیادہ تر ترک و ترکمان و ترک سلطان کہتے تھے مجرد و حصور رہے اور کسیکو بیعت نہیں کیا اور کسی سے اختلاط کیا ہندوؤں کا نارنول میں بہت غلبہ تھا اور مسلمان کمتر ہندو موقع کے منتظر رہتے تھے عید کا روز تھا اور نماز عید کے بیچارگی حملہ کر کے ہندو ان پر ٹوٹ پڑے اور قتل کرنے لگے بہت مسلمان اسروز مسجد میں شہید ہوئے اور آپ بھی اُسی معرکہ میں آخر شہید ہوئے خزینۃ الاصفیا از مراۃ الاسرار بحوالہ اخبار الاخیار اس شہر میں بہت شہدا آسودہ ہیں لیکن انمیں سے دو شہید بزرگتر ہیں ایک شہید بلند کہلاتے ہیں کہ انکا مزار بلندی پر ہے اور دوسرے شہید نشیب میں ہیں

خوارق و کرامات تا حال خاک پاک اُن کی سے جاری ہے اور اُن کے مزار پر انوار سے اکثر اوقات آواز تلاوت قرآن جمعرات و جمعہ کے دن آتی ہے۔

[1] سنجر نام ایک قصبہ کا جو عراق سے سات روز کی راہ پر ہے (اپنے خرقہ خلافت حضرت خواجہ بزرگ معین الدین نے بھی پہنا تھا اسلئے آپکا ذکر بطور نوٹ اسجگہ لکھ دیا گیا) مولف

[2] اجا نام راجہ کا تھا جو خرمن کی طرف سے رہتا تھا اُسنے شہر اجمیر کو بسایا تھا اور میر ہندی میں پہاڑ کو کہتے ہیں چونکہ یہ شہر کوہ میں واقع ہے اسلئے اجا میر کے نام سے نامزد ہوا مگر کثرت استعمال کی وجہ سے اجمیر کے نام سے مشہور ہوگیا اور اجا معنی آفتاب کے ہیں۔

| نام خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ پیدائش | تاریخ وفات | مقام مزار | عمر شریف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

بہت کی اور بہت اولیاء اللہ سے فیض پایا ہے جب بغداد مسجد حضرت جنید بغدادی میں دولت پابوس حضرت خواجہ عثمان ہارونی حاصل کی اوسوقت بہت مشایخ کبار حاضر تھے آپ کے مرشد نے بہت لطف و مہربانی سے فرمایا کہ اے معین الدین دوگانہ نماز گذار رو بقبلہ ہوا اور سورہ بقر پڑھ اور اکیس دفعہ درود شریف کہو اوس کے بعد آپ کے مرشد نے منھ آسمان کی طرف کیا اور ہاتھ آپ کا پکڑا اور فرمایا معین الدین تمکو خدا تک پہنچا دیا اسکے بعد حلق سر کیا اور کلاہ چار ترکی اور گلیم خاصہ خرقہ آپکو عطا کیا اور فرمایا کہ ایک رات دن مجاہدہ کر اور ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ کہ ہمارے خانوادہ میں ایک رات دن کا مجاہدہ ہے۔ حکم بجالانے کے بعد حجاب آپ کی نظر سے دور ہوا اور مقام مشاہدہ میں پہنچگئے مرشد نے فرمایا کام تمہارا تمام ہوا اسوقت ایک اینٹ آگے پڑی تھی فرمایا اسکو اٹھاؤ وہ خشت طلا کی نکلی یا مٹھی دینار نکلی فرمایا اسکو درویشوں کو تقسیم کردو اسکے بعد آپ بیس سال اپنے پیر کی خدمت میں سفر و حضر میں حاضر رہے وقت سفر بستر شب خوابی اپنے مرشد کا خود اٹھا کر لیجاتے تھے ہمرکاب اپنے مرشد کے مکہ معظمہ گئے آپ کے پیر نے زیر ناودان رحمت آپ کے حق میں دعا کی آواز آئی معین الدین دوست ہمارا ہے اوسکو قبول اور برگزیدہ کیا ایک روز حرم کعبہ کے طواف میں مشغول تھے آواز آئی اے معین الدین میں تجھ سے خوش ہوں اور میں نے تجھے بخشا اور جو کچھ خواہش رکھتا ہے مانگ میں عطا کردونگا۔ عرض کی الٰہی مریدان معین الدین و مرید مریدان معین الدین کو جو اس سلسلہ میں داخل ہوں بخش درگاہ رب العزت سے آواز اجابت پہنچی اکثر اوقات خواجہ صاحب فرماتے کہ جو مرید میرا اور مرید میرے مریدوں کا قیامت تک ارزو سے شجرہ میرے پاس پہنچےگا معین الدین بہشت میں قدم نہیں رکھےگا جب تک کہ اسکو اپنے ہمراہ نہ لیجاوےگا پھر اسی طرح مدینہ منورہ آپ کے پیر نے فرمایا معین الدین سلام کرو آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب المشایخ۔ بغداد میں آنکر آپ کے پیر معتکف ہوے اور آپکو مسافرت کے لئے رخصت کیا اور فرمایا معین الدین ہمارا محبوب رب العالمین ہے اور اسکی مریدی سے ہمکو فخر ہے آپ نے پانچ مہینے سات روز شہر جیلان میں جائے خوش دیکھکر اقامت فرمائی۔ حجرہ بنایا اعتکاف اور چلہ میں رہے۔ چنانچہ اب تک وہ حجرہ خاص جیلان میں موجود ہے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی آپکے ہمشیرزادہ اور بعض کے نزدیک خالہ زاد بھائی ہیں۔ کہتے ہیں جب پیر سے رخصت ہوکر آپنے مسافرت اختیار کی اوسوقت آپ کی عمر باون برس کی تھی بغداد میں پہنچکر آپ نے حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی اور شیخ اوحدی سے فیض صحبت اٹھایا اور ہمدان میں حضرت شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقات فرمائی پھر تبریز میں حضرت شیخ ابوسعید تبریزی سے اور پھر اصفہان میں شیخ محمود اصفہانی کو دریافت کیا اور وہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی آپکے مرید ہوئے وہاں سے دونو صاحب ملک ہرات پہنچے وہاں کا حاکم محمد یار نام مذہب شیعہ امامیہ رکھتا تھا اور سب اصحاب کبار کیا کرتا تھا یہاں تک کہ جو کوئی اپنی اولاد کا نام ابوبکر یا عمر یا عثمان رکھتا اوسکو فوراً قتل کرادیتا تھا۔ آپ کی نظر فیض اثر سے وہ بھی عقیدہ مذہب شیعہ سے توبہ تائب ہوا اور مع اراکین خود مرید ہوا ملکہ درجہ خلافت پایا پھر بلخ میں چند روز اقامت فرما کہ شیخ احمد حضرویہ کی خدمت میں رہے وہاں سے غزنی میں صحبت شمس العارفین میں کچھ دن رہ کر لاہور تشریف لائے اور مزار پر انوار حضرت مخدوم علی ہجویری المشہور بہ داتا گنج بخش دو مہینے تک معتکف رہے چنانچہ حجرہ چلہ کا ابتک موجود ہے اور اسکے عوز پر داخت ہوتی ہے اور زیارت گاہ خلایق ہے اور وہاں سے چلکر چند روز دہلی میں قیام فرمایا اور جہاں قبر شیخ رشید مکی کی ہے وہ منزل آپ کے مقام کی تھی دسویں محرم ۵۶۱ھ ہجری رونق افزائے اجمیر شریف ہوئے صاحب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ اول ہی اول میر سید حسین مشہدی خنگ سوار کہ (اول مذہب اون کا شیعہ تھا) اور بعد میں توبہ تائب ہوکر آپ کے مرید ہوئے اور آپ کی حین حیات میں معرکہ آرائی کفار میں شہید ہوئے اور نماز جنازہ کی خود خواجہ بزرگ نے جاکر پڑھی جسکا مفصل حال کتاب مذکور میں درج ہے لیکن کتاب سیر الاقطاب میں ہے کہ آپ حسب الحکم رسول صلعم

(نوٹ) مولف صاحب مراۃ الاسرار و سیر الاقطاب کا بیان جو ہے حسب واقعات میں اختلاف کا باعث نہیں معلوم ہوتا۔ سید حسین مشہدی سادات عالیقدر مشہد مقدس میں سے تھے جو بسبب جہاد ہمراہ شہاب الدین غوری تشریف لائے … جب شہاب الدین غوری فتح ہندوستان کر گئے اور قطب الدین ایبک کو دہلی میں مقرر کر گئے واپس گئے تو قطب الدین ایبک نے آپکو حکومت اجمیر پر بھیجا تھا (از اقتباس) اور حضرت سید حسین مشہدی کے حقیقی چچا

[illegible] الدین [illegible] [illegible]

## مختصر حالات

مدینہ منورہ سے پایا ہے اس کے کہ ہندوستان میں ایک مقام اجمیر ہے وہاں فرزند ہمارے معین الدین بہ نیت غزا و جہاد گیا تھا اور وہ کفار کے ہاتھوں سے شہید ہو گیا ہے تم جاؤ کہ تمہارے سبب سے وہاں اسلام آشکارا ہو گا اور کافر مقہور اور ایک انار خواجہ کے ہاتھ میں دیا اور کہا اس میں دیکھو کہ کہاں تمکو جانا چاہئے آپ نے بنظر غور سے انار کو دیکھا تو شرق سے غرب تک سب کچھ نظر آگیا اور شہر اجمیر اور کوہ وغیرہ کو بخوبی شناخت کر لیا۔ الغرض۔ آپ نے اجمیر شریف آکر اناساگر پر مقام فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یہ وہی مقام ہے کہ میر سید حسین خنگ سوار جب تسخیر اس دیار کے لئے آئے تھے تو یہاں اُن کا مقام رہا تھا اور اس اناساگر کو حوض مرتضوی سے منسوب کیا تھا۔ فرمایا الحمد للہ کہ اپنے بھائی کے ملک پر متصرف ہوں پھر آپ نے اناساگر تالاب پر مقام رکھا قصہ شادی دیو و جیپال جوگی قابل دیکھنے کے ہے زیادہ شوق ہو تو مطولات سے ملاحظہ ہووے اسوقت دہلی کا راجہ رائے پتھورا قوم کا چوہان تھا جس کے ماتحت اجمیر تھی۔ ایک روز آپ کا گذر بتکدہ کفار میں ہوا وہاں سات گبر بت پرستی میں مشغول تھے آپ کو دیکھنے کے ساتھ ہی خود رفتہ ہو کر مسلمان ہو گئے چنانچہ شیخ حمید الدین دہلوی انہیں سات گبروں سے ہیں۔ آپ ہی کی دعا سے معز الدین سام یعنی شہاب الدین غوری نے غزنین سے پہنچکر رائے پتھورا کو زندہ گرفتار اور ہلاک کیا تھا اور اسی تاریخ سے ہندوستان میں اسلام شائع ہوا اور دہلی تختگاہ سلاطین اسلام ۵۸۷ھ ہجری میں ہوئے بعض بزرگان دوسرے سلسلوں کے کہ جن کی ہند میں بڑی شہرت ہے وہ بھی بیقین ولایت معنوی آپ کے تصرف کرتے ہیں جیسا کہ احوال حضرت سالار مسعود غازی و حضرت بدیع الدین الملقب بہ شاہ مدار کہ جنکا ذکر اپنی جگہ پر آوے گا شاہد حال ہے۔

**کلمات طیبات کا انتخاب جو آپنے** ارشاد فرمائے۔ (۱) عاشق کا دل محبت کا آتشکدہ ہے جو کچھ اسمیں پڑے جلجاوے (۲) جس شخص میں یہ خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسکو دوست رکھے گا۔ اول سخاوت مثل سخاوت دریا۔ دوئم شفقت مثل آفتاب۔ سوم تواضع مثل تواضع زمین (۳) عارف کامل کا ایک مرتبہ ہے جب اس مقام پر پہنچتا ہے تمام عالم اور جو کچھ اسمیں ہے اپنی دو انگشت کے درمیان دیکھتا ہے (۴) عارف وہ ہے جو کوئی جو کچھ ارادہ اپنے دل میں کرے وہ اسکو ظاہر ہو جائے یا جو کوئی سوال کرے فورًا جواب اسکو مل جاوے (۵) کمترین درجہ عارف یہ ہے کہ صفات حق اوسمیں ظاہر ہوں (۶) فاضلترین اوقات وہ ہے کہ وسواس خاطر نہو دین (۷) گناہ اتنا ضرر نہیں رکھتا جتنا برادر مسلمان کو خوار رکھنا (۸) جب تک غیر کی ہستی درمیان سے نہ اوٹھے بندہ ہو کر واصل نہیں ہو سکتا (۹) چار چیزیں گوہر نفس ہیں

حضرت خواجہ بزرگ کا اجمیر تشریف لاکر شہر سے باہر ایک درخت کے نیچے مع چالیس ہمراہیوں کے مقیم ہونا اور شتربان راجہ اجمیر کا وہاں کے بیٹھنے سے منع کرنا انکا وہاں سے اوٹھکر تالاب اناساگر پر آجانا اور شتران راجہ کا اپنی جگہ سے بیٹھ کر نہ اوٹھنا اور کفار کا نرغہ کر کے حملہ کرنا اور آپنے مٹھی خاک پر آیۃ الکرسی پڑھ کر کفار پر مارنا اور جسپر وہ خاک پڑی اوسکا تن بدن خشک ہو جانا۔ شادی دیو کا کفار کے ساتھ آنا اور آپ کا دیدار کر کے کفار کو مارنے لگنا اور شادی دیو کا بفرمودہ آپ کے قدح آب یا بدوح چڑہ کر اناساگر سے بھرنا اور تمام پانی اناساگر کا اوسمیں سما جانا اور اجیپال جوگی کا بجمعیت کثیر آنا اور طرح طرح کے طلسمات و منترہائے کو دیکھانا اور اسکا آسمان پر اوڑنا نعلین چوبی حضرت کا اسکو مارتے ہوئے زمین پر لانا اور اجیپال کا توبہ تائب ہو کر خرقۂ خلافت پانا اور عبد اللہ نام پا کر آپ کی دعا سے حیات ابدی حاصل کرنا۔ کتب مطولہ میں مندرج ہے۔ بخوف طوالت چھوڑ دیا ہے ۱۲

**نوٹ** لہ حضرت سالار مسعود غازی اور حضرت خواجہ بزرگ میں تقریبا دوسو برس کا تفاوت ہے کیونکہ سالار مسعود غازی بزمانہ سلطان محمود غزنوی ۴۲۴ھ میں شہید ہوئے تھے اور جنکا مزار بہرائچ میں زیارتگاہ خلق ہے اور رحلت خواجہ صاحب ۶۳۳ھ ہجری میں ہوئی ہے اور جو آپ کے مرید ہیں وہ مسعود غازی دوسرے ہیں ہمنام ہونیکی وجہ سے

| خاندان | اسمائے خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | عمر شریف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

اوّل درویشی کہ تونگری دکھلادے دوسرے گرسنگی کہ سیری ظاہر کرے تیسرے اندوہگینی کہ خرمی کا پیرایہ رکھتی ہو چوتھے یہ کہ دشمن کے ساتھ دوستی کرے (۱۰) مومن وہ ہے کہ تین چیزیں دوست رکھے پہلے فقر وفاقہ دوسرے بیماری تیسرے موت (۱۱) آدمی قرب حاصل نہیں کرسکتا مگر اہتمام نماز سے کیونکہ نماز مومن کے لئے معراج ہے (۱۲) عارف وہ ہے کہ ہر روز اسپر سو ہزار تجلی نازل ہوں اور وہ ایک شمہ ظاہر نکرے (۱۳) عاشق ومعشوق وعشق عالم توحید میں ایک ہیں (۱۴) حاجیان کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں اور بہشت چاہتے ہیں عارفان قلوب سے گرد عرش وحجاب عصمت طواف کرتے ہیں (۱۵) درحقیقت متوکل وہ ہے کہ محبت خلق سے اٹھالیوے اور قرار پکڑنے کے لئے اس راہ میں دو چیز ہیں ایک ادب عبودیت - دویم تعظیم حق تعالیٰ وغیرہ از مونس الارواح آپ ہمیشہ نماز نفل دوگانہ خالق یگانہ پڑھا کرتے تھے اور کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اکثر یہ بیت اور یہ مصرعہ فرمایا کرتے تھے ~~~ خوبرویان چو پردہ می گیرند + عاشقان پیش شان چنین میرند مصرعہ صحبت نیکان بہ از طاعت بود - تکملہ سیر الاولیا سے منقول ہے کہ ہر سائل جو آپ کے آستانہ معلی میں مشرف زیارت سے ہوتا ہے وہ خالی نہیں آتا صرور وہ حال پر ملال سے تبدیلی پاتا ہے جس رات کو آپ انتقال فرمائیں گے بعد نماز عشا دروازہ حجرہ خاص کو بند کردیا تھا اور اصحاب خواص کو اندر رفت حجرہ سے منع فرمادیا تھا محرمان درگاہ دروازہ حجرہ پر مقیم رہ کر تمام رات صدائے پائے کوبی سنتے رہے جیسا کہ کوئی وجد کرتا ہے آخر شب صدا بند ہوگئی وقت نماز فجر ہر چند دستک دی آواز ماری مگر جواب نہیں آیا تو ناچار دروازہ کھولا دیکھا کہ خواجہ صاحب برحمت حق پہنچگئے ہیں ~~~ درکوئے تو عاشقان چنان جان بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز - اسی رات کو چند اولیاء اللہ نے حضرت رسالت پناہ صلعم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں میں استقبال کو محبوب اللہ معین الدین کے آیا ہوں اور پیشانی مبارک پر بخط سبز یہ کلمہ حبیب اللہ مات فی حب اللہ لکھا پایا - قبر آپ کی اول خشت سادہ سے تعمیر ہوئی تھی بعد میں پہلی عمارت قبر کو اوسی طرح بحال رکھکر اوسپر صندوق سنگ مرمر کا بنوایا گیا ہے اسیوجہ سے قبر زیادہ تر بلند ہے آپ کا مقبرہ اول خواجہ حسین ناگوری نے بنوایا اور عمارت درگاہ شریف محمود بن خانجہاں وزیر ہوشنگ بادشاہ نے بنوائی تھی اور سومن کی یا سومن کھانے کی دیگ حضرت جہانگیر بادشاہ نے چڑھائی تھی جو اتبک موجود ہے اور جانب غرب روضہ مبارک کے ایک مسجد عالیشان تمام وکمال سنگ مرمر کی حضرت شاہجہان بادشاہ ہند نے بنوائی جو قابل دید اور بے نظیر ہے زمانہ حال میں ایک بڑا عالیشان مجلس خانہ مع آلات شیشہ - جھاڑ - فانوس وغیرہ اراکین سلطنت حضور نظام حیدرآباد دکن نے تعمیر کرایا ہے

آپ کے یوں تو خلیفہ بہت ہیں لیکن چند نامور خلفا تحریر ہوتے ہیں ۱- خلفائے عظام سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی (۲) خواجہ فخر الدین فرزند آپ کے (۳) شیخ حمید الدین ناگوری (۴) شیخ وجیہہ الدین (۵) شیخ حمید الدین صوفی (۶) برہان الدین عرف بدھو (۷) شیخ احمد (۸) شیخ محسن (۹) شیخ سلیمان غازی (۱۰) شیخ شمس الدین (۱۱) خواجہ حسن خیاط (۱۲) جیپال جوگی جس کا دوسرا نام عبد اللہ ہوا اور جس نے آپکی دعا سے عمر جاودانی پائی ہے اور خضر بیابانی کا خطاب پایا ہے اور کہتے ہیں وہ پہاڑ اجمیر میں ہوتا ہے اور بعض آدمیوں سے ملاقات بھی کی ہے ایسی صورت میں کہ کوئی شناخت نہ کرے - چنانچہ ایک وقت ایک ہیزم کش سے ملاقی ہوا اور شیر برنج اسکو کھلایا - (۱۳) شیخ صدر الدین کرمانی (۱۴) بی بی حافظہ جمال صبیہ سعیدہ آنحضرت (۱۵) شیخ محمد ترک نارنولی (۱۶) شیخ علی سنجری (۱۷) خواجہ یادگار نہروانی (۱۸) خواجہ عبد اللہ بیابانی (۱۹) شیخ مٹھا جن کے لئے آپ نے دعائے اکرام کی تھی اور آپ کی دعا کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں اسقدر عزیز ومحترم ہوئے کہ مخلوق اُن کا بول وبراز تک بطور تبرک لیجاتی کہ اُس کی خوشبو مشک وعنبر سے بھی زیادہ تھی (۲۰) شیخ وحید برادر شیخ احمد (۲۱) سلطان مسعود غازی وغیرہ ثاقب المحبوبین بحوالہ

| خاندان | نام ونسب | جائے پیدائش | تاریخ وفات وعمر | مزار مبارک | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

تحفۃ الاولیا واقتباس الانوار و مدارج المعبت از زبدۃ الحقایق - من تصنیف خواجہ قطب الدین بختیار کاکی لکھتے ہیں کہ ایک خرقہ خلافت خواجہ بزرگ بحضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی بھی پہنچا ہے لیکن سلسلہ چشتیہ لقا بیہ ہمارا بواسطہ خواجہ قطب الدین بخواجہ بزرگ پہنچتا ہے (دیکھو صفحہ ۴۲ مناقب المحبوبین مطبع حسنی)۔

## ذکر اولاد آنحضرت از مناقب المحبوبین بحوالہ مناقب الحبیب

آپ کی دو زوجگان سے تین پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی سب سے بڑے فرزند سید فخر الدین جو درجہ خلافت پاکر بیس سال سجادہ نشین رہے اور جن کی اولاد یکے بعد دیگرے آجتک بعہدہ سجادگی بلقب دیوان ہوتی چلی آتی ہے - دوسرے ابو سعید ضیاء الدین - تیسرے حسام الدین ابدال جو غائب ہوکر بصحبت ابدال ملگئے اور بی بی حافظ جمال دختر کہ جنکا مزار پر انوار بیرون روضہ مبارک آپ کی زیارت گاہ خلایق ہے (اقتباس الانوار) و مجاوران آستانہ علیہ کی اولاد سید فخر الدین ساکن قصبہ کرد کہلاتے ہیں اور انکی زبانی معلوم ہوا کہ وہ سادات عالی نسب قصبہ مذکور سے ہیں بسبب محبت وروحانیت پاک حضرت خواجہ بزرگ وطن سے جدا ہوکر اجمیر شریف میں سکونت اختیار کرلی تہی چنانچہ انھیں میں سے آجتک یکے بعد دیگر خدمت آستانہ متبرکہ کرتے چلے آتے ہیں۔

| خاندان | نام ونسب | جائے پیدائش | تاریخ وفات وعمر | مزار مبارک | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت خواجہ قطب الدین نام بختیار کاکی اوشی لقب بن کمال الدین احمد بن سید موسی اوشی | وقت شب اوش اوش قصبہ ہے ولایت فرغانہ میں اور فرغانہ بابین سمرقند واندجان کے ہے | ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ ہجری تاریخ وفات خواجہ جیو یا او خواجہ بود عمر ۷۵ سال | قصبہ مہرولی معروف قطب صاحب تحصیل مہرولی ضلع دہلی | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین اقتباس الانوار تذکرۃ المشایخ روضۃ الاقطاب بحوالہ فوائد السالکین اداب السالکین عزائب نگار | آپ صحیح النسب سید حسینی ہیں آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام جعفر پہنچتا ہے آپ کے ولی مادرزاد ہونے کی حکایات مطولہ میں درج ہیں - آپ اعظم واکمل خلفائے حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری ہیں آپ چار سال چار مہینے کے ہوئے تو بحکم خدا قاضی حمید الدین ناگوری آپ کے استاد بنے اور چار روز میں آپ نے ان سے قرآن ختم کیا پہر قاضی صاحب دہلی چلے آئے آپ نے تھوڑی مدت میں تحصیل علوم کرلی پہر جذبہ الہی نے کشش کی اور بغداد پہنچے اور مسجد امام ابو اللیث سمرقندی میں حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی کی ملازمت میں مشرف ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں خرقہ خلافت پایا اور حسب الارشاد پیر روشن ضمیر کے بہ قطبیت دہلی مقرر ہوئے |

قاضی حمید الدین ناگوری آپ کی تشریف آوری دہلی بشارت پاکر اپنے گہر میں آپ کو بڑی تعظیم وتکریم سے لائے باوجودیکہ قاضی صاحب نسبت استادی رکہتے تہے لیکن ادب وخدمت گذاری میں اسقدر کوشش کرتے تہے کہ دیکہنے والے حیران رہ جاتے تہے اور کہتے تہے کہ قطب الدین

**نوٹ** وجہ تسمیہ بختیار بقول مناقب المحبوبین - بزبان ثقات سناہی بختیار نام ایک قوم کا ہے سادات سے اور لکہتے ہیں کہ اکثر اس قوم کے صوفیان بختیے ملے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ قطب صاحب ہماری قوم سے تہے دیگر روایت آپ پانچ سال کے تہے کہ آپ حضرت شیخ ابو الحفص کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ممدوح نے دیکہتے ہی فرمایا اے لڑکے خوب بختیار ہستی کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرد ـ وجہ تسمیہ کاکی بالکلی لغت میں روٹی خشک کو کہتے ہیں دل خواجہ صاحب بسبب تنگی معاش شرف الدین بقال سے قرض لیکر صرف احتیاج کیا کرتے تہے ایکروز عورت بقال نے ایکے حرم محترم سے کہا کہ اگر ہم نہ ہوتے تو تمہارا حال کیا ہوتا یہ کلام عورت بقال کا ناگوار گذرا اور انکے حرم نے حضرت صاحب سے عرض کیا فرمایا آج سے قرض نہ لیا کرو کہانے کی ضرورت ہو تو فلاں طاق سے ہاتھ ڈالکر لے لیا کرو چنانچہ وقت ضرورت طاق میں ہاتھ ڈالکر کاکہائے گرم روٹی نکالتیں اور صرف کرتیں دیگر از افضل الفوائد - ایکروز آپ حوض شمسی پر بیٹہے ہوئے تہے اور ہوا سرد تہی یاران کہا کہ اگر اس وقت کاکہائے گرم ہوتے تو کیا اچہا ہوتا آپنے پانی تالاب شمسی سے گرم کاک نکال کر یاروں کو دی اور خود بہی تناول فرمائی کاک لفظ فارسی بمعنی کلچہ و نان تنوری عربی کیک ہے تیسری وجہ سرکار ملک زادہ

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|

قطب المشایخ ہے آخر الامر ان کے اوستاد قاضی حمید الدین ناگوری نے با وصفیکہ آپ خلیفہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری تھے نعمت خلافت آپ سے بھی پائی آپ شان عظیم اور رتبہ رفیع رکھتے تھے اور مستجاب الدعوات جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا وہ ہوکر رہتا تھا اور جو کوئی آپ کی صحبت میں رہتا صاحب ولایت ہوتا اور جسپر نظر لطف آپ کی ہوتی عرش سے تحت الثریٰ تک اوسی گھڑی کشف ہو جاتا الغرض آپ کی سماع میں مخالفت کرتے قاضی صادق و قاضی عماد اور انکی پاداش میں اون کے فوت ہونیکا سیر الاقطاب سے ملاحظہ کریں نیز سماع در ہوا معلق کی دو نقل روضۃ الاقطاب میں ان کے درج ہیں بخوف طوالت یہاں انہیں الفاظ پر اکتفا کیا گیا ایک روز قوالوں نے یہ بیت بڑھی اور خوش الحانی سے الاپی ~~سرود چیست کہ چندین فسون عشق در دست + سرود محرم عشق ست و عشق محرم او~~ آپ سات شبانہ روز بیہوش سے الا وقت نماز فوت نہیں ہوتا تھا۔ مشغولی پیران چشت کے دو رکن ہیں ایک رکن نماز دوسرا سماع ہے۔ نماز میں ہوش باخود اور سماع میں بیخود۔ آپ کے انتقال کی کیفیت اسطرح پر ہے۔ ایک روز ہنگام سماع خانقاہ قاضی حمید الدین ناگوری میں گرم تھا اور قوال یہ بیت کہ رہے تھے ~~عاشق رویت کجا بیند بکس + بستہ مویت کجا یابد خلاص~~ - خواجہ صاحب کو حالت ہوئی اور قوالوں کو اپنے آگے طلب کیا کہ اسی اثنا میں صلاح الدین و نصیر الدین نے یہ بیت احمد جام شروع کیا ~~کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگر ست~~ اس شعر کے سننے سے آپ کی ایسی حالت ہوئی کہ ایک حسب میں بقدر دس گز کے فاصلہ پر اوپر سے زمین پر آئے اول مصرعہ کے پڑھنے پر آپ بیدم محض ہو جاتے اور دوسرے کے پڑھنے سے زندہ اسیطرح تین روز تک یہی حالت و نقشہ رہا اور استخوان جسم مبارک اپنی جگہ نہیں رہے تو تیسرے روز قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین نے التماس کی کہ خلفا سے آپ کا قایم مقام کون ہوگا آپنے فرمایا فرید الدین مسعود اور جو خرقہ و نعلین و مصلا خواجہ بزرگ سے مجھے پہنچا ہے وہ انکو پہنچا دینا آخر الامر قوالوں کو دوسرے مصرعہ کے پڑھنے سے روکا اور آپ نے جان عزیز کو سپرد جانان کیا حضرت سلطان شمس الدین التمش نے آپ کو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھی۔

میر حسن دہلوی نے جو ایک غزل اسی زمین میں کہی ہے وہ اشارت اسی قصہ سے ہے ~~جان بریں یک بیت داد ست آں بزرگ + آرے آن گوہر زکانے دیگر ست~~ **کیفیت مزار مبارک** آپ کا مزار پر انوار کشادہ اور پر فضا جگہ حسب وصیت ہے جسکو روضہ من ریاض الجنت کہنا بجا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت بابا فرید گنج شکر آپ کے خلیفہ اعظم تالاب شمسی سے لوکریاں مٹی کی عصر و مغرب کے درمیان اٹھا کر مزار پر ڈالتے تھے جو مزار مبارک پر جو کی لون پڑی ہیں اور اسپر غلاف پوشش پڑا رہتا ہے۔ شمالی دروازہ درگاہ کا اسلام شاہ کے عہد میں ۱۵۹۱ عیسوی میں یوسف خان نے بنوایا اور غربی دروازہ شاہ عالم کے وقت میں شاکر خان نے تعمیر کرایا مزار کے گرد سنگ مرمر کا کٹہرہ جالی دار محی الدین شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ رکن سلطنت نظام حیدر آباد دکن نے بست و یکم صفر ۱۳۱۳ھ میں غلام حسین سنگ تراش کے اہتمام سے بنوایا اور ہر چہار گوشہ مزار شریف پر محمد اکرام اللہ خان رئیس دہلی نے چار ستون سنگ مرمر نصب کرائے **ذکر فرزندان آنحضرت** آپ کے فرزند شیخ احمد جنکو خواجہ احمد تتماجی بھی کہتے ہیں آپ بزرگ عصر و وحید دہر بڑے فرزند خواجہ قطب صاحب ہیں بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے ۶۳۵ھ بعہد ملکہ رضیہ سلطان دختر شمس الدین التمش کے وفات پائی اور تا زمانہ حضرت سلطان المشایخ زندہ تھے دویم فرزند آنحضرت شیخ محمد نام طفولیت ہی میں بحق واصل ہوئے و بقول حضرت سلطان المشایخ وہ دونوں بھائی توام یعنی جوڑواں ہوئی تھی (از شواہد نظامی)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ سعد الدین سے کئی من میدہ گندم واسطے پکانے کے کاک بزرگ کے ہاں لائے کاک پر کاک تنور میں لگا کر قضا کار سو گیا بیدار ہوکر دیکھا تو تمام کاک جلگئے ملازم ملک زادہ دیکھکر غضبناک ہوا اور زدو کوب کرنے لگے اتفاقا آپکا گذر اسطرف ہوا اور حالت نان پز پر دیکھکر رحم آیا اور ملازمان مذکور کو کہا کہ اگر تمہارے کاک درست ہو جائیں تو کیا تم اسکو چھوڑ دو گے انھوں نے کہا ایک دیوانہ ہے تو کام بڑھا ہی تھا دوسرے دیوانہ کو دیکھو کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے دیکھیں دیوانہ کیا کرتا ہے آپنے وہ سب کاک اپنے ہاتھ سے تنور میں ڈالدے اور تہوڑی دیر میں تمام پاکیزہ اور اچھی طرح پکی ہوئی نکال لئی وہ سب

| خاندان | نام صاحبان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | شیخ حمید الدین صوفی سیوالی کینت ابو احمد لقب سلطان التارکین | سوال موضع ہے دو فرسنگ اجمیر شریف سے تابع ناگور | ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۶۷۳ ہجری | ناگور جنوبی ہند میں مشہور شہر ہے تبرّا اور تبرک | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار مونس الارواح | آپ اولاد حضرت سعید بن زید ہیں جو اصحاب عشرہ مبشرہ سے تھے اور خلیفہ اعظم حضرت خلیفہ بزرگ معین الدین حسن سنجری سے متقدمین مشایخ ہند کے ہیں عمر طویل رکھتے تھے چنانچہ ابتدائے ولایت حضرت سلطان المشایخ بصدر حیات پر رسالہ عشقیہ آپ کی تصنیفات سے ہے اول آپ ہی نے تصنیفات حقایق و معارف کی ہندوستان میں کی ہیں التارک من الدنیا والفارغ من العقبیٰ والموصول الی اللہ سلطان التارکین حمید الدین صوفی لقب فرمودہ خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ کی اور حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی کی باہم دربارہ بحث فقر و غنا خط و کتابت |

بہت ہوتی رہی اور شیخ صاحب موصوف نے ہر چند تحریر جواب میں بہت کوشش کی لیکن عہدہ برا نہیں ہوئے

**کلمات طیبات از مونس الارواح** اہل شبہہ کے مانند حق تعالیٰ کا طالب نہو اور معطلوں کی مانند ترک طلب نہ کر۔ خدائے تعالیٰ و تبارک کسی جہت میں نہیں ہے کہ تو اسطرف ڈھونڈے اور کسی مکان میں نہیں کہ تو جستجو کرے وہ آنیوالا نہیں کہ کوئی اسکو بلائے وہ دور نہیں کہ کوئی اسکے نزدیک ہو گم شدہ نہیں کہ کوئی اس کی تلاش کرے وہ زمانی نہیں کہ زمانہ کا منتظر ہو یہ سب طلب کی نفی ہے پس اثبات کیا ہوگا چاہئے کہ اپنے اوصاف کی نفی کرے کہ بشریت سے گذر جائے اور ہر چیز سے علحدگی پائے۔ طلب یہ نہیں کہ اوسکا اثبات کرے طلب یہ ہے کہ اپنی ہستی کو مٹا دے طلب وہ نہیں کہ اسکی طرف دوڑے طلب وہ ہے کہ آپ کو اسمیں فنا کرے طلب وہ نہیں کہ تو اوسکو ڈھونڈے طلب وہ ہے کہ خود گم ہو جائے آئینہ کو صاف کر جب صاف ہوا ضروری الوجود سے فرمایا سلوک کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ دو جہان سے فارغ ہو اور مقصود یہ ہے کہ خود نز ہے ایک راہ در پیش ہے تاریک اور دور دراز اور تجکو عمر دی ہے بے ثبات اور کوتاہ اس تاریکی میں تیرے واسطے مطلع عنایت سے ایک چاند طالع کیا ہے اٹھ اور دوڑ اور اس ماہ منیر کو غنیمت جان اور اس عمر کو گذرا ہوا بیجان اپنے کو مردہ سمجھ۔ آپ سے پوچھا شریعت و طریقت کو کس طرح ایک جانیں فرمایا جس طرح ہم جان و تن کو ایک جانتے ہو اسی طرح طریقت جان شریعت کی ہے اہل شرع کی راہ نفس اور مال سے باہر آنا اور بفکر ذات حق کی طرف متوجہ ہونا اور سالکان طریقت کا راستہ جان و دل سے گذرنا اور راہ وحدت میں قدم رکھنا۔ کسی نے سوال کیا خدا کہاں ہے کہ ہم اس کی طرف توجہ کریں فرمایا کون سی جگہ ہے جہاں وہ نہیں اینما تولوا فثم وجہ اللہ پھر پوچھا کہ کسی نے اوسکو دیکھا ہے کہ دکھلاوے کہا اوسنے دیکھا ہے کہ جسکی آنکھیں ہیں بلکہ اوسنے دیکھا ہے کہ جس کے آنکھیں نہیں فرمایا فقر امر عدمی نہیں اور عدم کے ساتھ فخر کرنا مذموم ہے اور اسکے وجود کے ساتھ فخر کرنا محمود ہے۔ الفقر فخری یعنی فقر میرا فخر ہے اس جگہ سے رسول کریم نے فرمایا ہے۔

| خاندان | نام صاحبان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | شیخ عبد العزیز علی بن شیخ حمید الدین صوفی | | سنہ ۶۸۱ھ | ناگور | خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار و سیر الاولیا | آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ حمید الدین صوفی پدر خود ہیں آپ نے عین عالم شباب میں بحالت سماع جان بجانان سپرد کی تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ ایک روز صوفیوں کی مجلس سماع برپا تھی اور قوال اس بیت کو پڑھ رہے تھے ؎ فائدہ در گفتن بسیار چیست |

جان بدہ و جان بدہ و جان بدہ بمجرد استماع اس شعر کے آپ نے نعرہ مار کر فرمایا دادم دادم دادم اور جان بحق تسلیم کی۔

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | شیخ فریدالدین بن عزیزالدین یا عبدالعزیز صوفی المشہور بچاک پران | ناگور | سنہ ۷۰۲ھ | دھلی کہنہ بجانب جنوب بجے منڈل | روضۃ الاقطاب | آپ نبیرہ وخلیفہ اپنے جدامجد حضرت شیخ حمیدالدین سلطان التارکین ہیں اور کتاب سرورالصدور ملفوظات شیخ حمیدالدین آپ کی جمع کی ہوئی ہے آپ کے مزار کے قریب ایک گول پتھر مانند خراس یعنی چکی کے پڑا ہے کہتے ہیں کہ شیخ حالت سماع میں اپنی گردن میں ڈال لیا کرتے تھے اور حالت وجد میں اس پتھر کو گلے میں ڈالکر ناگور سے دھلی تشریف لائے تھے |
| پیشوائے چشتیان | میر سید حسین خنگ سوار آپ کو سید حسین مشہدی بھی کہتے ہیں | | سنہ ۶۰۷ھ بقولے سنہ ۶۱۷ھ | بالائے کوہ تاراگڈھ اجمیر شریف | مراۃ الاسرار | آپ کی نسبت ارادت بسلسلہ اباء واجداد خود آئمہ اہلبیت سے تھی اور رواسطے ستر حال بلباس اہل دنیا وبصحبت اغنیا رہا کرتے تھے وکمالات سیکھتے تھے و موافق سنت جاد خود بہ نیت جہاد ہمراہ شہاب الدین غوری ہندوستان میں آئے تھے اور آپ کو شہاب الدین غوری ایبک کی رفاقت میں چھوڑ گئے تھے اور انھون نے آپ کو حکومت اجمیر کہ اسوقت پائے تخت راجہ رائے پتھورا تھا مقرر کیا امیر موصوف |

کو خدمت میں حضرت خواجہ بزرگ اجمیر ارادت اور بہت محبت تھی مشرکان آپ سے سخت عداوت دینی رکھتے تھے اور فرصت وقت کو دیکھتے تھے جب خبر وفات قطب الدین ایبک پہنچی اسوقت اہل لشکر اکثر اکناف واطراف اجمیر شریف گئے ہوئے تھے اور آپ معدودے چند اوپر قلعہ اجمیر کہ اوسکو سنلی کہتے ہیں قیام پذیر تھے اوسوقت میں مشرکان قابو پاکر ہر چہار طرف سے مثل مور وملخ آن پڑے اور آپکو مع ہمراہیان اندھیری رات میں شہید کر کے اپنے اپنے مسکن کو چلدیے جسکو خواجہ بزرگ نے برسر قلعہ تشریف لیجاکر نماز جنازہ ادا کی اور برسر کوہ دفن کیا وہ جائے نہایت پر فیض اور غایت فرح بخش ہے مولف بھی اسجگہ سے فیضیاب ہوا ہے ایسی جگہ پر فضا ودلربا کم دیکھنے میں آئی ہے۔ آپ کے مزار پر انوار سے اب بھی شہادت کی شان ٹپکتی ہے۔ حضرت عبدالرحمان مولف مراۃ الاسرار فرماتے ہیں کہ وقت زیارت مرقد اقدس حجاب وجود عنصری درمیان سے اٹھ گیا تھا اور روحانیت حضرت مسعود غازی کو اس جگہ حاضر پایا تھا اور عجیب احوال واسرار رونما ہوا تھا وبموجب اشارت آپ کے رات کو آپ کے روضہ مبارک پر رہا حق تعالی نے بوجہ روحانیت حضرت موصوف حقیقت عالم ارواح بیش از وجود عنصری وحقیقت بہشت ودوزخ باجمیع مراتب منکشف کردیے تھے۔

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | شیخ حمیدالدین دھلوی | | سنہ ۶۴۰ھ | دھلی کہنہ جائے قبر معلوم نہیں | رسالہ حبیب | آپ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری سے مشرف باسلام ومرید ہوئے اسوقت میں جبکہ تسلط سلطان معزالدین سام کا ہوا اور راجہ پتھورا مارا گیا فتح دھلی حاصل ہوئی خواجہ بزرگ غزنین سے دھلی تشریف لائے ایک روز آپ نے سات آدمیوں کو تبکارہ میں مشغول بہ بت پرستی دیکھ کر انکو اپنے |

کلام ہدایت بخش سے ایسا مفتون کیا کہ اوسیوقت وہ مشرف باسلام سبکے سب ہوگئے آپ نے ان میں سے ایک کو جو سبکا سردار تھا حمیدالدین کے لقب سے ملقب کیا اور دوسرون کے لئے کچھہ اور نام تجویز کئے انھون نے عرض کی کہ ہم نے کفر واسلام میں دامن شرکت ہاتھ سے نہیں دیا چاہتے کہ لقب میں بھی شریک رہیں خواجہ صاحب نے اوسوقت ان سبکو بلقب حمیدالدین ملقب فرمایا لیکن آپنے دھلی میں قیام فرماکر شہرت حاصل کی تھی

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ پیدائش | تاریخ وفات | جائے مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت شیخ نظام الدین ابوالموید | | سنہ ۶۶۲ھ بعہد سلطنت غیاث الدین بلبن | دہلی کہنہ تکیہ تذکرۃ العابدین میں ہے مزار کوئل جسکو علیگڈہ کہتے ہیں | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفائے اعظم حضرت خواجہ قطب الدین سے ہیں صاحب خزینۃ الاصفیا رقم طراز ہیں کہ پیر طریقت آپ کے شیخ عبدالواحد غزنوی تھے۔ جو شمس العارفین مشہور تھے جب آپ دہلی تشریف لائے اور صحبت خواجہ صاحب موصوف میں رہے اور فیض صحبت اٹھایا تو پیران چشت میں شمار ہونے لگے اور یہی خطاب شمس العارفین کا آپ کے شیخ نے آپ کو بھی عطا کیا تھا اور شیخ جمال کوئلی کہ اکابر اولیاسے گذرے ہیں اور جنکا مقبرہ کوئل میں ہے آپ کی اولاد سے ہیں۔ |
| پیشوائے چشتیان | شیخ بدرالدین غزنوی | . | سنہ ۶۵۷ھ | دہلی کہنہ پایان مزار حضرت خواجہ قطب الدین | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا مناقب المحبوبین | آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی ہیں سماع میں بہت غلو آپ کو تھا جملہ مشایخ وقت آپ کی بزرگی کے معترف تھے سالہا خادم پیر خود رہے اور نہایت ضعف پیرانہ سالی میں طاقت چلنے پھرنے کی نہیں رکھتے تھے لیکن وقت سماع مثل طفل دہ سالہ کے وجد و رقص کرتے تھے کسی نے کہا اس عالم پیری میں کس طرح رقص کرتے ہو جواب پایا شیخ رقص |

نہیں کرتا ملکہ عشق رقص کراتا ہے ع من اگرپیر شدم عشق جوان ست ہنوز مناقب المحبوبین میں ہے آپ کے خلیفہ عماد الدین ابدال اور اون کے خلیفہ شہاب الدین عاشق اور اون کے خلیفہ شرف الدین بوعلی قلندر اور اون کے خلیفہ مصطفی امانی اور اون کے خلیفہ شاہ احمد چشتی اور اون کے خلیفہ شاہ برھان چشتی کہ بلدہ تالہ ڈھولہ میں استودہ ہیں و نیز یک سلسلہ قلندریہ از شاہ حیقر قلندر رومی خلیفہ آپ کے سے جاری ہے

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ پیدائش | تاریخ وفات | جائے مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سہروردی ثم الچشتی نام محمد عطاء اللہ محمود البخاری | . | شب پنجم ماہ رمضان سنہ ۶۴۳ھ ۶۷۳ھ ہجری | دہلی کہنہ پائین مزار خواجہ قطب صاحب بلند چبوترہ دہلی سے ۱۱میل کے فاصلہ پر ہے | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار اقتباس الانوار شواہد نظامی بحوالہ سیر الاولیا اقتباس الانوار | آپ تین سال قاضی ناگور رہے ایک رات حضرت رسول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ گویا آپ کو اپنی طرف بلاتے ہیں علی الصباح قضا سے دست بردار ہو گئے اور ترک و تجرید اختیار کرکے بغداد پہنچے اور حضرت شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں شرف ملازمت حاصل کرکے مرید ہوئے ایک سال تک حاضر حضور رہ کر خرقہ خلافت اختیار کیا انھیں دنوں میں حضرت خواجہ قطب الدین بھی بغداد میں تھے آپ میں اور حضرت خواجہ قطب صاحب میں بدرجہ غایت محبت و اخلاص ہو گیا اور بعد زیارت حرمین |

الشریفین دہلی میں بہ صحبت حضرت قطب الاسلام حیات و ممات میں رہے اور کبھی جدا نہیں ہوئے اور حضرت موصوف سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور صاحب سماع و وجد و ذوق ہوئے آپ کی تصنیفات معارف و حقایق میں بہت ہیں از انجملہ طوالع الشموس جسمیں ہر جگہ موج موج اسرار حقیقت و فوج فوج معانی طریقت درج ہیں آپ نے صرف تین شخص کو مرید کیا اور کمال کو پہنچایا۔ شیخ احمد نہروانی۔ وحید الدین قصاب و شیخ حسن رسن تاب تھے۔ صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ بنائے سماع ہندوستان میں آپ ہی سے ہوئی ہے اور پیشین گوئی حضرت خواجہ عثمان ھارونی پوری ہوئی ہے چنانچہ فرمایا تھا کہ ایک مرد ہندوستان میں پیدا ہوگا کہ جسکا نام محمد و لقب قاضی حمید الدین ناگوری اور وہ سہروردی ہوگا چنانچہ منع سماع سہروردیان سے ہے بناء سماع بھی انھیں سے ہوگی تاکہ قدر چشتیان کی جانیں۔ شواہد نظامی

| نام خاندان | نام مصاحبان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | بحوالہ سیر الاولیا لکھتے ہیں جس کو قاضی صاحب موصوف سماع میں بے ضرب و بے اصول دیکھتے اپنی مجلس سے باہر کر دیتے تھے صاحب سماع کو چاہئے کہ رقص و تواجد بے ضرب و اصول نہ کرے یعنی تال و مول ہیں قوالوں کے ساتھ موافقت کرے تا رونق سرد کی جاتی نہ رہے اور لذت قایم رہے آپ نے بعد نماز تراویح و نماز وتر کے سر مبارک سجدہ میں رکھا و جان بمشاہدہ حق سپرد کی ۵ در کوئے تو عاشقان چناں جان بدہند + کانجا ملک الموت نیاید جائے۔ آپ کے صاحبزادہ ناصح الدین سجادہ نشین آپ کے ہوئے بڑے بزرگ مصدر کرامات و مظہر خارقات تھے ۶۰۴ ہجری میں وفات پائی اور جوار پدر خود مدفون ہوئے۔ |
| پیشوائے چشتیان | حضرت شیخ جلال الدین تبریزی | | سنہ ۶۶۲ھ بقول وفات روز دوشنبہ سنہ ۶۶۲ھ | بدایوں مشہور شہر ہے میدیل کھنڈ میں | خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار خیر المجالس | آپ عظمائے کرام خاندان چشت اہل بہشت سے ہیں اور فائدہ تمام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے پایا تھا اور بعض مشایخ نے آپکو خانوادہ سہروردیہ سے شمار کیا ہے اگرچہ آپ مرید شیخ ابو سعید تبریزی کے تھے لیکن جب شیخ ممدوح کو فوت ہو گئی تو بحضور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رہ کر کمال کو پہنچے اوس کے بعد کچھ مدت صحبت حضرت خواجہ معین الدین چشتی و خواجہ قطب الدین اوشی رہ کر فیض صحبت اٹھایا یہاں تک کہ خلفائے طریقۂ چشتیہ میں نامور ہوئے جب آپ دہلی تشریف لائے تو سلطان شمس الدین التمش نے بہت تعظیم و تکریم کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور کہا اسوقت شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام سے بادشاہ کا اس طرح تعظیم سے پیش آنا ناگوار ہوا اور کئی موقع پر ناحق متہم کیا اور ندامت اٹھائی بادشاہ نے عہدہ شیخ الاسلامی سے معزول کیا آپ شہر بدایوں چلے آئے اور وہاں سکونت اختیار کی ایک روز آپ اصحاب کے ساتھ کنارہ لب آب بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے اٹھکر تجدید وضو کی اور کہا اے درویشو طیار ہو کہ نماز جنازہ شیخ نجم الدین صغری ادا کروں کہ اونے اسیوقت انتقال دہلی میں کیا ہے اور بعد ادائے نماز جنازہ فرمایا کہ اگر میں بحبت تہمت اوس کے دہلی سے چلا آیا تھا تو وہ بھی بغیرت پیران کبار میرے کے اس جہان سے بدر ہو گیا۔ حضرت خواجہ علی آپ کے خلفاء سے تھے جنھوں نے دستار فضیلت اپنے ہاتھ سے حضرت سلطان المشایخ کو باندھی تھی قبولیت عظیم رکھتی تھی جو کوئی آپکو دیکھتا یقین کرتا کہ مرد خدا ہے۔ ایضاً مولانا علاء الدین اصولی بدایونی آپ منظور نظر حضرت جلال الدین تبریزی ہیں آپ اوستاد حضرت سلطان المشایخ تھے اور نہایت درجہ کے بزرگ و کامل خیر المجالس میں تحریر ہے کہ حضرت سلطان المشایخ نے آپسے قدوری سبقاً پڑھی تھی۔ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی فرماتے ہیں کہ آپ کو فاقہ تھا آپ کنجارہ کھا رہے تھے کہ اتنے میں حجام آگیا واسطے ستر حال کے وہ کنجارہ شیخ نے اپنی دستار میں چھپا لیا حجام جب ڈاڑھی کا خط بنا چکا تو آپنے دستار حجامت کے لئے اوتاری وہ کنجارہ زمین پر گر پڑا الغرض اس حجام نے یہ ذکر کسی بزرگ ہمعصر سے کیا اوس بزرگ نے کئی من میدہ اور حنا و روغن زرد آپ کی خدمت میں ارسال کئے آپ نے قبول نہیں فرمائے اور رد کر دئے اور حجام کو ملامت کی اور کہا پھر میرے پاس نہ آیو حجام نے چند مریدان کی شفاعت سے خطا معاف کرائی |
| | حضرت خواجہ محمود موئینہ دوز | | سنہ ۵۵۶ھ | جوار روضہ قطب الاسلام بیرون دروازہ | خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار جانب حوض شمسی بر سر راہ | آپ مصاحبان و معتقدان خواجہ قطب الاسلام تھے جب کسیکو کوئی مشکل پیش آتی ہے کوئی ٹکڑہ پتھر یا اینٹ آپ کی قبر سے اٹھا لیجاتا ہے اور حفاظت سے رکھ چھوڑتا ہے جب مراد اسکی بر آتی ہے تو اس پتھر کے ہموزن شکر آپ کے مزار پر لاکر تقسیم کرتا ہے اور پتھر لاکر مزار پر رکھدیتا ہے |

نوٹ۔ ضرب کو تال اور اصول کو مول زبان ہندی میں کہتے ہیں ۱۲

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیان | حضرت سلطان شمس الدین التمش بن ایلم خان |  | ۲۰ شعبان سنہ ۶۳۲ ہجری بقول مراۃ سنہ ۶۳۳ ہجری | قسب صاحب عقب مسجد قوت الاسلام | مراۃ اسرار، خزینۃ الاصفیا، گنج کرامات، انا رضیا، سیر العارفین بحوالہ طبقات ناصری | آپ تمام برادر السلطنت دہلی مند کے بادشاہ بہت محمود اور صوفی مشرب تھے اور علمائے نامدار و مریدان با وقار حضرت خواجہ قطب الاسلام محبوب و منظور نظر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری تھے اگرچہ بظاہر مثل بادشاہی رکھتے تھے لیکن دل سے فقیر دوست۔ کم کھاتے۔ کم سوتے راتکو جاگتے لیکن کاروبار میں رات کے وقت غلاموں اور نوکروں کو تکلیف نہیں دیا کرتے تھے یہاں تک جب راتکو جاگتے پانی چاہے خود ہی نکالتے اور خود ہی وضو کر لیا کرتے تھے و تمام فضلاء و صلحا و اصفیا |

گنج فراوان بخشتے تھے اس طریقہ سے کہ برتن گلی میں زر خالص بھرکر اوپر اوس کے دانہ غلہ گندم ڈال دیا کرتے تھے تاکہ سخاوت در پردہ رہے اور داخل ریا نہو وے آپ بزرگ زادگان ترکستان سے تھے بسبب حوادث روزگار بحالت گرفتاری وطن سے ہندوستان آئے اور صدر جہان آپکو خرید لیا اسکے بعد آپ سلطان شہاب الدین غوری کے مملوک ہوگئے جسوقت سلطان قطب الدین ایبک کہ وہ بھی سلطان شہاب الدین کے مملوک تھے تخت دہلی پر متمکن ہوئے تو آپکو بجاگیرت شہر بداون ممتاز کیا اسکے بعد قطب الدین ایبک گھوڑے پر سے گر کے فوت ہوگئے اور آرام شاہ فرزند اُن کا فرمان روا ہوا۔ مگر اسمٰعیل سپہ سالار امیر داؤد دیلمی رکن سلطنت نے آرام شاہ سے ناراض ہوکر آپ کو بداؤں سے بلا کر تخت دہلی پر بٹھایا آپ بادشاہ ہندوستان بن گئے۔ بہت فتوحات کیں گوالیار پر قبضہ کیا شہر اوجین کو فتح کیا اور بتخانہ مہاکل کو جو بارہ سو سال سے آباد تھا سنہ ۶۳۲ ہجری میں ویران کیا اور بت صورت بکرما جیت کو وہاں سے دہلی لاکر توڑا اور زیر دروازہ مسجد قوت اسلام ڈالا فخر الملک بغدادی و نظام الملک وزرائے عالیشان بادشاہ کے تھے۔ سیر العارفین بحوالہ طبقات ناصری لکھتے ہیں انقلاب زمانہ سے آپ قید میں پڑ گئے تھے آپکو خواجہ جمال الدین نے خریدا اور غزنین لائے وہاں کوئی خریدار نہیں ہوا بخارا لے گئے اور وہاں سے تجارت کے لئے ہندوستان آئے اثنائے راہ کاروان سرائے میں قیام ہوا اور سلطان کو واسطے لانے طعام کے بازار بھیجا اتفاقاً خانقاہ شیخ شہاب الدین سہروردی پر گذر آپ کا ہوا اُسوقت اوحد الدین کرمانی بھی موجود تھے سلطان نے چند پیسہ پیش نظر شیوخ گذرانے اور التماس دعا کی شیخ نے فرمایا کہ میں اس شخص کے چہرے سے انوار سلطنت پاتا ہوں اوحد الدین کرمانی نے فرمایا آپ کی برکت سے سلطنت دیوی میں دین اسکا سلامت رہے گا حضرت سلطان المشائخ سے فوائد الفواد میں ہے کہ سلطان شمس الدین التمش منظور و مقبول از بہر و بزرگان کے ہیں۔ آپ نے تخمیناً ۲۶ سال سلطنت کی

| پیشوائے چشتیان | حضرت سلطان ناصر الدین محمود غازی بن حضرت شمس الدین التمش | مادہ تاریخ ذات سلطان زمانہ شاہ عادل | ۱۷ ذوالقعدہ سنہ ۶۶۴ یا ۶۶۲ ہجری | قطب صاحب سے جانب جنوب تا فاصلہ دو ڈھائی کوس | خزینۃ الاصفیا طبقات ناصری | آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سلطان شمس الدین التمش میں باپ کو ارادت حضرت فرید الدین گنج شکر سے تھی پہلے آپ حاکم بہرائچ رہے و بعد گذشتن علاء الدین مسعود برادر زادہ خود کے تخت نشین دہلی ہوئے تاریخ طبقات ناصری مولانا سراج صاحب منہاج آپ ہی کے نام سے ہے آپ بادشاہ نہایت حلیم الطبع و |

نوٹ: چونکہ سلطان شمس الدین شب خسوف میں پیدا ہوئے تھے اسلئے التمش نام رکھا گیا از مجمع کرامات و از غیاث اللغات التمش بالفتح و تائے فوقانی مفتوح و کسر میم و سکون شین معجمہ معنی فوج بیں

[illegible]

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

زاہد و پارسا تھے اور اپنی معاش کتابت مصحف سے رکھتے تھے نقل ہے ایکروز ایک امیر نے آپ کی مکتوبہ قرآن شریف میں ایک جگہ غلط کتابت کا اشارہ کیا آپ نے اوسپر نشان پنسلی کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لفظ صحیح تھا فرمایا مجھے اُسکا صحیح ہونا یقینی تھا لیکن میں نے بپاسخاطر امیر مذکور کے نشان کر دیا سبحان اللہ کیا حلیم الطبع تھے سوائے ایک بیوی کے دوسری نہیں رکھتے تھے جو اپنے ہاتھ سے کھانا پکایا کرتی تھی ایک روز آپ کی بیوی نے درخواست خادمہ کی۔ آپ نے منظور نہیں فرمایا۔ بادشاہ ہندوستان ہو کر ایسا محتاط ہونا آپ ہی کے حصہ میں تھا آپ نے بیس سال کی راہ سلطنت کی چونکہ بعد آپ کے کوئی وارث نہیں تھا اس لئے الغ خان وزیر بادشاہ ہوا اور غیاث الدین بلبن خطاب اپنا مشہور کیا المولف ان دونوں بادشاہوں کا حال صلحاء کے ساتھ اس لئے لکھا گیا کہ اُنھوں نے بادشاہت دینی بھی حاصل کی تھی۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیاں | حضرت خواجہ فریدالحق والدین مسعود گنج شکر اجودہنی الفاروقی بن قاضی جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب<br>نام آپ کا مسعود ہے اور لقب فریدالدین گنجشکر قطب الموحدین وقطب الزاہدین | قصبہ کھوتوال جسکو فی زمانا جاولی مشائخ کہتے ہیں متصل مہار شریف مضافات ملتان سنہ ۵۶۴ ہجری | پانچویں محرم روز سہ شنبہ سنہ ۶۶۴ بقول شیخ زاہد نظامی بحوالہ فوائد الفواد وراحت القلوب سنہ ۶۵۹ ہجری<br>تاریخ وفات بلفظ مخدوم عمر ۹۵ سال واضح رہے کہ ۹۵ سال کی عمر سنہ ۶۵۹ھ وفات کیے ہوتے ہیں | اجودھن جسکو بزمانہ حال پاکپٹن شریف کہتے ہیں ملک پنجاب ضلع منٹگمری میں واقع ہے | مراۃ الاسرار<br>خزینۃ الاصفیا<br>تذکرۃ المشایخ<br>سیرالاقطاب<br>جواہر فریدی<br>سیرالعارفین<br>انوارالعارفین<br>سیرالاولیا<br>اثارالاولیا<br>تذکرۃ العابدین | آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بفرخ شاہ بادشاہ کابل اور وہاں سے بچند واسطہ بحضرت سلطان ابراہیم ادھم بلخی اور وہاں سے بچند واسطہ بفاروق اعظم حضرت عمر بن الخطاب پہنچتا ہے آپ کے والد ماجد خواہرزادہ سلطان محمود غزنوی تھے جو بعہد سلطان شہاب الدین غوری کابل سے لاہور میں اور وہاں سے کچھ دنوں قصور میں سکونت رکھی اور حسب الحکم بادشاہ ہند ملتان میں تشریف لے گئے اور اس جگہ دختر مولانا وجیہہ الدین خجندی سے متاہل ہوئے آپ محبوب ترین خلیفہ و قائم مقام حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیاری کے ہیں و بخطاب قطب الموحدین و قطب الزاہدین و گنج شکر مخاطب ہوئے آپ کو حضرت خواجہ معین الدین سنجری |

نوٹ اول نام اجودھن تھا جسوقت حضرت گنجشکر نے وہاں استقامت فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا اکثر مردمان مشایخ دیار رور و دراز سے دریا عبور کرکے زیارت کے لئے آتے تھے اور پٹن بزبان پنجابی گذر دریا کو کہتے ہیں اس لئے پاک پٹن کے نام سے مشہور ہوا کذا فی خیرالاذکار۔

وجہ تسمیہ گنجشکر بچند وجہ اول آپکے مرشد نے روزہ طے رکھنیکا ارشاد فرمایا بعد تین روز افطار کے لئے ایک شخص کچھ کھانا لایا جو کہا نیکے ساتھ ہی نکل گیا آپکے مرشد نے فرمایا وہ طعام شیہ شرابخور کے گھر کا تھا۔ آیندہ جو چیز غیب سے پہنچی اس کے ساتھ روزہ کھولنا۔ تین روز گذر گئے کچھ نہ آیا یہانتک کہ ۷ روز گذرے کچھ کھانے کو نہ پہنچا آخر شدت بھوک سے بہت بیطاقت ہو کر چند سنگریزہ اُٹھا کر منھ میں ڈال لئے جو شکر ہو گئے حضرت شیطانی جانکر منھ سے نکال دئے بوقت نیم شب پھر اسیطرح سنگریزے شکر ہو گئے جانا کہ یہ مواہب الہی ہے مرشد نے فرمایا تھا جو غیب سے ہے وہ عیب سے گنجشکر و شکر بار و شکر خوار کے لقب سے ملقب فرمایا دوسری وجہ سوداگر کے پر بار شکر کا نمک ہو جانا اور پھر نمک کا آپکی زبان کی تاثیر سے شکر ہو جانا۔ خانجہان محمد بیرم خان اس قصہ کو نظم میں اسطرح فرماتے ہیں سہ کان نمک جہاں شکر شیخ بحروبر + آن کز شکر نمک کند و ز نمک شکر رباعی کان نمک و گنج شکر شیخ فرید + کز گنج شکر کان نمک کرد پدید + ز کان نمک کرد نمک گشت شکر شیرین تر از این کرامتے کس نشنید تیسری وجہ کیچڑ میں آپ کا پیر پھسلا اور بعض پاسے وقدرے کیچڑ آپکے منھ میں چلی گئی اور شکر ہو گئی چوتھی وجہ آپکو طفولیت میں شوق شیرینی کھانیکا تھا آپ کی والدہ ماجدہ تھوڑی سی شکر تکیے کے نیچے رکھدیا کرتی تھیں اور صبح کو آپ لیکر کھا لیا کرتے تھے ایکروز شیرینی رکھنی بھول گئیں آپنے حسب عادت صبح کو اُٹھکر روز سے دو چند شکر موجود پائی

اور وجہ سب کا ثانی [illegible] اور دعا کی [illegible]

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

سے جبیں بخشی ہوا ہے - ایک روز آپ قاضی حمید الدین کی مسجد میں کتاب نافع پڑھ رہے تھے کہ حسن اتفاق سے حضرت خواجہ قطب صاحب اسی مسجد میں پہنچے آپ سے پوچھا کہ کیا پڑھتا ہے - عرض کیا نافع آپ نے فرمایا انشاء اللہ نافع ہوگا آپ کو یہ سخن حضرت خواجہ صاحب کا ایسا دل میں موثر ہوا کہ مرید ہوگئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا تحصیل علم میں کوشش کرو کہ نا بے علم مسخرہ شیطان ہوتا ہے آپ تحصیل علم کے لئے بغداد پہنچے و بشرف صحبت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و سیف الدین باخرزی و سعدی حموی و سعد الدین حموی و شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ فرید الدین محمد نیشاپوری وغیرہ مستفیض ہوئے اور اسکے بعد دہلی پہنچکر حاضر حضور مرشد خود ہوئے حضرت صاحب موصوف نے تکمیل و ترتیب آپکی بہ سعی بلیغ فرمائی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا اور حسب فرمان مرشد خود مسجد جامع حاجی مقام اوچہ میں چالیس رات نماز معکوس ادا کی کہتے ہیں جب وقت وفات آپکے مرشد کا قریب پہنچا تو انہوں نے خرقہ و عصا و نعلین چوبی بطور امانت حوالہ قاضی حمید الدین ناگوری کرکے وصیت کی کہ یہ امانت فرید الدین مسعود کو دیدینا چنانچہ جس روز آپ کا انتقال ہوا کشف سے معلوم کرکے اوسیوقت روانہ دہلی ہوئے اور موافق وصیت مرشد سجادہ نشین و قایم مقام اپنے مرشد کے ہوئے اور خرقہ متبرکہ زیب تن کیا جس وقت ہجوم خلقت بہت ہونے لگا تو آپ ہانسی چلے گئے اور وہاں شیخ جمال الدین ہانسوی کو مشرف ارادت کیا اور آخر عمر میں قصبہ اجودھن میں تشریف لے گئے یہ مقام غیر مشہور انام تھا اور مقصود یہ تھا کہ کسیکو اطلاع نہو وسے اور ہجوم خلقت مخل عبادت نہ ہووسے باوجود کثرت عیال داری شغل ڈیلہ کریر بالکل کریر خورش تھے - حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ جس روز گھر میں ڈیلہ بالکل کریر ہم سیر ہوکر کھاتے تھے وہ روز ہمارے لئے گویا عید کا ہوتا تھا ایکروز خادم نے ایک درم کا نمک قرض لیکر کھانے میں ڈالا جب افطار کیوقت طعام آپکے آگے آیا آپنے فرمایا کہ اس طعام میں مجھے بوسے اسراف آتی ہے اسکا کھانا مجھے روا نہیں کلمات طیبات آپ کا مقولہ ہے کہ نظام الدین جان - علاء الدین صابر صبر - جمال الدین جمال و شیخ بدرالدین اسحاق ہاتھ ہمارے ہیں (دیکھو تذکرۃ العارفین) دیگر (۱) اگر سخن از حد در سید ن بحق (۲) نادان را زنده مدان وازنادان دانا حذر کن (۳) نان ہر کس مخور ولیکن نان ہمہ کس را بده (۴) دل را بازیچہ دیو مساز (۵) پنہان خویش را بہتر از آنکہ آشکارا بدان (۶) نفس را بزرگ جاہ مغرور مکن (۷) ہر چہ حل بہ مدعی آن گواہی دہد منزود از شر آن برخیز (۸) از ہیچ دشمن اگرچہ از تو خوش باشد ایمن مباش ہر کہ از تو بترسد از وی تو بترس (۹) بوقت شہوت خویشتن داری از ہمہ وقت زیادت کن (۱۰) چون زحمت حقتعالی رو بتو آید دار و مگریز اگر اسود گی خواہی حسد مکن (۱۱) ہمیشہ دران کوشش کہ بمرگ زندہ شوی (۱۲) زکات تین قسم ہے اول زکواۃ شریعت کہ دو سبت درم سے پانچ درم مستحقان کو دئے جاویں دوسرے زکات طریقت کہ دوسبت درم سے پانچ درم نگاہ رکھے جائیں اور باقی راہ حق میں ایثار کردئے جاویں تیسرے زکات حقیقت وہ ہے کہ ہر دو سبت درم راہ خدا میں دیدئے جاویں حضرت شیخ بہاء الدین اسحاق خلیفہ خاص و داماد آپکے نے عرض کیا کہ اسراف کیا ہے فرمایا جو کوئی بے نیت

نوٹ کلمات از اسرار الاولیا - طاقیہ دو قسم کا ہے اول طاقیہ جسکو لاطیہ کہتے ہیں جو سر کے ساتھ لگا رہتا ہے اور وہ طاقیہ علیحدہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے سر پر رکھا ہے دوم طاقیہ جو سر کے ساتھ لگا ہوا نہو یعنی سر سے بلند اور اٹھا ہوا ہے اسکو ناشزہ کہتے ہیں جو سیاہ ہوتا ہے - کلاہ چار ترکی یعنی چار پلڑی یا ترکی یہ کلاہ سر پر وہ رکھتا ہے کہ جو دنیا اور ما فیہا سے حظ بیزاری دیوے و صحبت اغنیاء سے اجتناب کرے ورنہ رسوا اور خراب ہوتا ہے ارشاد ہوا کہ جو کوئی چہار عالم کو نگاہ رکھے اسکو طاقیہ رکھنا روا ہے اول عالم چشم ہے کہ اسکو تمام چیزیں دیکھنے سے باز رکھے دوم عالم گوش کہ اسکو تمام باتوں سے جو ناشنیدنی ہیں باز رکھے سوم زبان تمام ناگفتنی سے باز رکھے چہارم ہاتھ کو تمام چیزوں کے سے باز رکھے فرمایا ہاتھ چومنا سنت رسول صلعم و انبیاء ہے جو کوئی دست مشایخ تعظیم کے ساتھ چومے حقتعالی اسکو گناہ سے ایسا پاک کرتا ہے گویا اسوقت مادر زاد ہوا اور یہ بھی فرمایا

| نام بزرگان | نام پیران / نام خلفاء | تاریخ ولادت / تاریخ بیعت | تاریخ وفات | مقام مزار | عمر شریف | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

دیوے یا واسطے خدا کے دیوے اسراف ہے اگر تمام عالم اوسکو دیویں اور وہ راہ خدا میں دیدیوین اسراف نہیں ہے (۳) درویشی
پردہ پوشی ہے۔ درویش کو چار چیز چاہئیے اول آنکھ بند تاکہ عیب کسی کا نہ دیکھے دوسرے کان کو بہرا نا کہ کوئی بات سننے کی بھی نہ سُنے
تیسرے زبان گُنگ تاکہ کوئی بات کہنے کی نہ کہوے چوتھے پائے لنگ تاکہ بخواہش نفس کسی جگہہ نہ جاوے اصل اس راہ کی حضوری دل
ہے اور حضوری دل اُسوقت حاصل ہوتی ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور دنیا سے پرہیز رکھے اور اہل دنیا کی صحبت میں نہ بیٹھے نقل ہے
حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی نے شیخ جمال ہانسوی کو چند روز کیلئے اپنے پاس رکھنے کو طلب کیا آپ نے فرمایا اے برادر کوئی جمال اپنا
کسیکو دیتا ہے لیکن شیخ موصوف نے شیخ جمال الدین ہانسوی کو بجذب باطن اپنی طرف کھینچا کہ اُس سے خود بخود شیخ جمال الدین نے حضور میں عرض
کی کہ اگر حکم ہو تو میں چند روز شیخ بہاء الدین کی خدمت میں گذاردوں اور دوبارہ وسہ بارہ عرض کرنا آپ کو خوش نہیں آیا اور غصہ میں فرمایا
کہ جا اور منھ سیاہ کر بمجرد اس کہنے سے تمام نعمتیں سلب ہوگئیں اور جنگل وبیابان میں پریشان وسرگردان پھرنے لگے ورنگ بشرہ دگرگوں
ہو گیا اور بدن میں زخم پڑکے خون وپیپ جاری ہو گیا آپ نے فرمایا کہ آئندہ کوئی ہمسے ذکر شیخ جمال کا نہ کرے اتفاقاً ایک بہود اگر جو آپکا
مرید تھا اُسنے شیخ جمال کے حال پر ملال کو دیکھکر سخت افسوس اور حیرانی ظاہر کی اور حاضر حضور ہوکر حال زار شیخ جمال الدین کا عرض کیا
آپ نے رحم فرمایا کہ اسکو لکھو وہ حاضر آوے اور ارشاد کیا کہ یہ رباعی لکھ۔ ہیچو رباعی رو گرد جہان بگرد پا آبلہ کن + گر ہیچو منے یابی ما را بلہ
کن + یک صبح باخلاص بیا بر در ما + گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن + شیخ بمجرد دیکھنے اس سرفراز نامہ کے حاضر حضور ہوئے اور قدموں پر آکر سر
رکھا دیر تک روتے رہے آپ نے مہربانی کرکے توجہ خاص فرمائی اور جس طرح پیشتر قرب ومنزل حاصل تھی اُس سے زیادہ سرفراز فرمایا
اور ارشاد ہوا کہ (جمال ما قطب عالم ست) دیگر حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا کو عالم غیب سے بشارت ہوئی کہ جو کوئی آج کے روز تیرا
منھ دیکھیگا اُسپر آتش دوزخ حرام ہو گی آپ نے اس فیض کو عام پہنچانے کی نیت سے بسواری چنڈول ہر کوچہ وبازار میں اپنے پھرنے کی
تجویز کی تاکہ ہر کوئی میرا منھ دیکھ لیوے۔ میاں بھورا خادم حضرت گنج شکر نے بازار میں یہ غلغلہ سنکر جسوقت چنڈول اون کا قریب تر اُسکے
آیا بجائے منھ دیکھنے کے اسطرف کو پشت کر لی اور کہا اگر کفش برداری حضرت گنج شکر سے آتش دوزخ حرام نہیں ہوئی تو نہ دیکھنے مونہ
شیخ ذکریا سے دوزخ اختیار ہے آپ نے یہ ماجرا سنکر فرمایا کہ جو کوئی مرید میرا اور مرید مرید میرے کا قیامت تک ہوگا اور میرے شجرہ میں
اوے گا آتش دوزخ انشاء اللہ اُسپر حرام ہو گی۔ دیگر آپ سیستان کے ملک میں ایک روز اوحدالدین کرمانی کی خدمت میں گئے اور ایسے
موقع پر چند کس دیگر صاحب کرامت پہنچگئے اتفاقاً ذکر کرامت چلا اور اُنھوں نے کہا اوحدالدین صاحب ولایت ہیں اول وہ کرامت
دکہلا دین۔ انھوں نے فرمایا حاکم اس شہر کا مجھسے عقیدہ نہیں رکھتا ازار پہنچاتا ہے عجب ہے کہ آج میدان مردان سے سلامت رہے
فرماتا تھا کہ اُسیوقت ایک آدمی نے آپکو خبردی کہ والی اس شہر کا اسوقت میدان میں گیند بازی کررہا تھا گھوڑے پر سے گرکر مر گیا
اُس کے بعد اشخاص مذکور نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے مراقبہ میں لیجاکر فرمایا کہ آنکھ سامنے کرو سب نے آنکھیں سامنے کیں سبکو
مع اپنے خانہ کعبہ میں کھڑا دیکھا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد پھر اپنے مقام پر پایا پھر اون مردمان کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم
نے بھی کچھہ دیکھا ؟ فی الفور درویشان نے سر اپنا اپنا خرقہ میں کر لیا اور غائب ہوگئے اور خرقے خالی پڑے رہ گئے آپکے مزار
پر انوار کا جنوبی دروازہ بہشتی دروازہ کے نام سے مشہور ہے اور وہ دروازہ ہر سال پانچوین محرم کو بعد نماز مغرب کھلتا ہے اور صبح کی
نماز تک کھلا رہتا ہے اس دروازہ سے رات بھر میں ہزاروں ہزار آدمی آپ کے روضۂ مبارک میں داخل ہوکر بعض کو تو نصیب سے اسقدر
موقع ملتا ہے کہ طواف کرے اور اگر بلا طواف ہی کثرت ہجوم کی وجہ سے دوسرے اصلی دروازہ سے مزار مبارک سے نکل جاتے ہیں اور اُن

بیان اولاد احفاد سجادہ نشین آنحضرت

| خاندان | نام سجادہ نشین | تاریخ جلوس | تاریخ وفات | مقام مدفن | حوالہ کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

بعد فریدہ فرید کے آواز لند اینوالوں آدمیوں سے شور وغل رہتا ہے مولف بروز تخمیناً چند سال ہوئے بھی بشرف زیارت ہوا تھا اسوقت بیں مخدوم دیوان پیر اللہ جوایا صاحب سجادہ نشین تھے۔ وجہ تسمیہ بہشتی دروازہ کی صاحب خزینۃ الاصفیا نے یوں لکھی ہے کہ حضرت سلطان المشایخ نے آپ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوکر واقعہ میں دیکھا کہ حضرت رسول صلعم درمیان دروازہ مذکور تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے نظام الدین (من دخل فی ھذہ الباب کان آمنا یعنی جو کوئی داخل ہوا اس دروازہ میں وہ امان میں ہے پس اس روز سے یہ دروازہ بہشتی دروازہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی ثقات سے سنا ہے کہ حضرت سلطان المشایخ نے آپ کے روضہ کی ایک ایک اینٹ پر ختم قرآن شریف کر کے روضہ بنوایا تھا۔ صاحب تذکرۃ المشایخ لکھتے ہیں کہ آپ کے سب سے بڑے فرزند شیخ شہاب الدین سے تھے جن کے ۵ صاحبزادے ہوئے دوسرے بدر الدین سلیمان اُن کے چھ فرزند اور پانچ دختر ہوئیں اور اولاد ان کی قریہ تاج سرور میں (جہاں خانقاہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی ہے) اور شیخ تاج الدین سرور صاحبزادہ بدر الدین سلیمان کے بھی وہیں آسودہ ہیں۔ تیسرے فرزند شیخ نظام الدین آپ کے دو فرزند ہوئے چوتھے سب سے چھوٹے فرزند شیخ یعقوب تھے جن کے دو فرزند اور دو بیٹیاں تھیں پانچویں نصیر الدین گیلڑ یا پچھالک ام کلثوم کے بطن سے تھے منجملہ آپ کی اولاد کے حضرت بدر الدین سلیمان اور اون کی اولاد و احفاد آجتک پاک پٹن شریف میں نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً سجادہ نشین بنام دیوان حسب ذیل ہوتے چلے آئے ہیں۔

| خاندان | نام سجادہ نشین | تاریخ جلوس | تاریخ وفات | مقام مدفن | حوالہ کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سجادہ نشینان پاکپٹن شریف | حضرت شیخ بدر الدین ملقب سلیمان بن خواجہ فرید الدین گنج شکر | . | ۴۔ شعبان ۶۶۹ھ ہجری از گلزار فریدی | پاک پٹن پہلوئے بابا فرید الدین گنج شکر | اخبار الاخیار گلزار فریدی | آپ خلف الرشید و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود حضرت فرید الدین گنج شکر تھے خواجہ عزو خواجہ رزرکہ خلفائے خواجگان چشت سے تھے بصدر حیات حضرت گنج شکر اجودھن میں تشریف لائے تھے حضرت گنج شکر نے تبرکاً و تیمناً مولانا شہاب الدین و شیخ بدر الدین ہر دو صاحبزادوں کو کلاہ ارادت خواجگان موصوف سے دلائی تھی و مرید کرایا تھا |
| ایضاً | دیوان حضرت علاء الدین بن شیخ بدر الدین سلیمان | . | ۷۲۲ھ ہجری از دنیات | جوار حضرت گنج شکر بگنبد عالی | شواہد نظامی | آپ سب نبیرگان حضرت فرید الدین گنج شکر سے ممتاز اور سرفراز تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ۱۶ برس کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے اور چون سال حق سجادہ نشینی ادا کیا چنانچہ الی الآن رسم سجادہ نشینی یکے بعد دیگرے جاری ہے۔ سلطان محمد تغلق نے آپ کے مزار پر گنبد عالی طیار کرایا تھا۔ |
| ایضاً | دیوان معز الدین بن دیوان مخدوم علاء الدین | تاریخ جلوس سجادہ نشینی یکم شوال ۷۳۲ھ | ۱۲۔ محرم ۷۴۹ھ | پاک پٹن شریف گنبد کلاں میں | گلزار فریدی | آپ سجادہ نشین حضرت خواجہ علاء الدین پدر خود ہیں احمد آباد گجرات میں کفاروں کی ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا تھا صاحب وجد و حال تھے ہر وقت سماع میں رہتے سیر و سیاحت کا بڑا شوق تھا ۱۶۔ برس سجادہ پر متمکن رہ کر رہنمائے خلق رہے۔ |

نوٹ دیوان کارمختار کو کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا نے وقت سجادہ نشینی مخدوم بدر الدین نصیحت فرمائی تھی کہ آپ حضرت فرید الدین گنجشکر اور خواجگان کی طرف سے سجادہ پر بیٹھے ہو آپ اُن کی طرف سے دیوان ہوئے جسے لقب سجادہ نشینان پڑ گیا۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سجادہ نشینان پاک پٹن شریف | حضرت دیوان فضل الدین بن دیوان مخدوم معز الدین | | | ۷۵۶ھ سنہ ہجری اندرون گنبد کلاں ہمراہ جد امجد | گلزار فریدی | آپ اپنے والد ماجد کے عین حیات سجادہ نشین مسند خلافت ہوئے صاحب کشف وکرامات علم وحلم تھے جو شخص آپ کی مجلس سماع میں داخل ہوتا فوراً خواہشہائے دنیاوی سے تارک ہو جاتا۔ |
| ایضاً | حضرت دیوان منور شاہ بن دیوان فضل الدین | تاریخ جلوس سجادہ نشینی یکم شوال ۷۵۶ھ | ۳ صفر ۸۰۲ سنہ ہجری | اندرون گنبد کلاں | گلزار فریدی | آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوکر رہنمائے خلق رہے۔ صاحب فضیلت وریاضت وکشف وکرامات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت دیوان نور الدین بن دیوان منور شاہ | ۳۔ صفر ۸۰۶ سنہ ھ | ۲۷ رمضان ۸۲۴ سنہ ھ | پاکپٹن | گلزار فریدی | آپ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے اور صاحب حال وقال اور قدم بقدم پیران چشت چلتے رہے۔ |
| ایضاً | حضرت دیوان بہار الدین | ۲۷ رمضان ۸۲۴ سنہ ہجری | ۷ رجب ۸۴۲ سنہ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ اپنے برادر دیوان نور الدین کے بجائے سجادہ نشین ہوئے ہر وقت یاد الٰہی میں رہتے تھے۔ صاحب علم وحلم وسماع تھے۔ |
| ایضاً | حضرت دیوان یونس بن دیوان بہار الدین | ۷ رجب ۸۴۲ سنہ ھ | ۷ ربیع الاول ۸۵۶ سنہ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار تھے بڑے فیاض اور صاحب کرامت وعظمت تھے۔ |
| ایضاً | حضرت دیوان احمد شاہ بن دیوان یونس | ۷ ربیع الاول ۸۵۶ سنہ ھ | ۸ ذیقعدہ ۸۷۷ سنہ ھ | ایضاً | ایضاً | آپ سجادہ نشین اپنے والد امجد ہوکر رہنمائے خلق رہے صاحب کشف تھے بوقت عشا جو کچھ گھر میں غلہ وپارچہ ونقد ضروریات سے زائد رہ جاتا وہ سب کا سب راہ خدا میں صرف کر دیا کرتے تھے تب نماز ادا کرتے تھے |
| ایضاً | حضرت دیوان عطاء اللہ بن دیوان احمد شاہ | ۸ ذیقعدہ ۸۷۷ سنہ | ۷ جمادی الاول ۸۹۵ سنہ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ اپنے والد امجد کے سجادہ نشین مسند خلافت تھے اور صاحب زہد وریاضت بدرجہ کمال |
| ایضاً | حضرت دیوان شیخ محمد بن دیوان عطاء اللہ | ۷ جمادی الاول ۸۹۵ سنہ ھ | ۴ شوال ۹۱۷ سنہ | ایضاً | ایضاً | آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین مسند ارشاد رہے آپ ولی زمانہ وصاحب صفا تھے جو شخص روبرو ہوتا اوسکے ضمیر سے آگاہ کر دیتے تھے نقل ہے بار بادشاہ مع دو امیروں کے لباس قلندرانہ پہنے ہوئے آ گئے آپ نے لنگر سے قوت |

طعام منگوایا اور ہمراہ ان کے کھانا شروع کیا اور فرمایا کہ سبحان اللہ اسوقت بادشاہ دسترخوان درویشاں پر کھانا کھا رہا ہے۔ بادشاہ نے ادب بجا لاکر قدمبوسی کی اور عرض کی کہ ظلم باغیان سے جلاوطن ہوکر آیا ہوں حضور دعا فرمائیں آپ نے فرمایا جاؤ بادشاہی ہندوستان

| خاندان | اسمائے خلفائے خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام مزار | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کی تمکو اور تمہارے اولاد کو مبارک ہو اور ایک چادر پارچہ کچھ پھاڑ اوس کے اوپر بابر کو بٹھا دیا کہ یہ تخت ہندوستان کا تمکو سلامت رہے |
| سجادہ نشینان پاک پٹن شریف | حضرت دیوان ابراہیم معروف شیخ براہم اکبر فرید ثانی بن شیخ محمد | ۲۴ شوال سنہ ۹۱۲ھ | ۱۲ رجب سنہ ۹۵۹ھ | پاک پٹن | گلزار فریدی | آپ اپنے والد بزرگوار کے جانشین مسند ارشاد ہوئے آپ سے فیض شل حضرت فرید الدین گنجشکر جاری ہوا ہے اسلئے آپ فرید ثانی کے لقب سے ملقب ہیں۔ بابا نانک جو قوم سکھان کے گرو تھے ملاقات اور گفتگو ہوئی تھی جو بابا موصوف نے اپنی پوتھی گرنتھ صاحب میں درج کی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت دیوان تاج الدین محمود بن دیوان ابراہیم | ۲۱ رجب سنہ ۹۵۶ھ | ۱۷ صفر سنہ ۱۰۲۲ھ | ایضاً | ایضاً | آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے اور بہت خلفائے نامدار رکھتے تھے اور صاحب کشف و کرامات تھے |
| ایضاً | حضرت دیوان فیض اللہ بن دیوان تاج محمود | | ۲۵ ذالحجہ سنہ ۱۰۱۸ھ | ایضاً | ایضاً | آپ کو حضرت دیوان تاج محمود نے اپنی حیات میں سجادہ نشین کیا تھا۔ لیکن صرف دو سال سجادہ نشین رہ کر حین حیات اپنے والد بزرگوار کے رحلت فرمائی۔ |
| ایضاً | دیوان ابراہیم صغیر بن دیوان فیض اللہ | ۲۵ ذالحجہ سنہ ۱۰۱۵ھ | ۱۸ محرم سنہ ۱۰۳۱ھ | ایضاً | ایضاً | آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوئے اور بعد وفات حضرت دیوان فیض اللہ کے حضرت تاج محمود نے اپنی حیات میں آپ کو مسند خلافت پر بٹھایا تھا غایت درجہ کے اولیائے کاملین سے تھے۔ |
| ایضاً | دیوان شیخ محمد صغیر بن دیوان ابراہیم | ۱۸ محرم سنہ ۱۰۲۱ھ | ۵ صفر سنہ ۱۰۸۳ھ | ایضاً | ایضاً | آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوئے صاحب حقائق و معارف تھے اور کتاب جواہر فریدی و مخزن چشت آپ ہی نے تالیف کرائی ہیں |
| ایضاً | دیوان محمد اشرف بن دیوان شیخ محمد | ۵ صفر سنہ ۱۰۸۳ھ | ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۳ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے، اور بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی تشریف لے گئے تھے مگر بادشاہ سے ملاقات نہیں کی چونکہ آپ اکثر سماع میں رہتے تھے۔ بادشاہ نے محبت سماع اٹھاکر آپ کو |

گرفتار کرلیا اور برج گلیر پر چڑھاکر زینہ چوبی نیچے کھینچ لیا چند روز آپ اسجگہ رہے حضرت کو جب ضرورت غسل یا وضو کی ہوتی قدرت الٰہی سے برج برابر زمین کے ہوجاتا اور نہ دبا ب ایک چادر تھا اسکی گا دی پر پارچہ بدن رکھدیتے وہ چلنے لگتا بعد غسل اور وضو کے پارچہ مذکور اٹھالیتے اور پھر بدستور برج میں چلے جاتے ایکروز بعد غسل اور وضو کے پارچہ اٹھانا آپ کو یاد نہیں رہا برج میں جاکر تہجد اور وظائف میں مشغول

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | ہو گئے صبح کو عام لوگوں نے دیکھا کنواں خود بخود چل رہا ہے یہ خبر دھلی میں منتشر ہو گئی اور بادشاہ تک پہنچی بادشاہ نے خود جا کر دیکھا جب لباس اٹھالیا تو کنواں چلنے سے رہ گیا۔ بادشاہ آن کر قدمبوس ہوا اور نقد و پارچہ جات و سواری پیش نذر کیا مگر قبول نہیں ہوا کہتے ہیں راے الیاس خان جگرانواله جو آپ کا مرید تھا اُن کی نذر و نیاز و سواری منظور فرما کر روانہ ہوے تھے |
| سجادہ نشینان پاک پٹن شریف | دیوان محمد سعید | | یکم شوال ۱۱۵۰ھ | پاک پٹن | گلزار فریدی | آپ ہمشیرزادہ و داماد حضرت دیوان محمد اشرف تھے اُنھوں نے اپنی حین حیات آپ کو اپنا سجادہ نشین کیا تھا۔ |
| ایضاً | دیوان محمد یوسف بن دیوان محمد سعید | یکم شوال ۱۱۵۰ھ | ۱۰ جمادالثانی ۱۱۶۵ھ | ایضاً | ایضاً | آپ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہو کر مسند ارشاد پر متمکن رہے |
| ایضاً | حضرت دیوان عبدالسبحان شہید معروف دیوان | ۱۰ جمادی الثانی ۱۱۶۵ھ | ۱۱۸۰ھ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ برادر خورد دیوان محمد یوسف تھے اور قبل سجادگی اپنے برادر موصوف کے شاہان دھلی کی جانب سے اسّی ہزار روپیہ کی جاگیر بنام اولاد حضرت بابا صاحب گنجشکر علاوہ لواخفان تھے باوجود اس آمدنی کے طریقہ درویشانہ رکھتے تھے اور تمام راہ خدا میں صرف کر دیا کرتے تھے |

مگر آپ کے زمانہ میں سلطنت دھلی زوال پذیر ہوئی اور طوائف الملوکی اور جابجا خود سر پیدا ہو گئے اور ملک پر جابجا قابض ہونے لگے تو آپنے بھی جمعیت فوج و پیادہ و سوار و بندوق و اتواپ کر کے تمام ملک ارد گرد کو بزور شمشیر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا چنانچہ بھاول خان کو بھی ملک آنزدی دریای ستلج فتح کر کے اپنی طرف سے دیا جسکا پتہ کاغذات و دستاویزات قدیمہ سے لگتا ہے بلکہ تا زمانہ عہد دیوان شرف الدین موضع ہاے آنزوے آپ سے حصہ مقرر تھا اوس زمانہ میں بہ قوم داؤد پوتے چندان قوت نہیں رکھتے اور ملک غیر سے تھے محض رفاقت و اقبال حضرت دیوان عبدالسبحان سے ریاست وحکومت اس ملک کی حاصل ہوئی آپ نے بہت کفار کو نہ تیغ کیا راجہ بیکانیر کو مار کر اوسکا ملک فتح کیا رات کے وقت راجہ مذکور کی بیوی اپنے خورد سال لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہماری گذر اوقات اور خورد سال لڑکیوں کے واسطے کچھ عطا فرمایئں حضرت نے رحم فرما کر بیکانیر پھر اُسکو عطا کر دیا اور تا سن بلوغت اس لڑکے کے آپ خبر گیران رہے شہر پناہ پاک پٹن شریف آپ کے عہد میں از سر نو تعمیر ہوئی نقل ہے افغان قصوریہ و سیدان حجرہ والا نوکر رسالہ تھے اُن دونوں فریق میں کسی وجہ سے عداوت پیدا ہوئی اور افغان سیدون کے مارنے کے لئے مستعد ہوے شاہ دین و صدرالدین سیدان نے استغاثہ کیا آپ اُن کے ہمراہ رات کے وقت ہو کر پہلے گھوڑے سیدان کو آگے کیا اور پیچھے اپنا گھوڑا اور خبردار نے افغانان کو خبر دی کہ سید پہلے ہیں اور آپ پیچھے اُن کے لیکن اتفاق سے گھوڑا دیوان صاحب آگے ہو گیا اور سیدوں کے گھوڑے پیچھے افغانوں اور اُن کے ہمراہیوں ماہی گیروں نے بندوقیں چلائیں دیوان صاحب موصوف کو شہادت

| خاندان | نام سجادہ نشین | تاریخ جانشینی | تاریخ وفات | مقام مدفن | حوالہ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سجادہ نشینان پاک پٹن شریف | دیوان غلام رسول | سنہ ۱۱۸۰ھ | سنہ ۱۲۲۴ھ | پاک پٹن | گلزار فریدی | جب دیوان عبدالسبحان بلا اولاد نرینہ فوت ہوگئے اور دختر دیوان محمد یوسف عقد نکاح دیوان غلام رسول میں گئی تو اس ذریعہ سے خرقہ خلافت و دستار دیوان غلام رسول کو حاصل ہوا اور غلام رسول اولاد دیوان تاج محمود سجادہ نشین سے ہیں۔ اور تمام اقتدار دیوان عبدالسبحان کا آپ کو حاصل ہوا آپ نہایت درجہ کے قبیلہ پرور تھے۔ نقل ہے بعد شہادت دیوان عبدالسبحان کے بعض مردمان برادری اولاد دیوان فیض اللہ کے دہرے نے فساد کیا اور حاکمان وقت کے پاس تنازع برپا کیا یہاں تک کہ آپکو چند عرصہ تک قلعہ رہتاس میں زیر حراست کرایا اسوقت ایک خادم شاہزادہ نامی گداگری کر کے واسطے افطار کے کچھ لاتا اور آپ اُسی سے افطار فرماتے بابا غلام فرید و محمد پناہ سفارش کے لیے آئے الغرض حاکم وقت نے دیکھا کہ لشکر عظیم نیزہ ہاتھ میں لئے ہوئے واسطے مارنے کے اوسکے مستعد ہیں لرزاں و ہراساں ہوکر حاکم مذکور نے امان طلب کی ہر دو صاحبان نے فرمایا کہ اگر امان چاہتا ہے تو غلام رسول سجادہ نشین سے خطا معاف کرا اس خواب سے بیدار ہوکر حاکم مذکور نے قدمبوسی حضرت مع نذر نیاز ماحضر حاصل کی اور اسیوقت حضرت کو پالکی میں سوار کراکے فوج کے ساتھ پاکپٹن میں پہنچا دیا۔ |
| ایضاً | دیوان محمد یار بن دیوان غلام رسول | سنہ ۱۲۲۴ھ | سنہ ۱۲۴۲ھ | ایضاً | ایضاً | آپ نے خرقہ خلافت و دستار اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اوس زمانہ میں شروع عملداری مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ہوئی تھی آپ بڑے عالم و زاہد تھے ریاست سے دست بردار ہوکر انتظام ملک کا حوالہ رنجیت سنگھ آپ نے کر دیا اور مہاراجہ نے آخر کار جاگیر واسطے خرچ لنگر کے اور کچھ نقدی اور کچھ مواضعات مع پاکپٹن شریف مقرر کردیا جو اب تک قایم ہے اور کچھ جاگیر نواب بہاول خان کی طرف سے نقد و مواضعات اور کچھ نواب حیدر آباد کی جانب سے مقرر ہے آپ نے بلا اولاد نرینہ وفات پائی۔ |
| ایضاً | دیوان شرف الدین | سنہ ۱۲۴۲ھ | ۱۹ - رمضان سنہ ۱۲۶۱ھ | ایضاً | ایضاً | آپ دختر زادہ دیوان محمد یار کے ہیں اور انھوں نے اپنا سجادہ نشین بنایا بڑے سخی مرد تھے۔۔ |
| ایضاً | دیوان پیر اسد جوایا | سنہ ۱۲۶۱ھ | سنہ ۱۲..ھ | ایضاً | ایضاً | آپ نے اپنے برادر کلاں دیوان شرف الدینؒ خرقہ خلافت و دستار حاصل کیا تھا آپ کے عہد میں مسجد و خانقاہ بابا صاحب حضرت گنجشکر و برج نظامی و کل حجرہ ہائے و کچہری متصلہ خانقاہ کے مرمت تجدید ہوئی - مولف نے بھی دولت قدمبوسی آپکی حاصل کی تھی |
| ایضاً | دیوان سید محمد | سنہ | | ایضاً | ایضاً | آپ دختر زادہ دیوان پیر اللہ جوایا کے جنکو پیر اللہ جوایا نے متبنیٰ اپنا کیا تھا اور پیر عبدالرحمان چچا پیر اللہ جوایا سے مقدمات گدی نشینی |

| [illegible] | نام بزرگ | سنہ ولادت ہجری | سنہ وفات ہجری | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

تا پریوی کونسل ہوتے رہے آخرش عدالت پریوی کونسل سے دیوان سید محمد گدی نشین مقرر ہوئے جو فی زمانہ رونق افروز مسند حضرت بابا فرید الدین گنجشکر پاکپٹن میں ہیں ذکر اولاد بابا صاحب ختم ہوا

**ذکر خلفاے حضرت گنجشکر** آپ کے خلفا کی تعداد کہتے ہیں کہ ستر ہزار کے قریب تھی اور جواہر فریدی میں پچاس ہزار آٹھ سو بیالیس لکھے ہیں مگر چند خلفائے عظیم الشان دکل اولیا ر کے نام اس جگہ مجملاً اور بعض کے اپنے اپنے موقع پر مفصلاً درج ہوئے ہیں۔
(۱) حضرت شیخ جمال الدین قطب ہانسوی (۲) حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی نظام الدین بداونی (۳) حضرت علاؤ الدین احمد صابر کلیری (۴) حضرت بدر الدین اسحاق غزنوی (۵) شیخ نجیب الدین متوکل (۶) شیخ عارف سیستانی (۷) شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی (۸) شیخ ضیاء الدین نخشبی (۹) شیخ داؤد پالہی (۱۰) سید محمد کرمانی - خواجہ ابو حفص حداد - لیکن سب سے بڑے اور مشہور دو سلسلہ ایک چشتیہ نظامیہ جو منسوب بحضرت سلطان نظام الدین اولیا سے ہے اور دوسرا چشتیہ صابریہ منسوب بحضرت علی احمد صابر ہے۔

| | حضرت شیخ نجیب الدین متوکل | | سنہ ۶۷۱ ہجری | دہلی کہنہ بیرون دروازہ مندوا متصل مقبرہ بلابی زلیخا | خزینۃ الاصفیا رسالہ حبیب | آپ برادر حقیقی اور خلیفہ راستین حضرت گنج شکر ہیں (۷۰) سال دہلی میں رہے مگر اس عرصہ میں کسی دنیادار کے گھر میں نہیں گئے دولتمند اور غریب سب آپ کے آگے یکساں تھے نقل ہے کہ یا دن میں ایک درویش صاحب دل مسمی وجیہہ الدین سے ملاقات کو گئے دیکھا کہ وہ ایک بوریا |
|---|---|---|---|---|---|---|

پر بیٹھے ہیں آپ بھی جوتی اوتار کر اوس بوریا پر جا بیٹھے شیخ کو رنج ہوا اور تعظیم آپ کی نہیں کی اور نہ کچھ کلام کیا بوریا پر ایک کتاب رکھی ہوئی تھی آپ نے اسے کھول کر دیکھا اوس کتاب میں غیب سے سطر اول میں لکھا دیکھا کہ آخر زمانہ میں درویشان متکبر پیدا ہوں گے اگر احیاناً کوئی صالح اون کے نزدیک حصیر یعنی بوریا یا مصلی پر با پوش اتار کر بیٹھے گا تو وہ درویش آتش تکبر سے جل جاوے گا اور در پے ایذا او سکے ہوگا آپ نے اُس کتاب کو شیخ کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ اسکو پڑھو اسکا مضمون مطابق حال تمھارے کے ہے شیخ نے پڑھا اور بہت منفعل ہوا آپ اٹھکر چلے گئے۔ درختان راک یعنی پیلو انبوہ کے ساتھ آپکے مزار کو سایہ افگن اسطرح سے ہیں کہ جو شخص زیارت کو جاوے ممکن نہیں وہ بغیر پشت خم کئے اور راکع ہونے کے جا سکے۔

| | خواجہ ابو حفص حداد | | | | رسالہ حبیب | آپ برادر و خلیفہ حضرت گنجشکر تھے ستر برس دہلی میں رہے مگر کوئی گانو یا معافی یا وظیفہ قبول نہیں کیا متعلقین سمیت توکل پر گزران کرتے تھے اور عیش کے ساتھ بسر رکھتے تھے دنیات کی کچھ خبر نہیں تھی یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ آج کون سا دن اور کون سا مہینہ ہے اور یہ درہم |
|---|---|---|---|---|---|---|

کیا ہے آپ کا مقولہ ہے جو کچھ آوے دے اور جو جاوے نگاہ تر کھ کہ نہ یاوے دے یعنی پہنچی آید بدہ کہ کم نیاید وچون بیرود نگاہ مدار کہ نیابد

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | شیخ داؤد پالہی بن محمود | | | سنہ ۷۰۰ھ | | خزینۃ الاصفیا | آپ منجملہ خلفائے حضرت گنجشکر سے ہیں آپ بعد نماز فجر کے گھر سے باہر جنگل کو چلے جایا کرتے تھے اور عبادت حق میں مشغول رہتے تھے جب آواز آپ کے ذکر کی جنگل میں بلند ہوتی تھی تو آہوان وغیرہ دام و دد صحرائی آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ |
| | حضرت شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی ملقب لاحق | | | سنہ ۶۸۲ھ | سیالکوٹ ضلع وقسمت راولپنڈی مزار دیرک ہے | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت | آپ اعظم وکبرائے اصحاب حضرت گنج شکر تھے بعد تربیت وتکمیل اور عطائے خرقہ خلافت کے سیالکوٹ بھیجے گئے تھے اور وہاں ہزارہا مخلوق کو آپ نے باخدا کیا صاحب معارج الولایت لکھتے ہیں کہ جسوقت آپ پیر کے حضور میں حاضر ہوئے اوسوقت دو علی یعنی حضرت علی احمد صابر و علی بہاری مرید ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ علی بھی ان ہر دو علی کے ساتھ ہو کر ذکر وشغل یکجا کیا کریں اس روز سے آپکا لقب علی لاحق ہو گیا۔ |
| | حضرت شیخ بدر الدین بن علی بن اسحاق سید بخاری ثم دہلوی | | | سنہ ۶۹۰ھ | صحن جامع مسجد اجودھن جسکو پاکپٹن کہتے ہیں ضلع منٹگمری | مراۃ الاسرار اخبار الاخیار | آپ اعظم خلفائے حضرت گنجشکر تھے آپ کو نسبت دامادی بھی حاصل تھی ملک شرف الدین حاکم دیو پالپور واسطے حصول ارادت حضرت گنج شکر کے حضور میں آیا اوسکو ارشاد ہوا کہ شیخ بدر الدین کے مرید ہو ویں بعد وفات حضرت گنجشکر کے آپ بقید حیات تھے بسبب عظمت واحترام آپکے حضرت سلطان المشائخ کبھی کسیکو مرید نہیں فرماتے تھے حضرت سلطان المشائخ فرمایا کہ میں درحالت تنگی اول حضرت گنج شکر کو یاد کرتا اور حضرت شیخ بدر الدین اسحاق کو بحضرت غریب نواز شفیع لاتا تھا آپ غایت درجہ کے سریع البکا تھے کسیوقت آپ کی آنکھ آنسوؤں سے خالی نہیں رہتی تھی۔ کتاب اسرار الاولیا آپ ہی کی تصنیف ہے |
| | سید محمد بن سید محمود کرمانی۔ مگر مراۃ الاسرار میں سید محمد بن سید احمد بن سید محمد کرمانی لکھا ہے لقب آپکا سید محمد بن مبارک بن سید محمد کرمانی | | | شب جمعہ سنہ ۷۱۱ھ از شجرہ چشتیہ ۷۸۸ھ سنہ ہجری بعہد فیروزشاہ | دہلی درگاہ حضرت سلطان نظام الدین بر چبوترہ یاران | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات کرمان سے ہیں سوداگری کے لئے لاہور دہلی آئے تھے اور بحضور حضرت گنجشکر اعتقاد صادق پہنچا کر قصبہ اجودھن میں سکونت اختیار کی تھی آپ مرید داجل احباب حضرت گنجشکر تھے اور بعد وفات حضرت گنجشکر کے حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے اور داخل یاران اعلی میں تھے حضرت سلطان المشائخ سے آپکا اخلاص بے اندازہ تھا اسیوجہ سے حضرت گنجشکر نے فرمایا تھا کہ تم دونو ایک جگہ رہو اور تم دونو کے درمیان مواخات رہے آپ مصنف سیر الاولیا حضرت سلطان المشائخ ہیں |

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | حضرت شیخ شہاب الدین نخشبی | | سنہ ۷۵۱ ہجری | بداؤں قریب روضہ بدرالدین صاحب ولایت | مراۃ الاسرار | آپ کو ارادت ذریعت حضرت گنج شکر سے تھی آپ نبیرہ و جانشین سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری ہیں آپ ہمعصر حضرت سلطان المشایخ تھے آپ کی تصنیفات اکثر ہیں چنانچہ سلک السلوک و عشرۂ مبشرہ و کلیات و جزویات و طوطے نامہ وغیرہ مشرب ملامتیہ درانہ اختیار کیا ہوا تھا۔ |
| | حضرت شیخ جمال الدین احمد ہانسوی | | سنہ ۶۵۹ھ | ہانسی ضلع حصار قسمت دہلی | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا سیر الاقطاب | آپ کا سلسلہ نسب بہ ابوحنیفہ کوفی پہنچتا ہے آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت گنجشکر تھے آپ کی صحبت میں حضرت گنج شکر بارہ سال تک رہے ہیں۔ خطیب اور قطب خطاب آپ کا تھا اکثر آپ کے مرشد فرماتے کہ شیخ جمال سیرا جمال ہے اور جس کیکو خلافت نامہ دیتے تو ارشاد ہوتا کہ |

اول جمال الدین کو ملاحظہ کراؤ چنانچہ حضرت علی احمد صابر قصبہ اجودھن سے قصبہ ہانسی میں جو ڈول پر سوار ہوکر خانقاہ شیخ جمال الدین میں آئے آپ نے دروازہ خانقاہ تک استقبال کیا اور باعزاز و اکرام مسند پر بٹھایا لعد فراغت نماز مغرب حضرت علی احمد صابر نے مثال قطیب کومہر کرنے کے لئے آپ کے روبروے پیش کیا اتفاقاً چراغ گل ہوگیا حضرت علی احمد صابر نے فی الحال اپنے دم کی پھوک سے چراغ کو روشن کردیا جب آپنے یہ حال دیکھا مثال اُن کے ہاتھ سے لیکر چاک کرڈالی اور کہا دہلی بیچاری تاب تمہارے دم آتشین کی نہیں رکھتی اس حرکت سے حضرت علی احمد صابر نے غصہ میں آن کر فرمایا کہ تمنے میری مثال کو پارہ کیا میں نے تمہارے سلسلہ کو آپ نے فرمایا اول سے یا آخر سے حضرت علی احمد نے فرمایا اول سے۔ پھر حضرت موصوف نے اجودھن میں واپس آنکر تمام سرگذشت کو عرض کیا حضرت گنج شکر نے فرمایا (پارہ کردہ جمال را فرید نتوان دوخت) یعنی جمال الدین کا پارہ کیا ہوا فرید نہیں جوڑ سکتا۔ آپکو حضرت گنجشکر سب خلفا سے زیادہ تر دوست رکھتے تھے چند بار شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی نے حضرت ممدوح سے آپکو طلب کیا جواب حضرت گنجشکر سے ہر بار یہی ملا کہ جمال الدین جمال ماست کوئی شخص اپنے جمال کو دوسرے کو نہیں دیتا جب یہ جواب ملا تو شیخ بہاء الدین نے نا امید ہوکر آپ کو جذب باطن سے اپنی طرف کھینچا یہانتک کہ آپ نے خود درخواست حضور میں حضرت گنج شکر خدمت میں شیخ بہاء الدین کے جانے کی جب نوبت عرض کی تکرار ہوئی تو حضرت گنجشکر نے ازراہ غضب فرمایا (برو و روے خود سیاہ کن) فی الفور تمام نعمت سلب ہوگئی اور منھ سیاہ خانقاہ سے آپ کو نکالا آپ حیران و پریشان سر برہنہ جنگل میں پھرتے تھے اتفاقاً ایک سوداگر جو سوداگر عالم مرید حضرت گنجشکر ملتان سے آیا اور گذر راہ میں آپ کا یہ حال تباہ دیکھکر سخت افسوس کیا اور اقرار کیا کہ میں خدمت میں حضرت شیخ کی حاضر ہوکر تمہارے لئے روئے شفاعت زمین پر رکھوں گا غرضکہ سوداگر مذکور نے اثنا دحالات دیگر آپکی خستہ حالی و پریشانی کا حال حضور میں بیان کیا حضرت شیخ نے فرمایا شیخ جمال نے بہت وبال اور تکلیف اٹھائی اور اپنے اعمال کی سزا پائی فرمایا انکو صرف ایک رقعہ دو حرفہ یعنی صرف یہ رباعی لکھ بھیجو۔ رباعی رو گرد جہاں بگرد و پا آبلہ کن + گر ہیچ منی یابی و مارا بلہ کن + یک صبح باخلاص بیا بر در ما گر کار تو برنیاید انگہ گلہ کن +۔ شیخ جمال بمجرد ملاحظہ اس رقعہ کے حاضر حضور ہوے اور سر زمین پر رکھکر بہت روئے شیخ نے ازراہ عنایت سر زمین سے اوٹھاکر بغلگیر کیا اور تقرب و مرتبہ پہلے سے زیادہ تر کیا اور فرمایا جمال قطب عالم ہے بلکہ قطب الاقطاب کہ جسکو

| مختصر حالات | نام کتاب | مقام مزار | تاریخ وفات | تاریخ ولادت و مقام ولادت | نام صاحبان سلسلہ | نام خاندان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چونکہ درجہ قطبیت کو پہنچا دے اور اُس وقت میں کسیکو خرقۂ خلافت حضرت گنجشکر عطا فرماتے تھے بے ثبت مہر آپ کے وہ عمل پذیر نہیں ہوتا تھا | | | | | | |
| جسوقت حضرت شیخ جمال الدین نے دنیا سے رحلت فرمائی ہے اُسوقت آپ سفر میں تھے۔ آپ کو خدمت میں حضرت گنجشکر کے پیش کیا بہت لطف و مہربانی فرمائی اور خلافت نامہ و مصلا و عصا مع اُن نعمتوں کے جو آپ کے والد ماجد کو عطا ہوئی تھی آپکو بھی مرحمت ہوئیں اور حضرت ممدوح نے آپ کے بارے میں حضرت سلطان المشائخ کو وصیت فرمائی۔ آپ ہر سال خدمت میں حضرت سلطان المشائخ حاضر ہوکر تربیت پاتے اور جب تک سلطان المشائخ حیات ہے آپ نے کسیکو مرید نہیں کیا۔ شیخ جمال الدین کا ایک پسر دانشمند نام تھا جو بظاہر دیوانہ تھا اور کبھی کبھی ہوش میں آجاتا تھا اور ہوشیارانہ کلام کرتا تھا چنانچہ حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ ایک روز اُن کی زبان سے سُنا کہ العلم حجاب الاکبر میں نے جانا کہ یہ مجذوب حقیقی ہے بیان اس کلام العلم حجاب الاکبر کا اُسنے پوچھا کہا علم دون حق ست و ہرچہ دون حق ست حجاب حق ست | اخبار الاخیار | ہانسی | | | شیخ برہان الدین صوفی بن شیخ جمال الدین ہانسوی | |
| آپ نجیب الطرفین سید حسینی ہیں آپ کے جد پدری خواجہ علی وجد مادری خواجہ عرب بخارا سے اول لاہور اور پھر وہاں سے بدایوں تشریف لائے تھے اور خواجہ عرب نے اپنی دختر نیک اختر رابعہ عصر حضرت بی بی زلیخا کو خواجہ احمد بن خواجہ علی کے ساتھ منسوب کر دیا تھا۔ بی بی صاحبہ ممدوحہ سے آپ تولد ہوئے آپ نے بعمر دوازدہ سالگی فارغ التحصیل ہوکر دستار فضیلت باندھی و بعمر بست سالگی بشرف صحبت شیخ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی حضرت گنجشکر حاضر ہوکر اون کے وسیلہ سے بحضور حضرت گنجشکر اجودھن میں حاضر ہوئے کہتے ہیں جسوقت آپ حضرت گنجشکر کے حضور میں پہنچے ہیں حضرت موصوف نے دیکھتے کے ساتھ ہی یہ شعر فرمایا شعر اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ؎ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ۔ پھر کسی وقت غیبت آپ کی میں بعض نے حضرت گنجشکر سے اس شعر کے پڑھنے کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا ہمارے خانوادہ میں بہت عرصہ سے ایک محبوب الٰہی کے مشائخان میں ایکدوسرے سے ہم خبر بشارت چلی آتی ہے مجکو اس شان محبوبیت کا جلوہ اس شخص | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تذکرۃ العاشقین اخبار الاولیاء تذکرۃ المشائخ شواہد نظامی اقتباس الانوار بحر المعانی سیر العارفین تکملہ سیر الاولیاء سوانح سلطان نظامی علمان نظامی بحوالہ شواہد نظامیہ فتوحات چشتی سوانح عمری کلاں بحوالہ سبع سنابل و سیر الاولیاء معدن معانی | دہلی کہنہ یعنی دہلی نو شاہجہان آباد سے تخمیناً تین میل | ۷۲۵ھ ۱۸ ربیع ثانی روز چہارشنبہ بعد طلوع آفتاب | ۲۷ ماہ صفر ۶۳۴ھ روز آخری چہار شنبہ مقام بدایون | حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین محمد اولیا نام محمد لقب سلطان المشائخ اور نظام الدین اولیا و خطاب محبوب الٰہی از جناب کبریا بن خواجہ احمد دانیال بن خواجہ علی البخاری | پیشوائے چشتیان و سرخیل نظامیان چشتیہ |

نوٹ از مؤلف: دونوں محبوبان الٰہی یعنی حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی و حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین اولیا کا وصال ایک ہی مہینے اور ایک ہی تاریخ کیا حسن اتفاق ظاہر ہے جسکی حقیقت اللہ جانتا ہے [illegible] ولادت آپ کا ۲۷ ماہ صفر روز آخری چہار شنبہ تھا اور اسروز آپ کی [illegible] اسلئے آخری چہار شنبہ ماہ صفر کو [illegible]

| نام ان | نام پدران کا | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | عمر سال | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

کی پیشانیمیں چمکتا ہوا نظر آتا ہے شعر بالائے سرش ز ہوشمندی + می تافت ستارہ بلندی کیفیت اس اجمال کی مشایخان سلسلہ سے یون ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادھم کسی بیابان ریگستانمیں مراقبہ میں بیٹھے تھے اتفاقیہ آندھی آئی اور اُس سے جہان حضرت بیٹھے ہوئے تھے اسقدر ریت کا تودہ چڑھا کہ وہ اس ریت میں پوشیدہ ہو گئے آپ کو حالت مراقبہ میں کچھہ خبر نہیں رہی حسن اتفاق سے کچھہ عرصہ بعد ایک سوار کا وہاں گذر ہوا اور اوسنے گھوڑا کھڑا کرکے اپنے نیزہ کو زمین پر گاڑ دیا اور جس کام کے لیئے ٹھہرا تھا اوس سے فارغ ہوکر گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ کو زمین سے نکالا نیزہ کی پوری زمین کے اندر سے خون آلودہ دیکھہ کر متعجب ہوا گھوڑے سے اُترکر اوس جگہ سے ریت کو ہٹایا تو اُس جگہ حضرت ابراہیم ادھم کو بیٹھا پایا اور دیکھا کہ نیزہ کی پوری آپ کی ران میں گڑ گئی تھی وہ بہت ڈرا اور آپ کو ہوشیار کرکے اپنے قصور کی معافی چاہی آپ نے جو اُسکے باطن پر نظر ڈالی تو اوسکو مقہور بقہر ربانی پایا آپ نے اوسکے حق میں دعا مانگی اور التجا کی مگر پذیرا نہیں ہوئی جب بہت دعا التجا سے کی تو حکم الٰہی ہوا کہ تیری دعا قبول نہیں ہوگی البتہ تیرے سلسلہ میں ایک ہمارا محبوب ہوگا اگر وہ دعا کرے گا تو ہم اس کی روح کو عذاب سے نجات دے دینگے چنانچہ حضرت ابراہیم ادھم نے اس حکم کو یاد رکھا اور تمام مشایخ میں یہ خوشخبری یکے بعد دیگرے چلی آئی یہانتک کہ جسوقت حضرت محبوب الٰہی پر شان محبوبیت کا ظہور ہوا تو حضرت گنج شکر نے اس قصہ کو آپ سے نقل فرمایا اور اُس شخص کے واسطے آپ سے دعا کرائی اور اُس شخص کی روح کو عذاب سے نجات دلائی۔ جس روز حاضر حضور ہوئے اوسی روز کلاہ چار ترکی اپنے سر کی آپ کے سر پر حضرت گنجشکر نے رکھی خرقہ و نعلین چوبی عطا فرمائی اور فرمایا میں نے تمکو ولایت ہندوستان عطا کی اور صاحب سجادہ اپنا کیا آپ محبوب ترین خلفائے حضرت گنجشکر سے سرسالار خانوادہ چشتیہ نظامیہ کے ہیں آپ نے کل مقامات غوثی و قطبی و فردانیت کو طے کرکے درجہ محبوبیت کا پایا تھا و ملقب بمحبوب الٰہی و بخطاب سلطان المشائخ ممتاز تھے۔ آپ دھلی میں بحکم مرشد تشریف لائے اور بالہام غیبی غیاث پور میں سکونت اختیار کی اسباب معیشت بہت تنگ تھا چند یار خاص جو ہمراہ تھے وہ تین چار روز کے بعد نان زنبیل گدائی کرکر لاتے تھے اُس سے افطار ہوتی تھی یا نباس پتی جنگل پر قناعت تھی سلطان معز الدین کیقباد بادشاہ کا زمانہ تھا۔ صاحب تذکرۃ العاشقین لکھتے ہیں کہ خلقت کے رجوع کی کثرت سے تنگ ہوکر آپ نے ارادہ نقل مکان پختہ کر لیا تھا کہ ناگاہ ایک جوان دروازے سے آیا اور یہ شعر پڑھا شعر روز سے کہ تو مہ شدی بمید انستے + انگشت نمائے عالمے خواہد شد + امروز کہ ز اعنت دل خلقے بر بود ز در گوشہ نشستنت نمیدارد سود اور کہا خلق سے گوشہ پکڑنا سہل ہے لیکن کار مردانگی یہ ہے کہ باوجود انبوہ خلق کے خلوت و انجمن ہو اور مشغولی حق میں خلل نہ آوے۔ اخبار اولیا سے منقول ہے کہ جب سلطان علاء الدین خلجی فوت ہوئے تو سلطان قطب الدین مبارک شاہ تخت پر بیٹھے اور فرزند علاء الدین نے خضر خان کو کہ مرید حضرت سلطان المشائخ تھا اور عمارت عالی برج کلان مسجد نورگاہ اوسیکی بنوائی ہوئی ہے) شہید کیا اسیوجہ سے بادشاہ خود مرید ضیاء الدین رومی ہوا اور آپ سے عداوت رکھکر قدم بے ثبات کو یہ آزار حضرت رکھا اور بذریعہ حاضری حضور دیا لیکن آپ نے حاضر ہونا روا نہ رکھا اور فرمایا بادشاہ مجھپر ظفر نہیں پاسکے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ مذکور اندر عمارت کوشک ہزار ستون کے رات کو سوتا تھا خسرو خاں نے کہ دپروردہ نمک و خاک برگشتہ اوسکا تھا) راتکو آنکہ بادشاہ کو قتل کر دیا اُسوقت آپ اپنی خانقاہ میں گلگشت فرما رہے تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے سه اے روبہک چرا نہ نشستی بجائے خویش + با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش۔ بعدہٗ غیاث الدین تغلق تخت پر بیٹھے اور انھون نے بھی مخالفت شروع کی اتفاقاً طرف لکھنوتی کے کچھہ خلل واقع ہوا بادشاہ اُدہر گئے اور جاتیکے وقت کہا کہ واپس

| | | | | | | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

آنکہ سلطان نظام الدین کو دھلی سے باہر کروں گا یہ بات آپنے بھی سنی فرمایا ہنوز دھلی دور است واپس آنے کے ساتھ ہی اسیر ہی گری در پادشاہ
ہلاک ہوا اس کی جگہ اُسکا میا غیاث الدین بلبن تخت پر متمکن ہوا اور بہت معتقد حضرت سلطان المشایخ رہ اور اسی بادشاہ کے بیٹے سلطان
محمد عادل بادشاہ نے ایک عالی گنبد آپ کی قبر مطہر پر بنوایا تھا بعد اس کے سلاطین وخوانین دھلی نے گنبدہائے مسجد و حجرہ بنوائے اور
کار چشمہ بائیں کو بانصرام پہنچایا جسکا ذکر مفصل آیندہ اوے گا نقل ہے ایک روز آپکے مرشد نے فرمایا کچھ کھانے کو لاؤ آپ نے اپنی دستار
مبارک رہن رکھ کر کچھ لوبیا خریدا اور ابال کر نمک ڈال کر حاضر کیا حضرت گنجشکر نے تناول فرمایا اور ارشاد کیا کہ خوش نمکیں پکا ہے اور
خدا سے میں نے چاہا ہے کہ ہر روز ہفتاد و سہ من نمک تمہارے باورچیخانہ میں صرف ہوا کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہر روز ستر من نمک
اور چند قطار شتروں کی باورچیخانہ سے پوست پیاز کے نکلتے تھے۔ آپ کی ازار پاردتھی حضرت پیر و مرشد کی نظر پڑی اور ازرا ہ عنایت
اپنی ازار مرحمت فرمائی آپ جلدی سے اپنی ازار بردہ ازار پہنے لگے جلدی میں ازار بند ہاتھ سے چھوٹ گیا اور ازار پاؤں پر گر پڑی
فرمایا ازار بند مضبوط کر کے باندھو کہ تا روز قیامت نہ کھولے اگر کھولے تو بجوان بہشتی کھلے آپ نے عرض کی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا
اور اسیوجہ سے آپ نے تمام عمر نکاح نہیں کیا اور عورات سے سخت متنفر رہے۔ صاحب تحفہ سیر الاولیا بحوالہ بحر المعانی لکھتے ہیں
کہ ایک روز حضرت سید محمد بن جعفر مکی مصنف بحر المعانی کشتی میں مصاحب خضر علیہ السلام تھے ذکر شاہدان لایزالی کی طرف چلا خضر علیہ السلام
نے فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی وحضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی مقام معشوقی میں تھے ان کی مانند کسی نے درجہ نہیں پایا
نقل ہے حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے کہ وقت سماع ابتدا سرود کے حضرت امیر خسرو غزل پڑھتے اور امیر کے داہنی طرف میر حسن
اور بائیں طرف خواجہ بلشیر غلام زرخرید آپ کے ہوتے جو لحن داؤدی حسن صوت میں رکھتے تھے اور دو بست قوال کہ ادائے سرود سے
مرغ کو ہوا سے اوتار لیتے تہے علوفہ خوار رہا کرتے تھے ایک روز حضرت سلطان المشایخ کو ان دو بیت حدیقہ حکیم ثنائی سے بہت وجد
ہوا **بیت** منما جمال جہان امروز ✣ ور ننودی بر و سپندی سوز ✣ وان جمال تو چیست ہستی تو ✣ وان سپندی تو چیست ہستی تو
از رسالہ مواہب نظامیہ بحوالہ شواہد نظامیہ حضرت محمد رسول صلعم پیشین گوئی سلطان المشایخ کی نسبت یوں فرمائی ہے واشوقا الی
اخوانی وھم یکون بعدی وھم کالانبیاء و بمنزلتی ویکون فی امتی رجل اسمہ محمد ولقبہ نظام الدین اولیاء
وھو من اصفیاء امتی فاذا یلاقی احد منکم فاقراء منی السلام **ترجمہ** میں نہایت مشتاق ہوں طرف بھائیوں اپنے
کے اور وہ ہوں گے بعد میرے اور وہ ہوں گے مانند انبیاء کے اور میرے مرتبہ کے اور ہوگا میری امت میں ایک شخص نام اُسکا محمد ہوگا
اور لقب اُسکا نظام الدین اولیا ہوگا اور وہ میری امت کے اصفیا میں سے ہوگا پس جسوقت کہ تم میں سے کوئی ملے تو اُسکو میرا سلام
کہیے معدن معانی سے نقل ہے کسی نے حضرت شیخ یحیی منیری فردوسی بہاری سے آپ کا حال ونشان ومقام دریافت کیا فرمایا اُن کا
مقام الطف ہے اور یہ محض لطف رب سے ہے کسکو نصیب ہوتا ہے کیونکہ خواب و بیداری آپ کی یکساں تہی یہ مرتبہ حضرت رسول صلعم
جیسا آپ کو تھا۔ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی کے صفحہ ۲۲۹ تفسیر الم نشرح کے بارھویں نشین میں شان محبوب
الٰہی کو اس عبارت میں ارقام فرمایا ہے محبوب نازنینی ماہ جبینی ملکہ کعبہ مثالی کہ تجلی جمال الٰہی بدن اور آشیانہ خود ساختہ و طور
تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی در وجلوہ گر شدہ صید دلہا بجاذبہ محبت میکند وہزاران ہزار عاشق حسن
ازلی دیوانہ وار بتوقع منفعت واستیفادہ کمال از دور دست بجاذبہ بکمند او دویدہ می آید الخ شواہد بحوالہ منشور سعادت میں ہے
جسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رویت جاہی فرمان ہوا لن ترانی پہر درخواست کی حکم ہوا کہ ہنوز ظہور سلطان المشایخ نظام الدین

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نام حضرات |
|---|---|---|---|---|---|---|

بداونی کا نہیں ہوا عرض کیا وہ کون ہے حکم آیا حبیب میرا اور امت سے میرے حبیب محمد صلعم کا حضرت موسی نے جمال محمد صلعم سے جمال امت محمد
دیکھکر فرمایا اللھم اجعلنی من امت محمد نقل فتوحات غیبی سے ہے کہ کل مشایخ عرب وعجم آپ کی فضیلت پر اتفاق رکھتے ہیں اور مشتاق جمال
مبارک آپ کے تھے اور دربارہ تعلیم وتکریم آپ کے کلی اعتراف تھا چنانچہ قطب مشایخ زمان حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی
باوصف کمال منصب محبوبیت کے مشتاقان ووصفان آنجناب سے تھے اور آپ کے وجود باجود سے خبر دی اور آپ کو یہ لقب
امام محبوبان وامام صدیقان یاد فرماکر ایک اکابر ہند سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے قریب ہے کہ صحبت میں ایک محبوبان
حق سے پہنچو کہ نام اون کا محمد اور لقب نظام الدین ہے اور ظہور اون کا ساتوین صدی میں ہوگا انکو میرا اسلام کہنا۔ از شواہد
نظامی منقول از حضرت سید علیم الدین ہمشیرہ زادہ حضرت سلطان المشایخ ایک روز حضرت امیر خسرو بطریق سیر خدمت میں حضرت بو علی
قلندر عاشق الہی گئے قلندر صاحب نے اون سے فرمایا کہ اے خسرو میں اکثر محفل قدس منزل حضرت صلعم میں تمام اولیاء کو مشاہدہ
کرتا ہون کیا سبب ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاء کو محفل میں نہیں دیکھتا امیر نے حاضر ہوکر اپنے حضرت سلطان المشایخ سے دریافت کیا
فرمایا خسرو دوبارہ اون کی ملاقات کو جاؤ کہ اگر حضرت صلعم کی محفل میں جاؤ تو جس جگہ حضرت صلعم تشریف رکھتے ہیں پشت کی جانب حضرت
کے ایک پردہ ہے اوس پردہ کے اندر اس فقیر کو تلاش کرنا چنانچہ ایسا ہی امیر صاحب نے جاکر قلندر صاحب سے کہا انھوں نے کہا
خسرو آؤ ہم اور تم مجلس حضرت صلعم میں حاضر ہوں اور حضرت نظام الدین کو دیکھیں پس محفل قدس حضرت صلعم میں حاضر ہوئے تمامی
اولیا کو کھڑا دیکھا امیر خسرو بھی اوس جگہ کھڑے رہے اور حضرت قلندر صاحب اوس پردہ کی طرف گئے اور چاہا کہ حضرت سلطان المشایخ
کو دیکھوں لیکن ادب حضور صلعم سے آگے نجا سکے اور ذوق وشوق دیدار حضرت محبوب الہی کا جوش میں آیا تب ایک نعرہ آواز بلند سے
مارا اور یہ بیت دوہرہ اوس جوش وخروش کی حالت میں پڑھا ؎ پردہ بردار کہ تا عارض زیبا نگریم + ورنہ از آہ جگر پردۂ عالم بدریم
دوہرہ گھونگٹ کھول بدن سے موکہ دیکھن دے موہ + ناتر نارہ مار ہوں جو سب جگ دیکھے توہ حضرت صلعم نے قلندر عاشق الہی
کی طرف دیکھا اور پوچھا اے شرف الدین مست کیا چاہتا ہے کیا محبوب نظام الدین کو دیکھنا چاہتا ہے عرض کیا ہاں فرمایا دیکھلو
حجلہ محبوبی میں بیٹھے ہوئے ہیں عاشق الہی لب ادب سے زمین خدمت چوم کر حجلہ کیطرف گئے کہ حضرت محبوب الہی سفید مصلی پر مقام
معشوقی میں نہایت ناز وادا کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں سبحان اللہ عاشق الہی کو محبوب الہی کی زیارت مقام محبوبی میں کس
تمنا وشوق سے حاصل ہوئی ازعطیات نظامی حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری فرماتے ہیں کہ آپ کو قوت دس قطب کی تھی
اور قطب ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے جسکو غوث کہتے ہیں آپ نہایت درجہ محبوبی اور اعلیٰ درجہ کی معشوقیت میں تھے۔
نقل ہے از شواہد نظامی سلطان قطب الدین خلجی آپ سے حسد رکھتا تھا حکم دیا کہ میرے لشکر سے کوئی شخص حضرت کی خدمت
میں نجاوے اور ایک حبہ نذر کا نہ دیوے دیکھیں پھر یہ دستر خوان اور لنگر شیخ کہاں سے جاری ہوتا ہے آپ نے یہ سنکر
دستر خوان اور لنگر کا خرچ دوچند کردیا بادشاہ کو یہ خبر سنکر سخت تعجب ہوا۔ کتاب چشتیہ بہشتیہ میں لکھا ہے کہ بادشاہ نے ضد میں
آنکر منادی کرادی کہ کوئی دوکاندار بلکہ ترکاری وسبزی فروش تک بھی خادمان سلطان المشایخ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نکرین
آپ نے سنکر فرمایا جو کچھ ہمارے باورچیخانہ میں درکار ہو وہ شہر نظام آباد سے لادین خادمان نے عرض کی کہ شہر کیا بلکہ گانوں بھی
اس نام کا اس علاقہ میں نہیں ہے فرمایا دریائے جمن سے تھوڑی دور جاؤ شہر نظام آباد میں جا پہنچوگے خادمان گئے شہر دیکھا
نہایت آباد اور ہر تحفہ وتحائف اور طرح طرح کی اجناس خوردنی وغیرہ سے پس جو کچھ ضرورت تھی خرید کیا قیمت دینے کے وقت

مختصر حالات

دوکانداران معذرت پیش آئے اور کہا حق تعالیٰ نے اس شہر کو حضرت سلطان المشایخ کے نام سے آباد کیا ہے اور جو کچھ اس شہر میں ہے
وہ حضرت ہی کا ہے ہم قیمت نہیں لیتے جو کچھ چاہیئے وہ بلا قیمت لیجاؤ چنانچہ مدت تک خادمان اوس شہر سے اشیائے مطلوبہ لاتے
رہے جب سلطان وقت نے اس واقعہ غریب سے اطلاع پائی اپنے کیے ہوئے پر بڑا پشیمان ہوا اسیطرح روز عرس حضرت گنجشکر
سلطان مذکور نے منادی کرائی کہ کوئی شخص دوکاندار شہر کا خادمان سلطان المشایخ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نکرے جب روز عرس
حضرت ممدوح کا پہنچا آپ نے بدستور یاروں کی دعوت اور مجلس سماع آراستہ کرائی لوگوں کو حیرت تھی کہ حال طعام کا مجلس کے واسطے
کیا ہوگا الغرض جسوقت مجلس آخر ہوئی اور سماع تمام ہوا چند کشتی لبالب قابوں طور پر سے کہ جنمیں طعام طرح طرح کے بہرے ہوئے
تھے دریا سے جمن میں زیر خانقاہ آپ کے نمودار ہوئیں اور خود بخود کنارے پر پہنچ گئیں آپنے خواجہ اقبال میر خانساماں کو فرمایا لاؤ
لاؤ اس کہانے کو تقسیم کرو انھوں نے اوسکو مجلس میں تقسیم کیا اور چند قاب کہانے کی بادشاہ کے لئے بھی بھجیں بادشاہ یہ طرح طرح کے
کہانے لذیذ گرما گرم عجوبہ روزگار دیکھکر حیران ہوگیا اور سخت پشیمان ہوا چند کلمات طیبات از شواہد نظامی فرمایا حکما کا قول ہے تین
چیزیں خود چاہیں کرنی دوسرے کو نچاہیں سکھانی ایک ہمیشہ حلق یعنی سر منڈانا دوسرے پہلے کہانے سے شوربا کہانا تیسرے کف پا
کو چرب کرنا - لیکن درویش کو چاہیئے جو کلمہ نفع کا ہوے خلق سے اوسکو دریغ نہ کرے (۲) مرد میں تین چیز سے کمالیت پیدا ہوتی ہے
قلت الطعام وقلت المنام وقلت الصحبت مع الانام (۳) طاعت دو طرح پر ہے طاعت لازمی اور طاعت متعدی لازمی وہ ہے
کہ نفع اوسکا بذات خاص طاعت کنندہ کو ہو اور وہ نماز روزہ اور جو متعلق اوسکے ہے لیکن طاعت متعدی وہ ہے کہ اوس سے راحت دوسروں
کو پہنچے اور وہ زکاۃ وصدقہ ومانند آن اور اسمیں فیض عمیم وثواب عظیم ہے لیکن طاعت لازمی میں اخلاص چاہیئے طاعت متعدی جسطرح کرے
داخل ثواب ہے (۴) خطرہ وعزیمت کے بارہ میں فرمایا اول خطرہ ہے یعنی جو کچھ دل میں آوے بعد اوسکے عزیمت ہے یعنی عمل میں لانا اوس
خطرہ کا - لیکن خواص کو خطرہ سے مواخذہ ہے اور عوام کو جبتک گناہ فعل میں نہ آوے مواخذہ نہیں ہے - درویش کو چاہیئے کہ ان
تینوں حال میں پناہ خدا سے لیوے اور کلمہ لاحول پڑھے ابو سعید ابو الخیر ہمیشہ فرماتے تھے کہ کوئی خطرہ دل میں میرے ایسا نہیں آیا ہے
کہ اوسکے فعل کے ساتھ متہم ہوا ہوں اگرچہ اوسکو عمل میں نہ لایا تھا چنانچہ اسی معنی میں حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہیں ایک وقت خانقاہ
شیخ ابو سعید ابو الخیر پر ایک درویش کامل پہنچے شیخ نے جو کمال ان کا دیکھا دختر اپنی کو فرمایا کہ وقت افطار کوزہ پر از آب ان کے روبرو
لیجائے اگرچہ دختر خورد سال تھی لیکن بڑے ادب سے کوزہ پیش کیا ابو سعید کو یہ ادا پسند آئی اور دل میں گذرا کہ کون بندہ نیکبخت
ہوگا کہ جس کے نکاح میں یہ دختر آوے گی معًا اس خطرہ کے آپ نے حسن موذن کو بازار میں بھیجا اور فرمایا خبر بازار کی لاؤ کہ شہر میں
کیا شہرت ہے او سنے واپس آکر کہا کہ دو مرد آپس میں کہہ رہے تھے کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر اپنی دختر کا نکاح کسیکو گھر داماد رکھ کر کرنا
چاہتا ہے شیخ نے سنکر فرمایا کہ وہی خطرہ میرا پکڑا گیا اور متہم مواخذہ کیا فرمایا جو کچھ خدا کی راہ میں صرف کرے وہ اسراف نہیں
ہے الا اپنے نفس کے لئے ایک درم بھی داخل اسراف ہے چنانچہ ایک بخیل نے روبروے شیخ ابو سعید ابو الخیر آن کر یہ حدیث پڑھی
لاخیر فی الاسراف ابو سعید نے جواب دیا لا اسراف فی الخیر فرمایا مقولہ حضرت جنید بغدادی ہے لا اعتبار فی الخرقة انما الاعتبار بالخرقة
یعنی کچھ اعتبار خرقہ میں نہیں ہے اعتبار اسکا ہے جو حق خرقہ بجا لاوے اور گناہوں سے پاک رکھے اور آتش عشق الہی میں خود کو
جلا دیوے از سوانح عمری کلاں حضرت سلطان المشایخ بحوالہ سبع سنابل و سیر الاولیا - کسی نے آپ سے سوال کیا جو مرید زاہد عابد
ہو لیکن پیر کی محبت اوسکے دل میں تھوڑی ہو اور دوسرا مرید جو سوائے روزہ نماز معمولی کے اور کچھ عبادت اوس سے نہو پی ہو

| نام بزرگان | نام خلفاء بزرگان | تاریخ ولادت بزرگان | تاریخ وفات بزرگان | عمر بزرگان | مزار بزرگان | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

لیکن اعتقاد اور اخلاص میں اپنے مرشد کے ثابت قدم ہو ان دونوں سے کون بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ محب اور معتقد اپنے شیخ کا ہے کہ ایک وقت اخلاص کا اوسکا بسبب اعتقاد کے کل اوقات پر شرف رکہتا ہے ادب مرید کو وہی چاہئے جو پیر فرمائے ؏ بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید که سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا - اور جو شخص خدمت میں کسی بزرگ کے پیوند کرتا ہے اور ارادت لاتا ہے اوسکو تحکیم کہتے ہیں یعنی اوسکو اپنے اوپر حاکم کرتا ہے اگر مرید قول و فعل سے انکار کرے مرید نہوگا نعوذ باللہ مستغفار دے پیر کے نوافل و تسبیح و اوراد میں مشغول نہ ہو کہ کوئی شغل بالاتر اشارہ پیر سے نہیں ہے مرید کو چاہئے کہ پیر کی طرف پشت نہ کرے اور ردبرو سے پچھلے پانو چلے تاکہ پشت اوسکی پیر کے منھ کی طرف نہو نظر سے غائب ہوکر سیدھا چلے اگر پیر یا استاد یا بزرگ راستہ میں ملیں نعلین یا کفش نکال کر ملاقات کرے اگر پانی جھوٹا پیر کا یا بزرگ کا پاوے تو کھڑا ہوکر پیوے اسیطرح کھڑے ہوکر آب زمزم و بقیہ آب وضو پینا چاہئے جتنی دفعہ خرقہ یا کلاہ و یا پیرہن پیر سے پاوے پہنے اور دوگانہ تحیت ادا کرے اور بعد ازان کچہہ شکرانہ آگے پیر کے لیجاکر عرض قبولیت کرے اور بعد قبولیت پابوس اور تسلیمات بجالاوے -

جسوقت روضہ پیر یا استاد یا کسی اور بزرگ کے جاوے تو پہول اور شیرینی اور کچہہ نقد ہمراہ اپنے لیجاوے اور اگر قدرت نہو تو سبزہ ہی کافی ہے خالی ہاتھ نجاوے بائیں طرف سے قبر کے آوے اور پائیں قبر کے تقبیل کرے اور بعد اوس کے تین طواف کرے اور بمقابل منھ یعنی داہنی طرف مزار کے کھڑا ہو اور کہے علیکم السلام یا اہل القبور لا الہ الا اللہ پس گل یا سبزہ اپنے ہاتھ سے داہنی طرف مرقد کے نزدیک موضع سیت کے آہستہ سے رکھے اور بتو اور شیرینی اور نقد کو آگے اپنے رکھے اور چند آیات قرآن سے بھی پڑھے اور ثواب اوسکا نذر کرے بعد اوس کے دونو ہاتھ اٹھاوے درود و فاتحہ و آیۃ الکرسی و اذا زلزلت الارض و الہکم التکاثر ایک ایک بار و اخلاص گیارہ بار و لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ہو حی لا یموت ابدًا ابدًا ذوالجلال والاکرام بیدہ الخیر و ہو علی کل شئ قدیر پڑھے اور کہوے قراۃ القران وجعلت ثوابہا بروح فلان بن فلان بعد ازان دگلی کلمہ کو مزار پر رکھے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور جو حاجت رکہتا ہو عرض کرے اور شیرینی اور نقد کو اُن بزرگوں کے وارثوں کو یا خادموں کو دیوے اور خود رخصت ہو - جب زیارت سے مقبروں کی واپس ہو واسطے دیکہنے مریض کے نہ جاوے کہ امید صحت کی اوس کی نہو اور اگر جانا ضرور ہو اول مسجد میں یا گہر میں ٹہر کر دوگانہ نماز ادا کرے پہر وہاں سے بہ نیت عیادت مریض کے قصد کرے **فائدہ** اگر کوئی شخص لفظ یا سلام کو اکیسو گیارہ بار پڑھے اور اوپر مریض کے پہونکے انشاء اللہ صحت پاوے اور اگر کوئی شخص واسطہ شفا مریض غائب کے لفظ یا سلام کو پڑھے اور طرف اُس کے پہونکے امید ہے شفا پاوے مجرب ہے فرمایا ولایت ایمانی و عرفانی کو زوال جائز ہے و لایت احسانی کو زوال نہیں فرمایا مجکو واقعہ میں ایک کتاب دی اُسمیں لکھا ہوا تھا کہ جب تک تجہسے ہو سکے دل کو راحت پہنچا اسلئے کہ دل مومن کا ظہور ربوبیت کامل ہے فرمایا بازار قیامت میں کسی سامان کو ایسا رواج نہوگا جیساکہ دریافت دلوں کا ہوگا **تحفہ** از تذکرۃ العابدین ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہے فرمایا وہ بیاسے تھے اور میں آنکھ لگا ہوں **بیان** معمولات آنحضرت جس کسیکو کوئی مشکل پیش آوے چاہئے کہ واسطے بر آنے دعا کے ان تین شرطون کو یاد رکھے اول جو دعا پڑھے واسطے اللہ کے پڑھے دوئیم واسطے دعا کرنے کے ایک مکان لازم کرلے جہاں گذر عورتون کا نہووے تاکہ دل اُسکا خطرۂ شیطانی سے محفوظ رہے سوئم پہلے دعا سے مقدور کے موافق صدقہ دیوے تاکہ دعا درجہ قبولیت کو پہنچے اور بعد بر آنے مراد کے صدقہ بہت درویشونکو دیوے تاکہ بار دیگر دعا اوس کی بارگاہ اللہ تعالی میں قبول ہو - حضرت امام شافعی سے روایت ہے کہ جو کوئی دربار بادشاہوں میں جاتا ہے واسطے

| نام بزرگان | نام والدان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدت عمر | مقام مزار | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

اپنی حاجت کے البتہ دربانوں کو انعام سے خوشنود کرتا ہے درویش بھی دربانان الٰہی ہیں تو جو کوئی واسطے برآنے حاجت کے نذر
ایصال ثواب اون کو نہ دے ہرگز وہ حاجت اوس کی روا نہ ہو اور یہ بھی اون کا مقولہ ہے کہ بوقت دعا کے جو گناہ کہ کئے ہیں اون کو
دل میں نہ لاوے کہ وہ یقین دعا میں سستی لاویں گے نیز جو عبادت کی ہے یاد نہ کرے کہ عجب پیدا ہوگا اسوقت نظر خاص حسن اور پر
رحمت الٰہی کے چاہئے کہ وہ اجابت دعا کے واسطے ہے اور وقت دعا کے دونوں ہاتھ اپنے مقبل اور اچھے بلند رکھے اور منتظر رہے
کہ اسیوقت آسمان سے کوئی چیز میرے ہاتھ میں پہنچی ہے عمل قضائے حاجات جو کوئی اس آیت کریمہ کو ومن یتق اللہ یجعل له
مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب ہمیشہ پڑھے جو کام اور مطلب اور جو مشکل کہ رکھتا ہو جلدی حاصل ہو اور کشایش رزق کی ہو دے
جس کسیکو معاش تنگ ہو جائے ہر شب سورہ جمعہ پڑھے جلدی کشایش ہو اور فتح نصیب ہو اور اگر ہر شب نہ پڑھ سکے تو شب جمعہ
ہی کافی ہے ایک وقت ایک مرد کو آگے شیر کے ڈالا یہاں تک کہ سات روز تک پڑا رہا مگر شیر نے اس کے اوپر دانت تیز نہیں کئے
اسوجہ سے کہ وہ دعا ذیل اپنے پاس پوشیدہ رکھتا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا دائم بلا فنا یا قائم بلا زوال یا امیر بلا وزیر یا
صانع بلا نصیر نیز اس دعا کو بعد ہر نماز کے جو کوئی ایک سو بار پڑھے شر دشمنوں سے بے غم ہو اور ہر دشمن اسکا دوست ہو اور جس
کسیکو غم یا الم پیش آئے چاہئے کہ اس آیت کریمہ کو پڑھے حق تعالیٰ اوسکو جلدی غم و الم سے رہائی بخشے آیت کریمہ یہ ہے لا اله الا انت
سبحانك انی کنت من الظالمین برائے دفع آزار دشمن و ظالم اس دعا کو پڑھے حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر بہت
پڑھے تو جلد اوس سے رہائی پائے برائے شرف قبولیت اعمال ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم برائے روشنی دل ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب برائے تولد فرزند صالح رب هب لی من
لدنك ذریة طیبة انك سمیع الدعاء حضرت خواجہ گنجشکر اس دعا کو بہت پڑھتے تھے یا دائم الفرد والبقا یا ذو الجلال والجود
والعطایا اللہ یا رحمن یا رحیم بحق ایاك نعبد وایاك نستعین فرماتے جو کچھ مجھے دیا ہے اس دعا میں دیا ہے۔ فرمایا جو کوئی
ان تین کلموں اللہ شافی اللہ کافی اللہ معافی لکھ کر بازوے مریض و یا گلے میں اسکے باندھے جلد شفا پاوے۔ آپ کا ارشاد
ہے تعویذ کو بازو یا گلے میں سخت باندھنا چاہئے آویزاں اور لٹکا ہوا رکھنا تعویذ کا ممنوع ہے اور بہتر یہ ہے کہ بازو میں باندھے
ایک مرد سیاح کے اعتراض پر آپ نے فرمایا جو امر پیشتر اسکے فرض تھا اگر فرضیت اس کی اب اٹھ گئی پس استحباب اسکا باقی رہا
چنانچہ روزہائے ایام بیض اور عاشورہ کی فرضیت اور پر امت ماضیہ کے فرض تھی جسوقت عہد آنحضرت صلعم میں روزہ ماہ رمضان
فرض ہوئے وہ فرضیت ایام بیض اور عاشورہ کی اٹھ گئی اور استحباب اسکا باقی رہا۔ امم پیشین میں رعیت خاص بادشاہ کو
اور شاگرد خاص استاد کو اور امت خاص پیغمبر کو سجدہ کرتے تھے اگر اب استحباب اسکا جاتا رہا تو اباحت باقی رہی اس امر میں کہ نفی کرتے
ہو کہاں سے ہے اور انکار محض بیجا ہے شواہد نظامی بحوالہ تذکرۃ الاتقیا چشتیہ بہشتیہ حضرت سلطان المشائخ کو پردہ پوربی بہت ہی
پسند خاطر تھا سبب اسکا سوال کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے روز میثاق کی آواز الست بربکم کی اسی پردہ پوربی میں سنی تھی اور ہنوز
وہ مزہ اسکا دل میں اور کان میں میرے باقی ہے۔ اکثر فرماتے تھے میں پیر ہوا لیکن پوربی پیر نہیں ہوئے نقل ہے ایک روز حضرت
شیخ الشیوخ گنجشکر نے دستار مبارک اپنے سر سے اوتاری اور اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر باندھی وہ دستار
سات پیچ کی تھی باندھنے کے وقت فرمایا اے نظام آجکے روز انتظام سات اقلیم کا ان سات پیچ دستار تمہاری سے باندھا
کہتے ہیں آپ کا ایک پیچ دستار مذکور کا سماع کی حالت میں کھل گیا آپ نے جلدی سے خبردار ہو کر پیچ کو درست کر لیا بعد سماع ایک

طریقہ تعویذ

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

شخص نے باعث اس طرح سے جلد پیچ کے احتیاط سے درست کر لینے کا دریافت کیا فرمایا بہت مدت سے باریتعالی نے انتظام ہفت اقلیم کا ان سات پیچ دستار کے ساتھ منضبط کر رکھا ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ مبادا کوئی پیچ درہم برہم ہو تو ایک اقلیم ابتر ہو جائے گی
اوآپ انیس السالکین میں درج ہے کہ ایک وقت آنحضرت صلعم اپنے یاروں کے ساتھ دولت خانہ میں تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آیہ رحمت
لائے آپ کو تفریح حاصل ہوئی یاروں نے ایک شعر کو بآواز موزوں ذوق سے پڑھنا شروع کیا آپ کو مقام تواجد واقع ہوا اور جتنے
اسوقت مجلس میں سو یاران آنحضرت تھے آپ نے اپنی ردائے مبارک کو سو ٹکڑے کئے اور ہر ایک کے حصے میں ایک ایک ٹکڑہ
تقسیم ہوا - یہاں سے ثابت ہے کہ جو کچھہ حالت سماع میں صوفی کے پاس سے گر جاوے وہ حق قوالوں کا ہے - ایک وقت آنحضرت
صلعم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ حق تعالی کا حکم ہے کہ فقرائے امت تمہاری کے پانچسو سال پہلے اغنیائے
اسوں دوسری سے بہشت میں جا دیں گے پس آنحضرت صلعم اس بشارت سے خوشدل ہوئے فرمایا کوئی ہے اسوقت ایک شخص
بدو حاضر تھا اسکو کچھہ کہنے کو ارشاد ہوا اُسنے ایک شعر آواز موزوں کے ساتھ پڑھا خوش ہوا اور تواجد فرمایا - پس یہ واقعہ
حجت ہے سماع سننے کے لئے مشایخوں کے اصل اس کام میں درد ہے اور جس کسیکو درد نہیں وہ لذت سماع سے محروم ہے - عشق ایک مرغ
ہے کہ سوائے دل دردناک کے دانہ نہیں چنتا اور بغیر جان مشتاقاں کے آشیانہ نہیں قبول کرتا - چنانچہ سیر الاولیا میں لکھا ہے کہ
ایک صوفی کو خواب میں دیکھا بہشت میں لیکن غمگین پوچھا یہ غم کس سبب سے ہے کہا کہ جو شوق ذوق اُس عالم سماع میں رکھتا تھا بہشت میں
نہیں ہے پس جو راحت اور جو حظ کہ صوفیوں کو سماع میں ہوتا ہے لذت بہشت کی اُنکی آنکھوں میں نہیں آتیں فہم من فہم آپ نے فرمایا سماع
قوی کسوٹی اُن مردوں کے واسطے ہے جو اہل اس کام کے ہیں اور جو لوگ صاحب ذوق ہیں اگر ایک بیت بھی سنیں ذوق شوق
پیدا ہو جاتا ہے چاہے مزامیر ہوں یا نہوں اور جو عالم عشق سے بیخبر ہیں اُن کو مزامیر سے بھی کچھہ فائدہ و اثر نہیں کیونکہ کام درد دل
پر موقوف ہے فرمایا ایک وقت گا بنوا لے یہ بیت کہتے تھے ؎ حرام بدین صفت مبادا + کز چشم بدت رسد گزندے -
اسوقت محکو اوصاف حضرت گنجشکر یاد آئے اور حمل معنی شعر کو اوپر اُن کے کیا اور اوپر محکو ذوق و شوق ہوا اوس موقع پر امیر حسن
علائی سنجری نے عرض کیا اگر علمائے ارباب سماع میں بحث کریں اور حرمت میں اُس کی کوشش فرماوین تو درست ہے - لیکن فقیر وں کو
نفی سماع نہیں چاہیے اور جو شکوک چاہیں نہ سُنے لیکن دوسروں کے ساتھ خصومت جائز نہیں رکھیں کہ خصومت صفت درویشوں
کی نہیں ہے اور بندہ اوس گروہ کو جو منکر سماع ہیں خوب جانتا ہے اور اُن کے مزاج پر وقوف کلی رکھتا ہے - اگر بالفرض یہ سب
سماع کو حلال جانتے تب بھی نہیں سنتے آپ نے یہ سنکر تبسم کیا اور فرمایا کہ ہاں جب اُن کے دل میں درد نہیں کیونکر سنتے کہ یہ کام
تعلق دل سے ہے اور اسی معنی میں یہ رباعی زبان مبارک پر لائے رباعی دنیا طلبا جہاں بکامت بادا + این جیفہ مردار بدامت
بادا + گفتی کہ بہ نزد من حرام ست سماع + گر بر تو حرام ست حرامت بادا - آپ نے حالت مرض موت میں حضرت شیخ شہاب الدین امام
وخلیفہ خاص کو وصیت فرمائی کہ تین روز میرے جنازہ پر سماع کر کے چوتھے روز دفن کرنا انھوں نے بموجب وصیت قوالوں کو
حاضر کیا لیکن حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح نے سماع کو منع کیا - کتاب سبع سنابل میں ہے کہ جب جنازہ اُٹھاکر لے چلے اور تمام
قوالوں نے جمع ہو کر یہ غزل شیخ سعدی رح کی خوش آوازی سے شروع کی غزل سرو سیمینا بصحرا میروی + نیک بد عہدی کہ بے ما میروی
کس باین شوخی و رعنائی نرفت + خود چنینی بالعجب میروی - جب اس شعر پر پہنچے - اے تماشا گاہ عالم روئے تو + تو کجا
بہر تماشا میروی - شوق سماع نے حضرت سلطان المشایخ پر غلبہ کیا اور ہاتھ جنازے سے اُٹھالئے اور چاہا کہ حرکت میں آدیں

## مختصر حالات

حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح نے امتناع سماع فرمایا اور آپ نے ہاتھ پنچے کرلئے اور بعض کتب میں درج ہے کہ جب آپ نے ہاتھ جنازہ سے اٹھایا اور متحرک ہونے لگے تو حضرت شیخ نصیر الدین محمود نے استغفار التماس کی کہ دشتہا تنہا باش ودست درکش کہ قدم بعد دریمانت امامت نماز جنازہ شیخ رکن الدین ابو الفتح نے ادا کی۔ جب عمر آپ کی ۹۱ برس کی پہنچی آٹھ روز تک بول وبراز بند رہا اور آٹھویں روز خواجہ اقبال میر خانساماں کو فرمایا کہ جو کچھ اسباب ونقود وغیرہ کا موجود ہے حاضر کرتا کہ اسکو تقسیم کردوں عرض کی کہ جو فتوح یا اسباب آتا ہے دوسرے روز تک نہیں رہتا مگر کئی ہزار من غلہ موجود ہے جو خرچ لنگر میں ہر روز صرف کیا جاتا ہے فرمایا کل غلہ نکال کر مستحقان کو تقسیم کردو اور بقیہ جامہائے خاص طلب کیا اور اس بقیہ سے ایک دستار خاص وپیراہن ومصلا وشال خلافت مولانا برہان الدین غریب کو عطا کیا وبجانب دکھن رخصت کیا اور ایک دستار وپیراہن شمس الدین یحییٰ کو عطا فرمایا اور اسی طرح تمام پوشاک اپنی ہر ایک خلیفہ کو تقسیم فرمائی بعد اس کے حضرت نصیر الدین محمود کو اپنے پاس بلوا کر خرقہ ومصلیٰ وتسبیح وکاسہ چوبیں جو حضرت گنجشکر سے آپ کو عطا ہوا تھا مرحمت فرمایا۔ لیکن مطلوب الطالبین خواجہ محمد بلاق میں لکھا ہے اصلی خرقہ چشتی کو موجب وصیت قبر میں جسم مبارک پر رکھا اور مصلی شیخ الشیوخ نیچے سر اور عصا برابر آپ کے۔ لیکن کتب متعددہ سے ثابت ہے کہ وہ خرقہ جسوقت یاران نے آپ پر ڈالا اوسکے بعد خود بخود بلا تحریک شخصے مخدوم العالمین خواجہ نصیر الدین محمود کے زیب تن ہوگیا آپ نے نماز عصر ادا کی اور غروب آفتاب سے پہلے بپردہ کل نفس ذائقۃ الموت میں مستور ہوئے یوں تو آپ کے خلفا بہت ہیں لیکن اون میں سے برگزیدہ ومنتخبہ عشرہ مبشرہ کے نام سے مشہور ہیں جنکا ذکر خیر آگے آوے گا ذکر عمارت خانقاہ ودرگاہ شریف سلطان غیاث الدین بلبن یا اون کے فرزند سلطان محمد عادل بادشاہ نے آپ کی قبر مطہر پر ایک گنبد عالی بنوایا سنہ ۹۷۰ھ ہجری میں بعہد سلطنت اکبر شاہ اول سید فریدوں خاں نے مزار شریف کے گرد سنگ مرمر کے ستون لگا کر اور بارہ در بنوا کر اوپر پتھر وچونہ کا گنبد بنوایا اور اسمیں سنگ مرمر کی جالیاں لگوائیں اور گنبد کے اندر مزار شریف کے سرہانے ایک پتھر کی لوح اشعار ذیل کندہ کرکے لگا دی ہے شکر کہ در روضۂ حضرت غوث الانام + از پئے تعمیر شد خان فلک احتشام + مہر نسب را شرف اوج شرف راشہاب + سید عالی نسب میر فلک احترام + بانی او ہاشمی ساعی او ہاشمی + انکہ بدوران شاہ ہست سخن را نظام از پئے تاریخ آن متفکر شدم + کلک خرد زد رقم قبلہ گہ خاص وعام + روئے بدرگاہ او آر فریدوں بصدق + شاید از الطاف پیر کار تو گردد نظام (کاتب حسینی چشتی) سنہ ۱۰۱۹ھ ہجری بعہد حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ کے نواب فرید خاں معروف مرتضیٰ خان آباد کنندہ قصبہ فریدآباد نے ایک چھپر کھٹ آبنوسی سیپ سے عمدہ دستکاری کا آپ کے مزار پر چڑھایا جسمیں سیپ کی پچیکاری سے اشعار ذیل تحریر ہیں **اشعار** شیخ دہلی نظام راد وفرید + کار دنیا ودین مہیا کرد + یک فریدش مقام فانی داد + یک فریدش مقام احیا کرد + مرتضیٰ خان مزار مرقد او + قبہ چوں سپہر برپا کرد۔ ابر فیروزی از جہان برخاست + در یک دانہ در صدف جا کرد + بر جہان کعبۂ مربع او + چار در از چہار جد وا کرد عرشۂ مرقد مبارک او + بر زمین کار عرش اعلیٰ کرد + عرش دریائے چار تا پایہ اش + چار تکبیرے محابا زد + ہر کہ رخ از مقام او تابید پشت بر کعبہ معلیٰ کرد + انکہ رو در سجود او آورد + رخ چو آئینہ مصفا کرد + خاکروب مقاش ار باشی + میتوان کار صد مسیحا کرد + سال تاریخ این بنا جستم + قبہ شیخ عقل انشا کرد سنہ ۱۰۲۳ھ + قدر یابی او رفیع کناد + انکہ این ہفت سقف خضرا کرد سنہ ۱۰۲۳ھ ہجری بعہد شاہجہان بادشاہ نواب جلیل اللہ خان حاکم شاہجہان آباد یعنی دہلی حال نے آپ کے مزار کے گرد سنگ سرخ کی علام گردش بنائی اوسکے چند عرصہ کے بعد حضرت مولانا فخر الدین نے یہ قصد کرکے کہ علام گردش سنگ سرخ کے بجائے سنگ مرمر کی بنائی جائے سنگ مرمر کے ستون خرید کئے مگر یہ قصد آپ کا پورا نہیں ہوا تھا کہ سنہ ۱۱۹۹ھ ہجری میں انتقال فرمایا سنہ ۱۲۲۳ھ کے قریب نواب احمد بخش خان والئی فیروزپور جھرکہ

| نام خاندان | نام سلطان بادشاہان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | نام مزار | نام مصنف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

نے وہ ستون سنگ مرمر کے نصب کرائے اور چار دیواری خانقاہ کی از سر نو مرمت کرائی اور باولی کے رخ کے دروازہ پر یہ مصرعہ تحریر کرادیا مصرعہ شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا ۱۲۳۶ھ ہجری میں نواب فیض اللہ خان بنگش نے غلام گردش کی چھت کو جو سنگ سرخ کی تھی تانبے کیلیا دروں سے جڑوا کر سنہری و لاجوردی کام سے رونق دو بالا کردی ۱۲۳۸ھ ہجری کے قریب حضرت اکبر شاہ ثانی دہلی نے آپ کے مزار شریف کے گنبد کو جو چونہ کا تھا سنگ مرمر کا بنوادیا اور ایک سنہری کلس اُس پر مزین کرادیا جس سے درگاہ شریف کی عظمت اور خوشنمائی پہلے کی بہ نسبت بدرجہا زیادہ ہوگئی اور مصداق اس شعر کے بن گئے۔ شعر بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہست + سجدہ گاہ ملک در روضۂ شاہنشاہست ذکر مسجد عالی درگاہ شریف اس مسجد کا بڑا درجہ بیچ کا جس کے عالیشان گنبد میں ایک کٹورہ معلوم نہیں کس دھات کا ہے لٹکا ہوا ہے جسپر کسی وقت جاٹوں نے اس خیال سے کہ سونیکا ہے گولیاں ماری تھیں خضر خان ابن سلطان علاء الدین خلجی کا بنایا ہوا ہے جو حضرت محبوب الٰہی سے نہایت عقیدت رکھتا تھا یہ درجہ حضرت کی حیات میں ۷۱۰ھ ہجری کے قریب تعمیر ہوا تھا اس گنبد کے دونوں پہلوؤں کے درجہ سلطان محمد تغلق شاہ ابن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نے حضرت کے وصال کے بعد ۷۲۵ھ میں بنوائی تھی اس مسجد کے دروں کی پیشانی پر خط نسخ اور خط کوفی سے آیات قرآنی کندہ ہیں اور ایک دیوار پر حضرت محبوب الٰہی کی تاریخ وصال حسب ذیل کندہ ہے تاریخ وصال۔ نظام دو گیتی شہ ما و طین + سراج دو عالم شدہ بالیقین چو تاریخ فوتش بجستم زغیب + ندا داد ہاتف شہنشاہ دین درگاہ حضرت امیر خسرو آپ کا مزار پائیں طرف حضرت محبوب الٰہی کے رانی چبوترہ پر ہے ایک عرصہ تک بلا گنبد و حجرہ تھا ۱۰۱۴ھ ہجری بعہد سلطنت حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ کے طاہر محمد عماد الدین حسن نے آپ کے مزار مبارک پر حجرہ اور سنگ مرمر کا برج بشکل مستطیل محدب نہایت نفیس و خوبصورت تعمیر کرایا اور برج کے اندر دیوار کے پیشانی پر یہ تاریخ کندہ کرائی تاریخ نظم

اے خسرو بے نظیر عالم + با روضۂ تو مراتیا زیست + تعمیر نمود طاہر آنرا + فیض از لی ہمیشہ باز ست + تاریخ بنایش عقل گفتہ + با روضہ بگو کہ جائے۔ از ست۔ قائل اینکلام و بانی این مقام طاہر محمد عماد الدین حسن بن سلطان علی سبزواری ۱۰۱۴ھ ہجری غفر ذنوبہ و ستر عیوبہ و برج کے اندر نبیرہ حضرت شیخ فرید گنجشکر نے دو قطعہ جو حضرت امیر خسرو کے فیض نظام سے ہیں اپنی قلم سے تحریر کردے ہیں اور وہ یہ ہیں قطعہ اے شربت عاشقی بجامت + وز دوست زمان زمان پیامت + شد سلک فرید از تو منظوم + زان ست کہ شد لقب نظامت + جاوید بقاست بندہ خسرو + چون شد بہزار جان غلامت دیگر مرا نامیست خواجہ عظیم + دو شین و دو قاف و دو لام دو جیم + اگر نام یابی درین حرفہا + بدانم کہ ہستی تو مردی فہیم (کاتب مذکور نبیرہ شیخ فرید شکر گنج) مزار کی جانب شمال جالیوں میں ایک سنگ مرمر کی لوح لگی ہوئی ہے جسپر آپ کے انتقال کی تاریخ وغیرہ کندہ ہے اس لوح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمارت موجودہ سے پہلے مہدی خواجہ نے بعہد بابر بادشاہ کچھہ عمارت مختصر مع اس لوح کے آپ کے مزار پر تعمیر کرائی تھی مگر وہ عمارت تو نہ رہی لیکن لوح مذکور باقی رہ گئی عبارت لوح مذکور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۹۰۰ھ زمیں را از این لوح شد سرفرازی + بدوران بابر شہنشاہ غازی۔ میر خسرو خسرو ملک سخن + آن محیط فضل و دریائے کمال + نثر او دل کش تر از ماء معین + نظم او صافی تر از آب زلال بلبل دستان سرائے بے قرین + طوطی شکر مقال بے مثال + از پئے تاریخ سال فوت او + چون نہادم سر بزانوئے خیال۔ شد عدیم المثل یک تاریخ او + دیگرے شد طوطی شکر مقال + مہدی خواجہ سید با جاہ و جلال + شد بانی این اساس بے شبہ و مثال گفتم سعی جمیل مہدی خواجہ + تاریخ بنائے این چو کردید سوال (حررہ شہاب الدین المعمای الہروی) حجرہ جہاں آرا بیگم بنت شاہجہاں بادشاہ۔ یہ حجرہ سر سے لیکر پاؤں تک تمام سنگ مرمر کا ہے اور اسمیں نہایت خوبصورت سنگ مرمر کے جالیاں لگی ہوئی ہیں یہ حجرہ

<table>
<tr><th>نام خاندان</th><th>نام بزرگ</th><th>تاریخ ولادت</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام مزار</th><th>نام کتاب</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="7">بیگم موصوف نے اپنی زندگی میں خدام درگاہ شریف سے زمین خرید کر طیار کرایا تھا اس حجرہ میں یہ قبر ہے اس میں ایک جالی نہایت اچھی اور رنگین اور منبت کی ۔ جہان آرام بیگم کے مزار کی لوح پر یہ عبارت بھی ہے ہو الحی القیوم ۔ بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا کہ قبر پوش غریبان ہمیں گیاہ بس ست الفقیرۃ الفانیہ جہان آرا بیگم مرید خواجگان چشت بنت شاہ جہان بادشاہ غازی انار اللہ برہانہ سنہ ۱۱۶۱ ہجری مقبرہ محمد شاہ بادشاہ جہان آرا بیگم کے حجرے کے پاس حجرہ محمد شاہ بادشاہ کا ہے یہ حجرہ زیادہ خوشنما و نفیس ساخت کا ہے اس حجرہ میں سوائے قبر محمد شاہ کے چھ اور بھی قبریں ہیں یہ حجرہ سنہ ۱۲۳۶ ہجری کے بعد بنا ہے حجرہ مرزا جہانگیر بالمقابل حجرہ محمد شاہ کے ہے جو فی الجملہ مطابق حجرہ محمد شاہ ہے مرزا جہانگیر اکبر شاہ بادشاہ ثانی کے بیٹے تھے جنہوں نے سٹین صاحب رزیڈنٹ دہلی پر طپنچہ مارا تھا اور اسوجہ سے نظر بند ہوکر الہ آباد بھیجدئے گئے تھے وہاں انتقال ہوا مگر اُن کی والدہ ممتاز محل نے اُن کی نعش الہ آباد سے منگوا کر یہاں دفن کرائی سنہ ۱۲۴۸ ہجری میں یہ حجرہ طیار ہوا تھا ۔ باولی درگاہ شریف یہ باولی نہایت دلکشا و خوشنما بنی ہوئی ہے یہ حضرت محبوب الٰہی کے حین حیات طیار ہوئی تھی اسمیں چاروں طرف سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں جو زیر آب پوشیدہ رہتی ہیں اوس کا پانی تبرکاً ہر ایک امر میں مستعمل ہوتا ہے ۔ باولی میں ہر مریض کا غسل کرنا شفا کا حکم رکھتا ہے باولی کے اندر یعنی شمال کی جانب میں ایک کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ معروف نے سنہ ۷۱۸ ہجری میں یہ باولی تعمیر کرائی تھی ۔ ایام عرس میں تیراک لوگ بلند تر عمارت سے اسمیں کودتے ہیں جو باعث دلچسپی اور فرحت تماشائیان کا ہوتا ہے ۔</td></tr>
<tr><td>چشتیہ نظامیہ</td><td>حضرت شیخ سراج الدین عثمان بداونی المشہور باخی سراج</td><td></td><td>سنہ ۷۵۸ ہجری</td><td>لکھنوتی ملک بنگالہ</td><td>خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار شواہد نظامی</td><td>آپ مشاہیر خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ ہیں اور جو سلاسل مریدان خانوادہ چشت اہل بہشت اس ملک میں مشہور ہیں وہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اور آپ ہی کے سلسلہ کے ہیں آپ بمقام لکھنوتی ملک بنگالہ مامور ہوکر بھیجے گئے تھے آپ کو بارہا آپ کی مرشد نے آئینہ ہندوستان فرمایا ہے ۔ شواہد نظامی سے نقل ہے جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو جو ملبوسات حضرت سلطان المشائخ سے آپکو عطا ہوئی تھی اون سبکو ایک جگہ دفن کیا اور اس کے پایان میں دنیا کو چھوڑ کر آرام فرمایا ۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ قطب الدین منور بن شیخ برہان الدین بن جمال الدین قطب ہانسوی</td><td></td><td>سنہ ۷۶۰ ہجری</td><td>ہانسی اندر گنبد جد امجد شیخ جمال الدین</td><td>مراۃ الاسرار بحوالہ سیر الاولیا شواہد نظامی روضۃ الاولیا</td><td>آپ بھی خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ سے ہیں درمیان یاروں کے ممتاز تھے آپ کو اور حضرت خواجہ نصیر الدین محمود کو ایک ہی روز خلافت عطا ہوئی تھی اور فرمایا تھا کہ تم دونوں پیر بھائی ہو نیتلگیر ہو نقل ہے کہ ایک وقت سلطان محمد</td></tr>
</table>

| خاندان | نام خلفاء | نام شیخ و مرشد | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

تغلق نے موضع بہتی متصل ہانسی نزول کیا نظام الدین عرف مخلص الملک کو واسطے دیکھنے نواح ہانسی کے بھیجا وہ جب زیر خانہ آپ کے پہنچے پوچھا یہ مکان کسکا ہے لوگون نے کہا شیخ قطب الدین کا کہا تعجب ہے کہ بادشاہ تخت لشکر سمیت یہاں آئے اور خلیفہ نظام الدین اولیا اُس کے دیکھنے کو نجاوے اور یہ حال جاکر بادشاہ سے کہا بادشاہ نے حسن سر برہنہ کو بہ طلب شیخ بھیجا آپ نے فرمایا کہ اس طلب میں مجھے بھی کچھ اختیار ہے یا نہیں حسن نے کہا نہیں بلکہ حکم ہے کہ جس طرح ہو آپکو طوعاً وکرہاً حاضر کرون فرمایا الحمد للہ کہ مین اپنے اختیار سے نہیں جاتا یہ کہکر مردان خانہ کو سپرد خدا کیا اور مصلا کندھے پر ڈال کر پیدل روانہ ہوگئے اور جسوقت نزدیک مقبرہ شیخ جمال الدین و برہان الدین باپ دادا کے پہنچے بلند آواز سے کہا کہ مین حلوت سے باختیار خود نہیں جاتا اور چند نفر بندگان خدا کو گوشہ تنہائی میں بلا خرچ چھوڑکر جاتا ہون اور سکے تھوڑے ہی دیر کے بعد ایک شخص غیب سے پیدا ہوا اور کچھ روپیہ خرج کے لئے پیش کیا فرمایا میرے گھر پہنچادو جب لشکر مین پہنچے بادشاہ نے اغماض کرکے نہیں بولایا اور دہلی روانہ ہوگئے دہلی پہنچکر آپ کو بولایا جب خبر شیخ کے پہنچنے کی لگی تیراندازی میں مشغول ہوگیا مگر شیخ کو دیکھکر بتعظیم تمام پیش آیا اور مصافحہ کیا شیخ نے ہاتھ بادشاہ کا مضبوط پکڑا بادشاہ نے کہا کہ ہم آپ کے دیار میں گئے آپ ہماری ملاقات کو نہیں آئے فرمایا درویش گوشہ فقر خانہ میں بدعا گوئی کافہ اسلام مشغول ہے معذور رکھنا چاہئے تھا بادشاہ نے سنکر کہا جو مرضی شیخ کی اگر کوئی خدمت لائق میرے ہے تو فرماؤ کہا یہی ہے کہ مجھے رخصت کردو بادشاہ نے رخصت کیا اور شیخ فیروز و ضیاء برنی کے ہاتھ ایک لاکھ تنکہ شیخ کی نذر کو بھیجا آپ نے قبول نہیں کیا واپس کردیا آخر ش کئی دفعہ کے رد و کد میں ایکہزار تنکہ قبول کیا اور اسیجگہ مستحقان کو تقسیم کردیا۔

| خاندان | نام خلفاء | نام شیخ و مرشد | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ برہان الدین غریب بن محمد بن ناصر ملقب غریب | | سنہ ۷۳۸ھ و بقول روضۃ الاولیاء ۱۵ صفر سنہ ۷۳۸ ہجری | دیوگیر یعنی دولت آباد وسط حصار | خزینۃ الاصفیا روضۃ الاولیاء | آپ خواہرزادہ شیخ جمال الدین ہانسوی کے ہیں اور مشاہیر خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ۔ صاحب ذوق وشوق وعشق ومحبت وسماع و وجد تھے آپ کو حضرت سلطان المشائخ بایزید بسطامی فرمایا کرتے تھے۔ شہر برہان پور آپ کے ہی نام سے آباد ان ہے آپ باجازت پیر و مرشد خود دولت آباد تشریف لے گئے تھے۔ شیخ زین الدین داؤد شیرازی آوازۂ کرامت و بزرگی سنکر شیراز سے دولت آباد پہنچے یہاں آن کر سنا کہ شیخ سماع میں غلو رکھتے ہیں اور اکثر مردمان آپ |
| نوٹ: آپ ہانسی سے دہلی آکر غریبانہ لباس اوقات رکھتے تھے اس لئے غریب کے نام سے ملقب ہوئے | | | | | | |

کو سجدہ کرتے ہیں یہ حال سنکر زین الدین متردد ہوئے آپ نے اُن کے خطرہ سے بروے کشف واقف ہوکر کہلا بھیجا توقف کرنا کار خردمندی نہیں ہے اگر خطرہ یا وسواس شیطانی مانع ہے تو ہمارے پاس آن کر دریافت کرین انشاء اللہ تعالی برفع ہوجائیگا شیخ زین الدین حاضر ہوئے اسوقت شیخ سماع میں تھے بے اختیار زین الدین سر براہن لائے اور سماع میں آن کر وجد کیا خطرات جو دل میں تھے یکسر دفع ہوئے اسیوقت مرید ہوئے اور تھوڑے دنوں میں کامل ترین اولیا سے ہوئے چنانچہ شیخ زین الدین شیرازی و شیخ فریدالدین و شیخ کمال الدین کاشانی و شیخ رکن الدین حمام کاشانی آپ کے خلفاء کاملین سے ہیں۔ شمائل الاتقیا بڑی ضخیم کتاب رکن عماد دبیر مرید خاص الخاص کے ہے جو اقوال اتقیا پر مشتمل ہے۔ شیخ رکن الدین بن عماد کاشانی نے آپ کی ملفوظات جمع کرکے کتاب نفائس الانفاس تا وقت رحلت آپ کے اور شیخ حماد بھائی حقیقی شیخ بدرالدین نے کتاب ملفوظات مسمی باحسن الاقوال

دو مہینے سے بہائی محمد الدین نے دورہ لاحول قشیری سے مذہب الجرات وردیگر بقیہ الذاہب مرتبہ کئے انشاء اللہ خوب سے خوب بہتر دنیا کو پشت دی و دنیل سایہ کے بخشے آتی ہے و دیگر نے طرف دنیا کے منہ کیا وہ ذلیل ہو یا کہ پشت اسکی طرف کرتی ہے فرمایا مشرق سے لیکر مغرب تک عالم نظر درویش میں ایسا ہے جیسا کہ ہتھیلی پر فردیک لحظہ غایت تو اسے ہدایت نوازے بہتر ہزار سال تسبیح و نماز - فرمایا اگر پیر کو معلوم ہو سے کہ عاقبت کا رمرید کیا ہے پیر کو تو چھوڑنا حرام ہے جب تک مرید آگے پیر کے بیٹھا ہے اسکو کوئی مشغولی بالا تر مشاہدہ پیر سے نہیں ہے -

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت مولانا فخر الدین زرادی یا رازی | | سنہ ۷۴۸ ہجری | سفر حج دریا میں انتقال ہوا | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے سکونت غیاث پور رکھتے تھے اکثر اوقات سفر میں رہا کرتے تھے پہاڑ وجنگل میں آپ کا باساتھا حضرت نصیر الدین محمود فرماتے ہیں جو کچھ مجھکو ایک مہینے میں منکشف ہوتا تھا آپ کو ایک ساعت میں جسوقت سکنائے دہلی بحکم بادشاہ محمد تغلق دہلی سے جلاوطن ہوکر دیوگیری دولت آباد |

گئے ہیں آپ بھی اُن کے ساتھ چلے گئے تھے اور وہاں سے بیت اللہ گئے - بعد ادائے مناسک حج ومدینہ منورہ کے بغداد گئے اور علماء عصر سے علم حدیث میں بحث کی وہاں سے کشتی میں سوار ہو کر ہندوستان کی طرف مراجعت فرمائی اتفاق سے کشتی مذکور غرق بحر ہوئی اُس میں آپ بھی غریق رحمت الٰہی ہوئے -

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | مولانا وجیہ الدین یوسف ثانی کلاکھڑی و چندیریوال بھی کہتے ہیں | | سنہ ۷۲۹ ہجری | دہلی کہنہ درگاہ حضرت نظام الدین بچھو تر ہ یاراں | خزینۃ الاصفیاء مراۃ الاسرار سیر الاولیار | آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے جس وقت آپ شیخ کے حضور میں آتے تو پہلے دل میں خطرہ پیدا ہوتا کہ حضرت پیر ومرشد میں قدموں سے کس طرح جاؤں اس لئے تعظیم کے واسطے سر کو پیر بناکر سر کے بل حاضر حضور ہوتے تھے سرزمین پر اور دونوں ہاتھوں سے رفتار کرتے تھے آخر ادن کو پیر ومرشد کی دعا سے قوت طیران یعنی پرواز حاصل ہوئی بوقت حاضری ہوا میں سوار |

کر کے حاضر ہوتے بعد تکمیل واسطہ ہدایت خلق کے چندیری میں مامور کئے گئے تھے -

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ شمس الدین یحیٰی اودھی | | سنہ ۷۴۷ھ | بشرح صدر پہلوے علاء الدین نیلی | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار | آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے اکثر علمائے ہندوستان آپ کی شاگردی سے فخر کرتے تھے آپ واسطے تحصیل علم کے اودھ سے دہلی آئے تھے کسی عالم کو علم فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ میں مقابلہ کی تاب آپ سے نہیں تھی بوسیلہ شیخ |

صدر الدین کے حضرت سلطان المشائخ کے حضور میں حاضر ہوئے اور خلافت کے درجہ کو پہنچے اور تمام عمر اپنی پیر ومرشد کی سنت پر تجرید وتفرید میں گذاری

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ وفات | تاریخ ولادت | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت مولانا علاء الدین نیلی | سنہ ۷۶۲ ہجری | | بشرح صدر | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار | آپ بھی خلفائے عظام عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشایخ تھے اگرچہ پیر و مرشد کے مجاز و ماذون تھے۔ لیکن آپ نے عمر بھر میں ایک بھی مرید نہیں کیا اور بارہا فرماتے تھے کہ اگر حضرت شیخ زندہ ہوتے تو میں خلافت نامہ واپس کر کے عرض کرتا کہ مجھ ہیچ کارہ سے یہ کار عظیم بر نہیں آسکتا۔ کتاب فوائد الفواد میر حسن ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے اور مطالعہ کرتے تھے باوجودیکہ دیگر کتب تصوف وغیرہ آپ کے پاس تھیں۔ لیکن فرماتے تھے کہ تمام جہان گو کتب سلوک سے مملو ہے الا ملفوظ روح افزا پیر و مرشد کچھ اور ہی چیز ہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شاہ منتخب الدین معروف بزری زر بخش | ۷ ربیع الاول سنہ ۶۹۷ ہجری بقول روضۃ الاولیاء سنہ ۷۰۹ ہجری | | دولت آباد دکن بیرون حصار | تاریخ الاولیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۸ء خزینۃ الاصفیا | آپ برادر خورد حضرت شیخ برہان الدین غریب ہیں آپ اور آپ کے بھائی دونوں ایک ساتھ حضرت سلطان المشایخ کے حضور حاضر ہو کر مرید ہوئے تھے اول حضرت سلطان المشایخ نے خلافت و مصلیٰ و عصا۔ اور خلعت آپ کو عطا فرما کر اہل دکھن کی رہنمائی کے لئے مقرر فرمایا اور بروایت مشہور اپنے سات سو مریدوں کو جن میں بعض پالکی سوار تھے اون کے ہمراہ کیا اسوقت آپ نے اُن لوگوں کے خرچ کی طرف متفکر ہو کر عرض کیا اِن سب کے صرف کے لئے ایک ریاست چاہئے اور میں یہ حالت نہیں رکھتا حضرت شیخ نے تھوڑی دیر مراقبہ کر کے فرمایا ان لوگوں کا خرچ ہر شب وقت نماز تہجد تمکو پہنچا کرے گا۔ غرضکہ آپ زمین بوس ہو کر دکھن کی طرف روانہ ہوئے اور دولت آباد پہنچکر سکونت اختیار کی آخر عمر تک ہر شب نماز تہجد کے وقت ایک درج زر بن غیب سے آتا اور آپ علی الصباح اُسکو فروخت کر کے درویشوں پر صرف کیا کرتے تھے اس سبب سے آپ کا لقب بزری زر بخش ہوا جس وقت آپ فوت ہوئے ہیں اُسی روز حضرت سلطان المشایخ نے از روے کشف معلوم کر کے اُن کے بھائی برہان الدین سے پوچھا کہ تمہارے بھائی کی کیا عمر تھی شیخ برہان الدین اُسیوقت سمجھ گئے کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اور اُسی وقت مکان پر جا کر بھائی کے ماتم میں بیٹھے دوسرے دن حضرت سلطان المشایخ تشریف لائے اور اپنے انتقال سے تھوڑے دن پہلے شیخ برہان الدین کو خرقہ خلافت دیکر دکھن کی طرف رخصت کیا۔ صاحب خزینۃ الاصفیا ارقام فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت منتخب الدین کی ہدایت سے انکار کیا تھا اور برخلاف تھی شیخ برہان الدین نے اُن کے حق میں دعائے بد کی یہاں تک کہ بہت آدمی مسخ ہو گئے چنانچہ تاحال صورتیں مسخ شدہ پتھر ہوئی ولو گرمیں پائیجاتی ہیں۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ شہاب الدین امام | | | دہلی کہنہ بجوار خانہ خود موضع لاڈو سرا | شواہد نظامی | آپ خلیفہ ششم عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشایخ ہیں اور امامت میں دل حضرت سلطان المشایخ کا خوش الحانی سے لے جایا کرتے تھے آپ پر نظر شفقت کی بہت رہتی تھی اور لباس خاص سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ بعد وفات حضرت سلطان المشایخ ایک مدت تک زندہ رہکر خلق دہلی کو سنت بیعت اور ارشاد کرتے رہے وفات کے بعد اون کو جامع مسکن میں دفن کیا تھا اولاد اون کی زیر دیوار قلعہ شیر شاہ |

| خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | دہلی جدید میں سکونت رکھتی ہے شیخ کمال جیو آپکے خلف ارشد تھے وہ ذیشان ہوئے کہ جن کے دام ارادت میں خواجہ مسعود بک شاہزادے آئے تھے اور مرتبہ کمال پہنچے تھے |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت قاضی محی الدین کاشانی | | ۲۵ ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری بقولے وفات ۷۱۹ھ ہجری | دہلی کہنہ | مراۃ الاسرار | | آپ بھی مریدان اجل حضرت سلطان المشائخ مشاہیر علماء شہرت سے تھے ودرمیان یاران اعلیٰ کے معظم ومکرم وصاحب صدر تھے وتجدید بیعت مشرف ہوئے تھے باعث تجدید بیعت مطولات سے دریافت ہو سکتا ہے آپ نے حضرت پیر مرشد سے دریافت کیا کہ مرید کو مراقبہ حضرت عزت باریتعالیٰ اور حضرت رسول صلعم وشیخ خود ہر ایک کا علیحدہ چاہیئے۔ یا اکٹھا بھی فرمایا کہ جمع بھی ممکن ہے اور جدا گانہ بھی مفید ہے جب مراقبہ جمع کرنا کوئی چاہے تو ایسا خیال صاحب مراقبہ کرے کہ گویا بین ید اللہ حاضر ہوں اور پیغمبر صلعم بر یمین وشیخ بر یسار ہیں |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت خواجہ فخر الدین زروری | | ۷۳۶ھ ہجری بعہد تغلق شاہ | دہلی کہنہ درگاہ سلطان نظام الدین بہ پہلوئے شیخ شمس الدین یحییٰ | مراۃ الاسرار | | آپ مرید ومصاحب باصفا حضرت سلطان المشائخ تھے اور حافظ کلام ربانی مع صفت قرارت بکمال تقویٰ وورع آراستہ ہمیشہ کتابت کلام مجید سے روزی کھاتے آپ کے حضرت نے ایک رقعہ بدستخط مبارک آپ کی طرف اس مضمون کا لکھا کہ اہم مطلوب اعظم مقصود پیدا کرنے خلقت کا محبت رب العالمین ہے اور وہ دو طرح کی ہے محبت ذات ومحبت صفات لیکن محبت ذات مواہب سے ہے اور محبت صفات مکاسب سے ہے۔ طریقہ اکتساب محبت دوام ذکر ہے مع تخلیۃ القلب عما سواہ اسکو فراغ شرط ہے اور فراغ کو چار چیزیں مانع ہیں اور جو مانع شرط ہیں وہ مانع مشروط ہیں خلق ودنیا ونفس وشیطان وطریق دفع خلق عزلت وگوشہ نشینی اور طریق دفع دنیا قناعت اور طریق دفع نفس شیطان التجا کرنا حق تعالیٰ سے ہر ساعت اور مشہور ہے کہ طریق دفع شیطان ذکر وطریقہ دفع نفس التجا ہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ حسام الدین ملتانی | | ۷۳۵ھ ہجری | پٹن جسکو پیران پٹن بھی کہتے ہیں متعلقہ احمد آباد گجرات | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار | | آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے حضرت موصوف آپ کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ شہر دہلی آپ کے ساتھ حمایت میں ہے جس زمانہ میں سلطان محمد تغلق نے دہلی کو ویران کیا تھا اور سکنائے دہلی کو دیوگر بھیجا تھا آپ بھی اسیوقت دہلی سے نکل کر گجرات احمد آباد تشریف لے گئے تھے۔ آپ صاحب کرامات اور ریاضت تھے |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | شیخ حمید قلندر | | [illegible]ھ ہجری | دہلی کہنہ | ایضاً | آپ مرید راسخ الاعتقاد حضرت سلطان المشائخ تھے اور اُن کے خلفائے اعظم سے بہت فیض حاصل کیا تھا چنانچہ اول بصحبت مولانا برہان الدین غریب اور پھر بصحبت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اور اُسکے بعد دیگر خلفا سے |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ عزالدین صوفی بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ نظام الدین | | ۷۴۱ھ ہجری | پایان روضہ سلطان المشائخ | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار وشواہد نظامی | آپ مرید خاص حضرت سلطان المشائخ تھے اور نواسہ حضرت گنج شکر آپ کے فضائل و لطائف بیشمار ہیں۔ کتاب تحفۃ الاسرار ملفوظات حضرت سلطان المشائخ آپ ہی کی تصنیف ہے قاضی محی الدین کاشانی آپ کے استاد تھے۔ آپ کتاب مذکور میں لکھتے ہیں کہ ایک روز میں حضور شیخ حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت موصوف تنہا رو بقبلہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آنکھیں آسمان کی طرف ہوئی ہیں اور مستغرق |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت مولانا ضیاء الدین برنی | | ۷۳۸ھ ہجری | جوار روضہ سلطان المشائخ پایان قبر والد خود | خزینۃ الاصفیا وشواہد نظامی | آپ مرید و محبوب و مقبول حضرت سلطان المشائخ تھے اور مورد عنایات و مصدر عطایات پیر خود مجموعہ لطائف وظرائف اکثر اوقات حضرت شیخ کے حضور میں حکایات و کلمات خوش بیان کرتے و بخواجہ امیر خسرو و میر حسن علائی صحبت رکھتے تھے اور صاحب تصنیف تھے۔ چنانچہ ثنائے محمدی صلوات |

(شیخ حمید قلندر — بقیہ) ہم صحبت رہے اور ملفوظ حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے ایک کتاب موسوم بخیر المجالس لکھی شاعر بے بدل تھے آپ کا مقولہ ہے صرف مجاہدہ سے کچھ حاصل نہیں صرف القلب من الالتفات الی غیر اللہ والاستغراق فی طاعت اللہ یعنی حاصل مشاہدہ گردانیدن دل ست از غیر خدا بسوئے استغراق و اطاعت خدا) لبعدہ فرمایا این سرّلا الہ الا اللہ ست صرف القلب من غیر اللہ نفی ست والاستغراق فی طاعت اللہ اثبات ست

(شیخ عزالدین صوفی — بقیہ) بحال حق ہیں اسی ساعت بعالم تحیر کھڑا رہا دیکھا کہ حضرت شیخ نے خود کو مانند کنجشک جھاڑا اور عالم صحو میں آن کر فرمایا کون ہے میں نے عرض کی عزیز فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ عزیز ہوگا۔

(مولانا ضیاء الدین برنی — بقیہ) کبیر عنایت نامہ الٰہی۔ تاریخ سادات تاریخ فیروز شاہی جو بحکم سلطان جلال الدین فیروز شاہ لکھی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے دل میں گذرا کہ مشائخ سلف بیعت کرنے مرید میں بہت احتیاط کرتے ہیں۔ لیکن شیخ ہمارے بلطف و کرم خاص و عام کو بلا احتیاط دست بیعت دیدیتے ہیں اسمیں کیا حکمت ہے آپنے بمجرد اس خطرہ کے فرمایا۔ میں بمتابعت پیران عظام اپنے کے بیعت کرنے میں احتیاط نہیں کرتا اس میں چند طرح کے فوائد ہیں اول میں سنتا ہوں کہ اس عمل بیعت سے بہت مرید تقصیروں سے باز رہتے ہیں اور نماز باجماعت گذارتے ہیں اوراد ونوافل میں مشغول رہتے ہیں۔ دوئم میں دیکھتا ہوں بعجز و اضطرار میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں تمام گناہوں سے توبہ کی میں بہ نیت اس کے کہ بات انکی درست ہوگی بیعت کرتا ہوں اور خاصکر اس جہت سے جبکہ میں سنتا ہوں کہ ارادت مرد اہل بیعت کو گناہ سے باز رکھتی ہے۔ تیسرا قوی تر سبب یہ ہے کہ ایک روز میرے پیر روشن ضمیر نے قلم دوات میرے سامنے رکھکر فرمایا کہ تعویذ لکھو اور حاجت مندوں کو دو میں اس کام سے دل میں تنگ ہوا ارشاد کیا کہ نظام الدین اسیوقت ملول ہو گیا جسوقت حاجتمند تیرے دروازہ پر ہجوم کرنے لگینگے تو اسوقت کیا حال ہوگا غرضکہ حضور نے مجکو بتعریف خلافت ممتاز کیا۔ میں قصیر ہوں اختلاط خلق سے متنفر اور یہ کام

| خاندان | نام بزرگ | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کام خلافت کا بہت بڑا ہے اسکا سر انجام محمد بیچارہ کی قوت سے باہر ہے آپ نے یعنی حضرت گنجشکر نے سنکر فرمایا نظام الدین جان لو کہ قیامت کے دن درگاہ دیے نیاز میں آبرو میری ہوگی یا نہ اگر ہوگی تو میں تمہارے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ اپنا قدم بہشت میں نہیں رکھوں گا جب تک کہ اُن لوگوں کو جنکو تم نے بیعت کیا ہے اپنے ساتھ بہشت میں نہ لیجاؤں پس اسوجہ سے اکثر مردمان کو دست بیعت دیتا ہوں کہ خلق خدا متنبہ رہے اور توفیق نیکی کتر پس جسقدر خلق بوسیلہ جمیلہ پیر دستگیر آتش دوزخ سے خلاص پاوے غنیمت ہے |
| چشتیہ نظامیہ | مولانا وجیہ الدین پایلی | | | مہرولی قطب صاحب کنارہ حوض شمسی حظیرہ کمال الدین صدر جہاں | مراۃ الاسرار شواہد نظامی | آپ مرید خاص حضرت سلطان المشایخ تھے زہد و تقوی و مجاہدہ و ترک و تجرید میں ممتاز تھے و باشارہ حضرت خضر علیہ السلام کے حضرت شیخ کی خدمت میں ارادت لائے اور مرید ہوئے ایکوقت واسطے زیارت حضرت گنجشکر اجودھن گئے آواز روضہ مبارک سے آئی۔ خوش آمدی اے ابوحنیفہ پایلی |
| ایضاً | خواجہ مؤید الدین کڑی | | ۷۲۶ سنہ ہجری | کڑہ پایان روضہ حضرت سلطان المشایخ میان یاران | خزینۃ الاصفیا و شواہد نظامی | آپ خلفائے حضرت سلطان المشایخ تھے ابتدا میں آپ حاکم کڑہ صاحب ثروت وجاہ تھے مگر بارادت حضرت شیخ کے آنکر بے اختیار خیال دنیا سے اُٹھالیا۔ جب سلطان علاءالدین تخت پر بیٹھے تو آپکو یاد کیا اور طلب کا پیغام بھیجا حضرت شیخ نے فرمایا کہ اُن کو کار رہا ہے دیگر درپیش ہے اور اُس کے سر انجام میں مصروف ہے کار ظاہری سے اُسکو کچھ تعلق نہیں رہا سلطان اس جواب سے رنجیدہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ مخدوم آپ چاہتے ہیں کہ سبکو اپنے مانند بناویں فرمایا چاہتا ہوں کہ مجھسے بہتر ہوں سلطان نے جب یہ کلام سنا مولانا سے دست بردار ہو گئے |
| ایضاً | خواجہ سالار | پرگنہ بمعین | | حظیرہ یاران سلطان المشایخ | شواہد نظامی | آپ مرید فنا فی الشیخ حضرت سلطان المشایخ تھے ایک روز مجلس سماع تھی گانے والے یہ بیت کہہ رہے تھے **بیت**<br>از سر زلف حسینان چمن دست بدار + بسر زلف اگر دست رسد باد صبا را<br>کمال وجد و ذوق میں رہے اور چند روز بیماری عشق اٹھاکر عالم بقا کو سدھارے |
| ایضاً | حضرت امیر خسرو نام اصلی ابوالحسن یمین الدین | قصبہ مومن آباد عرف پٹیالی کنارہ گنگ نشو و نما دہلی | روز چہارشنبہ ۱۸ شوال ۷۲۵ سنہ ہجری | دہلی کہنہ پائیں مزار سلطان المشایخ | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا شواہد نظامی | آپ محبوب ترین مریدان خاص حضرت سلطان المشایخ تھے آٹھ برس کی عمر میں آپ کے والد ماجد نے حضرت شیخ کا مرید کرایا تھا۔ حضرت شیخ کو آپ کے ساتھ نہایت محبت تھی یہاں تک فرماتے تھے میں سب سے |

| نام خاندان | نام صاحبان | مقام ولادت | سنہ وفات | مقام مزار | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | تخلص خسرو خطاب محمد کاسہ لیس ترک اللہ بن امیر سیف الدین ترک قوم لاچین | | | | سیر العارفین سبع سنابل میر سید عبد الواحد بلگرامی | بلکہ اپنی ذات سے بھی بعض وقت تنگ آجاتا ہوں - مگر امیر خسرو سے نہیں آپکو محمد کاسہ لیس ترک اللہ کے نام سے حسب ندائے غیب خطاب فرمایا ہے آپ کی تصنیفات نظم و نثر ننانوے ۹۹ ہیں اور اشعار د لاکھ سے کم اور چار لاکھ سے زیادہ اکثر حضرت شیخ آپ کے حق میں فرماتے بیت گر برائے ترک ترکم ارہ برتارک نہند ترک تارک گیرم و ہرگز نگیرم ترک ترک وقت انتقال حضرت شیخ کے آپ ہمراہ تغلق شاہ لکھنوتی میں تھے آپ نے بھی حضرت شیخ کی وفات سے چھ ماہ کے بعد انتقال فرمایا مخدوم شیخ رکن الدین الوالفتح سہروردی نے اپنے یاروں سے کہا چلو امیر خسرو کو اپنے سامنے تجہیز و تکفین کردیں اور دعا مغفرت کریں کہ وہ مداح بادشاہوں کے تھے آپ کے جنازہ پر پہنچنے کے ساتھ ہی امیر صاحب اُٹھ بیٹھے اور یہ بیت پڑھی بیت ما بتماشائے پیر خود دسنبہ کردہ ایم + نیست مارا حاجت آمرزش آمرزگار یہ بیت پڑھ کر پھر جیسے مردہ تھے ویسے ہی ہو گئے - |
| چشتیہ نظامیہ | امیر حسن علای سنجری | دھلی کہنہ | ۷۳۸ھ ہجری | دولت آباد دکن جوار مرقد حضرت برہان الدین غریب مادہ تاریخ مخدوم الاولیا | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار شواہد نظامی روضۃ الاولیا | آپ مریدان حضرت سلطان المشایخ میں تقرب و امتیاز رکھتے تھے اور علمائے عصر و فضلائے دہر میں آپ کی عزت و شان تھی اور شعر گوئی میں شعراء عصر سے سبقت لے گئے تھے اور بعمر ۳۰ سال پہنچکر اور توبہ تائب ہوکر مرید ہوئے تھے اور حسب الحکم سلطان محمد تغلق ہمراہ دیگر رعایائے دہلی کے دیوگر یعنی دولت آباد تشریف لے گئے تھے حسن معاملہ و صفائی سیرت میں یگانہ روزگار تھے - کتاب فوائد الفواد ملفوظات حضرت شیخ میں بے بہا تصنیف ہے امیر خسرو کا مقولہ ہے کاش کہ میری تمام تصنیف بنام حسن ہوتی اور کتاب فوائد الفواد میرے نام ہوتی - قریب وفات آپ نے نظم فرمائی ہے جو روضۃ الاولیا سے نقل کی جاتی ہے نظم اے ماہ خوبان یک شبے با خویش مہمان کن مرا + در آفتاب روئے خود چون صبح خندان کن مرا + دارم دلے آتشکدہ آخر خلیل من توئی + بر من فروز آن یکدمے آتش گلستان کن مرا + افگندہ زلف کافرت انشکالہا در دین من + زاں مے کہ چیست است شدامروز غلطان کن مرا + در کنج فرقت سالہا بادا ودساں نالیدہ ام + بر تخت وصلت اے پری یکشب سلیمان کن مرا + گاہ ناز گاہے عربدہ چندیں چہ زارم میکشی + لب بر لب من بندہ نہ جان کندن آسان کن مرا + تسکین حسن سگجویت اے وقت عشاق تو خوش + گر من زایشان نیستم در کار ایشان کن مرا - لوآح دولت آباد میں آپکو حسن بشبر کے نام سے مشہور کرتے ہیں |
| چشتیہ نظامیہ | خواجہ شمس الدین ماہر و خواہر زادہ حضرت امیر خسرو | | ۷۲۲ھ ہجری | دہلی کہنہ پایان قبر امیر خسرو | خزینۃ الاصفیا و شواہد نظامی و مراۃ الاسرار | آپ مریدان اور عاشقان جان باز حضرت سلطان المشایخ تھے اور بے دیکھے جمال حضرت پیر کے آسودہ نہیں ہوتے تھے وقت ادائے نماز فریضہ کے جب تک کہ روئے مبارک حضرت شیخ نہیں دیکھ لیتے تحریمہ نہیں باندھا کرتے تھے چنانچہ یہ شعر حسب حال ہے شعر در اثنا نماز اے جان نظر بر قامت دارم + مگر از قامت خوبت قبول افتد نماز من - در عین خواب عشق و محبت حضرت شیخ میں وصل حق |

نوٹ المؤلف آپ نے شرکت تاریخ وفات پیر کو نہیں چھوڑا جیسے کہ ۱۸ ماہ جمادی الاول روز چار شنبہ انکی حضرت شیخ کی تھی وہی ۱۸ شوال چار شنبہ آپ کی ہوئی دکیا حسن اتفاق اور ارتباط ہے

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت کریم الدین سمرقندی المخاطب به شیخ الاسلام دامادِ خواجه کمال الدین سمرقندی |  |  | ستگانو | مراۃ الاسرار شواہد نظامی | آپ مرید و خلیفہ خاص حضرت سلطان المشایخ کے مفوض ہوئے تھے بخاف میں شہرۂ آفاق ظاہر و باطن اہل تصوف سے آراستہ تھے خاص متبحر طبع لطیف اور عقل و فراست بدرجۂ غایت رکھتے تھے دختر خواجہ محمد بن شیخ بدرالدین اسحاق نواسہ حضرت گنجشکر بحکم اشارت حضرت سلطان المشایخ آپ کے نکاح میں آئی تھیں اور اس نسبت قرابت سے حضرت شیخ نہایت توجہ آپ کے حق میں رکھتے تھے بعد وفات حضرت سلطان المشایخ کے بموجب درخواست سلطان محمد شاہ بخطاب شیخ الاسلام کے مخاطب ہوئے اور حکومت پرگنہ ستگانوں آپ کو ملی اور وہیں وفات پائی اور اکثر اولاد پاک نہاد اُن کی ستگانو میں سکونت رکھتے ہیں۔ |
| ایضاً | میر سید حسین بن سید محمد کرمانی |  | ۲۱ شعبان ۷۵۰ ہجری |  |  | آپ محبوب ترین مریدان حضرت سلطان المشایخ تھے آپ نے ایام طفولیت سے بنظر رحمت حضرت شیخ پرورش پائی تھی و بشرف پسر خواندگی عزت حاصل تھی آپ جمیع فضائل انسانی سے آراستہ تھے اور علم و طہارت و لطافت و ظرافت و عقل و فراست میں اور حسن و نزاکت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے چنانچہ ملک کریم الدین آپ کے وصف میں کہتے ہیں بیت صفات ذات وے اندر جہان ہمیں نہ بس است + کہ شیخ خواندش فرزند خود چہ در سر است - آپ کے جمال پر جس کی نظر پڑتی بے تکلف دل خوش ہو جاتا علما و مشایخ و امرا و ملوک بعد قدم بوس سلطان المشایخ آپ کے پاس آتے اور جمال یوسفی بہ برکت نظر سلطان المشایخ ہویدا تھا رباعی راحت دلہاست دیدن روئے تو + فرحت جانہاست جاناں روئے تو + گرد کوئے اہل دل گرداں ندام + خانہ اہل دلان شد کوئے تو |
| ایضاً | شیخ نظام الدین مولی | • |  | سنیر قصبہ ہے صوبہ بہار میں | مراۃ الاسرار بحوالہ مناقب الاصفیاء | آپ یاران حضرت سلطان المشایخ سے ملک بہار میں مشہور تھے اور وہاں آپ کے بہت طالب تھے اور شیخ شرف الدین یحیی منیری نے آپ کی محبت کے سبب جنگل چھوڑ کر بہار میں سکونت اختیار کی تھی اور آپ نے حاکم شہر کو طلب کر کے روپیہ واسطے بنانے عمارت پختہ شیخ شرف الدین منیری کے دیا تھا آپ کے کمالات و خوارق عادات بہت کچھ ہیں یہ مختصر متحمل اسکا نہیں |
| ایضاً | شیخ نظام الدین شیرازی |  | ۷۱۸ھ ہجری از شجرۂ چشتیہ | دہلی کہنہ | مراۃ الاسرار شواہد نظامی | آپ مرید حضرت سلطان المشایخ بجمیع اوصاف تصوف آراستہ تھے تقریر دلپذیر اور شیفتہ سماع تھے بنظر عاشقانہ رقص کرتے تھے قوالوں کو لباس خاص سے عطا فرماتے ملک دور و دراز سے سفر کر کے دہلی آئے اور سکونت اختیار کی اور وہیں واصل بحق ہوئے۔ |

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | خواجہ تاج الدین داؤدی | | | دہلی کہنہ بچھونترہ یاران | مراۃ الاسرار شواہد نظامی | ابتدا اسے حال میں تعلق دنیا سے رکہتے تھے تائید الٰہی سے مرید حضرت سلطان المشایخ ہوئے تجرید و ترک و مجاہدہ اپنا شعار کر لیا جس وقت نام مبارک اپنے شیخ کا سنتے بے اختیار دونو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے سماع میں غلو پرلے درجہ کا رکہتے تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر بن سالار فخر الدین | پانی پت | سنہ ۷۲۴ ہجری ۱۳ ماہ رمضان بقول ۱۲ ماہ مذکور و ۱۳ ماہ مذکور | قصبہ پانی پت ضلع کرنال قسمت دہلی | معارج الولایت اخبار الاخیار شواہد نظامی جامع گلشن اولیا غرائب نگار | آپ اولیاء نامدار و مجاذیب باوقار و مشایخ صاحب اسرار خاندان چشت اہل بہشت سے اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی سے ہیں صاحب معارج الولایت فرماتے ہیں کہ آپ خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اور تعلیم یافتہ حضرت شیخ شہاب الدین عاشق پیر بہائی اپنے کے تھے کتاب اخبار الاخیار میں ہے آپ خواجہ قطب الدین کے مرید تھے پھر حضرت نجم الدین قلندر کے ہوئے۔ مناقب فریدی میں ہے کہ آپ مرید شیخ شہاب الدین |

عاشق خدا اور وہ مرید شیخ عماد الدین ابدال اور وہ مرید خواجہ بدر الدین غزنوی اور وہ مرید خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے تھے۔ اکثر کا قول بلکہ روایت قوی یہی ہے کہ آپ حضرت سلطان المشایخ کے مرید ہیں نقل ہے جامع گلشن اولیا نے حضرت نور قطب عالم پنڈوی سے دریافت کیا کہ حضرت شرف الدین پانی پتی مرید کس کے تھے آپ نے فرمایا حضرت سلطان المشایخ کے۔ حقیقت اس کی اس طرح پر آپ نے فرمائی ایک وقت خاطر شریف حضرت شیخ شرف الدین کے یہ خیال آیا کہ میں ایسے شیخ کا مرید ہوں گا کہ جو آسمانوں پر بھی اپنا تصرف رکہتے ہوں آخر الامر اسی ارادہ سے آپ نے آسمان اول پر عروج کیا وہاں دیکھا کہ حضرت سلطان المشایخ نماز پڑھ رہے ہیں اسی طرح دوسرے روز آسمان دوم پر اور علی ہذا القیاس آسمان ہفتم پر بھی نماز ادا کرتے ہوئے آپ کو پایا ایک روز آپ سب آسمانوں سے اوپر عالم بالا پر پہونچے تو ستر ہزار حجابات ظلماتی و نورانی پیش آئے جس میں سے پچاس ہزار ظلماتی آپ نے طے کئے ہر ایک حجاب میں دیکھا کہ حضرت سلطان المشایخ مصلی سفید پر کھڑے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں اس کے بعد بیس ہزار حجاب نورانی بھی طے کرنے چاہتے تھے تب اُن کو یہ ندا ہوئی کہ یہ حجاب نورانی بغیر وسیلہ پیر کے طے نہیں ہوں گے آخر کار حقیقت حال اپنا حضرت سلطان المشایخ کے حضور میں عرض کر کے درخواست ارادت کی حضرت شیخ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تم نے تو خود ہی عروج کر کے یہ منزلیں طے کر لی ہیں اب تمکو کیا حاجت ہے کسی سے مرید ہونے کی حضرت شرف الدین کے مکرر سہ کرر عرض کرنے کے بعد کہ وہ بیس ہزار حجاب نورانی بے وسیلہ پیر کے طے ہونے دشوار ہیں اوسوقت حضرت سلطان المشایخ امام الصدیقین سلطان المحبوبین رحمۃ للعالمین خواجہ نظام الدین نے فرمایا کہ عصر کے وقت برلب دریائے جمنا تمکو بیعت کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کو وہاں بیعت کیا۔

آپ ہمعصر حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی ہیں اُنکو چند روز کلیر شریف سے پانی پت میں آئے ہوئے گذرے تہے کہ خادم اُن کا بطرف مسکن حضرت شیخ شرف الدین کے گذرا اور آپ کو بشکل شیر متمثل ہوئے بیٹھے دیکھا ڈرا اور حضور میں اپنے شیخ کے حاضر ہو کر اس ماجرے کو عرض کیا فرمایا واپس جاؤ اور شیخ بو علی قلندر کو پھر اُسی شکل میں دیکھو تو کہو کہ شیر جنگل میں ہوتا ہے آبادی جگہ شیر کی نہیں ہے خادم اسی طرح حکم بجا لایا اوسیوقت حضرت قلندر صاحب اسی شکل شیر میں شہر کے باہر چلے گئے اور دور تر شہر سے آپ نے مقام فرمایا

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

چنانچہ اب وہ مقام بنام باؤلی مشہور ہے اور بہاگ ندی میں شیر کو کہتے ہیں تا حال وہ مقام زیارت گاہ خلق ہے چند سال وہاں رہکر آپ بمقام بدھا کھیڑہ جو ایک موضع مضافات کرنال سے ہے تشریف لیجاکر سکونت اختیار کی۔ آپ کے مبارک خاں مرید راسخ الاعتقاد تھے محبوب ومنظور نظر آپ کے خلق خدا واسطے کشود کار خود اون کی طرف رجوع رکھتی تھی اور وہ بخدمت شیخ عرض کرکے مہمات خلایق کو انجام پہنچاتا تھا آپ نے درحال ۹ ماہ رمضان کو رحلت فرمائی دوسرے روز کرنال میں خبر ہوئی گیا رہویں کو اہل کرنال جنازہ لینے گئے اسی اثنا میں شیخ احمد برادر زادے آپ کے پہنچ گئے اور بعد بحث وگفتگو کے آخر نعش جنازہ آپ کا پانی پت لاکر دفن کیا آپ نے اپنی حیات میں مکان وگنبد مدفن خود کا سلطان وقت دہلی کے حکم سے تعمیر کرا لیا تھا جو تا حال موجود ہے وبقول غرایب نگار ۹۰۶ھ ہجری میں خضر خاں شاہزادہ بن سلطان علاء الدین غوری نے آپ کی درگاہ بنوائی تھی اب سہ دری پتھر کسوٹی کی ستون کی نہایت عمدہ رزق اللہ خاں بن نواب مقرب خاں نے تعمیر کرائی ہے۔ آپ کی تصنیفات عشق ومحبت وعوارف وحقایق وتوحید وترک میں وحبت مولیٰ میں بہت ہیں اور مکتوبات کہ بنام اختیار الدین مرید خود تحریر کئے ایک کتاب ہے جامع علوم توحید ودیگر رسالہ موسوم حکمنامہ شیخ شرف الدین وغیرہ ومثنوی مختصر کہ مخزن امور توحید ومعارف ہے علاوہ اس کے اشعار وغزلیں ورباعیات ہیں آپ کے خلفا ومرید بہت ہیں علاء الدین وجلال الدین بادشاہان دہلی حلقہ ارادت آپ کا اپنی گردن میں رکھتے تھے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ سرمشار نصیریہ | حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی لقب چراغ دہلی ومخاطب بخطاب گنج معانی یا محمود گنج بن شیخ یحیی بن شیخ عبد اللطیف یزدی | ۷۵۷ھ ہجری اودہ جسکو فیض آباد کہتے ہیں<br>مادہ تاریخ - شمع جمع صوفیان دیگر گل بہشت | شب جمعہ ۱۸ ماہ رمضان ۷۵۷ھ ہجری بقولے ۱۴ ماہ رمضان بعہد سلطان فیروز شاہ تغلق | چراغ دہلی شاہجہان آباد سے جانب جنوب بفاصلہ پانچ کوس عمر ۷۰ سال | اقتباس الانوار مراۃ الاسرار بحوالہ سیر العارفین تاریخ الاولیاء خزینۃ الاصفیاء آداب الطالبین شواہد نظامی ثاقب المحبوبین تذکرۃ المشایخ فردوسیہ قدسیہ تحفہ سیر الاولیا تذکرۃ العابدین اخبار الاخیار | صاحب اقتباس الانوار وصاحب فردوسیہ قدسیہ آپ کا سلسلہ نسب بحضرت امیر المومنین امام حسین علیہ السلام پہنچاتے ہیں۔ لیکن صاحب مراۃ الاسرار آپ کو خالدی بتاتے ہیں اور بعض بچند واسطہ درمیانی آپ کو اولاد حضرت عمر ابن الخطاب سے جو مشابہ نسب حضرت گنج شکر ہوتا ہے اور فرخ شاہ کابلی تک پہنچتا ہے۔ لکھتے ہیں صاحب ثاقب المحبوبین وجہ آخر کو ترجیح دیتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ آپ کے جدامجد حضرت شیخ عبد اللطیف یزدی ولایت سے آن کر لاہور میں متوطن ہوئے اور وہاں شیخ یحیی آپ کے والد پیدا ہوئے آپ کا تولد فیض آباد میں ہوا جس کو اودہ بھی کہتے ہیں نو برس کی آپ کی عمر تھی جسوقت آپ کے والد نے انتقال کیا تھا مولانا عبد الکریم شیروانی سے اور اون کے بعد مولانا افتخار الدین گیلانی سے تحصیل علم کی بچپن ہی کے زمانہ سے نشان ترک اور تجرید ومحاسن اخلاق ومجاہدہ نفس آپ کی پیشانی حال سے عیاں تھا روزہ رکھتے اور اکثر اوقات درخت سنبھالو کے پتوں سے افطار کرتے چالیس برس کی عمر میں اودہ سے دہلی آئے اور حضرت سلطان المشایخ کے حاضر حضور ہوکر |

مرید ہوئے آپ علوم ظاہری وباطنی سے اسقدر مالا مال تھے کہ گنج معانی ومحمود گنج کے لقب سے مخاطب تھے اور مدت تک خدمت میں حضرت شیخ کے رہکر درجہ خلافت حاصل کیا آپ اعظم واکمل خلفائے دوستین بہ شرہ مشہور سے ہیں اور قایم مقام وسجادہ نشین حضرت شیخ کے

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|

عرصہ ۲۲ سال تک رہے اور کسی دوسرے کے دروازہ پر نہیں گئے آپ کے علو درجہ ہونیکی روایت ہے مناقب المحبوبین بحوالہ خیر الاذکار حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو الہام ہوا کہ اس سلسلہ چشتیہ میں ایک شخص پیدا ہوگا کہ اوسکا وجود مسعود باعث نجات اولین و آخرین اس سلسلہ کا ہوگا اور استغراق کی حالت میں اوس پر ایسی ایسی حالت طاری ہوگی پس حضرت موصوف منتظر اوس شخص کے رہے مگر آپ کے یاران میں سے کسی پہ یہ حالت ظہور پذیر نہیں ہوئی اُنھوں نے اپنے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین کو وصیت فرمائی کہ اگر وہ اپنے یاران میں سے کسی میں یہ علامتیں پاویں تو اوس سے دعا بخیر حسن خاتمہ تمام اہل سلسلہ کی درخواست کریں اُنھوں نے بھی اپنے یاران میں یہ صورت نہیں پائی پھر اُنھوں نے اسی طرح وصیت اپنے خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین کو اور اسی طرح پھر یہ وصیت سینہ بسینہ بحضرت سلطان المشائخ پہنچی اور حضرت موصوف اسی انتظار میں رہتے تھے ایک روز حضرت خواجہ نصیر الدین محمود کنار حوض پر بیٹھے تھے اور دو نو پیر آپ کے پانی میں تھے اور عالم استغراق میں وہی علامات پیشین گوئی آپ پر ظاہر ہوئیں اتفاقاً حضرت سلطان المشائخ کا گذر اُس طرف ہوا اور وہ حالت دیکھ کر بسرعت تمام دوسرے کنارے حوض کی طرف سے مع جامہ تن پوشی حوض میں داخل ہو کر پانوں آپ کے پکڑ لیے جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پانو کھینچکر دست و پا مس کرنے سے اپنے پیر کے سخت اندوہ گین ہوئے حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ میں نے یہ کار کچھ اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ مجکو پیران چشت سے وصیت چلی آتی ہے اور میں نہیں چھوڑونگا جبتک واخلان اس سلسلہ چشتیہ کے اول سے آخر تک کو جو قیامت تک ہوتے چلے آویں گے دعا حسن خاتمہ و نجات اُخروی نکرو گے اوسوقت آپ نے دعا فرمائی اور متوسلان اس فرقہ کو امید نجات ارزانی ہوئی۔ صاحب مناقب المحبوبین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رسالہ میں اس طرح لکھا دیکھا ہے جب اس امر کی وصیت حضرت گنج شکر کو پہنچی آپ نے حضرت رب العزت سے عرض کی کہ الہی کون شخص ہمارے میں سے اور کس کے مریدوں میں سے ہوگا حکم ہوا کہ وہ شخص نظام الدین بداونی کے مریدوں سے ہوگا پس جسوقت حضرت گنجشکر نے خلافت دیکر آپ کو روانہ دہلی کیا تھا اُسوقت یہ وصیت بھی فرمائی تھی اور حضرت سلطان المشائخ نے بحالت مستی اور بحالت خلوت آپ کو ازروئے کشف معلوم کرکے پانو پکڑ لیے تھے آپ نے فرمایا کون ہے حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا نظام فرمایا دلنظام کا اسوقت کیا کام حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا سلسلہ چشتیہ کو بخشدو کہا بخشیدا واللہ اعلم بالصواب مختصر از تکملہ سیر الاولیا منقول از حضرت قاضی محمد عاقل خلیفہ اعظم حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی۔ فرماتے ہیں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی تک لقب پیران ہمارے خاندان چشت کا خواجہ ہے اور مشہور ہے کہ خواجگان نسبت دو دو ہیں از جناب رسالت پناہ تا حضرت چراغ دہلوی نسبت و یک خواجہ ہوتے ہیں اور وہ ایک جس کے ساتھ ملکر نسبت دو دو ہوتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں بعد اس کے لقب شیخ المشائخ ہے کلمات طیبات آنحضرت لباس درویشی کا حق نگاہ رکھو تا کہ قیامت کے دن خداتعالیٰ اور رسول صلعم سے شرمندہ نہو۔ جیسا کھینچو۔ دفا کرو گندم نما جو فروش نہ بنو (از تذکرۃ العابدین)

(۱) ایک عزیز نے آپ سے پوچھا جو حال درویشوں کو ہوتا ہے کہاں سے ہے اور کیونکر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحت اعمال کا اور عمل دو طرح ہے ایک تو جوارح یعنی اعضا سے اور وہ معلوم ہے دوسرا عمل دل کا ہے اُسکو مراقبہ کہتے ہیں المراقبۃ ان تلازم قلبک بان اللہ ناظر الیک ولیس اسباب کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالیٰ میری طرف دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر درویش رات کو بھوکا سو جائے اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور باطن کا کسی چیز سے تعلق نہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ کرے غیر کو دل سے نفی کرکے بیٹھنا چاہیے وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ قدر مطلب کو نہیں جانتے اس لئے مجاہدہ اختیار نہیں کرتے فرمایا قبول اعمال کا جذبہ پر موقوف ہے جسوقت

نوٹ از مولف حضرت دہلی شریف ۲۲ خواجہ کی چوکھٹ مشہور ہے شاید یہی وجہ ہو دیگر از مراۃ الاسرار پانچ خواجہ ہندوستان خواجہ معین الدین سے لیکر نصیر الدین محمود چشتی تک چشتی مشہور ہیں

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|

جذبہ ہوگا تو جو عمل کرے گا وہ قبول ہوگا جذبہ عوام کو توفیق پاتا ہے۔ مثال میں جذبہ خواص کو توجہ قلب کی سب طرف حق کے یا انقطاع با سوی آپ کا طریقہ صبر و شکر فقر و فاقہ و رضا و تسلیم تھا نماز جماعت آپ کی کبھی قضا نہیں ہوتی آپ کی مجلس سماع میں مزامیر نہیں ہوتے تھے کوئی صاحب ولایت آپ کے مقابلے نہیں آتا تھا چنانچہ یہ اشعار آپ کی شان میں مشہور ہیں ؎ غلام ہمت بلندش آیاز مقصود ہست • کسیکہ محبت وے چون نصیر محمود ہست • شب حصول وصول خدا ابر احبش • کمینہ منزل و ادنیٰ مقام محمود ہست۔ نقل ہے ایک روز حجرہ خاص میں بیاد الٰہی مشغول تھے عین استغراق میں ایک قلندر تراب نام نے کچھ مانگا آپ نے اشارے سے دو تین دفعہ بیٹھنے کو فرمایا اُس نے طیش میں آکر چاقو سے گیارہ زخم کاری ایسے لگائے کہ خون بہ نکلا اور قلندر نے جانا کہ کام شیخ تمام ہوا حجرہ سے باہر نکلا خادموں نے گرفتار کر لیا اور بعد فراغت مشغولی قلندر کو آپ کے حضور میں پیش کیا سزا دینی چاہی آپ نے منع کیا اور اُسے از دست گھوڑا اور پچاس روپیہ دے کر فرمایا کہ ابھی اس شہر سے چلا جا تاکہ کوئی تجھے مزاحم نہو آپ قطب مدار کے مدرجہ فردانیت پہنچے ہوئے تھے۔ جب وقت انتقال آپ کا قریب آیا ہر دو خواہر زادہ حضرت شیخ زین الدین و حضرت شیخ کمال الدین کو وصیت فرمائی کہ جسوقت مجھے گور میں کہیں چاہیئے کہ خرقہ میرے پیر کا میرے سینہ پر اور کاسہ چوبی بجائے خشت زیر سر اور تسبیح انگشت میں لپیٹ کر نعلین و عصا کو برابر میرے گور میں رکھدیں چنانچہ اسی بموجب عمل کیا گیا۔ درگاہ شریف فیروز شاہ تغلق کی بنائی ہوئی ہے اور قلعہ آپ کے مزار کے گرد بعہد محمد شاہ حافظ خدمتگار نے خواجہ سرائے بنوایا تھا۔ از اخبار الاخیار حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت ایکوقت ادہی رات کو کعبہ میں گئے کعبہ آپ کو نظر نہیں آیا ندا آئی کہ کعبہ نصیر الدین محمود کو دیکھنے گیا ہے آپ نے نیت کی کہ میں بھی اوسکا طواف کروں گا جسکو کعبہ دیکھنے گیا ہے آپ دہلی کی طرف یہ تین نیت کر کے چلے اول یہ کہ طواف کروں گا دوسرے وضو کا بچا ہوا پانی پیوں گا۔ تیسرے جنڈول اُن کا اپنے کندھے پر رکھوں گا جب آپ دہلی حضرت ممدوح کے حضور پیش ہوئے تو آپ قبلہ رو بیٹھے وضو کر رہے تھے جب آپ وضو سے فارغ ہوکر داڑھی میں کنگھا کرنے لگے اور نماز سے فارغ ہوکر فرمایا کہ اے فرزند رسول صلعم طواف کی نیت کی تھی وہ حاصل ہوئی بچا ہوا پانی وضو پیلو اور جنڈول کے بانس میں کندھا لگا لو وجہ تسمیہ چراغ دہلی۔ شیخ عبد اللہ یافعی نے مکہ معظمہ میں حضرت مخدوم جہانیاں سے فرمایا تھا کہ تمام مشائخ دہلی جان بحق تسلیم ہو چکے ہیں صرف شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی میں باقی ہیں جب سے آپ کا لقب چراغ دہلی ہوا دوسری توجیہہ سلطان محمد بن تغلق نے بسلطان المشائخ کے عرس کے روز بسبب بخل و حسد روغن فروشان کو منع کیا آپ نے شب عرس کو چراغان بین پانی ڈلوا کر روشن کرائے تیسری وجہ از رسالہ حبیب ایک روز آپ مجلس سلطان المشائخ میں حاضر ہوکر کھڑے رہے حضرت شیخ نے فرمایا بیٹھ جاؤ عرض کیا کہ درویشوں کی طرف پشت ہوتی ہے فرمایا چراغ کا پشت و رو یکساں ہے

| مختصر حالات | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| آپ اعظم خلفائے حضرت نصیر الدین محمود سے ہیں کتاب مناقب الصدیقین اپنے پیر و مرشد کے مناقب میں آپ نے تالیف کی ہے قاضی شہاب الدین کہ اجل علمائے متقدمین سے ہیں آپ کے شاگرد اور شیخ حسام الدین فتحپوری اکمل خلفائے آپکے سے تھے۔ شیخ عبد الصمد اکابر بعہد سلطان سکندر تھے | مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا رسالہ حبیب | دہلی کہنہ جانب جنوب حوض شمسی خانقاہ شیخ عبد الصمد بنا شیخ ابو الفتح جونپوری | ۲۸ محرم ۷۹۱ھ ازمعارج الولایت یکشنبہ ۲ محرم ۷۸۹ھ عمر ۸۸ برس | | قاضی شیخ عبد المقتدر بن رکن الدین | خلیفہ لقب خلفائے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی |

نوٹ[1] قطب مدار قطب عالم کا ہوتا ہے اور قطب کو مقام نقب سے معزول کرسکتا ہے اور احکام لوح محفوظ کو بھی حقتعالیٰ اُسکے اختیار میں کر دیتا ہے اور عرش و کرسی قطب ارشاد کے زیر ہوتے ہیں قطب مدار سے اوپر فردانیت کا درجہ ہے اوس درجہ میں تصرف ختم ہو جاتا ہے اور اسکو مراد نہیں ہوتی اور اُسکی مراد خدا کی مراد ہوتی ہے۔

| نام خاندان | نام خلفاء ان خاندان | تاریخ ولادت | سنہ و تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | جنھوں نے جونپور سے آن کر مقبرہ اپنے بزرگان کا بنوایا تھا |
| چشتیہ نظامیہ خلفائے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی | قاضی شادی خیبی | | سنہ ۸۱۰ھ ہجری | | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا رسالہ حبیب | آپ خلفائے نامدار حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے ہیں اور بہت اشخاص آپ کی توجہ سے خدا رسیدہ ہوئے چنانچہ خواجہ اختیار الدین عمر ایرجی آپ کے خلفائے کاملین سے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ متوکل کنتوری | | سنہ ۸۲۷ھ ہجری | قصبہ کنتور مضافات بہرائچ | ایضاً | آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے ہیں نقل ہے ایک روز بہرائچ اپنے حجرہ میں مشغول بیاد خدا تھے دروازہ حجرہ بند تھا آپ نے دیکھا ایک جوگی گوشہ حجرہ میں بیٹھا ہے جانا کہ اپنے تصرف سے چلا آیا ہے بدستور مشغول رہے آخر کار جوگی نے سلام کیا شیخ نے جواب اوسکا کہا جوگی نے مصافحہ کیا اور باتیں شروع کیں اوسوقت جسطرف حجرہ کے شیخ نگاہ کرتے تھے در و دیوار حجرہ سیر از زر و زیرین نظر آتے تھے شیخ نے پھر بھی کچھ التفات نہیں کیا جوگی نے معلوم کیا کہ شیخ مستغنی ہے سر آپ کے قدموں پر رکھکر کہا کہ میں آپ کو آزماتا تھا اور مرید ہو گیا شیخ نے فرمایا پھر اس طلسم کو کرو ہر چند جوگی نے کوشش کی کچھ نہیں ہوا نکتہ از تحملہ سیر الاولیاء۔ واسطے انوار و اسرار الہیہ کے حوصلہ وسیع چاہیے تاکہ اوس میں اسرار دوست سکن کریں اور ہر تجلی کہ اوسپر وارد ہوئے ظاہر نکرے اور اگر کرے تو وہ حال پھر نہیں دکھلاتے |
| ایضاً | شیخ سعد اللہ کیسہ دار بن شیخ متوکل | | سنہ ۸۰۶ھ ہجری از معارج الولایت | | ایضاً | آپ کبرائے خلفا و عظمائے اصحاب حضرت شیخ تھے کہتے ہیں آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے ایک کیسہ عطا کیا تھا کہ ہمیشہ درم و دینار سے بھرا رہتا تھا اور شیخ اوسمیں سے جسقدر چاہتے خرچ کرتے مگر وہ کیسہ کبھی خالی نہیں ہوتا اس سبب سے سعد اللہ کیسہ دار کے لقب سے آپ کی شہرت تھی اور آپ نے میر سید اشرف جہانگیر سمنانی سے بھی خرقہ حاصل کیا تھا |
| ایضاً | مخدوم شیخ سلیمان ردولی | | | ردولی ضلع بارہ بنکی اودہ کا نامی قصبہ ہے | ایضاً | آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ ممدوح تھے و خارق عادات مثل احیا و اموات آپ سے صادر ہوئے ہیں |
| ایضاً | مولانا خواجہ خواجگی | | سنہ ۸۱۹ھ ہجری | کالپی بیرون شہر متصل جانب دریا جمنا [illegible] | ایضاً | آپ احسن و اکمل خلفائے حضرت شیخ ممدوح و شاگرد مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شہاب الدین تھے مولانا معین الدین کے دل میں کچھ تنقیص حضرت شیخ کی طرف سے تھی وہ آپ کا حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہونا پسند نہیں کرتے تھے اتفاقاً مولانا کو مرض [illegible] |

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="7">لاحق حال ہوا وہاں تک کہ اطباء وقت نے جواب دیدیا تھا مولانا خواجگی نے اُن سے کہا مناسب یہ ہے کہ ایک بار استمداد دعا مردان خدا سے کہ اطباء اس مرض حل میں کی جانے اور۔ اسوقت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دھلی اولیائے مستجاب الدعوات سے ہیں اگر اون کی خدمت میں قدم رنجہ فرماویں تو امید ہے حضرت موصوف کی برکت سے صحت حاصل ہو اگرچہ مولانا کا دل نہیں چاہتا تھا لیکن بسبب اضطرار و تکالیف کے جانا منظور کیا مولانا مذکور کو حضرت شیخ خانقاہ میں استقبال کر کے لے گئے وہاں تمام جگہ یا دسترخوان واسطے تناول طعام بچھایا گیا اور رقاب طعام برنج خشکہ و جزرات کہ ظاہرا مخالف مرض سرفہ و ضیق النفس تھے آگے مولانا کے کہانے کے واسطے رکھے حضرت شیخ نے فرمایا بسم اللہ کرو اور کہاؤ مولانا نے طوعا و کرہا چند لقمہ اس سے کھائے جب دسترخوان اٹھ گیا مرض نے سخت زور کیا اور قے کرنے کی نوبت پہنچی اسیوقت طلبچی موجود ہوئی جو کچھہ مادہ و مواد سرفہ و ضیق بلغم تھا تمام و کمال نکل گیا اور اسیوقت اچھے ہوگئے اور صحت یاب ہو کر اپنے گھر کو واپس گئے۔</td></tr>
<tr><td>چشتیہ نظامیہ خلفائے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دھلی</td><td>حضرت سید محمد بن جعفر المکی الحسنی الچشتی</td><td></td><td>سنہ ۸۹۱ ہجری بعہد سلطان بہلول شاہ لودی</td><td>سرھند دہلی</td><td>مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا بحوالہ بحر المعانی و بحر الانساب</td><td>آپ اعظم و اکمل خلفائے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود سے ہیں توحید و تفرید میں مقام عالی رکھتے تھے اور جو کچھہ کہ آپنے احوال ظاہر و باطن میں لکھا ہے عقل اس سے حیران ہوتی ہے آپ کی تصنیفات اعلی درجہ اور بڑے پایہ کی ہیں۔ کتابیں ہیں چنانچہ بحر المعانی و دقایق المعانی رسالہ اسرار روح کے بیان میں رسالہ دیگر موسومہ</td></tr>
</table>

بہ پنج نکات و بحر الانساب کہ اس میں بیان اہلبیت رسالت کیا ہے اور اپنے ابا و اجداد کا حال بھی لکھا ہے اور جو کچھہ انھوں نے اپنے احوال میں لکھا ہے تحقیق ہوا ہے کہ دعوے اُن کا حق ہے اور بہت بڑی عمر کے تھے۔ چنانچہ ابتدائے سلطنت تغلقیہ تا زمان سلطان بہلول لودی زندہ رہے ہیں سن شریف آپ کا کچھہ کم دو سو برس کا تھا آبائے کرام آپ کے شرفائے مکہ سے تھے بعد اس کے دھلی آئے اور وہاں سے سرہند میں سکونت اختیار کی۔ آپ لکھتے ہیں میں نے تین صحابی بزرگوں کو دیکھا ہے اور صفوان بن قضیے برادر عبد مناف کو کہ بحضور حضرت رسالت پناہ مشرف باسلام ہوا تھا دیکھا ہے وہ ایک غار میں مشغول بحق تھا جس روز میں اوس سے ملاقی ہوا تھا اسوقت تک نوسو بانوے ہجری تھے انھوں نے فرمایا حضرت رسول صلعم نے میرے حق میں واسطے درازی عمر کے دعا کی تھی یہ قصہ صفوان عجیب ہے اور خالی از غرابت نہیں دیا کتب احادیث و سیر موافق نہیں واللہ اعلم بالصواب

آپ فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر عربی کتاب فصوص الحکم میں لکھتے ہیں کہ منصور حلاج کو تجلی ذاتی تھی اور مقام افراد کا لیکن فقیر کہتا ہے کہ اگر منصور حلاج کو تجلی ذاتی ہوتی تو وہ ہرگز انا الحق نہیں کہتا اور دیگر سبحانی ما اعظم شانی زبان سے نہیں نکالتے کیونکہ تجلی ذات میں محویت ہے وہ کیا جانے کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں اور کون سبحانی و انا الحق کہے من عرف اللہ کل لسانہ تجلی ذات میں ہے اور طال لسانہ تجلی صفات میں استغراق چاہیے پس آپ کو بکمال صفتے از صفات او سکے دیکھے یعنی ذات جائز الوجود صفات واجب الوجود میں مستغرق لو جمال صفات ہو جاتی ہے اور وہ صفت واجب الوجود برین زبان وہ کلام آتی ہے اور کہتا ہے سبحانی و انا الحق و ان اللہ ینطق علی لسان میں کیا کہوں ابن عربی اسوقت زندہ نہیں ورنہ اُن کو کہتا جو کہنا تھا اور وہ سنتے جو کچھہ کہ مجھے یقین ہے جبکہ بدولت فرد حقیقت حضرت نصیر الدین محمود مجھی ترقی ہوئی اور تجلی صفات سے تجلی

<table>
<tr><th>خاندان</th><th>نام صاحب خاندان</th><th>تاریخ ولادت</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام مزار</th><th>نام تصنیف</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="7">ذات کہ مقام فردانیت ہے نزول کیا حضرت شیخ نصیر الدین محمود کو میں نے واقعہ میں دیکھا کہ ذکر خفی فرما رہے ہیں میں نے اپنا روئے نیاز خاک پر ملا آپ نے فرمایا کہ اے شہباز میدان لاہوت اور اے پاک آمدہ جبروت اور اے باریافتہ عالم ملکوت و ناسوت اُسکے بعد ایک سلائی میری آنکھوں میں پھیری اور فرمایا یہ سلائی نور جمال ذات سے ہے یہ واقعہ ۸۱۱ھ ہجری میں ہوا رات کو میں نے ہوا میں پرواز کی اور ختلان سے مصر میں پہنچا اور پائے بوس حضرت اوحد سمنانی ہوا جو اپنے وقت کے قطب عالم تھے اُنھوں نے اپنے حجرہ میں مجھے ایک گوشہ دیا۔ نماز عشا با جماعت ہمراہ شیخ اوحد سمنانی میں نے گذاری اور تین روز دو ثلث رات تک تین ختم قرآن کئے تیرہ سیپارے مزید بران بعد اُس کے میں نے دیکھا کہ قالب میرا نور ہو کر محیط عرش عظیم ہوا اور دیکھا عرش عظیم میری آنکھ میں مثل خردل ہو گیا ہے بعدہ در خود نظر کی دیکھا کہ تمام بال وجود کی صورت بن گئے ہیں اور تمام صورتیں اپنی صورت کی دیکھتا تھا بعدہ وہ صورتیں محو ہونی شروع ہو گئیں بلکہ کل عالم اور افلاک اور انفس بلا کیفیت ہو گئے اور کل تجلیات صفات و افعال و اسماء و آثار محو ہو گئیں اور طرفۃ العین میں ستر ہزار عالم تجلیات کے میں نے سیر کر لی اور کلام بے واسطہ سنا فرمان آیا یا عبدی جلالی حجاب جمالی انوار جلالی و انت بین الجلال و الجمال بعدہ کلام تجلی ذات سے مشرف ہوا کہ کیفیت اُسکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور اس تاریخ میں مقام لاہوت میں کہ مقام فردانیت ہے میں نے نزول کیا بعد از تجلی ذات کے ستر ہزار روز عالم صحو میں آیا بیہوشی کے ایام میں شیخ اوحد سمنانی میرے حجرہ میں آتے رہتے تھے اور بوسہ میری پیشانی پر دے کر چلے جاتے تھے اگر شیخ میرے حال سے مطلع نہ ہوتے تو مصاحبان حجرہ مجھے مُردہ جان کر دفن کر دیتے اب جس طرف نظر میں کرتا ہوں نور دیکھتا ہوں کہ فقیر کے ساتھ متصل ہے اور یہ مقام فردانیت کا ہے واقعہ دیکھا کہ مسجد قبا میں حضرت رسول صلعم مع کل اصحاب کرام و اولیاء عظام و از امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ تا حضرت نصیر الدین محمود موجود ہیں حضرت رسالت پناہ نے بلفظ فارسی مجھ سے فرمایا کہ اے فرزند دست حضرت لم یزل و لا یزال بحر معانی را بیار اُسی وقت میں ۵۳ مکتوب حضور میں لے گیا اور حضرت کے دست مبارک میں دئے حضرت ممدوح نے بسرعت نبوت تمام کو پڑھا کہ اے یاران مصنف بحر معانی ایک مرد ہے کہ تمام کلام مجید کے معانی حقیقت بیان کرتا ہے اور اگر علم روئے زمین فرض کرو کہ محو اور معدوم ہو جائے اور یہ شخص قلم ہاتھ میں لے تو کل علم کو از بر لکھدے پھر فرمایا کہ اے فرزند آئندہ اسرار حقیقت کو صحرا و جنگل میں مت رکھ کہ امور شریعت جہان میں تصور کرتے ہیں میں نے قبول کیا اور بحر المعانی کو چھبیسویں مکتوب پر ختم کیا حضرت صلعم نے بحر المعانی حضرت علی مرتضی کو دی اور اُنھوں نے بعدہ امام حسن خواجہ حسن بصری کو اور اسی طرح دست بدست بجمیع مشائخ سلسلہ کو پہنچکر حضرت محمود نصیر الدین کے ہاتھ میں پہنچے۔</td></tr>
<tr><td></td><td>حضرت شیخ دانیال ملقب بمولانا عود</td><td></td><td>۸۴۷ھ ہجری</td><td>ستر کہ ضلع بارہ بنکی اودہ میں پورانہ قصبہ ہے</td><td>مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ اعظم خلفائے حضرت نصیر الدین محمود سے تھے آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت عباس بن علی المرتضی کرم اللہ وجہ پہنچا ہے بعد خلافت آپ کو اجازت وطن جانے کی ہوئی جب لکھنؤ سے گذر کر قریب قصبہ ستر کہ پہنچے تو راہزنوں نے آپ کو شہید کر دیا اور پھر چاہا کہ عیال و اطفال شیخ کو بھی قتل کر ڈالیں اور مال و متاع کو بخاطر جمع لے جاویں ناگاہ</td></tr>
<tr><td colspan="7">ایک آواز مہیب شیخ کے جسم بے سر سے نکلی اور اسی وقت تمام راہ زنان نابینا ہو گئے اور راہ گریز نہ دیکھی آخر بدست حکام ماخوذ ہو گئے اور بعوض قتل شیخ کے مقتول ہوئے خادمان نے جنازہ آپ کا ستر کہ میں دفن کیا۔</td></tr>
</table>

| خاندان | نام بزرگان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | شیخ صدر الدین حکیم ملقب بطبیب دلہا | | سنہ [illegible] ہجری از شجرہ چشتیہ | بیرون قلعہ طلاقی دہلی کہنہ | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تکملہ سیرالاولیا | آپ اکمل خلفا حضرت نصیر الدین محمود سے تہے اور منظور نظر حضرت سلطان المشایخ آپ کے والد سوداگر مرید حضرت سلطان المشایخ تہے بوڑہی ہو گئے تہے اولاد نہیں رکہتے تہے اسیوجہ سے اکثر اوقات رنجیدہ رہتے تہے ایک روز بحالت وجد اپنے شیخ کے حصول اولاد کے لئے عرض کی حضرت سلطان المشایخ نے پشت اپنی آپ کی پشت سے ملی اور بتولد پسر بلند اختر بشارت دی اور سی شبکو شکوہ سرمایہ آپ کی حاملہ ہو گئیں آپ پیدا ہوئے اور آپ کے والد نے بحضور شیخ خود حاضر ہو کیا حضرت شیخ نے آپکو گود میں لیا اور جبہ مبارک اپنے کپڑے پہاڑ کر اپنے دست مبارک سے خرقہ بنایا اور پہنایا اور گودی میں شیخ نصیر الدین محمود کے دے کر فرمایا کہ ان کی تربیت ظاہری و باطنی میں کوئی دقیقہ باقی نچہوٹنا آپ کی تصانیف بہت فصیح و متین مشتمل معارف و حقایق اور علم طب میں بھی یدبیضا رکہتے تہے اسیواسطے آپ کو شیخ صدر الدین طبیب دلہا کہتے تہے آپ کو پریان واسطے علاج ایک بیمار کے اٹہا لے گئیں اور آپ کے علاج سے بیمار صحت یاب ہو گیا آپ کو ایک خط انہوں نے لکھکر دیا اور کہا فلان کونچہ شہر میں ایک کتا اس صورت و رنگ کا ہوتا ہے خط اسکو دکھلانا پس شیخ نے ویسا ہی کیا اس کتے نے جو وہ خط دیکھا تو چل پڑا اور ایک جگہ آپ کو لے گیا اور کھڑا ہو کر اس جگہ کو کھودنے لگا اسمین سے خزانہ نہایت برآمد ہوا شیخ نے اسکو نکال کر راہ خدا میں صرف کر دیا شیخ فتح اللہ اودھی اور حضرت مخدوم شیخ احمد چشتی آپ کے خلفائے اکمل سے ہیں ۔ |
| | میر سید علاء الدین | | | سند بلہ ضلع ہردوئی اودہ کا نامی قصبہ ہے | مراۃ الاسرار | آپ قرابتیان حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت سے ہیں اور خلفائے حضرت نصیر الدین محمود کے ہیں حضرت شیخ نے آپکو سندیلہ رخصت فرمایا تہا اور تین سو بیگہ آراضی سوا شیخ سندیلہ سے واسطے خرچ خانقاہ ایک ٹکڑہ سفال یعنی ٹہیکری پر لکھدی تہی جو وہاں آپ کو حکام وقت سے مل گئی تہی اور وہ تین سو بیگہ زمین ہے کہتے ہیں آجتک آپ کی اولاد کے حق میں بحال ہے اور آج تک کوئی مزاحم نہیں ہوا |
| | شیخ یوسف چشتی | | سنہ [illegible] ہجری | دہلی کہنہ | خزینۃ الاصفیا | آپ مریدان پاک نہاد و خلفائے نیک اعتقاد حضرت نصیر الدین محمود سے تہے ایک کتاب موسوم بہ تحفۃ النصایح نظم میں آپ کی ہے جسمین بہت احکام شرع و فرائض و سنن و اداب درج کئے ہیں اور اسمین یہ صنعت رکہی ہے کہ ہر ایک شعر اسکا رائے مہملہ پر ختم ہوتا ہے آخر کتاب میں اپنے پیر کی مدح میں فرماتے ہیں شعر شیخ معظم پیر ما محمود آن صاحب قرآن + چون او نباشد ہیچ کس ہم محتشم ہم معتبر + عالم بعالم مثل او ہرگز ندیدہ ہم دگر + اندر کرامت مثل او خیزد کجا دور قمر ۔ |

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | مولانا شیخ احمد تھانیسری | ۱ | سنہ ۸۲۰ ہجری | کالپی | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید پاک اعتقاد اور خلفائے حق یاد حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے تھے جس زمانہ میں فوج قاہرہ امیر تیمور گورگانی دہلی میں آئی ہے اور دہلی کو لوٹا ہے اسوقت مولانا مع متعلقین دہلی میں قید سلطانی |
| چشتیہ نظامیہ خلفائے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی | حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی عرف سید راجا المشہور راجو قتال | ۴ رجب سنہ ۷۲۰ ہجری دہلی ماہ تاریخ وفات مخدوم دین و دنیا | ۱۶ ذیقعد وقت چاشت روز دوشنبہ سنہ ۸۲۵ ہجری عمرہ ۱۰۵ سال ۴ ماہ ۱۲ یوم | گلبرگہ ریاست حیدرآباد دکھن کا مشہور شہر ہے اور دوسرا نام حسن آباد حسن کانکوی بہمنی بانی خاندان بہمنیہ کے نام پر ہے | لمعات الاسرار سوانح بندہ نواز ارمغان سلطانی روضۃ الاولیا بحوالہ سیر محمدی محمد علی سامانی جامع الکلم | آپ سادات حسینی سے ہیں شجرہ نسب آپ کا اٹھارہ واسطے سے جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے آبائے کرام آپ کے ملک عرب سے علاؤ الدین مسعود شاہ کے عہد سلطنت میں متمکن دہلی ہوئے اور مناصب شاہی سے ممتاز ہوتے ہوتے آپ کے والد ماجد امرائے سلطان غیاث الدین تغلق میں داخل ہوئے آپ نے سولھویں سال ماہ رجب سنہ ۷۳۶ ہجری میں حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے شرف بیعت حاصل فرما کر ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور سید شرف الدین کیتھلی و مولانا تاج الدین و قاضی عبد المقتدر وغیرہ حضرات سے تحقیل و تکمیل علوم ظاہری بھی فرماتے رہے اور ابتدائے بیعت سے تا انقراض زمانہ حیات مرشد اکیس برس تین مہینے |
| ازارمغان سلطانی — سنش عادل تولد وارشجود + وفاتش دان کہ تاج المرسلین بود | ۱۰۵ | ۷۲۰ | ۸۲۵ | | | |

ہو گئے اور بعد فرو ہونے فساد کے خلاص ہوکر مع عیال و اطفال شہر کالپی میں پہنچے اور چونکہ طریقہ مواخات مولانا خواجگی کے ساتھ رکھتے تھے اوسی جگہ سکونت اختیار کی اور اسیجگہ دفن ہوئے آپ کا مزار پر انوار محل اجابت دعا ہے اور مشہور ہے کہ جو کوئی صادق دل سے چالیس روز متواتر آپ کے مزار پر حاضر ہوتا ہے وہ اپنی مراد کو پہنچتا ہے اور عرس آپ کا وہاں بڑی دھوم دھام سے

کمال ریاضات و مجاہدات سے مبادی سلوک کو انتہائے وصول تک پہنچاتے رہے آپ درمیان مشائخ چشت کے مشرب خاص و بیان اسرار حقیقت میں طریقہ مخصوص رکھتے تھے بعد وفات پیر روشنضمیر کے بدیار دکھن تشریف لے گئے اور وہاں بہت بڑا درجہ قبولیت حاصل کیا وجہ تسمیہ لقب گیسو دراز کے صاحب ارمغان سلطانی یوں لکھتے ہیں خواجہ احمد دبیر و قاضی راجہ نے آپ سے وجہ تسمیہ لقب گیسو دراز دریافت کی فرمایا جب میں پہلی پہل اپنے پیر کے حصول ارادت کے لئے گیا تھا اسوقت حضرت ممدوح بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے میں دیر تک نیچے کھڑا رہا بعد میں حضرت ممدوح نے خادم کو بھیجا کہ سید محمد کو بلاؤ خادم نے جاکر دیکھا تو اوس نام کے کئی آدمی موجود تھے واپس ہوکر حضرت شیخ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا سید محمد گیسو دراز کو بلاؤ چنانچہ اسی سے خادم آپ کو شناخت کرکے لے گیا اوسوقت سے میرا لقب گیسو دراز پڑ گیا دوسرے وجہ تخلہ ذکر الاصفیا میں بحوالہ سید اشرف جہانگیر سمنانی یہ لکھی ہے کہ سادات گیسو دراز غایت عالی نسب و عالیشان ولایت میں ہیں ہندوستان میں نہیں اور نسب آپ کا اون کے ساتھ منتہی ہوتا ہے تیسری وجہ ایک روز آپنے دیگر مریدان کے ساتھ ہوکر چوڈول یعنی پالکی سواری حضرت شیخ کو کندھے پر رکھا اور بوقت اٹھانے چوڈول کے آپ کے دراز گیسو چوڈول کے ڈنڈے کے نیچے دب گئے لیکن بپاس ادب و استغراق کے نکالنا گیسوؤں کا مناسب نہیں سمجھا اور اوسی حالت میں مسافت بعیدہ کو طے کیا جب شیخ نے آپ کا

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

یہ حال سنکر خوش ہوئے اور انکی صدق عقیدت پر آفرین کی اور شعر فرمایا **شعر** مرا مریدے سید گیسو دراز شد ٭ واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد ٭ چوتھی وجہ اندر و نفحۃ الاولیا - مولانا علاء الدین کو وقت مرنے کے حضرت شیخ نصیر الدین محمود نے فرمایا تھا کہ تمکو میرے ساتھ صحبت رکھنی ناممکن ہے اور مجھکو یقین نہیں سکتی بہتر ہے کہ تم ایک کو یاران سے اختیار کرو مولانا نے سوچکر عرض کیا کہ وہ سید نامعلوم الاسم جو دراز گیسو رکھتا ہے - حضرت شیخ نے اُسوقت انکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ سید محمد گیسو دراز (بیا و ملک زادہ را در صحبت خود نگاہدار) اور جو کچھ شیخ نے تمکو تلقین کیا ہے انکو بھی اُس میں سے پہونچاؤ اُسروز سے لقب گیسو دراز پڑ گیا - روز سوم وفات اپنے شیخ کے سجادہ نشین ہوئے و بتکلیف والدہ ماجدہ متاہل ہوئے اور بعمر چہل و شش سالگی بوقت طوائف الملوکی اور واقعہ تیمور کے دہلی وطن مالوف سے ہجرت اختیار کی اور ساتوین ربیع الثانی سنہ ۸۰۱ ہجری کو دہلی سے دولت آباد کیطرف روانہ ہوئے اُسوقت سلطان فیروزشاہ بہمنی فرمانروا تھا اُسکے حکم اور اُسکی طرف سے خضند الملک حاکم دولت آباد بڑی تعظیم و تواضع سے پیش آیا وہان سے آپ روانہ گلبرگہ تشریف ہوئے سلطان فیروزشاہ خبر تشریف آوری سنکر فیروزآباد سے آپکی پیشوائی کے لئے مع اولاد و ارکان گلبرگہ آیا اور بڑی اعزاز و اکرام کے ساتھ آپکو داخل شہر کیا بعد اُسکے سلطان احمد شاہ بہمنی نے تخت پر بیٹھکر چند دیہات آپکی نذر کئے اور خلائق دکن کو بڑا رجوع ہوا - (کلمات طیبات) کشف کو میں بیشتر تلاوت قرآن و سماع تھا - ۲ - بہت ذکر و یہانتک کہ دل ذاکر ہوجاوے - جب دل ذاکر ہوجاوے تو زبان کو باز رکھو - الذکر باللسان لقلقۃ جب سیر ذکر دل میں آوے تو دلکو یاد رکھو کہ الذکر بالقلب وسوسۃ والذکر بالسر معاینۃ اور چاہئے (رابطہ دل بقوت زند یا محافظت دم چنانکہ دل در گداز آید دروی بکشاید و چون فتح شد مقصود حاصل گشت لا ہجرت بعد الفتح) انکا مقولہ ہے اگر ایک ساعت لطیف میں دل حق تعالے حاضر ہو وہ بہشت ہے بلکہ ہزار بہشت قربان اُس ساعت کے **شعر** بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روے ٭ بہ از آنکہ چتر شاہی ہمہ عمر ہا و ہوئے ٭ شیخ محمد نامی آپکے مرید نے کتاب جامع الکلم میں آپکے کلمات طیبات سے لکھا ہے ہر چیز کے لئے کچھہ نہ کچھ آفت ہے عشق کے لئے دو آفتین ہیں ایک آفت ابتدائی اور دوسری آفت انتہائی - آفت ابتدائی وہ ہے کہ اسیر درد عشق و غم طلب معشوق ہو جائے اور محیط ہو جائے اور ایک مدت اسیطرح رہے تاکہ اسکو لذت کامل حاصل ہو مگر کوئی راہ وصول محبوب اسپر نہ کہلے اور جانے کہ سوائے درد و غم کے اور کچھ حاصل نہیں ہے اور اسی میں رہے بعد کچھہ مدت کے درد و غم اُسکی طبیعت میں ہو جائے اور عادت پڑ جائے و ذوق درد و فرقت جاتا رہے اور لذت وصول میسر نہ ہو اور اسیطرح ٹھنڈا پڑ جائے اور اپنی جگہ رہ جائے اور کچھہ اُس سے باقی نہ رہے عاقبت اُسکی حرمان و خسران ہو نعوذ باللہ منہا - دوم آفت انتہا وہ ہے کہ جب بوصال معشوق پہونچ جائے اور مشغول بلذت وصل ہوجاوے اور حرقت فراق و الم ہجران اُس سے چلی جاوے اور کچھہ مدت کے بعد وصال عادت اور طبیعت اُس کی ہو جاوے اور ذوق وصال چلا جاوے مطلوب ان دونو حالت سے جز ذوق و خوشی و راحت محبوب نہیں ہے پس وصال بے ذوق و فراق بے لذت الم اسکا کس کام کا ہے وہ سرد ہو جاتا ہے اور کچھہ اُس سے اُسکے ساتھ نہیں رہتا عشق چلا جاتا ہے اور محروم ذوق جمال محبوب سے ہو جاتا ہے اگرچہ وصال ہوتا ہے مگر محبت ذوق کہان کہ اُس سے راحت ہووے منزل وصال کیا کار آمد ہے - لیکن عشق برخوردار وہ ہے کہ حالت ابتدائی میں مشغول بلذت فراق و ذوق و الم و حرقت ہجران ہووے و در انتہا ہر چند کہ وصال اُسکو زیادہ ہو ذوق اُسکو زیادہ تر ہووے اور طلب زیادہ اور درد اور پر درد کے زیادہ ہووے اور اُسمین ذوق پیدا ہووے ایسا عاشق کو کہتے ہیں کہ عاقبت اُسکی بخیر ہوئی اور عشق سے برخوردار ہوا اور کامل حظ حاصل کیا - عوارف میں لکھا ہے کامل کو ذوق سماع نہیں ہوتا لیکن یہ کامل ایسا ہے کہ آفت انتہائے عشق کی اُسکو پہونچی اور اُسکو اُس نے سرد کیا اور عادت وصال پکڑی اور اُسکو ذوق بعد انتہا چلا گیا اور ٹھنڈا ہو گیا انتہائے مدرج کہ آفت اُسکو نہ پہونچے وہ ہے کہ اس بیت میں اشارہ ہے **بیت** عجب نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست ٭ عجب اینست کہ من واصل سرگردانم ٭ **تصنیفات** ۱ تفسیر قرآن در قالب سلوک - ۲ تفسیر ثانی بطریق کشاف - ۳ حواشی کشاف - ۴ اشارت المشارق - ۵ رسالہ در بیان رؤیت ربی فی احسن صورت - ۶ شجرہ نسب جو ستر سے زیادہ رسالون کا مطالعہ فرماکر لکھا ہے - ۷ شرح رسالہ قشیری فارسی - ۸ عوارف جسکو معارف العوارف کہتے ہیں - ۹ شرح فصوص الحکم - ۱۰ خلافت نامہ - ۱۱ رسالہ در بیان بود و ہست - ۱۲ ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی - ۱۳ استقامت الشریعت بطریق الحقیقت - ۱۴ حظائر القدس جسکو عشق نامہ کہتے ہیں - ۱۵ شرح تمہیدات عین القضاۃ - ۱۶ ملفوظ اول - ۱۷ ملفوظ ثانی - ۱۸ وجود العاشقین - ۱۹ تلاوت الوجود - ۲۰ درالاسرار - ۲۱ رسالہ عروج و نزول - ۲۲ رسالہ رویت - ۲۳ رسالہ سبیل المحققین و المجذوبین - ۲۴ ترجمہ مشارق - ۲۵ سیر النبی صلعم - ۲۶ اسرار نامہ جو خاص مخدوم زادہ بزرگ کے لئے تحریر فرمایا - ۲۷ شرح فقہ اکبر فارسی - ۲۸ شرح

## مختصر حالات

قصیدہ امالی - شرح عقیدہ حافظہ بانفضائل خلفائے راشدین - ضرب الامثال - حواشی قوت القلوب - شرح رسالہ قشیری - شرح آداب المریدین ایک عربی اور تین فارسی - اسماء الاسرار - حدائق الانس - خاتمہ رسالہ قشیری - رسالہ آداب سلوک ظاہر - رسالہ دربیان اشارت محبان حق - رسالہ بیان ذکر و مراقبہ بزبان فارسی - دربیان معرفت حضرت رب العزت - رسالہ درایام سفر - مکتوبات حضرت خواجہ بندہ نواز - دیوان جسکو ابوالغیاث المعروف قاضی نورالدین خادم خانقاہ نے ترتیب دیا تھا - کتاب الاسما اسمین آپنے تصوف نے اسرار و غوامض خاص ڈہنگ کے ساتھ کوٹ کوٹ کر بھرے ہین جسکے صاحب معارف نے دو شعر درج کئے ہین دیکھنا ہو تو اُسکو ملاحظہ کیجئے - آپ شاعر بھی تھے چند نظم کے نمونے درج ہین **غزل** دولت عشق را نہایت نیست ✤ عاشقان را بجز ہدایت نیست ✤ ہرکہ را حل شد مشکل عشق ✤ او ہدایت کہ جز ہدایت نیست ✤ عشق را بوحنیفہ درس نگفت ✤ شافعی را در وروایت نیست ✤ عشق حسنے ست از برون لبشر ✤ آب وگل زاد در کفایت نیست ✤ بوالعجب صورتے ست صورت عشق ✤ چار مصحف از ویک آیت نیست ✤ **رباعی** مرا من بے پدید آمد ہم از من ہرچہ بجستم ✤ کنون در عین استغنی حسینے کیست حیرانم ✤ مرا یا دیست در خاطر اگر گویم کدام است او ✤ جہان مبتلا گردد بلائے خاص و عام است او ✤ **رباعی** یارے دارم کہ جسم و جان صورت اوست ✤ چہ جسم چہ جان جملہ جہان صورت اوست ✤ ہر معنے خوب صورت پاکیزہ ✤ اندر نظر تو آید آن صورت اوست ✤ **ابیات** دوئی را نیست راہ در حضرت تو ✤ ہمہ عالم توئی و قدرت تو ✤ ایضاً - گر یار نمیکند قبولست خود را لستم بزلف او بندہ ✤ **حالات صاحبزادگان آنحضرت** حضرت سید شاہ حسین محمد الحسینی الحسنی معروف سید محمد اکبر جنکو میان بڑے بھی کہتے ہین آپ کے خلف اکبر تھے بڑے صاحب کشف و کرامات تھے آپکی عمر سولہ برس کی ہوگی کہ آپ زیارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری کے لئے گئے اور تمام رات حضرت خواجہ صاحب کی قبر پر توجہ کے لئے بیٹھے رہے حضرت خواجہ صاحب قبر سے باہر نکلکر روبقبلہ بیٹھے اُسوقت بہت سی نعمتین آپنے حاصل کین وقت رخصت خواجہ نے فرمایا ماشاءاللہ بہت مضبوط لڑکا ہے - حضرت بندہ نواز فرماتے ہین میںنے اپنی عمر مین محمد اکبر سا صوفی نہین دیکھا اور نہ کوئی مرید اپنے پیر سے بہتر ہوا الا بجز دو شخصون کے ایک شیخ الاسلام قطب الدین اپنے پیر سے دوسرے محمد اکبر میرے سے آپ نے اپنی والد کی حین حیات ۱۵ - ربیع الاول ۸۱۲ھ مین وفات پائی حضرت بندہ نواز نے خود آپکو غسل میت دیا تھا آپ عالم اور فاضل اور صاحب تصنیف تھے چنانچہ معارف عربی در علم نحو - شرح ملتقط رسالہ اباحت سماع - رسالہ اباحت پوشیدن کفش در مسجد - مقامات صوفیان عربی تصریف مالکی شرح مواقع - شرح مسئلہ رسالہ فارسی در علم صرف جوامع الکلم - **حالات فرزند اصغر** - سید یوسف المعروف سید محمد اصغر حسینی جنکو میان لہرا بھی کہتے ہین - آپ صاحبزادہ خورد اور خلیفہ حضرت بندہ نواز تھے آپ بھی بڑے صاحب کشف و کرامات ہوئے ہین آپکا وصال ۱۲ - محرم ۸۲۶ھ ہوا مزار آپکا خواجہ بندہ نواز سے بائین طرف ہے - تیسرے صاحبزادے نبیرہ آپکے شاہ یداللہ بن محمد اصغر تھے - سلطان احمد شاہ بہمنی نے اپنا دارالخلافہ بجائے گلبرگہ کے محمد آباد بیدر کو قرار دیا اور خواجہ بندہ نواز سے چند بزرگون کو وہاں کی لیجانیکے واسطے درخواست کی چنانچہ آپنے بہت لوگون کو روانہ کیا جنکو بادشاہ نے بڑے بڑے عہدہ اور رتبہ دئے اور حضرت بندہ نواز نے اپنے صاحبزادہ شاہ یداللہ کو بھی جانیکے لئے دریافت کیا اُنہون نے مودبانہ کھڑے ہوکر یہ رباعی پڑھی **رباعی** پائے من از در تو بردر دیگر نرود ✤ گر مرا سر برد عشق تو از سر نرود ✤ سر من گرچہ کہ پامال شود بیش درت ✤ نقش پیشانی من ہرگز ازین در نرود ✤ حضرت بندہ نواز یہ رباعی سُنکر بہت خوش ہوئے اور اُسروز سے آپکو خطاب قبولا کا ہوا - از ارمغان سلطانی - اخبار الاخیار لکھتے ہین آپکو ایک عورت جمیلہ سے محبت ہوگئی آخرش اُسکو اپنے نکاح مین لائے وقت سحر موافق رسم ہندوستان عروس کو جلوہ دیا بجرد اُسکے کہ نگاہ آپکی اوپر جمال اُس عورت کے پڑی ایک ذوق و حالت حقیقی نے مُنھ دکھلایا آہ نکالی اور جان عزیز معشوق حقیقی سپرد کردی بعد فوت عروس نے بھی آپکو بغل مین لیکر جان بجان آفرین سپرد کردی پس ہر دو عاشق حقیقی کو پہلوئے یکدیگر مین اندر قبر کے رکھ دیا۔

**نوٹ** - لہرا زبان ہندی مین چھوٹے کو کہتے ہین۔

| خاندان | نام بزرگ | ولادت | وفات | مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ زین الدین | | | دہلی کنٹ چراغ دہلی پایان مزار حضرت چراغ دہلی گنبد مین | مراۃ اسرار | آپ خواہرزادہ و خلیفہ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی تھے اور صحبت یافتہ حضرت برہان الدین کہتے ہین نصیر خان فاروقی والی خاندیس نے قلعہ اسیر کو فتح کیا اور آپکو جاگیر دینے کی تمنا کی مگر آپ نے قبول نہین فرمائی اور فرمایا ایک شہر بنام میرے مرشد برہان الدین کے جہان تم فروکش ہوا آباد کرو اور ایک شہر بنام میرے جہان مین مقیم ہون بنواؤ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ |
| ایضاً | حضرت مسعود بک آپکا اصلی نام شیر خان | | ۸۳۶ھ | دہلی لاڈو سرائے مقبرہ پیران | مراۃ اسرار خزینة الاصفیا تکملہ سیر الاولیا | آپ اقربا حضرت فیروز شاہ دہلی سے ہین اچانک جذبہ حق آپکو ہوا اور دل کو کل مرادات دنیوی سے سرد کر دیا اگرچہ آپ مرید شیخ المشائخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ تھے لیکن استفادہ آپ کے حضرت نصیر الدین محمود سے کیا تھا اور دیوان اشعار باجازت حضرت موصوف آپ نے لکھا ہے اور ہر قسم کے سخن لطیف اُسمین درج کئے ہین مرآۃ العارفین کے آپ مصنف ہین اور یہ بیت مشعر کمالات اشعار آپ کے ہے ؎<br>رفت زمسعود بک جملہ صفات بشر ؛ چونکہ ہمان ذات بود باز ہمان ذات شد ؛ کتاب التمہید مین بر طبق تمہیدات عین القضاۃ ہمدانی و ام الصحائف و یوسف زلیخا و مرآۃ العارفین نہایت مرغوب الطبع تصنیفات ہین۔ نقل ہے کہ ایکروز حضرت مسعود بک نعلین واسطے شیخ کے لئے جاتے تھے ایک عالم انکو راستہ مین ملے اور کہا یہ نعلین کسکی اٹھائے لئے جاتے ہو فرمایا کفش حق تعالے۔ اس بات پر علماء ظاہر نے متفق ہوکر بعہد فیروز شاہ آپکے اعضاء مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے زیر قلعہ فیروز آباد کنارہ دریا جمن پھینکدیا بعد وقوع اسکے ہرچند معتقدان آپکے نے جال وغیرہ ڈالکر میت کو نکالنا چاہا مگر دستیاب نہین ہوئے بعد تردد و جستجو کے معلوم کیا کہ کل اعضاء آپکے جمع ہوکر بصورت مجسم حجرہ خاص حضرت سلطان المشائخ کیلوکھڑی مین ہین وہان سے اٹھاکر مقبرہ پیران لاڈو سرائے آپکو دفن کیا۔ جب یہ خبر واقعہ کے حضرت شیخ کو ہوئی۔ فرمایا کس مسئلہ پر انکو شہید کیا قاضی نے کہا حق تعالے کا پاپوش ثابت کیا تھا حضرت موصوف نے فرمایا کہ اضافت برائے ادنی ملابست درست ہے پوچھنا چاہیے تھا کہ کفش خدائے تعالے واسطے ملکیت حق تعالے کہتا تھا کہ للہ ما فی السموات والارض۔ یا حق تعالے کو لابس کفش کہتا تھا۔ قاضی جواب سے عاری ہوا۔ پس آپ کو جوش آیا اور فرمایا اے روسیاہ اسیوقت قاضی کا مونہہ سیاہ اور حال تباہ ہوگیا۔ |
| چشتیہ نظامیہ بخاریہ | میر سید جلال الحق والدین لقب مخدوم جہانیان بخاری بن سید احمد کبیر بن سید حسین جلال الدین بخاری | ۱۴ شعبان شب برات ۷۰۷ھ | دسوین ذوالحجہ روز عید الضحیٰ ۷۸۵ھ ازمعارج الولایت بعہد سلطان فیروز شاہ | اوچ عمر ۷۸ سال | خزینة الاصفیا تذکرۃ العابدین سیر العارفین | آپ صحیح النسب سادات بخاری ہین[1] ہر چہار دہ خانوادہ کے خلیفہ ہین ہر ایک خانوادہ مین اپنے اپنے موقع پر آپکا ذکر ان شاء اللہ آویگا آپ نے دو بار سیر ربع مسکون کے[2] ہے آپکو مکہ معظمہ مین حضرت شیخ امام عبد اللہ یافعی سے بہت صحبت رہی ایکروز امام موصوف نے آپ سے مخاطب ہوکر فرمایا اگرچہ اسوقت دہلی مین درویشان اہل دل وفات پاچکے ہین<br>**نوٹ** [1] سید جلال الدین سرخ آپکی جد امجد کا سلسلہ نسب بچند واسطہ در میانی بحضرت امام تقی ہوتا ہے [2] شہر بخارا سے ملتان رہکر متاہل ہوئے آپنے پہلے اپنے والد سید احمد کبیر سے ارادت حاصل کی پھر شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے خرقہ خلافت سہروردیہ حاصل کیا۔ پھر زیارت حرمین الشریفین کرکے بعد ارادت خرقہ تبرک شیخ الاسلام شیخ عفیف الدین بن عبد اللہ المشہور یافعی سے حاصل کیا اور دو سال تک کتاب عوارف و دیگر کتب سلوک اُنسے پڑھیں |

| خاندان | نام مع ولدیت | جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالۂ کتب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | لیکن اثر برکت اُن کا تمام نصیر الدین محمود مین موجود ہے اور وہ چراغ دہلی ہین اُنکی صحبت مین جانا چاہیے اُسیوقت حضرت مخدوم عازم دہلی ہوئے اور بعد قطع مسافت حضور مین حاضر ہوئے حضرت شیخ نے آپکو دیکھکر فرمایا کہ آپکو بواسطہ ارشاد حضرت عبد اللہ یافعی کے حسن ظن فقیر پر ہوا ہے جو اس فقیر پر نوازش فرمائی مخدوم نے جواب دیا رحمت خدا کی امام پر ہووے کہ جنہون نے مجھے اس درگاہ ملک پایگاہ مین حصول دولت عظمےٰ کے لئے بھیجا ہے آخر کار حضرت شیخ نے آپکو خرقہ خلافت چشتیہ بھی عطا فرمایا۔ |
| چشتیہ نظامیہ بخاریہ | حضرت شیخ صدر الدین راجو المعروف راجن قتال بن سید احمد کبیر بخاری | | شب شنبہ ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۸۲۷ھ | اوچ ضلع ملتان مین مشہور قصبہ ہے | تکملہ سیر الاولیا سیر العارفین | اگرچہ آپ خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار حضرت سید احمد کبیر سے رکھتے تھے لیکن سلسلہ چشتیہ مین آپکو ارادت اپنے بھائی حضرت مخدوم جلال الدین بخاری تھی آپکی کرامات و خرق عادات مشہور و کمالات اظہر من الشمس ہین اب بھی اگر کوئی آپکے مرقد مبارک سے ہر چند روز متواتر حاجت کے لئے جاوے جلدی اُسکا مقصد بر آتا ہے اور واسطے بر آنے حاجات کھڑاہی کہ عبارت روغن زرد و دلیہ گندم و قند سرخ مساوی الوزن سے ہے مشہور و مجرب ہے و نیز قطعہ چوب کنار و بید کہ باہم آمیختہ آپکی خانقاہ پر موجود ہین واسطہ تپ غب حکم اکسیر رکھتے ہین آپکی زبان سے جو کچھ قہر یا لطف سے گزرتا وہ ہو کر رہتا تھا چنانچہ ایک روز آپکے صاحبزادہ نے کسی بیگناہ شخص کی ریش تر شوادی اُسنے حضور مین استغاثہ کیا آپکی زبان سے نکلا کہ وہ (صاحبزادہ آپکا) اپنی ڈھاڑی کو خود مونڈھیگا چنانچہ فوراً صاحبزادے پر ایک حالت وارد ہوئی اور اُسیوقت حجام کو بلوایا۔ اور کہا کہ جلدی میری ڈاڑھی مونڈھ دے وہ ڈر گیا اور بہانہ ہاتھ دہونے کے چھپ گیا آپ نے آئینہ دیکھکر استرہ سے اپنی ڈاہی کا صفایا کر دیا۔ |
| ایضاً | حضرت مخدوم شیخ اخی راجگری نام جمشید لقب اخی | زہرا صفاباد پرگنہ دریاباد ملک اودھ | روز چہار شنبہ ۱۱ شوال سنہ ۸۰۱ھ | راجگر ایک موضع ہے برلب دریائے گنگ متصل قنوج | مرآۃ الاسرار | آپ کا سلسلہ نسب بہ انبیاء بنی اسرائیل پہونچتا ہے آپ خلیفہ اعظم حضرت مخدوم جلال الدین جہانیان ہین آپ پر حضرت شیخ کی کمال مہربانی تھی اسلئے اخی کے نام سے آپکو یاد کرتے تھے۔ حضرت شیخ نے نعمت خلافت دیکر بولایت قنوج باجازت الہامی رخصت فرمایا تھا مگر آب و ہوا وہان کی ناموافق ہوئی اسلئے موضع راجگر برلب دریائے گنگ سکونت اختیار فرمائی تھی آپ اسقدر قرب حق تعالے سے ممتاز تھے کہ حضرت مخدوم جہانیان آپ سے درخواست دعا کیا کرتے تھے اور آپ انکسار و عجز سے التماس کرتے تھے کہ بندہ کی کیا مجال ہے حضور ہی دست بدعا ہون جب مخدوم صاحب زیادہ مُصر ہوتے تو آپ ناچار ہو کر عرض کرتے کہ حضرت مخدوم دعا کرین اور بندہ آمین۔ آپ ایام ہولی مین ہندوان قنوج کے ساتھ رہتے اور غلبۂ شوق مین مستانہ تھے تا انکہ بعض مشائخ طالب تعزیر شرعی ہوئے مگر کوشش سید احمد مجھلے سے باز رہے۔ جو نہایت درجہ کے معظم حلقہ اکابر علماء مین بعہد سلطان سکندر لودھی ممتاز تھے بعد اُن کے صاحبزادہ عبد الغفار اکابر عالیشان ہوئے یہ ثمرہ دعا شیخ اخی راجگر تھا۔ |
| ایضاً | قاضی شیخ قوام الدین چشتی و سہروردی بن ظہیر الدین عباسی از فوائد سعدیہ | دہلی | ۲۰ شعبان سنہ ۸۴۰ھ از شجرہ چشتیہ بقول اخبار الاخیار سنہ ۹۰۰ھ | لکھنو قریب امام باڑہ نواب آصف الدولہ | خزینۃ الاصفیا مرآۃ اسرار فوائد سعدیہ اخبار الاخیار تذکرۃ العابدین | آپ مرید حضرت شیخ نصیر الدین محمود تھے بعد وفات مرشد خود بحضور سید جلال الدین مخدوم جہانیان کے حاضر ہو کر تکمیل کو پہونچے اور درجہ خلافت حاصل کیا۔ نقل ہے جب وقت وفات حضرت مخدوم جہانیان نزدیک ہوا تو اُنھون نے مصلحتاً آپ سے دریافت کیا کہ نعمت سجادہ و امانت پیران کسکو دون آپ نے فرمایا سید صدر الدین راجن قتال برادر خورد کو دینی چاہیے کہ اُنسے بہتر اور کوئی نہین ہے۔ آپنے ویسا ہی کیا اور ایک خرقہ متبرکہ سید ناصر الدین محمود فرزند کو بھی عطا فرمایا۔ |

| نام خاندان | نام پیران | سنہ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | علاوہ اسکے تذکرۃ العابدین میں لکھا ہے کہ آپ کے خلفاء یہ بھی ہیں قاضی سید عبد الملک عرف سید اجمل بہرائچی آپکی اورشاد مزار حضرت بدیع الدین کے خلیفہ ہیں۔ وفات اونکی ۵ ویں رمضان ۷۹۳ھ ہجری کو ہوئی مزار بہرائچ میں ہے سید بڈھن بہرائچی آپ خلیفہ سید اجمل بہرائچی و پیر شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودہی ہیں وفات آپکی ۸ رشوال ۸۶۰ھ ہجری مقام بہرائچ |
| ایضاً | حضرت مخدوم حسام الدین فتحپوری سلطان المشائخ کے خلفا کے خلفاء | | ۸۶۰ھ ہجرے | فتح پور ہسوہ متصل الٰہ آباد | خزینۃ الاصفیا | آپ اکمل خلفاء قاضی عبد المقتدر سے تھے بہت خلقت آپکی ہدایت سے باخدا ہوئی حضرت شیخ بڈھن جیسے آپکے اکمل خلفاء سے ہیں۔ |
| پیشوا چشتیہ نظامیہ | حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی لقب جہانگیر | ۶۸۸ھ | ۲۷ محرم ۸۰۸ھ عمر ۱۲۰ سال | جونپور مقام کچھوچھہ ضلع فیض آباد | معارج الولایت بحوالہ لطائف اشرفی مرۃ الاسرار | آپ کے پدر عالی قدر سلطان ابراہیم بادشاہ سمنان تھے اور مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ علاؤالحق والدین بنگالی اور فیض یافتہ ہرچہار پیران خانوادہ فقر تھے آپ ولی مادرزاد اور عظماء اولیاء وکبرائے اتقیا خطہ ہندوستان سے ہیں آپ نے بعمر سات سال کے قران شریف سات قرات میں حفظ کیا اور چودہ سال کی عمر میں علوم معقولی و منقولی سے فارغ ہو گئے بعد وفات آپکے والد کی ارکان سلطنت نے آپکو تخت سلطنت سمنان پر متمکن کیا مگر آپ بعد فراغت امور سلطنت |

کے اکثر اوقات بصحبت حضرت شیخ رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی اور دیگر مشائخان وقت رہا کرتے تھے ایک روز حسن اتفاق سے خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے فرمایا اگرچہ تم کو امور سلطنت سے فراغت نہیں ہے الا بسبیل اجمال ملاحظہ معانی نقش اسم اللہ بیواسطہ زبان دل صنوبری میں کرتے رہو اور واقف انفاس بھی رہنا چاہئے ہرگز اس کام سے غافل نہ رہنا آپ نے حسب الحکم ایسا ہی عمل کیا اور فائدہ عظیم اُٹھایا بعد اُسکے خواجہ اویس قرنی کو خواب میں دیکھا آپکو اذکار اویسیہ سے اُنہوں نے تلقین فرمائی سات سال اذکار اویسیہ میں مشغول رہے باز خضر علیہ السلام نے تشریف لاکر فرمایا ؎ ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں۔ ایں خیال است ومحال است وجنوں۔ اور اگر طلب خدا درکار ہے تو سلطنت سے دست بردار ہوکر جلد تر ہندوستان میں حضرت شیخ علاؤالدین بنگالی کی خدمت میں حاضر ہو آپ بموجب ارشاد سلطنت اپنے بھائی سلطان محمود یا محمد کو سپرد کرکے واسطے حصول اجازت وترحیل والدہ ماجدہ کی خدمت میں گئے آپکی والدہ نے فرمایا کہ اے فرزند تمہارے پیدا ہونے سے پہلے حضرت خواجہ احمد یسوی نے مجھے اشارہ کیا تھا کہ تیرے فرزند ہوگا کہ جسکے نور ولایت سے تمام دنیا روشن ہوگی الحمد للہ کہ وہ وقت پہونچگیا مبارک ہو میں نے تمکو اپنا حق بخشا اور تم کو اپنے حق سے نکالکر حق کے سپرد کیا۔ آپ رخصت ہوکر بمقام اوچ بحضور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت حاضر ہوئے اور نعمت بنغایت بانوید مقام قطبی وغوثی حاصل کی اور پھر زیارات حضرات دہلی سے مشرف ہوکر خدمت میں حضرت شیخ علاؤالدین بنگالی حاضر ہوئے شیخ علاؤالدین نے بنور باطن واطلاع خضر علیہ السلام آپ کے آنیسے اطلاع پاکر جمیع اصحاب خود کے ساتھ واسطے استقبال کے آئے اور از راہ مہربانی سکھپال اپنے پر سوار کیا اور آپ دوسرے سکھپال پر سوار ہوکر خانقاہ میں آئے اور اُسی روز بشرف بیعت مشرف کیا اور بلباس خود ملبس اور تھوڑی مدت میں تکمیل کو پہونچاکر خطاب جہانگیر کے ساتھ ملقب کیا اور جو خرقہ خاص سلطان المشائخ شیخ اخی سراج سے پایا تھا با جمیع امانت پیران آپکو عطا کردیا آپ نے اس سفر میں ایک سو نوے مشائخان جید سے فیض حاصل کیا پھر دوسری دفعہ بمقام اوچ خدمت میں حضرت مخدوم جلال الدین تشریف لیجاکر فیض کامل حاصل کیا اور حضرت مخدوم نے بڑی خوشی کے ساتھ اُس فیض کو جو اُنہوں نے چارسو کئی پیران سے حاصل کیا تھا ایثار کیا۔ نقل ہے ایک روز پوجاریان بت خانہ شہر بنارس میں بحث اور تنازع ہوا اُنہوں نے دلیل قاطع صاحب ولایت ہونیکی آپ سے طلب کی آپ نے اُنکے بتخانہ سے ایک بت سنگین کو طلب کیا اُسی وقت وہ بت حاضر ہوا اور زبان حال بتصدیق آپکی ولایت کھولی اور کلمہ توحید کہا

یہ حال دیکھکر کئی ہزار ہندو مسلمان ہو گئے۔ آسیب زدہ مجرد دیکھنے آپکے روضہ کے شفا پاتا ہے اور اگر نام نامی آپکا اوپر آسیب زدہ کے دم کریں تو آسیب دفع ہو جاتا ہے ستائیسویں محرم کو آپ نے جمیع بزرگان عہد کو جمع کیا اور فرزند دینی خود حضرت حاجی عبدالرزاق کو خرقہ خلافت عطا کیا اور سجادہ نشین اپنا بنایا اور بعد نماز ظہر قوالان کو طلب کیا اور مجلس سماع گرم ہوئی اور قوالان نے یہ شعر پڑھا ؎ خوب تر زین دگر چہ باشد کار۔ یار خندان رو د بجانب یار ما سیر ہنید جمال جانان را۔ جان سپار و نگار خندان را۔ ان اشعار کے سننے سے آپکو سخت حالت ہوئی اور آخر کار ایک آہ سینہ سے نکالکر جان بجانان تفویض فرمائی۔ آپکی تصنیفات سے بشارت المریدین و مکتوبات ہیں اور کتاب لطائف اشرفی آپکے احوال میں نہایت مطبوع و دل پسند ہے آپ چند بار بزیارت حرمین الشریفین گئے ایک مرتبہ حضرت شیخ بدیع الدین معروف شاہ مدار آپکے رفیق صحبت تھے زیارت حرمین الشریف کے بعد شاہ مدار بطرف ہندوستان اور آپ کربلا معلی سے ہوتے ہوئے بطرف روم گئے اور صاحب سجادہ حضرت مولوی روم کے مسمی سلطان ولد صاحبزادہ اُنکے سے ملاقات کی پھر شام کیطرف متوجہ ہوئے اور صاعہ دمشق میں زیارت شیخ محی الدین عربی حاصل کی اور وہاں سے مشائخ مصر و یمن کی ملازمت کر کے پھر زیارت بیت المقدس و مدینہ سے مشرف ہوکر سیر عراقین و مرقد آئمہ اہل بیت و دیگر بزرگان بغداد کر کے کاشان پہونچے اور شیخ عبدالرزاق کاشی کو دریافت کیا اور کتاب فصوص الحکم و فتوحات مکی و اصطلاح کبیر کو اُنسے پڑھا اور اصطلاح حقایق کو ہند میں آنیکا ارادہ کیا پھر مشہد شریف گئے اور آستانہ حضرت امام علی رضا رہ کر انواع فیوض حاصل کئے اور وہاں سے ماوراء النہر جا کر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند سے خرقہ خلافت حاصل کیا وہاں سے ترکستان گئے اور صاحبزادگان حضرت خواجہ احمد یسوی سے نعمتیں حاصل کیں وہاں سے معاودت کر کے قندہار و کابل و غزنین سیر کر کے ملتان پہونچے وہاں کے بزرگان وقت سے نیاز حاصل کر کے بفیض زیارت حضرت داتا گنج بخش لاہوری مشرف ہوئے اور مکرر زیارات حضرات پیران دہلی و حضرت اجمیر سے سعادت حاصل کی اُسکے بعد دکھن پہونچکر حضرت سید محمد گیسو دراز سے نیاز حاصل کیا۔ آپکے خلفاء کے اسماء یہ ہیں سید عبدالرزاق شیخ شمس الدین لقب اشرف۔ شیخ معروف جنکی شان میں فرمایا ہے کہ اشرف معروف ہے از معروف اشرف۔ مخدوم شیخ خیرالدین انصاری۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ کے پیشوا | حضرت حاجی سید عبدالرزاق المخاطب بنور العین | ۸۷۲ھ | ۵ رجمادی الثانی سنہ ۸۷۲ھ | سمنان برابر مرقد حضرت اشرف سمنانی عمر ۱۲۰ سال | مرآۃ الاسرار | | آپ اولاد پاک نہاد حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں آپکو فرزند دینی بنا کر حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی نے خرقہ خلافت عطا فرما کر سجادہ نشین اپنا فرمایا تھا اور جمیع خلفاء اپنے کو کچھ کچھ تبرکات دیکر آپکی متابعت میں رہنے کی وصیت کی تھی۔ آپ مخاطب بنور العین تھے تفصیل اس اجمال فرزندی کی اسطرح پر ہے۔ حضرت میر اشرف جہانگیر بموجب ارشاد اپنے پیر کے مجرد و حضور و مسافر تمام عمر رہے اسیواسطے آپکو فرزند حقیقی ہونیکا یقین جاتا رہا تھا آپکے اس خطرہ سے آپکے مرشد آگاہ ہوئے اور فرمایا کہ ایک فرزند دینی و معنوی حق تعالے نے تم کو عطا کیا ہے کہ جانشین تمہارا ہوگا اُسوقت سے آپ منتظر رہتے |

تھے جب آپ بطرف خراسان و عراقین تشریف لیگئے اُسجگہہ سید حسن عبدالغفور سے ملاقات ہوئی کہ جنکے گھر میں آپکی ہمشیرہ خالہ زاد منکوحہ تھی اُنسے یہ سید عبدالرزاق پیدا ہوئے آپکو بعمرہ سالگی میر سید اشرف سمنانی نے فرزندی میں قبول کیا اور سایہ ولایت میں پرورش کیا اور آپ بعلوم دینی و دنیوی بہرہ یاب ہو کر بمرتبہ تکمیل و ارشاد پہونچے حضرت میر اشرف بکمال مہربانی فرمایا کرتے کہ اور فرزند صلب سے پیدا ہوتے ہیں مینے عبدالرزاق کو براہ چشم پیدا کیا ہے اور یہ بیت بدیہہ زبان مبارک سے فرماتے ؎ بنور دیدہ ام از نور دیدہ ٭ کہ نور دیدہ باشد نور دیدہ۔ اُس روز سے آپ مخاطب بنور دیدہ ہوئے تھے ایک روز حضرت موصوف نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مینے اپنے آپکو بتمامہ تم پر نثار کر دیا ہے اور کوئی چیز تم سے دریغ نہیں کی ہے بلکہ فرزندان تمہارے کے لئے حق تعالے سے چاہا ہے کہ وہ ہمیشہ مقبول و مسعود رہیں اُنکی دعا سے آپکی عمر ۱۲۰ برس کی ہوئی تھی۔

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ نظامیہ | حضرت مخدوم شیخ صفی الدین ردولوی ولد نصیر الدین | | ۳ ذیقعد سنہ ۸۱۹ھ مادہ تاریخ وفات اے صفی داد بحق ابدہ از اخبار الاخیار | ردولی | مرآۃ الاسرار | آپکے والد جد امجد شیخ نظام الدین کے ہمراہ غزنین سے ہندوستان میں آکر مقیم رہے اور آپکے والد نے جونپور میں آکر قاضی شہاب الدین کی صاحبزادی سے نکاح کیا آپ مرید و خلیفہ حضرت سید اشرف جہانگیر تھے ایک روز حضرت میر اشرف نے قصبہ ردولی کی جامع مسجد میں نزول فرمایا۔ شیخ صفی بموجب ارشاد خضر علیہ السلام منتظر اس سعادت کے تھے حاضر حضور ہوئے اور سعادت مریدی حاصل کی حضرت موصوف نے قدرے نبات اپنے ہاتھ سے آپکے موہنہ میں ڈالی اور دعا کی کہ حصول انوار الانوار مبارک ہووے آپ نے چالیس روز اقامت فرمائی اور تکمیل کو پہونچکر خرقہ خلافت حاصل کیا پس حضرت موصوف آپکو مسند ارشاد پر بٹھاکر شہر اودھ تشریف لیگئے آپکی تصنیفات سے دستور المبتدی صرف میں اور حل التراکیب کافیہ و شرح کافیہ نحو میں و غایۃ التحقیق وغیرہ مشہور ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت مخدوم شیخ خیر الدین انصاری | سدہورا | | سدہورا جسکو ظفرآباد بھی کہتے ہیں ضلع انبالہ میں ہے | مرآۃ الاسرار | آپ قصبہ سڈہورا کے باشندہ اولاد شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری تھے آپکے دادا خواجہ نظام الدین بسبب انقلاب زمانہ ہرات سے تشریف لائے تھے آپ نے خانقاہ شیخ شمس الدین اودہی میں حضرت میر سید اشرف سمنانی سے شرف ملازمت حاصل کیا بعد مجاہدہ و ریاضات چہار سالہ کے نعمت خلافت حاصل کی تھی۔ |
| چشتیہ نظامیہ بخاریہ پیران گجرات احمد آباد | حضرت قطب عالم نام برہان الدین کنیت ابو محمد لقب قطب عالم بن ناصر الدین محمود بن مخدوم جہانیاں | ۱۴ رجب سنہ ۷۹۰ھ | ۸ ذی الحجہ سنہ ۸۵۷ھ عمر ۶۷ سال | موضع بٹوہ مضافات احمد آباد | اخبار الاخیار و خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت سید ناصر الدین محمود اور نبیرہ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں کے ہیں نقل ہے ایک ٹکڑہ پتھر کا آپکے روضہ کے دروازہ پر پڑا ہے جب دفعتاً دیکھیں تو پتھر دکھائی دیتا ہے اور جس وقت غور سے دیکھتے ہیں تو لوہا معلوم ہوتا ہے اور جب بہت غور کریں تو وہی لکڑی دکھائی دیتی ہے کہتے ہیں کہ ایک روز آپ نماز تہجد کو اُٹھے اور چلنے لگے ناگاہ آپکے پائے مبارک نے ایک ٹکڑہ چوب سے ٹھوکر کھائی بے اختیار آپکی زبان سے نکلا کیا چوب ہے یا پتھر یا لوہا یا کیا چیز ہے آپکی زبان کی تاثیر سے حق تعالے نے تینوں صفتیں اُس ٹکڑہ چوب میں ظاہر کردیں۔ |
| ایضاً | مخدوم سراج الدین عرف شاہ منجھلے لقب شاہ عالم | ۷ ذیقعد سنہ ۸۱۷ھ | ۲۰ جمادی الثانی صبح روز یکشنبہ | گجرات احمد آباد | ایضاً | آپ منجھلے صاحبزادہ حضرت قطب عالم تھے اسلئے میاں منجھلے مشہور تھے حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں کی اولاد سے ہیں اور خاندان حضرت مخدوم جہانیاں اُس ملک گجرات میں آپ ہی سے روشن ہوا ہے بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ نے |

| نام خاندان | نام مع کنیت و خطاب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | کنیت ابوالبرکات بن برہان الدین قطب عالم | سنہ ۸۱۷ھ عمر ۶۳ سال مادہ تاریخ فخر | سنہ ۸۸۰ھ عمر ۶۳ سال مادہ تاریخ فخر | | | حضرت شیخ احمد کہتو سے بھی نعمت حاصل کی تھی ایک جماعت خلفائے قطب عالم وشاہ عالم احمد آباد میں آسودہ ہیں جہاں سے فی الحقیقت بوئی عشق ومحبت آتی ہے اور ویرانہا سے نور وبرکت ولایت نکلتی ہے۔ اشہر مشائخان صاحب ولایت سے شیخ حسام الدین ملتانی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ ہیں۔ |
| چشتیہ نظامیہ بخاریہ پیران گجرات احمد آباد | عبد اللطیف نام داور الملک خطاب بن محمود قریشی | | ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۸۸۹ھ مادہ تاریخ لفظ ذیقعد | گجرات | مرآۃ الاسرار | آپ کو ارادت حضرت شاہ عالم سے تھی سلطان محمود بیکرہ نے آپکو خطاب داور الملک دیا تھا دنیا میں امیرانہ لباس رکھکر کار آخرت کو انجام کیا کرتے تھے۔ آخرش ایک شخص قوم گوربچہ نے شمشیر پیش کرنیکے وقت آپ کو شہید کردیا۔ آنکہ در راہ تو شہید انند ٭ کشتن خویش را شہی دانند۔ |
| ایضاً | قاضی نجم الدین گجراتی | | سنہ ۹۱۱ھ از دفیات الاخبار | احمد آباد | | آپ بہت متشرع ومتعصب تھے حضرت شاہ عالم کی کرامت وولایت کی آزمایش کرکے حضرت شاہ عالم سے ارادت حاصل کی اور اُنکے فیض تربیت سے واصلان حق میں منسلک ہوئے اور بمرتبہ ارشاد پہونچے۔ نقل ہے حضرت شاہ عالم صاحب وجد وسماع تھے اور مزامیر کے ساتھ سنا کرتے تھے آپ چند مسئلہ در منع سماع لکھکر لیگئے جسوقت نظر شاہ عالم کے جمال پر پڑی طاقت بات کرنیکی نہیں رہی اُنہوں نے فرمایا قاضی ہاتھہ میں یہ کیسا کاغذ ہے بیار لاچار آپ نے وہ کاغذ حضرت کے ہاتھہ میں دیا آپ نے نگاہ کیا تو بالکل سفید اور نوشت سے معرا کاغذ ہوگیا اور سیاہی مسائل رسمی کہ حجاب راہ قاضی تھی محو ہوگئی پس کاغذ قاضی کو واپس کرکے فرمایا دیکھو کیا لکھا تھا۔ آپ نے دیکھکر اپنا سر قدموں میں حضرت شاہ عالم کے رکھکر عجز ونیاز ظاہر کیا اور اسیوقت مرید ہوکر مخلوق ہوئے اور واصلان حق میں منسلک ہوکر بمرتبہ ارشاد پہونچے۔ |
| ایضاً | خواجہ عبد الحق جامی | احمد آباد گجرات | ۳ رمضان شب دوشنبہ سنہ ۱۰۲۹ھ | برہان پور | سفینۃ الاولیا | آپکے جد امجد شیخ محمد صدر فرزندان حضرت صدیق اکبر سے تھے ابتدائے جوانی میں آپ نے خدمت میں شیخ حنفی گجراتی پہونچکر خرقہ اجازت پہنا بارہ برس مکہ معظمہ میں بخدمت علی متقی رہے وہاں سے معاودت کرکے احمد آباد گجرات پہونچکر متاہل ہوئے وبصحبت شیخ محمد ماہ جونپوری فیضیاب ہوئے اور جو نعمت کہ آپکے والد بزرگوار شیخ محمد کو سپرد کرگئے تھے لیکر برہان پور متوطن ہوئے آپ متاخرین سلسلہ چشت سے تھے اور جو کچھہ فتوح ہوتے تھے اس میں سے ایک حصہ بنا بر قوت عیال اور دوسرا حصہ صرف خانقاہ وفقرا اور تیسرا حصہ نذر حضرت سرور کائنات بحرمین الشریفین بھیجا کرتے تھے۔ |

| نام سلسلہ | نام مع لقب و ولدیت | تاریخ ولادت و بیعت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ علاء الحق والدین اسعد لاہوری بنگالی ملقب بہ گنج نبات | | غرہ رجب سنہ ۸۰۰ھ بقول نبات ۲۷ رجب ۸۰۰ ہجری روز یکشنبہ بقول اخبار الاخیار سنہ ۸۰۰ھ | پنڈوہ بنگال کا مشہور قصبہ ہے۔ | خزینۃ الاصفیا وفیات الاولیا اخبار الاخیار | آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ سراج الدین عثمان معروف باخی سراج تھے آپکا سلسلہ نسب بخالد بن ولید ختم ہوتا ہے آپکے والد وزیر بادشاہ بنگالہ تھے کہتے ہیں کہ آپ بغرور دولت واحتشام ملقب بہ گنج نبات مشہور تھے۔ یہ بات سنکر حضرت سلطان المشائخ غصہ میں آتے اور فرمایا کہ میرے پیر گنج شکر ہیں اور وہ اپنے آپکو گنج نبات کہواتا ہے الٰہی زبان اُسکی گنگ کردے بمجرد اس کہنے کے زبان آپکی گنگ ہوگئی جب باراوت حضرت شیخ سراج حاضر ہوئے تو زبان آپکی کشادہ ہوئی اور نہایت زہد وریاضت کو پہونچے تھے یہانتک کہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی بعد ترک سلطنت ظاہری بہ رہنموئی خضر علیہ السلام حاضر خدمت ہوکر تکمیل کو پہونچے اور آپکے فرزند صاحب سجادہ نورالدین قطب عالم آپکی توجہ سے قطب عالم ہوئے اور شیخ نصیرالدین مانک پوری آپکے مریدان سے تھے جو بدرجہ ابدال پہونچے ہوئے تھے۔ آپ نے تمام دولت وثروت وجاہ وحشم چھوڑکر خدمت مرشد میں حاضر رہتے تھے یہانتک کہ جب مرشد آپکے سفر کو جاتے تو خدام آپکی دیگ طعام گرم گرم آپکے سر پر رکھدیتے اسیوجہ سے آپکے سر کے بال اوڑ گئے تھے اور جب اکثر اوقات اتفاق گذر حضرت شیخ اخی پیش دولتخانہ برادران وخویشان کہ امیر کبیر ورئیسان با توقیر آپکے تھے ہوتا تو آپ پابرہنہ ہمراہ سواری شیخ ہوتے اور دیکھنے بھائی بندوں سے کچھ تغیر وتاثیر آپکو مطلق نہیں ہوتی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ سید تاج الدین شیر سوار | | سنہ ۷۸۴ ہجرے | بیرون شہر نارنول متعلق ریاست پٹیالہ | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ وصاحب راز حضرت شیخ قطب الدین منور بن شیخ برہان الدین بن شیخ جمال الدین ہانسوی ہیں۔ کوہستان نارنول میں ریاضات و مجاہدات شاقہ کئے تھے۔ درووحوش وطیور آپکے ساتھ انس رکھتے تھے جب آپکا ارادہ زیارت پیر کا ہوتا تو ایک شیر کو جنگل سے پکڑ لیا کرتے تھے اور اوسپر سوار ہوکر اور ہاتھ میں بجائے کوڑہ سانپ لیکر روانہ ہوا کرتے تھے جب نزدیک آبادی قصبہ ہانسی کے پہونچتے تو شیر وسانپ کو چھوڑدیا کرتے اور پاپیادہ قصبہ ہانسی میں آیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت شیخ قطب الدین منور دیوار پر بیٹھے تھے سید تاج الدین اسیطرح شیر پر سوار ہاتھ میں مار لئے حضور میں آگئے فرمایا اے سید یہ حیوان جاندار ہیں اگر مردان حق دیوار بے جان کو حکم کریں کہ جماد ہے وہ بھی چل پڑے کہتے ہیں اس فرمانیکے ساتھ ہی وہ دیوار جسپر آپ تشریف رکھتے تھے چند گز چلی۔ فرمایا اے دیوار مینے یہ بات برسبیل تمثیل کہی تھی تجھے نہیں کہا تھا کہ چلیو۔ تیری جہاں جگہہ ہے وہیں رہو۔ |
| چشتیہ نظامیہ | قاضی شہاب الدین دولت آبادی | | سنہ ۸۴۹ھ | | خزینۃ الاصفیا | آپ اعظم خلیفہ مولینا محمد خواجگی اور اکمل شاگردان قاضی عبدالمقتدر سے تھے اپنے عہد میں قبولیت عظیم پائی تھی۔ تصانیف وتوالیف عالی رکھتے تھے چنانچہ شرح کافیہ وکتاب الارشاد۔ بدیع البیان وبحر مواج تفسیر قرآن |

رسالہ تقسیم علوم رسالہ تقسیم صنایع کہ ہر ایک کتاب بغایت عمدہ ہے فن شاعری بھی رکھتے تھے چنانچہ ایک قطعہ اُنکا بیکی ازملوک جو بطلب کنیزک لکھا تھا نظیراً پیش ہے **قطعہ** این نفس خاکسار کہ آتش سزاے اوست۔ بر باد گشت لایق بے آب کردن است ٭ شخصے چنان فرسبت کہ پا بر سرم نہد۔ ریزد بہمہ منی وتکبر کہ درمن است ٭ اور ایک رسالہ مسمی بمناقب السادات ہے بسبب مناظرہ سید اجمل کے بارشاد حضرت پناہی تصنیف کیا تھا۔

| خاندان | نام صاحبان | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ علاوالدین قریشی گوالیاری | | ۸۵۳ھ ہجری | گوالیار ریاست سندھیا کا مشہور شہر راج وہاں کی وسط ہند میں | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ حضرت سید محمد گیسو دراز ہیں آپ جامع علوم ظاہر و باطن وتجرید وتفرید تمام عمر گوشہ نشینی میں گذاری بغیر حق کے دوسرا کام نہیں رکھتے تھے خادم کو فرمایا ہوا تھا کہ کوڑہ وغیرہ جو خاکروب گھر سے باہر لیجاتا ہے اُسکو دروازہ گھر کے آگے جمع رکھو تاکہ لوگ ظن آبادی نہ کریں اور اندر آکر میرے اوقات عزیز کو مشوش نکریں |
| ایضاً | شیخ ابوالفتح علائی قریشی کالپوی | گوالیار | ۸۶۳ھ | کالپی مشہور شہر ہے | ایضاً | آپ خلفائے حضرت سید محمد گیسو دراز سے ہیں جامع علوم ظاہر و باطن ومشرف بزیارت حرمین الشریفین۔ آپکی تصانیف بہت ہیں چنانچہ کتاب عوارف المعارف اعلی تصنیف آپکی ہے وتکملہ نحو میں اور رسالہ تصوف میں وغیرہ |
| ایضاً | شیخ کبیر چشتی | ناگور | ۵ ربیع الاول ۸۵۸ھ | گجرات احمد آباد | ایضاً | آپ اولاد شیخ فرید بن عبد العزیز بن حمید الدین صوفی ناگوری ہیں جامع علوم ظاہر و باطن کتاب وہن شرح ضوء مصباح آپکی تصنیف ہے ناگور میں سکونت رکھتے تھے مگر آخر کار از دست معاندان اہل اسلام ناگور میں تفرقہ پڑا آپ وہاں سے ہجرت کرکے گجرات تشریف لیگئے اور وہیں فوت ہوئے۔ |
| ایضاً | خواجہ حسین ناگوری | | ۹۰۱ھ ہجری اخبار الاخیار | ناگور جنوبی ہند میں مشہور شہر ہے۔ | ایضاً ومراۃ الاسرار | آپ بھی اولاد حضرت شیخ حمید الدین صوفی ناگوری اور مرید وخلیفہ راستین حضرت شیخ کبیر چشتی تھے اہل ہندوستان کو آپکی ولایت وعظمت سے اتفاق ہے آپ نے بہت مدت گجرات اپنے پیر کی خدمت میں رہ کر تحصیل علوم دینی کیا اور مدتوں مجاور مزار گوہر بار حضرت خواجہ بزرگ معین الدین سنجری رہکر عبادت الٰہی میں مشغول رہے جس زمانہ میں شہر اجمیر ویرانہ تھا اور گرد نواح اُس کا شیر ودرندوں کا مسکن بنا ہوا تھا آپ حجرہ مقدسہ حضرت خواجہ بزرگ میں سکونت رکھتے تھے اور جب تک اوپر مزار حضرت خواجہ کے کوئی عمارت نہیں تھی آپ نے نہایت محنت وعرق ریزی سے بنیاد عمارت کی رکھی اور جو عمارت کہ قبر خواجہ صاحب پر ہے وہ آپکی بنوائی ہوئی ہے |

| نام خاندان | نام صاحبان حالات | تاریخ و مقام پیدائش | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | اور دروازۂ روضۂ مبارک کا ملوک مندو سے کسی نے بنوایا تھا اور نیز عمارت روضہ شیخ حمید الدین صوفی ناگوری آپکی بنوائی ہوئی ہے اور ایک تفسیر موسوم بنور النبی اور حل الترکیب و بیان معانی قرآن باحسن وجوہ بیان کئے ہیں و رسائل و مکتوبات بھی آپ کے ہیں اور سوانح حضرت شیخ احمد غزالی کی بھی شرح آپ نے کی ہے |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ احمد بن قاضی مجد الدین شیبانی | نارنول | ۵ صفر ۹۲۷ھ | ناگور روضہ سلطان التارکین میں۔ | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و شاگرد رشید حضرت خواجہ حسین ناگوری تھے کمال محبت اہلبیت رسالت پناہ صلعم سے آپکو تھی چنانچہ ایام عاشورہ محرم اور نیز بارہ دن ربیع الاول کے جامہ نو اور دھولا ہوا نہیں پہنتے تھے اور ان دنوں زمین پر بستر رکھتے تھے اور ہر روز بقدر امکان روح حضرت صلعم و ارواح اہلبیت طعام تقسیم کرتے عاشورہ کے روز کوزہ پُراز شربت اپنے سر پر رکھکر سید و نکے گھر یتیموں اور فقیروں کو دیا کرتے تھے اور دیگر اعراس مشایخ کرام کیا کرتے تھے روز مرہ آدھی رات کو روضہ حضرت خواجہ بزرگ میں آتے اور نماز تہجد پڑھتے اور تا نماز چاشت کسی سے کلام نہیں کرتے اور بعد فراغت وظایف و نماز درس علوم دینیہ کرتے دو پہر کے وقت قدرے قیلولہ پھر تا وقت عصر اوراد میں رہتے بعد اسکے بیان تفسیر مدارک آگے اہل مجلس کے فرماتے چنانچہ تفسیر مدارک کا وظیفہ آپکے مشائخوں کا طریقہ ہے اور خواجہ حسین ناگوری و شیخ حمید الدین صوفی بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو الفتح جونپوری | ۱۴ محرم ۸۰۸ھ دہلی | روز جمعہ ۱۳ ربیع الاول ۸۵۸ھ | جونپور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا مشہور شہر ہے | خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ و شاگرد شیخ عبد المقتدر جد امجد خود تھے اور کبرائے مشایخ وقت سے اور فقر و ریاضت و وجد حالت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے آپ بسبب آنے افواج امیر تیمور اور تفرقہ پڑنے اہل دہلی کے جونپور تشریف لیگئے وہاں پہونچکر فقر و فاقہ سے بسر کرتے تھے کچھ نہیں رکھتے تھے اور کثرت گرسنگی سے اور قلت طعام سے اسقدر ضعف ہوگیا تھا کہ ہاتھ پاؤں آپکے لرزتے تھے۔ صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہیں ایک بار شیخ ابو الفتح کے گھر میں قراضہ ہائے زر برسے تھے شیخ فخر الدین بجنوری و شیخ محمد اکمل دریابادی کاملین خلفا سے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ پیارا | | ۸۶۵ھ | دہلی | ایضاً | آپ مریدان پاک سید ید اللہ نبیرہ حضرت سید محمد گیسو دراز ہیں لیکن تربیت و تکمیل آپ نے حضرت سید محمد گیسو دراز سے پائی تھی جس وقت آپکی خدمت میں آئے تو سید گیسو دراز نے آپ سے پوچھا کہ اے طالب اگر پہلے اس سے کہیں عاشق ہو رہے ہو تو مجھسے بیان کر کیونکہ اس حال کے دریافت کرنے سے مقصود امتحان حال و جاننا مشرب کا ہے اگر اس بارہ میں کبھی اتفاق ہوا ہو تو کہو پردہ مت کرو عرض کیا کہ ایک وقت ایک ہندو عورت پر عاشق تھا اور کسی وجہ سے دولت دیدار حاصل نہیں ہوتی تھی آخر زنار یعنے جنئو باندھا اور پرستش گاہ ہندوان میں گیا کہ جہاں معشوقہ بے حجاب جاتی تھی سکونت اختیار کی تاکہ اسکو دیکھوں اس بات کے سننے سے حضرت میر نے بغل گیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ در باب عشق عجب |

| خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

عالی ہمت ہے ایسا آدمی کہاں پاؤنگا کہ جسکو طریق عشق خدا سکھاؤنگا اور فرمایا آؤ تم کو عشق حقیقی سیکھاتا ہوں اُسوقت آپ نے بیعت فرمایا اور حجرہ حضرت شیخ فریدالدین گنجشکر میں کہ داخل روضہ متبرکہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری ہے بعبادت حق مشغول کیا۔ اور تھوڑی مدت میں آپکو کامل کر دیا۔

| خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | مولانا فریدالدین ادیب | | ۹ رمحرم سنہ ۷۳۱ھ | دولت آباد بیرون حریم مقبرہ شیخ منتخب الدین | روضۃ الاولیا | آپ سرسابقہ خلفائے حضرت برہان الدین غریب ہیں جس روز مولانا نے ارادت حاصل کی شیخ نے فرمایا کہ یہ جوان میری نظر میں اُس طریقہ سے آیا ہے جیسا کہ کوئی مرید تیس ۳۰ سال سے اپنے پیر کی خدمت میں رہتا ہے اور آپکے حق میں فرمایا جو نعمت ظاہری و باطنی میرے پاس تھی وہ میں نے تمکو دیدی آپ نے تیرہ[۱۳] روز پیشتر اپنے پیر کے انتقال کیا۔ |
| ایضاً | شیخ زین الدین داؤد بن خواجہ حسین بن سید محمود شیرازی | شیراز سنہ ۷۰۱ھ | ۵ ربیع الاول وقت نماز عصر سنہ ۷۷۱ھ | دولت آباد درون حصار علیحدہ مقبرہ میں۔ | ایضاً | آپ عظمائے خلفاء و سجادہ نشین حضرت برہان الدین غریب ہیں صاحب کرامات ظاہرہ و علامات باہرہ و مجمع البحرین علوم ظاہری و باطنی سے ونصیر خان والی خاندیس نے شہر برہانپور کنارہ دریائے تپتی بنام شیخ برہان الدین غریب اور مقابل اُوسکے زین آباد اُسطرف آب دریا مذکور کے بنیاد ایک روز بنام زین الدین رکھی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ محمد عرف حضرت شیخ مینا بن شیخ قطب الدین | | ۲۳ رصفر سنہ ۸۸۴ھ | لکھنو دریائے گومتی صوبہ اودہ کا دارالحکومت ہے | فوائد سعدیہ | آپ مرید و پرورش یافتہ حضرت حاجی شاہ قوام الدین ہیں اور بعمر پانزدہ سالگی حلقہ ارادت حضرت شیخ سارنگ میں رہ کر ریاضات شاقہ کہ جو طاقت بشری سے باہر ہیں کریں اور اکثر نعلین چوبین پہنکر پا پیادہ گیارہ بارہ کوس زیارت پیر کے لئے جاتے تھے ع مرداں بسعی و رنج بجائے رسیدہ اند۔ تو بیخبر کجا رسی از نفس پروری ﴿ آپ قطب وقت و صاحب ذوق سماع تھے آپکے حلم و بردباری و فروتنی کی وہ حال تھا اگر کوئی آپکو اذیت دیتا تو اُسکو بخشدیا کرتے |

تھے اور عفو تقصیر فرماتے تھے بلکہ از دست بدعا خیر تلافی اُسکی کیا کرتے تھے اور یہ ابیات فرمایا کرتے تھے رباعی ہرکہ مارا یار نبود ایزد اورا یار باد۔ ہرکہ مارا رنجہ دارد راحتش بسیار باد ﴿ ہرکہ اندر راہ ما خارے نہد از راہ کین۔ ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد۔ آپ نے دو شخصوں کو خلعت خلافت عطا فرمایا ہے ایک مخدوم شیخ سعد کو اور دوسرا شیخ قطب الدین برادر زادہ خود کو کہ صاحب سجادہ تھے

ع ہرکہ خواہد چشم را بینا کند۔ سرمۂ خاک در مینا کند۔

نوٹ مولف معلوم نہیں کہ زین الدین خواہرزادہ حضرت نصیر الدین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہے یہ ہی ہیں یا دیگر۔

| نام سلسلہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مقام مزار | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | مخدوم شیخ ملک سارنگ حاجی حرمین الشریفین | سنہ ۸۰۰ ہجری | ۱۶ شوال سنہ ۹۰۰ ہجری عمر ۱۲۰ برس | لکہنؤ مجہگوتی اعمال پرگنہ فتح پور | فوائد سعدیہ | آپ اوایل حال امرا رنامدار سلطان فیروز شاہ تھے۔ ہمشیرہ آپکی نکاح سلطان محمد فرزند سلطان فیروز شاہ آئی ہوئی تھیں۔ بارگاہ سلطانی میں عزت وانتہا تمام رکھتے تھے چنانچہ سارنگپور کہ بلاد مشہور ہندوستان سے مالوہ میں ہے آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے۔ آپ کو ملک سارنگ بھی کہا کرتے تھے آپ چند مدت حلقہ ارادت حضرت شیخ قوام الدین رہ کر طریقہ پیران چشت کے شغل باطن میں رہے اور پھر کچھ مدت مجاور حرمین الشریفین رہ کر ملک ہندوستان مراجعت فرماکر بخدمت شیخ یوسف ایرجی کہ خلفائے حضرت مخدوم جہانیاں سے تھے پہونچے اور خرقہ خلافت اُنسے حاصل کیا۔ بروقت وفات حضرت قوام الدین کے آپ موجود نہ تھے۔ شیخ موصوف نے عدم موجودگی آپکی سے تاسف کیا اور فرمایا سارنگ نہیں کہ میں اُنکو خرقہ اپنا دیتا حالا اُوسکو گور میں لئے جاتا ہوں مگر ایک کفنی بے آستین حاضران وقت سے ایک کے سپرد کرکے کہا کہ اوسکو شیخ سارنگ کو پہونچا دینا چنانچہ وقت تشریف لانے آپکے وہ امانت آپ کی سپرد کی گئی آپ نے اُس کفنی کو پیرایہ آخرت کے لئے رکہا اور آپ لکہنؤ سے بمقام مجہگوں اعمال پرگنہ فتحپور گوشہ ویرانہ میں وطن اختیار کیا۔ اونہیں ایام میں حضرت سید راجو قتال نے خرقہ خلافت و دیگر امانت کہ پیران طریقت سے آپکو پہونچی تھی بے سابقہ طلب کے آپکو پہونچائیں۔ آپ نے اول اوسکو قبول نہیں کیا اور پھیر دیا اور لکہا کہ میں یہ لیاقت کہاں رکہتا ہوں کہ جامہ اولیا اللہ کا پہنوں سید صاحب موصوف نے پھر واپس کرکے کہلا بھیجا کہ مینے یہ خرقہ اپنی طرف سے نہیں بھیجا حکم خدا اور رسول و پیران طریقت کے حکم سے بھیجا ہے وغدغہ خاطر میں نہ لاؤ تم کو مبارک رہے اُسوقت آپ نے قبول فرمایا اُس روز سے جو کوئی واسطے مرید ہونیکے دیار لکہنؤ سے اُنکے پاس آتا اسکو ہدایت فرماتے کہ مینے اُسجگہہ شیخ سارنگ کو مقرر کردیا ہے کچہہ ضرورت اسقدر مسافت طے کرنیکی نہیں ہے اوسجگہہ جاکر ارادت حاصل کرو |
| ایضاً | حضرت مخدوم شیخ سعد الدین بڈہن خیرآبادی | قصبہ اونام | سنہ ۹۰۹ھ بقول تذکرۃ الاقطاب سنہ ۸۸۰ھ | خیرآباد ضلع سیتاپور اودہ کا نامی قصبہ ہے | فوائد سعدیہ | آپ اولاد امجاد قاضی قدوہ سے ہیں آپ عالم شباب میں حلقہ ارادت حضرت شیخ مینا میں آئے اور بیس سال آپ کی خدمت میں رہے اور ریاضات شاقہ و مجاہدات مافوق الطاقت بجالائے اور مرتبہ کمال کو پہونچکر خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور مشتاق وجد و سماع تھے اور صاحب تصنیف منیف۔ یعنی مجمع السلوک شرح رسالہ مکیہ و شرح مصباح و کافیہ وغیرہ یہ شعر آپکے کلام سے ہے **شعر** بروائے عقل نامحرم کہ امشب در خیال او۔ چناں خوش خلوتے دارم کہ من ہم نیستم محرم |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت مخدوم شاہ صفی عرف عبد الصمد | | ۱۸ محرم سنہ ۹۳۲ ہجری بقول وفیات سنہ ۹۴۵ ہجری | سائی پور معروف صفی پور قصبہ ہے ضلع اوناو اودہ میں | فوائد سعدیہ | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سعد کے تھے بہت مدت پیر کے حضور میں رہ کر ریاضات شاقہ اوٹھاکر خلعت خلافت مشرف ہولے تھے و بہ سنت پیر خود مجرد حضور زندگی بسر کی ذوق و شوق بدرجہ کمال تہا مگر جلال غالب تھا جسپر آپ کی نظر پڑتی بیخود ہوجاتا کہتے ہیں کہ زمانہ سابق میں ایک عورت اندرون گنبد مزار کے چلی گئی تہی اوسکے بدن پر آبلہ پڑ گئے تھے و<br>سیفی صفی سعد مینا مینا برای حل مشکلات و مہمات مجرب و آزمودہ ہے ترکیب اوسکے پڑھنے کی |

| خاندان | نام صاحب حال | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | خاندان صفویہ میں مشہور ہے آپکے خلفاء اعظم شیخ جنید ساکن سکندرہ و میر عبدالواحد و شیخ الہدیا ہیں ۔ |
| پیشوا چشتیہ نظامیہ قادریہ | حضرت میر عبدالواحد بلگرامی | ۹۱۷ھ ہجری | ۳ رمضان شب جمعہ ۱۰۱۷ھ ہجری عمر یک صد سال | بلگرام ضلع ہردوئی اودہ میں نامی قصبہ ہے ۔ | انوار العاشقین بحوالہ کاشف الاستار | آپ اجداد پیرزادگان مارہرہ سے ہیں اوائل حال میں مرید شیخ صفی الدین شاہی پور معروف صفی پوری کے ہوئے جب آپکے مرشد نے وفات پائی اُسوقت اٹھارہ سال کی آپکی عمر تھی بعد اُسکے شیخ حسین ساکن سکندرہ پیر بھائی سے تربیت پائی اور تکمیل کو پہونچے آپکی تصنیفات و تالیفات کا سلسلہ بہت کچھ ہے چنانچہ رسالہ حل مشتبہات بطور سوال جواب و رسالہ منظومہ مصطلحات سلوک کے بیان میں و شرح نزہت الارواح و کتاب سبع سنابل سلوک و عقاید میں اور شرح کافیہ بطور حقایق وغیرہ ہے اور نسب آپکا بچند واسطہ درمیانی بسید زید شہید بن حضرت امام زین العابدین پہونچتا ہے اور کتاب سبع سنابل مقبول حضرت صلعم ہوئی اور اُسی کتاب میں ہے نماز چار طرح کی ہے نماز عوام کی عادت ہے مصرع ع ہزار سال عبادت کند نمازی نیست ۔ نہ ہمیں شستن و برخاستنت ہست نماز ۔ دل چو حاضر نہ بود جنبش بیکار چہ سود لا صلوۃ الا بحضور القلب و نماز عابدان عبادت بحکم صلوا کمسکم اور نماز سالکان کی نماز دائمی ہے کہ خواب و بیداری میں کبھی قضا نہیں ہوتی بلکہ بلحظہ و لمحہ خالی نہیں ۔ در کوئے خرابات کسے راکہ نیاز است ۔ ہشیاری و مستیش ہمہ عین نماز است ۔ نماز زاہداں رکوع و سجود است ۔ نماز عاشقاں ترک وجود است ؛ اور نماز کاملوں کی نہ یہ ہے اور نہ وہ ۔ قیام و قعدہ تکبیر و نیت ۔ ہمہ محو است در عین معیت ۔ |
| ایضاً | حضرت میر عبدالجلیل بن میر عبدالواحد بلگرامی ۔ | بلگرام ۲۰ رجب روز پنجشنبہ اول وقت ظہر ۹۷۲ھ ہجری | ۸ صفر ۱۰۵۷ھ ہجری عمر ۸۵ سال | مارہرہ ضلع ایٹہ | ایضاً | آپ خلیفہ اور فرزند حضرت میر عبدالواحد بلگرامی ہیں بارہ[۱۲] برس بقدم تجرید ایک عالم کی سیاحت کی اور اکثر اوقات جنگل میں بسر کرتے اور برہنہ رہتے برگ درختان کھاتے تھے بعد کئی سال کے موقع عرس حضرت شاہ مدار کہ بلگرام سے یکمنزل فاصلہ پر ہے کونچہ بلگرام سے آپ نے گذر فرمایا و بحالت بیخودی نعرہ مارا کہیں آپکی ہمشیرہ نے آواز سنکر بے اختیار ہوکر دہلیز خانہ خود سے آنکر آپکو آغوش میں لیلیا آپ نے ہر چند کنارہ کشی چاہی لیکن برعایت صلہ رحم آپ اپنی خواہر کے گھر میں رات کو رہے اور اخیر رات کو جنگل کی راہ پکڑی پھر بعد دو ہمال کے اوپر تلی کے کہ مارہرہ سے بفاصلہ چار کوس ہے آپکا گذر ہوا وہاں ایک مرد نورانی نظر آیا اُس نے چاول و دودہ آپکو کھلایا اور فرمایا کہ مارہرہ تمکو حوالہ ہوا ہے وہاں قیام کرو اور ساتھ ہی اسکے وزیر خاں قانونگو مارہرہ نے خواب میں دیکھا کہ صاحب ولایت اسجگہہ کے فلاں طرف سے آتے ہیں قانونگو مذکور فضلا و فقرا لیکر استقبال کے لئے نکلا اور اثنا راہ مشرف سلام ہوکر قدمبوس ہوا چالیس برس آپ نے ہدایت خلق کو فرمائی آپکو رفع آسیب وغیرہ میں بڑی قدرت تھی ۔ |
| ایضاً | میر سید اویس | | ۱۲ رجب ۱۰۹۷ھ | بلگرام ضلع | ایضاً و | آپ فرزند و خلیفہ اور صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار ہیں انکسار و عجز آپ کے |

| نام خاندان | نام صاحب مع نام والد | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | بلگرامی بن سید عبد الجلیل | | | ہردوئی اودہ میں نامی قصبہ | اثار احمدی | مزاج میں نہایت درجہ تھا خود نمائی وخود لپسندی کا تو گویا ذکر ہیے بلکہ کسی موذی کو بھی اذیت نہیں پہونچاتے تھے اور یہ رتبہ نزدیک صوفیوں کے ابدال کا ہے اور جو کوئی بجور و جفا پیش آتا تھا آپ بمقابلہ اُسکے لطف فرمایا کرتے تھے ۔ |
| پیشوا چشتیہ نظامیہ قادریہ ماہریریہ | سید شاہ برکت اللہ الملقب بصاحب البرکات<br>سال تولدم ہمہ بتقویم اشتہر رو بحساب شایق خوبان نوشتہ اند<br>از عمدۃ الصحایف | ۲۶ جمادی الثانی ۱۰۷۰ ہجری | ۱۰ محرم قریب صبح روز دوشنبہ ۱۱۴۲ ہجری عمر ۷۲ سال<br>فنا فی اللہ شد آں پیر محرم<br>از عمدہ الصحایف | ماہریرہ ضلع ایٹہ | انوار العارفین عمدۃ الصحایف کشف الاستار | آپ پسر اولین وخلیفہ وسجادہ نشین حضرت میر سید اویس کے ہیں اگرچہ آپ کو نعمت سجادگی اپنے والد سے ملگئی تھی لیکن آپ نے اکتفا اُسپر نہیں کیا دست بیعت بسید فرتی بن سید عبد الغنی ابن میر سید طیب دیا اور خلافت سلاسل قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ حاصل کی نیز سید مصطفیٰ بن سید فیروز بن سید عبد الواحد بلگرامی اور سید شاہ لدہا بلگرامی سے خلافت حاصل کی اور روحانیت حضرت غوث الاعظم سے فیضیاب ہوتے رہتے تھے اسی اثنا میں شہرہ حضرت سید شاہ فضل اللہ سنکر آپ کالپی تشریف لیگئے حضرت شاہ صاحب نے بھی سلاسل خمسہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ ومداریہ کی اجازت دیگر سند خلافت معہ اعمال دیگر آپکو دوروز میں رخصت کردیا آپ نے ماہریرہ آنکر قیام فرمایا اور ۸۰ سال اپنی جگہ سے حرکت نہیں فرمائی اور سلسلہ صاحبان کالپی یعنے حضرت شاہ فضل اللہ جاری رکھا کشف الاستار میں مفصل حال درج ہے ۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ آل محمد بن حضرت شاہ برکت اللہ | بلگرام ۱۸ رمضان ۱۱۱۱ ہجری مادہ تولد ظہور آل محمد ز برکت اللہ | ۱۶ رمضان روز دوشنبہ ۱۱۶۴ھ مادہ وفات شمس گردید زیر ابر نہاں | مارہرہ متصل روزہ پدر خود محلہ مینا کی بستی | عمدۃ الصحایف | آپ خلیفہ وسجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں اٹھارہ سال ریاضت کرتے رہے جسمیں سے تین سال اعتکاف میں خلوت گزیں رہے افطار نان جویں سے فرمایا کرتے تھے آخر الاعمال حبس نفس کیطرف متوجہ ہوئے اور اس شغل کو بدرجہ کمال پہونچایا اور تین مہینے میں بقدر فلوس پانی نوش فرمایا کرتے تھے اور روٹی جو خشک تناول کیا کرتے تھے دنیادار وسالک ہر کوئی آنکر اپنے اپنے مقصد کو پہونچتے تھے آپ سالک کی پیشانی دیکھکر سمجھہ جاتے تھے کہ اسکو فلاں شغل کارگر ہوگا اور بفلاں طریق منزل مقصود کو پہونچے گا ۔ |
| ایضاً | حضرت سید شاہ حمزہ ماہریروی بن شاہ آل محمد | ۴ ربیع الثانی ۱۱۳۱ ہجری | ۱۴ محرم ۱۱۹۸ ہجری عمر ۶۷ سال | ماہریرہ شریف | ایضاً | آپ فرزند وخلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے آپ مصنف کتاب کاشف الاستار ہیں وفات سے چھہ مہینے پیشتر آپ نے ایک وصیت نامہ لکھکر مخفی رکھا ہوا تھا جسپر آپکی وفات کے بعد عمل کرتے رہے وصیت نامہ انوار العارفین میں قابل دید ہے یہ رباعی آپ کے ورد زبان تھی رباعی گر گوہر طاعت |

| خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ و سن ولادت | تاریخ و سن وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | نہ سفتہ ہرگز۔ ورگرد گناہ زرنج نرفتم ہرگز۔ نومیدنیم زآستان کرمت۔ زیراکہ یکے را دو نگفتم ہرگز۔ |
| پیشوا چشتیہ نظامیہ قادریہ ماہریرہ | حضرت سید ال برکات معروف ستھرے صاحب بن سید شاہ حمزہ | | ۷ رمضان ۱۲۵۱ھ ہجری | مارہریرہ احاطہ جامع مسجد | ایضاً | آپ مرید و ماذون اپنے والد بزرگوار ہیں اور اپنے بڑے بھائی سید آل احمد سے بھی تربیت پائی تھی بعد انتقال اپنے برادر موصوف کے مسند ارشاد پر متمکن ہوئے و بطریق آبا و اجداد خود رہے روپیہ اپنے ہاتھہ میں نہیں لیتے تھے اگر اتفاق سے روپیہ ہاتھہ میں آجاتا تو ہاتھ دہویا کرتے تھے حافظ نصیر الدین نے بطلب خدا قصد قدمبوسی آپکا کیا جب قریب ماہریرہ پہونچے تو راستہ بھول گئے ایک پیر ضعیف کو راستہ میں دیکھکر راہ پوچھا دہ دروازہ تک پہونچاکر گم ہوگئے جب آپکے حضور حاضر آئے دیکھا کہ وہ پیر ضعیف رہنما آپ ہی تھے بعد رہنمائی باطن آپ کو گوالیار روانہ کیا۔ |
| ایضاً | حضرت سید آل احمد عرف اچھے صاحب بن شاہ حمزہ | ۲۸ رمضان ۱۱۶۰ھ ہجرے سلطان مشائخ جہان از عمدۃ الصحائف | ۷ ربیع الاول روز پنجشنبہ ۱۲۳۵ھ ہجری عمر ۷۵ سال | ماہریرہ محلہ میانگی بستی از گلشن فقیری | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے آپکا آوازہ مشیخت سنکر مشائخ اس زمانہ کے آپکی خدمت میں حاضر ہوتے تھے چنانچہ حضرت شیخ غلام حسین صاحبزادہ اخوند فقہ کو اپنے فیض صحبت میں داخل کیا اور انکو ہر پنج طریقے قادریہ چشتیہ نظامیہ سہروردیہ و مداریہ و نقشبندیہ ابوالعلائی میں مجاز و ماذون کیا بارہ برس ایک چاہ میں نماز معکوس آپ نے پڑہی آپکے پاٰنوں میں نشان رسی تھا آپ وصیت نامہ لکھکر جسپر آپکے بعد عمل ہوتا رہا لاولد فوت ہوئے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید آل رسول بن سید آل برکات | | ۲ محرم ۱۲۸۸ھ ہجری | ماہریرہ | ایضاً | آپ مرید اپنے چچا سید آل احمد کے تھے اور چھوٹے سرکار کے نام سے مشہور تھے کریم النفس و بابرکات و صاحب جود و الکرم تھے۔ |
| چشتیہ نظامیہ قادریہ | مخدوم سید نظام الدین عرف شیخ الہدیا | | ۷ ربیع الاول ۹۹۳ھ ہجری | خیرآباد | فواید سعدیہ | آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم شاہ صفی ہیں اور آپکو حضرت موصوف نے مثال ولایت باری دیکر کہ دس کوس خیرآباد سے ہے روانہ کر دیا تھا جس زمانہ میں اکبر شاہ بادشاہ ہند دین سے برگشتہ ہوا اور اطراف و اکناف سے علماء نامدار طلب کئے آپکو بھی تکلیف بلانیکی دی تھی جب آپکی اکبرآباد پہونچنے کی خبر فیضی کو پہونچی اُس نے اکبر بادشاہ کو اطلاع دیکر کہا کہ کوئی تعظیم و تکریم آپکی نکرے جسوقت آپ مجلس سلطانی میں پہونچے تو اکبر بادشاہ بے |

اختیار و باضطرار تمام آپکو دیکھکر اٹھا و بکمال تعظیم و تکریم پیش آیا آپ نے بادشاہ کو بہت پند و نصائح و ترویج دین متین و قمع بدعات خلاف آئین میں ترغیب دی و بدون قبول نذر و ہدایا اٹھ گئے فیضی نے حاضر ہوکر بادشاہ سے تعرض کیا بادشاہ نے کہا کہ دو شیر داہنے و بائیں شیخ کے تھے اگر میں ایسا نکرتا تو وہ مجھے ہلاک کر ڈالتے۔ دوسرے روز فیضی آپکے حضور حاضر ہوا اور عرض کی آج میرے گھر آپ کی دعوت ہے حضرت نے قبول فرمائی اُس شقی نے سگ و گربہ و موش کو مروا کر اوسکا قلیہ و پلاؤ طیار کرایا آپ ہاتھ دھوکر دسترخوان پر بیٹھے اور طرف قاب ہائے طعام مخاطب ہوکر فرمایا کہ شارع نے کھانا تمہارا ہم پر حرام کیا ہے جہان سے آئے ہو اٹھکر چلے جاؤ بمجرد اس کے سگ و گربہ و موش ہا سب کے سب زندہ ہوکر کنارے ہوگئے وہ شقی فیضی یہ حال دیکھ کر آپ کے قدموں پر گر پڑا اور معذرت کی آپ نے فرمایا ....... کہ ہم حکم آپکا رکھتے ہیں جو کچھہ ہم پر آتا ہے گذر جاتا ہے ہم کو کچھہ تکدر نہیں ہے تم کسواسطے معذرت کرتے ہو۔ اور وہاں سے بغیر طعام کھائے تشریف لیگئے سید ابوالفتح آپکے صاحبزادہ بہت بزرگ و صاحب کشف و کمال و جذب تھے کہتے ہیں عرس کے روز آپکے والد ماجد کے قوالان نے یہ بیت کہا **بیت** جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ۔ خود تو منصف باش ایدل این نکو یا آن نکو۔ آپ کو کمال ذوق ہوا اور بے اختیار ہوکر زبان پر لائے این نکو این نکو وادم وادم اور یہہ کہکر جان بجاناں سپرد کردی آپ روضہ والدین مدفون ہیں

| خاندان | نام بزرگ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ قادریہ | شیخ اختیار الدین عمر ایرجی | | ۱۴ محرم سنہ ۸۰۹ ہجری | ایرج ملک پنجاب میں ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت قاضی محمد شادی خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود ہیں مسند ارشاد پر متمکن رہ کر واصل بخدا ہوئے آپکی کرامات و خوارق عادات بہت کچھہ ہیں جن کی گنجایش اس مختصر میں نہیں ہے۔ |
| ایضًا | حضرت شیخ یوسف بڈہ ایرجی | | سنہ ۸۳۴ ہجرے | ایرج صحن خانہ خود | ایضًا | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ اختیار الدین تھے اور شیخ الشیوخ اپنے وقت کے کتاب منہاج العابدین امام غزالی کا ترجمہ آپ ہی نے کیا ہے۔ عین حالت سماع میں جان بمشاہدہ حق تسلیم فرمائی۔ |
| ایضًا | شیخ فخر الدین بن شیخ الاسلام بن سعد اللہ بجنوری | | سنہ ۹۱۰ ہجری مادہ تاریخ شیخ | لکھنؤ | مرآۃ الاسرار | آپ مرید و تربیت یافتہ بمرتبہ ارشاد حضرت شیخ ابو الفتح جونپوری ہیں آپکا سلسلہ ملک لکھنؤ میں ابتک جاری ہے تاریخ وفات آپکی لفظ شیخ سے برآمد ہوتی ہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ عبد السلام پران | | | ایضًا | ایضًا | آپ برادرزادہ و خلیفہ حضرت شیخ فخر الدین ہیں آپ سیر و طیر صوری و معنوی میں بینظیر تھے۔ |

**ف** کسی نے کیا خوب کہا ہے **شعر** دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ ۔ عارف کہ برنجد تنک آب ست ہنوز۔

| خاندان | نام بزرگ معہ مقام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | میر سید علاؤالدین اودہی | ۹۶۶ھ ہجری مادہ تاریخ ای عارف خدا | فیض آباد صوبہ اودہ کا مشہور شہر دریائے گھاگرہ پر | مرآۃ الاسرار | آپ خلیفہ صاحب کمال حضرت شیخ عبدالسلام ہیں اولاد میر سید احمد ماہرو سے صاحب سماع وارشاد تھے۔ سید احمد ماہرو بغداد سے ہندوستان آئے تھے آپکو ولایت بغداد میں سادات ماہرو کہتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ فتح اللہ اودہی | ۸۲۱ھ ہجری | اودہ | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ صدرالدین حکیم طبیب دلہا تھے باوجود ریاضت شاقہ وفقر فاقہ کے آپکو دل کشود کار نہیں ہوئے اور یہ امر پیش پیر روشن ضمیر خود عرض کیا فرمایا ترک تدریس کرو اور کتابیں جو تمہاری ملک ہیں وہ نکالدو آپ نے ویسا ہی کیا مگر چند کتابیں کہ الطف والنفس تھیں نگاہ رکھیں مگر پھر بھی کشود کار نہیں ہوئے آخرش بقیہ کتابوں کو بھی جدا کیا اور دیکھا کہ آپ برلب آب بیٹھکر کتابوں کو دھوتے تھے ودریائے اشک قلزم چشم سے جاری تھے جب لوح خاطر آپکا نقش ماسوای سے پاک ہوا اُسوقت صفحہ باطن خود پر حرف مقصود و رب المعبود منقش پایا اور کاملین سے ہوئے چنانچہ شیخ قاسم دہلوی و شیخ محمد عیسےٰ تاج جونپوری آپکے مرید وخلیفہ تھے۔ |
| ایضاً | شیخ سعداللہ اودہی | ۱۷ ذیقعدہ ۸۷۰ھ ہجری | اودہ | تذکرۃ العابدین | آپ خلیفہ حضرت شیخ فتح اللہ اودہی کے بہت بڑے مشائخ طریقت تھے مگر اپنا حال تابہ زندگی پوشیدہ رکھا۔ |
| ایضاً | شیخ درویش محمد بن شیخ محمد قاسم اودہی | ۱۴ صفر ۹۰۴ھ ہجری | اودہ | ایضاً و اقتباس الانوار | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سعداللہ اودہی اور پیر حضرت عبدالقدوس گنگوہی ہیں جنکو آپ سے خرقہ خلافت تین طریق کا پہونچا تھا سلسلہ علیہ نصیریہ نظامیہ دویم خلافت سلسلہ عالیہ سہروردیہ شہابیہ سوم خلافت سلسلہ شریفیہ قادریہ جیلیہ |
| ایضاً | شیخ معین الدین قبّال | ۸۲۳ھ ہجری | کنتور ضلع بارہ بنکی اودہ میں پورانی بستی ہے۔ | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ والد بزرگوار خود شیخ سعداللہ کیسہ دار اور نیز مرید سید امیر ماہ برانچی کے تھے طریقہ ملامتیہ رکھتے و بشرب شراب مدام کار رکھا علما روقت نے شکایت اس حال کی آپکے والد کے آگے لیگئے وہ مانع ہوئے پس جس سبو یا برتن سے پانی واسطے پینے کے یا طہارت کے لایا جاتا تھا شراب ہوتا تھا پس شیخ موصوف نے فرمایا پانی چاہ سے لاؤ وہ بھی شراب نکلا پس دریا سے طلب کیا دیکھا دریا بھی اُسوقت شراب ہورہا تھا جب تنگ آئے تو آپکو مطلق العنان کردیا۔ آخرکار جب وقت وفات شیخ سعداللہ قریب آیا اُسوقت معین الدین پسر کلان آپکا موجود نہیں تھا فرمایا |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | اگر دو سو خود نہیں تو اسی خراباتی بدعتی یعنے آپکو حاضر کرو اسوقت آپ دروازۂ میخانہ پر بیٹھے تھے جب بیٹھے ہوئے شخص پر آپکی نظر پڑی تو اسوقت آپ نے نظر آسمان پر کرکے ساقی سے کہا ایک پیالہ دیگر جو میرے نصیب میں ہے وے آپ نے پیالہ پیا اور سبو شراب کے اپنے ہاتھ سے توڑے اور اپنے والد کی خدمت میں حاضر آئے شیخ نے خرقہ خلافت و جمیع امانت خواجگان چشت آپکے حوالہ کیا اور برحمت حق واصل ہوئے اُسکے بعد آپ سجادہ نشین ہوکر جو حق شریعت و طریقت کا تھا وہ بخوبی ادا کیا کہ اس سے بڑھکر متصور نہیں ہو سکتا |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ نور الدین معروف بہ نور قطب عالم | | دسویں ماہ ذیقعد ۸۱۸ھ ہجری مادہ تاریخ نور بنور شد | پنڈوہ صوبہ بنگالہ کا مشہور قصبہ ہے | خزینۃ الاصفیا مرآۃ الاسرار اخبار الاخیار ملفوظ حسام الدین مانکپوری بحوالہ رفیق العارفین | آپ فرزند دل بند و خلیفہ راستین شیخ علاء الدین بنگالی مشاہیر ہندوستان صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و تصرف کرامات ہوئے ہیں آپ نے خدمات شایستہ و ریاضات بایستہ کرکے درجہ قطبیت حاصل کیا تھا اور قطب عالم خطاب پایا تھا۔ صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ کل خدمات خانقاہ از قسم جامہ شوئی فقرا و گرم کرنے پانی و ہیزم کشی وغیرہ آپ کے متعلق تھی بلکہ خدمت اُٹھانے غلاظت و نجاست بیت الخلا رخانقاہ بھی آپ کے سپرد تھی اتفاقاً ایکروز ایک فقیر کو درد شکم ہوا اور اچانک اوسکو ضرورت قضاء حاجت ہوئی بیت الخلا گیا چونکہ اُسوقت آپ اُٹھانے نجاست میں مشغول تھے۔ اجابت فقیر بے اختیار بیت الخلا میں پہونچنے کے ساتھ ہی صادر ہوگئی تمام جامہ |

آپکا نجاست سے پلید ہوگیا جب آپکے والد نے یہ حال دیکھا بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تم یہ خدمت بخوبی بجالائے اب دوسری خدمت پر مامور ہوتے ہو۔ شیخ اعظم خان بڑا بھائی آپکا وزیر سلطان تغلق تھا **کلمات طیبات** مشائخ پیشینہ نے منزل سلوک بتعداد اسمای الٰہی ۹۹ ننانوے قرار دی ہیں اور ہمارے پیروں نے پندرہ اور اس فقیر نے تین منزل مقرر کی ہیں اول حاسبوا قبل ان تحاسبوا یعنے سالک حساب کرے کہ رات دن میں اُسنے کسقدر اعمال نیک و بد کئے ہیں۔ منزل دویم من استوای یوماہ فی الدین فھو مغبونٌ۔ پس ایسی کوشش کرے کہ ہر ساعت حسنات زیادہ ہوں اور سیات دور ہو جاویں منزل سویم عبادۃ الفقیر نفی الخواطر۔ یعنے خطرہ غیر کو دل میں جگہہ نہ دے۔ **بیت** ہر خیال غیر حق راوز دواں۔ ایں ریاضت سالکاں رامز دواں۔ ان عملوں سے کار سالک تمام ہو جاتا ہے۔ نہایت ریاضت وہ ہے کہ ہروقت دل کو ملازم حق سبحانہ تعالی پاوے کیا خواب کیا بیداری ہیں۔ چنانچہ طفل جس خیال کسی چیز میں سو جاتا ہے بعد بیداری کے بھی اُسی چیز کو طلب کرتا ہے غیریت حق کا اقتضاد ہے کہ غیر کو درمیان میں نہیں چھوڑتے جو کوئی بغیر اُسکے مشغول ہوا اوسکو گداخت کر دیا قرار درویش بیقراری ہیں اور عبادت درویش سوائے حق کے بیزاری۔ مشغول بغیر حق گرفتاری و طاعت بے استغراق باطن بیکاری و ظاہر آراستن بدکاری۔ خون جگر خوردن بزرگواری۔ ملفوظ حسام الدین مانکپوری بحوالہ رفیق العارفین میں لکھا ہے کہ جو کوئی تمام حظوظ نفس سے زدہ گیا ہو اُسکو کمل اوڑہنا رواہے اور یہ بھی فرمودہ آپکا ہے (پیراں نفس نمی رانند) یعنے جس کسیکو نعمت دیتے تھے طعام و پانی ہیں ایثار فرمادیا کرتے تھے اور جو کوئی آپکی خدمت میں التماس کسی حاجت کی کرتا تھا فاتحہ فرماتے و (نفس نمی راند) اور یہ مصرعہ پڑہتے **مصرعہ** قفل مہمات را فاتحہ آمد کلید **چند کلمات آپکے مکتوبات سے** بیچارہ حزیں نور سکیں عمر بباد داد و بوئے مقصود نیافتہ۔ و در تیہ حیرت و میدان حسرت چون گوئے سرگردان شدہ **ف** ہمہ شب بزاریم شد کہ صبا نداد بوئے۔ نہ مید صبح بختم چہ گناہ نہم صبارا۔ عمراز شصت گذشتہ و تیراز شست جستہ واز شہر نفس اماّرہ یک ساعت

| نام خاندان | نام صاحبزادگان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | نرستہ خبر باد نبر دست و آتش در جگر و آب در دیدہ و خاک بر سر نہ پیوستہ جز ندامت و خجالت دستاویزی نہ و جز درد و آہ پائے گریز نہ ۔ مصرعہ در درا باش اے برادر و درا ۔ بیت دل مردان دیں پر درد باید ۔ ز محنت فرق ساں پر گرد باید ۔ ہر چند دست و پا زدیم بمقصود نرسیدیم ؎ گفتم بسے کہ کار بساماں شود نشد ۔ یار از جفائے خویش پشیماں شود نشد ۔ گفتم مگر زمانہ عنایت کند نکرد ۔ بخت ستیزہ کار بفرماں شود نہ شد ۔ دنیا جائے غرور و نفسک حسور و حق غیور و مقصود در دل کے تواند سرور ؎ راہ ناامین است و منزل دور ۔ و کیبت لنگ و یار سخت غیور ۔ غیرت حق آں اقتضا کرد کہ غیر را در میان نگذاشت ہر کہ بغیر او پرداخت خود را گداخت ۔ اے جان برادر سالہا نفسک امارہ را بانواع ریاضت مرتاض کردم اما یکساعت از شر او نرستم و یک لمحہ از خود نیاسودم ؎ کردیم بسے سپید سیمے ۔ از مانشد ایں سیہ گلیمے ۔ شستیم بسے بچارہ سازی ۔ پیراہن ما فنشد نمازی ۔ شیخ رفیع الدین و شیخ انور صاحبزادگان آپکے مسند ارشاد پر متمکن رہ کر رہنمائے حق ہوئے ۔ |
| سید | شیخ شمس الدین طاہر | | سنہ ۸۸۱ ہجری | اجمیر شریف عمر ۱۵۰ برس | خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نور الدین قطب عالم تھے صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ آپ بہت طویل العمر تھے ڈیڑہ سو برس کی عمر تھی سوائے اپنے مرشد کے بہت سا فائدہ روحانیت حضرت خواجہ بزرگ اجمیر سے حاصل کیا تھا اور نہایت محبت و اعتقاد سے شہر اجمیر میں سکونت رکھتے تھے باوجود اس درازی عمر کے کوچہ ہائے اجمیر میں آب دہن و بینی سوء ادب کے لحاظ سے نہیں ڈالتے تھے اور بول و براز نہیں کرتے تھے اور شہر میں بے طہارت نہیں رہتے تھے وقت ضروریات باہر شہر کے نکل جایا کرتے تھے ۔ |
| ایضاً | شاہ کاکو لاہوری | | سنہ ۸۸۳ ہجری | لاہور بیرون دہلی دروازہ | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفاء حضرت شیخ نور الدین قطب عالم سے تھے اور نسب شریف آپ کا بچند واسطہ درمیانی بحضرت فرید الدین گنجشکر پہونچتا ہے اور شیخ پیر محمد چشتی لاہوری سے بھی فیض وافر اور خرقہ خلافت پایا ہے بعد تکمیل لاہور میں تعینات ہوئے تھے اور مسند ارشاد پر بیٹھکر بہت لوگوں کو خدا رسید کیا تھا ۔ |
| ایضاً | شیخ حسام الدین مانکپوری | | ۱۴ رمضان سنہ ۸۵۳ ہجری | مانک پور ضلع پرتابگڈہ اودہ میں پوذ قصبہ ہے | ایضاً | آپ اعظم خلفاء شیخ نور الدین قطب عالم تھے آپ مسند قطبیت پر متمکن ہوکر ارشاد کرتے تھے یہانتک کہ صاحبزادہ سجادہ نشین شیخ نور قطب نے بموجب وصیت پدر خود خرقہ خلافت آپ سے پہنا تھا ملفوظات موسومہ برفیق العارفین آپ کے کسی مرید نے جمع کی ہے ۔ |
| ایضاً | شیخ جلال الدین گجراتی ثم بنگالی | | سنہ ۸۸۱ ہجری | گجرات بنگالہ | خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار و معارج الولایت | آپ خلفائے شیخ بیارا سے تھے صاحب اخبار الاخیار و معارج الولایت فرماتے ہیں آپ نے اپنی خانقاہ میں شاہانہ تخت بنایا ہوا تھا اسپر آپ اجلاس فرماکر مریدوں و معتقدوں کو احکام جاری فرمایا کرتے آخرکار ایک مخالف و حاسد نے |

| نام خاندان | نام بزرگ مع خطاب | سنہ ولادت | سنہ وفات و عمر | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | یہ خبر بادشاہ کو پہونچا کر بدظن کیا بادشاہ نے یہ حال سنکر ایک فوج واسطے قتل شیخ اور تابعین اُسکے مقرر کی اور قاتلان نے خانقاہ شیخ میں پہونچکر شیخ کو معہ مریدان وغیرہ بیکناہ شہید کر ڈالا سر مبارک آپکا زمین پر پڑا ہوا اللہ اللہ کہتا تھا۔ |
| چشتیہ نظامیہ | شاہ میانجی قطب ولایت | سنہ ۷۶۱ ہجری | سنہ ۸۱۹ ہجری عمر ۱۲۰ برس | منڈو کہن کہ مشہور شہر اور تاریخی مقام ہے | خزینۃ الاصفیا ثمرۃ الاسرار اخبار الاخیار | آپ بیک واسطہ و رسیانی مرید حضرت سید محمد گیسو دراز اور درویش کامل اپنے وقت تھے ماہ رجب سے یوم عاشورہ تک معتکف رہتے تھے اور حجرہ اعتکاف کا دروازہ پتھر وں سے بند کرادیا کرتے تھے چھ مہینے بے طعام و آب بسر کرتے اور جس روز حجرہ سے باہر نکلنے کا وقت آپکے آتا تمام حاضرین حجرہ سے بہت دور چلے جاتے اور اگر اتفاق سے کوئی حاضر رہتا اور نظر جلالت اثر آپکی اُسپر پڑ جاتی تو وہ شخص دو روز تک بیخود پڑا رہتا چنانچہ قاضی شہر نکنہا ایکروز بوقت حجرہ سے باہر نکلنے کے نظر شیخ کی اتفاقاً اُسپر پڑ گئی دو روز بیہوش رہا منڈو کہ پائے تخت سلاطین ولایت مالوہ ہے سکونت رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | میاں شاہ نجم الدین منڈوی | | | اجمیر شریف | اخبار الاخیار | آپ مرید شاہ جیو کے ہیں ایکسو تینس ۱۳۳ برس کی عمر رکھتے تھے آپکا والد وزیر سلطان غیاث الدین منڈوی کا تھا۔ عارف صاحب حال و مجرد از خلایق۔ لباس سے صرف ستر عورت رکھتے تھے کہتے ہیں آپ سے خرق احیاء میت واقعہ ہوا تھا بعد اُس قضیہ کے غائب ہو گئے تھے دہلی آکر خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین میں رہتے بعدہٗ سکے اجمیر شریف تشریف لیگئے اور عنقریب جاکر وفات پائی۔ حضرت خواجہ بزرگ نے اپنی اولاد سے ایک کو خواب میں کہا کہ شاہ نجم الدین فوت ہونیوالا ہے اسکو میرے حجرہ کے آگے دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی |
| ایضاً | سید راجی حامد شاہ | | سنہ ۹۰۱ھ ۲۵ ماہ شعبان | مانکپور بجوار پیر خود | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری ہیں آپکے جدامجد سید شہاب الدین گردوپری کو خطاب راجی کا سلطان وقت دہلی سے ملا ہوا تھا آپکے کشف کا یہ عالم تھا کہ اگر وہ چاہتے کہ کسی کی ضمیر کی بات ظاہر کریں حکایت سرگذشت احوال اپنی بیان کرتے اور اُسی ضمن میں اُس شخص کے مدعا کا جواب دیدیتے تھے راجی سید نور آپکے صاحبزادہ اولیاء عظام سے تھے۔ مثل والد خود صاحب برکت و کرامت مگر لباس سپاہیوں میں ظاہرا مستور رہا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | شاہ سید والہیہ | | سنہ ۹۲۳ ہجری بعہد بابر شاہ | | ایضاً | آپ بھی خلیفہ شیخ حسام الدین مانکپوری ہیں اوائل حال میں خدمت ملوک رہ کر دولتمند تھے اور شاعر بھی چنانچہ یہ بیت آپ ہی کی ہے بیت دل گویدم سید و بگو احوال خود یکبار و آندم کہ خودی آید او سید و کجا گفتار کو۔ شیخ معروف آپکے مرید تھے اور اُنکے مرید شیخ احمد دین جونپوری ہیں۔ |
| ایضاً | شیخ حسن طاہر | بہار | ۱۴ ربیع الاول سنہ ۹۰۹ ہجری | دہلی کہنہ حصار بجے منڈل | ایضاً [illegible] صفحہ ۹۴ | آپ خلیفہ حضرت سید راجی حامد شاہ ہیں حسب الطلب سلطان سکندر لودہی دہلی آئے تھے اور کوشک بجے منڈل برج حصار سلطان محمد تغلق میں سکونت رکھتے تھے۔ اور |

| نام خاندان | نام صاحبان | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | اُسجگہ آپ نے وفات پائی تھی مفتاح الفیض وغیرہ رسائل علم سلوک و توحید میں آپکے ہیں۔ |
| چشتیہ نظامیہ | میاں قاضی خاں یوسف ناصحی ظفرآبادی | ظفرآباد | ۱۵ صفر سنہ ۹۷۰ ہجری | ظفرآباد ضلع جونپور | ایضاً روضۃ الاقطاب | آپ خلیفہ شیخ حسن طاہر بڑے صاحب استقامت وکرامت و زہد و ورع و تجرید و تفرید تھے آپ فرماتے تھے تیس ۳۰ برس جانفشانی کی تو اس درجہ کو پہونچا کہ نفس امارہ کس طریق سے راہ آدمی کی مارتا ہے اور کتنی کمین گاہ رکھتا ہے۔ |
| ایضاً | مخدوم شیخ محمد عیسیٰ تاج جونپوری بن شیخ احمد عیسیٰ | | سنہ ۹۱۱ ہجرے | جونپور | ایضاً | آپ اعظم خلفائے شیخ فتح اللہ اودہی ہیں آپکے والد اکابران دہلی سے تھے بوقت انقلاب زمانہ تیمور شاہ دہلی سے جونپور چلے گئے تھے مشغولی آپکی اس حد تک پہونچگئی تھی کہ مدام سر گریبان میں رکہتے تھے اور نہیں جانتے تھے کہ میں کون ہوں اور کہاں ہوں اور ہر وقت مراقبہ میں رہتے تھے استخوان مہرہ گردن آپکی نکل آئی تھی اور زنخدان یعنے ٹھوڑی آپکی سینہ کو پہونچگئی تھی۔ |
| ایضاً | میر سید معزالدین عرف سید مٹہا | انبیٹھی | | انبیٹھے | ″ | آپ اکمل خلیفہ حضرت شیخ عیسیٰ تاج جونپوری کے ہیں جملہ سادات قصبہ انبیٹھی آپ کی اولاد سے ہیں۔ |
| ایضاً | مولانا الہداد جونپوری | | سنہ ۹۲۳ ہجرے | | ″ | آپ بھی مرید و خلیفہ راجی حامد شاہ اعظم علما و کبرائے و فقہائے جونپور تھے۔ شارح کافیہ وہدایہ و بزودی و مدارک تھے و بیک واسطہ شاگرد قاضی شہاب الدین تھے |
| ایضاً | شیخ بہاؤالدین جونپوری | | سنہ ۹۴۷ ہجری | جونپور | ″ | آپ مشاہیر علمائے جونپور اور مرید شیخ محمد عیسیٰ و خلیفہ راجی حامد شاہ تھے خرقہ خلافت آپ نے راجی حامد شاہ سے پایا تھا۔ |
| ایضاً | سید علی قوام سوانی الاصل | | ۱۵ رمضان سنہ ۹۵۰ ہجری | جونپور سرائے میر | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بہاؤالدین جونپوری تھے سادات سوانہ سے آپکا فرمودہ ہے مجکو تعجب آتا ہے اُن لوگوں سے جو قوالوں سے فرمایش غزل وغیرہ کرتے ہیں مجھے جو کچہہ وہ کہتے ہیں خوش لگتا ہے اور ذوق آتا ہے۔ |

**نوٹ** حصار بجے منڈل یا بڑے منزل اور برج منڈل اور کوشک بجے منڈل لکہا ہی اصل میں یہ برج اس فصیل کا ہی جو محمد عادل تغلق شاہ نے سنہ ۱۳۲۷ عیسوی میں قلعہ رائے پتھورا اور قلعہ سلطان علاؤالدین کے گرد بنوائی تھی سکندر لودہی کے عہد میں اس برج میں حسن طاہر رہتے تھے زیر برج اُنکی اولاد کی قبریں ہیں۔ از غرابت نگار ۱۲

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ حمزہ دہرسو قریشی | | دہم ربیع الثانی سنہ ۹۵۷ ہجرے | دہرسو متصل نارنول | خزینۃ الاصفیا | آپ اولاد امجاد شیخ الاسلام حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی تھے اور سلسلہ طریقت آپکا حضرت سید محمد گیسو دراز سے پہونچتا ہے آپ نے بمقام اجمیر شریف ایک مجذوب موسوم حمزہ سے نعمت باطنی حاصل کی بعد اُسکے بفیض صحبت شیخ احمد مجدالدین شیبانی پہونچے پھر اپنے وطن میں آکر قصبہ دہرسو میں سکونت اختیار کی اور سادات دہرسو کو علوم ظاہری و باطنی سے واقف کیا وقت شام دو رکعت نماز ادا کی اور تیسری رکعت کے سجدہ میں جاں بحق ہوئے۔ |
| ایضاً | شیخ عبدالعزیز شکر بار بن شیخ حسن طاہر لقب جمال الحق | جونپور سنہ ۸۹۸ ہجرے | ۸ جمادی الثانی سنہ ۹۷۵ ہجری | دہلے بکوشک برور | خزینۃ الاصفیا شواہر نظامی رسالہ حبیب | آپ مرید و خلیفہ میاں قاضی خاں یوسف ناصحی ظفرآبادی تھے اور اُنہوں نے آپکو جمال الحق سے ملقب کیا تھا۔ مشاہیر مشائخ چشتیہ سے اہل سماع تھے۔ کہتے ہیں کہ وقت رحلت بھی ذوق و شوق ہی میں رحلت فرمائی اور خاتمہ اس آیت پر ہوا سُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ دہلی میں ستر سال رہنمائے خلق رہے۔ آپ برادر شاہ خیالی ہیں۔<br>**بیت** درکوے تو عاشقاں چناں جاں بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز |
| ایضاً | شیخ ولی محمد دہلوی | | ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۷ ہجرے | دہلی براہ قدم شریف بہ پچھواڑی مسجد عبدالکریم | رسالہ حبیب | آپ مریدان باکمال شیخ عبدالعزیز سے صاحب حال و قال تھے۔ |
| ایضاً | شیخ عبدالغنی بیابانی | | ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۷ ہجرے | دہلی صحن مسجد فیروزی قریب عیدگاہ فیروزی۔ | ایضاً | آپ خلفائے شیخ عبدالعزیز سے نہایت درد مند و صاحب حال و قال تھے۔ |
| ایضاً | شیخ نجم الحق والدین عرف جامیں لدہا | | ۱۹ محرم سنہ ۱۰۷۱ ہجری از روضۃ الاحباب | پرگنہ ٹھٹہ تابع دہلی | ایضاً | آپ بھی خلیفہ شیخ عبدالعزیز ہیں آپکے پیر کا فرمودہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپکو ولایت عالم گیر دی ہے وہ بعد وفات اپنے پیر کے پرگنہ ٹھٹہ کہ تابع شہر دہلی سے ہے رہنمائے خلق رہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ بخاریہ | حضرت سید | | سنہ [illegible] ہجرے | اوچھ | حدیقۃ الاولیا | اگرچہ بعد وفات حضرت مخدوم جہانیاں کے صاحب سجادہ سید صدرالدین راجو قتال |

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ و ماہ سنہ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ بخاریہ | ناصرالدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت | | | | | ہوئے تھے مگر آپ بھی اپنے والد کے ارشاد کے بموجب ہدایت ارشاد میں مصروف تھے لاکھوں طالبان خدا آپکی ہدایت و دستگیری سے مقام قرب تک پہونچے آپ صاحب اولاد کثیر تھے اسلئے آپکو ناصرالدین ثمر کہتے تھے آپ کے لڑکوں کی تعداد ایک سو تک پہونچگئی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ سراج الدین سوختہ | | سنہ ۸۳۰ ہجرے | کالپی | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں تھے۔ کہتے ہیں قادر شاہ بن سلطان محمود حاکم کالپی تھے حضرت بدیع الدین شاہ مدار سے ملنے کالپی تشریف لائے مگر خادمان شاہ مدار نے کہا وہ ایک درویش سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں اہل غرض نے قادر شاہ کو جاکر برافروختہ کیا قادر شاہ نے خجل ہوکر خادمان شاہ مدار سے کہا اپنے مخدوم کو کہدو کہ ہمارے شہر میں نرہے اور خود واپس چلا گیا جب یہ مقدمہ گوش زد شاہ مدار ہوا تو اسیوقت آپ نے عبور دریائے جمن فرماکر طرح اقامت اندروی دریا ڈالی اور قادر شاہ کے حق میں دعاء بد کی اور اپنے ایک خادم کو فرمایا تین روز منتظر رہو اور خبر قادر شاہ کی لاؤ بمجرد دعائے بد حضرت موصوف کے قادر شاہ کے تمام بدن پر آبلہ پڑگئے اور اوسکی حرارت سے سخت مضطرب و بیتاب ہوکر آگے اپنے پیر شیخ سراج کے گیا شیخ نے اپنا پیراہن دیا قادر شاہ اپنی اصلی حالت پر آگیا خادم شاہ مدار نے یہ سب حال اپنے مخدوم سے عرض کیا شاہ مدار نے غیرت سے فرمایا کہ شیخ سراج کیوں نہیں جلا اس کہنے کے ساتھ ہی حضرت شیخ سراج پر آبلہ نمودار ہوئے اور اُنکی حرارت سے جلنے لگے یہانتک کہ اُسی حالت میں آپکا وصال ہوگیا اُس روز سے شیخ سراج سوختہ کہلانے لگے۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا سماء الدین بن قمرالدین | | ۱۰ جمادی الاول سنہ ۹۰۷ ہجرے | دہلی کہنہ بالائی حوض شمسی | سیرالعارفین رسالہ حبیب | آپ مرید شیخ کبیرالدین اسمٰعیل خلیفہ و نبیرہ حضرت سید جلال الدین بخاری ہیں آپکے مفصل حالات و خرق عادات وغیرہ حضرت جمالی آپکے مرید نے کتاب سیرالعارفین میں لکھی ہیں۔ وقت غسل انگشت شہادت اُٹھاکر اللہ اللہ کہا جو سب حاضرین نے سنا لمعات عراقی پر حاشیہ وافیہ لکھا ہے شیخ عبداللہ بیابانی فرزند کلاں و شیخ نصیرالدین پسر خورد آپکے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ عبداللہ بیابانی ہنگ دہائی سعانی بن مولانا سماء الدین | | | دہلی کہنہ | سیرالعارفین | آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے آپ جیسا مجاہدہ و ریاضت تجرد و توکل شاید ہی کسیکو میسر ہووے ساٹھ سال سے کئی سال اوپر ایک حالت اور ایک ہی اسلوب سے جنگل بیابان میں بسر کی اور جھونپڑی تک نہیں بنائی اور پنجوقتی نماز کو بے غسل ادا نہیں کیا اور تمام عمر سوائے بناس پتی و یا میوہ جنگل کے افطار نہیں کیا ایک ختم قران کا ہر روز معمول تھا اور اکثر آپکے گرد شیر و پلنگ وا ہو تمام جانوران جنگلی جمع رہتے اور کوئی ایک دوسرے کو گزند نہیں پہونچاتا۔ |

| نام خاندان | نام بزرگ | سنہ ولادت | سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ بخاریہ | شیخ نصیر الدین بن مولانا سماء الدین | | | دہلی کہنہ | سیر العارفین | آپ بھی مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار باکمال ہیں بڑے عابد و پرہیزگار و بصورت و سیرت مقبول روزگار تھے آپکے صاحبزادہ شیخ عبد الغفور تھے جنکی شان مین اُنکے دادا اسماء الدین فرماتے ہیں کہ شیخ عبد الغفور ہمارے گھر کا چراغ ہے اور اُنکو ارادت شیخ نصیر الدین اپنے والد سے تھی۔ |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ ملادہ ملقب بمفتاح العاشقین | | سنہ ۹۰۰ ہجری | ملادہ بنواح بردوئی اودھ میں چھوٹا قصبہ ہے | حدیقۃ الاولیا | آپ اول مرید شیخ احمد بداونی ہوئے اور ریاضات و مجاہدات شاقہ اُن کی خدمت میں رہ کر کئے اور آخر کو بصحبت حضرت جلال الدین گجراتی تکمیل کو پہونچے و بخطاب مفتاح العاشقین مخاطب ہوئے۔ |
| ایضاً | شیخ رزق اللہ تخلص مشتاقی | سنہ ۸۹۷ ہجری | سنہ ۹۸۹ ہجری عمر ۹۲ برس | ۲۰ ربیع الاول | دہلی کہنہ | آپ مریدان حضرت ملادہ مفتاح العاشقین سے تھے آپکی چار سال کی عمر تھی کہ آپکے مرشد نے وفات پائی۔ بعد بلوغت بتوجہ فیض روحانی اپنے مرشد کے فاضل اور عارف کامل ہوئے و عشق و محبت و حضور و استقامت میں یگانہ اثر۔ بہت سفر کئے اور بہتوں سے فیض صحبت حاصل کیا اشعار آپدار بزبان ہندی تخلص راجن و در اشعار فارسی تخلص مشتاقی معروف تھے۔ چنانچہ رسالہ پیماین وجوت نرنجن آپکی تصنیفات سے مشہور ہیں آپ بزرگان دہلی و عم کلاں شیخ عبد الحق محدث دہلوی تھے۔ |
| ایضاً | شیخ خالو گوالیاری | | سنہ ۹۴۰ھ بقول شجرہ چشتیہ سنہ ۹۴۷ ہجری | گوالیار | | آپ مریدان پاک اعتقاد خواجہ حسین ناگوری اور خرقہ خلافت شیخ اسمٰعیل فرزند شیخ حسین سرمست چشتی سے پایا تھا جو چندیری میں سکونت رکہتے تہے آپ کو فیض روحانی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری سے بھی تھا شیخ نظام نارنولی و شیخ اسمٰعیل بھائی آپکا خلفاء سے تھے |
| ایضاً | سلطان جلال الدین قریشی | | سنہ ۹۴۰ ہجری بقول اخبار الاخیار سنہ ۹۲۵ ہجری | مندو دکھن کا مشہور تاریخی شہر ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ فیض یافتہ خاندان چشت ہیں آپ حال غریب اور مقامات عجیب رکہتے تھے باطن میں سالک مگر بظاہر مجذوب تھے اور سوائے ستر عورت بدن پر کچھ نہین رکہتے تھے مجرد اور جوان تھے مرید بھی نہیں کرتے تھے فرماتے تھے ایک مرید ہمارا ہشام نام جنگلو مین پھرتا ہے اور بارہا یہ بیت ورد زبان تھا بیت حاصل عشقت از سہ سخن بیش نیست۔ سوختم و سوختم و سوختم۔ اور یہ مصرعہ بھی نوک زبان تہا مصرعہ خام بدم پختہ شدم سوختم۔ کہتے ہیں کہ پانچ برس تک بیواسطہ کتاب علم حقیقت پڑہتے رہے اور اس عرصہ میں سوائے برگ درختان کچھہ |

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | نہیں کمایا آپکے اُستاد رجال الغیب تھے۔ کہتے ہیں جنگل اجمیر شریف میں آپ سے حضرت خضر علیہ السلام ملاقی ہوئے اور بعض کہتے ہیں مردان غیب سے کوئی صاحب جمال۔ حسن کمال سے آپ نے تربیت پائی تھی اور پانچ سال کے عرصہ میں تین سو کئی علم آپکو سکھائے تھے اور باقی علوم کی نسبت فرمایا تھا کہ تم حوصلہ نہیں رکھتے آپ فرماتے ہیں کہ آخر کو وہ مرد روحانی مجھسے غائب ہوگیا اور میری جستجو کچھہ کارآمد نہیں ہوئی بارہا فراق پیر میں گریہ فرماتے اور یہ ابیات پڑھتے **ابیات** من مست مئی عشقم ہوشیار نخواہم شد۔ از روزی وقلاشی بیزار نخواہم شد۔ |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ علاؤالدین بن شیخ نورالدین اجودہنی | | سنہ ۸۷۲ ہجری | دہلی کہنہ | خزینۃ الاصفیا تاریخ حبیب | آپ اولاد امجاد حضرت شیخ فریدالدین گنجشکر تھے آپ فریدالدہر وحیدالعصر صاحب اخلاق حمیدہ وصفات ملکیہ تھے آپکو فرید ثانی وفیل مست کہتے تھے اور خدمت میں شیخ تاج الدین بن عبدالصمد جد خود ارادت رکھتے تھے آپ کو روحانیت حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری سے خاص رابطہ تھا۔ نقل ہے ایک درویش آپکی خدمت میں آیا اُسکے پاس تریاق اکبر تھا اور خاصیت اُسکی یہ تھی زہر خوردہ بیمار کو دیتے شفایاب ہوجاتا۔ فرمایا ہمارے پاس بھی تریاق اعظم ہے آؤ امتحان کریں پس ایک چڑیا زندہ طلب کی اور قطرہ زہر ہلاہل اُسکو دیا وہ مرگئی بعد اُسکے پارہ کاک خشک لنگر خانہ خواجہ قطب اپنے پاس سے نکالا اور پانی میں حل کرکے چڑیا کے مونہہ میں ڈالدیا چڑیا زندہ ہوکر اوڑگئی۔ |
| ایضاً | سید سلطان بہرائچی | | سنہ ۹۴۹ ہجری | بہرائچ اودہ کے شمالی سرحد حدود نیپال کے ملحق ہے | ایضاً | آپکو ارادت شیخ علاوالدین اجودہنی سے تھی اور تلقین خاندان شطاریہ سے بھی پائی تھی اور سوائے ستر عورت کے اور کوئی کپڑا بدن پر نہیں رکھتے تھے |
| ایضاً | شیخ یوسف المشہور بشاہ جوسی چشتی | | سنہ ۹۵۰ ہجری | برہان پور | خزینۃ الاصفیا | آپ اولاد حضرت گنجشکر سے ہیں ولایت موروثی حاصل تھی اور قدم بقدم اپنے جد امجد چلتے تھے حرمین الشریفین تشریف لیگئے اور وہاں سے واپس ہوکر آخرش برہان پور میں سکونت اختیار کی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ امان اسم پانی پتی لقب عبدالملک | | ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۹۵۷ ہجری | پانی پت مشہور شہر ضلع کرنال کا ہے | خزینۃ الاصفیا حدیقۃ الاولیا | آپ ارادت شیخ محمد حسن طاہر سے رکھتے تھے اور علوم ظاہری شیخ مودود ولاری سے تحصیل کیا تھا اور مشرب قلندریہ میں دو واسطہ سے بشاہ نعمت اللہ ولی پہونچے ہیں مسئلہ توحید وجودی میں بیان کافی اور وافی رکھتے تھے رسالہ اثبات الاحدیت آپکا تالیف ہے اور شرح لوایح جامی بسیط اور طویل لکھی ہے فرمایا اگر پایہ انصاف کسی میں ہوتا تو علم توحید ممبر پر بیان کیا جاتا آپکا ارشاد ہے درویشی میرے نزدیک دو چیز ہے تہذیب اخلاق ومحبت اہل بیت نبوی صلعم کی آپکے خلفائے راشدین سے شیخ تاج الدین ذکریا اجودہنی وشیخ رکن الدین اور شیخ سیف الدین والد |

| نام خاندان | نام مع ولدیت | جائے ولادت و سنہ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ رسالہ اثبات الاحدیت کا انتخاب مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب اخبارالاخیار میں کیا ہے زیادہ شوق ہو تو وہاں سے ملاحظہ کریں مولف تو اس رباعی پر اکتفا کرتا ہے ر باعی من باتو چنانم ای نگار ختنی۔ کاندر غلطم کہ من توام ویا تو منی۔ نہ من منم نہ تو تو نے تو منی۔ ہم من منم و ہم تو توئی ہم تو منی۔ |
| چشتیہ نظامیہ | میر سید عبدالاول بن علائی چشتی جونپوری | دکہن | ۹۶۸ھ ہجری سے | دہلی کہنہ | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و اولاد میر سید محمد گیسو دراز سے تہے دکہن میں جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی اور صاحب تصانیف فیض الباری شرح صحیح البخاری اور رسالہ فرائض سراجی کو نظم کیا و رسالہ و دیگر فارسی تحقیق نفس و معرفت بعبارت محققانہ و کتاب سفر السعادت علاوہ بران اور اکثر کتب پر حواشی شروح لکہے ہیں بہت معمر تہے آخر عمر میں باستدعاء خان خاناں محمد بیرم خاں دہلی آنکر دو سال قیام کے بعد راہ گزائے عالم بقا ہوئے۔ |
| ایضاً | شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاوالدین | | ۹۷۶ھ ہجری سے | جونپور | ایضاً | آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین عظمائی مشائخ وقت سے تہے عمر طویل رکہتے تہے ضعف ایسا غلبہ پا گیا تہا کہ جب تک دو آدمی ادہر اُودہر سے پکڑ کے نہ اُٹھاتے نہ اُٹھ سکتے لیکن حالت سماع میں وجد ایسا کرتے کہ دس آدمی بھی آپکو پکڑ نہیں سکتے تہے |
| ایضاً | حضرت شیخ سلیم بن شیخ بہاوالدین چشتی | دہلی سرائے علاوالدین زندہ پیر ۸۸۴ھ ہجری سے | روز جمعرات ۲۹ رمضان ۹۷۹ھ ہجری عمر ۹۵ برس | فتح پور سیکری آگرہ کے قریب پہاڑی سلسلہ ہے جس کو سیکری کہتے ہیں۔ | ایضاً تاریخ الاولیا توزک جہانگیری صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ علیگڈہ چہاپہ سیسہ | آپ اولاد امجاد حضرت فریدالدین شکر گنج ہیں نام نامی آپکا ہندوستان میں شیخ سلیم چشتی اور عرب میں شیخ الہند ہے آپکے والدین پیش از ولادت آپکی لدہیانہ سے دہلی آئے اور محلہ سرائے علاوالدین زندہ پیر میں سکونت اختیار کی آپ کی ولادت اوسجگہہ ہوئی۔ آپکے والدین نے کسی تقریب سے دہلی سے فتح پور جاکر سکونت اختیار کی اور وہیں انتقال پایا۔ شیخ موسٰی اپنے بھائی کے سایۂ عاطفت میں آپنے پرورش اور تربیت مثل فرزندان کے پائی۔ جب شیخ موسٰی کے گھر فرزند صُلبی پیدا ہوا تو آپ سرہند میں تشریف لائے اور شیخ مجدالدین کہ ملک العلمائے وقت تہے تحصیل علم کی اور کبہی کبہی سرہند سے بہ قصبہ بہدالی کہ وہانسے بفاصلہ ایک کوس ہے مزار حضرت شیخ زین الدین چشتی پر آمد و رفت رکہتے تہے پہر بیت اللہ گئے اور کئی حج کئے اور عرصہ تک مجاور روضہ منورہ نبوی مدینہ میں رہے وہاں سے رخصت ہوکر سیر سیاحت عرب و عجم میں کچہہ مدت بسر کی اثنار سیر و سیاحت میں بقطب العارفین شیخ ابراہیم چشتی بیعت کرکے خرقہ خلافت پایا اور بہتوں کو ملک عرب میں اپنا مرید بنایا اور خرقۂ خلافت بھی عطا کیا چنانچہ سید محمد لولی و شیخ محمود شامی و شیخ رجب علی متولی روضہ منورہ حضرت رسالت پناہ صلعم مشرف بخلافت ہوئے بعد اُسکے ہندوستان میں تشریف لاکر پہاڑ سیکری پر گوشہ نشین ہوئے و بریاضت و مجاہدہ مشغول رہے اور وہیں متاہل بھی ہوئے اور اہل عیال و صاحب عمارت و باغہا وغیرہ اور بسبب مفسدہ پردازی ہیمو بقال مفسد کے پہر حرمین الشریفین گئے اور واپس آئے اور آپکی دعا سے شاہزادہ سلیم جہانگیر فرزند اکبر شاہنشاہ اکبر پیدا ہوئے اور بادشاہزادہ کو واسطے تربیت و پرورش کے اکبر شاہ نے آپکے سپرد کیا اور کل باشندہ اُس مقام کے بعنایت شاہی مخصوص ہوئے |

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

اور شہر عظیم آباد ہوا چنانچہ نورالدین جہانگیر بادشاہ اپنی توزک جہانگیری میں ارقام فرماتے ہیں کہ عمارات محل شاہی میں ایک بڑا حوض سنگین غایت درجہ کا مصفا کپور تلاؤ نام ۳۶×۳۶ گز مربع اور ساڑھے چار درعہ گہرا تہا اور بحکم اکبر شاہ متصدیان خزانہ عامرہ نے بروپیہ و فلوس اُسی پُر کیا تھا کہ جسکا زر نقد ۳۴ کروڑ ۴۸ لاکہہ ۴۶ ہزار دام ہوتے ہیں جو برابر ۱۶ لاکہہ ۷۹ ہزار چار سو روپیہ کے ہوتے ہیں جسکا مجموعہ ایک کروڑ تین لاکہہ بحساب ہندوستان ہوتا ہے جو سب کا سب مستحقان غربا و فقرا و مساکینان کے خرچ میں آیا تھا۔ حضرت جہانگیر فرماتے ہیں کہ میری ولادت سے پہلے حضرت شیخ سلیم نے اس نیاز مند اور دو بھائی دوسرو نکے پیدا ہونیکی بشارت دی تھی ایک روز سبیل تذکرہ حضرت عرش آشیانی یعنے اکبر شاہ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کتنی رہی ہے اور کب ارتحال آپکا بدارالملک بقا ہوگا فرمایا اللہ تعالے عالم السر والخفیات ہے مگر بعد مبالغہ و استغراق کے اشارت باین نیاز مند کرکے فرمایا کہ جسوقت شہزادہ بتعلیم معلم یا دیگر کچھہ یاد کریگا اور اُسکے ساتھ متکلم ہوگا میرا نشان وصال ہے اسلئے فرمان عرش آشیانی تہا کہ کوئی شاہزادہ کو نظم و نثر سے کچھہ تعلیم نکرے اس عرصہ میں دو سال اور سات مہینے گذر گئے ایکروز ایک عورت محلہ سے جو بہ بہانہ کالا دانہ نظر جلانیکو آیا کرتی تھی و خیرات و تصدقات سے بہرہ مند ہوا کرتی تھی مجھے تنہا پاکر لیکن غافل اس بات سے یہ بیت اُسنے مجھے سکھایا۔

**بیت** الٰہی غنچہ امید بکشاء گلے از روضۂ جاوید بنما۔ فرماتے ہیں یہ بیت مینے یاد کرلیا اور روبرو شیخ کے جاکر پڑہا شیخ بے اختیار ہوکر جلدی سے بادشاہ کے پاس چلے گئے اور اظہار اس واقعہ کا کیا قضا کار اُسی رات کو آثار تپ ظاہر ہوئے اور تانسین کلاونت کو بلایا کہ وہ کچھہ سنے اور بادشاہ کو بھی طلب کیا اور فرمایا وعدہ وصال پہونچگیا ہے میں رخصت ہوتا ہوں اور دستار اپنے سر سے اُتار کر میرے سر پر رکھی اور کہا مینے انکو جانشین اپنا کیا۔ بادشاہ نے آپکا روضہ عالیشان اور مسجد بلند مکان بنوائی پانچ لاکہہ روپیہ خزانہ عامرہ سے صرف ہوا قطب الدینخاں کوکلتاس نے محجر واحاطہ روضہ و فرش گنبد و پیش طاق مسجد سنگ مرمر سے بنوایا وہ علاوہ اوسکے ہے۔ ایکروز شیخ عمارت عالی اور محل شاہی میں تشریف لیگئے بادشاہ نے جو خانقاہ و مسجد عالی واسطے شیخ کے تعمیر کرائی تھی وہ روبروسے شیخ اور بعد اُنکے خاتمہ کو پہونچی تھی۔ اگرچہ آپکے خلفائے کاملین عرب و عجم و ہند میں بے شمار ہیں لیکن چند نام عظام خلفائے درج کتاب ہذا ہوئے ہیں۔

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | شیخ فتح اللہ بن سنبہلی چشتی | | ۹۹۹ ہجری ۶ رجب | فتح پور سیکری | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تہے حسب الارشاد پیر روشنضمیر خود کے پہاڑ فتحپور سیکری میں یاد حق میں مشغول رہا کرتے تہے نقل ہے ایک روز شیخ سدہاری کہ وہ بھی خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تہے واسطے ملاقات کے آپکے پاس گئے تھوڑی دیر کے بعد آپ ہوا میں اوڑے شیخ سدہاری نے آپکا دامن پکڑ لیا جس سے پھر اپنی جگہہ آگئے آپ نے مخاطب ہوکر شیخ سدہاری سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کہاں جاتا تہا فرمایا نہیں ارشاد ہوا امروز خانقاہ مرشدم پر جماعۃ بزرگان جمع تھی حضرت غوث الاعظم بھی وہاں سے مراجعت فرماکر تشریف لئے جاتے تہے اُنکی خدمت میں جاتا تہا تمنے دامن پکڑ لیا حضرت غوث الاعظم نے مجہی رخصت فرمایا |
| ایضاً | شیخ پیارا ٹانڈوی چشتی | | ۹۸۶ ہجری | برکنارہ دریائے نربدا راہ دکہن و گجرات | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی اور عظمائے مشائخ وقت سے تہے۔ |
| 〃 | شیخ طاہا چشتی | | ۱۰۰۰ ہجری | احمد آباد گجرات | 〃 | آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تہے اور سفر حرمین الشریفین میں حضور شیخ |

| نام خاندان | نام صاحب حالات | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام مرشد | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کے ہمراہ تھے وقت مراجعت حرمین الشریفین کے شیخ نے آپکو گجرات پہونچکر معہ دیگر اعزا بجانب احمد آباد رخصت فرمایا تھا۔ |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ ولی چشتی بن یوسف چشتی | قصبہ مئو | سنہ ۱۰۴۰ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تھے کہتے ہیں کہ جسروز آپ بحضور مرشد خود پہونچے ہیں اُسی روز منظور ہوکر بتاج خلافت مزین ہو گئے تب اس حال کو دیکھکر دوسرے مریدان نے عرض کی کہ برسوں سے ہم حاضر حضور رہتے ہیں ہمکو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی اور شیخ ولی آتے ہی شرف بخلافت ہوگیا فرمایا کہ شیخ ولی دیگچہ پر ہمہ چیز لایا صرف حاجت نمک تھی اُسمیں ہمنے نمک ڈالدیا معاملہ ہرطرف سے طیار تھا نمک ڈالنے کی دیر تھی۔ |
| ایضاً | شیخ سید جیو دہلوی | | سنہ ۱۰۱۵ ہجری | دہلی | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی ہیں اول آپ امرائے ذوی الاحتشام دہلی تھے خرقہ خلافت پاکر اپنے وطن کو رخصت ہو گئے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ تقی جائیک بن شیخ رمضان | | سنہ ۹۹۲ ہجری | کوہ مانکپور بقول اقتباس الانوار قصبہ جھونسی متصل الہ آباد | ایضاً | آپ نے بھی حضرت شیخ سلیم چشتی سے ارادت حاصل کی تھی پیشہ نوربافی رکھتے تھے صاحب کرامات وخرق عادات تھے آپکا نام واسطے دفع زہر ہوام خصوصاً زہر مار نہایت موثر ہوتا ہے۔ |
| ایضاً | شیخ نظام الدین بھکاری ابن شیخ یوسف المشہور بشاہ جوسی | | سنہ ۹۸۵ ہجری | برہان پور جو ہند کا مشہور شہر ہے | ر | آپ صاحب ولایت برہان پور تھے باتقوی وورع وذوق وشوق دوازدہ سال کے بعد وضع حمل سے آپ پیدا ہوئے تھے والدہ ماجدہ آپکی چلہ کے اندر فوت ہوگئیں تھیں ہمشیرہ کلان شیخ یوسف نے آپکی پرورش کی تھی مدرسہ اجودہن میں تعلیم پائی عالم خواب میں حضرت فریدالدین گنجشکر نے آپکے سر پر کلاہ رکھکر فرمایا کہ حق تعالے نے تمکو خرقہ فقر عطا فرمایا ہے حرمین الشریفین کی زیارت کو جاؤ۔ چنانچہ اپنے والد بزرگوار سے اجازت بیت اللہ شریف لیکر ہمراہ شیخ بھکن وشیخ سونا وغیرہ فرزندان شیخ حسین روانہ سمت بیت اللہ ہوئے اور حضرت یوسف بایمائے غیبی قلعہ اسیر میں سکونت پذیر رہے جب عمر شیخ یوسف آخر کو پہونچی تو غنیا شاہ حاکم وقت کو آپ نے وصیت فرمائی کہ فرزندم شاہ بھکاری بعد زیارت حرمین الشریفین آویگا اُنکی خدمت میں سرگرم رہنا جو مراد کہ رکھتے ہو خدا تعالے اُنسے پوری کرائیگا اور شیخ حسین کو مثال خلافت دیکر سجادہ نشین فرمایا آپ بعد زیارت حرمین الشریفین تشریف لائے غنیا شاہ نے بہت تحفہ تحایف وزر نقد پیش کیا آپ نے کچھہ قبول نہیں کیا۔ پانچ حج آپ نے کئے کبھی پشت کعبہ کی طرف سے نہیں کی اور پاپوش چمڑہ کی نہیں پہنی اور ایک برتن پر از کژدم سفید وسیاہ اپنے پاس رکھتے تھے جب خواب غلبہ کرتا تو ہاتھہ اپنا اُس برتن میں ڈالدیتے تھے تاکہ بچھوؤں کے کاٹنے سے خواب نہ آوے روزہ بعد چھہ ماہ کے افطار کرتے اور روٹی جو اپنے ہاتھہ سے پکاتے وہ خود کھاتے اور سب یاروں کو دیتے چنانچہ ایکسو آدمیوں کو وہ نان کافی ہو جاتی تھی۔ |

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | شیخ محمد طاہر گجراتی | | سنہ ۹۸۴ ہجری از اخبار الاخیار | | خزینۃ الاصفیا | آپ مریدان پاک اعتقاد حضرت شیخ علی متقی سے تھے آپ قوم بوہرہ حوالیہ گجرات سے ہیں حرمین الشریفین جاکر علما و مشایخ اُس دیار سے فیض صحبت حاصل کیا اور بدعتوں کی اپنی قوم سے دور کرنیمیں کوشش بلیغ فرمائی اور علم حدیث میں تالیف مفیدہ جمع کی اُن میں سے مجمع البحار متکفل شرح صحاح اور رسالہ مغنے کہ جس میں تصحیح اسمار رجال فرمائی ہے اور آپ بوصیت مرشد خود سیاہی یعنے روشنائی واسطے کتابت طلبار بنایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے دست بکار و دل بایار وزبان درگفتار چاہیئے اور چونکہ آپ نے ازالہ بدعتوں اُس دیار میں حتی الامکان کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا اسوجہ سے مخالفین کے ہاتھہ سے شہادت پائی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ دانیال چشتی خضری | بسنہ ۸۸۳ ہجری | ۱۳ ربیع الاول سنہ ۹۹۴ ہجری عمر ۱۱۱ سال | جونپور | خزینۃ الاصفیا دفیات | آپ مرید وخلیفہ سید راجی حامد شاہ اور صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ السلام تھے اور فیض باطنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی حاصل کیا تھا اور شعر ہندی کہ درج کتاب معارج الولایت وشرح حروف العالیات برایمعنی دال ہے ~ جگ جگ عمر جو حضرت خواجہ ۔ حضرت بنے رسول نواجی ۞ دانیال جو برگہٹ کنیاں ۔ حضرت خواجہ ہتہ دنیاں ۞ یعنے حضرت خواجہ بزرگ کہ عمر ہمیشگی باطنی رکہتے ہیں چاہا کہ دانیال کو ظاہر کریں اور اولیا اللہ سے کریں دانیال کو واقعہ میں حوالہ خضر علیہ السلام کیا۔ |
| ایضاً | شیخ نظام الدین چشتی نارنولی | | پنجشنبہ ۱۲ ذوالحجہ سنہ ۹۹۹ ہجری از وفیات الاخبار | الہ آباد | خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا اخبار الاخیار | آپ خلفائے حضرت شیخ خانو چشتی گوالیری سے ہیں چالیس سال بہدایت وارشاد طالبان مشغول رہے بہتوں کو خدا رسید کیا ۔ شیخ خواجگی اور شیخ منور جو آگرہ میں شہرت تمام رکہتے ہیں آپکے مریدوں سے تہے ۔ |
| ایضاً | شیخ کبیر جولاہہ | | سنہ ۱۰۳۰ ہجری | مانکپور ضلع پرتاب گڈھ اودہ میں مشہور ہے پورانا قصبہ ہے بقول خزائن نگار آپکی قبر بنارس میں ہے بقول تذکرۃ العابدین مدفن گورکہپور قصبہ بکھر | خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ تقی سے اکمل اولیا ومشاہیر اپنے وقت کے تہے ظاہر طریقہ ملامتیہ رکہتے تہے اور موحدان وقت میں ممتاز تہے اور صحبت رامانند بیراگی میں بھی رہے ہیں آپکا ہندی زبان میں کلام عالی ہے جو آپکی علو درجات کی دلیل ہے آپکا کلام اکثر وصال میں ہے سب سے اول آپ ہی نے اکثر بزبان ہندی حقایق ومعارف کو بیان فرمایا ہے انواع اشعار ہندی میں جواہر دقایق ولوائے حقایق سے منسلک کئے ہیں کہ دوسرے کے کلام میں پائے نہیں جاتے ۔ اکثر سورٹھہ اور دوہرہ میں نظم فرمائی ہے آخر مخدوم شیخ بہیکہ سے خرقہ بسلسلہ فردوسیہ آپ نے پہنا وطریق صلح کل رکہا ۔ وقت نزاع مسلمان لوگوں نے پوچھا دفن کرنیکو آپ نے جواب میں کہا اگر پاویں اسیطرح ہنود نے جلانیکو پوچھا اُنکو جواب یہ ہی ملا اگر پاویں دروازہ حجرہ بند کرکے گذر گئے حجرہ کھول کر دیکھا تو کئی ایک پھول پڑے پائے مولف آپکی ایک غزل حسب حال لکہتا ہے ۔ **غزل کبیر** چادر جھینی جھینی رام رنگ بھینی ۞ اشٹ کمل |

| خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | دل چرنہ چلیا بانگی تت کر بینی ؛ آٹھ مانس توبنتے لاگے سورکہ سیلی کینی ؛ جب وہ چادر بنکر آئی رنگر یکو دینی ؛ پریم پیت کا رنگ چہرا یا مرشد رنگ دینی ؛ اوہڑ نسک سنگ ست لائے دن دس توکو دینی ؛ دہو اوڑ ہی ہیپیا اوڑ ہی سکہدیو نرمل کینی ؛ اولیا انبیا سب ہی نے اوڑ ہی محمد اوجلی کینی ؛ داس کبیر جوگت سے اوڑہی جوں کی توں دہروینی ؛ ہندو مسلمان ہر دو فریق آپسے اعتقاد کامل رکہتے تہے چنانچہ اہل اسلام میں بہ پیر کبیر اور اہل ہنود میں بہگت کبیر کے نام سے شہرت رکہتے ہیں ۔ |
| چشتیہ نظامیہ | مولانا عبد اللہ انصاری سلطان پوری | | سنہ ۱۰۰۶ ہجری | | خزینۃ الاصفیا | آپکو ارادت خاندان چشت سے تہی آپ اکابر علمائے واعظم فقرائے ہند سے ہیں اعلان کلمہ توحید واحیائے سنت میں بہت کوشش فرمایا کرتے تہے ورفع کرنے کفر و بدعت میں بہت سعی رکہتے تہے یہانتک کہ جب اکبر بادشاہ نے ابداع مذہب الہیہ کیا اور خلق کو اس طرف دعوت کی اور شمس پرستی وغیرہ کے احکام جاری کئے اور حکم دیا کہ بجائے کلمہ محمدی کے لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ کہا کریں اسوقت میں حضرت موصوف بادشاہ کے ساتھ جہاد میں رہا کرتے تہے۔ آخر الامر بادشاہ نے حکم شہر بدر دیا آپ مسجد میں معتکف ہوئے اکبر نے وہاں بھی رہنے نہیں دیا آپ زیارت حرمین الشریفین چلے گئے وہاں سے پھر واپس آئے آخر الامر بحکم اکبر شاہ زہر طعام میں دیکر آپکو شہید کیا آپکی تصانیف بہت ہیں چنانچہ کشف الغمہ ومنہاج للدین وعصمۃ الانبیا آپکی تصنیف ہیں |
| ایضاً | شیخ اختیار الدین مردانے نام اختیار خان | شمس آباد | سنہ ۱۰۱۱ ہجری | کالپی | ایضاً | آپکا نام اختیار خاں تہا آپکو جذبہ الٰہی دامنگیر ہوا وبہ بشارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی بحضور حضرت شیخ نظام الدین نارنولی حاضر ہوئے اور بدرجہ تکمیل پہونچکر درجہ خلافت حاصل کیا اور اختیار خان سے اختیار الدین موسوم ہوئے اور مرشد نے خرقہ خلافت عطا فرماکر اُنکے وطن کو رخصت کیا۔ |
| ایضاً | شاہ نعمان چشتی برہانپوری | | سنہ ۱۰۲۶ ہجری | قلعہ اسیر | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ شاہ نظام الدین بہکاری چشتی تہے آپکے مرشد نے بعد عطائے خلافت قلعہ اسیر کو رخصت کیا تہا۔ |
| ایضاً | شیخ جلال الدین کاشی چشتی نام جلال خان | | سنہ ۱۰۳۱ ہجری | بداؤں قریب مرقد صاحب ولایت | ایضاً | آپکا نام جلال خاں قوم افغان سے کاشی میں بڑی عزت رکہتے تہے شیر شاہ بادشاہ کے عہد میں امیروں میں تہے جب سلطنت افغانوں میں تخلل پڑا تو آپ نے ترک کلی کرکے بخدمت شاہ محمد چشتی کہ جنگر مو میں آسودہ ہیں مرید ہوئے لیکن فتح باب میسر نہیں ہوا بعد چند مدت کے شاہ محمد نے فرمایا کہ کشود کار تمہارا حضرت شیخ بدر الدین صاحب ولایت کے آستانہ پر ہے بموجب ارشاد آستانہ موصوف پر جاکر جاروب کشی میں مشغول رہے تلاوت قرآن کریا کرتے تہے بعد ریاضت ومجاہدات کے روحانیت صاحب ولایت سے حضور تمام ہوا اور اُنکے مرقد مقدس سے آواز آئی کہ (جلال بدر الدین بدر الدین جلال) اور کار تکمیل کو پہونچگیا۔ آپکی رسم تہی کہ آدہی رات تک اوپر آستانہ صاحب ولایت کے تلاوت قرآن کیا کرتے اور مشغول رہتے بعد ازاں |

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | شہر میں عیال کے پاس جاتے ایک رات اثناء راہ میں چوروں نے آپ کو مخل سمجھکر یکبارگی تیر چلانے شروع کر دیئے ایک تیر قضا کار آپ کے بدن مبارک میں ایسا کارگر لگا جس سے درجہ شہادت پایا۔ |
| چشتیہ نظامیہ | مخدوم عبداللہ | | سنہ ۱۰۳۴ ہجری | بداؤں بہ پہلوی شیخ جلال | خزینۃ الاصفیا | آپ قوم کے ہندو کایستھ پرگنہ اسوی اعمال سرکار لکھنو سے تھے بارہ برس کی عمر میں معلم کے سامنے گلستاں پڑھ رہے تھے جب سبق بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ۔ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ۔ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ۔ پر آئے تو آپ نے معلم سے پوچھا اس مرتبہ کا کون شخص ہوا ہے معلم نے آنحضرت صلعم کیطرف اشارہ کیا یہ سنکر آپ مسلمان ہوگئے اور شہر بداؤں بحضور شیخ جلال الدین حاضر ہوئے روحانیت شیخ بدرالدین صاحب ولایت نے شیخ جلال الدین کو آگاہ کیا کہ فرزند موعود تیرے دروازہ آیا ہے اُسکا نام مخدوم عبداللہ رکھو وہ تمہارا جانشین ہوگا اور خود روحانیت شیخ بدرالدین صاحب ولایت سے بھی فیض پایا اور سجادہ نشین شیخ جلال الدین ہوئے اور کشف و کرامات میں بہت شہرہ پایا چنانچہ شیخ طٰہٰ ایک اکابرزادہ قصبہ رائے بریلی پہونچکر آپکی خدمت میں تارک الدنیا ہوا اور آپکا سجادہ نشین ہوا۔ |
| ایضاً | سید مزمل چشتی بن عبدالوہاب | | سنہ ۱۰۱۵ ہجری | بداؤں | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت | آپ مرید و خلیفہ طٰہٰ چشتی تھے آپکے والد کا نام قاضی عبدالوہاب تھا۔ اکابر سادات ہند سے۔ صاحب معارج الولایت لکھتے ہیں اُنکو شوق ملاقات والد مرحوم خود کا ہوا کیونکہ آپکے ایام طفولیت میں آپکے والد فوت ہوگئے تھے آپنے اپنے پیر سے عرض کی آپ کے مرشد نے تین بار منع کیا مگر باز نہیں آئے جب بہت الحاح کیا تو فرمایا جاؤ نوکر شیر شاہ کے ہو بموجب حکم نوکر ہوگئے فرمایا بعد مدت چار سال کے بادشاہ واسطے تسخیر قلعہ گوالیار جائیگا اور تمہارا خیمہ خاصیان لشکر سے باہر ایک ویرانہ میں لگاویں گے جب اُسمیں جاکر بیٹھو گے تو تھوڑی دیر کے بعد ایک درویش بوضع قلندر ظاہر ہوگا چاہیئے کہ اُسکا استقبال کرنا اور بعزت پیش آنا اور جو کچھ وہ کہے قبول کرنا چنانچہ ویسا ہی ہوا اور قلندر مذکور نے کہا کیا تو اپنے باپ کو دیکھنا چاہتا ہے کہا ہاں پس قلندر خیمہ سے باہر گیا اور پھر واپس آیا۔ اور کہا اُٹھو دیکھو تمہارا باپ یہ کھڑا ہے سید مزمل فرط شوق سے فریاد کناں اُٹھے جب نظر باپ کی صورت پر پڑی بے صبر ہوکر باپ کے قدموں پر گر پڑے جب سر اُٹھایا نہ باپ کو دیکھا اور نہ اُس قلندر کو آنکر عرض حال اپنے پیر سے کیا فرمایا اگر جلدی نکرتے اور آہستگی سے پیش آتے تو صحبت بھی میسر ہوجاتی۔ |
| ایضاً | سید محمد مہدی بن یوسف | جونپور | سنہ ۱۰۴۲ ہجری | جونپور بقول دکہن | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ دانیال کے تھے اور مغلوب الحال صاحب سکر تھے چنانچہ بعضے اکابر نے انا اللہ و انا الحق و سبحانی و امثال آن زبان سے فرمایا ویسا ہی آپ نے بھی انا مہدی کہا ہے لیکن بعالم صحو دعوٰی انا مہدی سے تائب تھے بلکہ آپ نے مہدی موعود کے ہونے سے انکار فرمایا ہے۔ |
| ایضاً | شاہ علی چشتی پانی پتی نام عبدالسلام | سنہ ۹۸۹ ہجری | ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۰۳۲ ہجری | پانی پت | ایضاً | آپ نے خرقہ خلافت نظام الدین پدر بزرگوار خود سے اور نیز شیخ نظام الدین نارنولی سے حاصل کیا تھا چنانچہ یہ بیت کسی نے حسب حال کہی ہے۔ |

| نام خاندان | نام خلیفہ مع خطاب | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | خطاب شاہ اعلیٰ | مادہ تاریخ فیاض از سیر الاقطاب | از سیر الاقطاب | عمر ۱۴۳ سال | | **بیت** نظامش پیرو ہم پدرش نظام است۔ نظام دو جہاں بر دست تمام است شیخ اللہ دیا آپ کے مرید نے ایک کتاب ملفوظات واقعات موسوم بجواہر الغیب تالیف کی ہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان زندہ پیر پانی پتی | ۸۷۱ھ ہجری | ۱۰۱۸ھ ہجری عمر ۱۴۷ سال | پانی پت | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت | آپ عظمائے مشائخ سے مرید وخلیفہ پدر بزرگوار خود تھے آپ دو بھائی حقیقی تھے بڑا بھائی آپکا شیخ کمال بہت اہل کمال وصاحب جلال وجمال تھا بعد وفات آپکے والد بزرگوار کے اکابران شہر آپکو سجادہ نشین کرنے لگے اُنہوں نے قبول نہیں فرمایا اور شیخ نظام الدین چھوٹے بھائی کو اپنے ہاتھ سے دستار سجادگی باندہ کر سجادہ نشین کیا اور آپ بہدایت خلق مشغول رہے۔ |
| ایضاً | سعید خان میانہ چشتی | | ۱۰۶۷ھ ہجری | برہان پور | ایضاً | آپکی ارادت حضرت شیخ نظام الدین نارنولی سے تھی اور بعض کا قول ہی کہ آپ مرید شاہ اعلیٰ پانی پتی تھے۔ کہتے ہیں سماع آپ کا جانوران صحرائی میں اثر کرتا تھا اور ہوا سے محفل سماع میں جانوران آن پڑا کرتے تھے اور مانند مرغ نیم بسمل تڑپا کیا کرتے تھے۔ |

(**نوٹ**) **بیت** ۔ یہ دفتر ختم کو پہونچا حکایت ہے ابھی باقی۔ کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی۔ مولف پھر شروع سلسلہ مستقیم خاندان چشت اہل بہشت کا حضرت شیخ کمال الدین علامہ خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے قلمبند کرتا ہے جنکا سلسلہ مستقیم بحضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی سے بحضرت مولانا فخر الدین فخر جہان اور اُنسے بحضرت خواجہ نور محمد مہاروی اور اُنسے بحضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہم پہونچتا ہی

| نام خاندان | نام خلیفہ مع خطاب | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ کمال الدین علامہ خطاب چشتی بن عبد الرحمن | اودھ | ۲۷ ذیقعد ۷۵۶ھ ہجرے | دہلی کہنہ پاس مزار حضرت چراغ دہلی مجر سنگ باسی میں | انوار العارفین بحوالہ مناقب المحبوبین آداب الطالبین ومجالس حسنیہ مرات ضیائی | نسب آپکا بحضرت امام حسن عرم پہونچتا ہے آپ برادر عموزادہ وخواہرزادہ حقیقی ومرید وخلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ہیں مجالس حسنیہ سے نقل ہے کہ آپکو خلافت حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے بھی تھی چنانچہ آپ زیارت حرمین الشریفین کو لیجانیکو ہوئے تو آپ نے بحضور سلطان المشائخ یہ ارادہ ظاہر کیا حضرت موصوف نے اجازت فرمائی اور جامہ ملبوسہ خود پہنایا اور خلافت نامہ دیکر آپکو رخصت کیا جکی برکت سے سات حج آپ نے کئے اور بیت المقدس کی زیارت سے مشرف ہوکر مراجعت فرمائی اور بہت کچھ فتوحات حاصل کی جب |

دہلی آئے تیرہ ہزار سکہ زر ونقرہ واسباب دیگر لائے حضرت شیخ نصیر الدین محمود نے اسقدر مال متاع دیکھکر فرمایا اتنی دنیا کیوں جمع کی آپ نے عرض کی راہ میں سنا تہا کہ حضرت سلطان المشائخ رحلت فرما گئے ہیں اور آپ سجادہ نشین ہوئے ہیں اگر خالی ہاتھہ جاونگا تو مجکو پیر بھائی وابنائے جنس مطعون کرینگے اس متاع ومال کو علمار وصلحا میں تقسیم کر دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا اور ہر سکہ زر کے سیاہی ملکر اور گرہ باندہ کر دیتے اور کہتے یہ سیاہی قبول

| خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کرو اُسکے بعد تاتارخاں نے ہشتاد تنکہ روزینہ مقرر کیا آپ نے حضرت چراغ دہلی سے دریافت کیا فرمایا جو بغیر طلب و قصد کے وظیفہ ہوا ہے وہ بمنزلہ فتوح کے ہے قبول کرو۔ کثرت علم کیوجہ سے مخاطب بخطاب علامہ تھے۔ حضرت مخدوم جہانیاں نے شرح مشارق آپ سے سبقاً پڑھی تھی۔ پھر آپ احمد آباد گجرات تشریف لے گئے اور خلق خدا کو اپنے حلقہ ارادت میں لائے پھر دہلی میں آنکر تا زیست بہ تہذیب مخلوق مصروف رہے آپکے تین صاحبزادہ تھے اول شیخ نظام الدین کہ عالم و فاضل تھے دویم شیخ نصیرالدین خلیفہ حضرت سید محمد گیسو دراز جنکی اولاد گلبرگہ شریف میں ہے اور قبر بھی اُنکی وہاں ہے سوم حضرت خواجہ سراج الدین جو مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین پدر خود ہوئے اور جنکے سبب سے یہ سلسلہ زیر قلم چلا ہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت خواجہ سراج الحق والدین بن حضرت خواجہ کمال الدین علامہ | اودہ | یکم جمادی الاول شب پنجشنبہ سنہ ۷۶۲ ہجری بقولے ۱۲ جمادی الاول سنہ [illegible] ہجری مادہ تاریخ اہل خلوص | پیران پٹن نہروالہ محلہ پیر پورہ معروف برکات پورہ بلدہ قدیم گجرات | انوار العارفین مجالس حسنیہ فخر الاولیاء تکملہ بحوالہ مجالس حسنیہ | آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہیں اور خلافت حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی سے بھی حاصل کی تھی اور تحصیل علم ظاہر و باطن کے ہوئے تھے اور شعر بھی فرمایا کرتے تھے چنانچہ یہ شعر آپ کے دیوان کا ہے شعر بار دیگر ہم ہمیں گوید سراج۔ قبلۂ ما نیست الا روے یار + اکثر ظہور خوارق عادات آپکا علی الضمایر و اخبار عن المغیبات و دفع بلیات و عوایق و قضاء حاجت خلایق تہا تقوے میں بے مثل تھے چنانچہ سلطان فیروز شاہ نے آپکو سات ہزار سکہ رائج الوقت زاد راہ بھیجکر بسمت دکہن طلب کیا آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ علم الحق والدین بن حضرت خواجہ سراج الحق والدین | پیران پٹن | ۲۶ صفر روز چہارشنبہ سنہ ۸۹۵ ہجری بقولے سنہ ۹۰۱ ہجری سے۔ | پیران پٹن محلہ برکات پورہ بلدہ قدیم گجرات | | آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود تھے اور حضرت سید محمد گیسو دراز سے بھی خلافت حاصل کی تھی۔ متمکن بمسند خلافت رہ کر رہنمائے خلایق رہے اور پیران پٹن بلدہ قدیم گجرات کلاں میں مزار مبارک آپکا ہے بزار و متبرکہ۔ کہتے ہیں وہاں کی سرزمین عشق خیز و محبت انگیز ہے انوار برکات و ولایت وہاں کے ویرانوں سے چمکتے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمود چشتی ملقب راجن بن حضرت خواجہ علم الحق والدین | ایضاً | روز جمعہ وقت صبح صادق ۱۲ صفر سنہ [illegible] ہجری بقول آداب الطالبین سنہ ۹۴۰ھ بہ گلزار الابرار سنہ ۹۸۹ھ | پیران پٹن حوض اعظم جانجہان | انوار العارفین بحوالہ اخبار الاخیار تکملہ سیر الاولیاء | آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود تھے اور خرقہ خلافت سہروردیہ و شطاریہ حضرت شیخ قاذن کے ہاتھ سے بھی پہنا تھا چنانچہ یہ نسبت سہروردیہ بھی پیران چشت میں آجتک جاری ہے اور خرقہ چشتیہ حضرت سید محمد گیسو دراز و شیخ ابوالفتح سے بھی رکھتے تھے اور شیخ عزیز اللہ متوکل اور رکن الدین کان شکر خلیفہ زاہد چشتی سے بھی خرقہ حاصل کیا تھا اور خلافت سلسلہ مغربیہ کے شیخ احمد کہتو و شیخ عزیز اللہ متوکل و شیخ قاذن سے حاصل کی تھی نسبت سہروردیہ کے شیخ قازن نے شیخ قاضی علم الحق والدین شاطی سے اور انہوں نے حضرت صدرالدین سے اور انہوں نے |

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | حضرت راجو قتال سے حاصل کی تھی۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ جمال الدین عرف شیخ چمن چشتی بن حضرت شیخ محمود راجن چشتی | پیران پٹن | ۲۹ ربیع الاول سنہ ۹۰۸ ہجری | احمد آباد گجرات محلہ نور پور یا شاہ پور بر دریائے سابرمتی و صاحب مراۃ ضیائی جانپانیر گجرات | انوار العارفین بحر المجالس حسنیہ و مراۃ ضیائی گلزار الابرار مناقب المحبوبین | آپ مرید و خلیفہ والد ماجد خود تھے اور نیز خلافت بحائی عم زاد پدر خود شیخ نصیر الدین ثانی المعروف شیخ خواجہ سے بھی رکھتے تھے اور انکو خلافت اپنے پدر بزرگوار شیخ مجد الدین سے تھی حضرت شیخ نصیر الدین کا فرمودہ ہے کہ جس کسیکو مشکل پیش آوے وہ بار واح پاک ہمارے بزرگوں کے کندوری دیوے جسکی تفصیل یہ ہے۔ دہ نیم اثار آرد۔ وہ نیم اثار گوشت۔ سواد و اثار روغن زرد گاؤ۔ سریع الحاجات یہ عمل ہے۔ کتاب گلزار الابرار میں ہے کہ کفار نے آپکو بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۹۰۸ میں شہید کردیا تھا آپ کی تاریخ وصال شہید خنجر تسلیم عمر جاوداں دارد۔ میں نکلتی ہے آپکی اولاد قصبہ بیرم پور احمد آباد میں سکونت رکھتی ہے آپ عالم |

ظاہر و باطن کے تھے اور اہل وجد و سماع صاحب دیوان ہیں بطرز دیوان مغربی چنانچہ یہ غزل آپ کے دیوان کی ہے **غزل** عاشق و معشوق عشق اینجا یکیست۔ در دو چشم در دلم پیدا یکیست ؛ قطرہ و موج و حباب از بحر شد۔ لیک موج و قطرہ و دریا یکیست ؛ پیش غافل صد ہزاراں صورت اند پیش عارف صورت و معنی یکیست ؛ صورت حوا و آدم آفرید۔ در حقیقت آدم و حوا یکیست ؛ گرچہ در فردوس اشجار اند بیش۔ شد محقق کاندراں طوبی یکیست ہمچو مجنوں عاشقاں بیحد و عد۔ لیک پنہان و عیاں لیلی یکیست ؛ چوں بدریائے جمالش غوطہ خورد۔ دید چمن دنیا و عقبی یکے ست **دیگر** اے جلوہ جمال تو در جملہ کائنات۔ وے مظہر کمال تو اعیان ممکنات ؛ جاریست بحر فیض وجود تو ہر طرف۔ گر خانقاہ باشد و گر دیر سومنات۔ طالع شد آفتاب ظہور تو بر عدم۔ احداث یافت زاں ہمہ ذرات محدثات ؛ فی الجملہ ہر چہ ہست ہمہ حسن روئے تست۔ گر بنگرم بدیدہ دل در تعینات ؛ چون از وجود خویش بکلی عدم شدم۔ دیدم جمال قدس بہر ذات و ہر صفات ؛ از مناقب المحبوبین۔ **دیگر** از مناقب فریدی۔ **غزل** ایکہ نمودی جمالت را باطوار دگر بہر جنبت ساختی ہر سو خریدار دگر ؛ طالب حسن خودی بر خود نظرہا میکنی۔ نیست ما را جز محبت با خود کار دگر ؛ گاہ پوشی دلق صوفی گہ قبائے سلطنت۔ مظہرے سازی و گراز بہر اظہار دگر ؛ نہ چمن آشفتہ تنہا بر رخ زیبائے تو۔ زلف تو دارد بہر موئے گرفتار دگر ؛

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت خواجہ شیخ حسن محمد نام جمال الدین کنیت ابو صالح بن شیخ احمد معروف میاں جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی۔ | احمد آباد گجرات سنہ ۹۲۳ ہجری مادہ تاریخ عاشق مست بندہ | ۸ ذیقعدہ سنہ ۹۸۲ ہجری عمر ۵۹ سال | احمد آباد گجرات محلہ شاہ پور | انوار العارفین گلزار الابرار محمد غوث گوالیاری ثراویس فرخ شاہی مناقب المحبوبین مناقب فریدیہ | آپ بعمر دوازدہ سالگی مرید و خلیفہ عم قرابتی خود حضرت شیخ جمال الدین چمن ہوئے و بعمر شانزدہ سالگی تحصیل علم ظاہری سے فراغت پائی اور صاحب تصنیف ہوئے چنانچہ تفسیر محمد و تقسیم الاوراد و رسالہ چہار برادران و حاشیہ تفسیر بیضاوی و حاشیہ قوت القلوب و شرح مطالع از قسم ثانی و حاشیہ نزہت الارواح آپکی تصنیفات سے ہیں آپکے اوصاف زائد از بیان ہیں مقولہ حضرت شیخ سعدی شاہد حال ہے۔ **بیت** فزوں است اوصاف شاہ از حساب۔ نگنجد درین تنگ میداں کتاب ؛ آپکو شیخ محمد غیاث نور بخش سے خاندان قادریہ میں بھی بیعت تھی اور ان سے خرقہ خلافت خاندان قادریہ و کازرونیہ و فردوسیہ و کبرویہ و فردوسیہ و نور بخشیہ و ہمدانیہ حاصل کیا تھا۔ اور محمد غیاث نور بخش کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں |

| خاندان | اسمائے بزرگان | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | حضرت شیخ جمن سے بیعت تھی - از مناقب فریدیہ - |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت خواجہ شیخ محمد نام شمس الدین لقب محمد و قطب بن شیخ حسن محمد | احمد آباد گجرات سنہ ۹۵۶ ہجری مادہ تاریخ شیخ ولی | بوقت شب روز یکشنبہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۱ ہجری عمر ۸۵ سال مادہ تاریخ بود چشتی محمد اکبر دیگر واصل حق محمد چشتی | احمد آباد گجرات پہلوی پدر خود | تکملہ سیر الاولیا مرأۃ ضیائی بحوالہ سنوات الاتقیا - آداب الطالبین | آپ مرید و خلیفہ جانشین پدر بزرگوار خود تھے آپکو لقب قطب کا حضرت نصیر الدین محمود سے اسطرح عنایت ہوا تھا کہ جب آپ زیارت مزار حضرت چراغ دہلی پہونچے تو حضرت موصوف کی قبر سنگ خارا درمیان سے شق ہوگئی اور آپ قبر کے اندر گئے اور کچھ دیر کے بعد قبر سے برآمد ہوئے تو نان حلوا آپکے ہاتھ میں اور ہار پھولوں کا آپکے گلے میں تھا اور نیز تبرکات جو حضرت چراغ دہلی اپنے ہمراہ قبر میں لے گئے تھے وہ بھی عنایت ہوئے اور قطب کے لقب سے آپکو ملقب کیا۔ علم شریعت و طریقت میں عالم متبحر تھے تفسیر محمدی و چہل و دو نسخہ جس میں بیالیس کتابیں ہیں آپ کی تصنیفات سے ہیں - آپ کے خلفا ریوں تو بہت ہیں مگر مشہور اور اعلیٰ ترین آپکے نبیرہ حضرت شیخ یحیٰی مدنی بن شیخ محمود ہیں - |
| ایضاً | حضرت شیخ یحیٰی مدنی نام محی الدین لقب یحیٰی مدنی کنیت ابی یوسف بن شیخ محمود بن شیخ محمد | احمد آباد گجرات روز پنجشنبہ ۲۰ رمضان سنہ ۱۰۱۱ ہجری | ۲۷ صفر سنہ ۱۱۲۲ھ عمر ۱۱۲ سال عاشق سخی | مدینہ منورہ زیر قبہ حضرت عثمان غنی | ایضاً | آپ خلفائے اعظم اپنے جد امجد حضرت شیخ محمد کے تھے آپکا مفصل حال کتاب معارج الولایت فی مدارج الہدایت و مفتاح الکرامات میں لکھا ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ کس درجہ کے آپ صاحب کرامات و ہدایات تھے اور حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کے مرشد تھے ۔ نقل ہے کہ آپکو حضرت صلعم سے ارشاد و بشارت ہوا تھا اے یحیٰی ہمارا دل چاہتا ہے کہ تم ہمارے نزدیک مدینہ میں رہو۔ بموجب اس بشارت کے آپ سب خانماں چھوڑ کر روانہ مدینہ منورہ ہوئے اثنا راہ میں آپکو خواب و خورش جاتا رہا تھا جب آپ نے مکہ میں جاکر اقامت فرمائی وہاں کے بعض آدمی تعصب کرنے لگے ایک وقت طغیانی پانی نے تمام مکہ کو گھیر لیا - مگر آپ کا حجرہ سکونتی محفوظ رہا جسکے گرد آپ نے انگشت مبارک سے ایک خط کھینچ دیا تھا مطلق پانی نے دخل نہیں کیا یہ کرامت دیکھکر متعصبان نے ترک تعصب کیا - از تکملہ سیر الاولیا - |
| ایضاً ایضاً | حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی بن حاجی نور اللہ | شاہجہاں آباد عرف دہلی ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۰ھ مادہ تاریخ لفظ غنی | ۲۴ ربیع الاول شب شنبہ سنہ ۱۱۴۲ ہجری مادہ تاریخ شیخ کبیر عمر ۸۲ سال | شاہجہان آباد معروف دہلی پاس قلعہ و جامع مسجد | انوار العارفین مناقب فریدی مرأۃ ضیائی بحوالہ مخبر الاولیاء خلاصۃ الفوائد ملفوظ خواجہ نور محمد مہاروی | آپکا نسب شریف بچند واسطہ درمیانی بحضرت صدیق اکبر پہونچتا ہے آپکے اجداد خجند حوالیہ ترکستان کے باشندے لاہور میں آکر مقیم ہوئے آپ کے والد بزرگوار علم نجوم و ہندسہ میں مہارت کامل رکھتے تھے حضرت شاہجہاں شاہنشاہ ہندوستان نے وقت بنیاد ڈالنے لال قلعہ شاہجہان آباد کے آپکو طلب کرکے دریافت کیا تھا آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ یحیٰی مدنی کے تھے شیخ ابو الفتح قادری سے بھی تکمیل پائی تھی اور امیر محترم اللہ نقشبندی لاہوری سے |

| نام بزرگان | نام پدر بزرگان | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | جائے مزار | عمر شریف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

اور سید محمد گیسو دراز قادری سے بھی خرقہ خلافت آپکو پہونچا تھا آپ عالم متبحر تھے آپکی تصنیفات سے تفسیر کلیمی و سواء السبیل و تسنیم و عشرہ کاملہ و کشکول و مرقعہ و رقعات کلیمی و الہامات کلیمی و مالابد منہ در رسالہ منطق ۲۴ کتابیں ہیں جو الی الاعلان و دستور العمل مشائخان چشت ہیں و کشکول و مرقع وقت خرقہ خلافت پیران چشت دیتے ہیں۔ ع ہر آنکو لقمہ زین کشکول ما خورد۔ قلندر گشت گوازدو جہاں برد ٭ ہر آنکو این مرقع کرد بر دوش بجاناں بیگماں گردد ہم آغوش ٭ خواجہ محمد مصطفےٰ اولاد خواجہ بہاؤالدین نقشبندی سے تھے و مرید مجاز و ماذون آپکے۔ حضرت موصوف نے چند روز پیشتر اپنے وصال کے اُنکو یہ شعر لکھکر بھیجا **شعر** اگر بسیر چمن میروی قدم بردار۔ کہ ہیچ رنگ حنا سیر و دبہار از دست ٭ خواجہ مصطفےٰ نے اس بیت کو قرب اجل شیخ دریافت کرکے فوراً حاضر خدمت ہوئے اور چندروزہ رہ کر فیض صحبت اُٹھایا آپ وقت انتقال کے یہ بیت پڑھتے تھے **بیت** غبار خاطر عشاق مدعا طلبی ست۔ بخاوتی کہ منم یاد دوست بے ادبی است ٭ خلفائے آپکے بہت ہیں آپکے فرزندان سے صاحبزادہ حامد سعید۔ و صاحبزادہ حافظ فضل اللہ و صاحبزادہ احسان اللہ و شیخ محمد ہاشم داماد۔ و حضرت نظام الدین اورنگ آبادی۔ حافظ محمود۔ شیخ جمال الدین و شیخ مداری ناگوری و شاہ ضیاء الدین وغیرہ۔ تتمہ حالات آنحضرت مندرجہ خلاصۃ الفواید ملفوظ خواجہ نور محمد مہاروی۔

**نقل ہے** ایام شباب میں آپکی نظر ایک طفل قوم کہتری پر پڑی اور آپ دل و جان سے فریفتہ ہو گئے وہ بڑا متمول تھا اور آپ بحالت فقیری و مسکینی تھے اسلئے آپکی کچھ پیش نہیں چلتی تھی ایک بزرگ مجذوب شہر میں تھے کہ ہر کوئی اپنے حصول مرادات کے سلئے اُنکے پاس آمد و رفت رکہتا تھا پس آپ بھی اپنے مطلب کے سلئے تھوڑی سی شیرینی قسم ریوڑی لیکر آپ کے پاس گئے اُس بزرگ کا طریقہ تھا کہ جس کسی کی چیز لیلیا کرتے مطلب اُس کا ہو جایا کرتا تھا جسکی نہیں لیتے اُسکا مطلب نہیں ہوتا۔ مجذوب نے آ[illegible] کی شیرینی لے لی دوسرے روز اُس طفل نے آپکو اپنے نزدیک بٹھایا اور بہت مہربانی سے پیش آیا لیکن طبیعت آپکی اُس طفل کی طرف سے تو ہٹ گئی اور اُس بزرگ کی خدمت میں رہنے لگے ایک روز اس بزرگ نے اپنا سر آپکے زانو پر رکہا اور سو گئے جب اُٹھے تو صورت جذب آپ پر واقع ہوئی لیکن آپ مخفی رکھتے تھے آخر جب مزاج شریف میں تغیر پیدا ہونے لگا تو اسی اندیشہ میں اُنکی خدمت میں گئے اُنہوں نے فی الفور آپکو بلاکر فرمایا کہ اگر آتش عشق اس قسم کی چاہتے ہو تو میرے پاس بہت ہے اور آب نزدیک حضرت شیخ یحییٰ مدنی ہے وہاں جاؤ۔ یہ سنکر آپ روانہ مکہ شریف ہوئے اور وہاں سے مدینہ منورہ کو کوچ کیا جب قافلہ مدینہ منورہ میں پہونچا تو آپ زیر نخلستان بیٹھے تھے کہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی نے ایک خادم اپنا بھیجا کہ باہر شہر کے ایک قافلہ آیا ہوا ہے اُسمیں کلیم اللہ نام ایک شخص ہے اُنکو بولا لاؤ اُس آدمی نے ہرچند کلیم اللہ کہکر قافلہ میں دریافت کیا کسی نے جواب نہیں دیا آپ یہ سمجھے کوئی اور کلیم اللہ ہو گا اُس آدمی نے جاکر عرض کیا انہوں نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور کلیم اللہ جہان آبادی کرکے پکارو چنانچہ وہ آدمی گیا اور آپ اُسکے ساتھ ہو کر حضرت یحییٰ مدنی کی خدمت میں مشرف ہوئے اور کچھ مدت حاضر رہ کر خلافت حاصل کی حضرت شیخ نے رخصت کے وقت کچھ خرچ بھی عنایت فرمایا آپکے دل میں اُسوقت گذرا کہ مجھے تو نعمت باطنی ہی کافی تھی خرچ ظاہری کی حاجت نہیں تھی حضرت یحییٰ مدنی نے کشف سے فی الفور معلوم کرکے فرمایا کہ بیٹے تم کو نعمت ظاہری و باطنی دونوں ہی مبارک ہو پس شیخ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں تشریف لائے جو کوئی آپکو دیکھتا تھا بے اختیار کہتا کہ قطب عالم آئے ہیں آخر شاہجہان آباد رونق افروز ہو کر بتدریس علم مشغول رہے وجہ معیشت آپکی یہ تھی کہ ایک حویلی دو روپیہ آٹھ آنہ کرایہ پر لی ہوئی تھی اور ایک دوسرا مکان آٹھ آنہ کرایہ ماہوار پر سکونت کے لئے لیا ہوا تھا دو روپیہ وجہ خرچ وابستگان کو دیتے تھے۔ فرخ سیر بادشاہ وقت نے بہت الحاج سے التماس کی کہ کچھ بیت المال سے قبول فرمادیں آپ نے فرمایا کچھ حاجت نہیں اور نہ حویلی نزول منظور فرمائی پھر بادشاہ نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں حاضر حضور ہو کر قدمبوسی حاصل کیا کروں آپ نے فرمایا تو ظل الٰہی ہے اور میں اوس ذات کے سایہ میں ہمیشہ دعاگوئی مشغول ہوں اسلئے حاجت آنیکی نہیں ہے آپ مرقع شریف میں ذکر فرماتے ہیں کہ یہ فقیر ابتدائے حال میں ایک بزرگ کے پاس گیا اُنہوں نے فرمایا کہ مشغولی صوت سرمدی کہ جسکو صوت لایزالی

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

بھی کہتے ہیں اور اصطلاح جوگ میں ذکر انہد کہتے ہیں کیا کرو بیٹے کہا عنایت فرماؤ فرمایا کہ ہر دو سوراخ گوش اپنے کو ہر دو انگلیاں سبابہ سے مستحکم بند کرو اور دہیان کرو کہ تمہارے دماغ میں آواز جیسے اوپر سے پانی پڑتا ہے آویگی تم تمام توجہ اُس آواز کی طرف رکھو اور ایک لحظہ اُس سے غافل نہ رہو۔ جب اسپر مواظبت اور مداومت ہو جاوے پھر تھوڑی سی وہ انگلیاں جو محکم تھیں نرم یا راست کرو پھر متوجہ ہو تاکہ شور عالم سے وہ صوت جاتی نرہی اور اس کثرت کو یہانتک پہونچاؤ کہ بے مدد کو کے یعنے بغیر کرنے انگلیوں کے کان میں وہ صوت سنو اور شور عالم و عالمیان اُسکا مزاحم نہ ہووے بلکہ صوت سرمد تجہیر غالب آجاوے پس اُسوقت تمکو شوق دامنگیر ہو جائیگا جو تحریر و تقریر سے باہر ہے اور بعضوں سے یہ بھی سنا ہے کہ فلفل گرد روئی میں لپیٹ کر سوراخ کان میں اچھی طرح رکھیں کہ حرارت اُس فلفل گرد سے وہ صوت قوت پکڑے اور بعض سے سنا ہے کہ فلفل کو پارچہ حریر سرخ میں لپیٹ کر سوراخ کان میں اچھی طرح رکھیں تاکہ حرارت زیادہ تر پیدا ہووے اور صوت بھی زیادہ تر قوت پکڑے اور وہ فلفل بعد جولان خون واسطے بیماری آنکھوں کے بہت مفید ہے اور اُن بزرگ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت میاں میر لاہوری اور اُنکے یاران بھی یہ ہی شغل رکھتے تھے اور اسی صوت سرمدی کو حضرت حق کہتے تھے چنانچہ یہ حال مینے اپنے مرشد حضرت یحیی مدنی سے بھی عرض کیا فرمایا یہ شغل بہت مفید ہے اور نافع بصاحبان کرامت و صاحبان استدراج کے۔ اسکا اثر ہے کہ خاطر مشتت کو جمعیت حاصل ہوتی ہے اور تمام طرف سے یکسو ہو جاتا ہے اور اس صوت کو درمیان اُس شخص و مقصود کے ربط ہو جاتا ہے اور خاصکر ربودگی و بیخودگی و غیب کا کہ مقدمہ فنا ء الفنا ہے مورث ہو جاتا ہے اور وہ جو کہتے ہیں حق یہ ہی ہے باعتبار مشابہت یہ ہی اطلاق مضمر ہے۔ وَاِلَّا لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ صـ؎ این قدر گفتیم باقی ذکر کن۔ فکر گر جامد بود رو ذکر کن ذکر آن باشد کہ بکشاید رہے۔ فکر آں باشد کہ پیش آید شہے۔ آپ نے ایک مکتوب دس فقروں کا حضرت مولینا فخر الدین کو ارقام فرمایا ہے اُسکے فقرے چہارم میں لکھتے ہیں اژدحام خلق موجب شکر الٰہی ہے رجوع خلق محض فضل و کرم او تعالے ہے اس سے تنگ نہ ہونا چاہیے فقرہ دہم رابطہ صلح با ہندو و مسلمانان رکھیں اور جو کوئی دونو فرقوں سے اعتقاد تمہارے ساتھ رکھے ذکر و فکر و مراقبہ اُسکو تعلیم کرو ذکر بخاصیت خود اُسکو بطریقہ اسلام کھینچیگا اور غیر معتقد اگرچہ سیدزادہ کیوں نہو تعلیم اس امر کی نہ کرنی چاہیے کہ رابطہ مبنی بر اعتقاد ہے آپکو نسبت شاگردی و اجازت اعمال حضرت شیخ برہان الدین المعروف بشیخ بہاول بن کبیر محمد بن علی الصدیقی برہانپوری کہ تا بیر حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواہر خمسہ سے تھی اور خلافت خواجگان نقشبند یہ حضرت شیخ محترم اللہ المتوکل علی اللہ سے پہونچی ہے جنکا مرقد مبارک لاہور میں زیارتگاہ خلایق ہے اور حضرت میر محترم اللہ کو خلافت حضرت خواجہ محمد مسکین تھی اور انکو حضرت خواجہ محمد ہاشم سے جنکا وصال در ربیع الاول ۱۰۸۷ھ ہجری میں ہوا اور مزار انکا شہر دہبیر[1] میں ہے اور خواجہ ہاشم کو خلافت خواجہ کلاں دہبیری سے اور اُنکو خلافت حضرت خواجہ امکنگی اور اونکو حضرت خواجہ محمد قاضی سے اور وہ اکمل خلفائے خواجہ عبید اللہ احرار سے تھے۔

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | حضرت خواجہ نظام الدین اورنگآبادی چشتی | کاکوری و نگراؤں متصل لکھنؤ ۱۰۰۱ھ | ۱۲ ذیقعدہ شب شنبہ بعد نماز عشا | اورنگآباد[2] | مناقب فریدی تکملہ سیر الاولیا | سلسلہ نسب آپکا بواسطہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہونچتا ہے اور از جانب والدہ ماجدہ بحضرت سید محمد گیسو دراز ملتا ہے آپ بحالت طالب علمی نگراؤں سے دہلی آنکر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی |

نوٹ[1] دہبیر ایک موضع ہے کہ جسکو جوئبار کہتے ہیں۔

نوٹ[2] قدیم نام اورنگآباد اول دہارا نگر پھر دیوگڈھ اُسکے بعد سلطان محمد تغلق نے دولت آباد پھر شاہ عالمگیر نے اورنگآباد رکھا۔

| خاندان | نام معہ خطاب | مقام و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | سنہ ۱۱۴۲ھ مادہ تاریخ شیخ کبیر عمر ۹۰ سال | | شجرۃ الانوار | کے مرید ہوئے اور بعد مجاہدہ تامہ کے خرقہ خلافت حاصل کیا اور صاحب ولایت ملک دکن ہوکر اورنگ آباد میں قیام فرمایا اور ہدایت خلق میں مصروف رہے آپکے ایک لاکھ سے زیادہ مرید ہوئے آپ صاحب ذوق و شوق اور اہل وجد و سماع تھے آپکا مقولہ ہے ؎ انفاس پاس دار اگر مرد عاقلی - ملک دو کون ملک تو اکرد یک نفس ؛ برندہ گردن شیطان خناس - بر مرد انست تیغ پاس انفاس ؛ |

ترا یک حرف بس از جملہ عالم - کہ از جانت نیاید جز خدا دم - اگر تو پاسداری پاس انفاس - بہ سلطانی رسانندت ازاں پاس - اگر یک ذکر گردد صبح تا شام - رسد کارش بفضل حق باتمام و دیگر پاسبان دل شوانددر کل حال - تانیاید ہیچ دزد انجا مجال - ہر خیال غیر حق را دزد داں - این ریاضت سالکان را فرض خوان و دیگر ؎ ہر یک نفس کہ می رود از عمر گوہریست - کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا - یہ مقام عاشقوں کا ہے کہ بغیر کمال عشق کے میسر نہیں ہوتا چنانچہ حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں ؎ عشق آمد شد چو خونم اندر رگ و پوست - تاکرد مرا ازمن پرکرد ز دوست - حضرت رسول صلعم کا فرمودہ ہے لکل شئی صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ تعالی ؎ تا بجاروب لا نروبی راہ - نرسی در سرائے الا اللہ - ایک روز مرزا محمد جعفر نے عرض کی کہ ایک قوال رباب نواز نوکر رکھکر اپنے ساتھ لایا ہوں مجلس آئندہ میں حاضر ہوگا - خواجہ کامل محمد احمد پوری مصنف تکملہ سیر الاولیا نے عرض کیا کہ آیا صدائے رباب کے دوسرے سازوں سے زیادہ تر موثر ہے آپ نے یہ بیت ارشاد فرمائی بیت از کاسہ رباب مرا نغمہ رسید - شد آفتاب ہر کہ ازاں ذرہ چشید - اور پھر یہ دو بیت زبان مبارک سے فرمائی -

بیت خشک تار و خشک چوب و خشک پوست - از کجا می آید این آواز دوست ؛ نے ز تار و نے ز چوب و نے ز پوست - خود بخود می آید این آواز دوست - مقولہ جب پیر کلاہ مرید کو عطا کرے اس راہ میں صادق وہی ہے جو قدر تاقیہ کے جانے ؎ در تاقیہ جملہ عشق و شوق است ہمہ - اسرار جمال دوست و ذوق است ہمہ ؛ چوں بر سر خود نہادی آں مونس دوست - می سوز د عشق او چہ شوق است ہمہ ؛ آپکے پانچ فرزند تھے سب سے بڑے اور خلیفہ اعظم حضرت محمد فخر الدین فخر جہان دوسرے محمد عماد الدین - تیسرے غلام معین الدین - چوتھے غلام بہاء الدین پانچویں غلام کلیم اللہ - آپکا اور آپکے پیر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کا سنہ وفات ایک ہی ہے -

| خاندان | نام معہ خطاب | مقام و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| چشتیہ نظامیہ بہر بہشت فخریہ | حضرت مولینا فخر الدین نام محب النبی فخر جہاں خطاب بن حضرت خواجہ نظام الدین | اورنگ آباد ۱۱۲۶ ہجری بقول ۱۱۲۶ ہجری از اخبار الاخیار | ۲۷ جمادی الثانی بوقت آخر شب ۱۱۹۹ھ خورشید دو جہانی بقول آداب الطالبین ۱۱۹۰ ہجری | دہلی بجوار مزار حضرت خواجہ قطب صاحب عقب مسجد آستانہ واقعہ مہرولی | بمناقب فریدیہ مناقب فخریہ تکملہ سیر الاولیا | آپ عالم بے بدل و درویش بےمثل و خلیفہ اکمل اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی تھے جب آپکے پیدا ہونیکی خبر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کو پہونچی ہے تو انہوں نے تہنیت نامہ تحریر فرمایا اور اپنے ملبوس خاص سے ایک پیراہن آپکے لئے طیار کرکے بھیجا اور تحریر فرمایا کہ نام اس سعید ازلی کا مولانا فخر الدین رکھنا آپ کی عمر سات برس کی ہوئی آپ نے رسول مقبول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ پانچ دانہ قہوہ یعنے بن مرحمت فرمائے جو آپ نے بیدار ہوکر اپنے دست مبارک میں موجود |

نوٹ وجہ تسمیہ محب نبی - از تکملہ سیر الاولیا حضرت مولانا فخر الدین صاحب فرماتے ہیں کہ میں بروز عرس حضرت چراغ دہلی انکے مزار پر گیا حضرت موصوف نے تھوڑا سا لنگر تبرک کا عرس کا مجھے دیکر فرمایا کہ تم محب نبی ہو دیگر وجہ ایک شخص حاجتمند کو عالم رویا میں حضرت خواجہ بزرگ معین الدین نے آپکو کہلا کر فرمایا تھا کہ تجکو انکے پاس جاکر حاجت اپنی چاہنا نام انکا محبت النبی ہے -

| نام بزرگان | نام مسکن یا نسبت | تاریخ بیعت و خلافت | ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حالات نسب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | اورنگ آبادی | | | صحبت سے<br>ہادی فخرالدین<br>ایضاً<br>شیخ جہانگیر<br>ایضاً<br>واقف غیب | | | پائے جسکی پوری کیفیت مناقب فخریہ میں درج ہے پندرہ برس کی عمر میں خرقۂ خلافت پایا سولھویں سال یتیم ہوئے تکملہ سیر الاولیا میں لکھا ہے آپ نے تحصیل علم میاں خان محمد سے کی تھی وفصوص الحکم سبقاً وصدرہ وشمس بازغہ وغیرہ پڑھی تھیں میاں خان محمد بڑے صاحب نسبت تھے کہ جس جگہ کسی مسئلہ فصوص الحکم میں بند ہو جاتے ایک دو گھڑی تک آسمان کی طرف دیکھتے رہتے اور پھر اُس مسئلہ کو فرمایا کرتے تھے یعنے روح مصنف کو حاضر کرکے مسئلہ حل کیا کرتے تھے آٹھہ برس ریاضت شاقہ میں مصروف رہکر کار درویشی تکمیل کو پہونچایا - اور ستر حال کے لئے مائل بفن سپاہگری ہوئے اول |

ہمت یار خاں و نواب نظام الدولہ ناصر جنگ بہادر کی صحبت میں رہے جب راز فاش ہونے لگا تو جانب دیرہ جات پنجاب راجہ کوڑا رام والی ریاست گڈھہ مہاراجہ کے افسر فوج ہوئے راجہ کی لڑائی رئیس[۲] ٹوانہ سے ہوئی لیکن آپ کی توجہ سے وہ لڑائی فتح ہوئی تو آپکی کرامت کا غلغلہ ہوگیا آپ بوقت شب معہ دو کس ہمراہیان کے روانہ ہوکر روضہ منورہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری حاضر ہوئے اور بعد استفادہ روحانیت حضرت خواجہ صاحب اورنگ آباد کا عزم کیا وہاں پہونچکر خواجہ کامگار خاں کے اصرار سے مسند مشیخت پر متمکن ہوئے پھر باشارہ غیبی ۱۱۶۵ھ ہجری میں بعہد احمد شاہ بادشاہ گورگانی[۳] رونق افروز دہلی ہوکر قیام فرمایا اجمیری دروازہ شہر دہلی کے باہر خانقاہ طیار کرائی اس اثنا میں پاک پٹن شریف جاکر معتکف ہوئے و مزارات لاہور و پانی پت سے مشرف ہوکر واپس دہلی رونق افروز رہے - حضرت اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی آپ کے مرید ہوئے اُس زمانہ میں علماء دہلی نے حضرت خواجہ حسن بصری کی ملاقات و بیعت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے بارہ میں بحث اُٹھا رکھی تھی آخر آپ نے مسکوت و کیجا اُنکی بحث کی رد میں کتاب فخر الحسن تحریر فرمائی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلی و مولانا شاہ عبد القادر و مولانا رفیع الدین وغیرہ حضرات نے آپکی ولایت پر اقرار کیا دوسری کتاب عقاید نظامیہ در علم عقاید و رقعات متفرق تصنیف فرمائی روبیہ روزمرہ اوقات کا عجیب و غریب تھا - کبھی کبھی آپکو اور کل متعلقین و وابستگان کو بلکہ حیوان و جانوران کو فاقہ ہوا کرتا تھا اُس روز کا نام نعرہ رکھا ہوا تھا اوس روز بھی ہرگز کسی کی دعوت میں نہیں جاتے اور نہ کچھہ از قسم فتوح و تسخیر پہونچتا تھا - ذات مبارک کریم و رحیم و جواد و شجاع و متواضع و عاقل و عاشق و خوش صورت و خوش سیرت خندان رو و دل کش نگاہ و نرم و خوش سخن و خوش تقریر و جاذب القلوب و غمخوار حریف و ظریف و متین و مستقل و ہمہ دان و ہمہ بین و صادق القول و قانع و متوکل و پُر دل و بامروت و حیا و وفا و دل جود شہنشاہ با تمام مسکینیت و معز سراپا انکسار اس موقع پر حضرت نواب غازی الدین خاں نے کیا اچھا فرمایا ہے اوصاف جملہ آپکے دونوں جہاں سے اوانہیں ہو سکتے چہ جائے خامہ و زبان اور اطوار برگزیدہ آپکے بصد داستان نہیں سماتے چہ محل چند فقرہ ایں شکستہ بیان - اس بیت کے معنی میں[۵] برزخ ذات و صفات و مدت و تحت و فوق - میغرائید طالبان راکل نفس فوق شوق - فرمایا ذات و صفات و مدت و تحت و فوق برزخ کو جانتے ہو باقی تفصیل مرشد سے معلوم کریں - وقت وصال مولانا صاحب کے مشائخان دہلی و خلفائے سید صابر بخش صاحب حضرت کے حضور میں حاضر ہوگئے اور دریافت کیا کہ آپ کے بعد آپکا خلیفہ و سجادہ نشین کون ہوگا فرمایا میانصاحب نور محمد مہاروی باقی رسم ظاہری کے لئے تمکو اختیار ہے جسکو چاہو بٹھا دو - جنازہ بڑی دھوم دھام سے اُٹھایا گیا حضرت اکبر شاہ بادشاہ و حضرت ابو ظفر بہادر شاہ ولیعہد راجہ کے بازار کے پاس سے ہمراہ ہوئے

نوٹ - اب یہ علاقہ داخل ضلع مظفرگڈہ ہے ع[۲] ٹوانہ ایک قوم ہے ضلع شاہپور پنجاب میں اور اُسوقت میں شاید ملک فتح خان ٹوانہ معروف موتیوں والا ملک سٹہ ٹوانہ میں تھا بمولف ع[۳] گورگانی وہ ہوتا ہے جو والدین کی جانب سے بادشاہ ہوتا چلا آیا ہے -

| نام شاخ | نام صاحب خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ...در دوست ہوئے ہمراہ جنازہ تا قطب صاحب گئے روز سیوم بسبب عدم موجودگی مولانا قطب الدین صاحب آپکے صاحبزادہ کے سید احمد صاحب کو گدی پر بٹھا کر رسم تعزیت ادا کردی گئی تھی - آپکے خلفار کے تین طبقہ ہوئے ایک وہ کہ جنہوں نے ترک تجرید کے ساتھ عبادت حق میں عمر بسر کی دوسرے جنہوں نے اپنی اوقات کو کچھ وعظ و پند و درس تدریس علم دین و عبادت حق میں مشغول رہے مایل بہ پیری و مریدی نہیں ہوئے تیسرے حضرات عالیہ درجات جنہوں نے لاکھوں بندگان خدا کو راہ ہدایت فرماکر راستہ مستقیم دکھایا اور سلسلہ جاری رکھا و بمرتبہ ولایت و غوثیت و قطبیت و قطب المداریت و ابدالیت پہونچایا اور وہ حضرات یہ ہیں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی - مولانا عماد الدین سید محمد المعروف میر محمدی دہلوی - مولینا قطب الدین آپکے صاحبزادہ جنکا منفرد و مفصل حال ذیل کا بمحل تحت میں قلمبند کیا جاتا ہے - مولوی بدیع الدین انکی خلیفہ آپکے تھے اُنسے بہت کچھ فیض جاری ہوا ہے بعد اُنکے اُنکے خلیفہ سید میر عیوض علی دہلوی سجادہ نشین ہوئے اُنکے خلیفہ مولانا ظہیر الدین کرانوی کار خلافت انجام دیکر ۱۲۸۰؁ ہجری میں انتقال کرگئے قصبہ بنت میں مدفون ہوئے - مولانا شمس الدین انکا مزار اجمیر شریف میں ہے اور اُنکے خلیفہ حاجی میر لعل محمد دہلوی اُنکے بعد مرزا بخش اللہ بیگ سجادہ نشین ہوئے حاجی میر لعل محمد کو حضرت مولانا فخر صاحب سے بھی بیعت تھی - مولانا میر ضیاء الدین جے پوری کہ نہایت بزرگ صاحب کرامات گذرے ہیں مزار جے پور میں ہے - شاہ عبد الوہاب بیکانیری - شاہ محمد غوث کیرت پوری قاضی احمد علی بھوپالی یہہ تینوں سوخر الذکر صاحب سلسلہ ہیں سید شاہ ادادانی دہلوی قادری کہ اُنکو ابائی سلسلہ قادری میں بھی بیعت تھی اور حضرت مولانا صاحب کی آپ پر کمال نظر عنایت تھی بلکہ محبوب فخری مشہور تھے - قاضی علی حید ر ساکن راوی آپ پنجاب میں بڑے مشہور عارف باکمال و نازک خیال و شاعر بیمثال ہوئے ہیں آپکی ریختی و رباعیاں کافیاں پر مضمون ملک پنجاب میں زبان زد خاص و عام ہیں - |
| چشتیہ نظامیہ فخریہ | مولانا عماد الدین سید محمد عرف میر محمدی | | ۱۲۴۲؁ھ | شاہجہان آباد عرف دہلی بھوجلا پہاڑی قریب چتلی قبر | تذکرۃ الفقرا | آپ صحیح النسب سادات عظام و رؤسائے ذوی الاحتشام و علمار عالیمقام دہلی سے تھے عالم شباب میں حضرت مولانا فخر الدین سے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا اور تکمیل کو پہونچانے علم الہی و تربیت و رہنمائی شاہزادگان والاشان دہلی و دیگر مریدان و معتقدان فخر جہان کے مقرر ہوئے حضرت محمد سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ دہلی اخیر بادشاہ خاندان تیموری آپکے ہاں عرس کے موقع پر حاضر ہوا کرتے تھے آپکو اپنے ماموں سید فتح علیشاہ دہلوی قادری سے بھی نعمت پہونچی تھی - حضرت شیخ ابراہیم ذوق استاد ظفر آپ کے مریدوں سے تھے - |
| ایضاً | حضرت مولانا قطب الدین | | ۱۸ محرم ۱۲۳۳؁ھ | | تکملہ سیر الاولیا | آپ فرزند ارجمند حضرت مولانا فخر صاحب تھے اور مہار شریف خدمت میں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی حاضر ہوکر خلافت و اجازت پائی تھی حضرت مہاروی صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ ہمنے حضرت مولانا فخر الدین صاحب سے پایا تھا وہ سب کا سب صاحبزادہ صاحب یعنے مولانا قطب صاحب کو سپرد کردیا - |
| ایضاً | حضرت مولانا شاہ نیاز احمد | ۱۱۴۷؁ھ | ۱۲۵۰؁ھ ۶ جمادی الثانی عمر ۱۰۳ برس | بانس بریلی | مناقب فریدیہ | آپ خلفائے راسخین حضرت مولانا فخر الدین و عظمائے اولیائے متاخرین تھے - آپ خورد سالی میں یتیم ہوئے سایہ عاطفت مولانا صاحب میں پرورش فرمائی - اور خرقہ خلافت پایا آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھی حضرت سید عبد اللہ بغدادی سے |

| نام خاندان | نام صاحب حالات مع لقب | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | بھی خلافت تھی آپ شاعر بتخلص نیاز تھے آپکا دیوان فارسی و اردو با محاورہ ہے جس سے بوے عشق مہکتی آتی ہے حضرت کے صاحبزادہ شاہ نظام الدین سجادہ نشین تھے جو سنا ہے کہ اسی سال ۱۳۲۱ھ ہجری میں فوت ہوئے ہیں اور قدم بقدم اپنے والد بزرگوار کے رہکر داعی اجل کو لبیک کہا ہے اور مولوی محمد سمیع آپکے بڑے خلیفہ زبردست گذرے ہیں اُنکے مرید میاں مستان شاہ کابلی تھے جو ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ ہجری میں فوت ہوئے مزار اونکا روبروے دروازہ قدم شریف متصل نقارخانہ واقعہ دہلی چبوترہ پر ہے آپ شاعر بھی تھے مثنوی روم کی بحر پر آپ نے ایک دو دفتر بنائے تھے اور دیوان فارسی بھی آپکا تصنیف ہے مولف کو بھی آپ سے فیض صحبت دہلی سے اجمیر شریف عرس کے موقع ہمراہ رہنے سے حاصل ہوا تھا آپکے تین صاحبزادہ ہیں بڑے صاحبزادہ عبد الحکیم نام سجادہ نشین آپکے ہیں اور آپکے بڑے مریدان با اعتقاد سے محرم علیشاہ چشتی وکیل ہیں جنکی سعی جمیلہ سے ہرسال آپکا عرس ہوتا ہے اور مجلس قوالی گرم رہتی ہے ۔ |
| چشتیہ نظامیہ فخریہ | حضرت مولانا خواجہ نور محمد مہاروی نام آپکا اصل لقب نور محمد بن ہند ا؟ | چوٹالہ مہار شریف سے تین کوس سمت مشرق ۴ ارمضان ۱۱۴۲ھ | ۳ ذالحجہ ۱۲۰۵ھ مادہ تاریخ حیف واویلا جہان بے نور گشت عمر ۶۳ سال | قبر تاج سرور مہار شریف سے تیس کوس جانب جنوب بستی چشتیاں میں | مناقب المحبوبین مناقب فریدی تکملہ سیر الاولیا تذکرۃ المشائخ | آپ قوم کے کہرل تھے یہ ایک شاخ قوم نہوارکی ہے جو ہندوستان میں مشہور ہے اس قوم میں پہلے بھی بڑے بڑے خدا پرست و عاشقان باوفا ہوتے ہیں ۔ چنانچہ عاشق صادق مرزا بھی اسی قوم سے ہوا ہے آپ مادرزاد ولی تھے چنانچہ شاہ فتح دریا کو نکارہ یعنے نیکوکارہ نے کہ (خلیفہ عبداللہ جہانیاں نیکوکارہ اور وہ خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں کے تھے صاحب سجادہ اور غوث وقت تھے) اور نیز حافظ احمد ساد سے چیرہ والہ نے خبر دی تھی کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ عاقل بی بی صبیہ مسمی کمال قوم جہٹہ متوطن قصبہ پھولیرہ کے ہاں غوث وقت پیدا ہونگے جہان کو اُنکا فیض پہونچے گا ؎ تاباں چو گشت مہر ز نور محمدی ٭ پر نور شد سپہر ز نور محمدی ٭ |

پر فرح گشت مادر گیتی ز مقدمش ۔ روشن نمودہ چہرہ ز نور محمدی ٭ آپ نے حافظ مسعود صاحب مہاروی سے پانچ برس کی عمر میں قرآن شریف پڑہا اور پھر حفظ کیا اور تحصیل علم کے لئے موضع بڈہیران وڈیرہ غازیخان وغیرہ مسافرت اختیار کی اور تا شرح ملا علم حاصل کیا بعد اُسکے برفاقت حضرت محکم دین سیرانی کہ وہ بھی اولیاء زمانہ و بدلائے وقت سے تھے لاہور پہونچکر تحصیل علم کے بعدہ دہلی میں حضرت مولانا فخر صاحب کے مرید ہوئے اور علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی حضرت مولانا فخر صاحب عرس حضرت گنجشکر پر پاکپٹن شریف تشریف لیگئے اور آپ سے فرمایا کہ عرس میں ابھی عرصہ باقی ہے تم کو آٹھ روز کی رخصت ہے مہار جاکر اپنی والدہ سے ملاقات کر کے چلے آؤ حسب الارشاد مرشد سولہ سال کے بعد آپ مہار تشریف لائے اور والدہ ماجدہ کے قدمبوس ہوئے ؎ خورم آں لحظہ کہ مشتاق بیار برسد ۔ آرزومند نگارے بہ نگارے برسد ٭ بعد آٹھ روز کے آپ پاکپٹن شریف واپس تشریف لائے اُسوقت حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ میانصاحب اب آپ کو خدمت معاف ہے میں آپکو دوسری خدمت پر مامور کرتا ہوں اور ڈیرہ اپنا برج نظامی میں کرو اور وہاں مشغول رہو اور منصب خلافت عطا فرمایا اُسوقت سے جو کوئی واسطے مرید ہونیکے یا برائے قضائے حاجت دینی و دنیوی مولانا فخر صاحب کے پاس آتا تو آپ فرماتے میانصاحب نور محمد سے کہو اور مرید ہو چنانچہ اُسی سال بہت لوگ پاکپٹن شریف آپکے مرید ہوئے ۔ حضرت مولانا صاحب بعد عرس بھی دو ماہ تک پاکپٹن شریف رہے اور آپ باجازت مرشد خود پھر مہار شریف واسطے ملاقات

نوٹ تاج الدین سرور بن دیوان بدر الدین سلیمان بن حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر ہیں ۔

## مختصر حالات

اپنی والدہ ماجدہ کے رہتے بعد دو ماہ واپس پاکپتن شریف ہوئے اُسکے بعد چہہ مہینے دہلی حاضر حضور اور چہہ مہینے مہار شریف رونق افروز رہتے حضرت مولانا صاحب نہایت مہربانی اور عزت سے پیش آیا کرتے جسکی وجہ سے پیر بھائیوں کو حسد تھا جسپر حضرت فخر صاحب نے یہ فرمایا تھا **دوہیرہ** تن مکی من جہیر نا سرت بلو ون ہار - ماکن بجالی لیگیا چہاچہہ ہیو سنسار ؛ مطابق اس دوہرہ کے نواب غازالدینخاں نے اپنی مثنوی میں لکھا ہے **ے** شیخ در حق او چنیں فرمود - کین زماہر چہ بودہ است ربود ؛ نیز ارشاد زان شہ دین است - کیں زماں قطب وقت خود این ست ؛ ہم بگفتہ کزیں جہاں آرا - شدہ امید مغفرت مارا - پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نعمت جوکہ سینہ بسینہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر ایک دوسرے کو حضرات چشت میں پہونچتی رہی تھی وہ حضرت میانصاحب قبلہ عالم کو مولانا فخر صاحب سے حاصل ہوئی - نقل ہے کہ ایک روز حضرت مولانا فخر صاحب نے آپکو دیکھکر فرمایا کہ اے نور محمد سبحان اللہ کجا دکہن کجا پاکپتن قدرت پروردگار کو دیکھنا چاہیئے کہ مجکو دکن سے اور تمکو پاکپتن سے لایا اور یہ سنجوگ جوڑا اور یہ شعر پڑھا **ے** حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم - زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی - جسکو آپکے سلسلہ میں خلافت ملتی ہے اُسکو ضرور فتوحات ظاہری و باطنی حاصل ہوتے ہیں اور دل غنی ہوجاتا ہے **کلمات طیبات** - جو کوئی منہیات وغیر شرع سے پرہیز نکرے کہ یہ اول منزل ہے کسطرح دوسری منزلوں میں پہونچ سکتا ہے اور جو لوگ بمرتبہ بقا باللہ پہونچگئے ہیں کہ اعلیٰ و آخر مقام درویشوں کا ہے وہ بھی ہاتہہ اپنا حبل المتین شرع سے نہیں اُٹھاتے و روز و شب مجاہدہ و اشغال مبتدیان مشغول ہیں - نہایت قدم سالکان ہدایت اوست النہٰی وارد و اول العوام آخر الخواص ہمیں اشارت است - اہل اسرار و انوار و کشف قلوب یا کشف قبور یا عالم مثال وغیرہ کو اسطرح پنہاں کرتے ہیں جیساکہ عورت اپنے حیض کو - اکثر اوقات یہ بیت آپکی زبان زد تھا **بیت** مگو کہ پیر شدی ذوق عاشقیت بماند - شراب کہنہ ما مستی دگر دارد - **دیگر** تا مست نگردی نکشی بار غم یار - آرے شتر مست کشد بار گراں را - **دوہرہ** بھلا ہوا پر میرے سر سے ٹلی بلا - جیسی بھی ویسی بھی اب کچھ کہا نجائے -

(**ارشادات**) معصیت منافی وحدت نہیں ہے جس کسی نے اقرار وحدت زبان سے اور تصدیق دل سے کیا دیگر امر کوئی نہیں کہ موجب زوال وحدت ہووے کسی نے عرض کی کہ احوال جسد اولیا قبر میں کسطرح ہوتا ہے فرمایا جسد اولیا حکم روح رکھتا ہے جہاں روح اُن کی ہوتی ہے وہیں جسد بھی اُنکا ہمراہ ہوتا ہے چنانچہ عالم ابدال روح اُنکی جسد کے ساتھ پرواز کرتی ہے کسلئے کہ روحانیت اُنکی جسد پر غالب ہوجاتی ہے ایسے شخصوں کی نسبت لفظ ممات کہنا لازم نہیں آتا جسجگہ ارواح اولیا ہوتی ہے جسد اونکا بمنزلہ ظل ہمراہ ہوتا ہے اور تعلق روح کا قبر میں بقدر مؤانست ہے - السخاوت عند القلب والعفو عند القدرۃ یہ دونوں امر بزرگ اور بہت خوب ہیں ارواح ہمہ کسان نیک و بد اپنے گھر میں آتے ہیں اور کلام اللہ ارواح کو مرغوب ہے لیکن نان و طعام بھی وہاں بہت مطلوب ہے کہ عیوض اُوسکا جلد اور خوب اُنکو پہونچتا ہے فرمایا اگر طعام و کلام بہ بیت روح کسی خاص آدمی کے کرکے بخشیں روا ہے اور اگر بارواح دیگراں ہم بخشیں روا ہے لیکن آپ بہ نیت شخص معین مخصوص کرکے پڑہتے تھے فرمایا جاہلان کلام پڑہنا نہیں جانتے اور عالمان روٹی نہیں دیسکتے - آپ کا سجع مہر کا یہ تھا - ز نور محمد جہاں روشن است -

ترکیب پڑہنے درود شریف کے جو حضرت مولانا فخر صاحب نے آپکی والدہ صاحبہ کے لئے بنا بر داخل ہوتے مجلس و رویت حضرت رسول اللہ صلعم تحریر فرمائی اول نماز فجر بوقت غسق یعنے اول وقت پڑہ کر اس درود کو بلا تعداد تا نماز اشراق یک جلسہ پڑہیں والا دویم و سویم جلسہ کریں درود شریف یہ ہے - بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللہم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ و اہلبیتہ واصحابہ کلہم بارک وسلم وصل وسلم علیہ یعنے وبارک وسلم کو بغیر واؤ اول صرف بارک وسلم پڑہے **نقل ہے** ایک قاضی قصبہ واجل قریب کوٹ مٹہن آپکا مرید تھا اُسنے عرض کی کہ میں حضور سے ایک وعدہ چاہتا ہوں اگر قبول ہو فرمایا ہاں قبول ہے کہو عرض کی جسوقت میں فوت ہوں میرے جنازہ کی نماز حضور پڑہیں فرمایا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا خدا کا کرنا ایسا ہوا

| خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حالات نسب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

قضاکار آپ کا انتقال قاضی سے پہلے ہوگیا قاضی نے وعدہ کا خیال کرکے بہت افسوس کیا مگر یہ خیال کرکے کہ آپکو حق تعالے نے حیات جاودانی بخشی ہے اور قدرت رکھتے ہیں کہ آپ کی ارواح میرے جنازہ پر آکر موجود ہو جاوے اور نماز جنازہ کی پڑہے لیکن پیش امام ہونا کیونکر ہوگا اسی خیال میں کچھ مدت کے بعد قاضی فوت ہوگیا اور نماز جنازہ کا وقت آیا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سوار گھوڑا دوڑائے پانچ چار آدمیوں کے ساتھ چلے آتے ہیں۔ جب قریب آئے تو معلوم ہوا حضرت مولانا صاحب ہیں مریدان نے قدمبوسی کی خدا کی قدرت سے اُسوقت آپکا فوت ہونا سب کو بھول گیا تھا بلکہ زندہ ہونا سب کے منقوش خاطر ہوگیا آپ جنازہ کی نماز پڑہ کر نظروں سے غائب ہو گئے اُسوقت لوگوں نے جانا کہ حضرت تو چند مدت سے فوت ہو چکے ہیں لیکن ایفائے وعدہ کے لئے تشریف لائے تھے اور نقل زبانی اُس شخص کی ہے جو نماز جنازہ میں حاضر تھا **نقل ہے** جب نواب نظام الملک غازالدینخاں علی گوہر شاہ عالم بادشاہ دہلی سے بے ادبی کرکے دہلی سے چلے گئے تھے جابجا پھرتے رہے کسی جگہ اُنکو قرار نہیں آتا تھا اور لوگ بخوف بادشاہ آپکو رہنے نہیں دیتے تھے یہانتک کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں گئے وہاں بھی نہ ٹھر سکے آپ مولانا صاحب کے مرید و ماذون و مجاز بھی تھے اور شاعر نظام تخلص رکھتے تھے چنانچہ یہ دوہرہ اُنکا ہے۔ **دوہرہ** مکہ مدینہ جائے کر کیا طواف نظام۔ سیس نوایا فخر کو لے لے اُسکا نام ❊ کل شسٹ میں کرت ہیں بسم اللہ کر کام۔ ہمکو بسم اللہ ہیو فخر تمہارا نام ❊ پس جب دیکھا کہ میرا قیام مکہ مدینہ میں بھی مشکل ہے۔ حضرت قبلہ عالم نور محمد صاحب کی خدمت میں جو پیر بھائی آپکے تھے آکر قیام کیا اور حضرت موصوف نے بہت تسلی دیکر اپنی صحبت میں رکھا آپکی صحبت کے اثر سے واصلان حق کے درجے کو پہونچے اور آپ سے خلافت حاصل کی نواب موصوف کی تصانیف مثل رسالہ اسماء الابرار و ثنوی و غزلیات و رباعیات وغیرہ اور ایک دیوان ہے جسمیں غزلیں لطیف اور با ذوق ہیں۔ چنانچہ ایک غزل بطور نمونہ درج ہوتی ہے **غزل** سہ و مہر جلوہ بیا بیا بحریم دل بہہ جائے تو۔ کہ نگنجد این دل آشنا بمیان خانہ سوائے تو ❊ گل گلشنے بہ روشنی بکرشمہ برزدہ دامنے۔ تو عزیز جان و دل منے دل و جان من بفدائے تو ❊ برہت چو ذرہ فتادہ ام برخ تو دیدہ کشادہ ام۔ ز دل ستم زدہ دادہ ام ہوس جہاں بہوائے تو ❊ دم کان دہائی تو از درم بنشستہ بہر تو بر درم۔ نرود خیال تو از سرم قسمم باین کف پاے تو ❊ تو نظام شاہ شہان شدی چو ازان بفخر جہاں شدی۔ چو غلام خویش نگہبان شدی نگہے بس است بہائے تو ❊ **دیگر ارشادات** فرمایا شیخ اپنے پاس سے اُس شخص کو دور کرتا ہے جو قابل تلقین و لایق تکمیل دوسروں کے ہو جاوے فرمایا اہل شہود جو منکر جود ہیں معلوم ہوتا ہے وہ قائل ہیں اگر اُنکو فی الواقع شہود ہوتا تو پھر وہ کسطرح منکر وجود ہوتے۔ فرمایا اگر کسی سے مخلوق خوشحال ہووے حق تعالے فرماتا ہے کہ مجکو خوشحال کیا سب اس بات کے قایل ہیں و جانتے ہیں **فرمایا** سب آدمی زبان سے اپنے تئیں مریض کہتے ہیں لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آتا کہ طالب معالجہ ہو والا دوا بہت اور طبیب بہت ہیں **ع** عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد۔ اے خواجہ درد نیست و گرنہ طبیب ہست ❊ **فرمایا** فنا ر تمام عبارت نفی خواطر سے ہے **فرمایا** درود شریف اگرچہ بلا حضرت رسول صلعم ہے کہ پڑھنے کے ساتھ ہی راجع بآنحضرت صلعم ہوتی ہے لیکن حضرت مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ درود مولا کیطرف سے نیا بنا پڑہنی چاہیے **فرمایا** اگر سالک ہمیشہ پیر کی خدمت میں آتا رہے اور ہر روز آنیکو روز اول ہی جانے اُسکا کام سر انجام پذیر ہوتا ہے اگر دوسرے روز کو دوسرا روز سمجھے تباہی میں پڑ جاتا ہی **نقل ہے** کسی نے آپ سے پوچھا علماء تعظیم کفار نہیں کرتے اور اہل اللہ تعظیم ہر مومن و کافر کرتے ہیں حالانکہ حقیقت و شریعت میں مخالفت نہیں ہے **فرمایا** نظر علماء ظاہر کفر کفار پر پڑتی ہے اور اہل اللہ تعظیم اُنکی حقیقت کی کرتے ہیں کیونکہ اُنکی نظر میں حقیقت ملحوظ ہوتی ہے یعنے علماء ظاہر اوپر فعل کفار کے نظر ڈالتے ہیں اور اہل اللہ کی نظر اُنکی مظہریت پر پڑتی ہے۔ آپکے تین صاحبزادہ ہوئے۔ بڑے صاحبزادے حضرت نور الصمد جنکی بیعت حضرت مولانا فخر صاحب سے تھی قوم مہار انکے ہاتھ سے شہید ہوئے منجھلے صاحبزادہ حضرت نور احمد اُنکی بیعت آپ سے یعنی مولانا نور محمد مہاروی والد خود سے تھی اور بعد شہادت اپنے بھائی کے مسند نشین ارشاد ہوئے چھوٹے صاحبزادہ حضرت نور حسن جنکی بیعت حضرت

| خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

قاضی محمد عاقل سے تھی ان تینوں صاحبزادوں کے مزار حضرت مولانا نور محمد صاحب کے روضہ میں ہیں آپکے صاحبزادوں کی کثیر اولاد ہوئی۔ بنظر اختصار شجرہ کی شکل میں قلمبند ہوتی ہے۔

## صاحبزادہ عبدالصمد اور انکی اولاد

| نور حسن | غلام نبی | غلام مصطفیٰ |
|---|---|---|
| غلام الٰہی ۱ عبداللہ ۲ اللہ بخش ۳ | عبدالغفور ۱ عبدالستار ۲ محمود ۳ | عبدالرحمٰن ۱ عبدالرحیم ۲ |

## صاحبزادہ نور احمد اور ان کی اولاد

| خواجہ محمود ۱ سجادہ نشین | | | غلام فرید ۲ | | | | | نبی بخش ۳ | | خدا بخش ۴ | | قادر بخش ۵ | گنج بخش ۶ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نور بخش ۱ سجادہ نشین | غلام قطب الدین ۲ | غلام فخر الدین ۳ | امام بخش ۱ | غلام دستگیر ۲ | غلام رسول ۳ | غلام صدیق ۴ | کمال الدین ۵ | میاں اللہ داد ۱ | غلام حسین ۲ | محمد حیات ۱ | محمد شریف ۲ | سراج الدین | + |
| نور جہانیاں سجادہ نشین | + | ایک لڑکا | کریم بخش | | | | | | | | | | |
| خواجہ محمد یوسف سجادہ نشین | | | محمد عارف ۱ محمد ناصر ۲ | | | | | | | | | | |

آپکی ارادت حضرت اللہ بخش صاحب سے تھی۔

## صاحبزادہ نور حسن اور انکی اولاد سکونت بگہیران میں رکھتے ہیں

| نظام بخش ۱ | | تاج محمود ۲ | نصیر بخش ۳ | | عمر بخش ۴ | غلام قادر ۵ | غلام علی ۶ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| احمد بخش | غلام محمد | نور الحق ۱ | فضل حق ۱ سجادہ نشین | عبدالحق ۲ | + | الٰہی بخش | |

**نوٹ** - واضح ہو کہ آپ کے یعنے حضرت مولانا نور محمد صاحب کے دہلی سے تشریف لانیکے ماقبل ملک سندھ و مہار شریف و بہاولپور و ملتان وغیرہ گرد نواح میں سلسلہ قادریہ و سہروردیہ کا بڑا زور تھا بعد حضرت گنجشکر اور انکے خلفاء کے سلسلہ چشتیہ کا چنداں فروغ نہیں رہا تھا بلکہ اکثر علماء اس خاندان کے منکر تھے و سماع و سرود اور حالت و وجد کے حد سے زیادہ منکر تھے اور ذوق و شوق کے نعمت سے محروم تھے پس اول جنے بعد حضرت گنجشکر اور ان کے خلفاء و اولاد کے اس ملک پر سکہ بٹھایا وہ حضرت خواجہ نور محمد صاحب ہی تھے اور اس آفتاب جہانتاب کے فیض سے ہزارہا ذرہ مثال شمس تاباں ہوئے اور کسیکو انکار سماع اور وجد کا نہ رہا اور جوق جوق گروہ علماء نے آنکر حلقہ اطاعت و غلامی آپ کا گردن میں ڈالکر داخل سلسلہ چشتیہ نظامیہ ہوئے۔

| نام سلسلہ | نام صاحب حال | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وصال | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| چشتیہ نظامیہ فخریہ | حضرت خواجہ نور محمد ثانی مشہور نارو والہ بن صالح محمد | | ۱۰ جمادی الاول ۱۲۸۰ھ مادہ تاریخ چراغ | حاجی پور ملک سندھ چاہ نارو والہ | مناقب المحبوبین بحوالہ خیر الاذکار مناقب فریدی | آپ توم کے پڈہایہ (سورت اعلی کا نام ہے) ہیں نسب آپکا بچند واسطہ عمر بیانی بحضرت عمر الخطاب پہونچتا ہے آپ سب سے مقدم اعظم خلفائے حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی سے تھے آپ نے اپنے وصال کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ بوقت مرگ تین امر بجالاویں اول قوالوں کو غزلہائے عشقیہ کہنے کے لئے حاضر رکھیں دویم گوسفند عین نزاع کیوقت ذبح کریں کہ موجب سہولیت سکرات موت ہی تیسرے چند نفر اقربا حلقہ کرکے ذکر اللہ اللہ کرتے رہیں کیونکہ خود بدولت طاقت ذکر لسانی |

نہیں رکھتے تھے بعد آپکے آپکے صاحبزادہ میاں غلام رسول سجادہ نشین ہوئے اُنکے بعد اُنکے صاحبزادہ حافظ محمد سجادہ نشین ہوئے کہتے ہیں وقت وصال سے دفن کرتے تک ذکر ہُو ہُو جاری تھا نواب غازالدین خاں نے زبانی محمد بخش سنا تھا۔

| نام سلسلہ | نام صاحب حال | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وصال | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ایضاً | حضرت قاضی محمد عاقل بن قاضی مخدوم محمد شریف | | ۸ رجب ۱۲۲۹ھ ہجری سے مادہ تاریخ دو سی ہشتم بود از ماہ رجب | کوٹ مٹھن ملک سندہ کا قصبہ ہے ضلع ڈیرہ غازیخاں میں مٹھن خاں زمیں کے نام سے | مناقب المحبوبین بحوالہ خیر الاذکار و تذکرۃ المشائخ مناقب فریدی | آپ توم کے گوریجہ منسوب بہ کوبن ہنوں کے ہیں اصل میں آپ قریشی فاروقی ہیں جب حضرت قبلہ عالم مہاروی بعد بیعت کرنے نور محمد نارو والہ بسمت حاجی پور تشریف لیگئے تو آپ نے وہاں جاکر دولت بیعت حاصل کی تھی اور چندروز کے مجاہدہ و ریاضت کے بعد بمرتبہ تکمیل پہونچکر بخلعت خلافت مشرف ہوئے آپ صاحب وجد و سماع تھے آپکو اس غزل ہلالی پر اکثر حالت ہوا کرتی تھی **غزل** ساقیا جامے بدہ تا مست لا یعقل شوم۔ شاید از غمہائے دوراں لحظۂ غافل شوم + بسملم کردی و دارم شوق شمشیرت ہنوز۔ کاش گردم زندہ بار دگر بسمل شوم + میل ابروے تو دارم قبلۂ من روئے تو۔ کافرم گر من بمحراب دگر مایل شوم + ایکہ میگوئی ہلالی بعد ازیں بیدل مشو۔ دل چہ کار آید مرا بگذار تا بیدل شوم + **نقل ہے** آپ کو |

خواب میں زیارت حضرت سرور کائنات رسول صلعم ہوئی اُسکے بعد سے آپ کا سایہ جسمی نہیں تھا آپ نے واسطے ستر حال کے روشنی آفتاب و مہتاب میں چلنا موقوف کردیا تھا اور اسیواسطے آپ نے حجرہ سے لیکر مسجد تک ایک چھپر ڈلوادیا تھا اُسکے سایہ میں آپ مسجد کی آمدرفت رکھتے تھے **نقل ہے** لنگر موافق اندازہ اور خرچ طیار ہوچکا تھا کہ بہت سے فقیر اندازہ سے زیادہ آگئے طعام کم اور غلہ ندارد کی اطلاع باورچی نے دی۔ آپ نے فرمایا کچھہ مضائقہ نہیں آپنے لونگی کندھے پر سے اُتار کر فرمایا لیجاؤ اور کُل کھانا ایک جگہہ کرکے اُسپر ڈھانک دو اور بسم اللہ کہکر کھانا تقسیم کرو چنانچہ ایساہی کیا اور بعد تقسیم بھی کچھہ کھانا بچ رہا لنگری خوشی سے دوڑا آیا اور عرض کی حضور کی کرامت اور لونگی کی برکت سے سب کو لنگر پہونچگیا فرمایا توبہ کر میری کرامت اور لونگی کی کیا برکت یہ خواص و برکت بسم اللہ شریف کی ہے۔

**نوٹ** ۔ وجہ تسمیہ قوم گوریجہ یہہ ہے کہ آپکے ابا و اجداد علماء و فضلا و صاحب کرامات ہوتے ہیں چنانچہ آپکے اجداد سے ایک شخص ایکروز مسجد میں آئے اور دریافت کیا کہ کسینے اذان دی ہے لوگوں نے کہا نہیں آپ نے کوزہ گلی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کوزہ تو ہی اذان کہدے پس آواز اذان اُس کوزہ گلی سے برآمد ہوئی اور کوزہ کو بزبان سندہی گورا بفتح کاف و سکون واؤ کہتے ہیں اور لفظ کہنے کو زبان سندہی میں جو بفتح جیم و سکون واؤ کہتے ہیں پس دونوں لفظوں کو جمع کیا گوراجو ہوا یعنی کوزہ بگو رفتہ رفتہ وہ لفظ غلط العام فصیح گوریجہ ہوگیا

| نام بزرگ | نام پیر و مرشد | تاریخ ولادت و بیعت | تاریخ وفات | مقام مزار | سن عمر | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

چند لوائح از تکملہ سیر الاولیا کہ آپ سے حضرت گل محمد صاحب احمد پوری نے سبقًا پڑہی بروے اختصار بر بیہ بر بیہ و مسئلہ مسئلہ کہ خالی فایدے سے نہیں حوالہ قلم ہیں۔ گل محمد احمد پوری فرماتے ہیں کہ میری تعلیم کیوقت آپ نے یہ بیت حافظ شیراز پڑہا ؎ گفتمت کہ ہمہ سال مے پرستی کن۔ سہ ماہ می خور و نہ ماہ پارسائی کن ٭ پس اُس روز سے سب فرمودہ پیر خود تین مہینے کامل ہر سال میں حاضر حضور حجرہ شیخ میں رہتا دیگر آپ نے اس بیت کے معنی ؎ برزخ و ذات و صفات مدو شد۔ و تحت و فوق۔ می فزاید طالبا نرا کل و نفس ذوق و شوق ٭ یہ فرمائے کہ معنی متعارف ذکر جہر و ذکر سہ پایہ سے مشروط ہیں اسکے سوا دوسرے معنی فرمائے جو شغل البرزخ میں کام آتے ہیں یعنے برزخ خود کو ذات حق و صفات الہی جانے و مد یعنے دراز جانے کہ عرش سے فرش تک پہونچا ہے اور شد یعنے عریض دیکھے کہ تمام جہت کو محیط ہے و فوق و تحت جانے **لامعہ دیگر** ایک روز ایک شخص نے آپکی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ اگر میں کسی پر نظر اور توجہ کروں تو تاثیر اُسکی فورًا اُس شخص میں پیدا ہوجاتی ہے آپکی خدمت میں اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ اس مرتبہ سے زیادہ استعداد پیدا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ تم کو حاصل ہے میں تو کچہہ نہیں ہوں اگر باور نہیں تو میں کلام اللہ پر ہاتھہ رکہکر حلف اُٹھاؤں وہ شخص یہ سنکر رخصت ہوا آپ نے خواجہ گل محمد کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ موثر حقیقی خدا تعالیٰ ہے دوسرا اوسکے سوا کون ہے کہ اثر کرے جو کوئی نسبت تاثیر اپنی طرف سے جانے اُس سے کیا ہوگا اور کیا نتیجہ نکلیگا **فرمایا** فنا میں تعین نظر سالک سے اُٹھ جاتا ہے لیکن حقیقت مرتفع نہیں ہوتی۔ اور حکم امکانی باقی رہتا ہے۔ حضرت غوث بخش صاحب تحفہ غوثیہ حاضر مجلس تھے آنھوں نے پوچھا حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں ؎ قدم زنگ حدوث از جان او شست۔ وجوب آلایش امکان او شست ٭ پھر اُسکے معنی کیا ہونگے فرمایا مولانا جامی نے زنگ حدوث و آلایش امکان کو شستہ کہا ہے نہ یہ کہ نفس امکان و حدوث اوٹھہ گیا **فرمایا** جو کوئی شیخ کے ساتھ بیعت کرتا ہے اعمال اُس مرید کے شیخ کی طرف منسوب ہوتے ہیں الحمد للہ کہ مجکو اس امر سے مخلصی ہے اس کلام سے مستمعین کو تعجب و استغراق ہوا کہ آپکے ہزار در ہزار غلام ہیں ذات مبارک کس طرح سے عہدہ بر اس سے ہوسکتی ہے آپ نے اس نکتہ کو اس طرح پر انکشاف کیا کہ سلسلہ ہمارا قطعی صحیح ہے کہ دست بدست بجناب حضرت رسالت پناہ صلعم پہونچتا ہے پس تمام اعمال ہمارے اور ہمکو بلہ شیخ میں اور اسیطرح شیخ ہمارے کو بلہ شیخ اُوسکے میں ہلم جرًا تا ہمہ اعمال اور ہمکو بلہ وسیع حضرت صلعم میں ڈالیں گے ؎ چہ غم دیوار امت را کہ باشد چوں تو پشتیباں۔ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد چوں تو کشتیباں ٭ **فرمایا** نشان گرسنگی صادق یہ ہے کہ مکہی اُسکے لعاب دہن پر نہ بیٹھے۔ فرمایا پانی بعد از طعام بدیر پینا چاہیئے و معنی خیر الماء بین الطعام وہ ہیں کہ درمیان طعام صبح و شام کے پانی پیئے۔ **فرمایا** اصل کار خلوت ہے چلہ کی ضرورت نہیں کہ اسمیں شہرت ہے **فرمایا** وظیفہ کبھی فوت ہوجاتا ہے اُسکی قضا ادا کرنی چاہیئے کہ دوبارہ فوت نہ ہووے وظیفہ اخذ کرنا ابتدا ءً سہل ہے بعد ترک اخذ اُسکا مشکل ہے **فرمایا** جب کسی کو قرب الہی حاصل ہوتا ہے وہ شخص جو کچہہ چاہتا ہے کرتا ہے لیکن نہیں جانتے کہ قرب میں انکسار ہے اور نفی خواہش لا خلائق جانتے ہیں کہ تغیر کے ہاتہہ میں ہے اور نہیں جانتے الامر یومیذٍ للہ **فرمایا** حضرت شیخ محمد اداب المریدین میں فرماتے ہیں کہ رعایت اعراس اولیاء اللہ کرنی چاہیئے تاکہ امداد اُونکی ہووے اور تجکو استعداد نیک کام کرنیکی حق تعالے بطفیل اونکے دیوے اگر طالب کو جانا مزار پر دشوار ہووے تو جسجگہ ہو علی قدر امکان اُس ساعت میں کرے اور اگر وہ ساعت وفات معلوم نہو پس اگر دن میں روح نے نقل کی ہو تو اُس روز اگر رات میں نقل کی ہو تو رات میں اور اگر روز و شب بھی معلوم نہو تو دن میں کرے اور کچہہ رات میں اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو اُس مہینے اگر مہینہ بھی معلوم نہ ہو تو سال میں کرے خصوصًا ماہ رجب لیلۃ الرغایب یا اُسکے دن اور جو کوئی لیلۃ الرغایب کے دن بقدر امکان بلا حرج بارواح جمیع انبیا و اولیاء و اہل ایمان خرچ طعام کرے زہے سعادت کہ تمام اُسکی مدد میں ہوتے ہیں اور اگر فقیر ہو تو جو کچہہ اُسکے گھر میں پکا ہو اُنکی ارواح کی نیت کرکے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کھالیوے اور فاتحہ فراموش نکرے اور اگر تمام اعراس کرنا دشوار ہو رعایت بعض اعراس کرے تا برکت ایشاں فتوحات و نعمات دارین کی زیادتی ہووے

| نام خاندان | نام صاحب جانشین | نام خلفاء | تاریخ جانشینی و ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | عمرو مال اُسکا افزوں ہووے اور مراد کو پہونچے اور کسیکا محتاج نہووے عزت و دولت پاوے اور اگر رعایت اعراس میں شیخ سے اذن لیلیوے صورۃً یا معنًا افضل ہے - فرمایا صوم و تقوی بہت نرکھنا چاہیئے کہ موجب عجب ہے بلکہ صوم معنوی رکھنا چاہیئے ایک وقت حکام وقت سے بہت نالایم کلام آپکے حق میں اور نامناسب امور صادر ہوئے - مولوی خدابخش مرد جری نے دونوں ہاتہہ اپنے ہر دو ران پر مار کر کہا اسقدر حوصلہ کا کونسا موقع ہے علمہائے پیران کسدن کے لئے ہیں اگر آپ نہیں کرتے ہمکو اجازت ہو جائے کہ کار اُس بے ادب کا انجام کو پہنچا دویں فرمایا اگر ان باتوں سے تنگ ہو کر عمل کریں تو بس مسئلہ وحدت کو کسواسطے اور کس دن کے لئے پختہ کیا ہے ہمولف کسی بزرگ کا قول ہے ؎ دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ - عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز - |

## اولاد حضرت قاضی محمد عاقل صاحب کا شجرہ نسب

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | حضرت قاضی محمد عاقل | | | | | | | | |
| | | قاضی احمد علی | | | | | | | | |
| | مولانا خدابخش | | تاج محمود | | | | | | | |
| غلام فخرالدین | غلام فرید | | خواجہ محمد شریف ۱ | خواجہ گل محمد ۲ | خواجہ خیر محمد ۳ | خواجہ شیر محمد ۴ | خواجہ غوث بخش ۵ | | | |
| | شاہ محمد بخش | | خواجہ محمود بخش | | خواجہ محمد بخش | | میاں ہوت | | | |
| | | | محمد نظام الدین | | نصیر بخش وکیل بہاولپور | | میاں عبداللہ شیدائی | | | |
| | | دین محمد ۱ | محمد سیف الدین ۲ | نجم الدین ۳ متولی خانقاہ خواجہ گل محمد احمد پوری مصنف محمود محبتی و تکملہ سیر الاولیا | | | | | | |
| | محمود بخش | خدابخش | گل محمد المعروف محمد نور | غلام محی الدین یا غلام معین الدین | | | | | | |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ فخریہ | حضرت قاضی احمد علی بن حضرت قاضی محمد عاقل | | | ۹ رشعبان ۱۲۳۱ ہجری | کوٹ مٹھن | مناقب فریدی و تکملہ سیر الاولیا | آپ فرزند و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے اور بیعت آپ کو حضرت خواجہ نور محمد مہاروی سے تھی ایک سال اور ایک ماہ و چند یوم سجادہ نشین رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا - |
| ایضاً | مولانا خدابخش بن قاضی احمد علی | | | ۱۲ ر ذالحجہ ۱۲۶۹ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ کو بیعت اپنے جد امجد حضرت قاضی محمد عاقل سے تھی وقت سجادہ نشینی کے تیئیسواں سال عمر کا تھا ر وایات و کرامات وغیرہ دریافت کرنی ہوں تو مناقب فریدی کو ملاحظہ کرو - |

| خاندان | نام معہ ولدیت | تاریخ و سن ولادت | تاریخ و سن وصال | جائے مزار | حوالہ کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ فخریہ | غلام فخرالدین فخر جہاں بن مولانا خدا بخش | | ۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۸۸ ہجری | کوٹ مٹھن | مناقب فریدیہ تکملہ سیر الاولیا | آپ خلیفہ اکمل و صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار کے تھے ۴۴ سال کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے آپ شاعر اور حبی تخلص رکھتے تھے دیوان فارسی آپکا ہے جسکی ایک غزل تشبیاً درج ہوتی ہے غزل تا بکے درد تو در سینہ نہاں خواہد بود - تا بکے دیدہ بسویت نگراں خواہد بود ؛ پردۂ زلف ز رخسارہ تو گر فگنی - والہ حسن تو ہر پیر و جوان خواہد بود ؛ گر کسے از مے لعل تو یک جرعہ چشید - خود مے و میکدہ و پیر مغاں خواہد بود ؛ آنکہ در دام سیہ طرۂ شبرنگ تو گشت - فارغ از خویشتن و ہر دو جہاں خواہد بود ؛ آنکہ از نرگس پر خواب تو بیخواب شدہ - ہر شب از یاد رخت نعرہ زناں خواہد بود ؛ آنکہ دیوانہ ازین حسن جہاں نور تو گشت - گاہ در خندہ و گہ گریاں کناں خواہد بود ؛ ہمچو بلبل بچمن اوحدی از شوق رخت - ہر دم از وصف تو در شور و فغاں خواہد بود ؛ |
| ایضاً | حضرت مولانا حاجی شاہ غلام فرید ثانی بن مولانا خدا بخش | ۲۶ ذوالقعدہ سنہ ۱۲۶۱ ہجری چاچڑاں | ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ ہجری عمر ۵۸ سال | چاچڑاں شریف | ایضاً | آپ برادر حقیقی و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت غلام فخرالدین تھے آپ کے ارشاد ولایت و سخاوت کو ایک ضخیم کتاب چاہیئے یہ مختصر اسقدر گنجائش نہیں رکھتا زیادہ حال معلوم کرنا ہو تو مناقب فریدی کو ملاحظہ کریں آپکے صاحبزادہ جناب شاہ محمد بخش سجادہ نشین ہیں خدا انکی عمر دراز کرے اور دیر تک رہنمائے خلق رہیں - سوائے انکے خلفائے اعظم آپکے یہ ہیں شاہ فضل حق سجادہ نشین بگھیراں شریف اولاد مولانا نور محمد مہاروی - مخادیم سید ولایت شاہ از اولاد مخدوم جہانیاں ایضاً مخدوم غلام شاہ - سید مراد شاہ ساکن ونڈا شاہ بلاول علاقہ جہلم وغیرہ جنکی اسیطرح ۲۹ خلفا کی تفصیل دیکھو سوانح عمری فرید ثانی ہیں - |
| ایضاً | حضرت قاضی تاج محمود بن قاضی احمد علی | | شب یکشنبہ وقت عشا سنہ ۱۲۷۱ ہجری | شملی بر لب دریائے سندھ کوٹ مٹھن جدا مقبرہ ہے | ایضاً | آپ فرزند دوئم و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہیں مفصل حال مناقب فریدی سے دریافت فرماویں - |
| ایضاً | حضرت گل محمد احمد پوری معروف کرخی چشتی | | ۹ محرم سنہ ۱۲۴۳ ہجری | احمد پور شرقی | ایضاً | آپ مرید حضرت قاضی محمد عاقل و خلیفہ حضرت سلطان محمود خلیفہ اعظم حضرت قاضی محمد عاقل تھے آپ جامع تکملہ سیر الاولیا ہیں - |
| ″ | حضرت محمود بخش ولد حضرت گل محمد کرخی | | علی الصباح ۲۰ رمضان | ایضاً | ایضاً | آپ نے خرقہ خلافت و ارشاد اپنے والد ماجد سے پایا و نیز حضرت مولانا خدا بخش و حضرت تاج محمود سے ماذون و مجاز تھے - |

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ فخریہ | حضرت حافظ مولانا محمد جمال ملتانی بن محمد یوسف ابن حافظ عبدالرشید | | سنہ ۱۲۲۶ ہجری ۵ جمادالاول روز چہارشنبہ | ملتان مشہور قدیمی شہر ہے | مناقب المحبوبین | آپ اکمل و اعظم خلفائے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی تھے آپکو برہنمائی روحانیت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی کے شوق زیارت حضرت قبلہ عالم ہوا اور مہار شریف حاضر ہوکر بیعت قبلہ عالم سے مشرف ہوئے آپکو خدمت آفتابہ برداری اور وضو کرانے کی رہی اور تا انتقال قبلہ عالم اُسی خدمت پر مامور رہے ایک روز بمقام دہلی ذکر ہوا کہ ملتان میں تصرف کسی ولی کا بہ عظمت حضرت بہاوالدین ذکریا ملتانی کے پیش نہیں جاتا اور کوئی شخص وہاں بیعت نہیں کرتا حضرت مولانا فخر صاحب نے فرمایا میاں نور محمد ابتک ولایت ملتان میں بہاوالحق صاحب کی |

تھی لیکن اب ملتان ہمارے حوالہ ہوگیا ہے لازم ہے کہ کسی کو اپنے مریدوں سے وہاں بھیجو کہ وہ عین خانقاہ حضرت بہاوالدین ذکریا کے لوگوں کو مرید کرے اور تصرف اپنا کرے چنانچہ قبلہ عالم مہاروی نے آپکو بسمت ملتان روانہ فرمایا اور آپ نے حضرت خدابخش ملتانی کو خانقاہ حضرت بہاوالحق میں مرید کیا جو آپکے خلفائے نامدار سے ممتاز تھے۔ آپکا سجع مہر کا الله جمیل و یحب الجمال تھا کلمات قدسی آپکے فرمایا کہ جس کے شیخ وصال کرگیا ہو اور وہ کسی معصیت یا نقصان میں مبتلا ہوجاوے تو اُسکو جائز ہے کہ اپنے پیر کے خلیفہ سے تجدید بیعت کرے اور توبہ تائب ہوکر ورد وظایف و شغل اشغال میں مصروف ہوجاوے فرمایا خارق عادات یہ ہے کہ عادات نفس اپنے سے عادت کو چھوڑانا ساتھ کم کرنے عادت بخاموشی یا بریاضت ہائے وغیرہ پس اگر الله تعالے نے عادات نفس تیرے سے کسی عادت کو چھوڑادیا اُسکا ثمرہ دو وجہ پر ہے۔ اول یہ کہ تجکو پاداش یعنے بدلا عادت چھوڑنیکا ملجاوے اور یہ بد ہے اکثر مردمان اس سے فریفتہ ہوجاتے ہیں اور اُسکو کرامت جانتے ہیں حالانکہ ایسی کرامت کافران ریاضت کنندگان کو بھی حاصل ہوجاتی ہے دوئم یہ کہ پاداش اُسکی کچھ نہ ہووے بلکہ حق تعالے بلند کرے درجہ از مدارج معرفت و فقر بسبب باز رکہنے عادت کے اور چھوڑنا عادت کا تابع حق ہے وہ بجہت تعظیم و ابراز شرف تیرے ہے اور یہ نیک ہے اور یہ قسم کرامت اولیا سے ہے اور ظاہر ہونا اُسکا بہت خوب ہے کسواسطے کہ اُسمیں وہم پاداش ہے اگرچہ پاداش نہیں ہے صاحب مناقب المحبوبین فرماتے ہیں کہ یہ کلمات رازہائے علوم ہیں کہ الکوب سیاہی چشم لکھا جانا روا ہے یاد رکہو اسکو۔ آپکے ملفوظات بہت ہیں چنانچہ رسالہ فضایل رضیہ مولوی عبدالعزیز سکنہ پڑہیاران رسالہ انوار جمالیہ منشی غلام حسن شہید ملتانی۔ رسالہ اسرار کمالیہ زاہد شاہ سکنہ ٹہٹی۔ فرمایا سب شغلوں سے نیکتر شغل ندا و صدا ہے اور وہ یہ ہے کہ جسوقت ظاہر ہووے کوئی امر تیرے وجود میں تجھسے یا غیر تیرے سے تو تحقیق جان کہ وہ امر درحقیقت حق تعالے سے ظاہر ہوا ہے اور وہی فاعل ہے اور نہیں ہے ظہور اُسکا غیر سے مگر امر باطل پس کار خدا تعالے مانند ندا اور تو و دیگر فعل مانند صدا اور آواز خالی کو صدا کہتے ہیں جو پہاڑ و دریا گنبد وغیرہ سے آتی ہے ع ہمہ عالم صدائے نغمۂ اوست۔ کہ شنید اینچنین صدا ے دراز۔ فرمایا درویشی کیا ہے خاکی بختہ و آبکی فرد ریختہ اُس سے نہ کسی کے کف پا کو درد اور نہ نشت پا کو گرد۔ فرمایا جو سرمہ پانی ہلیلہ زرد میں پیسا جاوے وہ پانی آنکھ کو نفع دیتا ہے۔ مصرعہ وضو را در وضو کردہ وضو کن۔ فرمایا وضو بفتح واؤ بمعنے آب و بکسر واؤ بمعنے ظرف آب مثل کوزہ و آفتابہ وغیرہ و بضم واؤ بمعنے مصدر ہے و ہونا اعضاء مخصوص بے دیگر الوضو سلاح المومنین۔ و دائم باوضو رہنا دفع عسرت کے لئے مفید عمل ہے۔ بعد وضو کنگھی الم نشرح پڑہ کر کرنی موجب فراخی رزق و دفع قرض ہے۔ فرمایا الوجوہ کلہا خیر اس مقدمہ کو اشراقیان و صوفیان قبول کرتے ہیں۔ کسی نے پوچھا نبی کا فرد قاتل سے فرمایا اسمیں دو خیر ہیں کہ وہ کسی نبی اور ولی میں بھی نہیں پائی جاتیں قاتل کافر غازی اور مقتول شہید۔ فرمایا حدیث المومن مرآت المومن۔ اول لفظ مومن نام خدا تعالے اور دوئم لفظ مومن بمعنے بندہ مومن۔ دوئم انکا ارادہ کردہ شود یعنے آنحدیث کما قال فی الفتوحات

| خاندان | نام معہ ولدیت | تاریخ ولادت و مقام | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ حالات | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ہو مراتک فی ہدو تیک نفسک وانت مراتیہ فی رویتہ اسمائہ - یعنے در فتوحات نوشتہ کہ خدا تعالیٰ آئینہ تست از سبب دیدن تو نفس خود را و تو آئینہ اوبستی از جہت دیدہ شدن اسماء او در تو - فرمایا معراج میں حق تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو اقسام علم کے تعلیم کئے اور منع کیا اُسکے اظہار سے - معراج سے آنکر آنحضرت صلعم نے سنا کہ ایک دیوانہ جس راز کو حق تعالےٰ نے منع کیا تھا کہنا ہے عرض کی بار الہا جس امر کے مخفی رکھنے کے لئے مجھے فرمایا تھا وہ اس دیوانہ کو کیونکر معلوم ہوا وحی آئی کہ یہ بھی ہمارا راز ہے اے محمد اگر تو یہ راز کسی عالم میں کہے تو خوف فتنہ ہے لیکن کلام دیوانہ کا کوئی اعتبار نہیں کرتا - فرمایا آیت شریف جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے دو معنی ہیں اول اہل ظاہر کے نزدیک جزا گناہ باندازہ گناہ یعنے جو کوئی کسی کے ساتھ بدی کرے وہ اُسیقدر اُسکے ساتھ بدی کرے لیکن عارفوں کے نزدیک جزا دینے بدی کے بدی ہے مثل اُس بدی کے یعنے مناسب عفو ہے اور جس نے برائی بدی کی بدی دی اُسنے بھی مثل اُس شخص کے بدی کی - صاحب مناقب فریدی تحریر کرتے ہیں آپ کی برکت سے تاخت سکھان سے ملتان محفوظ رہا - کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے پیر اپنے پیر سے کس طریقہ سے ملتے تھے فرمایا جیسا بندہ خدا سے ملتا ہے آپکے مریدوں میں صاحبان ذیل نامور خلفاء گذرے ہیں صاحبزادہ غلام فرید - مولوی عبد العزیز - مولوی محمد عمر سوکروی تونسوی مولوی خدا بخش ملتانی - |
| چشتیہ نظامیہ فخریہ سر فشار سلیمانیہ | حضرت خواجہ محمد سلیمان المحبوب الرحمن تونسوی بن ذکریا بن عبد الوہاب بن عمر خان افغان جعفری | موضع گرگوجی کوہ تونسگ میں جو تونسہ شریف سے ۳۰ کوس مغرب کی طرف ہے سنہ ۱۱۸۳ ہجری | ساتویں ماہ صفر شب پنجشنبہ دو گھڑی شب باقیماندہ سنہ ۱۲۶۷ ہجری عمر ۸۴ سال بقولے ۹۰ سال | تونسہ شریف قریہ ہی ملک سنگر میں ملتان سے ۴۰ کوس سمت مغرب ضلع ڈیرہ غازیخان | مناقب المحبوبین نافع السالکین تذکرۃ المشائخ مناقب فریدی | آپ قوم کے افغان جعفری قبیلہ ربدانی سے تھے اور یہ قبیلہ ربدانی اولاد رحیم داد خاں جعفر مورث اعلیٰ کے نام سے مشہور ہوا ہے جو رحیم داد خانی سے مخفف ہو کر ربدانی کے نام سے شہرت رکھتا ہے آپ ولی مادر زاد تھے جنکے پیدا ہونے کی بشارت کاملان وقت دیتے رہے تھے مفصل حال دیکھنا ہو تو مناقب المحبوبین کو ملاحظہ کریں آپ چندروز بستی لانگہ چند کتب فارسی پڑھ کر بشوق تحصیل علم عربی کوٹ مٹھن روانہ ہوئے اور وہاں تحصیل علم عربی کیا پھر وہاں سے آوازہ رونق افروزی قبلہ عالم مہاروی صاحب بمقام اوچ شریف سنکر ہمراہ قاضی احمد علی اپنے استاد کے اوچ شریف پہونچکر اندر خانقاہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے بشرف بیعت مستفیض ہوئے حضرت مولانا فخر الدین نے حضرت مہاروی صاحب کو فرمایا ہوا تھا کہ ایک شاہباز کوہستان مغرب سے آویگا جس طور سے جانے اُسکو اپنے دام میں لاویں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دوسرے کے دام میں چلا جاوے اسیوجہ سے حضرت مہاروی صاحب ہر سال اپنے اوپر سفر لازمی کر کے بسوے ملک مغرب کہ بزبان پنجابی لنبا بھی کہتے ہیں یعنے بسمت کوٹ مٹھن وغیرہ تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت مہاروی صاحب ایک دو روز اوچ میں رہ کر روانہ وطن ہوئے اور آپکو فرمایا کہ دہلی جاکر حضرت مولانا فخر صاحب سے نیاز حاصل کریں اور پھر میرے پاس واپس آویں لیکن تین روز قبل آپکے دہلی پہونچنے کے حضرت مولانا صاحب کا انتقال ہوگیا تھا - مولانا صاحب نے تاج محمود چشتی ساکن بیکانیر کو فرمایا تھا کہ ایک شخص سلیمان نام مریدان میاں صاحب سے آویگا جو کہ تقدیر میں اُن سے |

تاریخ وفات طبعزاد مولوی محمد حسین پشاوری

دیگرے او آفتاب چشتیاں بود
۱۲۶۷

طبعزاد مولوی صدر الدین صدر و صدور دہلی

رحمۃ العالمین قطب انوری

خواجہ ماان امام المسلمین
شہ سلیمان رحمۃ اللعالمین
ہفتم ماہ صفر روز خمیس
جان بجاناں داد آن نفس نفیس
روح جہاں اولیاء گرد آمدند
بہر سال نقل او راے زدند
زاں میاں نالہ کناں آہ ہوئی
روح مولانائے رومی گفت
اے دریغا اے دریغا اے دریغ - گشت پنہاں آفتاب زیر میغ
۱۲۶۷

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

میری ملاقات ظاہری نہیں ہے اونکو میرا سلام پہونچانا اور قلم فولادی اونکو میری دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہتے ہیں کہ وہ قلم کسی شخص نے گدیسی اختیار
خاں میں چرالیا صاحب تذکرۃ المشائخ لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا فخرالدین نے عالم مثال میں آپکو بشارت دی کہ اے محمد سلیمان جس شخص نے
قلم فولادی سرقہ کیا تھا اجڑا اور بنیاد اوسکی اکھاڑی گئی اور جس نے پاک پٹن شریف میں میری تلوار چرائی تھی - اوسکے نسل میں تیغ زنی جاری رہے
پھر آپ دہلی سے واپس حاضر حضور ہوتے اور انواع مجاہدات و ریاضات حسب فرمودہ پیر روشنضمیر خوکرتے رہے مناقب المحبوبین میں ہے کہ آپ نے
خود حقیقت حصول خلافت اسطرح بیر فرمائی کہ میں خلافت لینے سے انکاری تھا اور عرض کرتا تھا کہ قبلہ یہ بوجھ بھاری مجھسے برداشت نہیں ہوتا۔
قبلہ فرماتے کہ مجھے حکم خدا و رسول کا ہے میں اپنی طرف سے نہیں دیتا یہانتک کہ رسول صلعم کو اسی اثنا تکرار میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تو خلافت
کسواسطے نہیں لیتا اور کیوں خلق کو فیض نہیں پہونچاتا عرض کیا کہ میں شایاں اس کام کے نہیں ہوں فرمایا تو شایان کار ہے اور میں حکم دیتا ہوں کہ تو خلقت
کو مرید کر۔ عرض کی کہ ایک عہد چاہتا ہوں حق تعالے میرے مریدوں کو بخشے آنحضرت صلعم نے فرمایا میں تمہارے مریدوں کی شفاعت کرونگا اللہ تعالی
بخشیگا - اوسوقت آپ نے دولت خلافت حاصل کی - اوسوقت قبلہ عالم مہاروی نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمانے سے خلافت قبول کی یہاں سے قیاس کرنا چاہیئے کہ آپ کس رتبہ کے محبوب و اعلی ترین خلفاء حضرت مہاروی صاحب تھے - مناقب فریدیہ
میں ہے حضرت سید احمد مدنی نے بحکم رسول مقبول صلعم آکر آپ سے بیعت حاصل کی تھی - زبانی حافظ نورالدین ڈیڈھی نقل کرتے ہیں کہ ایکروز
موقع پاکر مینے عرض کی قبلہ ایک سوال رکھتا ہوں مگر تسکین دل کے لئے سوال کرتا ہوں نہ از راہ اعتراض فرمایا کہو عرض کیا کہ مشائخ سلف
عام مرید نہیں کرتے تھے کسی صالح اور عابد کو مرید بنایا کرتے تھے کیا سبب ہے کہ آپ عام مرید کرتے ہیں فاسق فاجر چور شرابی رند وغیرہ جو
کوئی آتا ہے مرید ہو جاتا ہے فرمایا یہ بات لایق ظاہر کرنیکے نہیں ہے لیکن سوال کا جواب دینا ضرور پڑا میں نے چند روز بعد حصول خلافت کے
کے بھی مرید نہیں کئے آخر ہاتف نے آواز دی کہ اے فلاں خلق کو مرید کر اور راہ خدا تعلیم دے عرض کی کہ آلہی میں لایق مرید کرنیکے نہیں ہوں
لیکن میں اسوقت مرید کرتا ہوں کہ جو کوئی میرا مرید ہو گا اسکو تو بخشدیگا حکم ہوا کہ جو کوئی مرید ہو گا اسکو بخشونگا اوس روز سے تمام خلقت کو مرید کرنے
لگا کہ بخشندہ و آمرزگار اللہ تعالے ہے میں کسلیئے مرید کرنے میں بخل کروں وحسب الارشاد قبلہ عالم مہاروی تونسہ شریف اقامت فرماکر صدہا
ہزاراں شرقی و غربی کو بیعت سے مشرف فرمایا اور بہتوں کو صاحب سجادہ و مجاز و ماذون بنایا۔ ؎ شد فخردین نور محمد عیاں نمود۔ زاں
پس بکرّ و فر سلیماں بر آمدہ - بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ آپ قطب المدار تھے نقل ہے کہ ایکروز میاں احمد قوال نواب شیر محمد خاں
دیرہ اسمعیل خاں والا کی عرضی حضور میں پیش کرنیکو لیجانے لگا کہ بنگلہ حضور سے ناگاہ ایسی آواز خوش الحان کہ کبھی پہلے نہیں سنی تھی اور نہ کسی
لولی اور نہ کسی قوال سے کانوں میں پڑی اور یہ غزل ابن یمین اُسنے سنی کہ کوئی خوش الحانی سے کہہ رہا ہے غزل جاں بجاناں داد م و جاناں
خود را یافتم - در زدم از بہر خود در خانہ خود را یافتم * خویش را بیروں فگندم از حرم وصل یار - چوں دریں خلوت سرا بیگانہ خود را یافتم * من نہنگ
عشقم و در بحر بے پایان او - تا فرو رفتم در دریا دانہ خود را یافتم * سالہا گشتم بر اطراف جہاں چوں گرد باد - از برائے آں پری دیوانہ خود را یافتم *
تا شدم مست از جمال یار چوں ابن یمین - ساغر و مست و مَی و میخانہ خود را یافتم - جبکہ بنگلہ میں گیا بجز حضرت کے کسی کو نہیں دیکھا اور حضرت
صاحب اُسوقت ذوق و مستی میں بیٹھے ہوئے تھے - فرمایا یہ وقت تمہارے آنیکا کیا تھا یہ وقت ملایک کو بھی میسر نہیں آتا ؎ در خلوت گدایاں
مرسل کجا بگنجد - با برگ بینوائی ساماں شہد سست مارا * دیگر غزل ابن یمین بدیگر موقعہ غزل خاک آں کو را بچشم یار ساند ہر سحر - ایں امید از جانب

فوٹ ؎ مگالو نام جن نے یہ غزل خوش الحانی سے پڑھی تھی - از مناقب فریدی

## مختصر حالات

باد صبا دارم ہا ✤ گر شود این میں کشتہ ۔ تیغ عشق او غم نباشد ۔ چوں وصالش خوں بہا دارم ہا ۔ **نقل ہے** ایک روز نواب غازالدین خاں کے مکان میں مجلس سماع تھی قوالان مولانا جامی کی یہ غزل کہہ رہے تھے **غزل** اے ترک شوخ ایں ہمہ ناز و عتاب چیست ۔ با دل شکستگان ستم بے حساب چیست ✤ گفتی شب بخواب توایم وے چہ سود ۔ چوں من بعمر خویش ندانم کہ خواب چیست ✤ دارم تظلم بتو آہستہ زاں سمند ۔ اے سنگدل بر غم منت ایں شتاب چیست ✤ گر من نہ غرق آتش عشقم ز شوق تو ۔ این سینۂ پر آتش و چشم پر آب چیست ✤ از مدرسہ بکعبہ روم یا بمیکدہ ۔ اے پیر راہ بگو کہ طریق صواب چیست ✤ جامی چہ لاف میزنی از پاکدامنی ۔ بر خرقۂ تو این ہمہ داغ شراب چیست ✤ بیت آخرین سے ایسا اثر ہوا کہ ہر دو چشمان سے فوارہ خون جاری ہوگئی پس آپ دونوں ہاتھہ قبلہ عالم اپنے پیر کے پکڑ کے اُنکا طواف کرتے تھے اور اونکے گرد پھرتے تھے چنانچہ فوارہ خون کے چند قطرات حضرت قبلہ عالم کے پیراہن پر پڑے بعدہ بیہوش ہوکر گر پڑے قبلہ عالم نے قوالوں کو منع کیا اور آپکو اُٹھا کر حجرہ میں لیگئے اور اپنی لونگی آپ پر ڈالی کچھہ دیر کے بعد افاقہ ہوا ۔ مذکرۃ المشائخ سے نقل ہے کہ صاحبزادہ نور بخش سجادہ نشین قبلہ عالم مہاروی و دیگر معتبران کے زبانی نقل کرتے ہیں کہ ایک وقت قبلہ عالم مہاروی صاحب اپنے پیر بھائی نواب نظام الملک غازالدینخاں کے دیرہ گئے ہوئے تھے جو آپکے بڑے محرم راز تھے فرمایا نوابصاحب حضرت رسول صلعم سے ایک دیگ طعام معرفت سے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچی تھی اور اُنہوں نے حضرت خواجہ حسن بصری کو اور اونہوں نے اسیطرح ایک شیخ کسے بشیخ دیگرے سلسلہ چشتیہ میں ہلم جرا حضرت مولانا فخر الدین صاحب تک پہونچی تھی اور اُنسے اس فقیر کو عنایت ہوئی مینے اس دیگ کو ہر چند خرچ کیا اور لوگوں کو حصہ دیا مگر اُس دیگ میں کچھہ کمی نہیں پڑی اور اسیطرح رکھی ہوئی ہے نوابصاحب نے عرض کی کہ حضرت آپکے بعد اُس دیگ کا کون مالک ہوگا ۔ فرمایا میں چاہتا تھا کہ اس دیگ کو میاں نور محمد نارو والہ کو دیتا لیکن خدا تعالے کا حکم فقیر کو ایسا پہونچا ہی کہ اس دیگ کو سلیمان روہیلہ کو دے اس امر میں مجبور رہوں کہ یہ دیگ اُسکے قسمت میں ہے **کلمات طیبات** فرمایا درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنا موجب بصارت نابینا ہوتا ہے **فرمایا** جسکو کوئی مہم درپیش آوے سلسلہ چشتیہ اپنے پیر کے نام سے ایکسوتیس مرتبہ تین روز معہ درود مستغاث ہر روز تیرہ بار پڑھے اُسکا مطلب انشاء اللہ حاصل ہو ایک روز ایک درویش کو فرمایا کہ یہ دعا اکیس مرتبہ ہر روز پڑھ لیا کر دنیا میں مسرور رہے گا **فرمایا** حصول مقصود دینی و دنیاوی منحصر متابعت اور فرمانبرداری پیر پر ہے جو کچھہ پیر فرمائے اُسپر محکم رہے ۔ اور جانفشانی و سعی رکھے اور فرمودہ پیر کو پیش نظر رکھے ۔ ذکر اذکار کے لئے بہت سوال نکرے جو کچھہ پیر خود فرمائے اُسکی مواظبت کے لئے کوشش رکھے حضرت بابا گنجشکر صاحب باوجود کشف و سابقہ کے اپنے پیر کی خدمت میں رہ کر وضو کراتے اور کمر بستہ ہر وقت رہتے اور آخر آنکھہ مبارک بھی اُس خدمت میں فدا کی ۔ **نقل ہے** ایک ہندو جو بابا نانک کا مذہب رکھتا تھا حاضر ہوکر سوال کیا کہ وصل خدا قسمت سے حاصل ہوتا ہے یا محنت و مجاہدہ سے ۔ فرمایا قسمت سے اگر حق تعالے نے کسیکی قسمت میں وصل لکھا ہوا ہے ۔ اوسکو یہ نعمت دیدار و وصل حاصل ہوتی ہے اور اگر قسمت میں نہیں ہر چند کہ محنت و مجاہدہ شاقہ کرے بجز دوری و فراق کچھہ حاصل نہیں ہوتا ۔ چنانچہ **ص** ای صوفی سرگرداں دربند نکونامی ۔ تا در دنیا شامی از در دنیا رامی ✤ زہدت بچہ کار آید وگر راندۂ درگاہی ۔ کفرت چہ زیاں دارد گر نیک سرانجامی ✤ بعدہ تمثیلاً فرمایا کہ ایک شخص محنت و مزدوری کرکے خزانہ جمع کرتا ہے جب اُسکی قسمت میں نہیں ہوتا تو چور لوٹکر لیجاتے ہیں اور جس کی قسمت یاوری کرتی ہے بے محنت و مشقت اُسکو جنگل میں خزانہ ملجاتا ہے ایسا ہی بہت آدمی ابتدا میں محنت و مجاہدہ کرتے ہیں جب اُن کی قسمت میں وصل نہیں ہوتا پھر بحالت اصلی عالم ناسوت میں رجوع ہوجاتے ہیں اور بعض صاحب قسمتوں کو حق تعالی بغیر محنت و مجاہدہ جذبہ و عشق بفضل خود دیتا ہے کہ اُس سے اپنے مقصد کو پہونچتے ہیں البتہ آدمی کو چاہیئے کہ محنت و مجاہدہ اختیار کرے

**مختصر حالات**

اور امیدوار فضل خدا رہے اگرچہ موہوب کو حاجت کسب نہیں لیکن اکثر وہب الہی اوپر اہل کسب و مجاہدہ ہوتی ہے لہذا کہا ہے **؎** بجست وجوی
نیابد کسے مراد دلی ۔ کسے مراد بیابد کہ جستجو بکند ؛ پھر اسی فقیر نے سوال کیا یا حضرت فقیری کا رتبہ بڑا ہے یا شریعت کا فرمایا شریعت فقیری پر
فضیلت رکھتی ہے کسواسطہ کہ اہل شریعت کے حکم سے فقیروں کو سولی چڑھایا ہے الا کسی فقیر نے اہل شرع کو سولی نہیں چڑھایا **؎** شریعت را
مقدم دار اکنوں ۔ طریقت از شریعت نیست بیروں ؛ حافظ محمد جمال کا مقولہ ہے کہ جو رتبہ حضرت سنگڑ والہ صاحب یعنے آپکا توکل میں خدا تعالے
نے دیا ہے وہ رتبہ ہم میں سے کسی کو نہیں دیا ۔ **حکایت** احمد شاہ درانی نے کابل سے شہر اکو آکر لوٹا چند سپاہی لشکر کے ایک بتخانہ
لوٹنے کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہندو کا فر روبروے بت کے مراقبہ کئے بیٹھا ہے اول لشکریوں نے تلواریں اوسکو ماریں ایک بال برابر بھی
زخم نہیں ہوا بلکہ جسقدر ضرب تلواروں کی اوسپر لگائی آواز مثل ضرب سنگ اوس کے وجود سے بضرب شمشیر نکلتی تھی لاچار ہوکر ایک جگہہ بیٹھ
گئے اور حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے جب وقت مشغولی اُس ہندو کا تمام ہوا تو اُسنے سر اُٹھایا یہ سب لشکری اُوسکے پاس گئے اور پوچھا کہ
ہم سب نے تجھپر تلواریں ماریں تجھے کچھہ اثر نہیں ہوا یہ کیا بات ہے اُسنے کہا میں کہاں تھا جو کچھہ کہ تھا یہ بت تھا مجھے تمہارے تلوار مارنیکی
کچھہ خبر نہیں یہ حکایت آپ نے کہکر فرمایا سبحان اللہ دیکھو کہ وہ ہندو جو تمام متوجہ عشق بت میں عین سنگ یعنے بت ہوگیا تھا کہ ایک بال
برابر بھی زخم نہیں ہوا جو مرد متوجہ بخدا ہوتے ہیں اُنکا حال دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس رتبہ کو پہونچتے ہیں ۔ **نقل** ایک روز ایک شخص نے عرض
کی قبلہ قوم سکہاں میں دستور ہے کہ اگر کوئی اونمیں بمقابلہ جنگ مسلمانان زخمی ہوجاتا ہے تو اُسکے ہمقوم بھائی اُوسکو جان سے مار ڈالتے ہیں اس
خوف سے کہ کوئی مسلمان اُوسکو گرفتار کرکے نہ لیجاوے اور مسلمان نہ کر لیوے یہ قوم اپنے دین پر اسطرح محکم ہیں ۔ فرمایا یہ سب خلق ظہور اسما
خدا تعالی ہے ہر شخص مظہر اسم کا ہوتا ہے اور اوسکو اپنی طرف کھینچتا ہے مثلاً اگر کوئی مظہر اسم مضل ہو وہ ہرگز رجوع بہدایت نہیں ہوتا گو وہ کتنی
ہی سعی افعال نیک کی کرے لیکن جبکہ وہ اسم مضل حاکم اُسپر ہے وہ اپنی ہی طرف کھینچے گا اور اسیطرح اسم ہادی ہرگز ضلالت میں نہیں پڑیگا ۔
اور چونکہ اسماء حق تعالے مضبوط ہیں ایسے ہی مظہر بھی اونکے مضبوط ہیں اور تابع اُس اسم کے کل واحد علی صراط المستقیم **فرمایا** اللہ تجلی علی قدر
استعداد متجلی علیہ یعنے اللہ تجلی کرتا ہے اوپر استعداد تجلی کئے ہوئے کے ۔ ایک روز غلام رسول لانگری کے چچا نے عرض کی کہ یا حضرت
مراقبہ صورت شیخ فرماتے ہیں لیکن ستر برس وفات قبلہ عالم کو ہوگئے ہیں صورت آپکی یاد نہیں رہی پھر کسطرح مراقبہ صورت ہووے فرمایا اگر
تصور نہ ہووے علم ہووے کہ وہ بھی مقصود کو پہونچا دیتا ہے یعنے یہ تصور کرکے بیٹھے کہ میرا مرشد میرے دل میں حاضر ہے ۔ **نقل ہے** مولوی
محمد عابد سوکری سے نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے خود آپ سے ارشاد کرتے سنا کہ میں بوقت رحلت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی پہونچکر قدمبوس
ہوا اور سمت پائیں پلنگ قبلہ عالم بیٹھا فرمایا نزدیک آؤ میں تھوڑا سا نزدیک ہوا پھر فرمایا نزدیک آؤ پھر اور زیادہ نزدیک ہوا فرمایا نزدیک تر
آؤ چنانچہ قریب تر ہوگیا اور تھوڑا ہی سا فرق درمیان میرے اور قبلہ عالم کے رہگیا اُسوقت سب حاضرین مجلس کو باہر جانیکا حکم ہوا کہ مجھکو
روہیلہ سے باتیں کرنی ہیں جب سب چلے گئے اُسیوقت مجھپر توجہ فرمائی اور جو کچھہ عنایت کرنی تھی وہ کی یہانتک کہ مجھے ہوش نہیں رہا تھوڑی
دیر کے بعد جب ہوش آیا فرمایا کہ مسجد خدا بخش مہار میں مقیم رہو پھر میرے پاس نہ آنا جب تک کہ میں فوت نہ ہو جاؤں ۔
**(ذکر کرامات و خرقہ عادات)** ایک وقت بتاریخ ۱۲ ربیع الاول خلق کثیر عورت و مرد ملک داماں وگرد نواح سنگھڑ شریف ناگہاں
خانقاہ حضرت پر جمع ہوکر طواف کرنے لگی دریافت پر اُن لوگوں نے کہا ہمارے ملک میں آوازہ غیبی ہر چھوٹے بڑے مرد و زن نے سنا ہی

**نوٹ** گویا مکان قاب قوسین کا اشارہ تھا ۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

کہ جو کوئی آجکی تاریخ زیارت خواجہ سلیمان کریگا بہشتی ہوگا اسلئے ہم چالیس چالیس پچاس پچاس کوس سے مرد و زن آئے ہیں آپ حجرہ میں مشغول یاد الہی تب شور و غل کی آواز سنکر محمد اکرم خادم سے پوچھا کہ یہ انبوہ کثیر کسواسطے جمع ہے اُسنے عرض کیا کہ آپ ہی تو خلق خدا کو طلب کرتے ہو پھر مجھسے پوچھتے ہو کیوں آنکر جمع ہوئے ہیں آپ حجرہ سے باہر تشریف لائے تاکہ لوگ زیارت سے مشرف ہوں اور بنگلہ میں آنکر رونق افروز ہوئے آئندگان مشرف بقدم بوسی و بیعت ہوکر ندائے غیب کی عرض کرنے لگے - فرمایا اعتقادکم ینفعکم - دوسری کرامت اُوسی دن یہ ہوئی کہ جسقدر مخلوق کثیر خلاف توقع اور امید جمع ہوئی تھی سب کو لنگر سے کہانا دیا گیا اور کافی ہوا - چند موقع کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی مناقب المحبوبین میں درج ہے **نقل ہے** اہلیہ اسمٰعیل نام کو خلل جن تھا اُوسکی والدہ نے حضور میں آنکر عرض کی فرمایا تین بار یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑہ کر داہنا کان مریضہ میں دم کریں اور اسیطرح پھر بائیں کان میں دم کریں اگر اسکو اثر جن کا ہوگا تو اس دم کے کرنیسے زیادہ ہوگا اور اگر کوئی دوسرا مرض ہے تو شفا ہوجائیگی اُسکی والدہ نے اُسیطرح کیا مرض زیادہ تر ہوا آنکر عرض کی فرمایا میرے کہنے سے سورہ جن پڑہ کر دم کرو چنانچہ سورہ مذکور کے پڑہنے سے جن سمات کو چھوڑ گیا **نقل ہے** میاں سول خاں ناکو افغان نے فرمایا کہ ایک روز حضرت صاحب نے اچانک زبان سے فرمایا (گئے فرنگی آئے زنگی) بعد اُسکے حسن شاہ کابلی خلیفہ اپنے کیطرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ حسن شاہ ملک خراسان میں کوئی زنگیوں کی قوم بھی ہے اُوسنے کہا مجھے خبر نہیں پھر اُس نے بعد دریافت ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے اس مضمون کی عرضی بھیجی کہ بدریافت زبانی مردماں معتبر معلوم ہوا کہ قوم تاجک خراسان میں قسم زنگیان سے ہیں اور نیز دو تین قسم اور بھی خراسانیاں کی لکھیں کہ وہ بھی قوم زنگیان سے ہوتے ہیں کہ جو ملک خراسان میں ہیں بعد اُسکے فرمایا کہ زنگیان خراسان سے آنکر فرنگیوں کو قتل کرینگے - یہ بھی مناقب المحبوبین لکھتے ہیں کہ میاں شیر کاروای و گلذار نام شخصے آپکے پیر دبا رہے تھے آپ نے فرمایا ایک شخص اہل اسلام کا ملک خراسان سے خروج کریگا اور نصارا قتل ہونگے اور فتح اسلام ہوگی گلذار نے عرض کی قبلہ کیا دہلی تک قتل ہوگا فرمایا نہیں آگرہ تک قتل کرینگے **نقل ہے** شاہ شجاع الملک بادشاہ خراسان کا ملک ہاتہہ سے نکل گیا اور ہندوستان میں انگریزوں سے مدد لیکر خراسان پر گیا تھا لیکن چندروز پیشتر اُسکے دوست محمد خاں والی خراسان نے حضور میں عرضی اس مضمون کی بھیجی کہ مینے محض للہ کافروں پر کمر جہاد باندہی ہے تاکہ یہ قطعہ اس اسلام لوث کفر سے آلودہ نہووے دعا و توجہ فرماویں کہ حق تعالے مجھے فتح و نصرت دیوے - آپ نے بجواب اُس عرضی کے منشی کو فرمایا لکھو **ع** ہر آں کاستعانت بدرویش برد - اگر بر فریدوں رود پیش برد ؛ تا بامداد حضرت صاحب انجام کار حق تعالے نے فتح اُوسکی نصیب کی اور شاہ شجاع الملک خراسانیوں کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور علی اکبر خاں پسر دوست محمد خاں نے یورش کرکے چند انگریزوں اور چھاونی کو قتل کیا اور خراسان پر تسلط کرلیا اور چند نفر انگریزوں اعلی عہدہ داروں اور انکی میموں کو قید کرکے عنواں عنواں کی ایزاد تکالیف دینے لگا سرکار انگریزی نے یہ حال دیکہکر دوست محمد خاں کو جو ہندوستان میں قید کرکے لیگئے تھے واپس بھیجدینا مناسب خیال کیا اور جب تک دوست محمد خاں کابل نہیں پہونچا علی اکبر خان نے قیدیوں کو رہا نہیں کیا - نقل عبور دریائے سندھ پیادہ معہ جمعیت کثیر مندرجہ مناقب المحبوبین ملاحظہ ہووے - سید احمد مدنی نے بحکم رسول مقبول صلعم آکر آپ سے بیعت کی تھی از مناقب فریدی - **فرمایا** اولیاء اللہ کی دو حالت ہوتی ہیں ایک حالت بشریت دوسری حالت حقیقت پس حالت بشریت

**نوٹ** شاہ شجاع الملک بادشاہ خراسان بن شاہ تیمور بن احمد شاہ درانی غازی اور یہ احمد شاہ درانی وہ ہے کہ جس نے نادر شاہ کو قندہار میں مارکر خود بادشاہ ہوا تھا اور قبل اسکے ایک ملازمان نادر شاہ سے تھا ۱۲

| نام خاندان | نام اصحاب حالات نام بزرگان | تاریخ پیدائش ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | مثل عوام ہوتی ہے اپنے اور غیر کے حال سے بلکہ پس پشت اپنے کی بھی خبر نہیں رکھتے اور جب حالت حقیقت وارد ہوتی ہے تو اُنکو سب حال خلق وکشف وقاریع آئندہ وغیرہ کا روشن ہو جاتا ہے بلکہ اُسوقت میں جو کچھہ اُنسے فعل ظاہر ہوتا ہے وہ حق سے ظاہر صادر ہوتا ہے بموجب حدیث قدسی بی یسمع وبی یبصر وبی ینطق وبی یبطش ہے۔ حدیث کتمان الکرامت فرض علی اولیاء کاظہار المعجزہ فرض علی انبیاء اور اہل سلوک بھی کہتے ہیں الکرامت حیض الرجال پس جیسا کہ عورتیں حیض کو چھپاتی ہیں اسیطرح اولیاء اللہ اپنی کرامت ظاہر ہونے سے شرمندہ ہوتے ہیں ؎ ہر کہ او از کشف خود گوید سخن۔ کفش او از کفش کن بر سر بزن ‡ آپ ۱۲۷۰ھ ہجری میں زیارات حضرات پیران چشت کے لئے ہندوستان معہ جمعیت کثیر روانہ ہوئے وبراہ بیکانیر وناگور اجمیر شریف زیارت سے مشرف ہوئے اور بجے پور سے ہوتے ہوئے دہلی تشریف لائے اور مشرف زیارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور وہاں سے حضرت روشن چراغ دہلی تشریف لائے جہاں حضرت محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ دہلی خبر تشریف آوری سنکر جلوس کے ساتھہ بسواری فیل دروازہ خانقاہ پر کھڑے رہے آپ نہایت استغنائی سے خبر بادشاہ کے آنیکی سنکر استنجا کے بہانہ جنگل کیطرف چلے گئے آخر لوگوں نے جاکر نہایت الحاج ومنت سے آپکو لائے اور شاہ موصوف قدمبوسی کے بعد رخصت ہوکر چلے گئے پھر آپ حضرت محبوب الٰہی کی زیارت سے مستفیض ہوکر شاہجہاں آباد یعنے دہلی میں رونق افروز ہوئے اور صاحبزادہ غلام نظام الدین نبیرہ حضرت مولانا فخر الدین کے مکان پر قیام فرمایا وہاں اسقدر خلقت آپکی مرید ہوئی کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا اور بادشاہ نے اپنے محل میں لیجاکر بیگمات وشاہزادوں وغیرہ کو آپکا مرید کرایا اور بادشاہ نے ایک زنجیر فیل معہ دیگر اشیاء نقد وجنس آپ کو نذر لیا۔ وہ فیل آپ نے صاحبزادہ حضرت غلام نظام الدین کو عطا کیا۔ آپکے صاحبزادہ حضرت خواجہ گل محمد صاحب آپکے مرید وخلیفہ ودیگر خلفاء آپکے جو رہنمائے خلق عرب وعجم ہوئے اُنکے ۷۶ اسمائے گرامی کی فہرست حاجی محمد نجم الدین خلیفہ حضرت صاحب نے اپنی کتاب مناقب المحبوبین میں درج کی ہے ملاحظہ ہووے ہر ایک صاحب کا حال لکھا جاوے تو بجائے خود ہر ایک کے لئے ایک ضخیم کتاب چاہیئے جسکی اس انتخاب میں گنجائش نہیں ہے۔ مگر تاہم اعلے ومحبوبترین خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ فخریہ سلیمانیہ | حضرت خواجہ گل محمد بن حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی | تونسہ شریف | ۱۱ رمضان ۱۲۶۰ھ ہجری | تونسہ شریف برابر قبر صاحبزادہ درویش محمد برادر خورد خود | از مناقب فریدی | آپ بزرگترین خلف الرشید ومرید وخلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تھے شب و روز ذکر الٰہی میں مشغول رہتے وجد وسماع کیطرف بہت رغبت رکھتے علم موسیقی میں خاصہ درک تھا ساتھہ ہی اسکے علم ظاہری وباطنی میں آراستہ تھے تسلیم ورضا میں بہت بڑی دستگاہ رکھتے تھے کوئی متنفس آزردہ خاطر آپ سے نہیں تھا۔ ایکروز غزل حافظ شیراز ؎ فاش میگویم و از گفتہ خود دلشادم۔ بندہ عشقم و از ہر دو جہان آزادم۔ ودیگر ؎ نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست چہ |

کنم حرف دگر یاد نداد اوستادم ‡ اسقدر آپکو حالت سوئی کہ بیہوش چند عرصہ تک رہے جب آپکے والد بزرگوار کو خبر ہوئی فرمایا آپکے بدن پر پانی ڈالو جب پانی آپ پر پڑتا تھا مثل تابہ آہنی کے فوراً خشک ہوجاتا تھا تھوڑی دیر میں ہوش آیا آپ نے اپنے والد بزرگ کی حیات میں انتقال فرمایا ہے۔ چند روز پیشتر آپکی وفات کے حضرت صاحب نے ایک یہ بھی نقل فرمائی تھی۔ حضرت امیر حمزہ عم رسول اللہ صلعم کے چند پسر فوت ہوئے تھے جب آپ جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور کافروں نے لاشہ آپکے کو مسلہ کردیا اسلیئے نعش آپکی شناخت میں نہیں آتی تھی ہر چند نعش آپکی تلاش کی نہیں پائی حضرت صلعم سے عرض کی فرمایا لاشہ مسلہ شدہ کا دل چیر کر دیکھیں اگر اُس دل میں چند سوراخ پاو تو جانو

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کہ پیرزشہ حضرت امیر مرنگاہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کی نعش کو دفن کیا غرض اس نقل سے یہ تھی کہ گویا آپ کو فوت ہونے اپنے پسر کے خبر تھی اور وفات پسر سے جو صدمہ باپ کو ہوتا ہے اس سے آپ خالی نہیں تھے۔ سچ آپکا زگلزار فخر نور دسلیماں۔ شگفتہ گل محمد تازہ ریحان ؛ |
| چشتیہ نظامیہ فخریہ سلیمانیہ | حضرت خواجہ اللہ بخش بن حضرت خواجہ گل محمد ابن حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحم | ماہ ذلحجہ ۱۲۴۱ھ تاریخ ولادت رب بیدار بخت | یوم سلخ یعنے ۲۹ جمادالاول ۱۳۱۹ء ہجری | تونسہ شریف عمر ۷۸ سال | مناقب المحبوبین مراۃ العاشقین شجرہ چشتیہ مرتبہ محمد عبد الحمید چشتی ومعلومات ذاتی | آپ مرید و خلیفہ برگزیدہ اور نبیرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحم وسجادہ نشین اپنے جدامجد تھے آپکے خلافت ملنے کی کیفیت اس طرح پر ہے عنقریب وصال حضرت خواجہ سلیمان نے آپ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تو کون ہے آپ ابھی جواب دینے نہیں پائے تھے کہ میاں صالح محمد نے کہ مرید مجاز وصحبتی خاص حضرت صاحب ممدوح تھے عرض کی کہ قبلہ یہہ صاحبزادہ اللہ بخش فرزند گل محمد آپکے بیٹے کے حاضر ہیں انپر توجہ اور مہربانی کا یہی وقت ہے۔ جو کچھہ شفقت فرمانی ہو اسوقت اپنے پوتے پر فرماویں اُسوقت آپ نے بھی عرض کی کہ بابو میں آپ سے کچھہ نہیں چاہتا صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ کے فقیروں کی جوتیاں سیدھی کرتا رہوں حضرت صاحب کو آپ کی یہ عرض بہت خوش آئی اور آپ کی طرف بنظر توجہ خاص دیکھکر فرمایا ونفخت فیہ من روحی بس یہ آخری کلام آپکا تھا اسکے بعد کچھہ کلام نہیں کیا سبحان اللہ قیاس کرنیکی جگہہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی کہ اپنی روح کو آپ میں جاری وساری کردیا گویا ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو |
| | | تاریخ ولادت و رحلت از آہنگ عم مولوی محمد سعید نقشبندی — آپکی تاریخ ولادت تھی رب بیدار بخت — اور اب ہے مقتدائی چشتیاں رحلت کا سال | | | | |

جان شدی۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔ سچ ہے کار محنت ومجاہدہ پہ حصر نہیں رکھتا ؎ عبادت کے بھروسہ پہ عبث ہے عمر کا کھونا۔ بغیر از فضل مولی کے محال ہے اولیا ہونا دوہرہ کرم کے ڈھنگ ہیں اُسکے نرالے۔ پیا چاہی تو سوتی کو جگالے آپ پر محض بخشش وکرم الہی تھا جس سے یہ نعمت غیر مترقب بغیر مجاہدہ وریاضت حاصل ہوئی مگر اسکے بعد آپ نے ایسا دلکو مجاہدہ وریاضت واشغال پیران طریقت کیطرف لگایا کہ ہر وقت سوائے اُسکے اور کوئی دوسرا شغل نہیں تہا اور ایسی کسر نفسی وخاکساری کو پسند خاطر فرمایا تھا کہ جس جسم مبارک پر ایام صاحبزادگی میں ملبوسات بیش قیمت زیب تن فرمایا کرتے تھے پھر یہ حال ہو گیا کہ ایک کلاہ سادہ اور ایک پیراہن سفید وتہ بند رنگ نیلا رکھتے جب وہ کچھہ عرصہ بعد بالکل میلا کچیلا برنگ خاک ہوجاتا تو اُسکو بدن مبارک سے جدا فرمایا کرتے تھے۔ معاملہ دینی ودنیاوی میں کامل ملکہ اور فہم وفراست رکھتے تھے عمارت کا بڑا شوق تھا روضہ پرانوار اپنے جدامجد کا ایسا عالیشان اور گنبد اُسکا منبت کاری سنگ مرمر سے انوکھی وضع کا بنوایا ہے جو قابل دید ہے۔ برسوں حضرت صاحبزادہ حافظ میاں محمد موسی صاحب اور غلام حسن خاں لوہانہ والہ مرید خاص کوہ مکرانہ سنگ مرمر لینے کو جاتے رہے اور اتنے دور دراز راستہ سے سنگ مرمر بصرف کثیر لاکر روضہ مبارک طیار کرایا۔ تخمیناً دس بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار مولف نے بھی تونسہ شریف حاضر ہوکر دولت قدمبوسی حاصل کی تھی اسوقت میں مسجد خانقاہ از سرنو طیار ہو رہی تھی اور چاہ کی عمارت تکمیل کو نہیں پہنچی تھی اور حضور نے اس خاکسار کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا تھا کہ اس چاہ پر میرا پچیس ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہے اور ہنوز ناتمام ہے اور داروغہ کو ارشاد ہوا تھا کہ تمام مکانات کی اسکو سیر کرلاؤ

| نام بزرگان | نام والد بزرگان (?) | تاریخ ولادت بزرگان (?) | تاریخ وفات بزرگان (?) | عمر بزرگان (?) | مزار بزرگان (?) | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

شیش محل دیکھا کہ جسمیں ہفت اقلیم کی اشیاء نادرات از قسم چینی و شیشہ و سنگ وغیرہ موجود تھیں سرائے عالیشان درویشوں و مہمانوں کے لئے معہ متعدد کمروں اور اُنکے سامانوں کے مہیا تھی۔ سامان لنگر و اصطبل و کتب خانہ علاوہ اسکے ہے جو بباعث طوالت چھوڑ دیا گیا ہے۔ حضرت نے دو روز کمال مہربانی فرماکر رکھا اور رخصت کیوقت بعد نماز ظہر اس خاکسار کو روضہ مبارک کے اندر اپنے ہمراہ لیجا کر پیش کیا کہ جس طرح نوکر اپنے بادشاہ کے حضور کسی حاجتمند متبذل کو لیجا کر اُسکا حال عرض کرتا اور بادشاہ کے حضور سے مقصد حاصل کراتا ہے اور پھر بعد معانقہ جسمانی اس خاکسار کو رخصت کیا اُسکے بعد اس خاکسار کو صرف دو مرتبہ دہلی میں آپ سے قدمبوس ہونیکا اتفاق ہوا۔ مراۃ العارفین کے مولف سید محمد سعید بحوالہ ارشاد حضرت مولانا شمس الدین صاحب سیالوی خلیفہ حضرت شاہ سلیمان صاحب لکھتے ہیں آپ سے تین عمل فاضلتر ظہور میں آئے اول یہ کہ اُس ملک میں قرات قران صحت کے ساتھ نہیں تھی آپ نے ایک حافظ عرب شریف کی قرات والہ کو رکھا اور مردمان علاقہ کو تصحیح قرات کے لئے دعوت فرمائی یہانتک کہ مردمان نابینا جو مابین ڈیرہ غازیخاں و دائرہ دین پناہ تھے سب نے تعلیم لہجہ عرب میں صحت قران کی کر لی۔ دوسرے یہ کہ مسجد اور برج نظامی پاک پٹن شریف میں جو مدت سے خستہ و شکستہ پڑا تھا آپ کی کوشش سے طیار ہوا تیسرے زیارت حرمین الشریفین حسب دلخواہ حاصل کی یعنے بتاریخ چوتھی ماہ جمادالثانی ۱۲۹۹ھ ہجری روز پنجشنبہ کو ساٹھ ہزار روپیہ نقد اور پچیس درویش اور دیگر نقار مانند صاحبزادگان چہار شریف وغیرہ تخمیناً دو سو نفر ہمراہ لیکر شہر ملتان پہونچے وہاں چند آدمیوں کو رخصت کرکے براہ لاہور و دہلی و اجمیر شریف مقام فرماتے ہوئے ہشتاد نفر کے ساتھ جانب احمد آباد و گجرات اور وہاں سے اورنگ آباد دکھن زیارات سے مشرف ہوکر بمبئی پہونچے اور وہاں سے بسواری جہاز جدہ پہونچکر مکہ شریف تشریف لیگئے ایک ماہ ۱۷ یوم رہکر واپس جدہ آئے اور وہاں سے بسواری جہاز بغلہ براہ بندر کہاری ینبوع روانہ ہوکر پانچروز بحری سفر اور پانچروز بری سفر فرماکر ۱۶ ماہ رمضان مدینہ منورہ پہونچکر زیارت روضہ مطہر آنحضرت صلعم سے بہرہ یاب ہوئے دو مہینے تین یوم قیام رکھا وہاں سے چلکر یکم ذوالحجہ کو مکہ شریف وارد ہوکر مناسک حج کو بجالائے اور پھر وہاں سے روانہ ہوکر ستائیسویں ماہ محرم ۱۳۰۰ھ ہجری کو تونسہ شریف رونق افروز ہوئے ہمراہیان سے بارہ نفر درمیان حرمین الشریفین فوت ہوئے (**چند کلمات طیبات**) صحبت ناجنس سے احتراز کرنا خاصکر وہابی وغیر مقلد کی صحبت سے دور رہنا چاہیئے ؎ پیر میخانہ یہی کہتا ہے ہر ایک رند سے۔ صحبت زاہد سے جتنا ہو سکے پرہیز کر ۲۔ تعلق مرید کو اپنے پیر کے ساتھ ضرور رکھنا چاہیئے تو مراد کو پہونچے اس طریقہ میں اعتقاد رکن اعظم ہے للہ نقل ہے کہ ایک روز کسی جگہہ متبرک میں حضرت امیر خسرو کو عالم رویا میں زیارت حضرت سرور کائنات صلعم کی نصیب ہوئی فرمایا خسرو ہاتھ لاؤ تم کو بیعت کریں امیر صاحب نے دست چپ پیش کیا فرمایا دست راست بیعت کے لئے لاؤ عرض کیا کہ یہ ہاتھ پہلے حضور کو بصورت نظامی دیچکا ہوں اس خوش اعتقادی سے آنحضرت صلعم بہت خوش ہوئے اور امیر صاحب کو مسرور اور سرفراز فرمایا۔ ۴۔ حضرت مولانا فخر الدین نے فرمایا ہے کہ ہم تاجر ہیں اور آرٹ ہماری جملہ شہرات و قصبات میں موجود ہے شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک کوئی شہر خالی نہیں ہے اور دو کان دو شہر یعنے دہلی اور اورنگ آباد میں ہے ۵۔ ایک مرید نے پاکپٹن شریف میں حضرت مولانا صاحب فخر الدین سے عرض کی کہ یا حضرت دروازہ بہشتی کہاں ہے جسکی میں زیارت کروں فرمایا دروازہ بہشتی تو بجائے خود ہے بلکہ جو کوئی اس بستہ پر بنا بر زیارت بابا صاحب کے اخلاص کے ساتھ آیا آتش دوزخ سے اُسنے امان پائی۔ ۶۔ فرمایا تہبند خوب جامہ ہے سنت ہے اور طریقہ ہمارا۔ ۷۔ بروز خمیس یعنے جمعرات کو یا اور روز متبرک کو ختم اوپر طعام یا شیرینی جو کچھ میسر ہو پڑھنا معہ فاتحہ نام پیران سلسلہ اپنے کے اور لوبان سلگانا اور غزل پڑھنا اور سماع کرانا جائز ہے بلکہ ثواب عظیم ہے نزدیک اولیا کرام کے اور علی ہذالقیاس مولود شریف کے واسطے بھی فرمایا۔ ۸۔ فرمایا ضمانت کسی کی نہ دے اگر خدا توفیق دے تو نقد روپیہ جو میسر ہو دیدے ۹۔ طالب کو چاہیئے کہ اوقات

اپنے تئیں دریکے ولایت وقطبیت داد خدا ہے صرف تمام دن ورات میں ایک بار یہ خیال کرے کہ یہ دن ورات غفلت میں گذرا یا یاد میں اگر غفلت میں گذرا تو افسوس کرنا چاہیئے۔ ۱۰۔ ہمکو نیاز سب سلاسل کے بزرگان سے ہے اور فیض خواجگان چشت ہی بہت سے ہے

ذکر صاحبزادگان ونبیرگان حضرت شاہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمۃ آپکے صاحبزادہ بزرگ حضرت حافظ محمد میاں موسیٰ صاحب مد ظلہ جو خلیفہ اعظم واکمل سجادہ نشین ارشاد وہدایت ہوکر رہنمائے خلق ہیں خدا تعالےٰ حضرت ممدوح الوصف کو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے اور فیض حضرات چشت اہل بہشت کا آپکے وجود باجود سے جاری رہے آمین یارب العالمین۔ دوئم صاحبزادہ حضرت میاں محمود صاحب ہیں اللہ تعالےٰ اُنکی عمر دراز کرے اور بزرگان چشت کی سنت پر چلنا نصیب کرے۔ فرزند کلاں کے صاحبزادہ میاں حامد جو بفضل الٰہی تحصیل علم میں معروف ہیں اور میاں محمود صاحب کے صاحبزادہ میاں احمد نبیرگان آنحضرت سلمہ اللہ تعالےٰ ہیں اللہ تعالےٰ اُنکو زیر سایہ عاطفت والدین بعمر طبعی پہونچادے (ذکر خلفائے آنحضرت) حضرت خواجہ محمد یوسف سجادہ نشین مہار شریف مولوی احمد خاں بختیاری مرحوم۔ صوفی الہداد ساکن شیخ فاضل ضلع منٹگمری صاحبزادہ غلام صدیق مہاروی۔ میاں عبد الحمید چشتی قرولوی۔ مولینا اخون عماد الدین غزنوی۔ مولوی شرف الدین مرحوم فیروز پوری۔ مولوی محمد الدین سیالوی ضلع شاہپور پنجاب شاہ محمد عبد الصمد دہلوی۔ مولوی غلام حسن خاں ٹوہانی ضلع حصار۔ میر حیات علی خلف میر فضل علی ساکن جہجر ضلع رہتک۔ مولوی عبد اللہ شاہ ساکن گدڑی برادر زادہ پیر فاضل شاہ ضلع راولپنڈی وغیرہ ہیں ان میں سے جن صاحبان کا حال کچھ مفصل معلوم ہوا وہ آیندہ اپنے اپنے موقع پر حوالہ قلم ہوگا

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|
| آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی تھے آپ نے موضع گرگوجی جاکر بیعت حاصل کی تھی جسوقت آپ اپنے پیر ومرشد کے روبرو ہوئے ہیں حضور نے دیکھکر فرمایا ایجوان بیا کہ (برائے آمدن تو انتظار تمام کشیدہ ام) صاحب مناقب المحبوبین وجہ بیعت آپکی اس طرح پر لکھتے ہیں آپ قریہ دہوا میں طالب علمی کیا کرتے تھے وہاں ایک بزرگ پیر سلطان کا مزار تھا اُن بزرگ کی یہ کرامت ظاہر تھی کہ جو کوئی کسی حاجت کیواسطے | مناقب المحبوبین | کلاچی | ۲۸ ربیع الاول روز جمعہ ۱۲۸۴ھ ہجری سے۔ | بلدہ کلاچی ملک دامان از تونسہ شریف ۴۶ کوس جانب شمال | حضرت محمد باران کلاچوی ولد نور محمد قوم افغان | چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ |

آپکے مزار پر رات کو رہتا خود وہ بزرگ قبر سے نکل کر حاجت اُسکی برلاتے چنانچہ ایک روز آپ بھی رات کو قبر پر گئے بزرگ موصوف نے قبر سے برآمد ہوکر سبب آپکے آنیکا پوچھا آپ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ حق تعالیٰ مجھے درویشی وعلم باعمل نصیب کرے بزرگ موصوف نے فرمایا تم دیندار اور درویش کامل ہوگے اگر اپنی مراد کو پہونچنا چاہتے ہو تو مہار شریف جاؤ وہاں ایک بزرگ ہیں اُنسے مقصود حاصل ہوگا۔ آپ بموجب فرمودہ بزرگ موصوف حاضر حضور ہوئے حضرت قبلہ عالم مہاروی نے فرمایا اول علم تحصیل کرو پھر میرے پاس آنا چنانچہ آپ بنابر تحصیل علم کوٹ مٹھن گئے اور مدرسہ قاضی صاحب میں تحصیل علم کیا اور عرصہ سات سال میں تحصیل علم کرکے مہار شریف حاضر ہوئے اور بیعت کے لئے عرض کی فرمایا کچھ صبر کرو کہ تمہارا یار ابھی نہیں آیا کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ محمد سلیمان مہار شریف تشریف لائے اور چند ماہ رہکر اپنے وطن کو جانے لگے وقت رخصت قبلہ مہاروی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد باران کو لاؤ کہ اُسکو بھی رخصت کروں آپ اُسیوقت حاضر ہوئے اور قبلہ عالم حضرت مہاروی صاحب نے آپ کا ہاتھ پکڑکے ہاتھ حضرت غوث زماں خواجہ محمد سلیمان صاحب کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ پیر تمہارے یہ ہیں اُنسے مرید ہو اور حضرت خواجہ سلیمان کو فرمایا کہ یہ خلیفہ آپکے ہیں انپر توجہ تمام رکھنا۔

| نام خاندان | نام معہ خطاب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | چنانچہ آپ نے چند ماہ موضع گڑگوجی رہکر ریاضت و مجاہدہ کئے اور کمالیت کے درجہ کو پہونچکر رتبہ خلافت حاصل کیا۔ آپ صاحب وجد و سماع تھے خوارق و کرامات آپکی حد سے زیادہ ہیں اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ |
| چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ | مولوی محمد علی مکھڈوی | | ۴ ماہ رمضان روز جمعرات سنہ ۱۲۵۳ ہجری | مکھڈ ملک پنجاب کنارہ دریائے سندہ ضلع راولپنڈی | مناقب المحبوبین | آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان سے تھے آپ نے بڑی عمر میں ارادت حاصل کی تھی مرید ہوکر چھ مہینے حضرت کے حضور اور صحبت میں رہکر تکمیل کو پہونچکر منصب خلافت حاصل کیا تھا اور شہر مکھڈ جاکر ہزار در ہزار خلق خدا کو فیض پہونچایا اور باوجود ضعیف العمری کے ہر سال اپنے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر چند مہینے رہ کر جاتے۔ آپکے مرشد نے ایکروز آپکے حق میں کہ مولوی ضعیف ہو گیا لیکن عشق جوان ہے کہ انکو ہر سال یہاں لاتا ہے اور یہ رباعی تصنیف کرکے آپکے پاس بھیجی |

**رباعی** صوفی بباکہ مشرب رند الست مہیا۔ اینجا شراب خواری و رندالست مہیا ✤ ناموس و پارسائی گردی تو مدتے۔ اینجا چہ کار داری رندالست مہیا۔

اسکے جواب میں آپ نے یہ رباعی لکھی **رباعی** من برائے دین فروشی سوی تو۔ آمدم تا دین دہم بر روے تو ✤ ننگ و ناموسم نماندہ حبہ۔ چونکہ پا اندر زدم در کوے تو ✤ آپکی رغبت شعر و سخن کیطرف مائل تھی چنانچہ ایک غزل تمثیلاً حوالہ قلم ہوتی ہے **غزل** شہید تیر آن ترکم کہ از ابرو کمال دارد۔ خدنگ از دست او خوردم کہ از مژگاں سناں دارد ✤ خدارا اے صبا باآں شہ خوبان عالم گو۔ کہ از لب تشنگی مردم شربت در دہان دارد ✤ ہمہ عاشق زیار خود رخ مہر و وفا بیند۔ زیار خویش حیرانم نہ ایں دارد نہ آں دارد ✤ حدیث حسن یوسف را کجا داند اخوانش زلیخا را بپرس از وے کہ صد شرح و بیاں دارد ✤ صبا باآن طبیب عشق حال مولوی برگو۔ کہ بس عمریست کایں بیمار سر بر آستاں دارد۔
آپکے خلیفہ بہت ہوئے اُن میں سے مولوی محمد عابد قایم مقام و سجادہ نشین آپکے ہوئے اور دوسرے خلیفہ آپکے مولوی زین الدین تھے جو بعد وفات مولوی محمد عابد کے سجادہ نشین رہے۔

| نام خاندان | نام معہ خطاب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ | حافظ محمد علیشاہ خیرآبادی نام اصلی محرم علی تخلص مشتاق | خیرآباد قریب لکھنو | ۱۸ ذیقعد سنہ ۱۲۶۶ ہجری | خیرآباد | مناقب المحبوبین مرآۃ السالکین | آپ اکمل خلفاء حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی ہوئے ہیں آپ سادات حسینی اولاد شیخ الہند با خیرآبادی چشتی سے تھے جب آپ کو شوق طلب خدا ہوا تو دہلی آکر چودہ سال ریاضت و مجاہدہ خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کرتے رہے اور خدمت جاروب کشے اور مشک کے ذریعہ مسجد خانقاہ میں پانی لانیکی اور پاخانہاے خانقاہ صفا کرنے کی رکھی آخر شش بہ بشارت و اجازت حضرت خواجہ قطب صاحب عرس حضرت خواجہ گنجشکر پاکپٹن |

شریف پر حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ حافظ میاں محمد موسی صاحب تونسوی فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان نے اپنے مرید حاجی خاں سے فرمایا دیکھو ایک شخص آیا ہے اور اوسکے پاس پارچہ تن پوشی نہیں ہے اُسکے لئے راتوں رات پارچہ پوشیدنی طیار کراکے لیجاؤ اور پھر اپنے روبروے طلب کرکے زمرۂ مریدان میں داخل فرمایا۔ اور ہمراہ اپنے تونسہ شریف لیگئے سترہ سال مجاہدہ و ریاضت کرتے رہے تا آنکہ بتوجہ حضرت

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | صاحب موصوف مرتبہ تکمیل ہو نچکر دولت خلافت کو حاصل کیا بعد خلافت بھی بارہ سال خدمتمیں اپنے مرشد کے بسر کی پھر رخصت ہوکر دہلی تشریف لائے خلقت دہلی و صاحبزادگان خانقاہ حضرت سلطان المشائخ و خواجہ قطب الدین آپکے مرید ہوے اُسکے بعد حرمین الشریفین پانچ سال رہے وہاں بھی اکثر خلقت کو اپنا مریدکیا۔ صاحب مراۃ السالکین منقول از حضرت قبلہ خواجہ شمس الدین سیالوی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ بحالت سفر کوچہ و بازار دیدہ خاز سخاں میں گاگاشت فرماتے تھے کسی نے عرض کی کہ اسطرح کوچہ و بازار میں پھرنے سے کیا فائدہ بہتر ہے کہ ایک جگہ استقامت فرمادیں آپ نے یہ بیت فرمایا **بیت** ہرگز نشوی شیر بیابان طریقت۔ تا سگ شدہ در کوچہ و بازار نگردی۔ آپ شاعر اور مشتاق تخلص رکھتے تھے ایک غزل تمثیلاً حوالہ تمام ہوتی ہے **غزل** دلم بربود جانانے کہ آنے دلستاں دارد۔ شکر لب خندہ نمکینی خمار میکشاں دارد ؛ چو گلرخ نرگسین چشمے بر ویش سنبلی زلفے۔ لب نازک تر از لالہ قد سرو رواں دارد ؛ کہ از تمکین نمی پرسد ز حال زار من دلبر۔ خدایا مہرباں سازش کہ دل سنگیں چناں دارد ؛ ازیں نامہرباں شوخی چہ آسایش دہد دستم۔ کہ باکم التفاتی ہا ز من خاطر گراں دارد ؛ بکیش دلبری شاید روادارد دل آزاری۔ کہ از مژگاں زند پیکاں و از ابرو کماں دارد۔ متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ۔ مگر در گوشہ چشمے چنیں ہا مرداں دارد ؛ بیا مشتاق ازیں بگذر تو خاک پا سلیماں شو۔ کہ ہر کس از جمال او کمال بیکراں دارد ؛ |
| چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ | مولانا حضرت احمد بن مولوی نور محمد | تونسہ شریف | ۱۷ رشوال ۱۲۷۱ ہجری | تونسہ شریف قریب مزار صاحبزادہ گل محمد | مناقب المحبوبین | آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی و امام مسجد تھے نماز باجماعت حضرت کو آپ پڑہایا کرتے تھے جب آپکو غلبہ وحدت ہوا و مخمور شراب سکر ہوئے تو عین نماز میں گریہ وزاری کرنے لگے و محویت تمام غالب ہوگئی اور دریائے تلوین میں پڑگئے حضرت صاحب نے بجائے اُنکے مولوی علی محمد کو امام اپنا مقرر فرمایا آپکو یہانتک غلبہ وحدت ہوگیا تھا کہ جسوقت آپکے آگے کتا یا گاؤ یا دیگر حیوان آتا اُسکو آپ سلام کرتے اور تعظیم بجالاتے گویا تمام کائنات آپکے حق میں آئینہ ہوگئی تھی کہ ذات حق کو اُس میں دیکھتے تھے جیسا کہ حافظ شیراز فرماتے ہیں **بیت** در و دیوار من آئینہ شد از کثرت شوق۔ ہر کجا می نگرم روے شما می بینم ؛ حضرت صاحب کی موجودگی ہی میں آپکی شہرت ایسی ہوگئی تھی کہ ہر طرف سے خلقت آتی تھی اور مرید ہوتی تھی اور ہر وقت اژدہام مرد و زن کا رہتا تھا اور لنگر بھی جاری تھا۔ آپکا آوازہ عام تھا کہ جو کوئی خدا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو میرے پاس آوے میں اُسکو دیکھا دونگا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد صالح عرف شیخ جیون بن شیخ عبدالرشید | جھجر ۱۷ ر جمادالثانی ۱۲۳۲ ہجری روز شنبہ | ۱۲۸۳ ہجری عمر ۵۱ سال پانچ مہینے ۱۶ یوم | سفر بحری مکہ میں | مناقب المحبوبین | آپ کے والد ماجد ہمراہ اپنے خسر شیخ بدہو کے (جنکو لارڈ لیک صاحب نے خطاب خانی دیا تھا اور ناظم جھجر مقرر کیا تھا) فرخ آباد سے جھجر میں تشریف لاکر مقیم ہوئے تھے آپ اول میں سپاہیانہ وضع رکھتے تھے ناگہاں عشق الٰہی راہبر ہوا اور بحضور حضرت خواجہ سلیمان تونسوی پہونچکر درجہ خلافت حاصل کیا آپ کے مرید دکہن سے دہلی تک بہت ہوئے ہیں حیدرآباد دکن میں قیام رکھا پھر زیارت حرمین الشریفین تشریف لیگئے اور واپس دکہن آئے پھر دوبارہ بارادہ زیارت حرمین الشریفین جہاز میں بیٹھے جہاز کے اندر بیمار ہوکر انتقال فرمایا اور بندر حدیدہ کے قریب جسم اطہر دریا سپرد ہوا۔ |

| خاندان | نام مع القاب وولدیت | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالۂ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ | حضرت غلام نصیر الدین عرف کالے صاحب بن مولوی قطب الدین | | ۱۵ر صفر سنہ ۱۲۶۲ ہجری | دہلی کہنہ قطب صاحب طرف پائین مولانا فخر صاحب | مناقب المحبوبین مناقب فریدیہ تذکرۃ الفقراء | آپ نبیرہ حضرت مولانا فخر الدین صاحب تھے ابتدا میں آپ نے بڑی ناز و نعمت و جاہ و حشم میں پرورش پائی تھی گویا بادشاہت دہلی آپکی آستانہ بوس تھی آخرش اثر جدی نے ظہور کیا اور شوق خدا طلبی غالب آیا توبہ نصوح اول کرکے اور تمام علایق دنیا سے ترک و تجرید حاصل کرکے زیارت حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے اور وہاں سے واپس ہوکر بحضور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی طلب خدا میں حاضر آئے اور بیعت سے مشرف ہوکر حسب الارشاد اپنے پیر روشن ضمیر کے ایک برس تک تونسہ شریف مقیم رہکر ریاضت و مجاہدہ میں بسعی تمام مشغول رہے و بہ تربیت غوث زمان تکمیل کو پہونچکر مقصود اصلی میں کامیاب ہوئے آپکے حال پر آپکے پیر کی توجہ کامل تھی چنانچہ بعد نماز فجر در عین مشغولی و مراقبہ کے آپ کو بھی اپنے حجرہ میں مشغولی کے لئے بیٹھا لیا کرتے تھے اور وقت چاشت تک اسی اثنا میں بعض حکایات و اسرار آپکے آگے ارشاد کرتے رہتے تھے ابو ظفر محمد سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ آخرین نسل تیموری آپ کے مرید اور بہت بڑے معتقد آپکے خاندان کے تھے۔ آپکے بہت مرید و خلیفہ ہوئے ہیں۔ بتقریب شادی ختنہ مولف کے جبکہ اسکی عمر نو برس کی تھی کرم بخشی فرماکر تشریف لائے تھے اور اپنے دست کرامت سے اس خاکسار کے سر پر سہرہ باندہ کر اور کچھ روپیہ ہاتھہ میں دیکر تشریف لیگئے تھے اُسکے بعد رسم گھوڑی چڑھانے کی جو دہلی میں ہوا کرتی ہے ہوئی تھی۔ آپکے صاحبزادہ کلاں میاں غلام نظام الدین آپکے سجادہ نشین رہے۔ جنہوں نے ۱۲ر شوال سنہ ۱۲۹۶ ہجری میں وفات پائی اور پہلوے والد خود مدفون ہوئے۔ دوسرے صاحبزادہ غلام معین الدین مجذوبی کی لٹک رکھتے تھے اور بڑے سیف زبان تھے جو کچھ حالت جذب میں مونہہ سے نکل جاتا وہ ہوکر رہتا آپکی وفات ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۶ھ میں ہوئی۔ |
| ایضاً | حضرت حاجی شیخ محمد نجم الدین بن شیخ احمد بخش | جھنجھنو مصافات جیپور ۱۳ر رمضان سنہ ۱۲۳۴ ہجری | جھنجھنو | جھنجھنو | مناقب المحبوبین انیس العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تھے اولاد پاک نہاد حضرت سلطان التارکین حمید الدین صوفی السوانی الناگوری الفاروقی سے ہیں آپکا باعث جذبہ الٰہی اس طرح پر لکھا ہے کہ آپ کتاب انیس العارفین شاہ حبیب کی جسمیں بہت فواید و نکات سلوک درج تھے مطالعہ کر رہے تھے کہ جذبہ الٰہی پیدا ہوا اور تلاش مرشد کامل کے درپے ہوئے اور دروازہ درگاہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری استدعا کی۔ ایکروز خواب میں آپکو کوئی شخص کہتا ہے کہ مرید خواجہ سلیمان ہو پھر مزار حضرت سلطان التارکین ناگور میں بھی یہ ہی بشارت ہوئی چنانچہ آپ بماہ شعبان سنہ ۱۲۵۲ھ تونسہ شریف پہنچے عین وقت چاشت دولت قدمبوسی حاصل ہوئی حضرت صاحب نے مراقبہ سے آنکھ اُٹھاکر دیکھا اور فرمایا بیا ای مرد ہندوستانی ہندی ہستی عرض کی ہاں حضور نے یہ بیت فرمائی بیت ہندو ہے بت پرست مسلماں خدا پرست ہم بندے ہیں اُسیکے جو ہے آشنا پرست |

نوٹ رسم گھوڑی یہ ہے کہ ایک دن لڑکے مختون کو غسل دیکر اور عمدہ پوشاک پہنا کر مثل دولہا کے بڑی دہوم دہام اور گاجے باجے سے سلام کرانیکے لئے جامع مسجد دہلی میں آثار شریف پر جہاں موئے مبارک آنحضرت صلعم و دیگر تبرکات ہیں لیجاتے ہیں ۱۲

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|

فرمایا اسوقت مسجد میں جاکر بعد مغرب کیوقت بیعت کرونگا اور پھر کچھ عرصہ بعد آپکو ماذون و مجاز کیا - انیس العارفین سے چند فقرات کا اقتباس
فوائد ذکر میں درج کیا جاتا ہے - ۱ - لذات نفسانی و خطرات شیطانی سے دل کو زنگ لگتا ہے اور دل سیاہ ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے
جمال دوست سے رہجاتا ہے ؎ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار - زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست (حدیث) لکل شی
صقالة و صقالة القلوب ذکر اللہ ؎ روے دل چوں صیقلے شد یکگماں - عکس انوار تجلی شد عیاں ۲ یاد حق گناہ سے باز رکہتی ہے -
تخم عشق حقیقی زمین دل میں بوتا ہے ۳ جب بندہ یاد حق میں استقامت پکڑتا ہے تو حق تعالے فرشتگان کو فرماتا ہے یہ بندہ مجھے دوست
رکہتا ہے میں اسکو دوست رکہتا ہوں تم بھی دوست رکھو اور یہ ندا زمین پر بھی پہنچا دو تاکہ لوگ اسکو دوست رکہیں کقولہ تعالے فاذکرونی
اذکرکم - یعنے مجھے یاد کرو میں تمکو یاد کروں ۳ ذکر بصورت زیبا قبر میں مونس و رفیق ہوتا ہے اور ذکر کا نور قبر کو روشن کرتا ہے نقل ہے
ایک بزرگ نے دوزخ کو بے آگ دیکھا آواز آئی کہ مردم آتش خود اپنے ساتھہ لاتے ہیں اور ہمیں بدنام کرتے ہیں ۴ بخشش گناہ ذکر
کرنے والے اور سننے والے کی ہوتی ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے جہاں ذکر حق ہو فرشتگان نازل ہوتے ہیں اور وہ سنکر درگاہ حق
میں عرض کرتے ہیں رب العزت کا حکم ہوتا ہے کہ حاضران مجلس کو ہمنے بخش دیا - ؎ آسماں سجدہ کند پیش زمینے کہ درو - یکدو کس یکدو
نفس بہر خدا بنشینند ؎ سالک جسوقت یاد حق سے غفلت کرتا ہے ملائکہ میں آواز اسکی موت کی ہو جاتی ہے اور وہانسے عالم ناسوت
میں بدبختی ہے جب پھر ذکر میں مشغول ہوتا ہے زندہ ہو جاتا ہے ؎ ہر زندگی کہ بے تو باشد - مرگیست بنام زندگانی ۵ حرارت
آتش ذکر حجاب غیر کو جلا دیتی ہے اور نور ذکر دل کو روشن کرتا ہے جیسا کہ فی الذکر نار و نور - یعنے ذکر میں نار ہے اور ہم نور بس نار حجاب غیر کو
جلا دیتی ہے اور نور دل کو روشن کرتا ہے حجاب کی دو قسم ہیں ایک ظلمانی کہ بلذت نفسانی ہوتا ہے دوسرے نورانی جیسا کہ عشق ایک حجاب ہے
میان عاشق و معشوق و علم ایک حجاب ہے میان عالم و معلوم و ذکر حجاب ہے میان ذاکر و مذکور جیسا کہ حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں یا معنی العشق
تکلم ایا علیک الفنا من العشق فانہ حجاب بین العاشق و المعشوق یعنے الہی معنی عشق کیا ہے فرمایا خالی ہو عشق سے کہ وہ حجاب ہے درمیان
عاشق او معشوق کے حدیث ان اللہ تعالے سبعین الف حجاب من النور و الظلمة یعنے خدا تعالے کے ستر ہزار پردہ نور و ظلمت کے
ہیں ۶ ذکر حق تعالی امراض باطنی و ظاہری کو شفا دیتا ہے کقولہ تعالی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب یعنے خدا کے ذکر سے دلوں کو آرام ہوتا ہے
؎ اے نام تو ام شفاء امراض - و ز یاد تو ام حصول اغراض ۷ ذکر حق جڑ غیر کی اکہیڑ دیتا ہے اور ہستی موہوم کو باہر کر دیتا ہے مقرب و مصاحب
حق کرتا ہے (انا جلیس من ذکرنی) یعنے ہم ہمنشین اسکے ہیں جو ہمارا ذکر کرے - ایک حالت ہوتی ہے کہ ذکر اور ذکر کرنے والے کو فنا کر دیتی ہے
اور حق باقی رہجاتا ہے جیسا کہ منصور حلاج نے فرمایا ہے - اذا اراد اللہ بولی عند الفتح علیہ باب الذکر ثم یفتح علیہ باب القرب ثم یجلسہ
علی کرسی التوحید - یعنے جب خدا چاہتا ہے بندہ کو دوست اپنا کرنا دروازہ ذکر کا اسپر کہولدیتا ہے پس دروازہ قرب کا اس پر کہولدیتا
ہے اور پھر کرسی توحید پر بٹھا دیتا ہے یاد مولی از ہمہ اولی ؎ پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی - کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک
سلیمانی - آپ کی تصانیف بہت ہیں چنانچہ ۱ مناقب المحبوبین جو حالات حضرت خواجہ نور محمد مہاروی و حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی میں بڑی
صحت اور عمدگی کے ساتھ تحریر کی ہے ۲ رسالہ پیا ملانی غیر بہولانی - ہندی نظم میں - ۳ بارہ ماسہ ہندی نظم میں جسکو اپنے پیر کے عشق میں یکہ بدنہ
میں ہو کر لکہا ہے - ۴ دیوان نجم - ۵ پریم گنج - ۶ ماحی الغیریت نظم ہندی علم حقایق میں - ۷ پریم کہانی - ۸ شجرۃ العارفین - ۹ شجرۃ المسلمین - ۱۰ مقصود
المرادین - ۱۱ شرح اوراد نصیر الدین - ۱۲ رد المنکرین فی سماع السامعین - ۱۳ راحت العاشقین - ۱۴ مقصود العارفین - ۱۵ نجم الہدایت - ۱۶ فضیلت النکاح - ۱۷ تذکرۃ الواصلین
۱۸ مناقب التارکین - ۱۹ مناقب العجایب - ۲۰ بیان الاولیا - ۲۱ قبالات نجمی - ۲۲ فضل الطاعت - ۲۳ احسن العقاید - ۲۴ نجم الآخر - ۲۵ گلزار وحدت

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ | حضرت قاری حاجی فضل علی شاہ بن سید غلام حیدر | سنہ ۱۲۱۷ ہجری | ۹ رصفر سنہ ۱۲۹۱ ہجری عمر ۷۴ سال | جھجر ضلع رہتک | | آپ سادات عظام از اولاد حضرت سید یوسف مشہدی ہیں۔ آپ نے بعد حصول علم ظاہری کے شرف بیعت اور بعد چند ہی روز کے درجہ خلافت حضرت خواجہ سلیمان تونسوی سے حاصل کیا اور بعد ازاں خاص جھجر و اطراف جوانب دہلی وغیرہ کے طالبان خدا کو فیض دیا اور ہزاروں کو واصل الی اللہ کیا حضرت مولانا محمد رمضان مہی آپ کو شیر نر ہریانہ فرمایا کرتے تھے۔ نواب فیض علیخاں والی |

جھجر نے ہر چند چاہا کہ اخراجات لنگر شریف کے لئے چند مواضعات منظور فرمادیں لیکن آپ نے منظور نہیں کئے اور فرمایا کہ یہ ہماری خواجگان طریق کے خلاف ہے ہر دوسرے سال اپنے پیر کی قدمبوسی کو تونسہ شریف جاتے تھے۔ کرامات وخرقہ عادات اکثر اوقات آپ سے صادر ہوتے رہتے تھے لیکن آپ ستر حال میں غایت درجہ کوشش رکھتے تھے اور کرامات وخرقہ عادات کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ و سر منشا چشتیہ شمسیہ | شمس العارفین حضرت مولینا شمس الدین سیالوی | سیال شریف | روز جمعہ علی الصباح ۲۴ رصفر سنہ ۱۳۰۰ ہجری | سیال شریف قریہ ہے متصل قصبہ ساہیوال ضلع شاہپور پنجاب | مراۃ العاشقین و وقوف ذاتی مولف | آپ اعظم واکمل محبوب ترین خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی تھے۔ آپ عالم متبحر و فاضل اجل پابند شریعت اور قدم بقدم چلنے والے راہ طریقت اپنے پیر روشن ضمیر کے تھے ثقات دیکھنے والوں کی زبانی اکثر سنا ہے کہ آخر وقت میں آپ بعینہ ہم شکل و شباہت اپنے پیر کے ہوگئے تھے آپکی آرزوے دلی یہ بھی تھی کہ میری وفات اور عمر مثل پیر کے ہووے چنانچہ آپکا وصال بماہ صفر اور عمر بھی قریبًا اپنے پیر کے ہوئی۔ پورا پورا رتبہ فنا فی الشیخ کا آپ ہی کے حصہ میں آیا تھا چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے **رباعی** چونکہ ذات پیر را کردی قبول۔ ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول ؛ گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را گم کنی ہم متن ہم دیباچہ را۔ آپکا فرمودہ ہے پیر پرستی نزدیک ارباب ظاہری کے بت پرستی ہے مگر نزدیک مردان حقیقت عین حق پرستی ہے طالب صادق کو چاہیئے کہ تصور شیخ کا کرے تاکہ صورت حقیقی اس سے جلوہ نما ہووے **ہ** صفات و ذات چو از ہم جدا نمی بینم - بہر چہ می نگرم جز خدا نمی بینم۔ اسی موقع پر شعر فیضی یاد آیا **ہ** ذات صفت صفت گرفتہ |

مادہ تاریخ تولد وعمر و وفات در نظم

عمرش یگانہ بود تولد چہ اختری - شمس منیر کشور دینی وصال او
۸۶ ۱۲۱۴ ۱۳۰۰ ہجری

**بمولف** کل شیئ ہالک الا وجہ - وحدہ لا الہ الا اللہ
سنین عرب شمس البازغہ - مات فی اخلاق اللہ

حیرت رہ معرفت گرفتہ۔ مولف نے اپنے پیر بھائیوں کی زبانی سنا ہے کہ حضرت قبلہ تونسوی رح کی کمال شفقت و مہربانی آپکے حال پر مبذول تھی اور فرماتے تھے (میرے سیالوں کو رنگ لائیں وے رجھنیٹیا) یعنے موضع سیال جہاں کے آپ باشندہ تھے اسکو رونق دی اے پروردگار۔ چنانچہ آپکی دعا کا پورا پورا یہ اثر ہویدا ہے کہ جو رونق آپکے آستانہ بہشت آشیانہ پر عرس اور سادہ دنوں میں رہتی ہے اور جو رنگ رچا ہوا ہے وہ دوسری جگہہ کم نظر آتا ہے۔ آپ نے تیرہ سال مکھڈ شریف رہکر مولوی محمد علی صاحب سے علم

**نوٹ** اسجگہ رجھنیٹیا مراد اللہ تعالے سے ہے تخت ہزارہ کا باشندہ مسمی رانجھا عاشق مسمات ہیر جنگ سیالان کا تھا

## مختصر حالات

تحصیل کیا تھا زبان مبارک حضرت صاحبزادہ صاحب مولوی محمد الدین سجادہ نشین معلوم ہوا کہ آپکے استاد مولوی محمد علی نے خوشی دیکر خدمت
میں حضرت محمد سلیمان کے آپکو بھیجا اور بیعت کرنیکی استدعا فرمائی آپ نے وقت قدمبوسی عرض کی کہ مجھے تو بیعت فرما دیں اسلئے آپکا
فرمودہ ہے کہ میں استاد سے مرید ہونے میں سبقت رکھتا ہوں - چھہ مہینے خاص کابل میں رہ کر دستار و سند فضیلت علم حدیث حاصل
کی تھی ہر چند کتب سلوک اور توحید مثل لوایح جامی و لمعات فخر الدین عراقی و شرح لمعات مولوی جامی و سواء السبیل و کشکول و مرقع شریف
من تصنیفات حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی تونسہ شریف خود حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رح سے سبقاً پڑھی تھی - آپکی مجلس
میں بپاس شریعت وقت قوالی مزامیر تو کجا دستک زنی کی بھی اجازت نہیں تھی - حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی کے حج بیت اللہ
سے تونسہ شریف تشریف لانے پر جس روز حضرت صاحبزادہ محمد الدین صاحب کی تجویز روانگی تونسہ شریف خدمت میں حضرت موصوف ہوئی ہے -
اُسوقت اتفاق حسنہ سے یہ عاصی مولف بھی حاضر حضور تھا - طبیعت حضور کی ناساز تھی صاحبزادہ صاحب کو تاکید اکید ہوئی تھی واپس
آنے میں دیر نکرنا اور جلد واپس ہوکر آنا جس سے پایا جاتا تھا کہ زمانہ فراق اُنکا عنقریب آگیا ہے خاکسار کے نصیب بھی بس وہی آخری دیدار
تھا - جو شفقت خاص و نظر توجہ اس عاصی پر تھی اُسکی کیفیت زبان سے کرنی مشکل ہے اور دل ہی جانتا ہے - سہپر کے وقت کٹورہ شیر اونٹنی کا
آپکے نوشجان کرنیکو آیا کرتا تھا - دو موقع پر یہ عاصی حاضر تھا آپ نے کچھہ شیر نوشش فرماکر اپنے لطف و کرم سے مجھے دیکر فرمایا پیلو - اُسوقت
کا اثر اور کیفیت جو حاصل ہوئی ہے وہ ابتک رگ و پے میں ہے اور انشاء اللہ دم مرگ رہے گی **ہندی** پریم بھٹی کا مدھوا پلاکر
متوالی کردینی موسی نیناں ملاکے **دیگر** صباحت از لعل تو جرعہ چشیدہ سالہا بر خمار خواہد بود + آپ نے چند اشعار زبان ہندی میں اپنے
پیر کے انتقال اور درد فراق میں فرمائے یہ ہیں **ہ** [نام قوال حضرت منسوب الٰہی] تا ہنگ تو ساڈیری سانگ مینو میری چانگہ اسمانوں تے جاے رہی + برہوں تیر
فراقدا چیر گیا ماروپیڑ کالجڑی کی کہاے رہی + بہکہو کہہ تو ساڈی کے ویکہنے کی خوشی چین سو مینو رہ بہار ہے - شمس روگ لگا تن بھوگ میرے
ملان سد طبیب پوچھار ہے - **سجع مہر آنحضرت ہ** نور محمدی ز سلیمان ظہور یافت - زاں نور شمس دین بدو عالم مفیض گشت -
شمایل خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات حضرت مرشد نا مولینا خواجہ شمس الدین صاحب سیالوی ادام اللہ برکاتہم از مراۃ العاشقین -
فرمایا کہ حضرت صلعم قران مجید و دیگر کتب سماوی میں آم لفظ امی سے بھی ملقب ہوئے ہیں یہ لفظ تین معنی رکہتا ہے ایک یہ کہ پڑھنا لکھنا کسی سے نہ
سیکھا ہو - چنانچہ آپ ایسے ہی تھے دوسرے یہ کہ عرب ہر چیز کی اصل کو ام کہتے ہیں چنانچہ مکہ کو ام القری کہتے ہیں کہ اصل تمام شہروں و آبادیوں
کا ہے اسیطرح آنحضرت صلعم اصل تمام موجودات و مخلوقات کے ہیں چنانچہ شیخ سعدی فرماتے ہیں **بیت** تو اصل وجود آمدی از نخست - دگر ہرچہ
موجود شد فرع تست + ایسا ہی حدیث میں آیا ہے کل الخلایق من نوری و انا من نور اللہ - تیسری نسبت بطرف ام القری مکہ ہے یعنے مکی تھے -
ایکروز یہ بیت حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ فرمائی **بیت** می دو سالہ و معشوق ہیژدہ سالہ - ہمیں بس است مرا صحبت صغیر و کبیر + ہیژدہ سالہ سے مراد
بآنحضرت صلعم باعتبار شب معراج و می دو سالہ قران مجید سے باعتبار نزول اول لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور دوسری مرتبہ آیت آیت یا
سورت سورت موافق مصلحت بندگان نازل ہوا - فرمایا جو کوئی کبیرہ گناہ کرکے توبہ کرے خدا تعالیٰ اُسکے گناہ معاف کردیتا ہے مگر آنحضرت صلعم
کی شان میں کوئی کلمہ بے ادبی نکالے وہ نہیں بخشتا **بیت** محمد نہ بخشد گناہ کار حق را - ولے حق نہ بخشد خطائے محمد + اسیطرح کا قول کسیکا ہے
باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار - فرمایا مصنف مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز کے حضرت سید محمد غیاث نور بخش نام تھے ساتھہ ہی اسکے یہ بھی
فرمایا کہ ایسے علو ہمت سادات سے ہوتے ہیں کہ جس کار میں مشغول ہوں کمال کو پہونچا دیتے ہیں اُنکی تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ علم توحید میں درجہ کمال
رکھتے تھے - فرمایا اصول دین چار ہیں آیۃ حدیث و قیاس مجتہد و اجماع امت علماء امت - آیت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کو

## مختصر حالات

فرض سمجھتے ہیں اور اولی الامر سے مراد صلحا و اتقیا رکھتے ہیں ۔ بادشاہ دوجہاں مردان خدا ہیں کہ تمام امور زیر فرمان اُنکے ہیں بخلاف بادشاہ ظاہری کے کہ بامور دنیا مشغول ہوتا ہے چنانچہ اسی محل پر یہ حکایت فرمائی ایک روز اورنگ زیب بصحابت نواب سعد اللہ خاں کے میا نمیر صاحب کی خدمتمیں آیا اتفاقاً میانصاحب اُسوقت اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھہ رہے تھے خادم نے عرض کی کہ بادشاہ وقت آپکی خدمت میں آئے ہیں سر اٹھاکر آپ نے فرمایا کہ میں نے جانا کوئی جوں یعنے شپش دیکھی ہے جب بادشاہ آئے آپ نے کچھہ التفات نہیں کیا نواب سعد اللہ خاں نے عرض کی کہ تعظیم بادشاہ واجب تھی فرمایا عجب بات ہے کہ رزق خدا تعالی کھاؤں اور کل حاجتیں اُسی سے طلب کروں پھر کسی دوسرے کی طرف التفات کروں ۔ فرمایا فرقہ روافض و غیر مقلد افعال و اقوال اپنے کو مطابق نص و حدیث کہتے ہیں لیکن یہ زعم اُنکا باطل ہے کیونکہ یہ دونوں فرقہ قیاس مجتہدین و اجماع امت سے منکر ہیں اور اونکے حق میں طعن کرتے ہیں اسی موقع پر یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص عالمان و متقیان دین سے واسطے تحقیق مسئلہ شریعت حضور میں خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ آتا ۔ فرماتے عمل ہم درویشوں کا با حدیث صحیحہ عین مطلوب ہے مگر جو شخص کہ معرفت حدیث و طریقہ استنباط مسائل کماحقہ نہیں جانتے اُونپر عمل بالحدیث جایز نہیں ہے اُنکو لازم ہے کہ تحقیق مسئلہ کتب فقہ حنفیہ سے کریں کسلیے کہ استنباط مسائل اونکا آیت و حدیث سے اور مطابق دونوں کے ہے ذکر در باب فضیلت عقیدہ بر علم کے فرمایا اکثر مردمان باوجود تحصیل علم قرب حق تعالی سے محروم ہوتے ہیں کسواسطہ کہ اصل علوم کی حسن اعتقاد ہے پس طالب صادق کو چاہیئے کہ حسن اعتقاد کے حاصل کرنے میں سعی بلیغ کرے و اطاعت شیخ میں اپنے ظاہر و باطن کو مشغول رکھے تاکہ حق تعالے گوناگوں علم اُسکو عطا کرے چنانچہ مولوی معنوی فرماتے ہیں

**بیت** چوں کنی خدمت مجوانی یک کتیب ۔ علمہائے نادرہ یابی ز جیب ۔

فرمایا اصل سلوک کی اعتقاد ہے اور یہ بیت زبان مبارک سے فرمائی **بیت** در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است ۔ آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد ۔ کفر اصطلاح صوفیوں میں اعتقاد پختہ ہے کہ ہرگز بتشکیک مشکک زائل نہیں ہوتا و مراد آتش مصائب و شداید دنیا اور مراد ابولہب سے عاشقان حقیقی ہیں کہ تحمل ایذا کرتے ہیں ۔ امام بخش نذر بردار نے عرض کی کیا عشق با شغال و اذکار حاصل نہیں ہوتا فرمایا بہ برکت اشغال سے خطرات نفسانی و وساوس شیطانی دور ہوتے ہیں لیکن حصول عشق محض اُسکی کریمی ہے ۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔ کسی نے عرض کی کہ واسطہ حصول علم و ترقی فہم کے کچھہ فرمایئے ارشاد کیا کہ بعد از نماز فجر اکیسو دفعہ یا علیم علمنی پڑہ کر کہو اے خداوند کریم بحرمت اس اسم کے مجکو علم نصیب کر ۔ سید اللہ بخش نے بمحل گفتگو خیر و شر کے عرض کی کہ جس حالت میں سب امور خیر و شر ارادہ حق تعالے اور اُسکے حکم سے ہیں تو موجب عذاب و صواب کیا ہے فرمایا ایسا ہی ہے کہ مبداء تمام کاموں کا اُسکی قدرت کے ہاتھہ میں ہے اور یہ مصرعہ زبان پنجابی زبان پر لائے **مصرع** کچھہ وس نہیں بانگر یار نوں جی لکھی آپ نے نوں پئی رونیاں ہیں ۔ یعنے جو کچھہ تقدیر میں لکھا گیا وہی مشیت و ارادہ حق تعالے ظہور میں آتا ہے لیکن درویش کو چاہیئے کہ کار خیر کو خدا تعالی کیطرف منسوب کرے اور کار بد کو اپنی طرف سمجھے چنانچہ قولہ تعالے ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ و ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک پھر سید موصوف نے عرض کیا کہ جب مبدا تمام امور خیر و شر کا وہ ہے تو فرق درمیان جبریہ و صوفیہ کیا ہے فرمایا جبریہ قایل تعدد ہوتے ہیں اور صوفیہ قایل وحدت اور دوسرے یہ کہ جبریہ اداے امر و نہی میں سست ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا کیا چارہ ہے جو کچھہ کرتا ہے خدا کرتا ہے اور صوفیہ طاعت خدا تعالے میں چست و چالاک رہتے ہیں اور لعر محبوب حقیقی کو سعادت دارین سمجھتے ہیں اسی موقع پر مولوی معظم الدین نے عرض کی کہ جبریہ مظہر مضل اور صوفیہ مظہر ہادی ہیں آپ نے فرمایا آخر سلسلہ ہر دو اسم کا باسم واحد پہونچتا ہے پس فی الحقیقت ہر دو فرقہ ایک تن ہیں باعتبار مرتبہ احدیت کے اور دو تن ہیں باعتبار واحدیت کے ۔ فرمایا مدت دراز تک مثنوی کو مطالعہ میں رکھا حاصل مطلب ہر شش دفتر کا اطاعت شیخ کو مینے جانا جسوقت اطاعت شیخ درست آئی تمام منازل و مراتب سلوک کے اُسکو حاصل ہوگئے کیونکہ اطاعت شیخ کی خود عین اطاعت خدا و رسول کی ہے چنانچہ کسی بزرگ کا

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|

قول ہے بیت چونکہ ذات پیر اکردی قبول - ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول ؐ گر جدا بینی زحق تو خواجہ را ـ گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را ۔ فرمایا نماز کی دو قسم ہیں ایک صورتی دوسری معنوی - نماز صوری حسب امر شریعت بشرائطہ و آداب بجالاوے و معنوی وہ ہے کہ ما سوائے اللہ سے ترک کرے اور بحضور حق تعالیٰ متوجہ ہووے لبس ازان فرمایا ذکر حق بھی بمنزلہ نماز کے ہے کہ مقصود نماز سے یاد حق ہے اور ارکان نماز کے تین قسم قولی فعلی قلبی ہیں قولی مثل قرأت و فعلی مثل قیام و رکوع و سجود وغیرہ جمیع حرکات اور قلبی مثل حضور دل یعنے سب ماسوائے اللہ سے روگردان ہو کر حق کی طرف متوجہ ہووے بیت ذوق طاعت بحضوری دل نیابد ہیچکس - طالب حق را دل حاضر بود درگاہ بس - اور نزدیک اصفیا کے بدون حضور قلب نماز جائز نہیں - جیسا کہ حدیث میں وارد ہے - لاصلوٰۃ الا بحضور القلب اور معنی اس حدیث کے چند وجوہ سے کہتے ہیں یعنے نزد بعض کامل ثواب نماز بدون حضور حاصل نہیں ہوتا اور نزدیک بعض بوقت نیت نماز حضور شرط ہے اور نزد بعض بجز حضور ہرگز جائز نہیں ہے اور یہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہیں - ذکر محکم الدین سیرانی آیا فرمایا ارادہ نماز سے پہلے قوالوں کو بلا کر کچھہ سنتے پھر نیت نماز بحضور دل درست کرکے تمام کرتے تھے سید اکرام شاہ ساکن سہلو کے نے عرض کی اگر سہواً یا اور کسی وجہ سے نماز قضا ہو جاوے تو اُسکے قضا کتب فقہ سے ثابت ہے مگر وہ کونسا عمل ہے اگر فوت ہو جاوے تو اُسکی قضا نہیں ہے آپ نے فرمایا جو نفس غفلت کے ساتھہ گذرے تحقیق تلافی اُسکی محال ہے - گفتگو حج اکبر میں چلی - سید محمد سعید مولف مراۃ العاشقین نے عرض کی معنے دل بدست آور کہ حج اکبر است کے کیا معنی ہیں فرمایا مراد دل بدست آوردن سے وہ ہے کہ سب ماسوائے اللہ دل سے باہر کرے اور ہر وقت ذکر مولیٰ میں مشغول رہے - فرمایا ذکر پاس انفاس اصل تمام وظیفونکا ہے سالک کو چاہیے کہ اسمیں کوشش بلیغ کرے یہانتک کہ دل اُوسکا ذاکر ہو جاوے - فرمایا جو شخص باستعمال خوشبو و بحضور دل جگہہ پاک پر بیٹھہ کر درود شریف پڑھے روح مبارک آنحضرت صلعم کی طرف اُس شخص کے متوجہ ہوتی ہے اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں اور جو شخص بدون ان شرائط کے پڑھتا ہے اُسکو وہ فرشتہ کہ جو واسطہ پہونچانے درود شریف کے ہر مومن کی پیشانی پر موکل ہے وہ درود روزمرہ جامہ نور میں لپیٹ کر اور طبق نور میں ڈالکر خدمت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پہونچاتا ہے پھر وہ حضرت موصوف حضور میں جناب رسالت مآب صلعم حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ فلاں بن فلاں ساکنہ جائے فلاں نے اسقدر درود شریف آپکے اوپر پڑھی ہے - فرمایا درود مستغاث و کبریت احمر راہ میں ہرگز نہ پڑھنی چاہیے مگر بسواری اسپ وغیرہ - فرمایا دو چیز سالکوں کو ضروریات سے ہیں اذن و ریاضت سلوک سوائے ان دونو کے کمال کو نہیں پہونچتا - فرمایا واسطے دفع بیماری و حل مشکلات کے اسم شیخ اپنے کا ایکسو دفعہ پڑھ کر دم کرے اور دعا مانگے انشاء اللہ حاصل ہوگا مولف مراۃ العاشقین نے عرض کیا کہ اسم شیخ کا کسطرح پڑھنا چاہیے فرمایا ایک درویش خواجہ تونسوی کا اسطرح پڑھتا تھا یا شیخ محمد سلیمان اور میں اسطرح پڑھتا ہوں یا شیخ محمد سلیمان شیئاً للہ - ایک وقت امام بخش نذر بردار نے یہ مصرعہ پڑھ کر - ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز میں مرغ سحر سے کیا مراد ہے فرمایا علماء ظاہر مرغ سحر خروس کو کہتے ہیں لیکن نزدیک اہل اللہ کے وہ شخص مراد ہے جو شب و روز یاد خدا میں مشغول رہے - ذکر سالک مجذوب و مجذوب سالک میں فرمایا مثال سالک مجذوب کی یہ ہے کہ کوئی شخص راہ بیت اللہ شریف منزل بمنزل قطع کرکے پہونچے اور مجذوب سالک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بزرگ کسیکو کہے کہ آنکھہ بند کرو اور پھر فرمائے کھولو اُسوقت وہ شخص بیت اللہ میں اپنے تئیں دیکھے - پس سالک مجذوب تمام احکام شرعی کو جانے اور ہدایت کرے و مجذوب سالک محض جذبات الٰہی میں مستغرق رہے - فرمایا وظیفہ مستغاث عشرہ منقول ہے کہ حضرت ابراہیم تیمی کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا تھا لیکن اخیر دعا مستغاث عشرہ کے اللّٰھم المھدنی الخ دیگر سلسلوں میں نہیں پڑھتے - حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کو حضرت رسول صلعم نے خواب میں ارشاد کیا تھا اسلیئے خواجگان چشت مریدوں اپنے کو ارشاد اس دعا اخیر کا چھہ دفعہ پڑھنے کے لئے کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو چیز چوری جاتی رہے اُسکے لئے کچھہ فرماویں فرمایا آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ یا لطیف خبیر ایکسو انیس [119] بار اور یا لطیف

## مختصر حالات

ایکسو اونیس بار پڑہے - ایک شخص جذامی کو فرمایا روزمرہ سات سو ستاسی ۷۸۷ دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہتا رہے - بنا بر رفع بواسیر فرمایا دو رکعت سنت فجر میں اول رکعت میں الم نشرح اور دوسری میں سورہ فیل پڑہے اور وتر عشا میں اول رکعت میں الم نشرح دوسری میں والتین اور تیسری میں اخلاص پڑہنے کی مداومت کرے - واسطے دفع قرض وسلب ایمان وخذلان دارین کے بعد نماز فجر ستر بار اسم یا وہاب پڑہتے رہیں - فرمایا ایکروز مولوی داد ارنجش نے محمد علی شاہ خیرآبادی سے دریافت کیا کہ درمیان مولانا فخر الدین وخواجہ سلیمان تونسوی از روی منازل فقر کیا فرق ہے - سید موصوف نے فرمایا کہ مولینا صاحب جو کار کرتے توجہ سے کرتے تہے اور حضرت تونسوی صاحب اُس کام کو ظاہرا بلباس استہزا الا کرتے تہے - چنانچہ ایک روز گرد نواح کے لوگوں نے شکایت کثرت ملخ ونقصان آپ سے کی فرمایا دل شاد کو کہو دعا کرے (دلشاد نام خستہ حال حضرت کی خدمت میں رہتا تھا) دلشاد کے مرنیکے بعد بھی وہی حال ملخ ہوا پھر فرمایا اُسکی قبر پر جاکر دعا کرو - دیگر بسبب امساک باران مریدان ملتجی دعا کے ہودے فرمایا مسمات فلاں چشتیانی کی چوٹی گند ہوا و چنانچہ ایسا ہی کیا اور بارش بے اندازہ ہونے سے لوگ تنگ آگئے عرض کی فرمایا چوٹی مسمات کہولدو چوٹی کھولنے کی دیر تھی کہ بارش بند ہوگئی - ذکر رحمت الہی آیا فرمایا اکثر مردمان مرتکب کبایر کو اپنے فضل سے داخل بہشت کرتا ہے - فرمایا عبادت پر مغرور نہ ہونا چاہیئے جس کسیکو عطائے الہی دامنگیر ہوجاتی ہے سب گناہ اُسکے حسنات کے ساتہہ بدل جاتے ہیں اور یہ مصرعہ ارشاد کیا مصرعہ پنجابی ٹک جاگد یاندی مہتی سہاگ نہیں پک ستیاں کیسر بہنیاں نی - کسی نے عرض کی کہ اس سے پایا جاتا ہے کہ مدار قرب حق زہد اور عبادت پر نہیں پھر کیوں عبادت کریں جواباً فرمایا عبادت شرط عقل و سزاوار عبودیت ہے اُسکے ادائے میں غفلت نچاہیئے عطا فضل اُسکا ہے جسکو چاہے دیوے قولہ ذالک فضل اللہ الخ غلام حسین قریشی نے عرض کی کہ اذکار واشغال سے حضور دل حاصل نہیں ہوتا اور لذت نہیں آتی ایسا کچھہ فرماویں کہ جس سے ذوق عبادت وحضور دل حاصل ہو فرمایا سالک کو چاہیئے کہ عبادت تولی میں سرگرم رہے حضور ہو یا نہو راہ عشق میں طلب شرط ہے اور یہ بات زبان مبارک پر لائے بیت گر نشاید بہ دوست راہ بردن - شرط یاریست در طلب مردن - سید محمد سعید نے عرض کی کہ کچھہ مراقبات سے ارشاد ہووے فرمایا مراقبہ اللہ ناظری واللہ معی چاہیئے کرنا مراقبہ اللہ ناظری کے وقت جانے کہ خدا تعالے مجھے ہر حال میں ناظر ہے قولہ تعالی الم یعلم بان اللہ یری اور اسیطرح مراقبہ اللہ معی میں سمجھے کہ خدا تعالی سب حال میں میرے ساتہہ ہے وہو معکم اینما کنتم فرمایا مرتبہ صبر سخاوت سے بالاتر ہے اور درجہ گرسنگی سیر کہانیسے اولی ہے جہاں صابران پہونچے اہل سخاوت وہاں سے خبردار نہیں جہاں اہل فاقہ مشرف ہوتے ہیں تونگر کو اُسکی بو تک نہیں پہونچتی - چنانچہ کہا ہے شعر گر ز بخشندگان شنیدہ ام بسیار - صبر درویش بہ ز بذل غنی ⁂ ایکروز فضیلت احسان میں ذکر آیا فرمایا کہ ایکوقت جوش میں حضرت رسول صلعم نے حضرت عائشہ صدیقہ کو فرمایا چاہو جو کچھہ مرضی ہے عرض کی کہ جو راز حق تعالے نے شب معراج میں آپکو عطا فرمایا ہے اور اُسکے اظہار سے منع کیا ہے اُس سے ایک راز عنایت فرماویں یہ سنکر آنحضرت صلعم بڑے متفکر ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے نزول فرمایا اور کہا حق تعالے نے آپکو ایک راز کی رخصت دی ہے - اُسپر آنحضرت صلعم نے اُن رازوں میں ایکروز حضرت صدیقہ کو یہ فرمایا کہ جو مومن کسی کی ایذا وتکالیف کو بقدر پچھنے کانٹے کے بھی دفع کریگا خداتعالے اُسکے تمام گناہ بخشدیگا اور درجات بہشت عطا فرمائیگا یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق گریہ وزاری کرنے لگے پوچھا باعث گریہ وزاری کیا ہے عرض کی جو لوگ دوسروں کو ایذا اور تکلیف پہونچاتے ہیں پس اونکا انجام کار کیا ہوگا اسبات کا رونا ہے ایکروز حضرت مولینا فخر الدین بسواری پالکی بازار میں جاتے تہے ایک طفل ہنود نے کچھہ شیرینی آپکے روبرو پیش کرکے منت والتجا تمام اُسکے کھانیکو کہا کہ میری خوشنودی اسی میں ہے کہ اسکو تناول فرماویں وہ ایام رمضان شریف کے تہے اور آپکو روزہ تھا مگر مولینا نے اُسمیں قدرے شیرینی کھالی اُسکو دیکھکر مردمان بازاری وبعض مریدان آپ سے بے اعتقاد ہوگئے اور کہا کیا باعث روزہ فرض شرعی کے توڑنیکا ہے فرمایا کفارہ ایک روزہ توڑنیکا آزادی

## مختصر حالات

طعام یا ساتھ آدمیوں کو طعام یا ساتھ روزہ رکھنے کی سبب ہیں ان تینوں کو اور گرو نگا لوگوں نے عرض کی کہ اسمیں کیا حکمت ہے کہا کنارت روزہ آسان ہے آزردہ کرنا دل سے - فرمایا سالک کو چاہیئے کہ اگر کوئی چیز چوری گئی ہوئی پھیر آتیہ آجاوے تو اسکو راہ خدا میں ایثار کردیوے تاکہ آگے نحوست سے محفوظ رہے فرمایا حضرت خواجہ سلیمان نسوار یعنے نہاس دست چپ سے استعمال فرمایا کرتے تھے اور باوجودیکہ نسوار گوناگوں بنارسی دیناوری وغیرہ حضور میں پیش ہوتی لیکن نسوار سادہ تمباکو لیا کرتے تھے فرمایا ایک روز حضرت خواجہ سلیمان مسجد میں بیٹھے تھے اور ایک معلم کسی طالب علم کو دیوان حافظ پڑہا رہا تھا ایک بیت کے معنے میں خواجہ صاحب موصوف نے پانچ مرتبہ فرمایا کہ اے معلم توجہ کرو شاید مراد حافظ اس بیت سے کچھ اور ہو اور وہ بیت یہ تھی ؎ از خیال لطف می مشاطۂ چالاک طبع - در ضمیر برگ گل خوش میکند پنہاں گلاب ٭ فرمایا مے سے مراد عرفان حق ہے و مشاطہ چالاک طبع عبارت عارف کامل سے اور برگ گل احکام شریعت اور گلاب سے مراد معنے حقیقت ہے یعنے جیساکہ گلاب برگ گل میں مستتر یعنے پوشیدہ ہے اسیطرح عارف کامل حقیقت کو لباس شریعت میں پوشیدہ رکھتا ہے - فرمایا جب تک سالک ماسوای اللہ سے گذر کر حق کے ساتھ مشغول نہ ہو قید ہستی موہوم سے رہائی نہیں پاتا اور یہ مصرعہ پنجابی زبان مبارک سے ادا ہوا - کہڑا اور دنجی جہیڑا چیک و نجی رانجہا جہنگ سیالاندا کیہڑے فرمایا ایک فرشتہ ملہم نام اور ایک خناس سب انسان کے دل میں ہوتا ہے فرشتہ نیکی کیطرف دلالت کرتا ہے اور خناس بدی کی جانب امر کرتا ہے چنانچہ قرآن میں آیا ہے قولہ تعالے انما یامرکم بالسوء والفحشاء - فرمایا تعویذ لکھنے والے کو اکل حلال وصدق مقال چاہیئے پھر جو کچھ لکھے گا جس نیت سے اسکی تاثیر ہوگی - اسی موقع پر فرمایا حضرت گنج شکر براہ مسافرت ایک دہقان کے گھر میں مقیم ہوئے اہلیہ اسکی دردزہ میں لاچار تھی دہقان نے عرض کی آپ نے یہ بیت لکھکر دیا بیت مرا جاست خرم را نیز جاشد - زن دہقان بزاید یا نزاید - مجرد فرمانے لفظ زاید کے زن دہقان نے خلاصی پائی وغیرہ - تاثیر زبان میں ہے نہ کاغذ تعویذ میں - صاحب تاثیر کے ہر کام کے لئے فقط بسم اللہ ہی کافی ہے - فرمایا خلفائے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی بہت اوراد مثل حزب البحر وحرز یمانی پڑہتے ہیں لیکن ہمارے حضرت خواجہ سلیمان بجز درود مستغاث و دلائل الخیرات ومنزل قرآن شریف کے دیگر اوراد ظاہری کم پڑہتے ہیں اور اکثر اوقات مراقبہ میں گذارتے ہیں - اگر کوئی عامل آپکی یعنے حضرت خواجہ سلیمان کے حضور آتا درویشوں استانہ کو فرماتے کہ اس شیطان کو باہر کرو تاکہ شامت اوسکی سے محفوظ رہوں - فرمایا سالک کو چاہیئے کہ بعد پڑہنے وظائف خصوصا مسبعات عشرہ کے بجناب مجیب الدعوات دست بدعا ہوکر عرض کرے کہ اے خدا وند کریم اپنے کرم سے خیالات فاسدہ سے محفوظ کر آمین ثم آمین واسطے رفع خطرات کے فرمایا اسم یا فعال شش بار پڑہنا چاہیئے اور استغفار بہی بڑا اثر رکھتا ہے اور تصور کرے کہ خدا تعالے دانا وبینا ہے جو فعل کہ مجھسے صادر ہوتا ہے حق تعالے اوسکو دیکھتا ہے پس اس خیال وفکر سے افعال ناشایستہ وخطرات فاسدہ سے شرمسار ہوتا ہے دوایم الحضور رہتا ہے علی ہذا القیاس پھر فعل خواہ نیک ہو یا بد تصور ذات کا کرے تاکہ خطرات سے محفوظ رہے - ذکر خواطر اربعہ کے موقع پر فرمایا زانوی چپ مکان خطرہ شیطانی ہو اور زانوی راست مقر خطرہ نفسانی اور کتف راست جائے خطرہ ملکی اور فضای دل خطرہ رحمانی ہے سالک کو چاہیئے کہ ہر سہ خطرہ اول کو نفی کرے اور خطرہ رحمانی پر اثبات ذات کرے اور جو خیال غضب وفریب دل میں آئے اوسے خطرہ شیطانی سمجھے اسکو لا کے ساتھ نفی کرے اور جو خواہش وحرص وشہوت کھانے وپینے وپہننے وغیرہ کی ہووے جانے کہ خطرہ نفسانی ہے اوسکو بہی لا سے نفی کرے اور جو طالب حسنات وخیرات ہو اسکو خطرہ ملکی سمجھے اسکو بہی نفی کرے اور خطرہ رحمانی کہ زیر پستان چپ اوسکا محل ہے اسکو اثبات کرے تاکہ خدا تعالے ان شروں سے محفوظ رکہے بیت گل توحید نروید بزمینے کہ دروخار شرک وحسد و کبر وریا وکین است - فرق میان روح ونفس میں فرمایا حقیقت نفس وروح ایک ہی ہے لیکن باعتبار اوصاف حمیدہ اوسکو روح کہتے ہیں وباعتبار امور ناشایستہ اوسکو نفس کہتے ہیں چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے مصرعہ نفس وروح وعقل ودل جملہ یکی ست اسی معنے میں دوسری جگہہ آیا ہے - بیت روح و دل اور جسم تینون ایک چیز - فعل کی نسبت سے ہوائین تمیز کیفیت مرگ انسانی کے بارہ میں ارشاد ہوا روح انسانی کو موت نہین ہے بلکہ وہ عالم امر سے ہی

| نام ایشان | نام پیران ونام مریدان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مدفن | مدت عمر | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے قل الروح من امر ربی اور جب دار فانی سے بحکم کل نفس ذائقۃ الموت نقل کرتے ہی اوسکو مردہ کہتے ہین حالانکہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نقل کرتے ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار فرمایا بعض اہل اللہ نے حق تعالے کی جناب مین دعا مانگی ہے کہ وقت نقل روح کے مجھے بیہوشی دی تاکہ شر شیطان سے بیخوف ہون کیونکہ مواخذہ افعال واقوال مشروط بعقل ہے اور جو کچھ حالت بیہوشی مین صادر ہو اوسکا مواخذہ نہین ہے۔ فرمایا مردمان ظاہری کی موت ایکبار اور صوفیونکی موت کئی ہزار بار چنانچہ مولوی جامی فرماتے ہین بیت از خار خار عشق تو در سینہ دارم خارہا۔ یکبار میرد ہر کسی بیچارہ جامی بارہا حکیم غلام علی قریشی نے عرض کی کہ جب روح اولیا اللہ نقل کرتے ہی کیا اوسکے وجود کو طاقت قدرت باقی رہتی ہے فرمایا نقل اونکی مثل عوام نہیں ہے پس تمام کام اونکے مثل زندگانی کے ہوتے ہیں۔ فرمایا واسطے حصول حاجات دینی ودنیوی قبور اہل اللہ پر جانا جایز ہے کہ بہتوں نے قبور اہل اللہ سے فیض پائے ہین چنانچہ اکثر مردمان خاص وعام بجوار قبر فیض اثر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری وحضرت غوث الاعظم رہ کر فیضیاب ہوتے ہین اور جمعرات وجمعہ ودوشنبہ قبرون پر جانا سنت ہے جب فاتحہ پڑہے تو پشت قبلہ کی طرف اور موجہہ جانب میت کرکے بیٹھے السلام علیکم یا اہل القبور کہے اور فاتحہ بطریق مسنون پڑہے اور اگر حاجت دینوی چاہے جانب پائین میت ہوکر کہے اے خداوند کریم بطفیل اس بزرگ کے میرا کام آسان کر۔ یہہ بہی فرمایا شہیدان دیگر اہل قبور سے فاضلتر نہیں اگر کوئی شخص اونکے حضور میں مدد طلب کرے جلدی قبول ہوتی ہے۔ مفسد بیعت کے بارہ میں ارشاد ہوا حکم بیعت مثل نکاح ہے چنانچہ نکاح بارتکاب کبایر فاسد نہیں ہوتا مگر بکفر وطلاق اسیطرح بیعت بہی بارتکاب کبایر فاسد نہیں ہونے الا بکفر وفسخ اعتقاد۔ فوایدالفواین لکہا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین کی عادت تہی کہ ہر ایک جنازہ ہمسایہ کے ساتہہ قبر تک تشریف لیجاتے اور بعد تجہیز وتدفین قبر پر بیٹہتے ایکوقت خواجہ قطب الدین بہی انکے ہمراہ تہے خواجہ معین الدین ناگاہ وہشت کہاکر کھڑے ہوگئے اور طبیعت مین تغیر دیکہکر خواجہ قطب الدین نے موجب اسکا دریافت کیا آپ نے فرمایا دو فرشتہ واسطے عذاب اس میت کے آئے اور عذاب کرنا چاہتے تہے کہ ناگاہ صورت حضرت خواجہ عثمان ہارونی عصا ہاتہہ میں لئے ظاہر ہوئے اور کہا اے فرشتگان کہ یہہ ایک مریدان ہمارے سے ہے اسپر عذاب نکرو فرشتون نے کہا کہ یہہ مرید خلاف راہ آپ کے تہا فرمایا اگرچہ خلاف راہ تہا لیکن اسنے ہاتہہ اپنے سے میرا دامن پکڑا ہے حکم آیا کہ اے فرشتگان اسکو چھوڑ دو ہمنے طفیل اوسکے پیر کے گناہ بخشدئے۔

بیعت باہل قبور جایز نہیں اگر باہل قبور جایز ہوتی تو حضرت صلعم کی قبر سب سے بہتر تہی کہ سردار تمام مخلوقات کے ہین۔ ذکر ترقی حسنات شیخ فرمایا ثواب اور اذکار واشغال جو مرید پاتے ہین اوسیقدر نامہ اعمال اوسکے شیخ مین بہی لکہتے ہین اور جسقدر ثواب انداونکو حاصل ہے وہ بنام شیخ بالا لکہتے ہین اور اسیطرح ہلم جرًا رسول صلعم درجہ بدرجہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ فرمایا پیر بغیر کوئی منزل مقصود کو نہین پہونچتا مثنوی شریف میں مثل اوسکی مانند اوس شخص کے ہے کہ ٹھنڈے لوہے کو کوٹے اور کچہہ حاصل نہووے جب تک کہ داؤد علیہ السلام سے نہ سیکہے بیت پیررا بگزین کہ بے پیر این سفر۔ ہست بس پرآفت وخوف وخطر۔ فرمایا بعض آدمی کہتے ہین کہ حضرت غوث الاعظم نے اپنے کلاہ چار یہ کی وقت وصال اپنے ایک مرید کو بطور امانت سپرد کرکے فرمایا تہا کہ جو شخص اس علامت ونشانی کا یہان آوے اوسکو یہہ میری کلاہ دینا پس چند مدت کے بعد حضرت گنج شکر بغداد پہونچے درویشون نے اگرچہ وہ علامت حضرت گنج شکر میں دیکہی مگر کلاہ نہیں دی حضرت گنج شکر شہر سے باہر چلے گئے اوسوقت کلاہ موصوف خود بخود ہوا مین اڑہ کر آپ کے سر اقدس پر آگئی۔ فرمایا ایک شخص نے بحضور خواجہ تونسوی اس بیت پر اعتراض کیا بیت چون مدد پیر مرا گشت یار۔ نیست مرا حاجت آمرزگار لفظ آمرزگار کو آموزکار چاہئے پڑہنا تاکہ توحید مین خلل نہ آوے خواجہ موصوف نے اوسکے جواب مین فرمایا اے بیخبر جب انسان کامل اپنی ذات کو ذات حق مین فنا کر دیتا ہے تو عین مطلق ہوجاتا ہے بس یہان آمرزگار وآموزکار میں کچہہ فرق نہین رہا سب جگہہ ظہور خدا تعالے دیکہتا ہے چنانچہ خواجہ معین الدین فرماتے ہین ؎ صفات وذات چواز ہم جدا نمی بینم۔

| مختصر حالات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

پہر چوہی نکرم حضرت خانی بنیم کسی نے عرض کی تصور شیخ کا کسطرح کیا جاوے فرمایا کہ صورت شیخ کی کا تصور اپنے روبرو ویا دل میں ہر وقت ہر حالت مین رکہے اور کوئی وقت تصور سے خالی نہ رکہے ۔ عرض کیا کہ جب تصور نفی ماسوی اللہ کیا پس اثبات ذات حق تعالے کیے یا ذات شیخ آپنے فرمایا تمام مخلوقات کو نفی کرے اور شیخ کو مظہر ذات جانکر اثبات کرے ۔ یہہ بہی فرمایا واسطے رفع خطرات کے تصور شیخ نہایت مفید ہے عرض کیا اگر تصور شیخ کا نماز مین پیش آلے کیا حکم ہے فرمایا جایز ہے پیش امام تصور کرکے سجدہ کرے فرمایا تصور شیخ کا سب حال میں رکہنا چاہئے تاکہ خطرات نفسانی و وساوس شیطانی سے رہائی پاوے یہہ بہی فرمایا تصور ایک بڑی نعمت اور سپر ہے گناہ ہونگی جب صوفی کو تصور پیر کامل حاصل ہوگیا پہر کسی گناہ پر قادر نہیں ہوتا ۔ فرمایا واقعی دو چیز فاضلتر ہین ایک ذکر حق دوسرا تصور پیر ہین کرے جو کوئی ان دو امر پر استقامت کرے جلدی مقصد کو پہونچے ۔ تصور شیخ ایسا کرے کہ ظاہر و باطن صورت شیخ جلوہ کرے اور مطالع ذات صورت پیر سے تاکہ بمقصود حقیقی پہونچ جاوے یہہ بیت فرمائی زلیخا از زلیخا نے رسید ۔ ازان صورت بمعنے آرمیدہ ۔ فرمایا آداب شیخ درحالت حضور و غیبت و حیات و ممات یکسان ہین چنانچہ مولوی جامی فرماتے ہین **غزل** یار رفت از چشم لیکن روز و شب در خاطر است ۔ گر بصورت غایب است ۔ اما بمعنے ظاہر است عشق اندر ظاہر و باطن نہ بیند غیر دوست ۔ پیش اہل باطن این معنی کہ گفتم ظاہر است ۔ در حضور دوست ہر جانب نظر کردن خطاست ۔ یکزمان حاضر نشین اے دل کہ جانان حاضر است ۔ مولوی معظم الدین مردوی نے عرض کی کہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود سماع کیطرف کبہی متوجہ نہیں ہوتے تہے حالانکہ سلطان المشائخ اونکے پیر سنا کرتے تہے فرمایا برائے اتباع بسنت رسول صلعم پہر عرض کیا کہ اتباع شیخ کیون نہیں کیا فرمایا احتراز سماع سے منافی اتباع نہیں ہے کیونکہ اتباع امر شیخ ضرور ہے اور حضرت نصیر الدین موصوف سننے سماع کے لئے پیر کیطرف سے مامور نہین تہے اور یہہ کمال حوصلہ آپکا ہے کہ باوجود امکان سننے سماع سے باز رہتے تہے ۔ فرمایا جو راہ کہ زاہد ایک مدت دراز مین طے کرتا ہے صوفی بحالت سماع بیک آن قطع کرتا ہے **بیت** جائیکہ زاہدان بہزار اربعین رسند ۔ مست شراب عشق بیک آہ میرسند ۔ مولف اس موقع پر ایک شعر زبانی اللہ داد موسوی یاد آیا **شعر** چل چلہ کردم درراہ نیافت ۔ چل چلی بہ رمز و چل چلہ ۔ فرمایا واسطے رفع خطرات کے نافع ہے لیکن کثرت سماع باعث قساوت دل ہے و پریشانی حال پس سالک کو چاہئے کہ کبہی کبہی سنا کرے فرمایا سننے والہ کا فکر درست چاہئے تا سنا اوسکا حلال ہو ۔ فرمایا سماع موصل الی الحق ہے خاصکر اہل طریقت کو و نقصان ہے اہل شریعت کو فرمایا مقام محبوبیت توحید پر ہے اور مدار توحید فنا پر اور مدار فنا بجز مدد پیر حاصل نہین ہوتا یہہ امر سب سلسلون مین موجود ہے فرمایا غوث الاعظم چار روز مقام محبوبیت میں رہے اور خواجہ نظام الدین بداونی سترہ روز ۔ پیر غلام محمد سیال نے عرض کی کہ بمقام حضرت گنج شکر قرص چوبینہ رکھا ہوا ہے بعض آدمی گمان کرتے ہین کہ آپ بوقت بھوک اوسکو چاٹا کرتے تہے کیا یہہ بات صحیح ہے فرمایا یہہ کاسہ چوبین واسطے تعلیم نفس اپنے کے رکھا تھا اور کوئی چیز کہانیکی اوسمین ڈالکر تناول فرمایا کرتے تہے اور ہر روز لب اوس کاسہ کا پتہر پر گہس لیا کرتے تہے یہانتک کہ وہ کاسہ گہستے گہستے اسقدر رہ گیا کہ اسکو نان تصور کرکے واسطے زیارت مردمان رکھا ہوا ہے ۔ صاحب مراۃ العاشقین نے عرض کی کہ معنی اس بیت کے کیا ہین **بیت** متاب از عشق او گرچہ مجاز یست ۔ کہ آن بہر حقیقت کارساز یست ۔ فرمایا مراد از عشق مجازی احکام شرعیہ و متابعت پیر طریقت ہے جب مرید صادق ان دو نوامر پر ثابت قدم ہو یقین ہے کہ بمرتبہ عشق حقیقی پہونچ جائیگا ۔ فرمودند عارفان کامل سر عشق پردہ شریعت مین پوشیدہ رکہتے ہین اور اس موقع پر یہہ بیت فرمائی **بیت** از خیال لطف می مشاطہ چالاک طبع ۔ در ضمیر برگ گل خوش میکند پنہان گلاب ۔ لطف صفت شراب ہے اور می عرفان باریتعالے و مشاطہ عارف و چالاک طبع صفت اوسکے و برگ گل احکام شریعت اور گلاب سے مراد عشق حقیقی ہے یعنی جیسا کہ گلاب پتے گل مین چہپا ہوا ہے اسیطرح عارف کامل عشق کو لباس شریعت مین چہپا رکہتا ہے یعنے ظاہر اپنا شریعت سے اور باطن حقیقت سے آراستہ رکہتا ہے ۔ صفحہ ۲۰۷ مرۃ العاشقین مین لکہا ہے مولوی غلام محمد توسوی

## مختصر حالات

گجراتی نے عرض کی کہ حضرت سلطان نظام الدین حج کے لئے گئے یا نہین فرمایا خشکی کے راستہ سے گئے امیر خسرو بہی ہمراہ تھے جب شہر گنجہ قبر مولوی نظامی پر پہونچکر فاتحہ پڑہی تو امیر خسرو دلے مولویصاحب کی تربت دیکھکر یہہ بات زبان پر لائے بیت دبدبہ خسرویم شد بلند۔ زلزلہ در گور نظامی افگند۔ اوسیوقت شمشیر برہنہ قبر سے نکل آئی اور حضرت امیر فوراً زیر دامن حضرت سلطان نظام الدین پیر خود پناہ گزین ہوئے اور قبر مولوی نظام الدین گنجوی سے آواز آئی بیت وصف خودت میکنی اے خود پسند۔ دبدبہ دزد نگردد بلند۔ مولوی نظام الدین گنجوی نے آپکے آنیکا اشارہ اپنے پشین گوئی مین فرمایا تھا بیت دو ہند و برآید ز ہندوستان۔ یکے دزد باشد دگر پاسبان یعنے دزد اشارہ طرف امیر و پاسبان مراد حضرت سلطان نظام الدین سے ذکر بخشا شاعر کا ہوا فرمایا خدا بخش شاعر شہر جمون سے ہجرت کرکے بخدمت حضرت حافظ محمد جمال ملتانی سکونت رکھتے تھے اُنکی صورت چندان زیبا نہین تہی ایک وقت حافظ محمد جمال نے خوشطبعی سے تبسم کرکے فرمایا سنا ہے کہ شہر جمون مین اکثر مردمان حسین ہوتے ہین اشاید کہ مانند الیشان باشند) گفت آرے مانند الیشان باشند) فرمایا شعر ہندی مین کمال رکھتے تہے اکثر اشعار اونکے ذو معنے ہوتے جب غور کرین معانی قریب سے معانے بعید نکلتے تہے مصرعہ کرین جوگن بندی والیان نو بخشا نے سر دیان والیان تون۔ جوگن مراد تصدق و بندی والیان مراد معشوق دوسرے سے ہے کہ سرے والیان مراد معشوق خود یعنے تصدق کردن معشوق دوسرے کو اپنے معشوق پر۔ دیگر ش شکر کہنڈ نون گہول گہتان تیری مٹہیان ٹہیان گالیان تون۔ تی کبک خرام قربان کران تیری سہنیان سہنیان چالیان تون۔ بیٹہہ گہتان مین مٹ شراب دے جی تیری مست اکہین متوالیان نو فرمایا اونکی اشعار مین مناسبت بہی خوب ہے۔ مصرعہ تیرا حسن سمندر دیکہہ ماہی چاہے کیون نہ سہیہ سنسار نینون۔ سمندر مین ماہی و سنسار ہوتے ہین اور معنے بعید یہہ مفہوم ہوتے ہین کہ مراد حسن سے تجلیات ذاتی ہے و مراد ماہی سے عین ذات و سنسار عبارت مخلوق سے ہے یعنے جب تجلیات ذاتی او سکے مخلوق پر روشن و چمکتے ہین پھر کیونکر مخلوق دیدار جمال او سکے سے صبر کرے۔ دیگر مصرعہ دیکہہ زلف اتی رخسار میان بہکے کفر آتے اسلام و دین۔ زلف مراد تجلیات جلالی و رخسار عبارت تجلیات رحمانی سے ہے و زلف کفر کے ساتہہ مناسبت رکہتی ہے اور رخسار با سلام یعنے بمجرد دیکہنے زلف و رخسار محبوب حقیقی کفر و اسلام محو و نسی ہو گئی اور ہر جگہہ ظہور محبوب روشن ہو گیا۔ دیگر مصرعہ مونہہ تہون پلڑا لاہ دے ماہی جگ ورچ کالی رات اہی۔ یعنے اے محمد صلعم چہرہ مبارک سے پردہ بشری کو اوٹہاؤ تا ظلمت غیریت جہان سے اوٹہہ جاوے اور ہر جا تیرا نور روشن ہو وے مناسب موقع یہہ بیت فرمایا بیت بردن آور سر از بروے یمانی۔ کہ روے تست صبح زندگانی یعنے باہر کر سر اپنا خاک یثرب سے کیونکہ مونہہ آپکا زندگانی ہے تمام مخلوق کا۔ صاحب مراۃ العاشقین سے یہہ دو بیت لکہوائے ل لگتی نون ٹہک چو پڑے پر نینا ندی دہاڑ اولڑ بنی ببر نکی خنجر تلوار یہون پر سرے دی دہار اولڑیتی۔ شعلیہ تجلید امار ساڑ ستی پر غمزیدی مار اولڑینی۔ بخشہ وا پر فراق دی سنہن ادہی پر وار مدار اولڑینی فرمایا عارفان ہر بات سے معنے موافق تکر اپنے کے سمجہتے ہین چنانچہ ایکروز تونسہ شریف مین قریب مکان حضرت خواجہ سلیمان چند عورتین خانہ ہوش یہہ گا رہی تہین گوری نون دنگان چہڑادی یار۔ ایک عالم نے کہا یہہ عورتین بیہودہ باتون سے شرم نہین کرتے اوسوقت خواجہ صاحب سیالوی نے فرمایا بیہودہ نہیں بلکہ درود کہتے ہین عالم نے کہا کیونکر فرمایا گوری مراد رسول علیہ السلام و نگان عبارت رحمت خدا تعالے اور یار مراد ذات حق تعالے یعنے ایجدا اوپر رسول کریم کے رحمت پہونچا۔ فرمایا مولانا مولوی محمد علی مکہڈ دی غزلیات عجیبہ فرمایا کرتے تھے منجملہ او سکے یہہ غزل تحریر کرکے اونہوں نے خدمتمین خواجہ صاحب تونسوی ارسال فرمائی شہید تیر آن ترکم کہ از ابرو کمان دارد و اخ اور مولویصاحب موصوف نے فرمایا کہ تم بہی مقابلہ اسکے غزل کہو اگرچہ مینے پہلے کبہی شعر نہین کہا تھا لیکن حسب الامر استاد خود یہہ چند بیت تصنیف کئے غزل مقیم کوی آن شاہم کہ اعلے آستان دارد۔ ملوکش جملہ مفتون دلا یک پاسبان دارد۔ مثال عشق با آن شہ خوبان عبرانی۔ چو آن زال کہ در دست بتیندہ ریسمان دارد۔ چہ طاقت بندہ عاجز را کہ یا مولا سخن راند۔ ولے از لطف و کرم او نظر برفیض آن دارد گفتگو عشق شیخ شبلی مین ہوئے فرمایا۔ ابتدا عشق مین قند سفید دامن مین بندہا رکہے تہے اور جس سے نام اللہ کا سنتے

## مختصر حالات

قند سفید آپکے مونہہ میں دیتے اور آخر حال میں تبرکی سے نام اسکے سنتے اُسکو آپ بسبب بیوی کے مارتے - فرمایا سبب باعث غلبہ محبت اور دوسرا سبب غیرت تھا اس موقع پر یہ غزل بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی پڑھی غزل غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم - گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم ۞ چہ بہ زلف تو گر مالک دو عالم بہ بہا بدہند یعلم اللہ کہ سر موئے خریدن ندہم ۞ گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد - تا نہ بینم رخ تو روح رمیدن ندہم ۞ گر شبے دست دہد وصل تو از غایت شوق - تا قیامت نشود صبح دمیدن ندہم ۞ گر بدامے دل من افتد آن عنقا باز - گرچہ صد حملہ کند باز پریدن ندہم ۞ بر سرم جمع شود لشکر اعراب و عجم - گرچہ صد زخم خورم پشت خمیدن ندہم ۞ شرف از باد وزد بوئے ز نقش ببرد - باد را نیز درین دیر وزیدن ندہم ۞ تذکرہ اصطلاحات خواجہ حافظ میں چلا فرمایا حافظ صاحب کی باتیں اسرار کی ہر کسیکی سمجھ میں نہیں آتیں بیت در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد - فرمایا کفر اصطلاح صوفیہ میں اعتقاد پختہ کو کہتے ہیں کہ جو تشکیک مشکک زایل نہیں ہوتا و آتش مراد مصائب دنیا سے ہے اور بولہب عبارت عاشق صادق سے یعنے در منزل عشق اعتقاد کامل لازم ہے کیونکہ تکلیفات گوناگوں عاشق کو پیش آتی ہیں اور ایسی حالت میں اعتقاد کامل شرط ہے ورنہ منزل مقصود کو نہیں پہونچتا - اس لوہرہ پر روندیاں روندیاں میری اکھن آیاں - ملیا ماہی اکھیں کھول گھمائیاں ۞ ذکر موسیٰ علیہ السلام فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر ایک وقت ایسا آیا اگر کوئی آپکے چہرہ کی طرف دیکھتا تو آنکھیں اُسکی جاتی رہتیں اس حال سے تنگ ہوکر آپنے جناب باری میں عرض کی خطاب آیا کہ خرقہ شعیب عم میں اپنا مونہہ چھپا رکھو چنانچہ ایسا ہی کیا - آپکی بیوی نے عرض کیا کہ آپکے دیدار فیض آثار نہ دیکھنے سے مضطرب و بیقرار ہوں برقع چہرہ مبارک سے اٹھاؤ فرمایا مجھپر ایک حالت واقع ہوئی ہے جو کوئی مجھپر نظر کرے آنکھیں اُسکی جاتی رہتی ہیں مجھے خوف ہے کہ تمہاری نظر بھی جاتی نہ رہے بیوی صاحبہ نے عرض کی کہ ایک آنکھ پوشیدہ رکھکر دوسری سے دیکھونگی - آپ نے جب رخ مبارک سے نقاب اٹھایا فوراً جس آنکھ سے دیکھا تھا وہ جاتی رہی پھر بیوی صاحبہ نے عرض کی کہ رخ اپنا نہ چھپاؤ تاکہ یکبار دوسری آنکھ سے بھی دیکھ لوں اور لذت دیدار حاصل کروں جب دوسری دفعہ اسیطرح دیکھا تو وہ آنکھ بھی جاتی رہی اور بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ اگر میرے ہر سر موئے بدن آنکھیں ہوتیں سب کو فدا کردیتی سبحان اللہ ایسے عاشقان صادق جلوہ انوار محبوب حقیقی سے لذت پاتے ہیں بعد اُسکے حضرت موسیٰ عم نے بیوی صاحبہ کی آنکھوں کو دم کیا اور بدستور روشن ہوگئیں - ایکروز صاحب مراۃ العاشقین نے عرض کی کہ حضرت مجدد الف ثانی نے مسئلہ توحید میں گفتگو کی ہے باوجودیکہ بزرگان خاندان نقشبندیہ اُنسے پہلے کے سب قایل وحدت وجود تھے - فرمایا شیخ احمد سعید خلیفہ سید غلام علیشاہ جب ہند سے ہجرت کرکے راہ تونسہ شریف سے گذرے اور بخدمت حضرت خواجہ تونسوی ملاقات کی ایک شخص نے اُنسے پوچھا کیا وجہ ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود میں حضرت مجدد الف ثانی نے گفتگو کی ہے اُنہوں نے جواب میں فرمایا کہ حضرت مجدد ثانی مجتہد وقت تھے اگر اُنسے مسئلہ وحدۃ الوجود میں خطا ہوئی بھی ہے تو اُنکو مواخذہ نہیں بلکہ اجتہاد و مجتہد اگر خطا پر ہووے تو بھی ایک ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اگر اجتہاد درست ہے اور خطا پر نہیں تو ثواب دوگنہ ہوتا ہے - صاحب مراۃ العاشقین نے چند سخن کتاب مفاتیح الاعجاز سے لکھنے چاہے فرمایا یہ ابیات لکھ لو - ابیات شد منقش موج با دریا عیاں - انچہ در عالم تو میخوانی منم ۞ چوں ظہور جملہ اسما ماست - مظہر اوصاف رحمانی منم ۞ ہر دو عالم شد بہ ہستی ما عیاں - اصل ہر پیدا و پنہانی منم ۞ نیست عالم در حقیقت جز طلسم - گنج بے پایاں اگر دانی منم ۞ ایک موقع پر فرمایا جب سالک صفات بشری اپنے کو صفات حق تعالےٰ میں فنا کردے اور ظہور صفات حق تعالےٰ کا اُسپر غلبہ کرے اُسکو قرب نوافل کہتے ہیں اور جو کوئی ہستی اپنے کو فنا کرے یہانتک شعور جمیع موجودات سے بے خبر ہوجاوے بلکہ اپنے نفس سے بھی خبر نہ رکھے چنانچہ بجز ذات باری تعالےٰ اُسکی نظر میں کچھ نہ رہے اُسکو قرب فرائض کہتے ہیں ایک موقع پر فرمایا حضرت محی الدین ابن عربی نے کتابیں سلوک و توحید میں تصنیف کی ہیں اُنمیں سے ایک فتوحات مکی بھی ہے کہ مسئلہ وحدۃ الوجود اُس میں بخوبی بیان کیا ہے جسکے باعث سے اکثر عالمان ظاہر اُنسے مخالفت کرتے ہیں نقل ہے کہ ایکروز مرد از خنزیر کنارہ حوض پر رکھکر کہا کہ اگر وجود واحد ہے جیسا

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

کرسکتے ہو اس خنزیر کو کھالو شیخ نے مراقبہ کرکے حوض میں غوطہ لگایا اور صورت سگ میں نکلکر اس مردار پر موتہہ مارا یہ حال دیکھکر عالمان لاجواب ہوگئے۔ فرمایا مرد کو چاہیے کہ ہرایک کی خدمت کرے اور ادب سے پیش آوے کسواسطہ کہ مردان خدا ہر لباس میں پوشیدہ رہتے ہیں اور انکے طفیل سے بعض مردمان کو سعادت دارین نصیب ہوجاتی ہے اور یہ بیت ارشاد فرمائی بیت خورش دہ بکنجشک کبک و حمام کہ یکروز افتد ہمائے بدام؛
ایک موقع پر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ خاندان نقشبندیہ میں بنائے سلوک لطایف پر ہے اور آپکے خاندان میں کسطرح ہے فرمایا ایک شخص زاہد مولوی عبیداللہ صاحب ملتانی کی خدمت میں گیا اور کہا طریقہ لطایف ارشاد فرماویں اُنہوں نے فرمایا میں طالب لطیف کا ہوں نہ طالب لطایف کا۔
بعد وفات و نماز جنازہ کے میر ذوالفقار قوالاں نے چند سخنان فراقیہ روبروے مردمان حاضرین اسطرح پر باواز حزین وغمگین ادا کئے مقولہ بہلا شاہ ہردم کرسمان مان رینجھٹے یار واوے اڑیا۔ چکڑ بھریاں نوں گل لاوے کی اعتبار سنگار واوے اڑیا؛ چادر تاں ستوں وچہ جنگلی وگڑیا کم سنسار واوے اڑیا؛ غزل دیگر برفت آں ماہ ما را در دل از وے صد ہوس ماندہ۔ غم ہجران او باجان شیریں ہم نفس ماندہ؛ مراں تنہا سے عماری واز لیلی حسبتہ للہ۔ کہ با صد پارہ دل بیچارہ مجنوں بازپس ماندہ؛ بامید یکہ آید آن مہ محمل نشیں روزے۔ جہاں را چشم براہ گوش بربانگ جرس ماندہ؛ چو زد اکنوں گل رعنا بعشرت خیمہ درصحرا۔ چہ غم گر بلبل شیدا گرفتار قفس ماندہ؛ بکوے یت چوں نالہ ہم چوں مرغان چمن جامی۔ کزاں گلشن گل و شمشاد رفتہ خار و خس ماندہ؛ و دیگر موڑ مہاراں سائیں ڈہولیا۔ تیر بان واٹاں نوں سر کہولیا۔ نہاتے ہوتے میں رہے گئی؛ کاکی گل سجن دل پئی گئی۔ کوئی سخن اولڑا بولیا۔ کدیں موڑ مہاراں سائیں ڈہولیا۔ یہ سخن سنکر سب حاضرین شور و فغان و واویلہ کرنے لگے پھر مولود تبریزی یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی۔ برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی الخ و مولود دیگر۔ دل گدائے در رسول اللہ۔ جاں فدائے سر رسول اللہ الخ۔
آپکے خلفائے راشدین مجملاً یہ ہیں حضرت مولوی محمد الدین صاحب آپ کے فرزند سجادہ نشین۔ حضرت سید غلام حیدر شاہ ساکن جلال پور کیکنان ضلع جہلم۔ حضرت مولوی معظم الدین مرولیانوالہ ضلع شاہ پور پنجاب تحصیل بہیرہ۔ حضرت مولوی فضل الدین ساکن چاچڑ تحصیل و ضلع شاہ پور۔ مولوی محمد امین ساکن چکوڑی بہیلو وال ضلع گجرات پنجاب۔ حضرت حاجی مولوی پیر مہر علیشاہ ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سید نور بہار شاہ ساکن سنجر ضلع ڈیرہ غازیخان تحصیل تونسہ شریف۔ سید اکرام شاہ ساکن سلو کی ضلع گجرات پنجاب۔ سید محمد طبیب متوطن ضلع جہلم حال سکونت پذیر لدہیانہ۔ میاں علی حیدر میانوالی۔ پیر جند وڈا شاہ ساکن علیخیل۔ قریشی پیر بخش ساکن خواجہ آباد ضلع میانوالی۔ نتھے گلاب شاہ ساکن اورنگ آباد ضلع راولپنڈی۔ سید حیات شاہ ہمدانی ساکن نارنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم وغیرہ۔ سید محمد سعید شاہ بہرتہوی جامع ملفوظات مراۃ العاشقین۔
منجملہ انکے جن حضرات کا حال معلوم ہوا ہے۔ وہ قلمبند کیا ہے باقی صاحبان کا حال بروقت دریافت اپنے اپنے موقع پر تحریر ہو سکتا ہے۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ | حضرت مولوی خواجہ محمد الدین بن حضرت مولوی خواجہ شمس الدین سیالوی رح | سیال شریف تحصیل و ضلع شاہ پور پنجاب | | | | آپ خلف اکبر و خلیفہ راستین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ماذون و مجاز ہر چہار سلسلہ ہوکر سجادہ نشین مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور حسب اجازت حضرت موصوف کے آپ نے تونسہ شریف پہونچکر حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی سے بھی سلسلہ خلافت و ارادت حاصل کی ہے آپکے والد ماجد نے آپ کو وصیت فرمائی تہی کہ اگر تم اپنے پیران طریقت کے راستہ پر چلتے رہوگے تو دین و دنیا سے بہرہ مند ہوگے |

| نام سلسلہ | نام خلیفہ مع ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | چنانچہ آپ نے پورا پورا طریقہ پیران طریقت کا پکڑا ہوا ہے اور آپ قدم بقدم بروش اپنے والد ماجد کے مصداق الولد سر لابیہ بنے آتے ہیں۔ اور جود و اولوالعزمی و فراخ حوصلگی باوصف قلیل کے تعمیر روضہ مبارک حضرت موصوف اور اسکے گرد پیش میں ظاہر فرمائی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے المعہود دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عالیشان عمارت اور اندرون روضہ کے طاقی و منقش کام پر کیا کچھ خرچ آیا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپکی ہمت مردانہ سے اس عمارت کو مرتبہ تکمیل پہونچائے۔ بزرگان کاملین کے فرمانیکا اثر کبھی نہ کبھی ہوئے بغیر نہیں رہتا حضرت خواجہ سلیمان تونسوی نے بارہا فرمایا۔ (میرے سیالو نکو رنگ لائیں دی ریجھیا) اوسکا پورا ظہور آپ ہی کے عہد میں ہوا ہے جو کثرت ہجوم و رجوع خلقت اور رونق ایام عرس میں ہوتی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور جو خاص طرز کا انتظام لنگر سے ہر ایک مہمان کے جائے قیام پر طعام پہونچانیکا ہوتا ہے وہ آپ ہی کی ذات خاص سے مخصوص ہے اللہ تعالےٰ آپ کو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے آمین رب العالمین سجع آپکی مہر کا یہ ہے سجع ز نور شمس سلیماں عیاں محمد دین۔ |
| چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ | حضرت سید غلام حیدر شاہ | جلالپور کیکنان تحصیل پنڈدادنخاں ضلع جہلم | | • | مراۃ السالکین مولفہ امام الدین صاحب ساکن لکن وال گجرات | آپ نجیب الطرفین سید حضرت سید جلال الدین بخاری کی اولاد سے ہیں اور اعظم و مقدم خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں ابتدا میں آپ نے ہمراہ پیر غلام شاہ ساکن پیرپور کے حضور میں حضرت صاحب سیالوی حاضر ہوکر نعمت خلافت کو حاصل کیا اور جب سے اب تک قدم بقدم اپنے پیر روشن ضمیر چلتے ہیں تقوی و ورع میں بےنظیر۔ کسر نفسی و فروتنی اور تواضع میں عدیم المثال ہیں چنانچہ مولف نے وقت ترتیب اس مجموعہ کے بغرض اندراج آپ کے حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کیا تو آپ نے نہایت کسر نفسی اور فروتنی سے اپنے صاحبزادہ سید محمد مظفر شاہ سے ایما فرمایا چہ نسبت خاک را بعالم پاک یہ فقیر اس قابل نہیں ہے کہ بزرگان میں شمار کیا جاوے اور فرمایا من نہ ازالیشانم بلکہ خاکپاے ایشانم۔ اگر خاتمہ بخیر شد ورنہ روسیاہ اس عاجز کے حق میں دعا کریں کہ بطفیل پاکاں عاقبت بخیر ہووے آپکے اس سخن سے اندازہ آپ کی انکساری اور فروتنی اور علو درجہ کا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں انکساری و فروتنی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ حضرت مولانا نیاز احمد چشتی فخری کا یہ شعر آپکے مصداق حال ہے شعر بندگی اور حق پرستی کچھہ نہ ہونا ہے نیاز۔ کچھہ نہ ہونیکے سوا اور حق پرستی کچھہ نہیں۔ ہر کس و ناکس کے لئے لنگر عام جاری رہتا ہے جو کوئی شخص علاقہ جہلم آپ کے مرشد کے حضور بیعت کے لئے آتا فرماتے شاہ صاحب سے بیعت حاصل کرو کہ وہ ہماری ہی بیعت ہے اور فرماتے الخلیفة ماھو متصف باوصاف ذا الخلیفة یعنے خلیفہ وہ ہے کہ خلیفہ کرنے والے کے تمام اوصاف اُس میں ہوں وہ شاہ صاحب ہیں آپ کے فرزند ارجمند سید محمد مظفر شاہ طول عمرہ قائمقام آپکے ہوکر عرس حضرت قبلہ سیالوی صاحب کے سیال شریف حاضر ہوتے ہیں سماع و وجد میں کما ینبغی شوق ذوق رکھتے ہیں درود وظایف کے پابند اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ رکھتے ہیں مولف کو بھی اُنسے نیاز حاصل ہے |
| چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ | حضرت حاجی مولوی معظم الدین مرولیانوالہ | سنہ ۱۲۴۷ ہجری موضع مرولیانوالہ تحصیل بھیرہ | | | | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں مختلف مقامات ملک پنجاب و ہندوستان میں آپ نے سیاحت کرکے علم تحصیل کیا۔ اولاً بعمر ۱۳ سال سیال شریف حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کیا اور بموجب |

| نام خاندان | نام صاحب حالات بمع ولدیت | تاریخ وجائے ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار | تخلص شعراء | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | ضلع شاہ پور پنجاب | | | | ہدایت وارشاد و رہنمائے پیر روشن ضمیر خود کے تحصیل علم کیطرف متوجہ ہوئے اور ۱۷ سال گزار کر بعد زیارت حرمین الشریفین کے سیال شریف اپنے پیر کے حضور حاضر ہوئے اور بموجب ارشاد و ہدایات کے ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہے لوائح جامی ومرقعہ وکشکول شریف سبقاً آپنے حضرت سے پڑہی اور ساتھ ہی اُسکے دولت خلافت بھی عطا ہوئی اور حضرت کے حیات میں حاضر حضور رہکر اکثر اوقات آپ کو خدمت تعویذ نویسی وغیرہ کی رہتی تھی آپ بڑے عالم وفاضل و صاحب ورع وزہد و منظور نظر پیر روشن ضمیر تھے - اسوقت میں آپکا وجود باجود غنیمت ہے - |
| چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ | حضرت مولوی فضل الدین چاچڑی | سنہ ۱۲۴۳ ہجری | روز یکشنبہ وقت اشراق ۷ رجب سنہ ۱۲۹۸ ہجری مادہ تاریخ منظور محمدی و دیگر منظر حق | موضع چاچڑ تحصیل وضلع شاہ پور پنجاب | زبانی صاحبزادہ عبدالعزیز مولویصاحب | آپ مرید اعظم واکمل خلفاء حضرت مولینا شمس الدین سیالوی تھے - صاحب ترک وتجرید ووجد وسماع تھے اور علم ظاہری و باطنی سے آراستہ عاشق مزاج آزاد و متوکل منش تھے اور صاحب تاثیر جسکو ایک دفعہ نظر بھر کر دیکھا منکر بھی مطیع ہو گیا آپکے دو صاحبزادہ غلام نصیر الدین اور عبدالعزیز ہیں - بڑے فرزند غلام نصیر الدین سجادہ نشین اور دونوں بھائی مرید حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں - |
| ایضاً | حضرت مولینا حاجی پیر مہر علیشاہ بن سید نذر دین یا سید نظر الدین | گولڑا متعلقہ راولپنڈی | | | سیف چشتیائی | آپ اعظم واکمل اور نامور خلیفہ حضرت قبلہ مولینا شمس الدین سیالوی ہیں - آپکا سلسلہ نسب کا بحضرت سید عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی محی الدین جیلانی سے بچند واسطہ درمیانی منتہی ہوتا ہے - حنفی مذہب چشتی نظامی سلیمانی شمسی والقادری مشرب رکھتے ہیں - آپ بڑے عالم متبحر صاحب ذوق وشوق و وجد وسماع ہیں بعد حصول خلافت کے زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوئے اور اب رہنمائے خلق ہیں خاصکر ملک پنجاب سے دہنی پوٹھوار علاقہ راولپنڈی اور لاہور وغیرہ میں بہت لوگ آپ کے مرید ہیں اور ہوتے جاتے ہیں آجکل ضلع گورداسپور ملک پنجاب میں ایک فرقہ قادیانی[1] منسوب بہ مرزا غلام احمد قادیانی نکلا ہے جسنے اول دعوے ولایت والہام ہونیکا کیا اور گرد و نواح اس ملک کے گروہ سادہ لوحوں کو اپنی چرب بیانی سے اپنے دام میں گرفتار کر لیا تھا جب گروہ مذکور نے مرزا کے دام فریب میں آکر نعرہ آمنا وصدقنا مارنا شروع کر دیا تو مرزا نے دعوی ولایت سے تجاوز کر کے دعوی الوہیت پر کمر باندہی اور مسیح موعود خود ہی بن بیٹھے اور بڑی شد ومد سے قیل وقال وہ اور اُسکے حواریوں مثل حکیم مولوی نور الدین وغیرہ کرنے لگے اور عامیوں سے تجاوز کر کے خاص وعامئے فرنگ اور بادشاہ وقت کے الہ بنکر فائدہ کثیر حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن حق تعالے نے ہر فرعونے را موسیٰ بنایا ہے - آپکے معتقدان راسخ الاعتقاد غایت درجہ گرویدہ ہوئے |

[1] نوٹ: یہ قادیان ایک قصبہ کا نام ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے -

| مختصر حالات | ماخذ حالات | مقام مزار | تاریخ وفات | تاریخ بیعت خلافت | تاریخ ومقام پیدائش | نام مع ولدیت | نام خاندان |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور آپکے اوقات عزیز کو جو ہر وقت عالم استغراق و ذوق و شوق الٰہی میں رہتے تھے مجبوراً اس امر پر آمادہ کیا کہ مرزا مذکور کے دعوے کی تردید کیجاوے اور اہل اسلام کو اس ضلالت سے بچایا جاوے لہذا آپ نے بڑے اصرار پر ایک رسالہ شمس الہدایہ لکھا جس سے آپکی مراد نہ تو طلب شہرت اور نہ جو منافع کسی قسم کے تھی محض غرض اعلائے کلمۃ الحق تھی کہ جس سے گمراہوں کو ہدایت ہووے اور سادہ لوح اس آفت سے امان پاویں - لیکن مرزا قادیانی اور اُنکے حواریوں کو کب یہ منظور تھا کہ ہماری کساد بازاری ہووے اُونہوں نے اُسپر بہت شور و غل کرکے مباحثہ کے لئے اعلان شروع کر دیا اور جگہہ مباحثہ محمدن ہال انجمن اسلامیہ لاہور قرار پائی اور شاہ صاحب موصوف معہ علماء و فضلاء کرام و مشائخ عالیمقام تاریخ مقررہ پر پہونچگئے لیکن باوجود انتظار کافی و مہلت معقول کے مرزا قادیانی نہیں آئے اسکے بہت عرصہ کے بعد شمس الہدایہ کے جواب میں مرزا قادیانی کے ایک مرید امروہی نے کتاب شمس بازغہ لکھی اور مرزا نے تفسیر فاتحہ چھپوائی تو اسپر پھر دوبارہ اہل اسلام اور آپکے راسخ الاعتقاد مریدوں و احباب نے آپ کو جواب الجواب قلم بند کرنیکے لئے پھر باصرار مجبور کیا اسلئے آپ نے کتاب سیف چشتیائی یعنے حجت اللہ البالغہ علی شمس البازغہ و اصلاح الفصیح لاعجاز المسیح کو رقم فرمایا جو قابل دید اور آجتک لا جواب ہے بمصداق اس آیہ کے وجاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا - | | | | | | | |
| آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں آپکے والد بزرگوار نے آپ کو سیال شریف لاکر مرید کرایا تھا اسوقت آپکی عمر تخمیناً ۱۶ برس کی تھی سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپکو اجازت ارشاد و تلقین کی حاصل ہوئی آپ کے والد بزرگوار نقشبندیہ طریقہ رکھتے تھے - آپ زہد و ورع و تقوی و مجاہدہ میں بے نظیر ہیں بہت آدمی اطراف و جوانب ضلع گجرات پنجاب کے آپ کے مرید و معتقد ہیں باب درس و تدریس کا کھلا رکھتے ہیں - صادر و وارد کے لئے لنگر موجود ہے - | بدریافت ذاتی در مرأۃ السالکین | | | | سنہ ۱۲۷۰ ہجری چکوڑی بھیلووال ضلع گجرات پنجاب | حضرت مولوی محمد امین بن حافظ محمد نور الدین نقشبندی چکوڑوی | چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ |
| آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رح ہیں آپ نے سنہ ۱۲۷۵ ہجری میں بیعت حاصل کی اور پھر ریاضات و مجاہدہ کرکے رتبہ خلافت حاصل کیا. بڑے زاہد و پرہیزگار و پابند شریعت اور قدم بقدم چلنے والے اپنے مرشد کے ہیں جنکا وجود باجود غنیمت ہے - | بدریافت ذاتی | | | | نارنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم | حضرت سید حیات شاہ سید ہمدانی | ایضاً |
| آپ خلف اکبر و خلیفہ راستین اور سجادہ نشین حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بدو شعور ہی سے زہد و ورع کیطرف راغب و تحصیل علوم کیطرف بدل ساعی رہتے تھے دلجوئی و خدمتگذاری اپنے والد بزرگوار میں ہمہ تن مصروف رہا کرتے تھے - چنانچہ آپ برسوں مع غلام حسن خاں تو ہانہ والہ مرید خاص آنحضرت کے کوہ مکرانہ بتعمیل حکم سنگ مرمر لینے کو جاتے رہے اور بصرف کثیر سنگ مرمر لاکر | | شب مابین جمعہ و شنبہ ۱۵ ذوالحجہ سنہ ۱۳۲۳ ہجری | | | تونسہ شریف | حضرت خواجہ حافظ محمد موسیٰ بن حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رح | چشتیہ سلیمانیہ |

| نام خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

روضہ مبارک حضرت غوث زمان خواجہ محمد سلیمان جداپنے کو طیار کرایا اور جس روز سے مسند ہدایت وارشاد پر متمکن ہوئے پیران چشت کے طریقہ پر قدم بقدم چلنے سے حتی المقدور تجاوز نہیں فرمایا۔ اعراس بزرگان چشت خصوصًا عرس ابا واجداد پر جو ہجوم خلفاء ومریدان و عام مخلوق کا ہوتا ہے اور لنگر خانہ سے عام وخاص کو طعام تقسیم کیا جاتا ہے وہ دیکھے جانے نادر الوقوع فی زمانناہے واقعی وہ دیگ معرفت جو پیکے بزرگان چشت میں پہلم جبر حضرت خواجہ نور محمد مہاروی صاحب سے حضرت غوث زمان خواجہ محمد سلیمان کو پہونچی تھی اُس دیگ کے مالک و متصرف صریحًا آپ ہی ہیں چنانچہ مولف نے کئی موقع عرس حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری حاضر حضور ہو کر دیکھا اور آزمائش کی ہے کہ جو رجوع خلقت ہندو و مسلمان مرد وزن کا آپکے حضور میں ہوتا ہے وہ کسی اور بزرگ خاندان کے حضور میں نہیں ہوتا اور جو کثرت حضار مجلس تناول طعام کیوقت آپکے دسترخوان پر رہتی تھی وہ کسی دوسری جگہہ اتنے بڑے عرس پر نہیں ہوتی یہ اُسی دیگ عطیہ کا اثر تھا افسوس ہے کہ آپ قبل از وقت دنیا سے کوچ کر گئے آپ اس پُر آشوب زمانہ میں مشائخ سلف کا نمونہ تھے آپ کا نام سلسلہ نظامیہ فخریہ میں فخر سے لیا جاتا ہے آپکے سجادہ نشین میاں حامد صاحب صاحبزادہ آپکے تجویز و منظوری حکام وقت مسند نشین ہو کر رہنمائے خلق ہوئے ہیں خدا اُنکو دیر گاہ سلامت رکھے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتی نظامی فخری سلیمانی | حضرت خواجہ محمد عبدالصمد برگزیدہ اللہ الصمد بن حضرت شیخ محمد عبدالسلام ادہمی چشتی سلیمی | دہلی شاہجہان آباد | | | | آپ نجیب الطرفین مشائخان چشت سے ہیں کیونکہ آپکا نسب ابائی بچند واسطہ درمیانی حضرت شیخ سلیم چشتی فتح پور سیکری سے لیکر بحضرت بابا فرید الدین شکر گنج اور اُنسے بحضرت خواجہ ابراہیم ادہم منتہی ہوتا ہے اور نسب مادری آپکا بحضرت مولانا فخر الدین جہان آبادی اسطرح پہونچتا ہے آپکے نانا غلام نصیر الدین عرف کالے صاحب بن مولانا قطب الدین ابن مولانا فخر الدین تھے جو محمد سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ اخیر خاندان مغلیہ شہنشاہ تیمور کے پیر مرشد تھے بادشاہ موصوف کو غایت درجہ کا دعوی غلامی اس خاندان سے تھا چنانچہ اُنکا شعر ہے ؎ اے ظفر میں کیا بتاؤں تجھسے جو کچھ ہوں سو ہوں لیکن اپنے فخر دیں کے کفش برداروں میں ہوں ؛ حق تو یہ ہے کہ اخیر بارہویں صدی ہجری کا زمانہ چشتیہ نظامیہ میں فخر پیا کا بڑا رنگین اور عشق آگین گزرا ہے شاہ سے گدا تک ہر شخص فخر پیا کا نام جپتا تھا۔ آپ اُس گھر میں پیدا ہوئے |

جو ہند کے شہنشاہ کا قبلہ سمجھا جاتا تھا آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم مولوی محمد صالح قندہاری سے پائی اُسکے بعد آپ باطنی مشاغل میں لپنے کامل والد بزرگوار سے جو ذاتی قابلیتوں کے علاوہ حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب کے خود بھی خلیفہ تھے فیض لینے لگے اور بمصداق اسکے الولد سر لابیہ آپ بھی حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی کے ۱۲۹۹ھ ہجری میں مرید ہوئے خواجہ صاحب موصوف اپنے وقت میں قطب مدار اور فقرا کی کسوٹی تھے آپکو ایک جھلک میں پرکھہ لیا اور بہت جلد ۱۳۱۴ھ ہجری میں خلافت دیکر مجاز بیعت کر دیا اور لوگ کثرت سے فیوض و برکات حاصل کرنے لگے اور بیعت ہونے لگی۔ آپ خواجہ محمد عبد السلام اپنے والد بزرگوار کی ہر ماہ میں گیارہویں کو فاتحہ دلاتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا ماہواری عرس ہوتا ہے لیکن گیارہویں صفر کو عرس سالانہ حضرت ممدوح کا موضع بانسکولی میں جو دہلی جدید سے نکلتے ہی مٹرک قطب صاحب پر واقع ہے بڑی شان و شوکت سے اور پر رونق اور پر فضا جگہہ میں ہوتا ہے اور قریبًا سب ہی مشایخ شہر کے اور بیرونجات

| نام سلسلہ | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت مع سنہ | تاریخ وفات مع سنہ | مقام مزار | مآخذ حالات | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |

کے تشریف لاکر جمع ہوتے ہیں اور دعوت عام ہوتی ہے قوالی و سماع کی مجلس رات دن خوب گرم رہتی ہے آجکل دہلی میں فخریوں کی آپ ہی کے دم سے شہرت ہے اور اس سلسلہ کے روحانی کمالات کا آپ ہی کے سر سہرا ہے تین بھائی آپکے تھے بڑے بھائی آپ کے احترام الدین عین عالم شباب میں دو کم سن لڑکے یادگار چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگئے اور کسی نے اونکی وفات کی کیا اچھی تاریخ لفظ مغفرلہ نکالی ہے اور منجھلے بھائی آپکے محمد رعایت الدین (یعنی گوشہ نشین) ہیں خدا تعالی نے اخلاق علمیت علم مجلس معاملہ فہمی آپکی ذات والا صفات میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے جو لوگ دہلی قدیم اور اسکے طرز معاشرت اور آداب مجلس کے متلاشی اور شایق ہیں وہ گھنٹوں آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اور زمانہ گذشتہ کا لطف اٹھاتے ہیں صاحبزادہ موصوف سے حضرت میاں غلام نظام الدین خلف الرشید میاں کالے صاحب یعنی ماموں آپکے بہت الفت رکھتے تھے اور یہ ظاہری و باطنی جوہر آپ کی ذات میں انہیں کی صحبت کا اثر ہے آپکو بھی حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی سے بیعت ہے آپنے اکثر مقامات متبرکہ ہندوستان کی زیارت کی ہیں دونوں بھائیوں میں کمال درجہ کی محبت اور اتفاق اور ایک دوسرے پر قربان رہتے ہیں ۔

| نام سلسلہ | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت مع سنہ | تاریخ وفات مع سنہ | مقام مزار | مآخذ حالات | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ | مولوی شرف الدین فیروزپوری | | ۴ رجب سنہ ۱۳۲۱ ہجری بمقام اجمیر شریف | فیروزپور پنجاب | واقفیت ذاتی مولف | آپ مرید و خلیفہ اکمل حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رح کے تھے آپ بڑے عالم اور مسکین طبع و اخلاق حمیدہ سے آراستہ تھے کہتے ہیں آپ دست غیب بھی رکھتے تھے ۔ مولف کو بھی آپ سے نیاز حاصل تھا آپ بماہ رجب سنہ ۱۳۲۱ موقع عرس حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری ہمراہ حضرت حافظ موسی صاحب تونسوی آئے ہوئے تھے اور حج بیت اللہ کا آپکا عزم تھا کہ یکایک |

آپکو بخار پیغام اجل آگیا اور چوتھی رجب سنہ ۱۳۲۱ ہجری کو وہیں انتقال ہوا بڑی دہوم دہام سے جنازہ اٹھایا گیا اور حضرت حافظ موسی صاحب نے کندہا جنازہ کو دیا اور درگاہ شریف کی مسجد کلاں میں لاکر بہت مخلوق کے ساتھ نماز جنازہ کی ہوئی اور وہاں قبرستان اجمیر شریف میں متصل ڈہائی جھونپڑہ آپکی میت کو امانتاً رکھا گیا کہتے ہیں کہ کمشنر صاحب بہادر وقت کے خواب میں آپ آئے اور کہا میری میت کو میرے وارثوں کو نکال لینے دو کہ وہ فیروزپور پنجاب لیجا وینگے چنانچہ کمشنر صاحب نے اجازت دی آپکا مزار فیروزپور میں زیارتگاہ خلایق ہے ۔

| نام سلسلہ | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت مع سنہ | تاریخ وفات مع سنہ | مقام مزار | مآخذ حالات | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ایضاً | حافظ سید حیات علی بن سید احمد علی | جھجر سنہ ۱۲۹۳ ہجری سے | | | | آپ میر فضل علی صاحب خلیفہ حضرت خواجہ سلیمان صاحب تونسوی رح کے پوتے اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی کے خلفائے راشدین سے ہیں کامل پانچ سال مقیم آستانہ عالیہ فرحت خود حاضر رہ کر تحصیل علم اور فیض صحبت حاصل کیا اور بوجہ بیماری تبدیل آب وہوا کے لئے حسب الحکم آپ نے وطن مالوفہ کو مراجعت فرمائی اور دو مہینے مقیم وطن رہ کر بموقع |

عرس شریف حضرت خواجہ نور محمد مہاروی مہار شریف حاضر حضور ہوئے سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں بعد اختتام عرس شریف حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد بڑا والو ہڑ والو ہانہ ہمرکاب آنحضرت ہوکر دہلی آئے زائران و مشتاقان کی کثرت دیکھکر حضرت نے آپ کو ارشاد کیا کہ ہم بسبب ضعف بصارت شجرات طیبات پر دستخط نہیں کر سکتے تم دستخط کر دیا کرو ۔ اجمیر شریف پہونچکر اور بھی کثرت سے شجروں پر دستخط

| خاندان | اسمائے خلفاء مع ولدیت | مقام پیدائش مع سنہ ولادت | تاریخ وفات مع سنہ | مقام مزار | تصانیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | لکھنے پڑے بروقت واپسی اجمیر شریف برہان پور و حصار سرسہ قیام فرمایا اور وہاں ارشاد ہوا کہ علاوہ دستخطوں شجرونکے تعویذ بھی حاجتمندوں کو لکھدیا کرو چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا اور دہلی کے پلیٹ فارم ریل پر جسوقت عام خلق اللہ کا ہجوم تھا ارشاد فرمایا کہ سید حیات علی اچھا شخص میر فضل علی کے خاندان سے لایق ہے جو کچھہ کسیکو ہمسے عرض کرنا ہو وہ انسے کرے اور میر حیات علی کو بجائے ہمارے تصور کرے گویا یہ فرمانا مجاز و ماذون کرنا آپ کو خلافت کا صریحًا عطا کرنا تھا اللہ تعالے آپ کو قایم رکھے۔ |
| چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ | شیخ محمد بن فضل اللہ | گجرات ہند سنہ ۹۴۴ ہجری | شب دوشنبہ ۲ ماہ رمضان سنہ ۱۰۲۹ھ عمر ۸۶ سال | برہان پور | خزینۃ الاصفیا قانون توحید مولفہ حافظ انور علی ٹانکی | آپکے جد امجد کا نام شیخ محمد صدر ہے جنکا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت صدیق اکبر رضی پہونچتا ہے آپ نے اوائل میں شیخ صفی گجراتی کیخدمت میں پہونچکر خرقہ اجازت حاصل کیا بعدازاں مکہ شریف گئے اور بارہ سال خدمتمیں شیخ علی متقی رہ کر عمر بسر کی اور پھیر وہاں سے واپس ہوکر احمد آباد میں متاہل ہوئے اور ایک عرصہ بخدمت شیخ وجیہہ الدین گجراتی تعلیم علم ظاہری فرمائی بعد اُسکے خدمت میں شیخ ماہ جونپوری کہ گجرات میں تھے پہونچے چونکہ شیخ ماہ نے بزبان والد ماجد آپکے سنا ہوا تھا کہ پسرم قطب وقت ہوگا اسلیے بہت عزت آپ کی کیا کرتے تھے شیخ ابو محمد جعفر تیمی یا یمنی کہ مرید آپکے والد کے تھے اُنہوں نے شیخ وجیہہ الدین و شیخ ماہ کو لکھا کہ شہباز آپ کا پرواز کیوں نہیں کرتا اُنہوں نے جواب لکھا کہ پرواز اُنکا آپکے ہاتھہ میں ہے اور آپ کو بطرف قلعہ اسیر اُنکی خدمت میں روانہ کیا وہاں پہونچکر جو نعمت والد بزرگوار آپکے نے شیخ ابو محمد اسیری کو سپرد کی تھی آپ نے اُنسے حاصل کی اور برہان پور سکونت اختیار کی آپ قدم بقدم سنت نبوی چلا کرتے تھے جو فتوح حاصل ہوتی اُسکے تین حصے کرتے ایک حصہ اپنے عیال کو دیا ایک حصہ درویشان خانقاہ کو اور تیسرا حصہ نذرانہ حضرت سرور کائنات صلعم ادا کرتے تھے تحفہ مرسلہ توحید میں آپکا تصنیف ہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ | مولوی حاجی حافظ عبداللہ | | | احمد پور شرقی بہاولپور | | آپ مرید و خلیفہ حضرت محمد عاقل تھے ترک و تجرید و مجاہدہ میں لاثانی اور سماع اول درجہ کے تھے اور علم تصوف کے بڑے عالم تھے کتاب تسنیم حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کی شرح تنسیم نام اور میر ایساغوجی پر حاشیہ آپ ہی کا لکھا ہے۔ |
| ایضًا | مولوی خدا بخش ملتانی ثم خیرپوری | | یکم صفر سنہ ۱۲[illegible] ہجری | ملتان | تکملہ سیر الاولیا رسالہ توفیقیہ بستان مذاہب بحوالہ شرح گلشن راز فتوحات مکی | آپ کامل ترین خلیفہ حضرت حافظ محمد جمال ملتانی تھے آپ عالم متبحر اور رموز تصوف کے اعلی درجہ کے ماہر تھے رسالہ توفیقیہ علم توحید میں آپکا تصنیف کیا ہوا قابل دید اور نایاب ہے کچھہ اسمیں سے مشتے نمونہ از خروارے واسطے ناظرین کے بجنسہ لکھا جاتا ہے عارف حق شناس را باید۔ کہ بہر سو چو دیدہ بکشاید۔ بیند آنجا جمال حق بیدا نگسلد از جمال حق قطعا و معنی نگسلد از جمال حق این ست کہ ہر کجا بنظر چشم بیند گوید کہ ذات حق متجلی ست باین صورت از ذوات مقدس غافل نشود و اینکہ شنیدہ باشد کہ ذات باری متجلی ست باین صورت این صورت را وجود در علم باریتعالی است در خارج از علم باریتعالے وجود نیست پس ذات مقدس موجود در ظاہر است و صورت کہ تعین موجود محض در علم باریتعالی است خارج از علم وجود ندارد و تعین با در عالم وجود |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

مثال نیست زیرانچہ تعین در امور نسبتہ است چنانچہ زید بہ نسبت عمر طویل است و عمر بہ نسبت زید کوتاہ است اگر ظہور ہائے ذات متعدی نمی بود نسبت امور بایکدیگر نیز نیست چون ظہور ہائے ذات متعددیست نسبت امور بایکدیگر نیز ہست و این نسبت را وجود در علم حق تعالی است و انچہ موجود در علم باریتعالے است وجود او در نفس الامر است اما در خارج نیست چنانچہ صداقت و عداوت را وجود در نفس الامر ہست مگر در خارج نیست و اثار صداقت و عداوت از رحم و قہر در خارج ظاہر است پس ہمچنیں اثر ہر تعین ظاہر است و از سبب ظہور اثار مختلفہ در وہم می آید کہ اشیائے مختلفہ موجود در خارج ہستند حالانکہ موجود در خارج یک ذات مقدس است کہ باین صور ظاہر است و این صور و تعینات در خارج عدم ہستند پس چون صور و تعینات را وجود در نفس الامر ست بنابر ثواب و عقاب و عبادت و تکالیف شرعیہ بر ہمیں است مثلاً چون زید در علم خود دانست کہ فلاں کتاب باین طریق خواہم نوشت این کتاب را وجود در عالم مثال متصل است و زید کہ در خواب بیند کہ فلاں مکان رفتم و با فلاں کس ملاقات کردم این مکان را و آن شخص را وجود در عالم مثال منفصل است موجودات عالم مثال و موجودات عالم ملکوت و موجودات عالم شہادت ہمہ ظہور یک ذات مقدس است کہ ذات مقدس باین صور ظاہر شدہ و مثال منفصل دو قسم ست یک قسم آنست کہ ارواح قبل از تعلق بہ بدن در آن عالم مثال می باشد و این قسم را جابلقا گویند دیگر آنکہ ارواح بعد از مفارقت بدن در آنجا می باشد و این قسم را جابلسا گویند و اگر در خواب روح سیر کند در عالم مثال اول کہ مذکور شد احوال آئندہ معلوم کند و اگر روح سیر میکند در عالم مثال دوم احوال موتی دریافت میکند چنانچہ بزرگے فرمودہ ؂ اے پسر بنگر بچشم دل دریں زریں سپہر ÷ کو ز جابلقا سحر گہ قصد جابلسا کند ÷ یعنے روح اول در جابلقا و بعد ممات سیر در جابلسا میکند وغیرہ وغیرہ — اسی مسئلہ جابلقان و جابلسان میں صاحب دبستان مذاہب بحوالہ شرح مختصر گلشن راز لکھتے ہیں ہرگاہیکہ روح از بدن عنصری جدا شود او را اجساد مثالی و برزخ باشد کہ انرا ابدان مکتسب گویند و برزخیکہ روح بعد از مفارقت انجا متصل شود غیر برزخی ست کہ میان ارواح و اجسام است اول را غیب امکانی و دوم را غیب محالی گویند جہت کہ مشاہدہ غیب امکانی کنند از حوادث آئندہ واقف باشند از بسیار اند بخلاف غیبت محالی کہ مکاشفہ احوال متوفی نادر است شیخ محمد لاہجی در شرح گلشن راز آوردہ کہ جابلقا شہریست در غایت بزرگی در مشرق و جابلسا نیز شہریست بغایت عظیم در مغرب و ارباب تاویل دریں باب سخناں بسیار گفتہ شیخ محی الدین عربی اپنے فتوحات مکی میں اسطرح تصریح کرتے ہیں البتہ برزخ اخیر غیر اول است وجہ تسمیہ اول بغیب امکانی و اخیر بغیب محالی فرمودہ اند از برائے آنکہ ہر صورت کہ در برزخ اول است ممکن است کہ در شہادت ظاہر شود و صورتیکہ در برزخ اخیر است ممتنع است کہ رجوع بشہادت کند مگر در آخرت و از مکاشفان بسیار اند کہ صور برزخ اول برایشاں ظاہر میشود و میدانند کہ در عالم حوادث چہ واقع شود فاما بر احوال موتے کم کسے از مکاشفاں مطلع میشود۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ ابوالعلائی | میر سید محمد ابوالعلائی ترمذی الکالپی ولد میر ابوسعید |  | ۲۴ شعبان روز دوشنبہ سنہ ۱۰۷۱ ہجری | کالپی | انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار وفیات الاخیار قانون توحید | آپ سادات صحیح النسب ترمذ سے ہیں اجداد آپکے جالندہر میں سکونت رکھتے تھے آپکے والد ماجد نے شہر کالپی میں طرح اقامت ڈالی آپ نے شیخ جمال اولیاء سے کہ جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی حضرت نصیر الدین محمود تک پہونچتا ہے بیعت کی۔ یہ وہ شیخ جمال ہے جنکے علو رتبہ کی نسبت حضرت شیخ جمال گوجری فرماتے ہیں کہ مینے بکتر سے ہنڈوہ تک مسافرت کی مگر کسی مسلمان صاحبدل سے ملاقات نہیں ہوئی مگر اودہ میں ایک بچے کو دیکھا اور یہ فرماکر اشارہ شیخ جمال کیطرف کیا آپکو اجازت سلاسل اربعہ یعنے قادریہ چشتیہ |

مادہ تاریخ منجانب غلام علی آزاد

غوث اعظم یگانہ آفاق ÷ میر سید محمد ذیشان
گفت تاریخ رحلتش آزاد ÷ رفت قطب زماں بسوئے جناں

| نام خاندان | نام مع لقب و خطاب | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | سہروردیہ ومداریہ کی تھی آپ نے اکبرآباد میں پہونچکر امیرابوالعلائی احراری سے ملاقات کی اور پائین مجلس بیٹھہ گئے اس اثنار میں حضرت امیر موصوف نے قہقہہ مارا آپکے دل میں خطرہ گذرا کہ درویش ہوکر قہقہہ لیا ہے حضرت امیرالعلا نے صدر مجلس سے آپکی طرف نگاہ کی اور فرمایا بیت بر بیضۂ دل باش ہاں مانند مرغی پاسبان - کز بیضہ ادل زایدت مستی وشوق وقہقہہ اور فرمایا قہقہہ ہمارا اسوجہ سے ہے قریب تہا کہ حضرت سید محمد کو رعشہ ہووے مگر بزور شرع آپ نے سنبہالا اور متوجہ جالندہر ہوے مگر وقت معاودت ہر منزل میں امیرابوالعلا کو دیکہتے تہے کہ پالکی میں سوار آپکو اپنی طرف کہینچتے ہیں ناچار بعد پہونچنے اکبرآباد کے التماس طریقہ علیہ نقشبندیہ کی حضرت امیرابوالعلائی سے کی اور اُنہوں نے بکمال التفات طریقہ نقشبندیہ تلقین فرمایا اور پہر کالپی میں آنکر سالہا مشغول رہے بعد دس سال کے پہر خدمت میں امیراقدس کی پہونچے اور چار مہینے آپکی صحبت میں رہ کر فیض حاصل کیا پہر کشش حضرت خواجہ بزرگ سے اجمیر گئے اُسوقت آپکے فرزند میر سید احمد بھی ہمرکاب سعادت تہے وقت زیارت حضرت خواجہ بزرگ بیہوشی طاری ہوگئی اور حضرت خواجہ بزرگ نے اسوقت دو تا برگ تنبول عنایت فرمائے جب افاقہ ہوا تو وہ دوتا برگ تنبول آپکے ہاتہہ میں تہے تاثیر نعرہ حضرت کی مشہور ہے یہانتک کہ اثر نعرہ حضرت کا چارپایان فیل واسپ وگاؤ میں اثر کرتا تھا ومدام بادل بریاں ودیدہ گریاں رہا کرتے تہے اور آخر عمر میں عیسوی المشرب ہوگئے تہے وقطبیت کبریٰ میں متمکن چنانچہ احیا واموات جیسی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے واقع ہوئی تھی ویسی ہی احیار قلوب آپسے واقع ہوتی تھی آپ کی تصنیفات سے سورہ فاتحہ درواپح بعبارت عربی ورسالہ تحقیق روح واسرار توحید وارشاد السالکین ورسالہ اتقیا دعقاید صوفیہ ورسالہ عمل معمول ورسالہ واردات ہیں آپکا مذہب وحدت وجود تھا ایک روز بروز جمعہ ایک موے مبارک آپکا جدا ہوکر شانہ حضرت سے گر پڑا شاہ محمد افضل الہ آبادی نے اجازت لیکر وہ اُٹھالیا اور حاضران مجلس کو آواز دیکر متوجہ کیا موے مبارک سے آواز اسم ذات سب نے سنی اور سب پر ایک حالت طاری ہوگئی آپکے خلیفہ شیخ محمد افضل الہ بادی وعبدالحفیظ بلگرامی تہے۔ |
| چشتیہ نظامیہ ابوالعلائی | میر سید احمد ابوالعلائی بن میر سید محمد ابوالعلائی کالپی تخلص کاشفی | | ۱۹ر صفر سنہ ۱۱۸۴ ہجری | کالپی | انوار العارفین خزینۃ الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ پدر بزرگوار خود تہے اور صاحب وجد وسماع آپکی توجہ میں بڑی تاثیر تہی جس کسی پر نگاہ توجہ کرتے بیخود ہوجاتا تھا آپ بعد ادائے نماز فرائض متصل سلام ذکر جہر نو بار کلمہ توحید باآواز بلند فرمایا کرتے تہے آپ بعد زیارت اجمیر شریف کے اکبرآباد آئے اور بطریق معمول سماع میں مشغول ہوئے عالمگیر بادشاہ نے محمد امیر ایرانی کو جو اس طائفہ سے منازعت رکہتا تھا بھیجا آپ نے ایسی توجہ کی کہ وہ فوراً نعرہ مارکر بیہوش زمین پر گر پڑا اور لوٹنے لگا بعد افاقہ بحضور بادشاہ گیا بادشاہ |

**نوٹ از مولف** - قیاس ایسا ہوتا ہے کہ امیرالعلا کے بیعت کرنے سے میر سید محمد لقب ابوالعلائی ہوا۔

**نوٹ** خزینۃ الاصفیا میں آپکو سید احمد گیسو دراز اور ۱۱۶۰ھ وفات لکہا ہے اور بامنکران ومدعیان تذاکرہ ومناظرہ کیا کرتے تہے ومسایل توحید ومقدمات حضرت شیخ محی الدین عربی کو علانیہ تقریر کیا کرتے تہے اور حضرت سید محمد گیسو دراز سے خاص خصوصیت اور دوست رکہتے تہے اسلئے گیسو دراز کہتے تہے اور کتاب جامع الکلم عربی ومختصری بعبارت فارسی حقایق ومعارف میں موسوم بشاہدات تحریر فرمائی تہی لیکن سوانح بندہ نواز میں مصنف جوامع الکلم شیخ محمد مرید سید محمد گیسو دراز لکہتے ہیں۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | نے مسکرا کر فرمایا کہ تو نے سنیوں کی کرامت دیکھی عرض کیا جہاں پناہ دیکھی سید کی کرامت برحق ہے عالمگیر بھی معتقد ہو گیا آپ صاحب تصنیف تھے تخلص کاشفی تھا مشاہدات صوفیہ اور شرح عربی عقاید نسفیہ سے چند اشعار ذیل درج ہذا ہیں ہ ہر کہ نشہ بادہ کش و طالب جام است اینجا - ہر کہ لب یار کشد مرد تمام است اینجا ؛ کاشفی خواست کہ تا توبہ کند پیر مغاں - گفت خاموش زمی توبہ حرام است اینجا ؛ و دیگر از ہر طرف بگوش من آید ہمیں ندا - ولعمر ہر آنچہ می نگری نیست جز خدا ؛ اشکال مختلف کہ مشاہد ہمی شوند - یک فرد واحد است برنگے جدا جدا ؛ |
| چشتیہ نظامیہ ابو العلائی | شیخ محمد افضل الہ آبادی ابو العلائی | دسویں ربیع الاول ۱۰۴۸ھ | ۱۵ ذی الحجہ روز جمعہ ۱۱۴۴ھ عمر ۹۶ سال | الہ آباد | انوار العارفین | آپ کا نسب بحضرت عباس رضی اللہ عنہ منتہی ہوتا ہے اعظم خلفا سے حضرت سید محمد کالپی سے تھے بیشمار طالبان حق کو راہ پر لا کے مرتبہ ولایت و قطبیت کو پہونچے صاحب تصنیف عربی و فارسی ہیں پچاس سے زیادہ آپکی تصنیف کتابیں ہیں اکثر کتابوں کی شرح پیرایہ تصوف میں لکھی ہے چنانچہ حل مثنوی شریف تائید الہم فی شرح اربع کلمات فصوص الحکم شرح فصوص علی وفق النصوص - مجموعہ کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار جسکے ۱۶ رسالہ ہیں - شرح کریما و بوستان و یوسف زلیخا جامی و شرح سکندر نامہ و شرح دیوان حافظ و قران السعدین و مخزن الاسرار و تحفۃ العراقین و شرح قصاید عرفی و محاکمہ میان قدسی و شیدا و منیر ابیات متفرقات وغیرہ - خلافت سلاسل خمسہ چشتیہ قادریہ سہروردیہ مداریہ نقشبندیہ میں مجاز و ماذون مطلق تھے - |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد یحیی معروف شیخ خوب اللہ ابو العلائی | بعد نماز جمعہ ۱۰۸۰ سنہ ہجری سے | ۱۱ رجب الاول شب دوشنبہ ۱۱۴۴ ہجری عمر ۶۴ برس | الہ آباد | انوار العارفین تذکرۃ العابدین قانون توحید | آپ برادر زادہ حقیقی و داماد و سجادہ نشین شیخ محمد افضل الہ آبادی ہیں بحر امواج علم شریعت و طریقت تھے اور صاحب تصنیف آپکے مکتوبات چار جلد میں بڑی دلیل آپکی علمیت و علو فطرت و کمال بیزوال کی ہے آپکی تصنیفات چالیس سے زیادہ ہیں خلاصۃ الاعمال - مناقب خورشید و چہل حدیث قباب الاعلام - کلمات موتلفہ فی مقاصد المختلفہ و کلام المفید فی ما یتعلق بالشیخ و المرید قول الصحیح فی حدیث صلوٰۃ التسبیح بضاعۃ مرجان وغیرہ وغیرہ - |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد فاخر ابو العلائی الہ آبادی تخلص زایر بن شیخ محمد یحیی شاہ خوب اللہ | ۱۰ شعبان ۱۱۲۰ سنہ ہجری سے | ۱۱ ذوالحجہ روز یکشنبہ ۱۱۶۴ سنہ ہجری سے عمر ۴۴ سال | برہان پور قریب مزار شیخ عبد اللطیف استاد عالمگیر بادشاہ | ایضاً | آپ سجادہ نشین حضرت شیخ محمد یحیی تھے صاحب صفات مرضیہ و مناقب سنیہ کشادہ دست و شگفتہ پیشانی - فتوح کا ذخیرہ نہیں رکھتے تھے یگانہ و بیگانہ کو یکساں احسان بیدریغ سے نوازتے تھے مقدمات غامضہ میں بسرعت تمام آپکی طبیعت پہونچتی تھی صاحب تصنیف تھے چنانچہ درۃ التحقیق فی نصرۃ الصدیق رسالہ نجاتیہ در عقاید اہل حدیث رسالہ فضیلت صف اول صلوٰۃ رسالہ درجواب ذاضل جے نگرسنی و شیعہ شرح حدیث ام زرع مثنوی معارج القبول وغیرہ - |

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام تصنیف | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ ابوالعلائی | میر سید دوست محمد ابوالعلائی | برہان پور ۹۹۶ھ ہجرے | ۲۶ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۰۹۰ھ ہجری عمر ۹۴ سال | اورنگ آباد تکیہ مسافر شاہ یا محمود شاہ | انوار العارفین | آپ خلاصہ مسترشداں وعمدہ خلفائے حضرت سید محمد امیر ابوالعلائی ہیں حضرت امیر کو جو کچھہ نعمت روحانیت ایمہ اطہر وخواجہ بزرگ حضرت معین الدین چشتی سے پہونچی تھی وہ سب آپکو عنایت فرمائی وبار امانت ولایت وارشاد تفویض کردیا تھا - اول آپ بطلب خدا ملک بنگال تشریف لیگئے وہاں سے حضرت امیر کے اوصاف سنکر قصد اکبرآباد کیا - شہر کالپی سے ایک کوزہ مصری بہ نیت نذر حضرت امیر خریدا اور حاضر ہوکر پیش نظر کیا اُنہوں نے تھوڑی سی مصری کہاکر حاضرین کو تقسیم کرکے فرمایا سید دوست محمد نے میرا مونہہ میٹھا کیا مناسب ہے کہ میں بھی انکا مونہہ میٹھا کروں پس آپکو توجہ غیبی دی اور بادہ وحدت سے مدہوش کیا دوسرے دن صبح کو بعد بیعت خرقہ خلافت وشجرہ طریقت دیکر فرمایا برہان پور جاکر طالبان خدا کی رہنمائی کرو مگر آپ نے قدموں سے دوری نہ کرنیکی التجا کی اسلیے ایک سال حضور امیر صاحب رہ کر خدمت نعلین برداری وپاکوبی ومگس رانی کرتے رہے اور پھر برہانپور کی رخصت لیکر ملک دکہن میں فیض اپنا جاری کیا اور ہیم کہانی فراق مرشد میں تصنیف فرمائی - |
| ایضاً سرمنشار فرہادیہ | شاہ محمد فرہاد ابوالعلائی | دہلے | ۵ جمادی الثانی ۱۱۳۵ھ ہجرے | مغل پورہ متصل دہلی | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت میر سید دوست محمد تہے اور والد آپکے صوبہ دار برہانپور رہتے تہے تاحیات شیخ آپ نے آستانہ شیخ کو نہیں چھوڑا قریب انتقال آپکے پیر مرشد نے فرمایا کہ دہلی میں رہنا اور طالبان خدا کی رہنمائی کرنا چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا اور فیض نسبت عالیہ ابوالعلائیہ فرہادیہ جاری کیا آپ آخر عمر میں کثرت استغراق تنزیہ اور محویت سے تکلفات عالم تشبیہ سے بالکل مبرا ہوگئے تہے اور محویت نے ایسا غلبہ پایا تھا کہ خود آپکو مسند پر ڈہونڈھتے تہے مریدان پوچہتے کیا ڈہونڈتے ہو تو آپ فرماتے فرہاد کہاں گیا - اعظم وعمدہ خلفاء آپکے مولانا برہان الدین خدانما ومیر سید اسد اللہ تہے و مرشد زادہ وخلیفہ اعظم مولانا برہان الدین خدانما کے شاہ رکن الدین عشق ومیر سید اسد اللہ کے شاہ محمد منعم تہے اور حضرت شاہ رکن الدین عشق کے سید خواجہ شاہ ابوالبرکات خلیفہ تہے اور خلیفہ شاہ محمد منعم کے شاہ حسن علی اور اُنکے خلیفہ حضرت حکیم شاہ فرحت اللہ حسن تہے وقمر الدین حسین عظیم آبادی خلیفہ اعظم حضرت سید خواجہ شاہ ابوالبرکات تہے نیز اُنہوں نے خرقہ خلافت شاہ فرحت اللہ سے پایا تھا مولد و مدفن اُنکا عظیم آباد ہے - |
| ایضاً | شاہ بدرالدین اوحد چشتی القادری بن مولوی فخرالدین المہمی ثم الرہتکی | رہتک | ۲۶ شوال ۱۲۰۵ھ عمر ۹۰ سال | ضلع دہلی رہتک ضلع قسمت دہلی | اسناد الاشجار واجازت نامہ مندرجہ قانون سلوک مرتبہ حافظ انور علی رہتکی تذکرۃ العابدین | آپ کے پیر بیعت حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی ہیں لیکن ماذون ومجاز یعنے خلیفہ حضرت شاہ محمد فاخر الہ آبادی ہیں اور آپ نے حسب الارشاد والبشارت آنحضرت صلعم کے سید فتح محمد گمتہلی سے بھی خرقہ ارادت پہنا تھا پھر شاہ نور اللہ قادری تبریزی سے اجازت طریقہ قادریہ وقمیصیہ حاصل کی اور لقب اوحد شاہ پایا پھر شاہ نور دکہنی گجراتی سے اجازت ہر چہار خانوادہ حاصل کی تھی مگر تذکرۃ العابدین میں لکھا ہے کہ شاہ محمد حیات بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق گنگوہی سے اجازت سلسلوں کی حاصل کی تھی غوث گمتہلی قریب انبالہ ہے - |

| نام سلسلہ | نام بزرگ معہ ولدیت | مقام و سنہ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ ابو العلائی سرغشار فرہادیہ | شاہ غلام جیلانی بن شاہ بدرالدین چشتی القادری | رہتک ۱۱۶۳ھ ہجری | ۱۰ شوال شب جمعہ ۱۲۳۳ھ ہجری عمر ۷۰ سال | رہتک | تذکرۃ العابدین | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار تھے آپکا سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبر سے ملتا ہے آپکا نام لڑکپن میں قطب الدین تھا بڑے حسین مہ جبین مقبول حضرت شاہ محی الدین جیلانی تھے کیونکہ عالم رویا میں حضرت محبوب سبحانی نے آپکے والد کو فرمایا تھا کہ اپنے لڑکے کا نام غلام جیلانی رکھنا کہ یہ ہمارا بڑا پیارا ہے۔ آپکے والد نے آپ کی خورد سالی میں انتقال کیا تھا اور آپ اپنے ماموں صاحب کے پاس ملک پورب چلے گئے تھے جو اپنے وقت کے امیر تھے وہاں آپ نے تحصیل علم کی اور چونکہ اُنکے ماموں نے تدبیر صائب آپکی دیکھکر اپنا نائب کر لیا تھا تمام جاگیر اور فوج کا عام کام آپکے سپرد کر دیا لیکن اُس کام میں بھی روز و شب عبادت میں رہا کرتے تھے لوگ آپ کو قطب کہتے تھے بعد وفات اپنے ماموں کے آپ نے نوکری سے استعفا دیا اور ترک تجرید اور خرقہ فقر لیا اُسوقت آپ کی خوراک ڈیڑھ سیر کی تھی رفتہ رفتہ گیارہ تولہ رہ گئی پھر اُسے بھی چھوڑ کر بارہ برس اناج نہیں کھایا صرف بناس پتی پر گذران کی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب سے بدر کامل و ماہ تمام ہو گئے تھے۔ آپکی تصنیفات لطائف سلوک شرح فارسی چہ پائیاں و اسناد الاشجار رسالہ طریق الہدا رسالہ اعمال الامراض رسالہ اثبات وحدت الوجود رسالہ واجب ممکن تفسیر سورۃ والعصر بطریق اہل تصوف و تفسیر و یل الکل و انا اعطینا قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس رسالہ زبدۃ السائر |
| ایضاً | مولوی شاہ اسمعیل بن شیخ عبدالحکیم صدیقی مہمی |  | ۲۷ جماد الثانی ۱۲۷۴ھ ہجری | قصبہ مہم ضلع رہتک | تذکرۃ العابدین | آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام جیلانی کے ہیں اور برادر حقیقی مولانا شاہ رمضان صاحب شہید مہمی۔ |
| ایضاً | میاں شاہ راجخانصاحب |  | پنجشنبہ ۸ رمضان ۱۳۰۶ھ مادہ تاریخ ہائے ہائے آفتاب معرفت | موضع سونڈہ ضلع گوڑگانوہ | ایضاً | آپ قوم کے میواتی ہیں اور خلیفہ اعظم حضرت مولانا محمد اسمعیل مہمی کے میوات میں بہت بڑے اولیاء کاملین سے گذرے ہیں آپ نے دیگر بزرگان سے بھی استفادہ کیا ہے چنانچہ داتا گلاب شاہ مجذوب وغیرہ سے آپکی نسبت بہت بڑی ہوئی تھی ایسے اولیا اللہ میں کم دیکھے گئے ہیں آپ نے چالیس برس جمعہ کی نماز بلا ناغہ دہلی میں پڑھی ہے اور شاہ عبدالعزیز و شاہ اسحاق کے وعظ میں شریک ہوکر اُسی روز اپنے مکان موضع سونڈہ پرگنہ تاوڑو ضلع گوڑگانوہ واپس تشریف لیجاتے تھے اور تمام ملک میوات کا آپکا مطیع و منقاد تھا قریب پچاس ہزار آدمی کے آپ سے مستفیض ہوئے خلفاء مشہور آپکے غازالدین شاہ۔ ریاست بھرتپور دہولپور و قرب و جوار شل ریاست قرولی و اکبرآباد وغیرہ میں ہزارہا اشخاص مستفیض ہوئے لیکن عمر زیادہ نہیں ہوئی اپنے مرشد کے سامنے وفات پائی دوسرے خلیفہ آپکے چھوٹے شاہ کہ جنسے ضلع میرٹھہ و مرادآباد وغیرہ میں ہزارہا انسان ہو گئے اور بقوت جذبی و کمالی عقد ثانی امروہہ و بارہ بستی افغانان میں جاری کر دیا۔ تیسرے خلیفہ محمد عابد چوتھے خلیفہ و فرزند مولوی عبداللہ شاہ جواب سجادہ نشین آپکے ہیں پانچویں میاں حیدر شاہ۔ |

| نام خاندان | نام صاحب حال معہ نام پدر | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ ابوالعلائی | شاہ فضل اللہ بن سید احمد ابوالعلائی کالپوی | | ۱۴ ذیقعد سنہ ۱۱۱۱ ہجری | | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار تھے ملکی صفات ذوق و شوق ہر بن مو سے تراوش کرتا تھا۔ بذل و کرم اور تمام صفات مرضیہ پورے درجہ کے رکھتے تھے نقل ہے ایک دن چار شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ ہمارے دل قساوت سے مثل پتھر ہو گئے ہیں اور تمام عمر میں کبھی ہماری آنکھوں میں آنسو تو کجا نم بھی برآمد نہیں ہوئی آپ اُن کے حال پر متوجہ ہوئے اُسیوقت ہر چہار کس بسمل وار تڑپنے لگے اور عکس انوار چہرہ مبارک آپکا ستونہائے سنگ مرمر کہ صیقل سے مثل آئینہ بنے ہوئے تھے چمکنے لگا اور وہ لوگ دو پہر تک شورش و بکا میں رہے بعد رفاقت دست انابت بہ بیعت دیا۔ |
| ایضاً | حاجی سید عطا حسین ابوالعلائی عظیم آبادی | | عظیم آباد | | انوار العارفین | آپ خواہرزادہ و اعظم خلیفہ شاہ قمرالدین حسین عظیم آبادی کے ہیں صاحب ذوق و شوق و اہل وجد و حال تھے۔ آپکے مرید طریق سنت جماعت و مشغول یاد آلہی اور نفور از مناہی و تارک از غذائے ماہی اور رات میں دوگانہ صلوٰۃ العشق میں مشغول رہا کرتے تھے۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت پیر کبار چشتی لقب اصلی نام شیخ دلو بن شورہ بن خویشگی | | سنہ ۵۵۰ ہجری | | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت و اخبار الاولیا شجرہ حسنیہ | آپ قوم کے افغان شوریانی و خویشگی کہ فرقہ اہل چشت سے ہوتے ہیں اُن کی اولاد سے ہیں جب آپکو جاذبہ شوق آلہی دامنگیر ہوا تو طلب شیخ کامل کے متردد ہوئے اور آخر کار قصبہ چشت میں بحضور حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی حاضر ہوئے اُنہوں نے آپکو آب کشی باورچیخانہ پر مقرر کیا چالیس برس تک اس خدمت پر مامور رہے جب وقت رحلت خواجہ موصوف قریب پہنچا آپ کو اپنے نزدیک طلب کر کے بخلعت خرقہ خاص ممتاز فرمایا اور آپ کو وطن مالوفہ کیطرف رخصت کیا مردمان افغان کوہستان پشاور سخت سنگدل ہوتے ہیں آپ سے اُنہوں نے نشانی ولایت چاہی اور سب نے ملکر کہا کہ اگر اسیوقت دو کبوتر وحشی آویں اور آپکے گریبان کیطرف سے پیرہن میں سے ہو کر آستین سے نکل جاویں تو البتہ اعتقاد ہمارا تمہاری ولایت کیطرف قایم ہو پس ناگاہ دو کبوتر وحشی غیب سے ظاہر ہوئے اور ویسا ہی ظہور میں آیا جیساکہ اُنہوں نے چاہا تھا۔ ظہور اس کرامت سے بہت خلقت کوہستانی معتقد اور آپ کی مرید ہو گئی علی الخصوص افغاناں خویشگی و حضرت پیر کبار نے کبوتران کے حق میں دعا خیر فرمائی اور اپنے مریدوں کو شکار و ذبح کبوتروں سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ میرے مریدوں سے جو کوئی کبوتروں کو ایذا پہونچاویگا وہ زندہ نہیں رہیگا یا اولاد اُسکی نہوگی یا تنگ روزی رہیگا چنانچہ یہ رسم افغان خویشگی میں ابتک رائج ہے۔ |

نوٹ۔ پایا جاتا ہے کہ آپ اپنے والد کی حیات میں فوت ہو گئے تھے دیکھو تاریخ وفات سنہ ۱۱۸۴ ہجری حضرت سید احمد کی۔ مولف

| خاندان | اسمائے بزرگان | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | خرقہ خلافت | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نظامیہ | شیخ رحمت اللہ شوریانی | قصور | سنہ ١٠٢٣ھ | قصور ایک قصبہ بستی پٹھانوں کی ضلع لاہور میں ہے | خرقہ از ... | آپ اولاد پیر کبار سے تھے نیز فیض روحانیت حضرت پیر کبار سے پایا تھا علم علمنا منطق الطیر کا اُس سبحانہ تعالے نے بلکہ زبان فہمی وحوش طیور اور کلام آنسے کرنیکا آپکو عطا کیا تھا۔ |
| ایضاً | مولانا شیخ احمد شوریانی | | سنہ ١٠٣٠ ہجرے | | ایضاً | آپ بھی اولاد پیر کبار سے تھے آپ کے جدا مجد علامہ معین الدین عبد اللہ خویشگی چشتی صاحب معارج الولایت واخبار الاولیا ہیں عظماے علما وکبرائے اتقیا خطہ پنجاب تھے و بعلوم ظاہری و باطنی شاگرد و مرید شیخ اسحاق بن حضرت شاہ کاکو چشتی لاہوری تھے جنہوں نے اولاد حضرت فرید الدین گنجشکر سے علم مشیخت وفضیلت بلند کیا تہا سب سے اول آپ ہی نے قوم خویشگی میں سے علم ظاہری و باطنی حاصل کیا تھا اور جو مسئلہ مشکل علمار لاہور و ملتان وغیرہ سے حل نہیں ہوتا وہ آپ سہل ترین وجوہ سے حل کر دیا کرتے تہے آپ تصانیف کتب سے اجتناب رکہتے تہے الاکتاب سوالات احمدی جو واسطہ ملاحدہ وزنادقہ کے اکسیر اعظم ہے تمام عمر میں تصنیف فرمائی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ حاجی کنگن شوریانی قصوری | | سنہ ١٠٤٣ ہجرے | قصور | ایضاً | آپ اولاد پیر کبار سے تہے سات حج آپ نے کئے اور بہت ریاضات ومجاہدات کئے لیکن کشود باب نہ ہوا ساتویں حج میں پیش حق بیت العتیق میں بہت روے ہاتف نے آواز دی کہ فتح باب تیرا عیسے مشوانی سے ہوگا پس آپ نے مراجعت ہندوستان کی اور حضور میں شیخ عیسے مشوانی حاضر ہوئے آپ طریقہ ملامتیہ رکہتے تہے واکثر اوقات بشرب شراب مشغول رہتے تھے یہ حال دیکھکر آپ بے اعتقاد ہو گئے شیخ عیسے از راہ کشف آپ کے خطرہ سے آگاہ ہوے اور فرمایا ہر شخصکے حصول میں تم گئے مگر کشود کار میسر نہیں ہوئی آخر کعبہ سے میرے پاس مامور ہوئے اب بے حصول چلا جانا دوراز عقل ہے یہہ بات سنکر آپ ہزار دل سے معتقد ہوگئے اور قدموں میں گر پڑے اور ادب سے بیٹھ گئے آپ نے اشارہ بشیشہ شراب کیا اور کہا اُٹھا لاؤ آپ نے کچہہ تامل کیا حضرت شیخ عیسے نے خود اُٹھ کر شیشہ شراب تمام وکمال آپکے مونہہ میں ڈالدیا بمجرد پینے کے شیخ حاجی گنگن بیخود ہوگئے جب ہوش میں آئے لباس زہد وتقوی کو چھوڑ کر لباس محبت وعشق کا زیب تن کرلیا اور صرف ستر عورت پر کفایت کی دنیا واہل دنیا سے اختلاط دور کیا اور چار ابرو وریش بروت کو صفا کر دیا۔ سماع سے شوق بہت تھا۔ معارج الولایت میں ہے ایک افغان کے اولاد نہیں ہوتی تہی آپ سے التجا کی فرمایا پہلا لڑکا ہمکو دینا اُسنے قبول کیا جب پسر تولد ہوا اُسنے لاکر پیش کیا آپ نے اس لڑکے کو لیکر آگ میں ڈالدیا وہ شخص اس واقعہ سے سخت پشیمان ہوا فرمایا صبر کر تا پختہ ہوجاوے پھر افغان نے بیتاب ہوکر عرض کی کہ میرا لڑکا آگ سے نکالکر مجہے لجاوے آپ نے بعد چند تکرار کے فرمایا کہ بیٹے تیرے فرزند کو نہیں جلایا گھر میں جاکر دیکہو اُسے پنگورہ میں پاؤ گے چنانچہ ایسا ہی اُسنے گھر میں آنکر دیکہا بعد وفات آپکے اکثر مرد مان آگ روشن کرنے کی نذر مانتے ہیں جب مراد پوری ہوجاتی |

| نام خاندان | نام مع خطاب و عرفیت | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب جس سے حالات ماخوذ ہوئے | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ہے تو آگ جاکر روشن کرتے ہیں۔ |
| چشتیہ نظامیہ | شیخ الہ داد توزی | ۱۰۰۲ھ ہجرے | | قصور | خزینۃ الاصفیا | آپ اولاد پیر کبار سے بڑے متوکل و متورع و منزوی ہمیشہ حجرہ میں معتکف رہا کرتے تھے غم و شادی کیوقت بھی حجرہ سے باہر نہیں آتے تھے جب نفس آپکا حجرہ میں بیٹھنے سے ملالت کرتا تو آپ حجرہ کے اندر دیوار بنانیکا مشغلہ کرلیا کرتے اور پھر ڈہا دیا کرتے آپکے معتقد مردمان آپکے حجرہ و دیگدان کا طواف کرتے اور اسطرح مقصد اپنا حاصل کرلیا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | ملک محمد جائسی معروف شیخ محمد جائسی لقب محقق ہندی | | ایضاً | | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ شیخ الہ داد خلیفہ محمد مہدی کے تھے آپ کوزپشت تھے۔ جلال الدین اکبر بادشاہ کے روبروے آپکو لائے بادشاہ آپ کی صورت دیکھکر ہنسے آپ نے کہا اے بادشاہ کلال یعنے کمگلو پر ہنستے ہو یا اُسکے برتن پر بادشاہ نے متنبہ ہوکر آپ کی حاضر جوابی پر آفرین کہی آپ کے زبان ہندی میں کئی رسالہ ہیں چنانچہ پدماوت وکتہاوت و اکہروتی و وکہرانامہ و پوستی نامہ و ہولی نامہ وغیرہ۔ |
| ایضاً | اخوند سعید شوریانی | | ۱۰۱۸ھ ہجرے | قصور | ایضاً | آپ نے حضرت پیر کبار کی روحانیت سے تربیت پائی تھی اور ثانی ابوالحسن خرقانی تھے کسواسطہ کہ خواجہ ابوالحسن خرقانی نے روحانیت سلطان العارفین سے تربیت پائی تھی ویسی ہی آپ نے پیر کبار سے۔ آپ مرید کسیکو نہیں کرتے تھے خرق عادات آپ کے بہت ہیں ایک ادنی مثال آپ کی کرامت کی یہ ہے کہ ایک شخص راجپوت نے آکر عرض کی کہ جلال الدین اکبر بادشاہ کی مجھپر خفگی ہے ہمت فرمائیے کہ خیال تقصیر میری سے درگذریں فرمایا کہ بادشاہ کے روبروے جاؤ اور کچھ اندیشہ نکرو کہ میں نے زبان بادشاہ کی بندکردی ہے و بعطائے خلعت زبان بادشاہ کو حرکت دونگا جب خلعت پاؤ اور بادشاہ سے رخصت ہو تو ایک بز فربہ میرے واسطے لانا چنانچہ راجپوت نے بعد مراجعت کے بہت بز لاکر حاضر کیں آپنے فرمایا کہ وہی ایک بز میری ہے جو کہی تہی۔ |
| ایضاً | حضرت بایزید بتک ازنبی چشتی | | ۱۰۳۵ھ ہجرے | قصور | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الاولیا | آپ نے روحانیت شیخ بتک سے تربیت پائی تہی۔ ایک وقت سماع میں آپ خوشوقت تھے۔ فرمایا کوئی ہے کہ وہ میرے سامنے آوے اور میں اُس کو خدا سے ملاؤں تین کس افغان خویشگی آئے اور آپ سے معانقہ کیا۔ فی الحال وہ تینوں واصلان حق ہوگئے۔ ہربار کہ شیخ سماع کرتے اور اسیطرح فرماتے اور بہتوں کو خدا رسید کرتے۔ ایک روز ایک شخص بیگانہ نے چاہا کہ معانقہ کرے درمیان اپنے اور شیخ کے اُسنے خندق پُر آتش دیکھی نقل ہے ایک ضعیفہ نے حاضر ہوکر عرض کی کہ میرا لڑکا قریب المرگ ہے دعا فرماؤ کہ صحت پاوے آپ نے مراقبہ کرکے فرمایا کہ اے ضعیفہ تیرا لڑکا عمر نہیں رکھتا ہر چند تلاش کی لیکن اُسکی عمر نہیں معلوم ہوتی پس سوائے اسکے چارہ نہیں کہ میں اپنی عمر باقیماندہ اُسکو دیتا ہوں |

| نام سلسلہ | نام معہ لقب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | اور یہ فرماکر اپنی چادر زمین پر بچھادی اور اسپر دراز ہوکر جاں بحق ہو گئے ۵ درکوئے تو عاشقاں چناں جان بدہند ، کانجا ملک الموت نیا بد جائے ۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ صدر الدین معروف بہ شیخ صدو یا سید | | در رمضان سنہ ۹۳۲ ہجری از وفیات الاخیار | جونپور | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ ثانی حضرت شیخ بنک دیوانہ وار پہرا کرتے تھے لڑکے آپکے گرد ہجوم رکہتے تہے آپ از راہ کرامت نان گرم بغل سے نکالکر دیا کرتے تہے اسیطرح خلیفہ ثالث شیخ پاینده نوری عظمائے اولیاء عہد خود تہے جو کوئی پانی باقیماندہ وضوء انکا پیتا اولیا اللہ ہوجاتا ۔ |
| ایضاً | مخدوم شیخ عبد الرشید جونپوری نام محمد رشید لقب شمس الدین و فیاض و دیوان بن شیخ مصطفے عبد المجید عثمانی | | سنہ ۱۰۵۵ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ مرید پدر بزرگوار خود تہے اور آپکے والد مرید شیخ محمد بن شیخ نظام الدین انبیہٹی اور وہ مرید شیخ معروف جونپوری اور وہ مرید شیخ الہداد شارح کافیہ وہدایہ اور وہ مرید راجی حامد شاہ اور وہ مرید حسام الدین کے تہے ۔ اور خلافت آپ نے از جانب شیخ طیب و مشائخ دیگر خانوادہ و دیگر خواجگان سلاسل سے بہی رکہتے تہے اور کتاب اسرار المخلوقات کہ مختصر سی تصانیف شیخ محی الدین ہے اسکی شرح نہایت مستحسن اور خوب لکہی ہے سماع میں غلو رکہتے تہے وکتاب رشیدیہ علم مناظرہ میں و زاد السالکین و مقصود الطالبین و دیوان اشعار آپکی تصنیف و توالیف سے ہیں تخلص شمس رکہتے تہے ۔ |
| ایضاً | شیخ عارف چشتی لاہوری | | سنہ ۱۰۶۶ ہجری از مجمع الواصلین سنہ ۱۰۷۴ ہجری | لاہور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ اسحاق بن شاہ کاکو چشتی ہیں اور عہد حضرت شاہجہان بادشاہ لاہور میں علم شیخت بلند کیا ہوا تہا اور بہت مرید آپکے تہے اور ہر ماہ عشرہ اخیر میں اعتکاف میں رہتے تہے اور اس دس روز میں بے خورد و خواب بسر کیا کرتے تہے اول تاریخ ہر مہینے کی حجرہ سے باہر تشریف لایا کرتے خلق عام و خاص کو وقت تشریف لانیکے حجرہ سے دور کر دیا کرتے تہے اگر کوئی اتفاقاً دروازہ حجرہ پر موجود ہوتا او نظر جلالت اثر آپ کی اُسپر پڑ جاتی تو تین روز بیہوش پڑا رہتا اور تارک الدنیا ہو جاتا سماع میں تواجد و اضطراب بہت کرتے یہانتک کہ نوبت بانفراق روح پہونچ جایا کرتی تہی آخر کار حالت اعتکاف میں جاں بحق تسلیم ہوئے ۔ |
| ایضاً | شیخ بہو کی افغان عزیز زئی | | سنہ ۱۰۶۹ ہجری بقول وفیات الاخیار سنہ ۱۰۹۹ ہجری | قصور | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت | آپ نے حضرت پیر کبار کی روحانیت سے تربیت پائی تہی آپکو سماع میں غلو بدرجہ غایت تہا کہتے ہیں ایک رات سماع تہا آپ نہیں چاہتے تہے کہ شب آخر ہو جب صبح نزدیک ہوتی اشارہ آسمان کیطرف کرتے باز شب معاودت کرتی مردمان تعجب میں ہوئے اظہار اس حال کا لوگوں نے شیخ سے کیا گر کہ بمصر |

| نام خاندان | نام مع لقب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | آپ کہتے تھے کیا فرمایا نعم نہ کہا وامشب شیخ بہو کی سماع میں ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ شب آخر ہو وہ رات نہایت طویل ہو گئی تھی۔ |
| چشتیہ نظامیہ | مولانا عبدالکریم پشاوری عرف اخوند کریم داد | | سنہ ۱۰۷۲ ہجری | ملک یوسف زئی | ایضاً | آپ فرزند مولانا دردیزہ و خلیفہ میر سید علی خواص تھے اور ظاہری و باطنی تربیت آپ نے اپنے والد ماجد سے پائی تھی مخزن الاسلام آپ کی کتاب سے علو مراتب ظاہر ہوتے ہیں اور کتاب خلاصۃ البحرین میں محقق افغان سے آپکو مخاطب کیا ہے کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ غوث کسکو کہتے ہیں اور اسکی کیا تعریف ہے۔ فرمایا کہ جب غوث مرتا ہے اور دوسرا شخص جب اُسکے چہرہ کو دیکھتا ہے تو تبسم کرتا نظر آتا ہے |
| ایضاً | شیخ پیر محمد سلونی | | سنہ ۱۱۷۰ ہجری | سلون ضلع رائے بریلی اودہ میں پورانی بستی ہے | خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاولیا | آپ کی ارادت شیخ عبدالکریم سے تھی جنکا سلسلہ بجنید واسطہ درمیانی شیخ حسام الدین مانکپوری سے پہونچتا ہے آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اکثر آپ کے مرید صاحب علم و عمل و ریاضت و مجاہدہ تھے پیر محمد لکھنوی آپ کے ہمعصر تھے علماء و فضلاء اُسطرف کے پیر محمد لکھنوی سے زیادہ آپ کی طرف رجوع رکھتے تھے کیونکہ پیر محمد لکھنوی حصور و مجرد تھے اور آپ متاہل عیال دار اور لباس مشائخانہ رکھتے تھے صاحب اخبار الاولیا آپ سے بہت کرامات کی نقل کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ آپ ضلع سورت میں ایک آیت تھی جس صورت میں چاہتے اپنی صورت بدل لیتے تھے اور اشعار فارسی و ہندی میں فرمایا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ پیر محمد لکھنوی | | | لکھنؤ | ایضاً | آپ درویش کامل و شیخ عاقل و متوکل تھے اور علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل کئے ہوئے تھے اور تکمیل تحصیل علم کی قاضی عبدالقادر لکھنوی سے کی تھی اسی اثناء میں شوق جذبہ الٰہی دامنگیر ہوا اور حسن اتفاق سے شاہ عبداللہ سیاح چشتی کہ سکونت کوہستان میں رکھتے تھے برسر وقت آپہنچے اور آپ کو اپنا مرید کیا اور خاندان چشتیہ بہشتیہ سے حصہ وافر آپکو بخشا اور دوسرے سلسلوں میں بھی اجازت خلافت دی اور اجازت لکھنؤ رہنے کی فرمائی آپ نے برلب دریائے گومتی استقامت فرمائی سماع کے غایت درجہ شوقین تھے چند قوال مدام صبح و شام حاضر رہتے اور ربع حصہ فتوحات اُنکو بخشتے و دیگر فقرا و مسکینوں کو بھی محروم نہ رکھتے درصورت عدم موجودگی کشتی کے برروے آب دریائے گومتی خود معہ ہمراہیان چلے جاتے اور قدم کسیکا پانی سے تر نہیں ہوتا آپ صاحب تصنیف و تالیف شرح حکمت شرح ہدایہ حکمت و فتاوی در فقہ و مکتوبات در تصوف و ربع منازل در سلوک تھے۔ |
| ایضاً | حضرت میاں شاہ محمد حسین | | [illegible] ۲ ربیع الثانی | دہلی | انوار العارفین بحوالہ رسالہ | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوند فقیر تھے والد آپ کے سادات صحیح النسب شہر ترمذی تھے کسیوجہ سے شاہجہان آباد عرف |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | اصل نام غلام حسین بن محمد اشرف علی ترمذی | | | | | دہلی آنکر بسے آپکے والد امجد نے قصبہ بھوڈل میں شاہ قطب الدین خلیفہ محمد زبیر بن محمد نقشبندی سے بیعت کی آپ نے ابتدا میں اپنے والد سے تحصیل علوم کرکے ریاضات و مجاہدات و اشغال باطن میں مشغول رہے پھر بزیارت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی مشرف ہوئے اور پھر وہاں سے چلکر اجمیر شریف قریب چھہ سال کے اقامت گزین رہے پھر سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں اجمیر جانیکا اتفاق ہوا آپ فرماتے ہیں ایکرات برویت حضرت خواجہ بزرگ مشرف ہوا بلا واسطہ سعادت بیعت حاصل کی اس روز سے حال فقیر پر خواجہ بزرگ کی نظر الطاف مبذول رہی پھر باشارت خواجہ بزرگ شاہجہاں آباد پہونچکر شاہ نور محمد نامی درویش کہ مرید شیخ عبد الکریم تھے فروکش ہوا اُنسے اوصاف حمیدہ حضرت عبد الکریم سنکر شوق قدم بوسی پیدا ہوا اور شہر رامپور پہونچا اور ہمراہ حافظ عبد الرحمن مرید حضرت موصوف شرف اندوز ملازمت حضرت شیخ ہوا اور چند مدت حاضر حضور رہکر شرف بیعت و خلافت حاصل کیا۔ |
| چشتیہ نظامیہ | حافظ کامگار خاں | | ۱۴ صفر سنہ ۱۲۲۹ ہجری | مراد آباد متصل مزار پیر خود | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ شاہ محمد حسین قوم کے خاں زادہ افغان ہیں وقت وفات شاہ محمد حسین نے باشارہ پیران خود آپ کو اجازت خلافت دی تھی۔ |
| ایضاً | مولوی جمال الدین لقب مصدر توحید | لاہور | ۹ جمادالاول روز پنجشنبہ سنہ ۱۲۴۲ ہجری | رامپور ملک روہیلکھنڈ میں ریاست ہے جسکو مصطفےٰ آباد اور رامپور افغانان بھی کہتے ہیں | ایضاً | آپکا وطن اصلی لاہور ہے آپ عالم علم معقولی و منقولی تھے اور کتب حدیث باشتراک مولوی شاہ عبد العزیز کے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پڑھی تھیں و انتساب نسبت باطن حضرت مولانا فخر الدین سے رکھتے تھے و باجازت شیخ خود رامپور آکر سکونت اختیار کی تھی۔ |
| | | | | | | |

# حالات خاندان چشتیہ صابریہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین

| نمبر صاحبان خاندان بترتیب نمبر شمار خانوادہ | نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ وفات یا عرس اور عمر | مقام مزار معہ پتہ مفصل سابقہ و موجودہ زمانہ حال | نام کتب جن سے حالات اقتباس کئے گئے | مختصر حالات ضروری حسب و نسب - ارادت خصایل و شمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ - |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سرمنشاء چشتیہ صابریہ | حضرت شیخ علاؤالدین احمد لقب صابر بن شاہ عبدالرحیم بن عبدالسلام بن عبدالوہاب بن حضرت غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانے | قطعہ تاریخ وفات<br>علاؤالدین جان شکر گنج<br>کہ شد در ذات مطلق محو معدوم<br>زبس بود است مخدوم خلائق<br>بشد سال وفاتش نیز مخدوم | ۱۳ ربیع الاول پنجشنبہ سنہ ۶۹۰ ہجری بقولے سنہ ۶۹۴ ہجری بعہد جلال الدین خلجی | قصبہ کلیر ضلع سہارنپور متصل رڑکی | اقتباس الانوار سیر الاقطاب اخبار الاخیار بحوالہ سیر الاولیا مراۃ الاسرار | آپ محبوبترین خلفائے وخواہرزادہ و داماد حضرت فریدالدین گنجشکر تھے حالے بلند وہمت قوی رکھتے تھے اور غلبہ استغراق ذات مطلق سے ہرگز رو بدنیا وعقبے نہیں کرتے تھے حضرت گنج شکر نے ایک موقع پر فرمایا کہ علم سینہ کا ذات حضرت شیخ نظام الدین اولیا بداؤنی میں اور علم میرے دل کا ذات شیخ علاوالدین علی احمد صابر میں سرایت کر گیا ہے اور ایک جگہہ یوں فرمایا ہے کہ علم ظاہری وباطنی میرا بہ شیخ نظام الدین بداونی اور علم ظاہری وباطنی میرے پیر کا بہ شیخ علاوالدین علی احمد صابر پہونچا ہے اکثراوقات خلوت تنہائی میں رہتے لطف وقہر جو کچہہ کہ آپ کی زبان سے نکلتا وہ فوراً ومعاً ہوکر رہتا - آپکو خدمت لنگر سپرد تھی بارہ برس خدمت لنگر میں رہے مگر آپ نے روزہ رکھکر لنگر سے کچہہ نہیں کہایا - آپکے مرشد روشنضمیر نے کشف سے دریافت کرکے پوچہا کہ تم لنگر باٹتے ہو خود بھی کھاتے ہو یا نہیں آپ نے عرض کی بندہ کی کیا مجال ہے کہ بے اجازت پیر کے ایک دانہ بھی کھاوے اُس روز سے آپ کو خطاب صابر ملا - آپ قالب سرافیل |

یعنے ولایت [1] موسوی رکھتے تھے جسقدر کہ آثار وتصرفات جلالیت آپکی ذات شریف سے صادر ہوئے ہیں کمتر خاندان چشت سے وارد ہوئے ہونگے چنانچہ آپ نے اپنے پیر سے مثال [2] دہلی چاہی اُنہوں نے آپکو مثال دیکر فرمایا کہ اول اس مثال کو [3] شیخ جمال الدین ہانسوی کے پاس لیجانا اور پھر دہلی جانا چنانچہ آپ مثال لیکر ہانسی آئے اور بعد کلمہ کلام ونماز شام کے مثال نکالکر دی چونکہ اُسوقت چراغ موجود نہ تھا کچہہ دیر ہوگئی اور جب چراغ آیا تو ہوا سے وہ گل ہوگیا آپ نے پھونک ماری چراغ روشن ہوگیا آپکا یہ حال دیکھکر اُنہوں نے

نوٹ [1] نزدیک اس گروہ کے مقرر ہے کہ ہرایک ولی کو ولایت ایک نبی کی ہوتی ہے العلماء ورثت الانبیاء - [2] مثال یعنی حکمنامہ فرمان شاہی -
[3] کوئی مثال شیخ جمال الدین ہانسوی کے بغیر ملاحظہ وصحیح کئے کسیکو نہیں دیجاتی تھی -

<table>
<tr><th>مختصر حالات</th><th>نام کتب ماخذ</th><th>مقام مزار</th><th>تاریخ وفات مع سنہ</th><th>تاریخ ولادت مع سنہ</th><th>نام بزرگ مع ولدیت</th><th>نام خاندان</th></tr>
<tr><td colspan="7">آپ کی شال کو پھاڑ دیا اور کہا تمہارے دم مارنیکی تاب دہلی میں کہاں ہے یوں تو ایکدم مارنے میں تم دہلی کو جلادوگے آپ نے جواب بے نیازانہ دیا اور فرمایا کہ ہمنے تمہارے سلسلہ کو قطع کردیا شیخ موصوف نے فرمایا اول سے یا آخر سے فرمایا اول سے آپ لوٹکر واپس آئے اور حال عرض کیا فرمایا جمال کا پھاڑا ہوا فرید نہیں سی سکتا اُسکے بعد قصبہ کلیر کی شال جو اُسوقت خوب آباد تھا اپنے دستخط خاص سے لکھکر دی۔ بباعث رجوع خلقت علماء و مشائخ قصبہ کو حسد پیدا ہوا۔ ایکروز آپ واسطے نماز جمعہ کے مسجد میں گئے اور قریب منبر کے جہاں نشست علماء و مشائخ کی تھی بیٹھ گئے جسوقت جماعت مشائخ وغیرہ کی آئی تو بشدت تمام پیش آکر کہا کہ اُٹھ جاؤ اور دوسری جگہ جاکر بیٹھو آپکے اصحاب نے عذر کیا کہ خالی جگہ میں ہم آنکر بیٹھ گئے مگر وہ لوگ باصرار تمام اُٹھانیسے باز نہیں رہے آپنے سر مراقبہ سے اُٹھاکر فرمایا کہ صاحب ولایت اس ملک کا اس جگہہ بیٹھنے کے لئے تمسے زیادہ مستحق ہے اُنہوں نے کہا ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ تم صاحب ولایت ہو اُسیوقت غیرت جلالیت روبکار آئی اور عجب صداقت رونما ہوئی آپ نے مسجد سے نکل کر فرمایا کہ دلیل یہ ہے کہ تم سب اسیوقت مرجاؤگے بمجرد اس فرمانیکے مسجد ایکبارگی گر پڑی کئی ہزار آدمی اُسکے نیچے دبکر ہلاک ہوئے اُنمیں سے چارسو کے قریب علماء و مشائخ تھے پس شور و فغاں قصبہ کلیر میں پڑگیا بعجز پیش آئے ارشاد ہوا کہ ساکنان قصبہ سے کوئی زندہ نہیں رہیگا اور پھر یہ قصبہ ہرگز آباد نہیں ہوگا اور کہتے ہیں اُسی سال میں وبائے عظیم قصبہ مذکور میں پڑی اور سبکو رہا سہا ملک عدم کو پہونچادیا۔ آپ کبھی کبھی شعر فارسی و اردو فرمایا کرتے تھے فارسی میں احمد اور اردو میں صابر آپکا تخلص تھا چنانچہ ایک غزل فارسی تبرکًا و تیمنًا تحریر ہوتی ہے غزل امروز شاہ شاہاں مہماں شدست مارا۔ جبرئیل باملایک دربان شدست مارا ؛ در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بگنجد۔ ہژدہ ہزار عالم یکساں شدست مارا ؛ در محفل گدایاں مرسل کجا بگنجد۔ بے برگ و بینوائی ساماں شدست مارا ؛ ما خانہ جہاں را بسیار سیر کردم۔ اے شیخ بت پرستی ایماں شدست مارا ؛ احمد بہشت و دوزخ بر عاشقاں حرام است۔ اینجا رضائے جاناں رضواں شدست مارا ؛ شعر اردو اسطرح اُسمیں ڈوب اے صابر کہ بجز ہوکے غیر ہو نہ رہے ؛ آپ کی حضرت سلطان المشائخ سے فوق از حد محبت تھی اور چند سال پیشتر حضرت سلطان المشائخ کے آپ نے عین حالت سماع میں انتقال پایا ہے فی الواقع آپکی خانقاہ سوز و گداز کی کان اور عشق الٰہی کی دوکان ہے جو طالب اُسکے متاع گرانبہا کا سچے دل سے خریدار ہوکر حاضر ہو انشاء اللہ فائز المرام ہوگا ؎ بیا اے شیخ در خانۂ ما شہر ابیخودی کہ در کوثر ہا شستہ شوا اوراق گر ہمدرس مائی۔ کہ علم عشق در دفتر نباشد ؛</td></tr>
<tr><td>آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بہ محمد حنیفہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے اسلئے علوی کہلاتے ہیں آپکی اصل ترکستان ہے آپ مرید اجل و خلیفہ اکمل حضرت شیخ علی احمد صابر کے ہیں آپکو حضرت گنجشکر سے بھی خلافت حاصل تھی آپ شانے بزرگ و کراماتے وافر اور ہمت بلند رکھتے تھے و اکثر لباس قلندرانہ چرم پہنے رہتے تھے قہر و لطف سے جو کچھ آپکی زبان سے گذرتا ہوکر رہتا بعد تحصیل علم ترکستان سے بطلب مرشد کامل ماوراء النہر سے گذر کر ہندوستان میں آئے اور وہاں سے بتلاش مرشد کامل کلیر میں پہونچے و بشرف بیعت مشرف ہوکر و بفیض کلاہ ارادت مستفیض ہوئے اور آپکے مرشد نے فرمایا کہ اے شمس الدین تو میرا فرزند ہے اور مینے خدا سے چاہا ہے کہ میرا سلسلہ تمسے جاری رہے آخر الامر</td><td>اقتباس الانوار<br>انوار العارفین<br>مرۃ الاسرار<br>حدیقۃ الاولیا<br>سیر الاقطاب</td><td>پانی پت<br>ضلع کرنال<br>ملک پنجاب</td><td>۹ ار شعبان<br>سنہ ۷۱۶ ہجری<br>یا سنہ ۷۱۵ ہجری</td><td></td><td>حضرت شیخ<br>شمس الدین<br>شمس الارض<br>ترک پانی پتی<br>بن سید احمد<br>بزرگ ابن سید<br>عبد المحمود از<br>فرزندان خواجہ<br>احمد یسوی</td><td>چشتیہ<br>صابریہ</td></tr>
</table>

| نام خاندان | نام صاحبان خاندان | تاریخ وماہ ولادت | تاریخ وماہ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | حضرت مخدوم صابر نے اخیر حیات میں اپنے روبروے بلاکر خرقہ خلافت ونعمت ہاے کہ جو حضرت گنجشکر سے پائی تھی سب آپکو عطا فرمائی اور اجازت نامہ اپنے ہاتھہ سے لکھکر مرحمت کیا اور اسم اعظم کہ سینہ بسینہ پیران چشت میں پہونچا ہوا تھا تلقین فرمایا اور وصیت کی کہ جسوقت میں پردہ میں ہوجاؤں توتم تین دن سے زیادہ یہاں نہیں رہنا حقتعالے نے تم کو پانی پت اور اُسکے مضافات کا صاحب ولایت کیا ہے آپ نے عرض کی کہ اسجگہہ شرف الدین بوعلی قلندر ہوئے ہیں فرمایا کچہہ مضایقہ نہیں اُنکی ولایت آخر کو پہونچگئی ہے تمہارے پہونچنے کے ساتھہ ہی وہ چلاجائیگا اور چند روز کے بعد اُنکا انتقال بھی ہوجائیگا چنانچہ ایساہی ہوا کہ حضرت بوعلی قلندر بوڈہ کہیڑہ جو ایک قریہ ہے مضافات کرنال سے وہاں جاکر سکونت اختیار کی۔ جوکوئی آپکا نام مبارک بنابر آسانی ہر مہیے یا شکلے یک لکھہ مرتبہ پڑہے یا خود تنہا نہ پڑہ سکے تو چند اشخاص باوضو ہوکر از روے صدق واخلاص یک لکھہ بار (یا شمس الدین ترک) پڑہیں انشاءاللہ جس مطلب کی نیت کی تھی وہ جلد حاصل ہووے۔ بعد حاصل ہونے مراد کے نان تنک وحلوا جسقدر کہ میسر آوے اُسپر آپکی نیاز دلاکر تقسیم کردیوے۔ |
| چشتیہ صابریہ | حضرت سلیم الدین شاہ شیر ربانی سلیم الدین نام لقب شاہ شیر ربّانی | | سنہ ۷۴۹ ہجرے | لاہور | خزینۃ الاصفیا تذکرہ شاہ کاکو چشتی | آپ خلیفہ حضرت شیخ شمس الدین پانی پتی بیحد بزرگ وصاحب ذوق وسماع وعشق ووجد تھے۔ حدت واستغراق ومدہوشی آپکی مزاج پر استقرار غالب تھی کہ سوائے وقت نماز کے راتدن بیخود رہتے تھے آپکے مرشد نے بعد عطائے خرقہ ارادت لاہور کیطرف رخصت کیا تھا چنانچہ ابتک آپکے سلسلہ کے لاہور میں موجود ہیں آپ وفات کے وقت احمد آباد میں تھے اور وصیت فرمائی تھی کہ جنازہ میرا پنجاب اُٹھاکر لیجانا اور جس جگہہ میرا جنازہ زمین سے نہ اُٹھے اُسجگہہ دفن کردینا چنانچہ مریدان نے ایساہی کیا تھا آخر جنازہ لیکر قریب لاہور کے پہونچے بیرون شہر شب باش ہوئے اور صبحکو جنازہ اُٹھانا چاہا جنازہ نہیں اُٹھا جاناکہ آپکی جائے مدفن اسجگہہ ہے اُسی جگہ دفن کیا آپ سواری شیر پر سیر بیابان کیا کرتے تھے اسلئے خلقت نے آپ کو شیر ربانی مشہور کیا ہوا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد نام جلال الدین کبیر الاولیا لقب بن خواجہ محمود | پانی پت | ۵ ذیقعد سنہ ۷۶۵ ہجری وبقول متواتر ۱۳ ربیع الاول مادہ تاریخ شاہ ولایت | پانی پت | انوار العارفین اقتباس الانوار مرۃ الاسرار | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عثمان ابن عفان رضؓ پہونچتا ہے آپ اعظم خلیفہ وجانشین حضرت مخدوم شمس الدین ترک تھے شانے عظیم وطبعے کریم ولطفے عمیم اور حالے مستقیم رکہتے تھے اور نہایت شدت جوع سے نفس امارہ آپکا بصورتے موہوم مجسم ہوکر بدن مبارک سے جدا پڑا ہوا تھا مگر آپکی استقامت میں کچھہ فتور نہیں آیا تھا حضرت شیخ احمد عبدالحق شاہباز بلند پرواز آپ کے دام میں آئے تھے۔ صاحب سماع ووجد تھے کتاب زاد الابرار آپکی عمدہ تصنیف ہے چالیس اولیاء کامل آپکے خلیفہ ہوئے ہیں جنکے جداگانہ سلسلہ جاری ہیں آپکے باورچی خانہ میں ہرروز ایکہزار آدمی سے کم کہانا نہیں کہاتے تھے سفر میں ایک ہزار آدمی کا کھانا غیب سے مہیا ہوجاتا تھا وفات کیوقت حضرت نے اپنا خرقہ اور اسباب خواجہ شبلی اپنے صاحبزادہ کو دیکر فرمایا تھا کہ یہ امانت شیخ احمد عبدالحق تک پہونچا دینا بعد چند روز کے جب شیخ احمد عبدالحق |

| نام سلسلہ (?) | نام معہ ولدیت (?) | سنہ ولادت (?) | تاریخ وفات (?) | مقام مزار (?) | نام کتاب (?) | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | پانی پت میں آئے تو خواجہ شبلی نے وہ امانت آپکے سپرد کردی شیخ نے وہ خرقہ اول پہنکر پھر اپنی طرف سے خواجہ شبلی کو دیدیا تھا نقل ہے ایک وقت آپ چند درویشان کے ساتھ سیر کنان قصبہ ہانسی میں پہونچے حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی کو غیب سے بشارت ہوئی کہ شیخ جلال الدین آئے ہیں جلدی اُنسے ملاقات کرو تاکہ اُنکی دعا کی برکت سے پھر تمہارا سلسلہ جاری ہوجاوے چنانچہ شیخ جمال الدین نے آپکو معہ ہمراہیان مدعو کیا اور بعد فراغت موقع پاکر آپ سے کہا کہ ایک وقت میرے مثال شیخ علی احمد صابر کو چاک کردیا تہا اُنہوں نے میرے سلسلہ کو زبان مبارک سے کہکر بارد کردیا جب اس امر کی خبر حضرت گنجشکر کو ہوئی زبان سے فرمایا کہ سلسلہ شیخ جمال کا منقطع ہوگیا اور کسیوجہ سے جاری نہیں ہوسکتا الا طریقہ شیخ علی صابر میں شیخ جلال الدین پانی پتی ہوگا اگر وہ دعا کرے تو سلسلہ پھر جاری ہو جائیگا آپ نے اُسیوقت وضو کیا اور دوگانہ ادا کر کے دعا کی حق تعالیٰ نے دعا آپکی قبول کی اور بعد وفات حضرت شیخ جمال الدین کے اُنکے صاحبزادہ نورالدین نامی کہ بعمر شش ماہہ تھے بحضور حضرت سلطان المشایخ دہلی لیگئے اور حضرت موصوف نے اُسی عمر میں خلعت خاصہ مرحمت فرمایا اور مرید کر کے رخصت کیا جب سے پہر سلسلہ جاری ہوا اور اب تک جاری ہے ۔ |
| چشتیہ صابریہ | حضرت شیخ شبلی پانی پتی بن حضرت شیخ محمد جلال الدین کبیرالاولیا | | ۱۹ ربیع الاول ۸۵۲ہجری | پانی پت بہ پہلوئے راست حضرت جلال الدین | انوار العارفین، سیر الاقطاب | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار تھے اور فقر و تجرید و تفرید میں شان بزرگ رکھتے تھے و صاحب سماع و وجد تھے و سوز و گریہ نہایت درجہ تھی ۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ بہرام چشتی بن حضرت شیخ محمد جلال الدین | ۷۲۹ھ | ۲۷ شعبان ۸۵۴ ہجری عمر ۱۲۵ برس | بیڈولی صوبہ پنجاب دریا جمنا پر نامی قصبہ ہے | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں و بحسب اجازت مرشد خود قصبہ بیڈولی کہ جہاں دریائے جمن کی طغیانی سے اندیشہ برد ہو جانیکا تھا تشریف لیگئے اور کنارہ دریا پر پہونچکر اپنا عصا زمین پر مارا دریا نے وہاں سے تجاوز نہیں کیا بلکہ وہاں سے دو کوس کے فاصلہ پر روگرداں ہوگیا باشندگان وہاں کے یہ صریح کرامت آپکی دیکھکر ہزار جان سے معتقد ہوگئے اور اُسی جگہہ آپ نے وفات پائی آپکی مرقد مبارک حاجت روائے عالم ہے چنانچہ جو کوئی بیمار جولا علاج ہوجاتا ہے اُسکو روضہ کے سامنے رکھتے ہیں اور وہاں کے چاہ سے غسل کراتے ہیں چند روز میں شفا کامل حاصل ہوجاتی ہے ۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبدالقادر بن شیخ محمد جلال الدین | | ۸۸۰ھ بقول گلدستہ گلشن فقیری ۱۱ شعبان ۸۸۰ھ | پانی پت متصل روضہ سید محمود | اقتباس الانوار، تذکرۃ العابدین | آپ بھی خلیفہ اپنے والد بزرگوار ہیں ۔ |
| خلفای حضرت شیخ محمد جلال الدین | حضرت خواجہ ابراہیم بن العیاؒ | | ۸۵۲ ہجری | ایضاً | ایضاً | |

**نوٹ** ۔ مولف ۔ حضرت شیخ علی احمد صابر کا اثر پورا ہوکر رہا جیسا کہ فرمایا تھا کہ سلسلہ اول سے قطع کیا ہے نہ آخر سے ۔

| مختصر حالات | نام کتاب | مقام مزار | تاریخ وفات | تاریخ ولادت و خلافت | نام بزرگان مع القاب | نام خاندان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| آپ خلیفہ حضرت شیخ محمد جلال ہیں۔ | اقتباس الانوار تذکرۃ العابدین | پانی پت متصل روضہ سید محمود | سنہ ۷۶۵ ہجری | | حضرت خواجہ کریم الدین | چشتیہ صابریہ |
| ایضاً | ایضاً | ایضاً | سنہ ۷۸۰ ہجری | | حضرت خواجہ عبدالواحد | ایضاً |
| ایضاً | ایضاً | پس پشت قلعہ ملتان | سنہ ۷۷۸ ہجری | | شیخ احمد قلندر | ایضاً |
| ایضاً | ایضاً | کرانہ جھنجانہ | سنہ ۸۶۲ ہجرے | | حضرت شیخ شہاب الدین | ایضاً |
| ایضاً | ایضاً | | سنہ ۷۸۵ ہجری | | حضرت سید موسی بہار | ایضاً |
| ایضاً | ایضاً | سلطان پور مضافات کرنال | سنہ ۷۸۸ ہجری | | قاضی محمد اولیار | ایضاً |
| ایضاً | ایضاً | سونی پت | سنہ ۷۹۰ ہجرے | | حضرت شیخ شعیب | ایضاً |
| ایضاً | ایضاً | بنہر من اعمال پرگنہ بیانہ | سنہ ۸۳۲ ہجرے | | حضرت شیخ حسن | ایضاً |
| آپ بھی خلیفہ بشر حصدر رہے اور اپنے مرشد کی حیات میں آپ نے وفات پائی تھی مدت تک آپ کی تربت سے شعلہ نور مثل چراغ نکلتا رہا ایک روز حضرت شیخ محمد جلال الدین کسی تقریب سے آپکی تربت پر فاتحہ پڑھنے گئے اور آپ نے | ایضاً | سنام | سنہ ۸۱۸ ہجرے | | حضرت شیخ نظام سنامی | ایضاً |

بھی شعلہ نور تربت سے نکلتا دیکھکر فرمایا کہ اے شیخ نظام ادب شریعت نگہدار بہتر یہ ہے کہ یہ نور قبر کے اندر رہے باہر نہ آوے اگر نور ہمیشہ رہتا تو چاہیے تھا کہ آنحضرت صلعم کے روضہ سے نکلتا۔ اُس روز سے نور قبر سے نکلنا بند ہوگیا۔

| مختصر حالات | نام کتاب | مقام مزار | تاریخ وفات | تاریخ ولادت و خلافت | نام بزرگان مع القاب | نام خاندان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بشر حصدر آپ جامع ملفوظ حضرت شیخ محمد جلال الدین ہیں۔ | ایضاً | سنام | | | حضرت شیخ عبدالصمد سنامی | ایضاً |
| | ایضاً | پانی پت متصل بروضہ شاہ بوعلی قلندر | سنہ ۸۵۱ ہجری | | حضرت میر سید محمود | ایضاً |

| خاندان | [illegible] | [illegible] | تاریخ وفات | مزار | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ | حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق ردولوی فاروقی لقب عبد الحق | ردولی | ۱۵ جمادی الثانی روز دو شنبہ سنہ ۸۳۶ ہجری مادہ تاریخ عارف حق آمد عبد الحق حق | ردولی | اقتباس الانوار تذکرۃ العابدین مرآۃ الاسرار رسالہ ملفوظات شیخ عبد القدوس گنگوہی جامع السلاسل در مکنون | آپ کا سلسلہ نسب چند واسطہ سے بحضرت امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب پہونچتا ہے اور آپکے جد امجد شیخ داؤد خاص حضرت عمرؓ کی اولاد سے ہیں آپ مرید و محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ محمد جلال الدین پانی پتی تھے آپ ولی مادر زاد تھے سات برس کی عمر میں نماز تہجد کو اٹھا کرتے تھے شان عظیم و حالے قوی و ہمتے بلند و نفس قاطع رکھتے تھے جو کچھ لطف و قہر سے خیال میں گزرتا وہ فوراً ہوکر رہتا۔ ایکروز آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بیٹا از بلوغ کوشش نماز نفل میں اسقدر کرنی ضرور نہیں فرمایا یہ مادر نہیں رہزن ہے مستانہ وار گھر سے نکل کر سفر اختیار کیا دہلی پہونچکر اپنے بھائی تقی الدین کے پاس رہے اور علم ظاہری کی تعلیم شروع کی۔ لیکن آپکو |

طالب علم معرفت تھی اسلیئے صحبت موافق نہیں پڑی۔ دہلی سے چلکر ہر جگہہ جستجو عارف باللہ و پیر کامل کرنے لگے جستہ جستہ پانی پت خدمتمیں حضرت شیخ محمد جلال الدین پہونچے مثل ہے جو یندہ یابندہ آپ سے نعمت دو جہانی اور خرقہ خلافت خواجگان چشت کا حاصل کیا جسکا مفصل حال کتابوں میں درج ہے بعد وفات پیر خود متوجہ جانب بنگالہ ہوئے اسوقت شیخ قطب نور عالم قصبہ پنڈوہ میں مسند ارشاد پر متمکن تھے اُنسے ملاقات کی مگر وہاں بھی مقصود اصلی حاصل ہوتا نظر نہیں آیا اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ عمر پچاس سال ضایع کی اور شاہد مقصود ہاتھ نہیں آیا اور طرف وطن ردولی معاودت فرمائی اگرچہ قصبہ ردولی آپکا وطن اصلی تھا لیکن شیخ صلاح درویش وہاں کے صاحب ولایت تھے اسلیئے اُنکے روضہ پر جاکر اجازت حاصل کی اور عرض کی کہ اگر مجھے ایک مصلا اور ایک سبوچہ ملجاوے تو میں اس مقام میں سکونت اختیار کروں قبر شیخ صلاح سے آواز آئی حوض میں جاکر مصلا و سبوچہ لے لو۔ چنانچہ حوض سے ایک سبوچہ اور ایک جھلنگہ چارپائی آپکو ملا جسکو آپنے مصلا بنایا۔ اور کچھہ عرصہ کے بعد شہر اودہ گئے اور دل میں کہا اے احمد بزرگان وقت سے خبر مطلوب حقیقی نہیں پائی شاید کہ اہل قبور ہی کچھہ خبر دیویں چند مدت کے بعد اہل قبور سے آپکو محرمیت ہوئی اور آپ بھی چھہ مہینے قبر میں زندہ درگور رہے بعد چھہ مہینے کے قبر خود بخود شگافتہ ہوئی رمقے جان اور جسم موہوم رہ گیا تھا خادمان نے لحافوں میں لپیٹ کر آپکو قبر سے باہر نکالا اور عالم میں شور مچا اور ہر طرف سے خلقت خدا نے رجوع کی اُسکے بعد سے مسند ارشاد پر متمکن ہوکر رہنمائے خلق ہوئے اور جسروز سے آپ کو قبر سے نکالا تھا ارباب حاجت نان توشہ روغن سے چرب کرکے اور شکر آسپر ڈالکر بطریق نذر پیش کیا کرتے تھے۔ نو مہینے آپ ایسے دریا میں رہے جسمیں ہر وقت موجیں آتی رہتی تھیں اور تمام جانور دریائی آپکے محافظ تھے بعد نو مہینے کے رسول مقبول صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین عم تشریف لائے اور دریا سے آپکو نکالا اور فرمایا کہ اے شیخ احمد عبد الحق تیری عبادت درگاہ الہی میں قبول ہوئی اور محبوبان الہی میں داخل ہوا۔

**نوٹ مؤلف** - جب کوئی مہم یا مشکلات پیش آتی ہے تو اس خاندان چشت میں آپ کا توشہ نذر کرتے ہیں یعنے حلوا پکا کر نان توشہ بنا سکتے ہیں جسمیں میدہ و روغن زرد و کھانڈ مساوی الوزن ہر ایک سوا سیر ہوتی ہے اور سوائے مریدان اس خاندان کے اُنھیں بھی وہ جو حقہ نہیں پیتے توشہ کھاتے ہیں یہ عمل توشہ کا تیر بہدف ہے۔

| نام خاندان | نام صاحب حال | سنہ وفات | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | اورحضرت مقبول کا ارشاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا کہ آپ انکو دعاء حیدری کی تعلیم کیجے چنانچہ حضرت علی نے دعاء حیدری آپکو یاد کرائی جب سے یہہ دعا اس خاندان میں ورد معمول ہے۔ جامع السلاسل میں لکھا ہے کہ آپ نے ۳۰ برس کامل تکیہ پر سر نہیں رکھا اور تمام عمر ایک خرقہ میں بسر کی اور حق تعالے سے خطاب عبدالحق پایا۔ مشاہدہ حق میں ایسے مستغرق رہتے کہ کبھی چشم حق بین کو مراقبہ و مشاہدہ سے نہیں کھولتے الا وقت نماز فرض اور تہجد اور تربیت طالبان کیوقت جسوقت نماز کا وقت آتا خادمان تین مرتبہ حق حق باآواز بلند کہتے تب آنکھ کھولتے اور پوچھتے کیا کہتے ہو جمعہ کی نماز کے دن خادم آگے آگے حق حق کہتے جایا کرتے تھے اور آپ قدم بقدم اونکی آواز کی طرف چلتے تھے ؎ ما ئیمست الستیم کہ از خود خبرے نہ۔ جز کوے خرابات دگر سو گزرے نہ۔ لکھا ہے کہ صاحب حال کو ابتک حضرت کی قبر سے آواز حق حق کی آتی ہے۔ درالمکنون میں ہے آپنے فرمایا خواجہ اسحاق شامی کا گازرون میں ہمیشہ چراغ جلتا ہے ایسے ہی ہم بہی دیگ پکاتے ہیں کہ قیامت تک اوس سے لوگ فیض پاوینگے اور کم نہوگی اور آپ نے دیگ چڑہائی اور راستہ میں رکہدی اور خلقت کو فیض پہونچی الکائنین روز کے بعد آپکو یہہ خیال آیا کہ اے احمد جانے دے خلقت میں شور ہوجائیگا کہ احمد بڑا کامل شخص ہے رزاق خدا ہے وہ جانے اور اوسکے بندے اور وہ دیگ اوٹہالی مونس العارفین مین لکھا ہے کہ ایکروز حضار مجلس کے روبرو فرمایا کہ مجکو خدا نے اون لوگونکی فہرست دی ہے جو مجھسے مرید ہونگے اور قسم ہے کہ میری حمایت مرید کے حق میں مثل آسمان کے ہے زمین پر اور قسم ہے جب تک میرے دوست اور مرید جنت میں داخل نہیں ہونگے کبھی جنت میں نہیں جاؤنگا اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں تو بہی ضرور پہونچنے دونگا ؎ ہر کہ را یار توے زار نگردد ہرگز۔ چونکہ غمخوار توے خوار نگردد ہرگز۔ ایکروز عالم سکر میں آپکی زبان سے نکل گیا واللہ محمد حجاب آمد ورنہ ذات حق را صحاب نہ بودے۔ توضیح اسکی صاحب اقتباس نے یون کی ہے نزدیک اہل تصوف کے تین مرتبہ مقرر ہین یعنے احدیت وحدت و واحدیت یعنے مرتبہ ذات احدیت اعنی تعین اول وحدت مرتبہ صفات حقیقت محمدی و واحدیت یعنے عالم کون پس مرتبہ وحدت برزخ و حجاب ہے مابین احدیت و واحدیت کے کہ فیض ذات احدیت سے لیتی ہے اور عالم واحدیت کو پہونچاتی ہے۔ پس وحدت کہ حقیقت محمدی ہے مابین حایل و برزخ نہ ہوتی اہل کون ذات احدیت کو بے پردہ دیکھتے۔ |
| چشتیہ صابریہ | حضرت شیخ بختیار | سنہ ۸۱۰ | سنہ ۹۱۰ ہجری عمر یکصد سال | | اخبار الاخیار | آپ بہی مرید حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی ہین کہتے ہین کہ یہہ ایک سوداگر جواہرات کے غلام تہے اپنے مالک کے ساتھ ردولی آیا کرتے تھے حضور شیخ میں زیارت سے مشرف ہوتی ہے معتقد ہوگئے صبح و شام حاضر حضور ہوکر کہڑے رہتے اسی روش سے چھہ مہینے گذر گئے مگر شیخ نے کچہہ التفات نہیں کیا بعد چھہ مہینے کے نظر التفات ہوئی نظر پڑتے ہی بیخود ہوگئے شیخ نے تھوڑا پانی پلایا افاقہ ہوا اوسکے بعد حسب ارشاد شیخ اپنے مالک کے پاس واپس جونپور آئے اونکے مالک نے آپکا دگرگون حال دیکھکر آزاد کیا آپکا عشق روز افزوں ہوتا گیا جونپور سے ردولی آئے شیخ کی عنایت آپکے حال پر بہت تہی نقل ہے ایکروز شیخ اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کھڑے تھے حضرت شیخ نے فرمایا بختیار کچھ دیکھتے ہو آپنے دیکھا کہ تمام حجرہ سونیکا ہے فرمایا اگر کام آوے لیلو عرض کیا بختیار کو درکار نہیں فرمایا پھر دیکھو دیکھا تو حجرہ بدستور مٹی کا پایا۔ |
| چشتیہ صابریہ | حضرت شیخ احمد عارف | سنہ ۸۱۹ ہجری | ۲۱ شوال روز دوشنبہ | رودلی | اقتباس الانوار معارج الولایت | آپ فرزند و خلیفہ اعظم حضرت شیخ احمد عبدالحق کے تہے اور سجادہ نشین ہوکر طالبان حق کے رہنما ہی رہے۔ لکھا ہے کہ جو لڑکا حضرت شیخ احمد عبدالحق ہوتا |

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | بن شیخ احمد عبدالحق رودلوی بلبلغ الولایت | | ذی الحجہ سنہ [illegible] عمر ۹۳ سال بقول تذکرۃ الفقرا ۱۲ شعبان | | | وہ زندہ نہیں رہتا تھا حق حق گویاں برحمت حق ملہایا کرتا تھا آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے فرزند نہ جینے کی شکایت کی فرمایا ایک فرزند اور اپنے صلب میں رکھتا ہوں لیکن ابھی پختہ نہیں ہوا سفر میں جاتا ہوں پختہ ہوجائیگا بعد اُسکے تم کو دونگا چند مدت کے بعد آپ پیدا ہوئے عارف آپکا نام رکھا آپ عظیم الشان اور بےمثل شیخ شریعت و طریقت و معرفت تھے حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی جیسے عالی مرتبت کے آپکی روحانیت سے مرید تھے یہاں سے علو درجہ ہونا قیاس میں آسکتا ہے |
| چشتیہ صابریہ | حضرت شیخ پیارہ | | | رودولی | اقتباس الانوار اخبار الاخیار مرۃ الاسرار | آپ خادم محرم اسرار اور تربیت یافتہ و صاحب ارشاد حضرت شیخ احمد عارف تھے مجاہدات شاقہ اُٹھائے اور چلہ ہائے متواتر بے آب و دانہ کئے آپ نے چھ مہینے کا مل خول یعنے سوراخ درخت املی میں خلوت سے گذارے کہتے ہیں وہ درخت املی کا ابتک قصبہ ردولی میں جانب جنوب موجود ہے صاحب مرۃ الاسرار ارقام فرماتے ہیں درخت مذکور کا تنہ بمقدار ایک حجرہ کے کھوکلا ہے اور حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی نے بھی آپ سے فیض صحبت حاصل کیا ہے ۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عارف | | ۱۲ شعبان سنہ ۸۹۸ھ مادہ تاریخ ہائے اے مخدوم عالم از تذکرۃ العابدین | ردولی | انوار العارفین بحوالہ لطایف قدسی ۔ | آپ خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود سر حلقہ بادہ نوشان جام توحید و سر دفتر درویشان تجرید و تفرید و فقر و فنا و مشاہدہ ذات مطلق میں استغراق تام رکھتے تھے حضرت شیخ رکن الدین پسر شیخ عبدالقدوس لطایف قدسی میں فرماتے ہیں کہ میرے والد کا ارادہ قید عیال میں مقید ہونیکا نہیں تھا آپ نے بڑی کوشش سے نکاح پدرم اپنی ہمشیرہ کے ساتھ کردیا اور حضرت شیخ احمد کے دل میں تھا کہ اپنی دختر کا عقد اُس شخص سے کروں کہ جسکی جانب حضرت شیخ احمد عبدالحق اشارہ فرماویں حسب اشارہ اُنکے عقد ہوا اور جس وقت خانہ عروس میں رسم جلوہ ادا کرنیکو لیگئے اور وقت جلوہ کے ڈومنی کی گالی سے آپکو حالت آگئی اور جامۂ نوشہی کو پھاڑ دیا اور کہا ؎ طائیم کہ با غیر خدا جفت نکردیم ۔ زوجیت و شہوات و ہوا را بشناسیم ؎ وقت حالت نزاع آپکے فرزند شیخ بوڈہا اور حضرت شیخ عبدالقدوس حاضر تھے آپ نے خرقہ خلافت اور سب امانت پیران چشت کو مع اسم اعظم حضرت شیخ عبدالقدوس کو دیکر جانشین اپنا فرمایا اور وصیت واسطے تربیت کرنے فرزند خود شیخ بوڈہا کے اُنکو فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تم مراجعت اپنے وطن کو کرو اُس وقت شیخ بوڈہا کو اسرار باطنی سے کماینبغی محرم کرکے اور نعمت پیران دیکر جانا اور اپنی نیابت میں سجادہ نشین کر جانا چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ |

| نام خاندان | نام معہ نام پدر | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ | حضرت شیخ بوڈہا بن شیخ محمد بن شیخ احمد عارف | رودلی | | رودلی | اقتباس الانوار فتوحات مکی | آپ خلیفہ وسجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہین درجہ کمالیت حاصل تہا ایکروز آپ اپنے اہلیہ کے ساتھ خلوت میں تہے جب اہلیہ آپکی بیدار ہوئیں تو دیکہا کہ شیخ بوڈہا خواب میں ہین اور دوسری صورت شیخ بوڈہا سجادہ پر کھڑی نماز گذار رہے ڈرکر فریاد کی آپ بیدار ہوئے وہی ایک صورت اصلی رہ گئی اہلیہ کو منع کیا کہ یہہ راز فاش نکرے بعد کسب کمال ہر دلی کو صورت مثل حاصل ہوجاتی ہے اوسکو صوفیہ وجود مکتسب |

کہتے ہین ۔ اگرچہ لطائف قدسی میں ہے کہ حضرت شیخ عبدالقدوس نے مخدوم زادہ اپنے شیخ بوڈہا کو نعمت باطن دیکرا ور نیابت اپنے پر سجادہ نشین کرکے معاودت فرمائی تہی لیکن اکثر نسخوں میں لکہا ہے کہ حضرت شیخ محمد نے اپنے روبرو اور اصالتًا امانت پیران چشت کو مع سجادگی حوالہ صاحبزادہ خود کیا تہا

**از اقتباس** شیخ عبدالرحمٰن قدوائی شرح دیوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکہتے ہیں کہ روح بجسد نہیں ہوسکتی جسوقت روح بدن عنصری سے جدا ہوتی ہے اوسکو جسد مثالی ابدی عالم برزخ میں ہوتا ہے جسکو بدن مکتسب کہتے ہیں جیساکہ اللہ فرماتا ہے

اور حضرت شیخ محی الدین عربی فتوحات مکی فرماتے ہین برزخ کہ روح بعد از معارفت آنجا منتقل میشود غیر ان برزخ است کہ میان روح واجسام است و اورا غیب محالی گویند وثانی راغیب امکانی وجمعی کہ مشاہدہ غیب امکانی کنند وازحوادث آیندہ واقف باشند بسیار اند بخلاف غیب محالی کہ مکاشفہ احوال موتی کنند نادر اند تفصیل اینمقام آنست کہ حق تعالے بواصل ملکوت کہ ازین عالم فانی انتقال نماید بعد مردنش جسدی مثالی بصورت جسد عنصر خویش می دہد تا روح وے برایں مرکب جسدی سوار شدہ در ملاء اعلے بارواح قدسیہ مخالطت نماید وچون واصل مقام جبروت ازین عالم فانی رحلت کند حق تعالے ہیکلے نورانی نور انوار عالم تسویہ کردہ مروی راعطا نماید وسالک این مرتبہ رابعد از مردن این قدرت ہم میشود درجسمی کہ حین حیات بود نیز نماند وسالک مرتبہ ملکوت رااین قدرت نیست وچون واصل مقام لاہوت کہ موت وحیات نزدش یکے میگردد ازین دار فانی بسرا ے جاودانی خرامد مے مختار است بہر شکلے وصورتے کہ خواہد برود ودر زبان واحد خواہ درحیات خواہ بعد ممات اگر خواہد صد جا بلکہ ہزار جا وزیادہ ازین تمثل گرفتہ حاضر شود وبا این ہمہ تکلم وانبساط نماید این سریست ہرکس بفہم آن نرسد فہم من فہم ۔

| نام خاندان | نام معہ نام پدر | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ سرنشاں قدوسیان | حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی بن شیخ اسمٰعیل بن شیخ صفی الدین | سنہ ۸۶۱ ہجری | ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۴۵ ہجری عمر ۸۴ سال از اقتباس | گنگوہ ضلع سہارنپور میں مشہور قصبہ ہے | مرۃ الاسرار اقتباس الانوار لطائف قدسی | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور اونکا با نوشیروان کسری وبقولے بہ کنارنگ برادر نوشیروان پہونچتا ہے اگرچہ آپ بظاہر مرید وخلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عارف کے تہے اور نسبت دامادی بہی اونسے رکہتے تہے لیکن درحقیقت اویسی تہے آپ نے فیض روحانیت پاک حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی سے پایا تہا اور حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی سے خلافت سلسلہ نصیریہ نظامیہ وسہروردیہ شہابیہ وقادریہ میان شیخ بن حکیم اودہی سے چشتیہ نظامیہ کا خرقہ پایا تہا آپ بہت بڑی عالی رتبہ صاحب |

کمال اور سرنشاں خانوادہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ ہوتی ہین آپکے کمالات وخوارق عادات سے مرۃ الاسرار اقتباس الانوار ولطایف قدسی وغیرہ

**نوٹ** وجدود قسم ہے کبیر وصغیر اول نادر ہوکر برسونکے بعد حاصل ہوتا ہے قطب مدار وغیرہ اسمین داخل ہیں دوسرا نادر تر اس حال کے لوگ زمانہ حضرت میں تہے اب قیامت تک معدودی چند ہونگے چنانچہ حضرت غوث اعظم خواجہ معین الدین خواجہ قطب الدین شیخ فریدالدین سلطان نظام الدین شیخ عبدالقدوس گنگوہی ۱۲

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="7">معلوم ہین اہل شوق ملاحظہ فرما سکتے ہین- انوار العیون جسکا ترجمہ در المکنون ہے آپکی تصنیف ہے ۔ اقتباس الانوار رقم فرماتے ہیں کہ خاندان چشت میں اول سے جلال ہوتا چلا آیا ہے مگر جب سے حضرت شیخ کا ظہور ہوا شان جلالیت جمالیت سے مبدل ہوگئی چنانچہ آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمنے سلسلہ چشتیہ کو اور ہی رنگ دیا ہے پس ذات شیخ وجود کبیر کی مصداق تہی آپ سلطان بہلول کے وقت سے نصیر الدین ہمایون بادشاہ کیوقت تک مسند ارشاد وتلقین پر مامور رہے ابو الفضل نے تذکرہ اولیا میں لکہا ہے کہ نصیر الدین ہمایون بادشاہ کو علم حقایق ومعارف آپ ہی سے حاصل ہوا تہا آپکے خلفار کی تعداد پانچہزار پائی جاتی ہے آپکا دریائے فیض ایسا مواج تہا کہ طالب کو ذرہ سی توجہ میں مرتبہ ناسوت سے لاہوت پر پہونچا دیتے تہے اور خود ہمیشہ مشاہدہ الہی مین مستغرق رہتے تہے ۔ انتقال سے تین برس پہلے خاموشی اختیار کرلی تہی اور کلام کرنا بالکل چہوڑ دیا تہا اور ہروقت مستغرق مشاہدہ الہی مین رہتے تھے جب نماز کا وقت آتا تو خادم حق حق حق کہتا تو آپ عالم سکر سے صحو میں آتے شرح عربی عوارف حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی آپ نے بینظیر لکھی ہے ۔</td></tr>
<tr><td>چشتیہ صابریہ قدوسیہ</td><td>حضرت شیخ عبد الکبیر بالاپیر بن حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی</td><td></td><td>۲۹ ربیع الثانی سنہ ۹۷۴ ہجری</td><td>دہلی</td><td>خزینۃ الاصفیا وسیر الاقطاب</td><td>آپ خلیفہ وسجادہ نشین پدر بزرگوار خود تہے سخاوت وشجاعت وخوارق کرامت ووجد وذوق وسماع وشوق مین لاثانی تہے. نقل ہے ایکروز سلطان سکندر بن بہلول بادشاہ کس وزرائے خود یعنے میان بہودہ بن خواص خان وملک محمد مسوانی حاضر ہوئے ہر سہ کس نے جداگانہ اپنے اپنے دل مین کہا کہ اگر شیخ اہل کشف ہے تو طعام ہمارے واسطہ جدا جدا موافق ہماری خواہش کے دیویگا چنانچہ شیخ موصوف نے سموسہ ہائے گوشت آہو سلطان</td></tr>
<tr><td colspan="7">سکندر ونان وکہنی پیش میان بوڈہا وحلوا پیش ملک محمد وزیر رکہا ہر سہ کسان وقوع اس معنی سے حیران ہوگئے آپ نے فرمایا باجاسے حیرت کیا ہے حق تعالے دوستان اپنے کو پیش اہل دنیا شرمندہ نہیں کرتا جو کچھ کہ دوستان اوسکے طلب کرتے ہین بہیجتا ہی سلطان نے دو قریہ مضافات کرنال سے دررد سنگہوزہ بہزار عجز والحاح آپکی خادمان کو دیا اور وزیر بوڈہ نے موضع تنائی من اعمال قصبہ جہنجانہ نذر کیا اور ملک محمد مسوانی نے اپنے دختر کو آپکے حبالہ نکاح مین دیا۔</td></tr>
<tr><td>ایضًا</td><td>حضرت شیخ رکن الدین بن حضرت شیخ عبد القدوس</td><td></td><td>غرہ ماہ شوال روز عید فطر سنہ ۹۷۱ ہجری و بقولے ۴ شوال سنہ ۹۸۳ ہجری</td><td>گنگوہ باستانہ پدر خود بقولے شاہ آباد</td><td>اقتباس الانوار انوار العارفین</td><td>آپ مرید وخلیفہ اپنے والد امجد کے اور اپنے وقت کے قطب تہے اور سید ابراہیم لاہرجی سے بہی طریقہ قادریہ مین خلافت پائی تہی چنانچہ حضرت شیخ عبد القدوس فرماتے ہین اگر حق تعالے قیامت کے دن مجہسے پوچہیگا کہ دنیا سے میرے واسطے کیا لایا تو مین ایک ہاتہہ مین حضرت شیخ جلال تہانیسری کو اور دوسرے ہاتہہ مین شیخ رکن الدین کو لایا ہون - نقل ہے کہ ایکروز خانقاہ حضرت شیخ عبد القدوس مین مجلس سماع منعقد تہی</td></tr>
<tr><td colspan="7">اور آپکو حالت ہوئی تو عین وجد وحال مین آپ حلقہ سماع مین آدمیونکی نظر سے غائب ہوگئے اور کچہہ دیر حاضران مجلس کی نظر مین سوائے آپکے پیراہن رقص کنان کے اور کچہہ نظر نہیں آتا تہا وبعض کا قول ہے عین حالت رقص مین پرواز کرکے نظر آدمیوں سے غائب ہوگئے تہے ۔ لطائف قدسی</td></tr>
</table>

| نام خاندان | نام صاحبان | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور مجمع البحرین جسمین حقایق ودقایق ذات وصفات درج ہین آپکی تصنیف ہے۔ دیگر خلفائے مشہور سوائے صاحبزادگان اور حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری کے ذیل ہیں | | | | | | |
| ایضاً | شیخ عبدالغفور اعظم پورے | | سنہ ۹۵۱ ہجری | اعظم پور | | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی |
| ایضاً | شیخ عبدالعزیز کیرانوی | | سنہ ۹۸۰ ہجری | کرانہ | | ایضاً |
| ایضاً | شیخ عبدالستار سہارنپوری | | سنہ ۹۸۲ ہجری | سہارنپور | | ایضاً |
| ایضاً | میر سید رفیع الدین | | سنہ ۹۶۵ ہجری | اکبرآباد | | ایضاً |
| ایضاً | حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری ابن شیخ قاضی محمود بلخی | دہلی سنہ ۸۹۳ | روز جمعہ ۲۵ ذالحجہ سنہ ۹۸۹ بقولے ۱۴ ذالحجہ عمر ۹۶ برس | تہانیسر | انوار العارفین اقتباس الانوار اخبار الاخیار طبقات حسامیہ | آپکا نسب بچند واسطۂ درمیانی بحضرت امیر المومنین عمر فاروق پہونچتا ہے آپکے والد قاضی شیخ محمود بلخ کے رہنے والے تہے۔ سات برسکی عمر میں آپ نے حفظ قرآن اور سترہ برسکی عمر میں تحصیل علوم صرف ونحو ومنطق ومعانی وحدیث وتفسیر سے فراغت پائی بعد اوسکے بجذب جاذب حقیقی بحضور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچکر رہنمائے خلق ہوئے سکر واستغراق واستہلاک تمام رکہتے تہے واسطے ادائے نماز مریدان آنکر باواز |
| بلند حق حق حق کہتے تہے اوسوقت سکر سے صحو میں آیا کرتے تہے اور یہہ بیت وردزبان تہا بیت قومی زوجود خویش فانی ٭ رفتہ ز حروف در معانی ٭ محرم دولت بنود ہر سرے ٭ بار مسیحا نکشد ہر خرے۔ | | | | | | |
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت شیخ عثمان زندہ پیر بن شیخ عبدالکبیر بالا پیر | | دسوین ذیقعد سنہ ۹۶۱ ہجری | پانی پت | سیر الاقطاب | آپ نے خرقہ ارادت وفقر اپنے والد بزرگوار سے پہنا آپکے برادر کلان شیخ حسین حین حیات پدر خود رحلت کرگئے تہے اور دو فرزند شیخ نورالدین وشیخ منور چہوڑ گئے تہے اونہون نے بعد وفات جد امجد کے اپنے چچا شیخ عثمان سے مناقشہ سجادہ نشینی کیا اور بحضور سلطان ابراہیم بن سکندر لودہی مستغیث ہوئے سلطان بذات خود واسطہ انفصال اسمقدمہ کے پانی پت آئے اور آخرش |
| بعد ردوقدح کے سلطان نے سجادگی کو دو جگہہ تقسیم کردیا اور عید کے روز دو چڈول سجادہ نشینوں کے آگے اتفاقاً مابین ہمراہیان ہر دو چڈول لڑائی ہوگئی اور پسر شیخ حسین چڈول سے زمین پر گرگئے اور ایسا آسیب اونکو پہونچا کہ عیدگاہ نہ جا سکے واپس گہر کو لیگئے اور حضرت شیخ عثمان بخیر وخوبی عیدگاہ تشریف لیگئے اور واپس آئے اوسکے بعد سے سوائے شیخ عثمان اور اونکی اولاد کے دوسرے کو دخل سجادگی میں نہیں رہا۔ | | | | | | |

| خاندان | اسمائے مبارک مشایخ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ نظام الدین بن عثمان زندہ پیر | | ۱۵ شعبان سنہ ۱۰۱۸ ہجری | پانی پت | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ اپنے والد بزرگوار تہے وبکسب کمالات وعلو مراتب مقتدائے اولیائے عصر ورہنمائے خلق رہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد السلام ملقب بشاہ اعلی بن شیخ نظام الدین عثمانی | | ۵ ربیع الاول سنہ ۱۰۳۳ عمر ۱۲۵ برس شیخ قطب بود | ایضاً | ایضاً | آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت زیب تن فرمایا تہا اور نیز شاہ نظام نارنولی سے خلافت پائی تہی چنانچہ یہہ بیت شاہد حال ہے بیت نظام مشں پیر وہم پدرش نظام است۔ نظام دوجہان بروی تمام است مرا بہ بندگی اوکہ ہست فخر تمام۔ مرید شاہ نظام است وابن شیخ نظام حضرت نظام نارنولی سے مخاطب بخطاب اعلے ہوئے تہے حضرت الہدیا چشتی عثمانی مؤلف کتاب سیر الاقطاب آپکے مرید نے بیت کچھ لکہا ہے وہانسے ملاحظہ کریں۔ |
| ایضاً | حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد | سنہ ۹۳۰ ہجری سے | سنہ ۱۰۰۷ ہجری عمر ۷۷ سال | سرہند | انوار العارفین | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بخدمت امیر المومنین عمر خطاب پہونچتا ہے آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ رکن الدین کے تہے حضرت موصوف نے آپکو حسب وصیت اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبد القدوس کے خرقہ خلافت دیا تہا اور اجازت خانوادہ قادریہ وچشتیہ کی عطا کی تہی آپ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے والد ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد برہنہ پا | | سنہ ۱۰۲۴ ہجری بعہد بادشاہ جہانگیر | متصل عیدگاہ کہنہ شاہجہان آباد دہلی | رسالہ حبیبیہ | آپ مرید باکمال حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ نظام الدین بلخی بن شیخ عبد الشکور | تہانیسر | ۲۸ رجب روز جمعہ سنہ ۱۰۲۴ روز دوشنبہ ازاخبار الاخیار سنہ ۱۰۳۵ ہجری شاہباز طریقت ازتذکرة العابدین | بلخ | اقتباس الانوار تذکرة المشایخ تذکرة العابدین | آپ حنفی مذہب چشتی مشرب فاروقی نسب تہے اور برادر زادہ خلیفہ اعظم وجانشین برحق حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری تہے چشمہ لدنی آپکے باطن میں ایساجوش زن تہاکہ حقایق بلند ودقایق دل پسند فرمایا کرتے تہے آپکی تصانیف مثل دوشرح لمعات مکی ومدنی ورسالہ حقیہ دربیان ہفت باطن وجود قرآن وریاض القدس وتفسیر نظامی دوجز وآخر قرآن وغیرہ مین وشرح سوانح امام غزالی صاحب اقتباس الانوار بہ نقل متواتر پیران اس سلسلہ کے لکہتے ہیں ہر دو شرح لمعات کی تحریر کیوقت آپ دروازہ خلوتخانہ پر آدمی تعینات فرمادیا کرتے تہے |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

کہ اوسوقت کوئی نہ آنے پاوے اور روحانیت آنحضرت صلعم اس مقابلہ میں آپ پر حاضر ہوتے اور لمعات کو تعلیم فرماتے اور اسرار معانی اوسکی آپ پر ظاہر فرماتے جنہے ایک شرح لکہی ہیں اور دوسری شرح مدینہ میں تحریر فرمائی کہتے ہین اگر کسی سطر لمعات میں وقت قرات تردد ہوتا اور آنحضرت صلعم اشارہ فرماتے اور وہ سطر بآب زر. آپ نے احاطہ کرا دی تہی وہ نسخہ لمعات ابتک نزد بعض فرزندان آپکے موجود ہے۔ آپ نے بموجب طریقہ حضرت شیخ احمد عبد الحق کے چہہ مہینے خلوت مین بیٹہنے کی اجازت اپنے پیر سے چاہی اونہوننے بجاے خلوت نشینی شغل سہ پایہ کر نیکی تلقین فرمائی اور ارشاد کیا کہ نو بار اسم ذات ایکدم میں پڑہو اور آہستہ آہستہ ترقی کرو ہر روز ایک دم میں زیادہ ذکر کرنیکے اگر زیادہ میسر نہ آوے تو کم بیش مرتبہ سے نہو آپ نے دروازہ حجرہ بند کرکے شغل مذکور کو رفتہ رفتہ ایک دم میں تین سو مرتبہ دبرواییتے چار سو مرتبہ پڑہتے تہے بعد ایک مہینے کے تجلی صوری آپ پر وارد ہوئے مرشد نے فرمایا اب حاجت خلوت نہیں رہی۔ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ ہندوستان کو آپ سے اعتقاد پیدا ہوا جسوقت سلطان خسرو یعنے شاہجہان فرزند بادشاہ موصوف باپ سے باغی ہوکر اکبر آباد سے براہ تہانیسر آپکی ملاقات کو گئے تو بعض حاسدان کذاب نے بادشاہ کے حضور مین عرض کی کہ آپنے سلطان خسرو کو خوشخبری سلطنت کی دی ہے بادشاہ کے دل مین رنجید گی پیدا ہوئی اسلیے آپنے ہندوستان سے بدار السلام بلخ ہجرت فرمائی و خرقہ خلافت و سجادگی حوالہ حضرت شیخ ابو سعید نبیرہ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کرکے اونکو بجانب گنگوہ رخصت کیا آپکی اولاد سے اکثر بلخ مین ہین آپکے خلفاے راشدین سے خلیفہ اعظم و جانشین مطلق حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی ہوئے ہین جنکا ذکر خاصکر ہوگا اور دیگر خلفاے مشہور آپکے حسب ذیل ہین۔

| ایضاً | شیخ حسین [illegible] | | سنہ ١٠٢٨ ہجری | اہہور | اقتباس الانوار | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی ہین۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ پایندہ نبوی | | سنہ ١٠٤٠ [illegible] | قصبہ نبور ١٥ کروہ از سرہند | | آپ بہی مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی ہین لکہا ہے کہ آپ جسوقت راتکو ذکر اثبات نفی کرتے تمام قصبہ کے قفل و زنجیر کہولکر زمین پر گرجاتے اور تمام رات لوگوں کے گہر وغیرہ کہولے رہتے ساکنان اوسجگہ نے آپکے |

مرشد سے اس امر کی شکایت کی اونہونے فرمایا باہر قصبہ کے جاکر ذکر کیا کرو آپ ایک باغ میں جاکر ذکر کرنے لگے جسوقت لا الہ کہتے تمام درخت زمین پر گر پڑتے اور جب الا اللہ کہتے کہڑے ہوجاتے اسوجہ سے درختان خشک ہونے لگے باغبان شاکی ہوا، آپ کے مرشد نے فرمایا جنگل میں جاکر ذکر کیا کرو۔

| ایضاً | شیخ الہ بخش لاہوری | | سنہ ١٠٤٢ ہجری | لاہور | اقتباس | خلیفہ بشر حصہ را آپکو مردمان لاہور خدا بین و خدا نما کہتے تہے۔ شیخ آدم بنوری نے آپکو خط لکہا کہ تم اپنے تئین خدا بین و خدا نما کہلاتے ہو جو کوئی معتقد رویت خدا کا دنیا میں ہو وہ ملحد و زندیق ہوتا ہے |
|---|---|---|---|---|---|---|

آپ نے آرندہ خط کو رویت کراکے فرمایا کہ خدمت شیخ آدم بنوری حقیقت اس ماجرہ کی عرض کرو اوس شخص نے جاکر حقیقت رویت سے شیخ آدم بنوری کو آگاہ کیا و بمرتبہ علم الیقین مشرف کیا لیکن شیخ آدم قید مشیخت کی وجہ سے نہین آئے اور نعمت عظمی رویت سے محروم رہے۔

نوٹ جاننا چاہیے رویت خدا دنیا و آخرت مین بچشم ظاہر و باطن ہے کسی انبیا و اولیا کو شک اور اختلاف نہیں ہے کیونکہ جسحالت میں ذات مقدس تمام اشیا پر غالب و قادر ہے تو اپنی رویت پر کیون قادر نہیں ہوسکتی یہہ سچ ہے کہ بیرنگی ضرر نگسو شہود میں نہیں آتی جبتک کسی مظہر میں ہوکر نہ دکہلاوے چنانچہ محققان صوفیہ کے نزدیک رویت یعنے دیکہنا ذات بحت کا آئینہ جمال مرشد میں ہے اور یہہ جو کہتے ہیں کہ آخرت میں دیدار ہوگا دنیا مین نہوگی کچہہ اصل نہیں ہے بلکہ جسکو دنیا میں رویت حق حاصل نہیں مشکل ہے کہ آخرت میں اوسکو حاصل ہو مَن کَانَ فِی ہٰذِہٖ اَعْمٰی فَہُوَ فِی الْآخِرَۃِ اَعْمٰی

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ | شیخ حاجی عبدالکریم لاہوری | | | ۲۰ رجب سنہ ۱۰۴۴ھ بقولے ۲۷ رجب سنہ ۱۰۴۵ھ | لاہور متصل باغ زیب النساء بیگم موضع کوٹھی نیلی پاکوٹ نواں | اقتباس الانوار حدیقۃ الاولیاء | آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی تھے فصوص الحکم کی شرح فارسی میں و رسالہ مصباح العارفین اذکار و اشغال طریقہ قدوسیہ میں آپ نے لکھی ہیں آپکے والد عماد الملک عبداللہ انصاری امیر کبیر تھے آپ نے بعد زیارت حرمین الشریفین کے لاہور میں قیام فرمایا آپ کی کرامتیں مشہور ہیں ایکروز حج کا دن تھا آپ کے مرید نے عرض کی آج حج کا دن ہے قسمت والے آج مکہ میں ہونگے فرمایا آؤ ہم اور تم بھی مکہ کو چلیں۔ نیم کوس کے فاصلہ پر چلکر مرید سے کہا آنکھیں بند کر و اور ہمارے کندھے پر ہاتھ رکھکر چلے آؤ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا آنکھیں کھولو دیکھا تو عرفات میں موجود ہیں |
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | شیخ عبدالرحمن کشمیری | | | سنہ ۱۰۵۰ ہجرے | لاہور | اقتباس الانوار | خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی۔ |
| ایضاً | سید قاسم برہانپوری | | | سنہ ۱۰۴۳ ہجرے | برہانپور | ایضاً | ایضاً |
| ایضاً | قاضی عبدالحی کیرانوی | | | سنہ ۱۰۴۹ ہجرے | کیرانہ | ایضاً | ایضاً |
| ایضاً | شیخ محمد صادق برہانپوری | | | سنہ ۱۰۳۸ ہجرے | برہانپور | ایضاً | ایضاً |
| ایضاً | شیخ فتحی اکبرآبادی | | | سنہ ۱۰۴۵ ہجرے | اکبرآباد | ایضاً | ایضاً |
| ایضاً | شیخ خان اللہ | | | ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۹ھ | لاہور | ایضاً | ایضاً |
| ایضاً | سید علی خواص | | | سنہ ۱۰۴۰ ہجرے | ملک یوسف زئی | ایضاً | ایضاً |
| ایضاً | حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی بن نور الحنفی | | | یکم یا دوم ماہ ربیع الثانی سنہ [illegible] ہجری از تذکرۃ العاشقین شاہبازؒ چشتی | گنگوہ | انوار العارفین اقتباس الانوار حدیقۃ الابرار بحوالہ سواطع الانوار | آپ نبیرہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی ہیں اور آپکی والدہ ماجدہ دختر حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری کی تھیں آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ نظام الدین بلخی کے جنہوں نے کل امانت پیران با خرقہ و خلافت و اسم اعظم آپکے حوالہ کر کے جانب گنگوہ رخصت کیا تھا سواطع الانوار میں ہے کہ ایک شخص منکر از حال درویشاں آپکے روبرو آیا اور عرض کی میں طالب خدا |

ہوں مگر مجھہ میں طاقت محنت وعبادت وریاضت کرنیکی نہیں ہے چاہتا ہوں کہ آپکی نظر فیض اثر سے مقصود دل حاصل کروا حضرت کے ہاتھہ میں اسوقت عصا تہا فرمایا کہ لا اس عصا کے تین ضرب سے طالب کو خدا تک پہنچا دیتا ہوں یہ کہکر ایک ضرب عصا کی اسکے سر پر رشید کی عالم ملکوت اسپر کہل گیا دوسری ضرب میں عالم جبروت اور تیسری ضرب میں عالم شہود اسپر منکشف ہوگیا تین روز تک بیہوش رہا جب ہوش میں آیا صادق دل سے آپکا مرید ہوگیا - آپکے اول واعظم خلیفہ حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی ہیں کہ جنکا ذکر بالخصوص آویگا مگر اسکے علاوہ خلفا کے ذیل بہی ہیں -

| خاندان | نام بزرگان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | شیخ ابراہیم مراد آبادی | | ۱۰۹۷ ہجری | مراد آباد یا رامپور | تذکرۃ العابدین اقتباس الانوار | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابوسعید تہے صاحب اقتباس الانوار رقم فرماتے ہیں کہ آپکو روحانیت حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی سے نسبت تام وحضوری تمام تہی جسوقت توجہ کرتے روحانیت حضرت موصوف کو موجود پاتے اور جوکچہہ پوچہتے اسکا جواب شافی پاتے . |
| ایضاً | شیخ محب اللہ الہ آبادی صدیقی لقب شیخ کبیر | | ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۵۸ھ بقول تذکرۃ العابدین روز پنجشنبہ ۹ رجب ۱۰۵۸ ہجری | صدر پور یا الہ آباد | اقتباس الانوار وانوار العارفین بحوالہ مقاصد العارفین | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابوسعید تہے آپکو جسوقت مرشد نے خرقہ خلافت عطا کرنا چاہا آپکے دل میں گذرا کہ میں ابہی بشہود ذات بیکیف نہیں پہونچا مجہے کسطرح لایق خلافت مرشد نے سمجہا حضرت شیخ نے آپکے خطرہ سے واقف ہوکر اسیوقت خرقہ خلافت پہنایا اور ہاتہہ فاتحہ کو اٹہایا اور توجہ باطنی آپ پر ڈالی بمجرد ڈالنے توجہ کے تجلی بیکیف نے آپکے دل پر جلوہ کیا اور حسب اجازت پیر مرشد کے قصبہ صدر پور میں سکونت اختیار کی اور رہنمائے خلق رہے دیگر مریدان نے ملول خاطر ہوکر عرض کی کہ حضرت ہمکو محنت کرتے مدتیں ہوگئیں یہ رتبہ حاصل نہیں ہوا اور یہ مرد نووارد جنے |

**نوٹ**- محققان نے لکہا ہے کہ جب سالک رتبہ فنا فی الرسول اور جبروت کو پہونچتا ہے تو پیر کو جائز ہے کہ خلافت عطا کرے - الا طالب جسوقت بشہود ذات پہونچے شیخ کو واجب بلکہ فرض عین ہے کہ اوسکو خلافت دیوے اور بعضے صوفی واصل ملکوت کو بہی خلافت دیدیتے ہیں دبعض کا قول ہے کہ جب مرید کو شناخت خطرہ شیطانی ورحمانی ہوجاوے اوسوقت خلافت دینا واجب ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ جب پیر مرید میں معاملہ نیک پاوے اوسوقت بہی خلافت دینا جایز ہے اور یہہ بہی کہتے ہیں اذن پیر کا مرید کو دو طرح پر ہے یکی بطریق استقلال بر سبیل نہایت دست بیعت دی اور شجرہ بہی منجانب پیر دیوی لیکن نام اپنا نہیں لکہے پس جو لوگ اوسکے مرید ہونگے وہ دراصل اوسکے شیخ کے تصور ہونگے اور وہ بطور سفیر کے ہوگا اور بعض نے خلافت کو دیگر دو قسم پر کیا ہے صغریٰ وکبریٰ - صغریٰ وہ ہے کہ مجاہدہ وریاضت مرید دیکہکر مرشد نے حسن ظن اپنے سے مشرف بخلافت کردیا اور کبریٰ وہ ہے کہ دل پیر پر بکرات ومرات الہام حق بہ برعطات خلافت خاص کسیکے ظہور پاوے یہانتک کہ اگر خطرہ عطا خلافت شیخ دل سے دفع کرے تو بہی رفع نہ ہو یہہ خلافت کبریٰ ہے اور وہ نسبت جو شیخ کو رسول خدا سے اور سینہ بسینہ پہونچی ہے اور تبرکات پیران جو بطریق توارث پہونچی ہیں وہ دیگر وارث اور قائم مقام اپنا کرے چنانچہ خواجہ معین الدین اجمیری خواجہ قطب الدین بختیار سے خواجہ گنجشکر خواجہ نظام الدین اولیا - خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی - جنکو خلافت کبریٰ حاصل ہوئی -

| نام سلسلہ | نام مع لقب | تاریخ پیدائش | تاریخ وفات | مدفن | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کچھہ ریاضت و مجاہدہ نہیں کیا اوسکو طرفۃ العین میں اسقدر نعمت عطا فرمائی - فرمایا کہ محبوب اللہ وہ شخص ہے کہ اوسکے ایک ہاتھہ میں چراغ اور دوسرے ہاتھہ میں آگ لایا جو ہیں پہنے دم مارا چراغ روشن ہوگیا ذالك فضل الله يوتيه من يشاء کسیکو بشدت مجاہدہ کشود کار ہوتا ہے اور کسیکو بنقطہ تجلی باری ایک حرف میں حصول بیشمار مستعد کو دو رڈالنا ظلم ہے اور نامستعد کو آگے کہینچنا جہل اکثر علما و فحول کہ مشرب ارباب توحید سے انکار رکہتے تہے انکے فیض سے تربیت پاکر اونہوں نے مشرب خاص اختیار کیا تہا آپکا کمال آپکی تصانیف مثل اسولہ واجوبہ یعنی سوالات داراشکوہ سے ظاہر ہے **سوال** وہ کونسا علم ہے کہ جسکو حجاب اکبر کہا ہے **جواب** جسحالت میں واقعی علم و عالم و معلوم ایک ہیں پس جو علم کہ مخالف تحقیق اس مسئلے کے ہو وہ حجاب اکبر ہے بلکہ سبب تفرقہ ابد و مانع وصول بہ مقصد **سوال** طالب فانی ہوتا ہے یا مطلوب **جواب** مرتبہ فنا میں طالب و مطلوب ہر دو فانی ہوجاتے ہیں ایکدوسرے مین مرتبہ بقا مین ہر دو بصفات یکدیگر باقی رہتے ہیں چنانچہ ایک عارف نے فرمایا ہے **مصرعہ** ما برنگ یار گشتیم یار رنگ ما گرفت **سوال** عشق اور درد میں کیا فرق ہے **جواب** عشق عبارت میل عاشق سے ہے طرف مشاہدہ محبوب کے ودرد عبارت سوز و فراق سے ہے درعین طلب تا وصال پس موجب ترقی درد ہے اگر کسی کو درد نہ ہوا وسکو ترقی ممکن نہیں **سوال** نماز بحیظر کب حاصل ہوتی ہے **جواب** یہہ نماز اوسوقت حاصل ہوتی ہے کہ شغل باطن مصلے پر اسقدر غالب ہوجاوے کہ نفس غیر کا اوسکے دل سے محو کردے اور سوائے عشق کے کوئی چیز دوسری منظور و مخصوص اوسکے نہووے **سوال** ترقی کو نہایت ہے یا نہ **جواب** ترقی محمدی المشرب کے نہایت نہیں ہے اور دوسرونکی ترقی کی نہایت ہے **سوال** موت کے بعد ترقی ہے یا نہیں **جواب** موت کے بعد ترقی نہین ہے لیکن شیخ محی الدین عربی فرماتے ہاین کہ موت کے بعد بہی ترقی ہے لیکن معرفت خدا مین ترقی نہین ہوتی - آپ قریبًا ۲۰ سال سجادہ نشین الہ آباد رہے - |
| ایضًا | شیخ عبد السبحان | | سنہ ۱۱۰۳ ہجری | سہارنپور | تذکرۃ العابدین | آپ بہی مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی کے تہے |
| ایضًا | شیخ عبد الجلیل | | سنہ ۱۱۰۰ ہجری | الہ باد | ایضًا | بشرح صدر |
| ایضًا | شیخ محمد جمال | کاجہوکہ بفاصلہ چار کروہ کرنال ہے | سنہ ۱۱۰۵ ہجری | کاجہوہ | ایضًا | بشرح صدر |
| ایضًا | شیخ مبارک | | سنہ ۱۰۶۲ ہجری | | ایضًا | ایضًا |
| ایضًا | شیخ یوسف | | سنہ ۱۰۸۲ | | ایضًا | ایضًا |
| ایضًا | حضرت شیخ محمد صادق لقب نظر محمد منجانب رسول صلعم بن شیخ فتح اللہ گنگوہی | ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۹۸۹ ہجری گنگوہ | ۱۸ محرم سنہ ۱۰۵۸ بقول تذکرۃ العابدین سنہ ۱۰۶۰ عمر ۷۱ سال تاریخ رضی اللہ تعالے عنہ | گنگوہ | اقتباس الانوار حدیقۃ الاولیا بحوالہ سواطع الانوار تذکرۃ المشائخ | آپ حضرت شیخ ابوسعید کے برادر زادہ اور خلیفہ اعظم اونکے تہے آپ مقامات بلند و مدارج ارجمند اور ذوق و شوق و وجد و سماع و محبت میں یگانہ زمانہ تہے سواطع الانوار میں لکہا ہے کہ ایک مرتبہ سیر کرتے ہوئے جگنا تہہ پہونچے سر بازار ایک بت سنگین نہایت خوبصورت دیکہا آپ اوسکے تماشے میں محو ہوگئے خدا کے حکم سے بت بولا انا المعبود لا نعبد سوائی شیخ اوسوقت اگرچہ مغلوب الحال تہے مگر برعایت شرع کعبہ کیطرف سجدہ کیا بت بولا اینما تولوا فثم وجہ اللہ شیخ نے جواب دیا سچ ہے مگر رعایت شرع رسول اللہ فرض ہے - |

| نام خاندان | نام صاحب حالات | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ داؤد لقب رحیم دل بن شیخ محمد صادق | گنگوہ | ۵ رمضان ۱۰۹۵ھ ہجری | گنگوہ | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ پدر بزرگوار خود تھے شیفتہ سماع تھے حالت سماع میں جسپر آپکی نظر پڑتی وہ فوراً خطرہ ماسوای اللہ سے فارغ ہوجاتا تھا اور نغمہ تلقین وارشاد کا ایک دم میں افسردگان بادیہ غفلت کے دلوں سے خیالات مظاہر حسیہ کو محو کر دیتا تھا اور پرتوہ جمال تجلیات ذات وصفات ڈالتا تھا کسی عارف کا یہہ بیت کیسا مناسب حال ہے **بیت** دلی افسردگی یابد بگفت |

ہرکسی گرمی۔ دل داؤدمی یابد کہ از آہن دہد نرمی **دیگر** بہ تخت ملک بنشستم جو حال گشت مقصودم ؛ سلیمانی بخشم کز جان غلام شاہ داؤدم۔ کبھی ایساہی ہوتا تھا حالت سماع میں نظروں سے غائب ہوجاتے تھے وہر لحہ وہر لحظہ تجلیات گوناگون سے خط وافر اوٹھاتے تھے مضمون اس بیت کا حسب حال ہے **بیت** بہیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو داری۔ ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دیگر ست ؛ آپکو تصرف وکرامات دونو خدا تعالے نے دئے تھے۔ تصرف بتدیل واقعات یعنے مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کرنا اور سنگ کو زر اور زر کو سنگ کر دینا ہے اور کرامت امور مخفی کا جاننا ہے۔ اقتباس الانوار میں ہے کہ سالک کو ایک وقت پیش آتا ہے کہ اوسکی چشم باطن حسن جمال محبوب حقیقی پر پڑتی ہے درحالیکہ زیبائے ورعنائے جمال مطلوب حقیقی کے دیکہتا ہے بے اختیار ہوکر شیفتہ روے دوست ہوتا ہے اور اوس جوش وخروش میں بیہوش ومدہوش ہوجاتا ہے اور نہایت محبت وعشق وشور واضطراب بالذات حضوری گریہ زاری وآہ ونالہ بیشمار کرتا ہے جیساکہ حافظ شیراز فرماتے ہیں **ع** بلبلی برگ گل خوش رنگ درمنقار داشت۔ وندران برگ ونوا خوش نالہائی زار داشت۔ گفتمش درعین وصل این نالہ وفریاد چیست۔ گفت مارا جلوہ معشوق درایں کار داشت۔ اسی کے ہم معنے یہ شعر اردو بہی معلوم ہوتا ہے **ع** لئے پہرتی ہے بلبل چونچ میں گل۔ شہید ناز کی تربت کہاں ہے۔ یہہ حالت درجہ اعلےٰ رکہتی ہے اور اسکو فراق وصال کے نام سے موسوم کرتے ہیں یعنے جب تک یہہ بود نابود درمیان ہے عاشق نہایت گرمی عشق اور غلبہ محبت معشوق حقیقی کی ایسی معیت چاہتا ہے کہ خود صفت محبوب کے ہوجاوے اور وجود مجازی درمیان میں نہ رہے من تو شدم وتو من شدی کا نقشہ ہوجاوے۔ وقت وفات آپ نے خرقہ وسجادہ دوستار ونیز دیگر تبرکات اپنے بہائی خورد شیخ محمد کے حوالہ کرکے فرمایا کہ یہہ امانت ہمارے پیر ونکی ہے جسوقت شیخ سوندہا میری وفات کے بعد آوے اونکو دیدینا کہ وہ صاحب سجادہ اور وارث میرے حال کے ہیں چنانچہ ایساہی ہوا۔

| نام خاندان | نام صاحب حالات | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ سوندہا ابن شیخ عبدالرحمن صدیقی | سفیدون چہاردہ کردہ ازپانی پت | ۲۴ جمادی الثانی شب چہارشنبہ ۱۱۲۹ ہجری عمر ۹۶ سال | سفیدون چہاردہ کردہ پانی پت سے | اقتباس الانوار سواطع الانوار | آپکا سلسلہ نسبت بحضرت امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق بچند واسطہ درمیانی پہونچتا ہے آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ داؤد کے ہیں جسوقت حضرت شیخ محمد نے بروئے وصیت جملہ امانت پیران کو آپکے حوالہ کردیا اور آپ چار روز رہ کر قصبہ بہوہر جو قصبہ تہانیسر سے پانچ چھہ کوس کے فاصلہ پر ہے تشریف لیگئے اور وہاں رہنمائے خلق رہے اخیر عمر میں آپ اپنے وطن اصلی سفیدوں میں آئے مسجد |

وخانقاہ بنا فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا آپکا زیادہ حال دیکہنا منظور ہو تو اقتباس الانوار کو ملاحظہ کریں۔ ایک نوجوان کی موت ہوکر آپکی توجہ سے زندہ ہوجانیکا قصہ سواطع الانوار سے ملاحظہ کرو آپ نے وفات کیوقت قوالوں کو بولا کہ اس شعر کے پڑہنے کا حکم دیا **ع** صحبت غیر نخواہم کہ بود عین قصور۔ باخیال تو چرا با دگران پردازم۔ اسی شعر کی حالت وجد میں جان بحق ہوئے۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ محمد بن شیخ محمد صادق | سنہ ۱۰۲۲ | سنہ ۱۰۹۱ ہجری ۱۰ ربیع الاول عمر ۶۹ سال | گنگوہ | تذکرۃ العابدین | آپ مرید وخلیفہ پدر بزرگوار خود کے ہیں بعد تحصیل علوم ظاہری کے آپکو شوق شکار دامنگیر ہوا اوستاد کو کہا ہمکو ایک باز لیدو اوستاد نے جواب دیا کہ تمہارے والد کے پاس شہباز ہے بے تکلف اونسے لیلو والد موصوف سے تقاضا کیا آخرالامر بعد کئی تقاضوں کے ایکروز حجرہ میں جاکر بکمال محبت و پیار باپ کے گلے سے جاکر لپٹ ہی گئے اور عرض کی بغیر لئے نہین جاؤنگا اونہوں نے فرمایا حجرہ میں بیٹھ جاؤ تین روز کے بعد دو شہباز تمکو دونگا پھر آپکو شغل پاس پایا تعلیم فرمایا اور تاکید سے کہا کہ ہر روز بلاناغہ کلمہ تہلیل اور استغفار اور درود شریف ہزار ہزار مرتبہ پڑہاکرو چوتہی شب میں غسل کراکے اسرار حق فرمائی اور کچھہ عرصہ بعد خرقہ خلافت پہنایا اور اسم اعظم تلقین کیا اور خدمت سجادہ نشینی پیران کلیر جو آپکے ان اہالی واجدادی چلی آئی ہے وہ بہی عطا فرمائی چنانچہ سجادہ نشینی ابتک آپ ہی کی اولاد مین چلی آتی ہے - |
| ایضاً | حضرت شاہ ابوالمعالی چشتی صابری بن سید محمد اشرف | انبہٹہ ضلع سہارنپور | ۱۱ ربیع الاول روز جمعہ سنہ ۱۱۱۶ھ تاریخ بوالمعالی اہل فیض | انبہٹہ | حدیقۃ الاولیا بحوالہ ثمرۃ الفوائد | آپ سادات عظام ومشایخ کرام سے صاحب عشق ومحبت وذوق وشوق ووجد وسماع تہے آپ نے خرقہ خلافت شیخ داؤد سے پایا تہا اور شیخ محمد صادق سے بہی فیض حاصل کیا تہا آپ خورد سالی میں یتیم ہوگئے والدہ ماجدہ نے آپکو حضرت شیخ محمد صادق کے سپرد کیا اونہوں نے علوم ظاہری وباطنی سے آپکو مستفیض کیا اور مرنیکے وقت آپکو شیخ محمد داؤد کے حوالہ کیا باقیماندہ تکمیل شیخ داؤد نے کی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ صاحب ثمرۃ الفوائد لکہتے ہیں کہ ایکروز مجلس مشائخ تہانیسر میں تہی عندالتذکرہ آپنے فرمایا کہ مرگ وحیات کلمہ نفی اثبات لا الہ الا اللہ میں ہے جنہونے یہہ کلمہ دل سے پڑہا ہے اگر وہ لفظ لا الہ زندہ کے کان میں کہدیں تو وہ مردہ ہوجاوے اور اگر الا اللہ کہدیں تو جی اوٹہے حاضرین مجلس نے التماس امتحان کی و آپ جابجا اوٹہہ اور ایک گاومیش کے کان میں جو اوسجگہہ بندہی ہوئی تہی لا الہ کا لفظ کہا وہ فی الفور گرکر مرگئی پہر دوسرے کان مین الا اللہ کا کلمہ کہا گاؤمیش جی اوٹہی اور چارہ چرنے لگی - |
| ایضاً | حضرت محمد سعید عبدالرحمن عرف میران سید شاہ بہیکہ حسینی چشتی بن سید یوسف ترمذی | سیوانہ ۹ رجب روز دوشنبہ سنہ ۱۰۵۰ھ ہجری | ۵ یا ۸ رمضان سنہ ۱۱۳۱ ہجری عمر ۸۵ سال شاہ بہیکہ مقبول خدا | گہسکہ شریف ملک دوابہ راج پٹیالہ یا گھرام | انوار العارفین بحوالہ زبدۃ السالکین اسرار الواصلین | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام حسین عم پہونچتا ہے ابا واجداد آپکے موضع سیوانہ متصل قصبہ گہرام مقامات شہر سرہند سے سکونت رکہتے تہے شوق معرفت الہی آپکے دل میں جوش زن ہوئی۔ درویش بینوا شاہ قاسم نام موضع لوی کی خدمتمین آپ گئے اونہونے قریبًا ایک سال لکڑی تنور لانیکی خدمت آپ سے لی کہین اتفاق سے شاہ قاسم کے پیر بہی آگئے اور اونہوں نے کہا اے قاسم ہم مثل حوض چہوٹے کے اور میرا بچی یہنے آپ مثل دریاے عظیم کے ہیں وہ ہماری اور تمہاری قدرت سے باہر ہیں اونکو رخصت کردو تاکہ وہ دوسری جگہہ سے مطلوب حاصل کرین شاہ قاسم نے آپکو |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | رخصت کیا اتفاق حسنہ سے اسوقت شاہ بلاول طالبان شاہ ابو المعالی سے وہان موجود تہے اونہون نے کہا تمکو مین کامل کے پاس لیجاتا ہون اور روانہ انبٹہہ شریف ہوکر بخدمت شاہ ابو المعالی پہونچے آپنے تلقین ذکر فرمائی اور رخصت کیا اور انجام کار خود حضرت شاہ ابو المعالی اپنے وعدہ پر آپکے پاس تشریف لائے پیراہن وکلاہ وجامہ وچادر آپکو عطا فرمائی اور حجرہ سے باہر آنکر بہ تشریف خلافت آپکو مشرف کیا کرامات وخوارق عادات ووا قعات ومکشوفات مقامات وشوق وذوق وشورش عشق وترک تجرید وسیر الی اللہ وسیر فی اللہ اور پہونچانا طالبان کا خدا کی طرف آپکا بخوبی الم نشرح ہے آپکو شعر سخن سے بہی ربط تہا آپکا کلام عاشقانہ و پر از درد وشوق تہا یہہ کلام بہی آپ ہی کا ہے ؎ ہرنے پنچ چوردے ساتہا۔ گرگنے جان بچائی ناتہا۔ ہرنے اپنا آپ چہپایا۔ گرگنے پر گہٹ کر دکہلایا۔ ایسے گرپرتن من واردن ترام تجون پر گرنہ بساردں کیونکہ ہر روٹہا گر میتلا گر روٹہے نہین ٹہور۔ |
| ایضاً | حضرت سید محمد سالم ترمذی خوردک حسینی بن سید محمد رضا | روپڑ | ۱۰۸۶ھ ہجری مادہ تاریخ شمع چشتیان | روپڑ قریب روضہ سید حسین | انوار العارفین | آپ صحیح النسب سادات حسینی ترمذ خوردک سے ہیں جب آپکے دل مین شوق وذوق محبت الٰہی ودرد عشق پیدا ہوا خدمتمین حضرت میران سید شاہ بہیکہ حاضر ہوکر بیعت ہوئے ریاضات ومجاہدات بہت کئے اور رتبہ خلافت حاصل کیا اور خانمان سے جدا ہوکر بارہ سال پوشیدہ ہوکر سیر سیاحت مین رہے والدین آپکے فراق مین روتے روتے نابینا ہوگئے تہے میرانجی نے از روے کشف یہہ حالی دیکہا توآپکو دریائے شور سے واپس لائے اور روانہ روپڑ کیا لڑکے کو دیکہکر چشمان والدین بینا ہوگئین آپکے مریدان سے ایک نے سوال کیا کیا آپکو یہہ اختیار ہے کہ جس صورت مین چاہو رونما ہو فرمایا ہان اور اوسیوقت دست راست اپنا موںہہ پر ملا طفل بنگئے پھر ہاتہہ ملا جوان نظر آئے پھر ہاتہہ ملا جیسے سفید ریش تہے نمودار ہوگئے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ عنایت اللہ بہلولپوری چشتی صابری | | بہلول پور ۵ رمضان ۱۱۹۵ھ ہجری | بہلول پور ضلع لدہیانہ | تذکرۃ المشائخ | آپ خلفاے اکبر حضرت شاہ بہیکہ سے ہین ذات آپکی گوجر ہے علم ظاہری مین آپکو کچہہ بہرہ نہین تہا مگر علم باطنی مین باکمال تہے آپکی خلافت کا تذکرہ مردمان ثقات کی زبانی اسطرح سنا ہے اوایل حال طفولیت مین آپ بہینسین چرایا کرتے تہے حضرت میرانجی آپکو دیکہکر کہڑے ہوگئے آپ نے میرانجی کے بیٹے کو گل پہنادیا آپ نے فرمایا اے لڑکے تونے یہہ گل کیون پہنایا عرض کیا آپ مجکو پیارے لگتے ہین اور یہہ بہی عرض کی آج غریب خانہ چلکر مہمان رہین میرانجی نے فرمایا واپس آنکر تمہارے گھر مین رہین گے چند روز کے بعد میرانجی واپس آئے اور آپکے گھر مین شب باش ہوئے آپکے ورثا نے حق مہمانداری خوبطرح سے ادا کیا سب لوگ جسوقت اوٹھکر چلے گئے میرانجی نے آپکو فرمایا تم بہی سوال عرض کیا کہ جو میرا مطلب ہے وہ مین بپاس ادب عرض نہین کر سکتا فرمایا بیشک کہو عرض کیا کہ میرا دل حضور کے ساتہہ سونا چاہتا ہے آپ نے قبول فرمایا پس آپکا سینہ حضرت میرانجی کے سینہ فیض گنجینہ سے لگتے ہی آپ پر حقایق اور معارف کے دروازہ کشادہ ہوگئے صبحکو میرانجی چلنے کیوقت آپکے ورثا کو فرما گئے کہ اس لڑکے کو کسیقدر جنون ہوگا تم اسکو لیکر قصبہ ٹہسکہ شریف آجانا جب وہ حالت وارد ہوئی |

نوٹ ترمذ کلان تابع بخارا ہے۔

| نام پیر | نام صاحب حالات | جائے پیدائش | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | تو آپکی والدین نے ڈسکہ میں لیجاکر حاضر کیا اوسوقت آپکو بیعت فرماکر درود ہزارہ کا ورد تلقین فرمایا اور خلافت بھی عطا فرمائی اور رخصت کیا لیکن آپکو بسبب نہ ہونے علم ظاہری کے بجائے (ماتہ الف الف مرتبہ) اجزام زبان پر چڑھ گیا اور اسیطرح پڑھتے رہے آپکو اسیطرح درود ہزارہ پڑہنے سے اور پیر کے نظر مائیکی تاثیر سے عرش سے فرش تک مکشوف ہوگیا اور کشف وکرامت کا مشہرہ جابجا پہیل گیا اخون صاحب سیور کو آپ نے درود ہزارہ کی اجازت فرمائی اونہوں نے چند روز پڑہ کر عرض کی کچھ اثر نہین ہوا آپ نے فرمایا غلط پڑہتے ہوگے اونہوں نے درود پڑہ کر سنائی فرمایا اجزم مرّ پڑہا کرو چنانچہ اسطرح کے پڑہنے سے تاثیر ہوئی لوئف سچ ہے ؎ گفتہ او گفتہ اللہ بود - گرچہ از حلقوم عبداللہ بود |
| ایضاً | حضرت محمد اکرم بن محمد علی البراسوی | براس | | براس | اقتباس الانوار | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سوندہا سنیدوی کے ہین اور آپ مصنف کتاب اقتباس الانوار ہین جسمین مفصلاً اپنا حال مرید اور خلافت پانیکا درج کرتے ہین جنکو زیادہ دریافت کرنا منظور ہو وہ ملاحظہ فرمادین خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت شیخ سوندہا موضع براس تشریف لائے اور مسجد سادات مین قیام فرمایا آپ آوازہ تشریف آوری کا سنکر مع اپنے والد ماجد کے حاضر حضور ہوکر قدمبوس ہوئے اور آرزوئے خادم ہونیکی ظاہر کی فرمایا خوب آمدی از دیر مشتاق تو بودم آنحضرت صلعم نے عالم رویا میں نام و نشان تمہارے سے خبردار کیا تہا اور فرمایا تہا کہ بعد تیرے وہ صاحب سجادہ وقائمقام پیران ہوگا الحمدللہ کہ طالب امانت خویش شدمی اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ بیا کہ باسر زلف تو کارہا دارم - بعد اوسکے حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی صاحب ولایت کے روضہ پر لیجاکر کلاہ چار ترکی اپنے سرکی میرے چتر کی وشجرہ پیران عنایت فرمایا اور اوسیدن میرے والد ماجد کو بہی شرف بیعت دیا - اور مجہے حکم طے سہ روزہ کا دیا اور اس تین روز میں لاکہہ ختم کلمہ طیب کرو اور چوتہے روز غسل کرکے درمیان وقت مغرب وعشا میرے پاس آنا چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا حضرت موصوف نے انکو تلقین نفی اثبات واسم ذات وتعلیم ذکر قلبی فرمائی اور بعد چند روز کے شغل بہو یکم وسہ پایہ کے تعلیم فرمائی ان اشغال کے عمل کے بعد امانت پیران باسم اعظم اور خرقہ خلافت وسجادگی عطا فرمایا اور خود چند مدت کے بعد رحلت فرمایا - |
| ایضاً | حضرت محمد روشن ملقب بیریا | سنتی کے تعلقہ لوہا ریاست پٹیالہ | ۱۰ رمضان | بہلولپور متصل مزار شاہ عنایت | تذکرۃ المشائخ | آپ مرید وخلیفہ حضرت شاہ عنایت بہلولپوری کے ہیں اصل وطن آپکا موضع ستی کے تعلقہ لوہا ریاست پٹیالہ تہا اور چونکہ آپ نہایت ہی صاف گو تہے اور کوئی بات ریا کی آپ سے سرزد نہیں ہوتی تہی اسلئے بیریا کے لقب سے ملقب تہے - |
| ایضاً | حضرت حافظ سید محمد چشتی | ڈسکہ ہریاد | ۱۶ یا ۱۷ رمضان ۱۲۴۰ ہجری | سنام جانب خانقاہ | تذکرۃ المشائخ | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ محمد روشن کے ہیں اصل وطن آپکا موضع ڈسکہ ہریاد جہاں مزار حضرت شہاب الدین عرف سابو شاہ کا ہی تہا شوق الٰہی غالب ہوا |

**نوٹ** شغل بہو یکم جلسہ جوگی ہے جسکا نام پدم سن ہے ترکیب اوسکی یہہ ہے کہ داہنے پانوکو بائیں ران پر اور بائیں پانوکو داہنی ران پر رکہے اور دونو ہاتہہ کی ہتیلی کو دونو ناود کے نیچے رکہے اور دم کو ام الدماغ لیجاکر بند کرے اور اوسوقت تصور آواز غیر منقطع کا رکہے کہ صوفیہ اوسکو آواز کن اور جوگیہ اناہد کہتے ہین اور دل سے اللہ اللہ کرے تاثیر اس شغل سے شاغل کو سلطان ذکر وطی ارض قوت طیران وسیر اندرون زمین حاصل ہوتی ہے - وشغل سہ پایہ کرتا ہو وے تو کشکول حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کو ملاحظہ کرو کہ اس شغل سے بڑے بڑے عقدے کہل جاتے ہین -

| نام خاندان | نام بزرگان | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | صابری | | مادہ تاریخ سید محمد چشتی محبوب صابری | حضرت محمود نبوئی | بحوالہ مواعظ الصالحین | بہلولپور پہنچکر حضرت شیخ محمد روشن سے بیعت و خلافت حاصل کی اور قصبہ سنام میں آکر ہدایت و ارشاد خلایق میں مصروف ہوئے۔ مواعظ الصالحین میں لکھا ہے کہ آپ بعد ادائے چار رکعت سنت قبل از عصر کے سر برہنہ ہوکر ایک تسبیح آیۃ کریمہ لا الہ الا انت الخ پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیشک قبول ہوتی ہے دعا درمیان ان چار رکعتوں اور نماز عصر کے۔ |
| چشتیہ صابریہ | حضرت اللہ بخش سنامی | قصبہ لوہا سنہ ۱۱۸۶ھ | ۲۰ ربیع الاول روز جمعہ سنہ ۱۲۵۵ھ عمر ۶۹ سال | سنام | تذکرۃ المشایخ | آپ مرید اور سجادہ نشین حضرت حافظ سید محمد کے ہیں علم ظاہری کی تعلیم آپ نے حضرت شہاب الدین عرف سابو شاہ قادری شطاری سے ٹوسکہ میں پائی اور طریقہ قادریہ شطاریہ میں اُنسے اجازت حاصل کرکے سنام میں آکر یاد الہی میں مشغول ہوئے۔ مواعظ الصالحین میں ہے کہ آپ اپنے مریدوں کو بقوت توجہ باطنی ایک لمحہ میں مقام ادنی سے مقام اعلیٰ کو پہونچا دیتے تھے سماع کو بہت دوست رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ ناصر الدین سنامی | سنام ۲۷ شعبان روز شنبہ سنہ ۱۲۰۹ ہجری | ۲۲ رمضان روز شنبہ وقت ظہر سنہ ۱۲۹۵ھ عمر ۸۶ سال | سنام | تذکرۃ المشایخ بحوالہ مواعظ الصالحین | آپ خلیفہ اعظم حضرت اللہ بخش سنامی ہیں اور علم ظاہری و باطنی میں سنام کے درمیان اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے صاحب وجد و سماع اور ذوق و شوق تھے آپ صحیح النسب شیخ قریشی قصبہ سنام کے متوطن ہیں مواعظ الصالحین مولفہ منیر الدین سنامی میں مذکور ہے آپ فرماتے تھے اے عزیز جب صادر ہو تجھسے جرم اور عصیان تو عصیان جلدی تدارک اُسکا ساتھ توبہ اور استغفار کے کر ہرگز دیر نکر اور فرصت ندے اپنے بائیں طرف والیکو جو ثبت کرے اُس گناہ کو اور توبہ کرنا یہ نہیں کہ محض زبان سے توبہ کرے اور استغفار کہے توبہ کرنیسے مطلب یہ ہے کہ گریہ وزاری کرے اور پچتائے اور پھر کبھی اس گناہ کے نزدیک نہ جائے بیٹھنا پرہیزگار کے پاس عبادت ہے اور ذکر کرنا ساتھ پرہیزگار کے صدقہ اور سعادت ہے اور کل اذکار میں افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے نہیں کوئی ذکر تیز کرنیوالا آگ عشق کا اور روشن کرنیوالا دلکا اور پہنچانیوالا قرب میں معشوق کے سوائے اس ذکر کے کثرت وظیفہ اسکا و تسبیح ہی اور جو کوئی اسپر مداومت کرے ولی ہو جاتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید محمد اعظم حسینی | روپڑ | ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۷ھ ہجری | روپڑ ضلع انبالہ ملک پنجاب | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ عم بزرگوار خود حضرت سید محمد سالم ترمذی تھے بہت بڑے عابد پرہیزگار صاحب کمال تھے آپکی عادت تھی تھوڑا پانی نان خورش میں ڈال لیا کرتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا فرمایا نان خورش کو بگھار دیا ہی کہ آپ کھاؤں دوسروں کو نہ دوں۔ |
| ایضاً | حضرت حافظ محمد موسیٰ | | ۱۷ رمضان روز یکشنبہ | مانکپور ضلع پرتابگڈھ | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت سید محمد اعظم حسینی تھے۔ خرقہ خلافت مرشد نے آپکو عطا فرماکر ارشاد کیا تھا کہ حافظ جی میرے تمام مریدان آپکے حوالہ ہیں حسب الحکم ہدایت و رہنمائی |

| نام خاندان | اسمائے بزرگان | جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | مانکپوری | | وقت نماز ظہر ١٢٤٤ہجری سے | اوودہ میں مشہور قصبہ ہے | | خلق اللہ کیلئے کمر باندھکر مسند ارشاد پر متمکن رہے اور بہتوں کو واصل حق کیا آپ کو تعلق باطنی پر عنایت پیرانجی صاحب بہت تھا ذکر جہر کی خاص کر تعلیم کرتے اور بیت عشقی ذکر جہر نفی اثبات میں و اسم ذات کے مواضعات میں ملاحظہ معنی مرشد و تحت و فوق میں کوشش بلیغ فرمایا کرتے تھے و اسرار دقیق　توحید و ذکر مجرد از الفاظ و فکر و تشبیہ و تنزیہہ کی تلقین کیا کرتے تھے۔ |
| چشتیہ صابریہ | حضرت حافظ محمد حسین عرف بانکی صاحب | | ٧ ذوالحجہ ١٢٨٠ ہجری سے | جے پور باغ کنور فیض علیخاں گہاٹ دروازہ | گلشن فقیری | آپ مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ مانکپوری کے بڑے صاحب کمال و کرامات و حسن اخلاق و اوصاف مشائخ ممتاز تھے۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی محمد امانت علی حسینی چشتی صابری | امروہہ | ١٩ ذیقعد ١٢٨٠ ہجری سے | امروہہ ضلع مرادآباد | انوار العارفین | آپ مرید و اعظم خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ تھے اول آپ نے آداب شریعت و طریقت حضرت شاہ غلام حسین عرف محمد حسین خلیفہ حضرت اخوند فقیر سے دریافت کیا پھر اُنکی وفات کے بعد فیض صحبت حافظ کا مگار خاں خلیفہ محمد حسین سے اُٹھایا اُنکی وفات کے بعد متلاشی پیر کامل رہے انجام کار حافظ محمد حسین عرف بانکی صاحب نے طلب و شوق کامل دریافت مرشد آپکا معلوم کرکے اپنے ہمراہ آپکو مانکپور لیجا کر بحضور حافظ محمد موسیٰ پیش کیا اُنہوں نے آپکو خلعت خلافت عنایت فرما کر ارشاد کیا کہ مجکو تمہاری ارادت سے فخر ہے اصل مشرب آپکا ترک ماسوائے اللہ تھا حقایق و معارف میں بیان شافی رکھتے تھے صاحب انوار العارفین نے اس شعر کے معنی پوچھے ؎ علم حق در علم صوفی گم شود۔ این سخن کے باور مردم شود۔ فرمایا میں کہتا ہوں فعل حق در فعل صوفی گم نہیں ہوتا اور فرمایا لا اشارہ تھا بر غیب و فنا۔ خود بر کل موجودات یعنے عدم ہے اور عادم بھی نہیں ہے۔ ایضاً بین العلامین علا مر۔ اگر اس ورزش میں ایک نقطہ باقی نرہے اور غیب اپنے سے از خود بخود نظر رکھے تو حیرت حاصل ہوتی ہے کہ اُسجگہہ حضور خود بخود ہے مشرب آپکا وجودیہ تھا۔ مولف مقولہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ؎ مافات مضا ئوک ما سنانک فاین۔ قم فقتم الذت بین العدمین۔ |
| پیشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت حافظ غلام علیشاہ | | ٣ جمادالاول ١٢٥٢ہ ہجری | امروہہ | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ تھے جس مسجد امروہہ میں ذکر جہر ہوتا تھا وہاں آپکی صحبت کی برکت سے در و دیوار مسجد سے آواز اللہ اللہ آتی تھی بلکہ ہر کوچہ و بازار میں لا الہ الا اللہ سنا جاتا تھا آپکے فرزند کلاں مولوی محمد انوار الحق سجادہ نشین آپکے ہوئے اور حافظ اسرار الحق و اظہار الحق فرزندان بھی اپنے پدر بزرگوار کے مرید تھے |
| ایضاً | حضرت حاجی عبد اللہ شاہ | | ٢٨ ذیقعد ١٢٨٨ہ | تہانیسر | انوار العارفین | آپ خلیفہ اجل حضرت حافظ محمد موسیٰ تھے و بہ تصفیہ قلوب مستفیضان توجہ کامل فرمایا کرتے تھے بیس برس پشت مبارک آشنا بستر نہیں ہوئی صاحب انوار العارفین |

| خاندان | نام صاحبان جن کے حالات | تاریخ و جائے ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نے چند شعر آپکی شان میں لکھے ہیں ؎ اگر دام دل آگاہ دیکھا ۔ جمال شاہ عبداللہ دیکھا ؛ حجاب تیرگی جب ہٹ گیا ۔ وہ نور رخ چراغ راہ دیکھا | | | | | | |
| مشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت سید معین الدین معروف شاہ خاموش | | ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ ہجرے | حیدرآباد دکن | انوار العارفین | آپ سادات تدر متعلق مضافات حیدرآباد دکن سے مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ ہیں آپ نے غلبہ شوق محبت الہی میں سفر اختیار کیا اور طریقہ زہد و توکل و صبر و قناعت کا لیا اور حضرت حافظ محمد موسیٰ کے حضور حاضر ہوکر دولت خلافت حاصل کی اور رہنمائے خلق حیدرآباد دکن رہے آپکو حیدرآباد دکن میں شاہ خاموش کہتے ہیں حقایق و معارف میں اشعار بھی فرماتے تھے |
| ایضاً | حضرت مولوی احمد حسن | ۱۸ ماہ صفر ۱۲۸۸ھ ہجرے | مراد آباد ضلع کا مقام روہیلکھنڈ میں | | ایضاً | آپ شیخ صدیقی ہیں مرید و خلیفہ ماذون حضرت مولوی امانت علی کے علم معقول و منقول و حدیث میں عالم متبحر اور علم توحید میں مخصوص بحقایق و معارف مہذب الاخلاق و محب الفقرا تھے اور آپکے مرشد کی بہت بڑی شفقت آپکے حال پر مبذول تھی |
| ایضاً | حضرت مولوی عبدالعزیز | امروہہ | | امروہہ | ایضاً | آپ نے تحصیل علم ظاہری مولانا احمد حسن سے اور فیض باطنی حضرت مولوی امانت علی سے حاصل کیا تھا اور از بسکہ محبت و اطاعت و صلاحیت ظاہر و باطن آپکی طبیعت میں پیر روشنضمیر نے دیکھی اسلئے اجازت ارشاد و خلافت کی فرمائی ۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمدی اکبرآبادی عرف شاہ فیاض | ۴ شوال ۱۰۲۱ھ ہجرے | ۳ رجب ۱۱۰۰ھ عمر ۷۹ سال | اکبرآباد عرف آگرہ | انوار العارفین بحوالہ مقاصد العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ کبیر محب اللہ کے تھے و حسب الحکم پیر روشنضمیر اکبرآباد تشریف لیگئے تھے جہاں خلقت کا بہت رجوع ہوا ۔ حاسدان وقت نے آپکا عروج دیکھکر اورنگ زیب بادشاہ عالمگیر کو بتواتر اخبار مخالفان و شور و غوغائے بدونیاں متوجہ کیا اور شاہ موصوف نے آپکے حرمین الشریفین چلے جانیکا حکم ناطق صادر کیا چنانچہ آپ زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوکر واپس تشریف لائے مگر آپکی واپسی پر پھر حاسدوں نے شور و غوغا مچایا اور مزاج بادشاہ کو برانگیختہ کیا بادشاہ نے قلعہ اورنگ آباد میں محبوس کر دیا اور اس حالت قید میں آپ نے وفات پائی اور تابوت آپکا بموجب امر اکبرآباد لیجاکر دفن کیا ۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد حامد مکی | مکہ معظمہ | ۱۱ رجب ۱۱۴۰ھ ہجرے | امروہہ | تذکرۃ العابدین | آپ مرید و خلیفہ حضرت محب اللہ کے بڑے صاحب کمال و کرامات تھے |

| نام خاندان | نام مع ولدیت | جائے ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | شاہ عضدالدین بن شیخ حامد | امروہہ | ۲۷ رجب ۱۱۷۲ھ ہجرے<br>مادہ تاریخ<br>سال تاریخ او چو پرسیدم<br>گفت ہاتف کرشد با مرخدا | امروہہ ضلع مرادآباد اپنا ملکی شہر ہے | انوار العارفین تذکرۃ العابدین بحوالہ مقاصد العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد اکبر آبادی ہیں آپکا مقولہ ہے۔ گمان نکرو کہ جو معلوم نہیں وہ موجود بھی نہیں ہے کیونکہ عدم علم کسی شے کا موجب عدم وجود اسکا نہیں ہے اور وہم نکرو کہ جو معلوم نہیں ہو وہ معبود نہیں ہے کیونکہ عبادت کے لئے علم حق ضرور نہیں ہے عبادت درحقیقت نقش غیر کا لوح دل سے دھونا ہے اور متخلق باخلاق اللہ ہونا ہے۔ جبتک سالک شست وشو میں ہے تمام طاعت اُس کی رویت اُسکی سی ہے جسوقت حجاب غیر درمیاں سے اُٹھ جائے باقی رہجاتی ہے دید دوست وغیرہ کلمات طیبات مقاصد العارفین میں ملاحظہ کیجئے اس مختصر میں زیادہ گنجائش نہیں۔ آپ تعبیر رویا میں مہارت کامل رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبدالہادی امروہی | امروہہ | ۴ رمضان روز جمعہ ۱۱۹۰ھ | امروہہ | انوار العارفین بحوالہ مفتاح الخزائن | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ عضدالدین ہیں کمالات و خوارق عادات آپکے کتاب مفتاح الخزائن میں مفصل درج ہیں اس مختصر میں اُن سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں زیادہ شوق ہو تو اُسکو ملاحظہ کریں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ شیخ عبدالباری بن شیخ ظہور اللہ | ایضاً | ۱۱ شعبان روز جمعہ ۱۲۲۶ ہجرے | ایضاً | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ اپنے جدامجد حضرت شیخ عبدالہادی تھے بعد وفات اُن کے سجادہ نشین ہوکر رہنمائے خلق رہے۔ |
| ایضاً | حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی | | ۲۴ رمضان ۱۲۴۶ھ بقول تذکرۃ العابدین ۲۷ ذیقعدہ | اوہ افغانستان میں پشاور کا ایک موضع ہے بمقام پنجتار | ایضاً | آپ سادات اوہ افغانستان سے ہیں بطلب مولی ہندوستان تشریف لائے اول آپ نے انتساب نسبت طریقہ قادریہ میں شاہ رحم علی سے کہ (احفاد حضرت شاہ قمیص ساڈھوری سے) کیا و نسبت عشقیہ چشتیہ حضرت شاہ عبدالباری امروہی سے حاصل کیا اور بیعت جہاد و باطریقت کی سید احمد صاحب سے کی آپ ہمراہ مولوی محمد اسمعیل مغفور جہاد سکھاں میں شہید ہوئے۔ |
| ایضاً | حضرت میاں جی شاہ نور محمد | جھنجھانہ | ۴ رمضان ۱۲۴۹ھ بقولے ۴ شوال ۱۲۵۹ھ از وفیات | جھنجھانہ قصبہ ہے ضلع سہارنپور میں | ایضاً | آپ اولاد احفاد حضرت شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی سے ہیں آپ کو ارادت و خلافت حضرت حاجی عبدالرحیم سے تھی۔ |

| نام خاندان | اسمائے بزرگان | جائے ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت حاجی شاہ محمد امداد اللہ فاروقی تہانوی | تہانہ بہون | ۱۳ جمادی الثانی روز چہارشنبہ قریب صبح سنہ ۱۳۱۷ ہجرے | مکہ معظمہ جنت المعلیٰ قریب مزار مولوی رحمت اللہ | ایضاً | آپ روسائے شیوخ فاروقی تہانہ بہون تہے اور مرید با اخلاص و خلیفہ خاص حضرت میانجی نور محمد جہنجہانوی کے ولولہ عشق و محبت و جوش سینہ پرشور و سوز جگر سوز والم جانسوز و گداز دل غمناک آپکے رسالہ غمناک سے مترشح ہوتا ہی اور کبھی سینہ بے کینہ سے دریائے توحید جوش زن ہوتا تو یہ فرماتے **نظم** سنو یارو عجب قصہ ہمارا۔ بیاں کرتا ہوں جو ہیں غم کا مارا ؛ میرا ایک دلربا سے ملگیا دل۔ ہوا تیغ نگاہ سے اسکی بسمل ؛ اوٹھا کر زلف رخ اپنا دکہایا۔ بلا ہیں عشق کی مجکو پہنسایا ؛ جو ہیں ظاہر کروں سوز جگر کو۔ کرے دل شرمندہ دوزخ کے شرر کو ؛ لگی ایسے ستمگر سے مری لو۔ نہیں الفت کی جسکے دل ہیں کچہہ بو ؛ خدا کیواسطے اب تو کرم کر۔ نہ مجہہ عاجز پر اتنا تو ستم کر ؛ ہیں ہر صورت سے درد وغم دیکہایا۔ ولے پیارے نہ تجکو رحم آیا ؛ ہو تو نزدیک میرے مجہسے بھی یار۔ غضب ہے تسپہ بھی ملنا ہو دشوار ؛ ہے مجہہ ہیں اور تجہہ ہیں ربط ایسا۔ رواں ہووے بدن ہیں خون جیسا ؛ اجی کسی ہے پھر یوں انتظاری۔ یہ کیسی ہے تڑپ اور بیقراری ؛ قریب اتنا ہو اور پہر دور ایسا۔ نہیں کہلتا ہے یہ پردہ ہے کیسا ؛ یہ پردہ دور کر امداد کر تو۔ مجہے اس بھید سے آگاہ کر تو ؛ آپ اصلی رہنے والے تہانہ بہون کے تہے غدر ۵۷ء کے بعد مکہ معظمہ میں ہجرت کرگئے آپ بہت بڑے مشایخ امام الطریقت و کاشف الحقیقت شہرہ آفاق عالم میں ہوئے ہیں اور بڑے بڑے مشایخ نے آپ سے فیض پایا ہی تمام روئے زمین پر قریباً آپ کا فیض پہونچا مکہ معظمہ میں علاوہ علمار ہند کے ہمیشہ آپکے گرد شام و روم و مصر وغیرہ ملک کے برگزیدہ علمار و مشایخ آپکی خدمت میں حاضر رہتے تہے زیادہ حالات معلوم کرنے ہوں تو کتاب شمایل امدادیہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ آپ کے خلفائے راشدین کے اسمائے ذیل ہیں۔ مولوی محمد قاسم۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ مولوی محمد یعقوب نانوتوی۔ مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی۔ مولوی احمد حسن کانپوری۔ مولوی سخاوت علی انبیٹہوی۔ مولوی کرامت اللہ خاں دہلوی وغیرہ۔ جنکا ان اصحاب سے جو کچہہ حال معلوم ہوگا حوالہ قلم ہوگا۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی محمد قاسم | نانوتہ | | دیوبند معروف دیہن ضلع سہارنپور | انوار العارفین | آپ روسائے شیوخ صدیقی قصبہ نانوتہ کے ہیں آپ کو اجازت ہر چہار طریقہ معروف کی حضرت حاجی محمد امداد اللہ سے تھی اور سند حدیث کی حضرت شاہ عبد الغنی مجددی سے حاصل کی تہی محققانہ و عارفانہ کلام حقایق و معارف میں آپکا تہا اثبات وجودی میں رطب اللسان تہے و توحید شہودی سے بھی انکار نہیں رکہتے تہے۔ |
| ایضاً | حاجی مولوی محمد حسین الہ آبادی | الہ آباد | ۱۴ رجب روز دوشنبہ وقت ۱۱ بجے ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۲ھ | اجمیر شریف مادہ تاریخ خواجہ بہشت ۱۳۲۲ | افضل الاخبار نمبر ۲۶ جلد ۱۰ | آپ مرید و خلفائے عظام حضرت شاہ محمد امداد اللہ سے ہیں آپ شمع مجلس جبروتی و فانوس بزم ملکوتی وارث علم احدی مالک معرفت صمدی المتخلص باخلاق محمدی والمتصنف باوصاف احمدی تہے واقعہ آپکی وفات کا اسطرح پر ہے کہ آپ بتقریب عرس حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اجمیر تشریف لیگئے |

| نام خاندان | اسم مبارک بزرگان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | تیسے کہتے ہیں کہ آنحضرت ۲۲ رجب سنہ ۱۲۲۳ ہجری بعد تناول طعام مکان سرور جنگ پر قوال شروع ہوئی اور قوالوں نے یہ شعر پڑھا ع وادی پرخطر عشق است قدوس اے فقیرے در فنا و در بقا۔ خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی۔ آپ نے کئی کئی بار اس شعر کی تکرار کرائی اور وجد و سماع کی حالت میں پھر چپ ایسی خاموشی اختیار کی کہ قیامت تک نہ بولے اور داعی اجل کو لبیک کہکر واصل باللہ ہوگئے ایسا ہی واقعہ آج سے سات سو برس پہلے سنہ ۶۳۳ ہجری میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا ہوا تھا اور اسی طرح اس شعر پر جاں بحق ہوئے تھے ع کشتگان خنجر تسلیم را۔ ہر زماں از غیب جان دیگر است۔ |
| پیشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حافظ محمد ضامن تھانوی | تھانہ | محرم سنہ ۱۲۷۴ ہجری | | انوار العارفین | آپ خلیفہ ماذون حضرت میانجی نور محمد ہیں باوجود تاہل اوقات مجردانہ رکھتے تھے اور آپ اپنے پیر بھائی حاجی امداد اللہ کے ہمصحبت رہ کر مسجد تھانہ بھون میں اوقات بسر کرتے تھے آپ صاحب خدمت مشہور تھے بہت آدمی اور مریض آپکی دعا کی برکت سے اپنے مطلب کو پہونچے ہیں معرکہ آرائی کابل کیوقت اگرچہ لاہور میں آپکا قیام تھا مگر معرکہ آرائی کابل آپکی نظروں میں تھی سکنائے لاہور اکثر اوقات قریب وقت مغرب کے آپکو گرد آلود دیکھتے تھے مردمان آہنارگان پشاور کی زبانی مردمان لاہور نے دریافت کیا کہ جسروز و تاریخ آپکو لاہور میں لوگوں نے دیکھا اُسی روز اور اُسیوقت پشاور میں دیکھے گئے تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ جان اللہ | | سنہ ۱۰۲۹ ہجری | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ حضرت شیخ نظام الدین بلخی کے خلیفہ تھے علوم ظاہری و باطنی میں کماحقہ استعداد رکھتے تھے بعد حصول خلافت لاہور میں مامور ہوئے تمام عمر عزیز کو ارشاد و ہدایت میں صرف کیا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد الخالق لاہوری | | ۱۲ رجب سنہ ۱۰۵۱ھ وفیات الاخیار | ایضاً | ایضاً | آپ حضرت شیخ جان اللہ لاہوری کے خلیفہ تھے وجد و سماع کیوقت آپکی یہ حالت ہوتی تھی کہ لوگونکو آپکے مرجانیکا شبہ ہوجاتا تھا۔ حالت وجد میں جسپر آپکی نظر پڑتی وہ بیہوش ہوجاتا لنگر آپکا جاری تھا بہت طالبان خدا نے آپکے ذریعہ قرب الہی حاصل کیا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد صدیق | | ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰۸۰ھ | ایضاً | ایضاً | آپ شیخ عارف چشتی لاہوری کے خلیفہ تھے اور اُنسے تکمیل پاکر رہنما سے خلق ہوئے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد الرشید جالندہری | | غرہ ربیع الاول روز جمعہ سنہ ۱۱۲۱ھ | جالندہر | ایضاً | آپ خاندان سادات عظام شہر جالندہر سے ہیں بعد تحصیل علوم متداولہ کے گھر سے نکلکر حضرت شاہ ابو المعالی چشتی صابری کیخدمت میں حاضر ہوئے آپنے بیعت فرماکر تکمیل و تربیت کیلئے میران سید بہیکہ کے سپرد آپکو کیا اُنکی خدمت میں چندروز بسر کرکے خلافت حاصل کی |
| ایضاً | حضرت شیخ عتیق اللہ جالندہری | | ۲۴ شعبان سنہ ۱۱۳۱ھ | ″ | ایضاً | آپ سادات صحیح النسب جالندہر سے ہیں آپکی ارادت خاندان چشت میں شاہ ابوالمعالی سے تھی تمام عمر آپکی عبادت و ریاضت میں گذری زہد و تقوی بدرجۂ کمال رکھتے تھے۔ |

| نام خاندان | نام معہ القاب و مسکن | مقام و تاریخ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | منقول از | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت شیخ محمد سلیم | | ۳ ذوالحجہ ۱۱۵۱ھ ہجری | لاہور | حدیقۃ الاتقیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد صدیق کے ہیں آپکی مجلس کبھی سماع سے خالی نہیں رہتی تھی علمار لاہور نے محمد شاہ بادشاہ کے حضور عرضی بھیجی کہ ایسے بدعتی شخص کو قتل کرنا واجب ہے بادشاہ نے وہ عرضی صوبہ لاہور کے پاس بھیجدی صوبہ لاہور خود حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کشش باطنی سے آنکر خود مرید ہوگئے یہ حال دیکھکر علمار لاہور دم بخود ہوگئے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ بہلول برکی جالندہری | | ۱۱۶۷ھ ہجری | جالندہر | خزینۃ الاصفیا | آپ حضرت شاہ بھیکہ کے خلیفہ تھے قوم کے افغان باشندہ جالندہر آپ نے سید عبدالرشید و سید عتیق اللہ جالندہری سے علم ظاہری حاصل کیا وضع قلندرانہ رکھتے تھے بعد وفات اپنے مرشد کے لاہور میں آنکر شاہ بولاقی سے فیض صحبت اُٹھایا بہت کتابیں مثل فوایدالاسرار و شرح دیوان خواجہ حافظ وغیرہ لکھیں آپکا دیوان معارف و توحید میں مقبول خاص و عام ہے |
| ایضاً | شاہ لطف اللہ | انبالہ | ۲۰ ذیقعدہ بروز شنبہ ۱۱۸۶ھ بقول گلشن فقیری ۱۹ ذیقعدہ ۱۲۰۱ھ | جالندہر امروہہ | ایضاً | آپ مرید و صاحب ارشاد میراں سید شاہ بھیکہ سے ہیں سکونت انبالہ رکھتے تھے بچپن سے آپ نے اپنے مرشد کے حضور میں پرورش و تربیت پائی تھی کتاب ثمرالفواید آپ نے اپنے پیر کے حال میں لکھی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید علیم الدین سید عتیق اللہ جالندہری | جالندہر ۲۲ جمادی الثانی ۱۱۰۹ھ ہجری | ۱۶ صفر ۱۲۰۲ھ عمر ۹۲ سال | جالندہر | حدیقۃ الاولیا | آپ سادات صحیح الطرفین جالندہر سے ہیں شجرہ نسب آپکا بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام حسن علیہ السلام پہونچتا ہے اول آپ نے بیعت شاہ ابوالمعالی سے کی لیکن تربیت و تکمیل و خرقہ خلافت حضرت میرانجی سے پایا آپ صاحب تصنیف ہیں چنانچہ اظہارالاسرار و شرح بوستاں سعدی و رسالہ نزہت السالکین و شرح اخلاق ناصری و زبدۃ الروایات فقہ و نثرالجواہر فارسی ترجمہ نظم الدر والمرجان لکھے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت سید علی شاہ جالندہری | | ۱۲۱۳ھ ہجری | جالندہر | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت سید علیم اللہ جالندہری ہیں آپنے تمام عمر اپنی ہدایت و ارشاد طالبان حق میں گذاری۔ |

مادہ تاریخ تولد و وفات

قطب جنت مقتدا تاریخ تولیدش بود ۱۱۰۹
وصل سلطان متقی سید علیم اللہ پیر ۱۲۰۲

| سلسلہ | اسمائے بزرگان | جائے ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت شیخ محمود سعید جالندہری | | ۱۲۲۰ھ ہجری | جالندہر | حدیقۃ الاولیا | آپ سید عالم اللہ جالندہری کے خلیفہ صاحب مقامات بلند و دارج ارجمند تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ خیرالدین المشہور خیرشاہ لاہوری | | ۱۹ ذی الحجہ ۱۲۱۰ھ | لاہور | ایضاً | آپ حضرت شیخ سلیم چشتی لاہوری کے خلیفہ تھے تواجد و سماع کے ساتھ آپکو کمال شوق تھا اور لنگر بھی جاری تھا۔ |
| ایضاً | شیخ محمد سعید شرقپوری | شرقپور قصبہ و تحصیل ضلع لاہور میں ہے | ۱۲۱۴ھ ہجرے | شرقپور | ایضاً | آپ شرقپور کے باشندہ قوم کے خوجہ تھے جب جذبہ الٰہی دامنگیر ہوا بامداد غیبی عبادت و ریاضت میں مصروف ہوئے آپ مرید شیخ مراد ملتانی کے تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی حضرت شیخ نظام الدین بلخی کو پہونچتا ہے آپ حسب الاشارہ روحانیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے مرید ہوئے تھے |
| ایضاً | حضرت فیض بخش لاہوری | | ۹ رجب ۱۲۸۶ھ ہجرے | لاہور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ شیخ حیدر شاہ کے ہیں جنہوں نے فیض باطنی شیخ خیرالدین المشہور خیرشاہ سے پایا تھا صاحب حال وقال و وجد و سماع و شوق و ذوق و تجرید و تفرید تھے ہر سال سترہ عرس یعنے آنحضرت صلعم و علی مرتضٰے کرم اللہ وجہہ و فاطمۃ الزہرہ رضا میں و غوث الثقلین و خواجہ معین الدین خواجہ قطب الدین خواجہ فرید الدین و خواجہ علاء الدین احمد صابر وغیرہ پیران عظام کیا کرتے تھے آپ نے بمرض تپ محرقہ انتقال کیا تھا آخری وقت میں قوالوں کو بلایا چنانچہ حافظ قادر بخش مدح خوان نے حاضر ہوکر یہ مدح پڑھی ؎ سنم خاک در کوئے محمدؐ۔ اسیر حلقۂ گیسوئے محمدؐ ؛ قتیل نوک شمشیر نگاہش۔ شہید تیغ ابروئے محمدؐ ؛ آپ اس نعت کے سنتے ہی وجد میں آئے اور لرزہ جسم پر ظاہر ہوا اور آخر اسی جوش و خروش میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ |
| ایضاً | حضرت عبدالکریم معروف اخوند فقیر | رامپور | ۲ شعبان روز جمعہ ۱۲۰۶ھ ہجری از وفیات الاخیار | رامپور افغانان | انوار العارفین | آپ احفاد حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی تھے آپ نے افغانستان جاکر وطن اختیار کیا تھا ہندوستان و بغداد شریف و دیگر بلاد عرب میں سیاحت کی تھی اور فقرائے و مشائخان وقت سے فیضیاب ہوتے رہے آخر کار قصبہ بہلول پور جاکر حضرت شاہ عنایت خلیفہ سید شاہ بھیکہ سے ارادت حاصل کی حضرت سید شاہ بھیکہ نے شاہ عنایت کو آپکے آنیکی پیشتر سے پیشین گوئی |

| نام خاندان | نام بزرگان مع ولدیت | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | کی تھی اور تسبیح و ناسدان اپنا سپرد کرکے فرمایا تھا کہ یہ امانت آپکو پہونچا دینا شاہ عنایت سالہا انتظار آپکا کرتے تھے آپکو شناخت کرکے وہ امانت آپکے حوالہ کی ریاضات شاقہ اٹھا کر انجام کو رامپور میں اقامت کی اور وہاں متاہل ہوئے آپ نے شاہ منور خاں سے بھی فیض حاصل کیا تھا اور تعلیم شغل لی اور ٹوپ پینے کلاہ و لیں خلافت حاصل کی ۔ |
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت اخوند امام الدین | | | | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ اخوند فقیر عبد الکریم تھے اور انسے تعلیم و تربیت ذکر و فکر ابتدا و انتہا کی پائی تھی اور راحت پہونچانے خلق خدا میں بہت کوشش کرتے تھے چنانچہ پرانی جوتیاں لیکر اور دوخت کرکے موسم گرما میں پا برہنگاں کو دیا کرتے تھے ۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ غلام حسین بن حضرت عبد الکریم اخوند فقیر | | ۱۹ رمضان روز دو شنبہ ۱۲۵۹ ہجری | رامپور | ایضاً | آپ فرزند و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہیں جمال صورت و کمال معنی رکھتے تھے تمام مشایخ و امیر و رئیس شہر رامپور آپکی تعظیم و تکریم میں نہایت کوشش کرتے تھے آپ نے بعد تحصیل علوم و انتساب نسبت کے دہلی جاکر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز سے اجازت تلاوت قرآن و دلایل الخیرات حاصل کی اور حضرت میاں صابر بخش نے آپکو شل طریقہ چشتیہ و قادریہ لکھکر عنایت کی تھی بعد ازاں قصبہ ماہر ہرہ میں جاکر سید آل احمد عرف اچھے میاں سے طریقہ قادریہ و اجازت دعا سیفی و اعمال وغیرہ دریافت کی اور مسند ارشاد پر متمکن رہے صاحب سماع و وجد تھے آپکے مرید بھی ذوق شوق رکھتے تھے ۔ |
| ایضاً | حضرت محمد ظہور الحسن | | ۲۴ رجب ۱۲۷۷ھ | مراد آباد | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام حسین کے تھے اصل شیخ فاروقی ہیں کلمہ نفی و اثبات با حبس دم تا وقت موت فوت نہیں کیا اپنے ذاتی کام خود کرتے تھے کسی مرید کو تکلیف نہیں دیتے تھے ۔ |
| ایضاً | حضرت حافظ محمد مسعود | | ۱۴ شوال روز جمعہ ۱۲۶۶ ہجری | مراد آباد زیر دیوار غربی احاطہ روضۂ شیخ خود | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ شاہ غلام حسین تھے انتقال مرشد کے بعد پچاس برس تک آپکا یہ معمول رہا کہ تقریباً بین الظہر والعصر سر ارادت اپنا آستانہ مرشد پر رکھتے تھے اور کبھی قضا نہیں کرتے تھے ۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ جی عبد اللہ شاہ | | ۱۲ شعبان ۱۲۷۶ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ بھی مرید و خلیفہ و خادم خاص حضرت شاہ غلام حسین تھے بچپن سے لیکر جوانی تک اپنے مرشد کے حضور حاضر رہے بعد انتقال انکے خاک آستانہ کی اپنے |

| نام سلسلہ | نام بزرگ | وطن | تاریخ وفات | مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | مونہہ پر بیٹھے گئے اور تعلیم ذکر و فکر کرتے تھے۔ مجرد رہے عجز و انکسار طبیعت میں بہت تھا اور مجلس سماع میں وجد و شوق سے مغلوب الحال ہو جاتے تھے |
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت شاہ جی حسام الدین | بہیٹ پورہ | ۸ محرم سنہ ۱۲۵۰ ہجری | بہیٹ پورہ رام پور سے ۱۰ کوس ہے | مرآۃ العارفین | آپ مرید و خلیفہ شاہ غلام حسین تھے محب الفقرا و الغربا و ساکین اور بڑے مہمان نواز تھے اکثر فقرا و صاحب مرتبہ و اہل خدمت آپکے گھر پر آیا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت غلام حسین خاں عرف فقیر شاہ | | ۲۳ شوال سنہ ۱۲۷ ہجری | مراد آباد محلہ کاغذیاں | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام حسین ہیں احفاد نواب دوندی خاں قوم بہڑانچ سے آپ نے قباے خالی بدن سے اتار کر خرقہ فقر کو زیب تن کیا تھا مرشد نے آپکا مجاہدہ و ریاضت دیکھکر بروز عرس حضرت اخوند پیر بزرگوار خود کے خرقہ خلافت و کلاہ سے مشرف کیا اور ملقب بفقیر شاہ ہوئے آپ ہم شبیہ اپنے شیخ کے تھے اور حلقہ مریدان میں سر حلقہ بنکر ذکر جہر باواز بلند کیا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت حافظ علی حسین شاہ بن فقیر شاہ | | | مراد آباد | ایضاً | آپ صاحبزادہ حضرت فقیر شاہ و مرید حضرت شاہ غلام حسین و ماذون و مجاز منجانب محمود خاں خلیفہ پیر خود تھے سجادہ نشین پدر خود ہوکر دعاے حزب یمانی و چہل اسماء و اوراد دیگر باہتمام پڑھتے اور ورزش ذکر و فکر طریقہ قادریہ و چشتیہ کرتے تھے و عمل حب و جن وغیرہ سے واقفیت رکھتے تھے اور سماع کو دوست رقص و وجد کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ علی محمد | | ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ ہجری | پیپلی متصل رامپور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اخوند فقیر عبد الکریم تھے فقر چشتیہ صابریہ کا آپکے بشرہ سے ہویدا تھا گویا مصداق اس شعر کے تھے ؎ بیتوان گفت نہاں عشق ز مردم لیکن ۔ زردی رنگ رخ خشکی لب راچہ علاج ؛ علاوہ قوت باطنی کے قوت ظاہری بھی رکھتے تھے مدد علی پہلوان جو قوت میں بڑا مشہور شہر میں تھا وہ آپکی قوت کو بیان کرتا تھا کہ جنے آزمائش قوت کے لئے اپنا ہاتھ آپکے آگے کیا آپ نے میری ساعد یعنے کلائی کو دو انگشت سبابہ و وسطی سے پکڑا تاب آپکی گرفت کی نہیں سہار سکا اور کہا بھائی صاحب چھوڑ دو میرا ہاتھ ٹوٹا جاتا ہے۔ |

| نام خاندان | نام بزرگان معہ ولدیت | تاریخ پیدائش ولادت | تاریخ وصال و عمر | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت صابر علیشاہ عرف شاہ صابر بخش ولد نصیر الدین شاہ | بلحاظ عمر سنہ ۱۱۶۷ ہجرے | ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۷ھ عمر ۷۰ سال | شاہجہان آباد عرف دہلی دریا گنج متصل دہلی دروازہ | انوار العارفین بحوالہ آثار الصنادید و تذکرۃ الفقرا | آپ سادات عظام سے ہیں آپکا سلسلہ نسب اسطرح سے ہے آپکے والد بزرگوار حضرت سید نصیر الدین شاہ چشتی بن شاہ غلام سادات چشتی ابن شیخ عبد الواحد عرف نواب بشارت خاں برادر حقیقی قطب العارفین حضرت شیخ محمد چشتی اور سلسلہ ارادت آپ کا یوں ہے کہ آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے جد امجد حضرت شاہ غلام سادات چشتی کے ہیں کیونکہ آپکے والد بزرگوار آپکے جد امجد کے حین حیات وفات پا چکے تھے اور حضرت شاہ غلام سادات خلیفہ حضرت شیخ محمد چشتی دہلوی اور وہ خلیفہ حضرت شیخ محمد ابراہیم رامپوری اور وہ خلیفہ حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی چشتیہ قدوسیہ کے تھے آپ طریقہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ و مشرب وجودیہ و مذہب حنفیہ و متابعت شریعت محمدیہ رکھتے تھے اجرائے لنگر و انعقاد مجالس اعراس و خدمت مساکین و خبر گیری صادر و وارد ہمیشہ سے آپکے خاندان میں چلی آتی ہے سخاوت و عبادت اور ریاضت آپکی شہرت رکھتی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت عبد اللہ شاہ بن سید صابر علیشاہ | ۱۴ رمضان | ۱۲ رمضان | ایضاً | ایضاً | آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم حضرت صابر بخش تھے اور قدم بقدم چلنے والے اپنے پیر و مرشد کے۔ |
| ایضاً | حضرت سید میر حسین بن حضرت عبد اللہ شاہ | | | | | آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار حضرت عبد اللہ شاہ ہیں آپ صاحب سماع و ذوق و شوق و بلباس زہد و ورع آراستہ ہیں ہر مہینے کی ہر ایک جمعرات کو مجلس سماع ہوتی ہے اور قوالان دیار و امصار جمع ہوتے ہیں اور فاتحہ خوانی ہو کر ما حضر شیرینی حاضرین کو تقسیم ہوتی ہے و مجالس اعراس بڑی اہتمام سے ہوتی ہیں لنگر جاری رہتا ہے مساکین و غربا صادر و وارد کی خبر گیری ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپکے صاحبزادہ شاہ مظفر حسین جوان صالح تھوڑے دن ہوئے انتقال فرما کر داغ مفارقت اپنے والد ماجد کو بحالت پیری و ضعیفی دے گئے خدا تعالی مرحوم کی مغفرت کرے اور آپکو صبر عطا فرماوے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد اعظم رنبوی | | ۲۴ رجب سنہ ۱۱۴۴ھ | رنبہ ضلع انبالہ | تذکرۃ العابدین | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت غریب اللہ جو خلیفہ حضرت شیخ محمد گنگوہی تھے ہیں۔ |
| ایضاً | شاہ محمد جمال رنبوی | سنہ ۱۱۰۱ھ سل پہائی | ۲۹ شعبان سنہ ۱۱۷۵ھ عمر ۷۴ سال | ایضاً | ایضاً | آپ خلیفہ شیخ محمد اعظم کے ہیں کرامتیں آپ کی بہت کچھ ہیں زیادہ شوق و امنگیر ہو تو تذکرۃ العابدین کو دیکھو۔ |

| نام سلسلہ | نام بزرگ | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ صابریہ قدوسیہ | حضرت شاہ محمد حیات | ۱۱۲۱ سنہ ہجری | ۱۷ جمادی الاول ۱۱۹۲ ہجری | موضع سل بہائی | تذکرۃ العابدین | آپ شاہ محمد جمال کے خلیفہ ہیں۔ |
| ایضاً | غلام علیشاہ | مرشد آباد ۱۱۴۱ ہجری | ۵ جمادی الاول ۱۲۱۰ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ محمد حیات کے ہیں۔ |
| ایضاً | سید امیر الدین شاہ آبادی | روز جمعہ ۴ جمادی الاول ۱۱۷۴ ہجری | ۱۲ جمادی الاول ۱۲۴۳ھ عمر ۶۹ سال | ایضاً | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت غلام علیشاہ ہیں اور سجادہ نشین آپ کے۔ جد اعلیٰ آپکے سید خراسانی اولاد حضرت امام جعفر صادق سید حسینی تھے۔ جو کچھ زبان سے نکلتا وہ فوراً ہو کر رہتا جس طرف کو ذرا تیز نظر سے دیکھا جل کر خاک سیاہ ہو گیا یا مونہہ سیاہ ہو گیا آپ نے اسیواسطے مونہہ پر نقاب ڈال لیا تھا کہ نظر کسی پر نہ پڑے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ امام علیشاہ رامپوری | ۱۲۰۳ ہجری | یکم جمادی الاول ۱۲۴۸ ہجری عمر ۴۵ سال | رامپور | ایضاً | خلیفہ اعظم حضرت شاہ امیر الدین۔ |
| ایضاً | مولوی محمد حسن رامپوری انصاری | ۱۲۲۹ ہجری | ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۶۹ ہجری | رامپور ضلع سہارنپور | ایضاً | خلیفہ اعظم حضرت شاہ امام علی۔ آپکا فرمودہ ہے پہلے اولیاء نے جو ملامتیہ طریقہ اختیار کیا یا کوئی کام خلاف شرع کر بیٹھتے تھے تو اسکی وجہ یہ تھی کہ پہلے مخلوق پابند شرع کو بہت مانتی تھی اور انکی اوقات میں فرق ڈالتی تھی اور اب اسکے بالکل برعکس ہے اگر فقیر کو نباہ ہے تو پابندی شرع میں ہے سنا ہے کہ جب ایک سال آپکے شیخ کے انتقال کو ہو گیا اور مریدوں نے شیخ صاحب کا عرس |
| ایضاً | میاں جی کریم بخش رامپوری انصاری | سنہ ۱۲۳۴ ہجری | ۱۷ شوال ۱۲۷۹ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ مولوی محمد حسن کے تھے۔ |

اور آپکی شمولیت عرس کیلئے اصرار کیا تو آپنے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں مریدوں نے عرض کیا کہ آپ خلیفہ ہو کر ایسا فرماتے ہیں آپ اگر اس لائق نہ تھے تو شیخ نے آپکو کیوں خلیفہ کیا اُسوقت آپنے غصہ ہو کر فرمایا میں تو لائق ہوں لیکن تم لوگ لائق نہیں کہ جو میرے ساتھ جاؤ ایسا جانکے واسطے صدہا آدمیوں کو گنہگار کروں سب کا عذاب اپنی گردن پر لوں

| نام خاندان | نام صاحب مزار | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | نام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اسمار گرامی اُن حضرات خانوادہ چشتیہ اہل بہشتیہ کے جن کے حالات تا ترتیب اس مجموعہ کے مولف کو دستیاب نہیں ہوئے بروقت معلوم ہونے لکھے جا سکتے ہیں | | | | | | |
| پیشوا چشتیہ نظامیہ | حضرت مخدوم سالار نوشہ صفات | | ۳ محرم سنہ ۱۱۸۹ھ روز دوشنبہ وقت غروب آفتاب | فیض آباد نواح لکھنو | گلدستہ گلشن فقیری | |
| ایضاً | حضرت محمد عاشق | | ۷ محرم سنہ ۱۱۶۹ھ وقت چاشتا | بہرائچ | ایضاً | |
| ایضاً | شاہ ابو الفتح لکھنوی | | ۹ محرم سنہ ۱۱۰۳ھ | لکھنو | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبد الباقی | | ۱۱ محرم سنہ ۱۱۲۰ھ روز چہارشنبہ وقت عصر یا عشا | 〃 | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت آخون المردل | | ۱۴ محرم سنہ ۱۱۵۵ھ روز پنجشنبہ یا چہارشنبہ | کرشنک شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت محی الدین بن یوسف یحیی مدنی | | ۱۹ محرم سنہ ۱۱۱۳ھ بروز یکشنبہ وقت عصر | شاہجہانپور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ حسن سالار | | یکم صفر سنہ ۹۹۹ھ | دہلی شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد اسمٰعیل | | ۵ صفر سنہ ۱۰۸۸ھ بروز یکشنبہ | دہلی | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ مصطفٰے عارف | | ۱۷ صفر سنہ ۸۸۲ھ روز دوشنبہ | ردولی | ایضاً | |

| نام خاندان | اسمائے اولیاء | نام والد | تاریخ ولادت | تاریخ وصال | نام مقام مزار | حوالہ کتاب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| چشتیہ نظامیہ | حضرت سید بہاؤالدین | | | ۱۶ صفر سنہ ۹۰۲ ہجری روز جمعہ | جونپور | گلدستہ گلشن قیصری | |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد امیر شاہ | | | ۲۳ صفر سنہ ۱۲۹۰ھ پنجشنبہ | مصطفےٰ آباد عرف رامپور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ فتح اللہ مرید سلطان المشائخ | | | ۱۶ ربیع الاول سنہ ۷۵۰ ہجری روز یکشنبہ | بدایوں | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت میاں پیر اشرف سلونی | | | ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۵ ہجری | سلون شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ محمود چشتی | | | ۱۷ ربیع الاول ۸۹۷ ہجری روز یکشنبہ | فیروزپور | ایضاً | |
| ایضاً | شیخ اخوند سالار دہ رومی | | | ۲۱ ربیع الاول سنہ ۷۵ ہجری پنجشنبہ | گجرات | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ بہاؤالدین رزق کشا | | | ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ھ یکشنبہ | جونپور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت محمد فرخ شاہ | | | ۱۴ رجب سنہ ۱۱۲۳ ہجری روز سہ شنبہ | لکھنو | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد ابو مقبول چشتی | | | ۱۵ رجب سنہ ۱۱۴ھ سہ شنبہ | چشت شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ جمال الدین چشتی | | | ۱۲ رجب سنہ ۹۵[illegible] روز سہ شنبہ | قندہار | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی تھے۔ |

| نام خاندان | نام صاحبان مزار | تاریخ ولادت ماہ و سال | تاریخ وفات ماہ و سال | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ علاؤالدین لاہوری بن شفیع احمد | | ۲۷ رجب ۷۹۷ سنہ ہجری | پنڈداد نخاں | گلدستہ گلشن فقیری | |
| ایضاً | حضرت سید علی تبریزی | | ۱۶ شعبان ۷۹۹ سنہ ہجری روز یکشنبہ | ترمذ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت محمد حسن چشتی | | ۱۷ شعبان ۸۹۸ سنہ ھ روز دوشنبہ | ردولی شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ علاؤالدین ابدال | | ۲۴ شعبان ۸۴۵ سنہ ھ روز یکشنبہ | گلبرگہ شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت حافظ سید علی حسین چشتی قادری مرادآبادی | | ۲۵ رمضان | مراد آباد متصل راجپور کنارہ رام گنگا | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ قطب الدین | | ۱۱ رمضان ۱۲۱ سنہ ہجری روز دوشنبہ | نارنول | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ احمد بن شہاب الدین عارف الہدایت | | ۱۴ رمضان ۸۸۴ سنہ ھ روز یکشنبہ | دہلی کہنہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ بہاؤالدین جونپوری | | ۱۴ رمضان ۸۳۰ سنہ ہجرے روز چہارشنبہ | جونپور | ایضاً | |

| خاندان | نام صاحب مزار | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | جائے مزار | نام ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ نظامیہ | حضرت حافظ ناصرالدین شاہ | | ۲۲ شوال سنہ ۱۲۹۰ھ | اندرآبادی فیروزآباد ضلع آگرہ | گلدستہ گلشن چشتیہ | |
| ایضاً | حضرت شاہ فتح اللہ چشتی | | ۲۱ شوال سنہ ۷۹۷ھ روز یکشنبہ | دہلی کہنہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد صادق | | ۱۶ شوال سنہ ۱۲۰۰ ہجری روز یکشنبہ | لکھنو | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ سراج الدین عثمان | | ۵ شوال سنہ ۷۵۷ھ روز پنجشنبہ | لکھن پور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ خانون علاء انکوری | | ۹ شوال سنہ ۱۰۹۸ھ چہارشنبہ | انکوار متصل گوالیار | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ جیون بن شیخ حکیم ادہی | | ۱۴ شوال سنہ ۹۳۷ھ یکشنبہ | فیض آباد ملک اودہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت اخوند سالک | | ۱۶ شوال سنہ [illegible]ھ سہ شنبہ | شہر گجرات | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سعیدالدین نہان الوجود | | ۲۷ ذیقعد سنہ ۸۴۹ھ روز جمعہ | فیض آباد | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ احمد اسداللہ | | یکم ذوالحجہ سنہ | شاہ آباد متصل دریائے گنگ | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت شیخ بہاءالدین شاہ آبادی ہیں۔ |

| خاندان | اسمائے گرامی | تاریخ ولادت | تاریخ وصال | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا چشتیہ نظامیہ | حضرت شیخ محمد عارف چشتی صابری | | ٧ ذی الحجہ سنہ ١٠٧١ھ | لاہور | گلدستہ گلشن تقیری | آپ خلیفہ شیخ عبد الخالق چشتی لاہوری ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ اختیار الدین | | ١٢ ذی الحجہ سنہ ٥٣٨ھ یکشنبہ | بدایوں شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید خیر الدین معروف خیر شاہ چشتی لاہوری | | ١٩ ذی الحجہ سنہ ١٢٧١ ہجرے | لاہور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید شاہ صدر الدین قسیم العباد | | ٢١ ذی الحجہ سنہ ٨٠٩ ہجرے روز سہ شنبہ | فیروز پور پنجاب | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ صدر الدین بن کریم شاہ | | ٢٧ ذی الحجہ سنہ ٨٦٣ ہجرے یکشنبہ | فرخ آباد | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ علیم الدین چشتی | | ٢٧ ذی الحجہ سنہ ٨٠٥ ہجرے چہارشنبہ | خیر آباد | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید محمد کریم | | ٢٩ ذی الحجہ سنہ ١١٨٥ھ یکشنبہ | سلون | ایضاً | |

**تمام شد جدول ثانی تذکرہ حضرات چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین**

# صحت نامہ کتاب تحفۃ الابرار مخصوص خانوادہ چشتیہ بہشتیہ نظامیہ و صابریہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۱۳ | حشر | حضرت | ۴۷ | ۱۹ | بستی توشانی | مستی تو | ۷۰ | ۱۹ | متنور | حسنور |
| 〃 | ۶ | مولانا فجرالدین | مولانا فخرالدین | ۵۴ | ۱۲ | رانی | ساقی | ۸۸ | ۱ | نرسفتہ | نرستم |
| 〃 | ۱۴ | دستنا | وستنا | ۵۴ | ۱۶ | ازست | مازست | ۸۹ | ۱ | اختیار | بے اختیار |
| ۳۰ | ۱۳ | | ابن عیاض | ۵۴ | ۱۹ | سرانام | ترانام | ۹۷ | ۱ | یاکلی | |
| 〃 | ۷ | ہمیشہ | پیشہ | 〃 | ۱۹ | | رذمیق و ذدکا دولم سے تمام منتشر کھلتا ہے | 〃 | ۵ | شیخ خلو | خانو |
| 〃 | ۱۶ | ہرناتہ | ہرنا نہ | | | ددجیم | حساب ابجد میں یے حرف | ۱۰۱ | ۸ | شیخ تقی جا ایک | شیخ تقی جا ایک |
| ۷ | ۸ | اگر | اگرچہ | | | | خ برابر دو شین حرف | ۱۰۲ | ۱۹ | سوائے | لوٹے |
| 〃 | ۱۵ | صد | صدہا | | | | س برابر دو لام اور دو | 〃 | ۲۶ | چادر چینی | چادر جبنی |
| ۲۰ | ۳ | باہمدانی ہمیشہ | باہمہ ولی ہمہ | | | | قاف برابر ایک جیم برابر ایک | ۱۰۳ | ۱ | تو بنی | تو جتی |
| ۲۱ | ۱۰ | کراتنے | کر کتنے | ۵۶ | ۲۷ | شیخ جماد | شیخ حماد | 〃 | 〃 | رنگزوں کو | رنگریزوں کی |
| ۲۲ | ۸ | شرط نہیں | شرط ہے | ۵۸ | ۷ | نخجب الدین | منتجب الدین | ۱۰۴ | ۴ | بسہالہ | کمبالہ |
| ۲۷ | ۱۱ | ۲۴ ربیع الاول | ۱۴ ربیع الاول | ۵۹ | ۲۵ | دریاکے | دیارکے | ۱۰۷ | ۵ | شیخ چمنا | شیخ جمن |
| ۲۸ | ۳ | ہل تقبہ | ابن قتیبہ | ۶۲ | ۱۹ | چشت است | چشت ست | 〃 | ۱۳ | اعتان | اعیان |
| 〃 | ۴ | ہونیکا | ہونیکا حال | 〃 | ۲۰ | مشکیں | سکین | ۱۰۹ | ۲ | حالی الاعلان | حالی الان |
| ۳۰ | ۹ | شہاب الدین غوری | قطب الدین ایبک | ۶۳ | ۱۵ | غدام | بدام | ۱۱۰ | ۱ | النہد | اہند |
| ۳۲ | ۱۱ | کہا | | ۶۷ | ۱۲ | مخدوم جانیاں | جہانیاں | 〃 | ۷ | جولان | |
| 〃 | ۲۱ | سو | سبو | ۶۷ | ۲۰ | رودشن | روشنے | 〃 | ۱۷ | تبابر | بنابر |
| ۳۳ | ۲۵ | محمود غازی | محمود غاری | ۶۸ | ۹ | زیرین | زرین | ۱۱۱ | ۹ | پرکرد | برکرد |
| ۳۵ | ۳ نوٹ | واجب نہیں | واجب ہے | ۷۰ | ۲۰ | حسن خواجہ | حسن کو اور اوہنوں نے خواجہ | 〃 | | آدانراست | آدارزدوست |
| ۳۶ | ۲۳ | آپنے | آپ نے سر | | | حسن بصری کو | حسن بصری کو | ۱۱۲ | ۱۹ | ددل | دبدل |
| 〃 | ۲۵ | لئے بہی | بہی | ۷۱ | ۶ | حاضر ہوگیا | حاضر کیا | ۱۱۵ | ۳ | بجالی | پنجابی |
| 〃 | ۲۸ | اور اگر | اور بعض | ۷۳ | ۹ | بہت ذکرو | بہت ذکر کرو | 〃 | ۱۲ | ہایت | ہدایت |
| 〃 | 〃 | اورات بہر | اور رات بہر | 〃 | ۱۰ | یا محافظت | با محافظت | 〃 | ۱۵ | پرسیری | پرملیسری |
| ۴۱ | ۵ | دہرے | دہڑے | ۷۴ | ۷ | مراسن بے | مرابی سن | 〃 | ۶ | جیسی بہی | جیسی تہی |
| ۴۳ | ۷ | بیزار و بیرک | بیزار و تبرکہ بہ | ۷۶ | ۵ | بجاری تہی | بجاری سے تہی | ۱۱۶ | ۱۰ | جودہیں | وجود ہیں |
| ۴۶ | ۹ | زالفت | زلفت | 〃 | ۱۱ | وہ صاحبزادہ کا | یعنی وہ صاحبزادہ آپکا | ۱۲۲ | | اعضا محسوس سب | |
| 〃 | | حلوت انجمن | حلوت وسا انجمن | ۷۷ | ۲۳ | خاص سلطان المشائخ سے شیخ اخی سراج سے | خاص سلطان المشائخ نے شیخ اخی سراج نے | ۱۲۴ | اخیر سطر | کجا سد | کجا مجید |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۲۵ | ۳ | ژان | ران |
| ″ | ۵ | لاڈ | لاف |
| | | وجہہ | وجہہ کو |
| ۱۲۵ | | ا | |
| ۱۲۷ | ۳ | اوربنگلہ | آسپ بنگلہ |
| ۱۳۰ | ۲۲ | اڑت | آڑتا |
| ۱۳۱ | ۴ | میاں موصی | میاں موسلے |
| ۱۳۲ | ۱۳ | کھال | کھان |
| ۱۳۵ | آخر سطر | فصل الطاعت | فصل الطاعت |
| ۱۳۷ | ۲۵ | محمد نہ بخشد | محمد بہ بخشد |
| ۱۳۸ | ۷ | ستفیان | مفتیان |
| ۱۳۹ | ۲۰ | انشاالله | انشاءالله مقصد |
| ″ | ۲۵ | مستنباث | مسبعات |
| ″ | ″ | تمی | تھیی |
| ″ | ۲۶ | مستنباشنی | مسبعات |
| ۱۴۰ | ۱۵ | استھزالاکرتی تھی | استھزالاکرتی تھی |
| ″ | ۱۱ | ہتی | متی |
| ″ | ۱۳ | فرشتی | قریشی |
| ۱۴۱ | ۹ | کھیڑااوروبجی | کھیڑاامرزبجی |
| ″ | ۲۳ | وہنی | و پہنے |
| | | بیزنے | بزبینے |
| ۱۴۲ | ۱۰ | فاضلترہیں | فاضلترہیں |
| ″ | | فوایدالقوا | فوایدالفواد |
| ″ | ۱۹ | + | اوسیقدر |
| ۱۴۳ | ۱۵ | مشت سرب | مست شراب |
| ″ | ۱۵ | موسوی | تولسوی |
| ″ | ۱۶ | فرمایا واسطے | فرمایاسیح واسطی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۴۴ | ۱۱ | بیٹہہ | بیٹھہ |
| ″ | ۱۲ | سمندر دیکھ | سمندر دیکھہ |
| ″ | ۱۴ | نہ بہلے | بہلے |
| ″ | ۲۰ | وابرفراق | والدفراق |
| ″ | ″ | سنہن | ستھن |
| | ۲۷ | ریا | رلیساں |
| ۱۴۵ | ۱۲ | بیقیار | بیقرار |
| ۱۴۹ | ۳ | اورنہ جو | اورنہ جر |
| ۱۵۳ | ۶ | بنابر | بنابرآن |
| | ″ | مکتب | مکتسب |
| ۱۵۸ | ۱۱ | صلوۃ العشق | صلوۃ العشق |
| ″ | ۱۹ | دوکبر بتر جشی | دو کبوتر جنگلی |

## صحت نامہ چشتیہ صابریہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۷۰ | ۱۳ | صحاب | حجاب |
| ۱۷۱ | ۲۲ | لبشاسیم | لشاسیم |
| ۱۷۲ | ۹ | + | |
| ″ | ۱۰ | لجداز سعارفت | مفارقت |
| ۱۷۳ | ۱۱ | میان بہودہ | میان بہوہ |
| ″ | ۱۷ | وروسگہوڑہ | |
| | | لایرچی | ایرچی |
| ۱۷۶ | ۱۲ | تین | ہیں |
| ۱۷۷ | آخر سطر | شاہہارست | |
| ۱۷۹ | ۱۱ | محضور | مخطور |
| ″ | | انا العبود | انا المعبود |
| ۱۸۵ | ۱۸ | نم فقتم الذت | فختمتم الذت |
| ۱۸۶ | ۱۶ | بدونیاں | بدونیاں |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۸۸ | ۸ | ہیں ہرصورت سے | تجھے ہرصورت سے |

## صحت نامہ کتاب تحفۃ الابرار مخصوص خاندان مصطفےٰ صلعم

| صفحہ | سطر پیشانی | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | | مفصل | بتفصیل |
| ۱ | ۱۴ | فارقلیطا | فارقلیطہ |
| ۱ | ۱۸ | حرزالامین | حرزالامین |
| ″ | ″ | اعلاخم | اعلاجم |
| ″ | الوٹ | اسم عرب | رسم |
| ″ | ۲ نوٹ | ابن شہاب الاشرم حاکم | ابن شہاب الاشرم حاکم یمن نے |
| ۴ | ۲۵ | فاطمۃ الزہری | فاطمۃ الزہرہ |
| ۱۲ | ۱۴ | سعین | یقین |
| ۱۳ | ۳ | دقت | دقت |
| ۱۳ | ۲۶ | کوئی | کم |
| ۱۵ | ۳ | زمانہ جاہلیت | ابوعمر کے متعلق ہے کہ ذوالنورین کے |
| ۱۹ | ۱۳ | الیسی | ایسے |
| ″ | ۲۲ | کلاب بن قرہ | کلاب بن مرہ |
| ″ | ۲۲ | ہوئی تھی | ہوئی تھی |
| ″ | ۲۷ | ماآنت سے | ماآنت سے کرو |
| ۲۲ | ۵ | آپ اختیار کو | اپنے اختیار کو |
| ۲۵ | ۱۲ | ہرملکی وخیانگی | ہرملکی وخانگی |
| ″ | ۱۸ | وخیرہ بکرد | ذخیرہ بکرد |
| ۲۶ | ۲۰ | خلیفہ ناقون | خلیفہ مامون |
| ۲۷ | ۲۱ | فرش عنبر کر | |
| ۲۸ | ۱۵ | ذراع الیمن | ذراع یمین |
| ۲۹ | ۱۷ | ابوالعرفا | ابوالوفا |
| ۳۱ | ۲۴ | سیراذمرصبا خانہ اس دیوار کے | سیرا صبا خانہ اس دیوار کے ذمہ |

# فہرست اسمائے مقدس حضرات خانوادہ چشت اہل بہشت مندرجہ تحفۃ الابرار

# قطعات تاریخ طبع کتاب ہذا

**من نتائج طبع حاسید نذیر علی صاحب نائب تحصیلدار تحصیل باہر یا دو جاگیر صلع**

جو ہین نواب مرزا بیگ صاحب | خوش آئین خوش اطوار و خوش اسلوب
بڑی محنت سے لکھی ہے اونھون نے | کتاب تحفۃ الابرار کیا خوب
عطا دارین مین اس کا صلہ ہو | ملے یارب انھین جو کچھ ہو مطلوب
یہی تاریخ عاجز کو ہوئی فکر | کہا ہاتف نے لکھ ہے دلکو مرغوب ۱۳۲۲ھ

**دیگر**

**من نتائج طبع محمد نواب مرزا بیگ صاحب مولف کتاب ہذا**

جب فضل خدا سے ہوا یہ نسخہ طیار | بھر پور ہے جسمین عارفان کا اسرار
ہاتف نے ندا کی مجھے کہدے مرزا | کیا خوب ہے نسخہ تحفۃ الابرار ۱۳۲۱ھ

**دیگر**

**من نتائج طبع مولانا مولوی جان صاحب قادری تخلص لی**

پڑھی مینے تالیف نواب مرزا | بہت خوب نسخہ ہوا ہے مرتب
کتاب محسنین حال اصفیا کا تھا بکھرا | اسی ایک مجموعہ مین آگیا سب

سلیقہ مولف کا ظاہر ہے اس سے | کہ نقشون نے نو تو نسے ہے بہ ترتیب
یہ پڑھنے مین دلچسپ اور دلکی صیقل | اسی جو پڑھے اوس کا دل ہو مطیب
تصوف کی تاریخ کا جو ہو شایق | پڑھے غور سے اسکو ہر روز و ہر شب
دلی کا یہ الہام غیبی بجا ہے | کہ تاریخ ہے اسکی تاریخ انسب ۱۳۲۲ھ

**دیگر**

**قطعہ تاریخ طبع از سید واجد علی صاحب زار بلگرامی**

بیان عاشقان سرمدی ہے | حدیث عشق رحمانی ہے نسخہ
در یکتائے بحر معرفت ہے | سحاب فیض یزدانی ہے نسخہ
کتاب اہل دل یا گنج عرفان | غرض جو کچھ ہے لاثانی ہے نسخہ

**قطعہ تاریخ ترتیب نسخہ ہذا طبع زاد منشی حفیظ الدین احمد صاحب المتخلص بہ نالان**

چو ترتیب شد این بفضل خدا | درآفاق نالان زہے نسخہ نادر
فلک گفت سال از سر باوری | بحال بزرگان زہے نسخہ نادر

۱۳۲۲ سنہ ہجری مقدس

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

جدول ثالث فی البیان حضرات خانوادہ عالیہ قادریہ چشتیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

منجملہ شش جداول

# کُلیاتِ جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ

موسوم بنام تاریخی

# تحفۃ الابرار

سنہ ۱۳۲۳ ہجری

مولفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال الحنفی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ صاحب نقشبندی
تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی دام اللہ فیوضہ

بصحت تمام

مطبع رضوی دہلی میں سید محمد حسن کے اہتمام سے چھپی

# جدول ثالث خاندان قادریہ اہل بہشت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے بیان مین

| نمبر صاحبان خاندان [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب اور ولدیت | تاریخ و ماہ و سنہ ولادت | تاریخ و ماہ و سنہ وفات یعنی عرس | مقام مزار [illegible] | نام کتاب [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصائل و شمایل و خرقہ و عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سر حلقہ عجمیان نمبر ۶ | حضرت خواجہ حبیب عجمی کنیت ابو محمد | | ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۵۶ ہجری رمضان روز شنبہ سنہ ۱۲۰ ہجری | بصرہ | مرآۃ الاسرار انوار العارفین | آپ مرید و اعظم خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری ہین آپ کی زبان عجمی تھی کیونکہ زبان عرب پر قادر نہ تھے اور اسلئے (یعنی عجمی زبان) قرآن شریف درست اور صحیح تلفظ اور مخارج سے نہین پڑھ سکتے تھے ایکروز خواجہ حسن بصری بوقت نماز شام آپکے صومعہ مین تشریف لائے دیکھا کہ حبیب لفظ الحمد کو الہمد پڑھتے ہین آپ نے اقتدا اونکی نہین کی اوس رات خواجہ حسن نے حق تعالی کو خواب مین دیکھا اور عرض کی بار خدایا رضا تیری ہے فرمان ہوا اے حسن میری رضا دہا ئی تھی مگر اوسکی تو نے قدر نہین کی عرض کی وہ کیا تھی ارشاد ہوا اگر تو پیچھے حبیب کے نماز ادا کرتا تو مین تجھسے راضی ہوتا تنبیہ تفاوت ہے زبان درست کرنے اور نیت درست کرنے مین ایک روز سرہنگان تلاش خواجہ حسن بصری آئے آپ سے پوچھا حسن کہاں ہین حبیب نے کہا صومعہ مین سرہنگان نے ہرچند مکرر سہ کرر دیکھا خواجہ حسن نہ پائے سرہنگان چلے گئے خواجہ حسن نے صومعہ سے باہر آن کر دریافت کیا کہ کیا پڑھا تھا کہ جس سے مجکو نہین دیکھا آپ نے عرض کی دس دفعہ آیت الکرسی اور دس بار آمن الرسول اور دس مرتبہ قل ہو اللہ احد آپ ہر علوم مین عالم متبحر اور فقہ مین فقیہ الفقہا تھے آپ کی وفات کے بعد آسمان سے ندا آئی اے زمین داؤد واصل بحق ہوا اور حق اوس سے راضی ہے۔ |
| پیشوا عجمیان | حضرت خواجہ داؤد ابو سلیمان کنیت بن نصیر الطائی۔ | | ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۶۵ ہجری | بغداد کہنہ | کشف المحجوب اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ حضرت حبیب عجمی و شاگرد حضرت ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کے ہین و ہمقران فضیل و ابراہیم ادہم وغیرہ نقل ہے کہ ایکروز آپ روٹی کھاتے تھے ایک ترسا یعنی آتش پرست آیا اوسکو آپ نے ٹکڑہ روٹی دیا اوسکی برکت سے عورت آتش پرست حاملہ ہوئی اور حضرت معروف کرخی پیدا ہوئے۔ |
| پیشوا عجمیان | حضرت شیخ معروف کرخی | | ۱۰ یا ۲ محرم سنہ ۲۰۰ھ | بغداد کہنہ | کشف المحجوب | آپ قدمای مشائخ عظام سے مرید و خلیفہ حضرت داؤد طائی و استاد حضرت سری سقطی تھے۔ حضرت سری سقطی فرماتے ہین کہ آپ نے مجھے فرمایا جب تمکو خدا سے کچھ حاجت ہو اللہ سے دعا مانگو کہ یا اللہ بحق معروف کرخی میری حاجت برلا |

**نوٹ** اختلاف ہے آپ طریقت مین مرید حبیب عجمی تھے یا حبیب راعی مگر غالب رائے حبیب عجمی ہے اور چونکہ دونو صاحب ہمعصر تھے ممکن ہے کہ حبیب راعی سے بھی فیض پایا ہو۔

| نام خاندان | نام پیر مع کنیت و القاب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| و سر منشار کرخیان | کنیت ابو محفوظ بن فیروز یا فیرزان دبقول بعض آپکا نام معروف بن علی الکرخی | | | | انوار العارفین | آپ کے والد خادم و دربان حضرت امام علی بن موسے رضا کے تھے مؤرخ لکھتے ہین کہ آپ معہ والدین کے دین آتش پرستی رکھتے تھے حضرت امام صاحب موصوف نے مسلمان کیا تہا آپ سے امام صاحب بہت محبت کیا کرتے تھے جو کچھ پایا اونکی عنایت سے پایا حنفی مذہب کہتے ہین آپ کے مزار پر جو دعا کرو قبول ہوتی ہے۔ خاک قبر آپکی کو تریاک مجرب کہتے ہین۔ وقت وفات یہودیان و ترسایان و مسلمانان ہر فرقہ نے دعوے اوٹہانے جنازہ کیا مقربان حضرت سے ایک نے فرمایا کہ آپ نے وقت وفات وصیت فرمائی تہی کہ جو کوئی میرا جنازہ زمین سے اوٹہا لیگا مین اوس سے ہونگا چنانچہ یہودیان و ترسایان نے اوٹہایا مگر نہ اوٹہا سکے آخرش مسلمانون نے اوٹہاکر آپ کو تجہیز و تکفین کیا۔ |
| پیشوائے کرخیان و سر منشار سقطیان نمبر ۲ | حضرت سری سقطی کنیت ابوالحسن ولد مغلس [illegible] | ۱۳ رمضان یا سلخ ماہ رجب ۲۵۰ھ یا ۲۵۳ ہجری | | بغداد گورستان شونیزیہ | مرآۃ الاسرار حدیقۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت معروف کرخی اور مقتدائے زمان و شیخ وقت و امام اہل طریقت تھے اول آپ ہی نے بغداد مین کلام توحید و حقائق فرمایا ہے آپ خالو اور پیر مرشد حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی تھے تجارت پارچہ فروشی کیا کرتے تھے اور خرید فروخت مین بمقابلہ قیمت دس دینار کے آدہا دینار نفع لیا کرتے تھے اس سے زیادہ نہین آپ کے فضائل بہت کچھ ہین لیکن اس مختصر مین اتنی گنجایش نہین کہ تمام قلمبند کی جاوین۔ |
| پیشوائے سقطیان سر خلیفہ نوریان | حضرت ابوالحسن احمد نوری معروف بابن البغوی [illegible] | | بغداد | ۲۹۵ھ ہجری | ہرات | اخبار الاخیار انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت سقطی اور صحبت یافتہ احمد ابوالحواری کے اقران حضرت جنید سے اور طریقت مین مجتہد و صاحب مذہب و طریقت اہل تصوف آپ کو مشائخ امیر القلوب و قمر الصوفیہ کہتے ہین آپ کا ارشاد ہے سب سے زیادہ عزیز دو چیز ہیں ایک عالم باعمال دوسرا عارف کہ حقیقت حال خود سے کہے کس لئے کہ علم بے عمل کچھ نہین اور معرفت بحقیقت معرفت نہین رکھتے اور جو کوئی طلب عالم عارف کرے اور نہ پاوے تو اپنے ساتھ مشغول ہووے اور از خود بخدا رجوع کرے آپ حین حیات جنید کے ۲۹۵ھ مین فوت ہو گئے تھے۔ |

نوٹ۔ سری شیخ سین دکسر را و تشدید یای بمعنے جوان مرد اور سقطی بمعنے خوردہ فروشی اور چونکہ ابتدائی حال مین خوردہ فروشی کیا کرتے تھے اسوجہ سے آپکو سقطی کہتے ہین۔

جدول ثالث

| نام خاندان | نام صاحب سلسلہ مع کنیت و لقب | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے سقطیان و سر منشاء جنیدیان نمبر ۱ | سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی کنیت ابوالقاسم لقب سید الطائفہ و قواریری و زجاج و خراز بن محمد | بغداد | ۲۷ ماہ رجب روز شنبہ یا دوشنبہ ۲۹۷ سنہ ہجری بقول فخر الواصلین ۳۰۲ سنہ ہجری | بغداد شریف | مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا | آپ کامل ترین و خلیفہ اعظم اور خواہر زادہ حضرت سری سقطی تھے و مجتہد طریقت اکثر مشائخ وقت آپکا مشرب رکھتے تھے جنیدیہ کہلاتے تھے آپکے والد محمد آب گینہ یعنے آلات شیشہ فروخت کیا کرتے تھے خراز یعنے چرم فروشی بھی کرتے تھے اس لئے دونو لقب آپکے ہین آپ کا طریق برصحو تہا سب سے پہلے علم اشارت آپ ہی سے مشتہر ہوا۔ اور آپ ہی نے علم ادب اور تصوف کو جمع کیا چنانچہ فرمودہ آپکا ہے التصوف کلھم ادب جب وقت وفات حضرت سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا نزدیک آیا تو کسی نے اونسے پوچہا کہ کسی مرید کا درجہ پیر سے بہی بڑہ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہان جنید کا درجہ آپ نے ۳۰ برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑہی ہے اور ۲۰ برس تک پانوہین پہیلائے جب وقت وفات کا پہونچا آپ عقد انامل مین مشغول تہے جب کلمہ کی انگلی پر نوبت آئی آپ نے بند نہین کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر آنکہہ بند کر لی حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آنکہین کھولکر پانی ڈالون آواز آئی کہ آنکہین ہمارے نام پر بند کی ہین بجز ہماری دید کے نہین کہولے گا جب غسال نے چاہا کہ اونگلیان کھولون ہاتف سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر بند کی ہین بجز ہمارے حکم کے نہ کہولے گا |
| پیشوائے جنیدیان | حضرت جعفر شیخ ابابکر شبلی کنیت ابوبکر بن یونس (موضع ... ماوراء النہر ... خراسان ...) | بغداد یا سامرہ ۲۵۵ سنہ ہجری | ۲۷ ذوالحجہ ۳۳۴ سنہ ہجری یا ۳۴۲ سنہ عمر ۸۷ برس | بغداد شریف | مرآۃ الاسرار اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی کے ہین مذہب مالکی رکہتے تہے کتاب موطا حفظ تہی ایکروز پتھر سے آپ کے پانوہین چوٹ آئی ہر قطرہ خون جو زمین پر گرتا تہا نقش اللہ نمودار ہوتا تہا آپکو حضرت جنید بغدادی نے تاج قوم فرمایا ہے اوصاف آپ کے بے انتہا ہین مگر اس مختصر مین گنجایش نہین |
| ایضاً | حضرت عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی یا یمنی کنیت ابوالفضل بن شیخ عبدالعزیز | | ۲۶ جمادی الثانی ۴۲۵ سنہ ہجری یا ۴۳۶ سنہ | مقبرہ آپکا حضرت امام حنبل کے مزار کے قریب ہے | اخبار الاخیار انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت ابابکر شبلی کے ہین تمیم قبیلہ عرب کا نام ہے اور یمنی منسوب بطرف یمن بعض کہتے ہین کہ آپ اپنے والد شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے مرید تہے اور وہ حضرت ابابکر شبلی کے تہے۔ |

نوٹ صفحہ ۵ سطر ۱ سلسلہ قادریہ تین بزرگون سے لیا جاتا ہے اول حبیب عجمی سے دویم حضرت امام حسن ع سوم حضرت امام حسین ع سے مگر یہ سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر جا کر ملگیا ہے

| القاب | نام مع کنیت | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً سرفتار طوسیان | حضرت شیخ علاء الدین ابو الفرح طرطوسی نام خواجہ یوسف | طرطوس | سنہ ۴۴۷ھ ہجری ۳ شعبان | طرطوس اندلس میں ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی کے ہیں بعض اہل سیر لکھتے ہیں کہ آپ خرقہ خلافت حضرت شبلی سے رکہتے تہا |
| | حضرت شیخ ابو الحسن قریشی ہنکاری نام علی بن محمد جعفر الہنکاری | سنہ ۴۰۹ ہجری | یکم محرم سنہ ۴۸۶ھ | ثونس | سفینۃ الاولیا خزینۃ الاصفیا سلاسل الانوار اخبار الاخیار | آپ اعظم خلفاء حضرت ابو الفرح طرطوسی سے ہیں صائم الدہر قائم اللیل رہا کرتے تھے بعد سہ روز سہ لقمہ طعام نوش کرتے دو ختم قرآن بعد نماز عشا شروع کر کے نماز تہجد تک ختم کر لیا کرتے تھے آپ کو حضرت بایزید بسطامی کے روح پر فتوح سے بہی فیض ہوا ہے۔ |
| | حضرت شیخ ابو سعید مخزومی نام مبارک بن علی بن حسین مخزومی | | ۷ شعبان یا محرم سنہ ۵۱۳ ہجری یا ۴ شعبان سنہ ۴۲۰ھ | بغداد مدرسہ غوثیہ اعظمیہ | سفینۃ الاولیا عمدۃ الصحائف | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری ہیں آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے بہی فیض پایا ہے بعض کے نزدیک حنبلی مذہب بعض کے حنفی مذہب تھے بنائے مدرسہ باب الازج آپ ہی سے ہے آپ نے اپنے حین حیات مدرسہ مذکور حضرت غوث الاعظم کو عطا فرما دیا تہا۔ |
| پیشوا سر طوسیان سر حلقہ قادریان | حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی الحسینی کنیت و طریقت امام ائمہ شریعت سبحانی محبوب ابو محمد و محی الدین بن ابو صالح بن سید موسیٰ | اول ماہ رمضان سنہ ۴۷۱ ہجری مقام گیلان از فخر الواصلین | شب شنبہ بعد عشا رجب یا ۹ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری یا سنہ ۵۶۲ھ بعض یازدہم و سیزدہم و ہفتدہم مگر قول صحیح نہم ربیع الثانی | بغداد مدرسہ باب الازج | مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار | آپ نے خرقہ تصوف کئی جگہہ حاصل کیا ہے از جانب ابائی دوسرے حضرت شیخ ابو سعید مخزومی تیسرے حضرت شیخ تاج العارفین ابو الوفا اسی اور ابتدائی حال میں آپ نے تربیت حضرت خضر علیہ السلام کر پائی تہی آپ کا مفصل حال تحت خاندان مصطفوی ائمہ معصومین میں درج ہو چکا ہے وہان سے ملاحظہ ہووے اعادہ کرنا موجب طوالت ہوتا ہے۔ |

| نام خاندان | نام صاحب حالات معہ ابن | تاریخ پیدائش یا سال | تاریخ وفات یا سال | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| قادریہ غوثیہ وہابیہ سرمنشاء وہابیہ و پیشواقادریہ | سید سیف الدین سید عبدالوہاب رح بن حضرت شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی | ماہ شعبان سال پانصد و دوازدہ سنہ ۵۱۲ ہجری | بست و پنجم ماہ پنجشنبہ سال سنہ ۵۹۳ ہجری | بغداد | سفینۃ الاولیا خزینۃ الاصفیا | آپ سب سے بڑے فرزند اور سجادہ نشین حضرت غوث الاعظم شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی ہین آپ سے منقول ہے آپ بعد تحصیل علوم بلاد عجم سے بغداد مین تشریف لائے و باذن حضور والد بزرگوار خود وعظ اور نصیحت کا نہین ہوا اہل مجلس نے حضرت والد سے درخواست وعظ کی مین منبر سے اوترا اور آپ نے منبر پر صرف اتنا فرمایا کہ صبر ایک ساعت کا ہے کہ بندہ سے وقت نزول بلا وقوع مین آیا ہے اس کلمہ کے سننے فرمان مجلس شور و فغان کرنے لگی جب مجلس برخاست ہو تو مینے حضور سے سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ تم ابہی متکلم بخود ہوا ور مین متکلم |
| سرمنشار رزاقیہ و پیشوا قادریہ | شیخ سید تاج الدین عبدالرزاق رح کنیت عبدالرحمن و ابوالفرح بن حضرت غوث الاعظم | سنہ ۵۲۸ ہجری از عمدۃ الصما | سنہ ۵۹۵ھ یا بقولے سنہ ۶۰۲ ہجری یا سنہ ۶۲۳ | بغداد شریف | سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا انیس القادریہ بروایت شیخ ابو المعالی | آپ خلف و شاگرد و مرید حضرت غوث الاعظم ہین ولایت و امامت مین آپ درجہ بلند رکہتے تہے اور مفتی عراق تہے و کتاب جلاء الخواطر کہ ملفوظ حضرت غوث الاعظم ہے آپ ہی نے جمع کی ہے آپ کے پانچ فرزند ہوئے اونہین سے شیخ جمال اللہ صورت و حسن جمال مین حضرت غوث الاعظم سے بہت ہی مشابہت رکہتے تہے اور حضرت ممدوح کی بہت صحبت و رغبت خاطر تہی چنانچہ دعا حضرت غوث الاعظم سے آپکو عمر دایمی نصیب ہوئی اور ابتک زندہ و حیات ہین و حیات المیر مشہور ہین اور آپکی سکونت دیار سمرقند وغیرہ مین رہتی ہے و سید مقیم صاحب حجرہ وغیرہ بہت اولیا اللہ اُن کے مرید ہین ۔ |
| ایضاً | شیخ سید شرف الدین عیسی قتال رح بن حضرت غوث الاعظم | | پانصد و ہفتاد و سہ سنہ ۵۷۳ ہجری ۲۷ صفر چہارشنبہ | بغداد منقول وفیات الاخبار مصر | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین تحصیل علوم اپنے والد بزرگوار سے کرکے درس حدیث فقہ اور وعظ فرمایا کرتے تہے کتاب جواہر الاسرار حقایق و معارف صوفیہ مین آپ ہی کی تصنیف ہے اور کتاب فتوح الغیب کو حضرت غوث الاعظم نے آپ ہی کیواسطے تصنیف کیا تہا۔ |
| ایضاً | شیخ عبدالرحمن عبداللہ ابی صالح بن حضرت غوث الاعظم | | بست و ہفتم ۲۷ ماہ صفر پانصد و ہشتاد و ہفت سنہ ۵۸۷ھ | بغداد و سمار عراق مین ہے | 〃 | آپ بہی فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم تہے اور تحصیل علوم اپنے والد بزرگوار سے کیا تہا علوم دینی و دنیاوی مین اپنے وقت مین لاثانی تہے |

| [illegible] | نام صاحبان | [illegible] | [illegible] | مزار | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | حضرت سید شمس الدین عبدالعزیز رح کنیت ابوبکر بن حضرت غوث الاعظم | | پانصد و [illegible] سنہ ۵۸۹ ہجری | شجار عراق یمن | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین اور تحصیل علوم ظاہری و باطنی والد بزرگوار سے حاصل کیا اور نصیب وافر خوان نعمان والد خود سے حاصل کی و بعد ازان بجانب شجار روانہ ہوکر سکونت اختیار کی۔ |
| ایضاً | شیخ سید ابوالفضل محمد بن حضرت غوث الاعظم | ۵ ذیقعد چہارشنبہ | سال ششصد ہجری سے سنہ ۶۰۰ ہجری | بغداد | ایضاً | آپ بھی فرزند و شاگرد علوم ظاہری و باطنی حضرت غوث الاعظم تھے۔ |
| | حضرت شیخ سید ابوزکریا یحییٰ بن غوث الاعظم | ششصد ہجری سے سنہ ۶۰۰ ہجری وفات | ششم ماہ ربیع الاول پانصد و پنجاہ سال سنہ ۵۵۰ھ ولادت | بغداد متصل مصر شیخ عبدالوہاب | خزینۃ الاصفیا | حال ان کا درج صدر نمبر ۱۶ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم بن حضرت غوث الاعظم | پانصد و بست و ہفت سنہ ۵۲۷ ہجری سے | ششم ماہ شوال ششصد و بست و سہ سنہ ۶۲۳ ہجری سے | بغداد قریب مزار حضرت غوث الاعظم | خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا | آپ فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم تھے اتقا بدرجہ کمال رکھتے تھے خلق کثیر فیض صحبت سے بکمال حال و قال پہونچی۔ تفکر اور سکوت غالب درجہ کا رکھتے تھے زہد اور ورع کمال تھا زیادتی حیا و شرم پروردگار سے تیس سال تک سر آپ نے اونچا نہین کیا۔ |
| ایضاً | شیخ ابونصر موسیٰ بن غوث الاعظم | ربیع الاول پانصد و سی و نہ سنہ ۵۳۹ ہجری | آخر شب عید جمادی الآخر ششصد و سیزدہ سنہ ۶۱۳ھ | دمشق یا بغداد | سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا | آپ آخرین فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین اور دمشق مین جاکر آپ نے وطن اختیار کیا اور وہین فوت ہوئے آپ کے مرید بیشمار ہین خصوصاً ہندوستان مین اور کافران نیز معتقد ہین اور دونو فرقے کی نذر و نیاز فقرا کو دیا کرتے تھے |
| ایضاً | شیخ ابوعمر قریشی رح | | پانصد و شصت و چار | مصر قریب مزار پر انوار حضرت | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم تھے۔ |

جدول ثالث

| نام خاندان | نام صاحب خاندان | [illegible] | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| // | نام عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامہ | | ۵۶۴ھ ہجری | امام شافعی رح | | کبار مشائخ عصر سے وجامع خوارق وکرامات کے تھے۔ |
| // | حضرت شیخ تقدیب الیبان حنبلی کنیت ابو عبداللہ | | پانصد وہشتاد ۵۸۰ ہجری ۱۷ رجب چہارشنبہ | موصل عراق عرب مین دریای دجلہ پر مشہور شہر ہے | خزینۃ الاصفیا | مریدان کامل حضرت غوث الاعظم تھے کرامات وخرقہ عادات آپکے بہت کچھہ ہین۔ نقل ہے کہ قاضی موصل کو آپ سے انکار تہا وہ درپئے موقع آزار ساعی رہتا تہا۔ ایکروز بازار موصل مین جاتا ہوا آپ سے ملاقی ہوا اور دل مین کہا شیخ کو پکڑنیکا اچہا موقع ہے آپ اوسکے خطرہ سے آگاہ ہوکر بشکل سپاہون پر از غرور وتکبر بنگئے جب نزدیک ہوئے صورت کرد اعرابی متشکل ہوئے اور قریب تر ہوکر بصورت علما وفقہا ظاہر ہوئے۔ قاضی یہہ حال دیکہکر متحیر رہا حضرت شیخ نے قریب آکر فرمایا کہ اے قاضی ان تینون شکلون سے کس کو پیش حاکم لیجاویگا اور رسوا کرواویگا قاضی یہہ حال دیکہکر نادم ہوا اور مرید آپکا بن گیا۔ |
| سر سلسلہ رفاعیہ | سید احمد رفاعی ابن سید ابو الحسن علی | | روز پنجشنبہ بست ودوم ماہ جمادی الاول پانصد وہفتاد ودو ۵۷۲ ہجری یا ۵۷۸ھ | قریہ ام عبیدہ بطائح از ملفوظات شاہ عبدالعزیز | خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا بحوالہ صاحب مناقب غوثیہ | آپ اولاد حضرت امام علی موسی کاظم سے تھے اول آپ نے خرقہ ارادت حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ سے پایا پھر بحضور حضرت غوث الاعظم حاضر ہوکر فایدہ عظیم حاصل کیا۔ اور غایت درجہ کی محبت سے آپکی والدہ کو حضرت غوث الاعظم ہمشیرہ خود کہتے تھے اور آپ کو اپنا بہانجہ سمجہتے تھے خوارق عادات آپکی زاید از بیان ہین۔ آپ حقیقت اشیاء کو منقلب کردیا کرتے تھے۔ آپ کے اصحاب کے دو فرقے ہین ایک صاحب ہدایت وتمکین ودوسرے آگ پر چلتے ہین اور بازی کرتے ہین وچیزین دکہلاتے ہین صاحب مناقب غوثیہ شیخ محمد صادق شیبانی فرماتے ہین کہ ایکروز حضرت غوث الاعظم نے ایک اپنے خادم کو فرمایا کہ پاس سید احمد رفاعی جاؤ اور کہو ما العشق یعنے عشق کیا چیز ہے خادم نے اوسیطرح جاکر عرض کیا سید احمد رفاعی نے ایک آہ سینہ پرسوز سے نکالکر کہا العشق نار یحرق ما سوا اللہ بعد ادا ہونے اس کہنے کے حضرت جس درخت کے نیچے تشریف رکہتے تہے اوسمین آگ لگ گئی اور حضرت خود بہی اوسی آگ مین جل گئے اور تو وہ خاکستر ہوگئے اور پہر وہ خاکستر بصورت پانی ہوکر بجائے خود برف بنگئی خادم یہہ حال دیکہکر خوف زدہ ہوگیا اور یہہ تمام ماجرا بحضور حضرت غوث الاعظم عرض کیا آپنے فرمایا کہ اوسجگہ پہر جاؤ اور اوسجگہ کو بہ بخور وعطر معطر کردو کہ جسم سید احمد پہر رجوع بعالم عنصری کریگا چنانچہ خادم نے ویساہی کیا پانی منجمد صورت جسم بنگیا او سید احمد زندہ ہوگئے |

ب ... شاہ عبدالعزیز ... ت ... رفاعی ... حضرت ... صادق کی اولاد

**نوٹ** از تذکرۃ العابدین واضح ہو کہ سلسلہ قادریہ مین ذکر واشغال ومراقبات مثل چشتیہ مین کچہہ کچہہ فرق ہے جیسا کہ نفی اثبات چشتیہ مین چہار زانو بیٹہکر کلمہ لا کو ساتہ قوت کے دل کے اندر سے کہینچے اور الہ کو داہنے مونڈہے پر لیجاکر سر کو پشت کیطرف مایل کرے اور تصور کرے کہ غیر اللہ کو دلمین سے نکالکر پس پشت ڈالدیا اور دم کو چہوڑکر الا اللہ کی ضرب بزور سے دل پر مارے قادریہ مین دوزانو بیٹہکر کلمہ مذکور ساتہہ قوت کے زیر ناف سے کہینچے اور داہنے مونڈہے تک لیجاوے اور الہ کو بام الدماغ پر پہونچاکر نکالدے اور الا اللہ کی ضرب زور سے دلپر مارے الخ

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بیضا قادریہ غوثیہ پیشوا | حضرت شیخ عمر صریفینیؒ نام عثمان | | پانصد و ہفتاد و پنجم ۵۷۵ھ بقول صاحب سفینہ پانصد و شصت و چہار یا پانصد و ہشتاد و پنج | مصر نزدیک ترتبر امام شافعیؒ | خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیا | آپ عظیم خلفائے حضرت غوث الاعظم سے ہین فرماتے ہین جب ارادہ جاذب حقیقی یہہ ہوا کہ مجھکو اپنی طرف رجوع کرے خدا کا کرنا ایسا ہوتا ہے کہ ایکرات صریفین مین اپنے گھر چھت پڑا ہوا آسمان کو دیکھہ رہا تہا کہ پانچ کبوتر ہوا مین اوڑ رہے ہین ایک نے اونمین سے کہا سُبْحَانَ مَنْ اَعْطٰی كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی دوسرے نے کہا سُبْحَانَ مَنْ عِنْدَهٗ خَزَائِنُ كُلِّ شَيْءٍ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ تیسرے نے کہا سُبْحَانَهٗ مَنْ بَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِهٖ وَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے نے کہا كُلُّ مَا فِي الدُّنْيَا بَاطِلٌ اِلَّا مَا كَانَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پانچوین نے کہا یَا اَهْلَ الْغَفْلَةِ مَنْ لَا كُمْ قُوْمُوْا اِلٰی رَبِّكُمْ رَبٍّ كَرِيْمٍ يُعْطِي الْعَطَاءَ الْجَزِيْلَ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ جب یہہ آواز سنی بیخود ہوگیا اور جب ہوش مین آیا دنیا اور جو کچھہ دنیا مین ہے سب سے دل بیزار پایا اور رات بھر بیقراری مین گذری صبحکو خدا تعالے سے عہد کیا کہ ایسے شخص سے ملنا چاہئے جو خدا سے ملادے اور اس ارادے سے گھر سے چلا مگر معلوم نہین کہان جاتا ہون اچانک ایک بزرگ صورت نے راہ مین ملاقی ہوکر کہا اسلام وعلیک یا عثمان مینے پوچہا تم کون ہو اور تمنے میرا نام کسطرح جانا فرمایا مین خضر ہون اور شیخ عبد القادر جیلانی کے پاس سے آیا ہون اونہون نے فرمایا کہ کل کے روز ایک شخص کو صریفین مین جذبہ حق پہونچا اور وہ بدرگاہ حق قبول ہوا اونکو میرے پاس لاؤ پس آیا ہون کہ تجکو اونکے پاس لیجاؤن مارے خوشی کے مین بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو خود کو بغداد مین پایا وشادان وفرحان بحضور حضرت غوث الاعظم حاضر ہوا آپ نے دیکھکر فرمایا کہ مرحبا اے مجذوب خدا بہت جلد خدا تعالے تجکو مریدہ دیگا عبد الغنی نام بن نقطہ جو صاحب مرتبہ بلند ہوگا اور بہت اولیاء اللہ اونکی ارادت سے فخر کرینگے بعد اوسکے طاقیہ مرے سر پر رکہا کہ فرحت کا اثر میرے دماغ مین پہونچا اور عالم ملکوت مجھپر منکشف ہوا اور تمام عالم اور جو کچھہ عالم مین ہے دیکھا کہ تسبیح حق سبحانہ بزبان مختلف کرتا ہے قریب تہا کہ عقل میری زایل ہوجاوے مگر حضرت نے پارہ روٹی اپنے ہاتھہ کا جھپیر مارا تاکہ عقل برقراری اور خلوت مین بٹھایا بعد سی سال عبد الغنی ابن نقطہ آئے اور خرقہ پاکر خلیفہ ہوئے |
| ایضًا | حضرت شیخ حیات حرانیؒ بن القیس الحرانی | بہ جمادی الثانی | پانصد و ہشتاد و یک ۵۸۱ ہجری | حران ورشان | مراۃ الاسرار خزینۃ الاولیا | آپ اعظم خلفائے واکمل مریدان حضرت غوث الاعظم سے ہین شیخ ابو الحسن قریشی فرماتے ہین کہ دنیا مین چار شیخ ایسے ہین کہ قبرون مین مثل زندون کے تصرف کرتے ہین اونمین ایک شیخ معروف کرخی دوم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ۔ سوم شیخ عقیل منجی چہارم شیخ حیات حرانی صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین ایک شخص صلحا حران سے نقل کرتا ہے کہ مین یمن سے کشتی مین بیٹھا باد مخالف چلی اور طوفان وموج عظیم ظاہر ہوکر کشتی ٹوٹ گئی اور مین ایک تختہ پر بیٹھا رہ گیا موج نے مجھے ایک جزیرہ مین لاڈالا بہت پھرا کہین آبادی کا پتہ نہین ملا اتفاق سے اوس ویرانہ مین ایک مسجد دیکھی جسمین چار آدمی بزرگ صورت بیٹھے ہوئے تہے تمام روز مینے اون کے پاس گذارا رات کو شیخ حیات حرانی وہان آگئے اور تمام رات اون سب نے عبادت الہی مین گذاری اور صبحکو شیخ حیات چلنے لگی اون چار آدمیون نے مجھسے کہا کہ شیخ حیات کے پیچھے چلا جا منزل مقصود کو پہونچ جائیگا مین آپ کے پیچھے ہو لیا ۔ |

| بیان خاندان | بیان اسمای صاحبان | بیان تاریخ و ماہ وفات | بیان سنہ وفات | بیان مزار | حوالہ کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | دیکھتا کیا ہون کہ زمین بیابان و دریا وکوہ وہامون آپ کے پیر کے پیچھے طے ہوتے چلے جاتے ہین تہوڑی دیر مین مین بحران مین پہونچ گیا ایسے وقت کہ ابہی مردمان پڑہتے نماز فجر مین مشغول تہے ۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابوالسعود بن شبلی رح | | پانصد و ہفتاد و نہ ہجری سنہ ۵۷۹ ہجری | بغداد وفیات | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا | آپ اصحاب حضرت غوث الاعظم سے ہین نقل ہے کہ آپ کو جو کچھہ حق سے پہونچا اوسکو اوٹہا نہین کرتے تہے طعام مکلف کہاتے اور لباس فاخرہ پہنتے تہے ایک شخص حاضر ہوا اور دیکہا کہ آپ کے سر مبارک پر ایسے دستار ہے کہ جو بقیمت دو سو دینار کے فروخت ہوتی ہے اور دل مین کہا کہ یہہ کیا اسراف ہے ایسے دستار کہ جسکی قیمت سے دوسو درویش کے لئے طعام کافی ہو یک درویش کسواسطے سر پر رکہتا ہے شیخ موصوف خطرہ اوس شخص سے واقف ہوکر آپ نے فرمایا کہ اے شخص مینے یہہ دستار اپنے ارادہ سے نہین باندہی اگر چاہتا ہے تو اسکو فروخت کر اور درویشون کے لئے طعام مہیا کر چنانچہ اوس شخص نے ایسا ہی کیا ۔ طعام پکوایا اور دسترخوان مکلف بچہایا اور روبروے حضرت کے آیا دیکہا تو وہی دستار آپکے سر پر ہے متعجب ہوا شیخ نے فرمایا کیا تعجب کرتا ہے فلان شخص لایا ہے اوس سے دریافت کر کہ کہان سے لایا ہے بعد دریافت شخص مذکور نے کہا کہ سال گزشتہ باد مخالف کشتی مین چلی مینے منت مانی تہی کہ اگر باد مخالف سے امان پاؤن تو دستار عمدہ و خوب شیخ ابوالسعود کو بہ دونگا چہہ مہینے سے دستار عمدہ دریافت کرتا تہا کہین نہین دستیاب ہوتی تہی آج یہہ دستار بر فلان دوکان دیکہی اور خریدی اور بحضور شیخ نذر کے آپ نے فرمایا دیکہا کہ یہہ دستار مین نے خود اپنے سر پر نہین باندہی وہ اور ہی ہے جو بندہواتا ہے ۔ از خزینہ بحوالہ فتوحات مکی ایکروز آپ کنارہ دجلہ بغداد چلے جاتے تہے دلمین گذرا کہ آیا حضرت حق کے کوئی ایسے بہی بندہ ہین کہ پانی مین رہکر عبادت الٰہی کرتے ہین ابہی یہہ خطرہ تمام نہین ہوا تہا کہ پانی دریا کا پہٹا اور ایک شخص اوسمین سے نکل آیا اور کہا ہان ابوالسعود خدا کے ایسے ہی بندہ ہین کہ جو پانی مین عبادت اوسکی کرتے ہین ۔ مین بکریت کنارہ دجلہ کا رہنے والا ہون حق تعالےٰ نے مجہے یہان کی عبادت کے لئے مقرر کیا ہے کیونکہ پندرہ روز کے بعد بکریت مین حادثہ عظیم ہونے والا ہے یہہ کہہ کر پھر وہ شخص دریا مین چلا گیا ۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ موفق الدین نام عبداللہ بن محمد بن احمد بن قدامۃ الحنبلی | ۲۳ شوال یکشنبہ | ششصد و بیست و دو سنہ ۶۲۲ ہجری | شام افریقہ و حجاز کے درمیانی ملک کا نام شام ہی مگر کوئی خاص شہر نہین ہے | خزینۃ الاصفیا | مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین ۔ صاحب تصانیف جامع علوم ظاہر و باطن تہے ۔ |
| ایضاً | شیخ احمد بن مبارک | وفیات شوال | پانصد و ہفتاد [illegible] سنہ ۵۷[illegible] ہجری | بغداد | // | خادم حضرت غوث الاعظم اور صاحب کشف و کرامت تہے جب حضرت غوث الثقلین وعظ کے لئے منبر پر جلوس فرماتے تہے تو آپ |

مرقع خود کو واسطے حضرت ممدوح کے منبر پر فرش کرتے تھے۔

| نام خاندان | نام صاحب تذکرہ | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ | شیخ صدقہ بغدادی رح کنیت ابوالفرح بن الشین | | پانصد و ہشتاد و سہ ۵۸۳ ہجری | بغداد | خزینۃ الاصفیا | آپ صحبت یافتہ حضرت غوث الاعظم تھے اور ہمیشہ محفل حضرت ممدوح مین حاضر ہوکر فیض یاب ہوا کرتے تھے نقل ہے کہ ایکروز بحالت سکر وجذب کوئی بات جو خلاف شرع تھی آپکی زبان سے نکل گئی علماے وقت بر سر پرخاش ہوے اور دعوے اسکا پیش خلیفہ وقت کیا باتباع شریعت خلیفہ نے حکم تازیانہ مارنیکا صادر کیا و مستعد تازیانہ مارنیکے |

ہوے کہ خادم شیخ نے فریاد کی اور چند بار واشیخاہ واشیخاہ اوسنے کہا اور شیخ نے بہی مونہہ طرف آسمان کیا اور لب جنبانی فرمائی اوسیوقت ہاتہہ مارنیوالے تازیانہ کا خشک ہوگیا بغور ملاحظہ اس کرامت کے خلیفہ وامرے دربار پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ تازیانہ مارنے سے باز رہکر باعزاز واکرام شیخ کو رخصت کیا جب شیخ نے وہان سے خلاصی پائی تو حاضر حضور غوث الاعظم ہوا آپ نے فرمایا کہ جسوقت خادم تمہارے نے فریاد کی مینے سنی اور تمہاری مدد کی۔

| نام خاندان | نام صاحب تذکرہ | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سر منشاء مغربیہ | شیخ حضرت ابومدین مغربی نام شعیب ابن الحسن والحسین عربی | | پانصد و نود ۵۹۰ سنہ ہجری | | مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا | آپ مرید و خلیفہ بقول صاحب مرآۃ الاسرار حضرت شیخ ابوسعید اللیسی وبقول صاحب خزینۃ الاصفیا شیخ ابوبقرای یا ابوبقسرائی مغربی ہین اور پیر شیخ محی الدین ابن عربی کے اور آپ نے فوائد عظیم اور فیض تام حضرت غوث الاعظم سے حاصل کیا ایکروز حضرت شیخ موصوف نے اپنی گردن جہکادی اصحاب موجودہ نے سبب اسکا دریافت کیا آپ نے |

فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی نے بغداد مین کلمہ قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا ہے اور جملہ اولیاء اللہ نے حسب الحکم حقانی گردنہاے خود بزیر قدم حضرت محبوب سبحانی غوث ربانی جہکائی ہین مین نے بہی تعمیل حکم الہی کی ہے۔ آپ سے تربیت پانا حضرت شیخ محی الدین عربی کا دلیل قاطع ہے پر کمال ولایت حضرت شیخ آپکا فرمودہ ہے کہ ابدال قبضہ عارف مین ہے کیونکہ ملک ابدال آسمان سے زمین تک اور ملک عارف عرش سے تا تحت الثرا دیوان مغربی عربی و فارسے توحید و معرفت مین اول آپ ہی کا ہے بڑے بزرگ متقدس سے تہے۔

| نام خاندان | نام صاحب تذکرہ | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ مغربیہ سر منشاء اکبریہ۔ | حضرت شیخ محی الدین ابن عربی اپکا اصلی نام محمد بن علی بن محمد عربی | مرسیہ بلاد اندلس سب دوشنبہ ۱۷ رمضان سنہ ۵۶۰ | شب جمعہ بست و دوم ربیع الآخر سنہ ۶۳۸ ہجری یعنی شمس و سی ہشت مادہ | بیرون شہر دمشق اسکو کوہ یاد قاسیون کہتے ہیں مشہور ہے قریب دمشق | مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تذکرۃ العابدین | آپ اولاد حاتم طائی سے ہین اہل تصوف مین شیخ اکبر لقب آپکا ہے آپنے خرقہ ارادت بیک واسطہ حضرت غوث الاعظم سے حاصل کیا تہا و بصحبت حضرت ابومدین مغربی تربیت پائی تہی اور خرقہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام سے پایا تہا۔ آپ مقتداے قائلان وحدت وجود ہین فصوص الحکم وفتوحات آپکے شاہد حال ہے۔ تصنیف حضرت ممدوح پانچسو۵۰۰ سے زیادہ ہین |

| نام سلسلہ | اسماے صاحبان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | صالحیہ دمشق میں جبل قاسیون پر واقع ہے | سعیدالاولیا | حضرت شیخ اکبر کی نظر پر تاثیر تہی جب چاہتے کہ کسی کے حال سے مطلع ہوویں تو اوسکی طرف آپ نظر کرتے اور اوسکے حال دنیا و آخرت سے خبر دیدیتے تہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین کہ محی الدین ابن عربی دریاے حقایق و کان دقایق ہین سخن اونکا جسم سے ہے نہ زبان سے اور دل ہے نہ زبان حضرت شاہ ولی اللہ اپنی کتاب سلاسل مین ارقام فرماتے ہین کہ آپ نے حضرت جمال الدین یونس بن یحیی بن ابوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ مین سامنے رکن یمانی حرم شریف کے خرقہ خلافت پہنا تہا اور اونکو شیخ الوقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے حاصل ہوا تہا۔ |
| قادریہ سہروردیہ پیشوا | حضرت شیخ صدرالدین قونیوی کنیت ابوالمعالی | ہفتدہم رمضان پانصد و شصت و ... سنہ ۵۶۰ ہجری | ششصد و ... سنہ ۶۷۳ ہجری ۱۷ رمضان | قونیہ ایشیاء کوچک کا مشہور شہر ہے | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا | آپ اعظم خلیفہ حضرت شیخ اکبر محی الدین عربی ہین اور کلید کلام شیخ اکبر اور کہ اکثر مشایخ حقایق اور معرفت مین آپکی اقتدار کہتے ہین لیکن صاحب خزینۃ الاصفیا آپکو بہترین مریدان حضرت غوث الاعظم لکہتے ہین و مولانا قطب الدین علامہ شیرازی علم حدیث مین شاگرد آپکے ہین و کتاب جامع الاحوال دستخطی خود کو بخدمت حضرت شیخ اکبر پڑہا اور فخر کرتے ہین اور مولانا شمس الدین ایکی و شیخ فخرالدین عراقی و شیخ سعید الدین فرغانی و دیگر اولیاء کرام آپکی صحبت سے مستفید ہوئے ہین اور شیخ سعدالدین حمویہ و مولانا جلال الدین رومی کے ساتہہ بہت صحبت رکہتے تہے |
| ایضاً | شیخ سعدالدین برمانی | | آپ کل اصحاب شیخ صدرالدین قونیوی کے ہین | | | عارف سبحانی درویش سبحانی آپکے والد مردمان ہرات سے تہے لیکن آپکا تولد ہندوستان مین ہوا۔ علوم عقلی و نقلی مین بڑی مہارت رکہتے تہے انجام کار ترک و تجرید کو اختیار فرمایا اور برسون در پئے تلاش مرشد کامل رہے و صوامع و خوانق کے سیاحت رکہی آخر کار مرید حضرت شیخ عجدالدین قادری ہوے اور اونہون نے جمیع تصانیف شیخ محی الدین عربی کو سبقاً پڑہا اور شیخ موصوف نے حضرت شیخ صدرالدین قونیوی سے جو شاگرد محی الدین عربی تہے تعلیم پائی تہے عارف سبحانی سواے پوشش عورتین کے اپنے پاس کچہہ نہین رکہتے تہے اور کسی سے سوال نہین کرتے تہے و مسجد و بتخانہ کی تعظیم کرتے اور نہ نکوہش کسی مذہب سے سروکار نہین تہا نہ کسی مذہب کو کسی پر ترجیح و ہمیشہ صایم الدہر رہتے اسلئے کہ کوئی شناخت نکرے کوہستان افغانان و کافری مین رہتے تہے کافری طایفہ مین کابلستان سے کہ اونکو کافر کستور بتبر کہتے ہین۔ صلح کل تہے و صاحب خلق الہی |
| ایضاً | حضرت شیخ ابوسعید قیلوی | | پانصد و پنجاہ و ہفت سنہ ۵۵۷ ہجری | قیلویہ ترکستان ایشیاء میں ہے | سفینۃ الاولیا | آپ اولاد سادات حسنی سے ہین آپ نے خرقہ ارادت حضرت غوث الاعظم سے حاصل کیا تہا آپ مشایخ کبار عراق سے تہے۔ |

| سلسلہ | نام مع ولدیت | تاریخ پیدائش | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ محمد حیات ابن احمد الاہدلی | | ششصد و پنجاه شش ۶۵۶ ہجری | | | آپ مرید شیخ عبد اللہ بطائحی بن شیخ عبد اللہ بطائحی اعظم خلفائے حضرت غوث الاعظم تھے۔ |
| ایضاً | حضرت امام عبد اللہ یافعی بن سعد یافعی کنیت ابو السعادت لقب عفیف الدین والد شیخ جمال | یمن | روز شنبہ بستم جمادی الاخر ہفتصد و شصت و ہشت یا [illegible] ہجری سنہ | مکہ معظمہ جنت المعلیٰ میں متصل قبر خواجہ فضیل عیاض | سفینۃ الاولیا وخزینۃ الاصفیا | آپکی ارادت بچند واسطے درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہونچتی ہے لیکن صاحب خزانہ جلالی لکھتے ہین کہ آپ نے خرقہ ارادت شیخ رشید الدین ابی عبد اللہ بغدادی سے پہنا تہا اور وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے اور ایک خرقہ شیخ ابو مدین مغربی اور سید احمد کبیر رفاعی سے حاصل کیا۔ یمن سے عمر بہر حرمین الشریفین مین رہے شافعی مذہب کبار مشائخ وقت سے تھے اور تاریخ یافعی مراۃ الجنان و روضۃ الریاحین ونشر المحاسن وحکایت الصالحین باحوال خوارق وکرامات حضرت غوث الاعظم آپکی تصانیف مین نقل ہے کہ جب |

حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان وارد مکہ معظمہ ہوئے آپ ہی نے اونکو واسطے حصول فیض سلسلہ چشتیہ بخدمت حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے دہلی کو بہیجا تہا اور حضرت نصیر الدین محمود کو خطاب چراغ دہلی سے یاد کیا تہا آپکا مقولہ ہے کہ سالک ہر کسیکو دوست رکہتا ہے اور بزرگ سمجہتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو واقعہ مین بحال نیکو دیکہتا ہے اگرچہ دوسرون کے نزدیک بدکار ہو اور جسکو بد جانتا ہے اکثر حال اوسکا بد ہی دیکہتا ہے اگرچہ اورون کے نزدیک جلیل القدر ہی کیون نہ ہو یہی وجہ ہے کہ اعرفا در اوایل سلوک سلب عطا میفرمایند آنچہ حق است کشف شود اگر کوئی شخص کسیکو بزرگ وصاحب مرتبہ مثل پیغمبری یا امامی یا بزرگ کو بحال تباہ دیکہے۔ وہ نقص عقل یا روح یا قلب دیکہنے والے کا ہے کہ یہ چیزین بنقصان اوس بزرگ متمثل ہوئے ہین چاہئیے کہ اوسکے دفعیہ مین کوشش کرے اور اسیطرح کسی نیک مرد کو کسی تباہ حال مین دیکہے تباہی اپنے حال کی سمجہے اور اگر اوسکو بد جانے بعقیدہ خود کم روی دے کر وہ شخص نیکو دیکہے۔

| سلسلہ | نام مع ولدیت | تاریخ پیدائش | تاریخ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سلسلہ نعمت اللہ شاہی | حضرت شاہ نعمت اللہ ولی بن سید ابوبکر بن سید شاہ نور | | ۸۳۴ ہجری ۲۲ ذی الحجہ بقولے ۲۲ رجب ۸۳۴ھ | ماہانگر [illegible] ریاست کشمیر کا ایک قصبہ ہے | خزینۃ الاصفیا وتاریخ فرشتہ | آپ مرید وخلیفہ حضرت امام عبد اللہ یافعی ہین وبقول صاحب خزینۃ الاصفیا یون کہو کہ آپ خلفائے مشائخ قادریہ سے ہین آپکا نسب آبائی بچند واسطے درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہونچتا ہے۔ اور کشایش کار آپکی کوہ صاف واقع بلخ مین ہوئی تہی جو حصار مبارک رجال اللہ سے مشہور ہے وبخدمت شیخ صدر الدین شیرازی نیز صحبت رکہتے تھے حکام وقت واہل دنیا سے بہت |

ہدایا ونعمت ہا آتی رہتی تہی آپ کہاتے اور مستحقانکو دیدیا کرتے تھے ایک روز شاہ رخ مرزا ابن امیر تیمور نے آپ سے سوال کیا کہ مین سنتا ہون کہ آپ نعمتہائے مشتبہ امیران تناول کرلیا کرتے ہو آپ نے یہہ بیت لکہکر مرزا کو بہیجدیا ؎ گر شود خون جملہ عالم مال مال ما کے خورد مرد خدا الا حلال مرزا موصوف کو یہہ بات پسند نہین آئی اور امتحاناً ایک گوسفند براہ غصب پکڑوا منگائی اور اوسکو ذبح کرکے اوس گوسفند کا طعام آپ کے آگے رکہا بے تکلف آپ نے وہ طعام تناول کرلیا مرزا نے کہا آپ نے کسواسطے طعام مشتبہ تناول کیا آپ نے فرمایا کہ تحقیق کیجئے ایسا نہوگا جب مالک گوسفند کو

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|

طلب کرکے دریافت کیا اوسنے کہا بیٹے کو سفندہ نار سید نعمت اللہ ولی کی تہی۔ بادشاہ کے آدمی زبردستی لے آئے ہین اوسوقت مرزا موصوف کو معلوم ہوا کہ حق تعالے باطن اولیا کو حرام و شبہہ سے محفوظ رکہتا ہے و بعذرخواہی پیش آیا۔ صاحب فرشتہ لکہتا ہے کہ جسوقت سلطان فیروزشاہ بہمنی نے ارادہ اندہا کرنے اپنے بہائی سلطان احمد کیا اور احمد شاہ نے ارادہ سے آگاہ ہوکر عزم مقابلہ کیا اور عین موقع جنگ مین خواب مین دیکہا کہ کوئی بزرگ بصورت نیک آکر تاج دوازدہ ترکی میرے سر پر رکہتے ہین اور بشارت بادشاہی دیکر دیتے ہین چنانچہ اوسی زمانہ مین وہ بادشاہ ہوگیا احمد شاہ نے شیخ حبیب اللہ جنیدی کو با تحفہ تحایف بسیار خدمتمین شاہ صاحب بہیجکر طلب دعا کی اور التجا کی کہ شاہ صاحب اپنے فرزند کو اس ملک کی ہدایت کے لیے روانہ فرماوین شیخ نے ہدایا بادشاہ کو قبول کیا اور تاج سبز دوازدہ ترکی باتفاق شیخ قطب الدین خلیفہ و شاہ نور اللہ بن خلیل اللہ نبیرہ خود احمد شاہ کے پاس بہیجا۔ احمد شاہ نے بطور پہونچنے کے شناخت کر لیا کہ یہہ وہی تاج ہے جسکی بشارت مجھے خواب مین ہوئی تہی اور سلطان احمد نے خلیل اللہ سے ارادت حاصل کی اور وہ شہر بیدر مین متوطن ہوئے چنانچہ اکثر سلاطین بہمنیہ ارادت فرزندان شاہ خلیل اللہ سے رکہتے ہین اور اپنی دختران کو آپکی اولاد کے ساتھہ عقد نکاح کردیا کرتے ہین اور بعض بادشاہان صفویہ بہی اپنی دختران کو اونکے نکاح مین دیتے ہین آپکی خرق عادات بہت اور اشعار نیکو بیشمار ہین اور ایک قصیدہ بید اشعو قافیہ کا اس مولف نے بہی دیکہا ہے جسمین دور حکومت شاہان کی بابت پیشین گوئی تا مہدی آخرالزمان کی خبر دی ہے۔ آپ محب اہل بیت ہیے چنانچہ چند بیت شان اہل بیت مین آپ کے یہہ ہین نظم دوشینہ بما درکشودند ✤ اسرار نہان بمن نمودند ✤ ما عاشق آل مصطفائیم ✤ پیوستہ گدای مرتضائیم ✤ داریم ولای حق تعالی ظاہر بری کہ بیوفائیم ✤ بیگانہ شدیم از خوارج ✤ با آل علی چو آشنائیم ✤ در میکدہ اشو چو نعمت اللہ ✤ ما مست زبادۂ خدائیم ✤ اندر الم چنین نمودند ✤ ما منبر خلق بیشمائیم ✤ ما است علی امام عالیست ✤ بر مملکت دو کون والیست ✤ آپ نے شرح رسالہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حقایق و معارف مین بیان کی ہے کہ اوسکی نظیر دوسری نہین ہے

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قادریہ پیشوا | حضرت شیخ محمد الاوالی المعروف بابن القاید | درقول وفیات | پانصد و ہفتاد و شش ہجری ۵۷۶ھ ۷ جمادی الثانی ۵۵۵ھ | طائف عرب کا مشہور شہر کہ معظمہ سے تین منزل | خزینۃ الاصفیا بحوالہ فتوحات کی | آپ اکمل مریدان و خلفائے کاملین حضرت غوث الاعظم ہین آپ بمقام فردانیت پہونچے ہوئے تہے فتوحات مکی مین درج ہے کہ حضرت غوث الاعظم نے آپکے بارہ مین فرمایا ہے کہ آپ جماعت منفردین سے ہین اور یہہ جماعت دائرہ قطب سے خارج ہے اور خضر علیہ السلام بہی اسی سے ہین اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش از بعثت اسی مین ہے |
| ایضاً | حضرت سید محمد غوث گیلانی الحسینی الحلبی الاچی یا اوچی بن سید ابوالعباس | حلب | نہصد و بست و سہ ۹۲۳ ہجری | قصبہ اوچ | شجرۃ الانوار و خزینۃ الاصفیا و حدیقۃ الاولیا | آپ مشایخ و اکابر سادات حسنی ہین اور جانشین و خلیفہ صادق و اولاد پاک حضرت غوثیہ اعظمیہ ہین۔ صاحب شجرۃ الانوار سید اصغر علی گیلانی فرماتے ہین کہ بزرگان حضرت معروف اول سید ابوالعباس احمد بن سید صوفی معہ برادر خورد سید ابو سلیمان احمد کہ سلسلہ شیخ سلیم چشتی طریقہ قادریہ مین آپکے ساتھہ پہونچتا ہے وقت ہنگام ہلاکو خان و قتل عام و تاراج بغداد کے بغداد سے نکل کر روم اور پہر خلت |

ولایت شام مین جاکر وطن اختیار کیا اور وہان سید محمد غوث پیدا ہوئے اب یہ عنفوان شباب بعد سیر سیاحت خراسان و ترکستان و عرب و عجم وغیرہ و ہندوستان مین بلاہور و ملتان پہونچا بیان و مدتے ناگورہ کر پہر حلب مین جاکر بخدمت والد بزرگوار خود حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرا دل اقلیم ہند مین رہنے کو چاہتا ہے

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

[illegible] ہندوستان میں سکونت اختیار ... آپ نے فرمایا میری ... رہو ... چنانچہ بعد وفات والد بزرگ کے حضرت سید محمد غوث خراسان کی مادات ملتان آئے ... بمقام اوچ سکونت ... حضرت کی اور کثرت سے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے سلطان حسین مرزا ... اور سلطان سکندر لودہی بادشاہ ... مرید ہوئے ... آپ کے چار صاحبزادے ایک سید عبدالقادر ثانی دوم سید عبدالرزاق سوم مبارک حقانی چہارم سید محمد نورانی ... فیض جاری ہوا آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطے درمیانی سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت غوث الاعظم پہونچتا ہے۔ آپ شاعر بھی تھے اکثر مناقب حضرت غوث الاعظم فرماتے دیوان اشعار تخلص قادری آپ کا ہے۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | سید شاہ دلیر ور | | نہصد و سی و سہ ۹۳۳ ہجری | لاہور نزدیک گرد کی تکیہ | حدیقۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا | آپ گیلانی سادات میں سے بزرگ اور پیر طریقت تھے آپ کی جد بزرگوار شاہ عالم ہی بغداد سے ہند میں آئے اور بعد سیر ہند کے لاہور میں سکونت اختیار کی انکی وفات کے بعد آپ دادا کی مسند پر بیٹھے آپ کا سلسلہ نسب بھی بحضرت سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت غوث الاعظم بچند واسطے درمیانی پہونچتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث حسنی حلبی اوچی | انتقال وفات | ہشت صد و شصت و دو ۸۶۲ ہجری ۱۸ ربیع الاول ۹۴۰ ہجری روز دوشنبہ | اوچ | سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ و جانشین حضرت سید محمد غوث والد بزرگ کے ہیں و مشہور خوارق عادات آپ کے سے یہہ ہے کہ جو کوئی کفار یا فساق یا فجار آپکی نظر فیض اثر سے گذر جاتا تھا مشرف باسلام و توبہ تائب ہوکر رہتا تھا اور چونکہ بولایت باطن وارث حقیقی حضرت غوث الاعظم کے تھے لہذا بخطاب سید عبدالقادر ثانی مخاطب ہوئے فضائل آپکے بہت کچھ مطولات میں درج ہیں اس مختصر میں صرف اسی پر اکتفا کیا گیا۔ |
| ایضاً | میران سید مبارک حقانی بن سید محمد غوث اوچی حلبی گیلانی | | نہصد و پنجاہ و شش ہجری ۹۵۶ ہجری | اوچ در مقبرہ جد بزرگوار خود | خزینۃ الاصفیا تذکرہ نوشاہی | آپ فرزند و خلیفہ حضرت سید محمد غوث گیلانی اوچی حلبی پدر خود ہیں جب جذب و استغراق آپ کے مزاج پر غالب ہوا تو بحالت سکر اوچ سے نکل کر کبھی جنگل میں مجردانہ جا بیٹھے اور کسی آدم زاد کی صورت نہیں دیکھتے تھے اور جو کوئی جاتا اور آپکی نظر اوس پر پڑ جاتی تو مست و مدہوش ہوجاتا اسی وجہ سے باران باران کوس کے آدمی آپ کے گرد نہیں آسکتے تھے۔ شیخ معروف چشتی کہ از اولاد حضرت فرید الدین گنج شکر تھے قصبہ اجودہن کے کبھی جنگل آکر آپ سے مستفید ہوئے اور خرقہ ارادت آپ سے پایا اور ارشاد ہوا کہ تمسے خانواده جدید پیدا ہوگا چنانچہ حضرت شیخ معروف سرحلقہ خاندان نوشاہی کے |

| نام خاندان | نام صاحب حالات | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | سید عبد الرزاق گیلانی بن سید عبد القادر ثانی | | پنجم جمادی الآخر نہصد چہل و دو ۹۴۲ ہجرے | اوچہ ماہ جمادی الآخر | خزینۃ الاولیا وخزینۃ الاصفیا | آپ فرزند وخلیفہ والد خود حضرت سید عبد القادر ثانی ہین خاندان قادریہ مین بوقت رحلت والد بزرگوار خودؒ لاہور تشریف رکھتے ہتے وہان سے آن کر سجادہ نشین خلافت ہوئے۔ |
| ایضاً | سید حامد المشہور بحامد گنج بخش جمال الدین ابو الحسن شیخ موسیٰ ہی آپکے فرزند تھے | [illegible] | شہصد و ہفتاد و ہشت ۹۶۸ ہجرے بست و نہم ذیقعد ۹۶۸ | اوچہ سیر کوہ ولایت پنجاب جہان محل سکونت تہا | 〃 | آپ فرزند وخلیفہ حضرت سید عبد الرزاق بن سید عبد القادر ثانی ہین۔ بادشاہان وقت آپ کے دروازہ کی خاکبردی کو تاج افتخار سمجھتے تھے۔ تمام عمر یادِ خدا اور کار خدا مین صرف فرمائی اور ہدایت خلق مین مصروف رہے وبحالت حیات خود امر خلافت وسجادہ نشین خود سید جمال الدین ابو الحسن موسیٰ فرزند خود کو عطا فرمایا آپ کے خلفائے صاحب کمال بہت ہین چنانچہ شیخ شیر علی شاہ کہ روضہ متبرکہ اونکا سات کوس بطرف غرب ملتان واقع ہے جمال الدین فرزند وخلیفہ وسجادہ نشین حضرت شیخ حامد تھے درحالت ریرگی حضرت نے امر خلافت وسجادہ نشینی آپکو دیدیا تہا۔ ایک سلسلہ سے یہ بہی معلوم ہوا کہ مخدوم سید خلیل بہی آپ کے فرزند تھے جو پیر مرشد شیر شاہ بادشاہ ہندوستان کے تھے اور شیخ داؤد کرمانی کہ شیر گڈہ مین آسودہ ہین آپ کے خلفانے سے ہین۔ یہ بہی منقول ہے کہ آپ مرید اپنے جد بزرگوار سید عبد القادر ثانی ہین۔ |
| قادریہ غوثیہ پیشوا | سید زین العابدین بن سید عبد القادر ثانی اوچی گیلانی | اربع وتسعین | وتسعمائۃ ۹۹۴ ہجرے | بنگالہ | 〃 | آپ مرید وخلیفہ اور فرزند شیخ سید عبد القادر ثانی کے ہین اور حیات مین اپنے باپ کے فوت ہوگئے تھے آپ راہ ناگور مین راہ زنون کے ہاتھون سے شہید ہوگئے تھے۔ |
| ایضاً | سید محمد غوث بالاپیر بن سید زین العابدین | | ۵ شوال وفات ۹۵۹ ہجری وفات | سنگھڑہ ملک پنجاب | حدیقۃ الاولیا وخزینۃ الاصفیا | آپ طریقت مین مرید اپنے جد بزرگوار سید عبد القادر ثانی کے ہین اور پرورش وتکمیل ظاہری وباطنی کے بہی اونہین سے پائی تہی کیونکہ انکے والد بعمر جوانی اپنے والد کے روبروئے کفار کے ہاتھ سے شہید ہوگئے تھے جب انکے جدامجد بہی فوت ہوگئے تو آپ اپنے چچا سید حامد گنج بخش سے ناراض ہوکر اوچ سے نکل آئے اور بمقام سنگھڑہ جو پنجاب مین مشہور قصبہ ہے سکونت اختیار کی اور اوسی جگہ وفات پائی۔ |
| ایضاً | سید جمال الدین موسیٰ پاک شہید بن سید حامد گنج | | ایکہزار ایک ۱۰۰۱ ہجرے | ملتان | حدیقۃ الاولیا | آپ فرزند وخلیفہ حضرت سید حامد گنج بخش گیلانی کے ہین جب باپ کے روبرو انہونے تکمیل ظاہری وباطنی پائی تو بخطاب جمال الدین ابو الحسن مخاطب ہوئے بڑے بڑے علما اور فضلا آپ کے مرید تھے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی بہی انہین کے مرید با اخلاص تھے ان حضرت |

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقتدر صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مقام مزار</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری</th></tr>
<tr><td colspan="7">حضرت غوث الاعظم کی روحانیت کے ساتھ ایک نسبت خاص تھی کہ ہر وقت حضور رہتا تھا اور صدہا مرتبہ خواب و بیداری میں زیارت آنحضرت صلعم سے مشرف ہوئے۔ آخرکار بدخواہان قوم لنگاہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔</td></tr>
<tr><td>پیشرار قادریہ رزاقیہ</td><td>حضرت سید احمد ابوصالح نام نصر لقب عماد الدین کنیت ابوصالح بن حضرت سید عبد الرزاق</td><td>سنہ ۵۶۲ ہجری</td><td>سنہ ۶۳۳ ہجری ۱۳ شوال یا ۲۷ رجب سنہ ۶۳۳ھ</td><td>بغداد [illegible]</td><td>عمدۃ الصحائف بحوالہ سلاسل الانوار</td><td>آپ فرزند ارجمند و خلیفہ معظم حضرت سید عبد الرزاق ہیں آپنے اپنے چچا سید عبد الوہاب سے اچھی تربیت پائی تھی آپ قاضی القضات بغداد شریف تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت سید ابو محمد محی الدین بن ابی نصر</td><td></td><td>سنہ ۶۵۶ھ مگر بیاض خاندان ہاہرشہ میں ۴۴[illegible]</td><td>بغداد [illegible]</td><td>ایضاً</td><td>آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم حضرت ابو صالح نصر کے ہیں آپ جد اعلیٰ حضرت غوث الاعظم سے بہت مشابہت صوری رکھتے تھے۔ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم سراج العلماء اور مفتی عراق کے تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت میر سید علی بغدادی</td><td></td><td>۲۳ شوال سنہ ۷۳۹ھ بیاض ہاہرشہ</td><td>بغداد</td><td>ایضاً تذکرۃ القادرین</td><td>آپ خلیفہ و تربیت یافتہ سید محی الدین ابی نصر و بیر خرقہ سید موسیٰ کے ہیں مگر بعض کے نزدیک آپکو خلافت سید احمد سے ملی ہے اس اختلاف کی صحت نہیں ہوئی آپنے شیخ شرف الدین محمود بن</td></tr>
<tr><td colspan="7">عبداللہ مردقانی و شیخ تقی الدین سے بھی فیض صحبت و خلافت حاصل کیا ہے اور علاوہ اسکے چارسو ولی اللہ کی مجلس میں فیضیاب ہوئے ہیں آپکی تصنیفات سے اسرار النقط، شرح فصوص الحکم شرح قصیدہ خمریہ فارضیہ وغیرہ اوراد فتحیہ برائے کشایش ظاہری و باطنی اکسیر اعظم ہیں۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت موسیٰ بن سید علی</td><td></td><td>۱۳ رجب سنہ ۷۶۳ھ از بیاض</td><td>بغداد</td><td>عمدۃ الصحائف بحوالہ سلاسل الانوار و تذکرۃ القادرین</td><td>آپ فرزند و خلیفہ اپنے والد امجد حضرت سید علی کے ہیں۔ کسی نے آپ سے عرض کی الہام کیا ہے فرمایا آواز ہے بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہیں کرسکتا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت میر سید حسن بن سید موسیٰ</td><td></td><td>۲۶ صفر سنہ ۷۸۱ھ ولقولی [illegible]</td><td>بغداد [illegible]</td><td>ایضاً</td><td>آپ خلف الرشید و خلیفہ سجادہ نشین حضرت سید موسیٰ کے ہیں بڑے مرتاض و عابد و پرہیزگار مسند ارشاد پر متمکن ہوکر رہنمائی خلق رہے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت میر سید احمد بن سید حسن اور بعض آپکو سید ابو العباس احمد جیلی کہتے ہیں۔</td><td></td><td>۱۹ محرم سنہ ۸۵۳ھ از بیاض</td><td>بغداد یا حلب</td><td>ایضاً</td><td>آپ صاحبزادہ و خلیفہ سجادہ نشین حضرت سید حسن کے ہیں و بعہد ہلاکو خاں آپ نے حلب میں سکونت اختیار کی تھی۔</td></tr>
</table>

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | سنہ ولادت | تاریخ وصال | مقام مزار | نام کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے قادریہ و سرنشاء فردوسیہ یا کبرویہ | حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ لقب احمد بن عمر الخیوقی کنیت ابوالجناب | سنہ ۵۵۲ ہجری | ۱۰ جمادی الاول سنہ ۶۱۸ھ و رمضان سنہ ۶۱۶ھ عمر ۶۶ برس<br>مادہ تاریخ سال تاریخ نقل آن محمود خردم مقتدائے دین فرمود | خوارزم ماورالنہر میں مشہور شہر ہے شہید بعہد ہلاکو خان | انوار العارفین، سفینۃ الاولیا، اخبار الاخیار، لطائف اشرفی، مرآۃ الاسرار، نفحات الانس، تذکرۃ العابدین | آپ اکابران فردوسیہ سے ہیں آپنے ایام جوانی میں علم تحصیل کیا تھا اور اوسوقت میں جب کسی سے مناظرہ ہوتا تو آپ ہی ہر کسی سے غالب رہتے تھے آپ کو لوگ طامۃ الکبریٰ بھی کہتے تھے جب زیادہ زبان زد عام ہوئے تو لفظ طامہ چھوٹ گیا اور صرف کبریٰ رہ گیا اور آپکو شیخ ولی تراش بھی کہتے تھے حالت غلبہ وجد میں جسپر نظر آپکی پڑتی وہ ولی ہوجاتا اسلئے آپکو ولی تراش بھی کہتے ہیں چنانچہ اتفاقاً آپکی نگاہ ایک سگ پر پڑگئی اور وہ سگ متحیر و بیخود ہوکر شہر سے گورستان میں چلا گیا اور جہاں کہیں آتا جاتا تو تمام سگان شہر اوسکے گرد حلقہ کرکے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔ وقت مرگ اوس سگ کو قبر میں مدفون کیا اور عمارت بنائی۔ مولوی روم نے کیا برمحل فرمایا ہے ؎ یک نظر فرما کہ مستغنی شوم زنبارے جنس ٭ سگ کہ شد منظور نجم الدین سگان را سرور است ٭ آپ سرحلقہ خانوادہ فردوسیہ اہل ذوق و سماع تھے۔ لطائف اشرفی میں ذکر ہے کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نے خرقہ مبارک خود بلا واسطہ عطا فرمایا ہے اور چند اولیائے صاحب تکمیل سے تربیت و خلافت پائی ہے۔ حضرت شیخ اسمعیل قصری دویم شیخ عمار یاسر اور شیخ روزبہان کبیر جنکے آپ داماد تھے اور اونھوں نے آپکو بضرب سیلی تکمیل کو پہنچا دیا تھا اور دراصل آپنے خرقہ حضرت شیخ اسمعیل مصری سے پایا تھا آپ کو بابا فرج تبریزی نے بھی جامہ پہنایا ہے کہ جس سے عرش سے لیکر تا فرش آپ پر منکشف ہوگیا تھا اور سوائے حق کے کچھ باقی نہیں رہا تھا۔ او لطائف اشرفی میں۔ |
| پیشوائے فردوسیہ | حضرت شیخ بہاؤالدین ولد نام محمد بن حسین بن احمد الخطیبی البکری | | ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۶۲۸ ہجری | قونیہ ایشیائے کوچک میں مشہور شہر ہے | مرآۃ الاسرار، انوار العارفین، اخبار الاخیار، شیخ ظہیر الدین احمد | آپ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اولاد سے ہیں آپکی والدہ شریفہ بادشاہ خراسان علاؤالدین محمد بن خوارزم شاہ کی دختر تھیں آنحضرت صلعم نے علاؤالدین کو بشارت دی تھی کہ نکاح اپنی لڑکی کا حسین خطیبی سے کردے جب نکاح اپنی لڑکی کا حسین بن خطیبی سے کردیا جب نکاح ہوگیا تو حضرت بہاؤالدین پیدا ہوئے اور بعد تحصیل علوم کمال حاصل ہوا اور آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ ہوئے اور حضرت صلعم سے سلطان العلماء کا لقب عطا ہوا آپ حضرت مولنا جلال الدین رومی کے والد ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ مجد الدین بغدادی نام شرف کنیت ابوسعید بن المؤید ابن ابوالفتح۔ بغدادی | سنہ ۵۵۶ ہجری | سنہ ۶۱۶ھ بقولے سنہ ۶۰۶ ہجری | اسفراین خراسان کا قصبہ ہے | مرآۃ الاولیا، انوار العارفین، سفینۃ الاولیا | آپ خلفائے اکبر حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے ہیں انہوں نے آپکو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا تھا جس سے آپکی بزرگی کا اندازہ ہوسکتا ہے تقدیراً آپ سے کچھ بے ادبی پیر کی ہوگئی شیخ نے فرمایا کہ تم دریا میں غرق ہوگے چنانچہ خوارزم شاہ نے غرق دریائے دجلہ کرادیا بہ تہمت عاشقی۔ |

نوٹ ۱۵ از تذکرۃ العابدین۔ واضح ہو کہ سلسلہ کبرویہ کے تمام اذکار مثل سلسلہ سہروردیہ کے ہیں فقط ایک دائرہ حق زیادہ ہے کہ چہار زانو رو بقبلہ بیٹھکر سوائے حق کے کوئی خیال نہ گذرے اول بجانب راست حق کہے پھر بجانب جیب پھر بجانب آسمان حق کہے پھر حق کو قلب پر ضرب کرے اور بیٹھ جائے یا این ملاحظہ کہ میں ہی بسیار و تحت و فوق میرے حق ہے اور مستغرق ہوجائے یہ ہے دائرہ عرش سے تا فرش منکشف کردیا ہے اور بعض اسکو گرداس کہتے ہیں ۲۵ حضرت شیخ اسمعیل قصری کا سلسلہ جنید واسطہ درمیانی حضرت تک پہنچا ہے

| [illegible] | نام متعلق بیان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا ار تاداریہ فردوسیہ | حضرت شیخ سعد الدین حمویہ نام محمد بن المؤید ابن ابی بکر | | روز عید ۶۵۵ ہجری | بحرآباد خراسان کا مشہور شہر ہے نوفات نحو | انوار العارفین سفینۃ الاولیا | آپ اصحاب کبار و خلفائے صاحب اسرار حضرت شیخ نجم الدین کبری ہیں حضرت فرید الدین گنجشکر ابتدار سلوک میں آپکی صحبت میں رہے تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ سیف الدین باخرزی | ۵۸۶ھ | ۶۴۵ھ عمر ۹۰ سال | بخارا شریف | مراۃ الاسرار انوار العارفین | آپ محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ نجم الدین کبری ہیں باجازت اپنے مرشد کے بخارا تشریف لیگئے ذوق سماع رکھتے تھے سلاطین بخارا آپکی خدمت کیا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ رضی الدین علی لالا غزنوی کنیت رضی الدین نام علی بن سعید ابن عبد الجلیل الغزنوی اور یہ ابن سعید یچچازاد بھائی حکیم سنائی ہیں از تکملہ | غزنی | ۱۰ ربیع الاول ۶۴۲ ہجری | بحرین متصل روضہ سلطان محمود | مراۃ الاسرار لطائف اشرفی | آپ فرزند و خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبری ہیں آپنے سفر ہندوستان کرکے صحبت ابوالرضا رتن ہندی کی پائی تھی کہتے ہیں کہ رتن ہندی کے پاس آنحضرت صلعم کا شانہ یعنی کنگھی محاسن شریف امانت تھی وہ آپ کو دستیاب ہوئی صاحب لطائف اشرفی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں ابو رضا رتن ہندی کیخدمت میں جنکو گورکھ ناتھ بھی کہتے ہیں پہنچا اونہوں نے مجھپر بہت لطف وعنایت فرمائی اور خرقہ فقر عنایت کیا جو گورکھ ناتھ کو حضرت صلعم سے عطا ہوا تھا اور برکت انفاس قدسیہ صلعم سے بابا حاجی رتن ہندی کی عمر دراز ہوئی تھی اونہوں نے سنہ سات سو ہجری میں وفات پائی تھی اور قبر اونکی زیارت گاہ خلائق ہے اور گورکھ ناتھ بحضور صلعم مشرف باسلام ہوئے تھے آپ یعنے شیخ رضی الدین علی لالا نے ایک سو چوبیس شیخ کامل شیخ احمد یسوی خواجہ ابو یوسف ہمدانی وغیرہ سے خرقہ پایا تھا [illegible] ہو تو بابا رتن ہندی کا مفصل حال جلد ششم متفرقات کتاب ہذا میں ملاحظہ کرو۔ |
| ایضاً | حضرت بابا کمال خجندی | | ۶۳۵ھ ہجری بقولے ۶۰۳ھ | تبریز عراق عجم کا مشہور شہر آذربائیجان کے علاقہ میں ہے | مراۃ الاسرار سفینۃ الاولیا | آپ اکمل خلفائے حضرت شیخ نجم الدین کبری سے ہیں آپکا حال قوی اور تصرف بے اندازہ تھا آپکے کمالات کا یہاں سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مثل شیخ شمس الدین تبریزی شاہباز کو آپ نے تربیت فرمائی تھی آپکی قبر پر چبوترہ بنایا ہوا ہے اور اوس پر یہ شعر لکھا ہوا ہے ؎ کمال از کعبہ رفتی بر در یار ✣ ہزارت آفرین مردانہ رفتی ✣ آپ کو شیخ نجم الدین کبرائی خلافت دیکر واسطے تربیت مولانا احمد ترکستان بھیجا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ جلال الدین عین الزمان گیلانی لقب عین الزمان | | ۶۵۶ھ ہجری | قزوین ایران کا شہر ہے | مراۃ الاسرار سفینۃ الاولیا | آپ کمل خلفائے شیخ نجم الدین کبری ہیں اور بعد تکمیل لقب عین الزمان سے ملقب ہوئے تھے صاحب ولایت قزوین تھے۔ |

| سلسلہ | نام مقربین صاحبان خانوادہ | سنہ ولادت | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا و قادریہ فردوسیہ | حضرت شیخ نجم الدین رازی معروف بداریہ | سنہ ۵۷۳ ہجری | ۱۴ سنہ ۶۵۴ بقول ۶۴۱ سنہ ہجری | بغداد بجوار مقبرہ خواجہ سری سقطی و جنید بغدادی | مراۃ الاسرار سفینۃ الاولیا | آپ اصحاب حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے ہیں آپ صاحب کتاب مرصاد العباد و بحر الحقائق آپکو کشف حقائق میں پوری قدرت تھی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عطایا خالدی | | ۱۰ رجب سنہ ۷۳۴ بقول ۷۴۱ | دہلی [illegible] | تذکرۃ العابدین | آپ خلیفہ اکمل بابا کمال خجندی ہیں آخر میں آپ ترکستان سے بعہد معز الدین دہلی تشریف لائے اور وہیں سکونت اختیار کرکے رہنمائے خلق رہے اور انتقال کیا۔ |
| ایضاً | سید برہان الدین محقق | ترمذ | معاصر شیخ شہاب الدین سہروردی | دار الفتح قیصر | مراۃ الاسرار | آپ صحیح النسب حسینی تھے اہل ترمذ سے اور مرید و تربیت یافتگان حضرت مولنا بہاؤ الدین ولد سے۔ اور واسطے تربیت حضرت مولانا جلال الدین رومی فرزند مولنا بہاؤ الدین ولد کے قونیہ گئے اور نو برس آپ کے پاس رہکر تربیت کی۔ شیخ صلاح الدین آپ کے مریدوں سے ہیں اور فرمایا کہ حال بینے شیخ صلاح الدین کو اور قال اپنا مولانا روم جلال الدین کو بخشا۔ |
| ایضاً | حضرت جمال الدین احمد جورقانی | | سلخ ربیع الثانی سنہ ۶۶۹ ہجری | بغداد | سفینۃ الاولیا | آپ مرید و صحاب اکمل رضی الدین علی لالا کے بڑا مرتبہ رکھتے تھے اور صاحب کرامت تھے اور عجب مرد ذاکر۔ نقل ہے آپ نے ایک مرید کو مراقبہ میں دیکھکر چند پاپوش سخت اوسکی گردن پر مار کر کہا کہ مراقبہ کرنا اوسکو روا ہے کہ جسنے ایک ہفتہ طعام نہ کھایا ہو اور جب آواز پائے کسی شخص کے آنے کی سُنے تو اوسکے خاطر میں نہ گذرے کہ یہہ میرے لئے طعام لایا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی کسرقی | ماہ شوال سنہ ۶۳۷ ہجری | ۱۴ جمادی الاول سنہ ۷۱۷ھ بقول نفحات ۶۹۵ھ | بغداد کشمیر | سفینۃ الاولیا تکملہ سیر الاولیا | آپ مرید و خلیفہ شیخ جمال الدین احمد جورقانی ہیں۔ شیخ علاؤ الدولہ سمنانی فرماتے ہیں اگر وہ اس آخر زمانہ میں وجود باجود آپکا نہ ہوتا تو سلوک محو ہوجاتا اور رجا تا رہتا اور چونکہ حق تعالیٰ نے سلوک کو تا قیامت باقی رکھنا ہے اسلئے آپکے ساتھ مجدد بنے تازہ کیا۔ |
| ایضاً | حضرت رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی کنیت شمس الدین ابی المکارم نام احمد بن محمد بیابانگی | سنہ ۶۵۹ ہجری | ۲۲ رجب سنہ ۷۳۶ھ عمر ۷۷ سال | سمنان ترکستان میں ہے | تکملہ سیر الاولیا | آپ ملوک سمنان سے ہیں مرید و خلیفہ اکمل صاحب ارشاد حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی کسرقی ہیں۔ آپکا فرمودہ ہے درویش کو کوشش لقمہ حلال کی کرنی چاہئے کیونکہ تخم اعمال میں قالب انسان میں لقمہ ہے۔ آپ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جب اس بدن کو خاک میں ادراک نہیں اور بدن مکتسب ارواح سے جدا ہوگیا اور عالم ارواح میں حجاب نہیں پھر کیا ضرورت ہے قبر پر جانے کی اور کیا فائدہ جہاں سے چاہے توجہ کرے تو قبر پر جانے سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا بہت فائدہ ہے ایک یہہ جب زیارت کے لئے جائے توجہ زیادہ ہوتی ہے اور حس کے ساتھ قبر کو مشاہدہ کرے حس اوسکی بھی مشغول اوس شخص کے ساتھ ہوتی ہے اور کلی متوجہ اسلئے فائدہ زیادہ تر ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ ہرچند روح کا حجاب نہیں اور تمام جہان اوسکے نزدیک ایک سے ہے لیکن جس بدن میں ایک دراز |

| نام خانوادہ | نام مقتدا مع بیان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | عرصہ تک اوسکی صحبت رہی اور بعد محشور بعد حشر اللہ آباد وہان رہے پس اوس موضع میں نظر تعلق اوسکا زیادہ تر ہوگا۔ |
| پیشواء قادریہ فردوسیہ | حضرت شیخ نجم الدین محمد الاد کانی | | سنہ [illegible] ہجری | حصار من اعمال اسفرائن | | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ علاء الدین سمنانی ہیں صاحب کشف و کرامات و زہد و تقوی تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ شرف الدین محمود نام محمود لقب شرف الدین بن عبد اللہ | سنہ ۷۵۹ ہجری بعہد ہلاکو خان | ۱۷ رجب سنہ ۷۳۶ھ عمر ۷۷ سال | برج اسرار صوفیان خطیرہ عماد الدین عبد الوہاب | تکملۃ الاولیا بحوالہ لطائف اشرفی و مکتوبات خود | آپ ممتاز خلفائے حضرت شیخ علاء الدین سمنانی تھے۔ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی نے بھی ایام خورد سالی میں تعلیم ادب آپ سے پائی تھی۔ بڑے برگزیدہ صاحب کشف و کرامات ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ بدر الدین سمرقندی | | ۲۵ جمادی الاول سنہ ۷۱۶ھ | دہلی موضع سنگولہ | مراۃ الاسرار انوار العارفین اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبری تھے سب سے پہلے آپ ہی نے ہندوستان میں آکر سلسلہ فردوسی کو جاری کیا تھا و بقولے آپ کی ارادت شیخ سیف الدین باخرزی سے تھی اور |
| | | | | | | شیخ نجم الدین ہی پیر صحبت تھے و بعہد حضرت قطب الاسلام دہلی آئے تھے و بصحبت حضرت سلطان المشائخ سنا کرتے تھے اور غایت درجہ کے خوبصورت نیکو سیرت تھے۔ |
| ایضاً | حضرت رکن الدین فردوسی | | سنہ ۷۲۴ھ | دہلی کہنہ نزد کیلوکھڑی | ایضاً رسالہ حبیب | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بدر الدین سمرقندی ہیں بعد وفات اپنے مرشد کے سجادہ نشین ہوئے اور سلسلہ فردوسیہ نے آپکی ذات سے ہندوستان میں فروغ پایا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عماد الدین فردوسی | | | دہلی کہنہ | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ و برادر شیخ رکن الدین فردوسی ہیں اور بجائے پیر سجادہ نشین ہوکر رہنمائے خلق ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | شیخ نجیب الدین بن شیخ عماد الدین | | ۱۳ محرم سنہ ۷۳۲ھ | دہلی کہنہ جانب شرق حوض شمسی متصل قبر | ایضاً | آپ مرید و تربیت یافتہ عم خود شیخ رکن الدین فردوسی ہیں آپ کے کمالات کا اسجگہ سے قیاس ہوتا ہے کہ حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری مشاہیر مشائخ ہندوستان آپ کے مرید و خلیفہ ہوئے ہیں |
| ایضاً | حضرت شیخ شرف الدین یحیی بن یحیی منیری | | ۶ شوال سنہ ۷۸۲ھ | بہار منیر قصبہ ہے صوبہ بہار میں۔ | اخبار الاخیار معراج الولایت | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی ہیں آپ بشوق زیارت حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دہلی کو روانہ ہوئے مگر آپ ابھی راہ میں تھے کہ حضرت سلطان المشائخ نے انتقال فرمایا۔ اوسوقت شیخ نجیب الدین دہلی میں تھے |
| | | | | | | اونکی قدمبوسی کے لئے آپ گئے فردوسی موصوف نے فرمایا برسوں سے تمہارے انتظار میں بیٹھا ہون میرے پاس امانت ہے تمکو سونپونگا آپ مرید ہوگئے چند سال بیابان میں رہے پھر آپ وطن کو گئے اور کوہ راجگیر پر سالہا سال ریاضت و عبادت مشغول رہے |

نوٹ کیلوکھڑی سلطان معز الدین کیقباد نے شہر آباد کیا تھا۔

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | عمر دراز پائی چنانچہ عہد سلطان مشائخ سے تا وقت تشریف آوری سید اشرف جہانگیر سمنانی زندہ تھے۔ صاحب معراج الولایت لکھتے ہیں جب آپکو قبر میں رکھا اوسوقت آپنے اپنا ہاتھ قبر سے باہر نکالا کچھ مانگنے کے طور سے حاضرین نے اس واقعہ سے متحیر ہوکر سید اشرف جہانگیر سے جنہوں نے نماز جنازہ پڑھائی تھی اس اسرار کو دریافت کیا اونہوں نے مراقبہ کرکے اور بروحانیت آپ کی متوجہ ہوکر دریافت کیا فرمایا ایک کلاہ مردان غیب سے بکوہ راجگیر پائی تھی چاہتے ہیں کہ وہ کلاہ اونکے ساتھ قبر میں دفن کردی جائے چنانچہ کلاہ مذکور آپ کے ہاتھ میں دیدی آپنے وہ کلاہ لیکر اپنے کفن میں رکھ لی۔ |
| پیشوائ قادریہ فردوسیہ | حضرت شیخ مظفر بلخی بن شمس الدین | | ۲۷ جمادی الاول ۷۸۸ھ ہجری | مکہ | اخبار الاخیار | آپ محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری ہیں آپ زیارت حرمین الشریفین کو گئے اور وہیں انتقال پایا آپ کی خط و کتابت اپنے شیخ سے ہوتی رہتی تھی شیخ نے فرمایا تھا کہ مکتوبات میرے کہ تمام حل مشکلات و معاملات آپ کے ہیں کسیکو نہ دکھلانا آپ نے ایسا ہی کیا وقت وفات اور وصیت آپکی وہ مکتوبات مدفن میں رکھدئیے گئے لیکن چند مکتوبات دیگر ایک جزودان میں پڑے رہے جو تعداد میں اٹھائیس تھے کہ تا حال اہل سلوک اوس سے مستفید ہوتے ہیں چند مکتوب اخبار الاخیار کے صفحہ ۱۱۴ لغایۃ ۱۱۷ درج ہیں جو قابل دید ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت مخدوم شیخ خوارزمی | | ۱۱ محرم ۹۵۶ھ ہجری | دمشق ملک شام کا دار الحکومت | سفینۃ الاولیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم اعظم حاجی محمد خبوشانی ہیں مشائخان کبار متاخرین بزرگان دین سے ہوئے ہیں مخدوم اعظم سلسلہ کبرویہ میں مرید شاہ علی بیدادی اور وہ مرید شیخ رشید الدین محمد اسفرائنی اور وہ مرید عبداللہ برام شابادی اور وہ مرید شیخ اسحاق ختلانی اور وہ مرید حضرت سید علی ہمدانی ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عزیز الدین بن شیخ محمد نسفی | | | | ایضاً | آپ ارادت اپنے والد بزرگوار شیخ محمد نسفی سے رکھتے تھے اور وہ مرید شیخ سعد الدین حموی کے اور وہ مرید و خلیفہ اکمل حضرت شیخ نجم الدین |
| ایضاً | حضرت مخدوم شیخ جمال گوجرہ | | ۸۵۸ھ ہجری | اودھ | مراۃ الاسرار و برکات الاولیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ مظفر بلخی کے تھے و باجازت پیر خود شہر اودھ میں سکونت رکھتے تھے و با حضرت شاہ موسی عاشقان خلیفہ شیخ حاجی چراغ ہند و با شیخ فتح اللہ معاصر تھے اور ہم صحبت اونکے رہے تھے اتفاقاً مخدوم شاہ عبدالحق ردولوی اودھ تشریف لیگئے آپ دام محبت حضرت موصوف کے اسیر ہوگئے اور اکثر اوقات اونکی خدمت میں فیضیاب ہوتے رہے چنانچہ حضرت موصوف کے ملفوظات میں کئی جگہہ ذکر آیا ہے اونہوں نے فرمایا میںنے بھکر سے لیکر تا منڈو سیر کی الا کسی مسلمان کو نہیں دیکھا مگر ایک بچہ یعنے آپکو اور اونکی صحبت سے برکات حاصل کئے۔ |
| ایضاً | حضرت مخدوم شاہ بھیکھہ | | | | مراۃ الاسرار | آپ اکمل خلفائے حضرت شیخ جمال گوجرہ تھے کہتے ہیں کہ آپ بڑے |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری ، |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ریاضات شاقہ کیے ہیں یہانتک کہ ایک وقت بہت یعنی سوراخ گیدڑ میں غلبہ شوق و استغراق میں کئی سال تک رہے اور نہایت مقام فنا حاصل کیا بعدازاں اکثر آدمیوں نے آپ سے تربیت پائی اور فیضیاب ہوئے۔ | | | | | | |
| پیشوار قادریہ فردوسیہ | حضرت شیخ جمال | | | بیہر پر مستانا جونپور | مراۃ الاسرار برکات الاولیا | آپ مرید و صاحب ارشاد مخدوم شیخ بہیکھہ ہیں مگر صاحب کرامات الاولیا آپ کو خلفاے شیخ جمال گوجرہ کہتے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حسین بن معز بلخی | | | مکھر متعلقہ گورکھپور | مراۃ الاسرار بحوالہ اخبار الاخیار | آپ برادرزادہ حقیقی و مرید و خلیفہ حضرت شیخ مظفر بلخی ہیں لیکن طرز کلام آپکی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت رحلت کے شیخ مظفر نے بمقام مکہ معظمہ خرقہ خلافت پیران فردوسیہ کہ جو حضرت شیخ شرف الدین |

یحیی منیری سے پایا تھا مع سب امانت پیران موصوفین کے شیخ حسین کو عطا فرمایا تھا۔ آپ صاحب تصنیف بھی تھے چنانچہ مکتوب آپکے بطرز مکتوب حضرت شیخ شرف الدین منیری متضمن باسرار توحید وغیرہ لکھی ہیں ازانجملہ ایک مکتوب تبرکاً تحریر ہوتا ہے مکتوب دربیان معیت حق با خلق۔ قولہ تعالی وھو معھم اینما کنتم ظاہر معنی چنین ست کہ حق تعالی با شماست ہرجا کہ باشید و بودن چیزے را با چیزے معیت خوانند و این بودن یا مجاز ست یا بحقیقت علماء ظاہر را مذہب این ست این بودن مجاز است نہ بحقیقت گویند خداوند تعالی با ہمہ ذرات عالم ست نہ بذات بلکہ بعلم و بر ہمہ ذرات قادر ست و مذہب عامہ متکلمین ہمچنین ست اما صوفیان یعنی ظاہر قنا نکنند حقیقت چیز را طلب کنند و مذہب ایشان آنست کہ معیت حق با جمیع ذرات حقیقت ست اے او بذات با جمیع اشیا ست حقیقۃً لا مجازاً لیکن معیت او نہ چوں معیت جسم ست با جسم کہ او جسم نیست و نہ چوں معیت جوہر ست با جسم کہ او جوہر نیست و نہ چون معیت عرض ست با جوہر و اجسام کہ او عرض نیست پس معنی کہ معلوم و مفہوم متکلمان است ہمیں سہ معیت ست لیکن صوفیان آں معیت را کہ معیت رابع گویند جز ایں معیت کہ مفہوم متکلمان است گویند مثل روح با جسد مثال بودن حق تعالی با کل کائنات است زیرا کہ روح درون قالب ست نہ بیرون قالب نہ متصل قالب نہ منفصل قالب بلکہ روح از عالم دیگر ست و قالب از عالم دیگر و روح از لوازم اجسام از دخول و خروج و اتصال و انفصال و جز آں ہیچ نسبت ندارد و با ایں ہمہ ذرہ از ذرات قالب نیست کہ روح بحقیقت بذات با او نیست معیت حق سبحانہ تعالی با ذات عالم ہمبریں مثال ست من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اشارت برین ست سوال اینجا دارد میکند بر ایشان کہ اینجا لازم مے آید کہ حق سبحانہ تعالی بذات خود در ہمہ مواضع قذر باشد و ایں ممتنع و منکر ست جواب میگویند کہ اتفاق جملہ اہل اسلام ست کہ ہمہ انواع نجاسات و قاذورات حق سبحانہ تعالی مے آفریند و نگاہ مے دارد کہ بے حفظ او بقا محال ست و اندریں ہیچ عیبے و نقصانے لازم نمے آید از یں معیت نیز ہیچ عیبے لازم نیاید یا آنکہ معلوم است کہ فعل بے فاعل و صفت بے موصوف ہرگز نباشد و دیگر میگویند روح متصرف ست در ہمہ اجزاے قالب موجود است با ہمہ ذرہ ہاے قالب و زندگی ہمہ بدوست و با ایں ہمہ از چیزہاے کہ در باطن قالب ست از خون و جز آں ہیچ خللے و نقصانے در طہارت و پاکی روح نہ و متکلم معیت ذات احد حقیقی با ہمہ ذرات نامتناہی فہم نتوانست کرد بے تقدیر تجزی و تقسیم و حلول در آمکنہ لاجرم تاویل کرد اللہ الہادی الی الصلوات رباعی گفت تو کے دیدی آں رخسار را + چشم محبوب باید آں دیدار را تا نیاید عشق محبوبے بدید + کہ بود لیلی بجا تو نے پدید + گر بچشم من نہ بینی روئے او + تو تیا سازی ز خاک کوئے او + چوں مرید از ہمت ہا براے طلب کارہاے عالی قائم گشت ایں براے تحریص شاں بقلم آورد تا چوں از نعمت تصفیہ قلب محروم افتد از سر اقبہ

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ناموں محروم نماند و خود را باؤ داد را باخود داند و دور تشمرند بیشتر حرماں کہ بحلق دامنگیر شد ازیں شد کہ خود را از شرف بیعت حق دور دانستند و بے ادب وارقدم بر خلاف رضا نہادند والسلام۔ آپکا کمال قرب باحق اس مکتوب سے ظاہر ہے۔ |
| پیشوا ر قادریہ فردوسیہ و سرنشار ہمدانیہ | حضرت شیخ سید علی ہمدانی ابن شہاب الدین ابن محمد ہمدانی | | سنہ ۷۸۶ھ مادہ تاریخ بسم اللہ الرحمن الرحیم دیگر سید علی ثانی | ختلان۔ کشمیر و خشنان کی سرحد پر ہے | تکملۃ السیر الاولیا و مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ شرف الدین محمود کے تھے اور اون کے زمانے سے تین مرتبہ ربع مسکوں کی سیر و سیاحت آپ نے فرمائی تھی اور صحبت ایکہزار و چار ولی اللہ کی دریافت کی تھی اور چار سو ولی اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو ایک مجلس میں پایا تھا بلدہ کشمیر کو آپ ہی نے روشنی اسلام سے روشن کیا تھا اور اوس روز سے رونق اسلام کشمیر میں ظاہر ہوئی تھی۔ حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام کے بعد سے پھر کوئی انبیاء و اولیا کشمیر میں نہیں گیا تھا ابتک آثار تخت حضرت سلیمان و خانقاہ آپکا موجود ہے۔ |
| ایضاً | حضرت میر سید محمد بن سید علی ہمدانی | | ۱۱ رجب سنہ ۷۹۴ھ از وفیات | کشمیر | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت سید علی ہمدانی ہیں بائیس برس کی عمر میں مریدان صادق کے ہمراہ بعہد سکندر بن سلطان قطب الدین کشمیر میں تشریف لائے سلطان موصوف نے آپسے بیعت اختیار کی اور بکمال مطیع اور فرمانبردار رہا ملک سیہ بت وزیر سلطان مذکور آپ کی حضور میں مشرف باسلام ہوا۔ آپ نے ایک رسالہ علوم تصوف میں باسم سلطان تالیف کیا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ خواجہ اسحاق الختلانی الحسینی بن نیاز محمد | | ۱۵ ذالحجہ سنہ ۸۸۸ ہجری | بہاولپور | ایضاً | آپ کمل خلفائے حضرت شیخ علی ہمدانی ہیں مدارج فقر و فنا میں و مراتب کشف و صفا میں قدر رفیع و بہرہ وسیع رکھتے تھے۔ |
| قادریہ سرنشار قلندریہ | حضرت خواجہ شمس الدین محمد بن علی ابن ملک داود تبریزی | | ۹ رجب سنہ ۶۴۵ھ بقول مطلوب الطالبین ۲۱ شوال سنہ ۶۴۳ھ | قونیہ جوار مولانا بہاء الدین ولد | مراۃ الاسرار نفحات الانس خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار تذکرۃ العابدین مطلوب الطالبین ترجمہ مناقب المحبوبین | کہتے ہیں کہ آپ مرید حضرت شیخ ابو بکر سلہ باف تبریزی کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مرید شیخ رکن الدین سماسی یا سنجاسی کے تھے اور اکثر کا قول ہے کہ آپ مرید و خلیفہ بابا کمال خجندی ہیں صاحب نفحات فرماتے ہیں ممکن ہے کہ سبکی صحبت میں پہنچے ہوں و اون سے فیضیاب ہوئے ہوں۔ بابا کمال نے شیخ عطا یا خالد کو اپنے خلیفہ کے سپرد کیا اور اون سے خرقہ خلافت پایا۔ آپ ولی مادر زاد تھے آپکا فرمودہ ہے کہ پیش از بلوغ میں ابھی مکتب ہی میں تھا کہ چالیس چالیس دن عشق محمدی میں بےخور و خواب رہا کرتا تھا اور جب طعام کے لئے کوئی کہتا تو سر کے اشارہ سے انکار کرتا۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی کو آپسے کمال اعتقاد اور یگانگت تھی اور ہمیشہ اون کے ساتھ صحبت رکھتے تھے اور اکثر اشعار آپکی تعریف میں کہے ہیں یہ دونو بزرگ اکثر اندر خلوت میں رہے ہیں چنانچہ ایک بار تین ماہ تک صوم وخیال میں دونو صاحب بیٹھے رہے تھے کسیکو طاقت نہیں تھی کہ خلوت میں چلا جاوے |

| [illegible] | نام مقدس معہ بیان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|

نقل ہے کہ ایک روز آپنے مولانا سے ایک معشوقہ طلب کی مولانا نے اپنی زوجہ منکوحہ کو لاکر پیش کر دیا آپ نے فرمایا یہہ خواہر میری ہے کوئی نازنین طفل پیش کرو مولانا نے اپنا فرزند سلطان ولد پیش کیا فرمایا یہہ فرزند میرا ہے اب اگر کچہہ شراب ملے تو بہتر ہوں مولانا نے سبوپر از شراب محلہ یہودان سے سر پر رکہکر حاضر کیا شیخ نے وقوعہ اس حال سے تبسم فرمایا اور کہا میں قوت مطاوعت و وسعت مشرب تمہاری کا امتحان کرتا تہا نقل ہے کہ ابتدا میں آپ مدرسہ قونیہ میں چلے گئے اوسوقت مولانا طلباء کو کنارہ حوض پر سبق دے رہے تہے اور چند کتابیں آگے رکہی ہوئی تہیں شیخ نے پوچھا یہہ کیا ہے عرض کی قیل و قال شیخ موصوف نے کتابوں کو اوٹہالیا اور سبکو حوض میں پہینکدیا مولانا نے بہت تاسف کیا اور کہا اے درویش یہہ کیا کیا شیخ نے مولانا کا اضطراب حد سے زیادہ دیکھا تو حوض میں ہاتہہ ڈالکر سبکی سب کتابیں جوں کی توں نکالدیں مولانا نے پوچھا یہہ کیا اسرار ہے آپ نے فرمایا یہہ حال ہے نہ قال تمکو اسکی کیا خبر حادثہ آپکی شہید ہونے کا اس طرح پر ہے کہ آپ مولانا کے ساتہہ خلوت میں بیٹہے تہے ایک شخص نے باہر سے بولایا آپ اوسیوقت کہڑے ہوگئے اور کہا مولانا الوداع یہہ لوگ مجہے مارنیکو آئے ہیں مولانا نے کہا الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین شیخ موصوف باہر نکلے سات آدمی جو بارادہ قتل آئے تہے اونہوں نے حملہ آور ہوکر چہریوں سے قتل کر دیا شیخ نے نعرہ مارا تمام بیہوش ہوگئے پسر ناخلف مولانا کا علاء الدین محمد نام کہ بل اخرانہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح کا مصداق تہا جب ہوش میں آئے سوائے چند قطرہ خون کے وہاں کچہہ نہیں دیکہا اوس روز سے نشانی اوس سلطان معنی کی پیدا نہیں ہے اور قاتلان شیخ تہوڑے ہی عرصہ میں بہ بلائے عظیم مبتلا ہوکر ہلاک ہوگئے اور علاء الدین محمد پسر ناخلف مولانا کو علت جذام ہوگئی اور اونہیں دنوں میں مرگیا اور حضرت مولانا اوسکے جنازہ پر تشریف نہیں لے گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ آپ بہ پہلوئے مزار مولانا بہاؤ الدین ولد مدفون ہیں۔

| [illegible] | نام مقدس معہ بیان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے قادریہ سرمنشار قلندریہ | حضرت مولانا جلال الدین بلخی رومی نام محمد بن بہاؤ الدین ولد | شہر بلخ ۶۰۴ ہجری | ۵ جمادی الثانی وقت غروب آفتاب ۶۷۲ ہجری عمر ۶۸ سال | قونیہ روم [illegible] | مرآۃ الاسرار نفحات الانس مطلوب الطالبین مناقب العارفین | آپکا سلسلہ نسب بحضرت امیر المومنین ابا بکر صدیق رض پہنچتا ہے آپ شہر بلخ میں پیدا ہوئے اور روم میں نشوونما پائی آپ اپنے والد ماجد سے خانوادہ کبرویہ یعنے فردوسیہ میں مرید تہے ولی مادرزاد تہے اور بہت مدت اپنے والد کی خدمت میں تربیت پائی تہی بعد وفات اون کے نوسال خدمت میں میر سید برہان الدین محقق کے رہے آپ نیشاپور بہی گئے اور حضرت شیخ فریدالدین عطار نے بہت مہربانی آپ پر فرمائی اور کتاب |

اسرار نامہ اپنا تصنیف کیا ہوا آپ کو دیا اور فرمایا کہ جلد کار اس سے ہوگی مطالعہ میں رکہو لیکن کام آپکا صحبت خواجہ شمس الدین تبریزی میں رہ کر تکمیل کو پہنچا تہا آپ نے اپنی دیوان بین اکثر جا ذکر ارادت خود کا حضرت موصوف سے کیا ہے نیز دیوان مذکور سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو فیض خاص روحانیت حضرت مصطفے صلعم و حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پہنچا ہے چنانچہ فرماتے ہیں شعر زخلق احمد مختار ہستم + زبوئے حیدر کرار ہستم + وغیرہ وغیرہ۔ آپنے دیوان بہی سب بیردہ فرمایا ہے اور ولولہ کمال عشق سے مستانہ نالہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک شعر اور چند شعر غزل کے مؤلف کو اپنے بچپن کے وقت کے یاد ہیں شعر انا الحق کہ گفتم ہماں حق شدم + ز اطلاق برگشتہ مطلق شدم + غزل از دلم خیز د صدائے من نمیم + من نیم گویم ندائے من نیم + خاک و باد و آب و آتش ہر یکے + می زند ہر دم نوائے من نیم + تو کہ قاتل تو کہ مقتول احمدی + از کہ خواہم خون بہائے من نیم + تا کہ مولانا رہے یا مہ شود + درد لم غنا من ہوائے من نیم +

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | آپکی مثنوی شریف تمام عارفوں کے لئے حجت ہے۔ مناقب العارفین میں حضرت شمس الدین افلاکی لکھتے ہیں کہ حضرت برہان الدین ترمذی بھی آپکے پیر تھے۔ وقت مرض الموت کے اصحابوں سے آپ نے فرمایا کہ میرے فوت ہونے سے غمناک نہ ہونا حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ایکسو پچاس برس کے بروح شیخ فریدالدین عطار تجلی کی تھی اور مرشد اونکے ہوئے تھے میں جس حالت میں ہونگا تم میرے ساتھ ہوگے اور جب مجھے حق تعالی سے عالم تجرید و تفرید روشنا ہوگا وہ تعلق بھی ازاں تمہارا ہوگا شیخ حسام الدین چلپی نے پوچھا کہ نماز آپکی کون گذارے گا آپ نے فرمایا شیخ صدرالدین قونوی۔ شیخ صدرالدین قونوی آپکی شان میں فرماتے ہیں۔ روبرو دے یاران خاص کے مثل مولانا شمس الدین کی و شیخ فخرالدین عراقی و شرف الدین موصلی و شیخ سعید فرغانی وغیرہ کہ اگر بایزید و جنید آپ کے عہد میں ہوتے تو غاشیہ اس مرد مردانہ کا پکڑتے اور منت اپنی جان پر رکھتے۔ خان سالار فقر محمدی کے وہ ہیں اور ہم طفیل اونکے ذوق کرتے ہیں۔ |
| پیشوائے قادریہ مرشد قلندریہ | حضرت سلطان ولد بن مولانا جلال الدین رومی نام آپ کا بہاؤالدین | سنہ ۶۲۳ ہجری | ۱۰ رجب سنہ ۷۱۲ ہجری | قونیہ | سفینۃ الاولیا | آپ فرزند و خلیفہ اور سجادہ نشین حضرت مولانا جلال الدین رومی ہیں آپ نے علوم ظاہری و باطنی حضرت سید برہان الدین محقق و حسام الدین چلپی و حضرت شمس الدین تبریزی سے تحصیل کیا تھا اور اپنے خسر صلاح الدین سے بہت ارادت رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ صلاح الدین فریدون القونوی معروف بزرکوب | | عشرہ محرم سنہ ۶۵۷ ہجری | قونیہ جوار روضۂ مولانا بہاوالدین | مراۃ الاسرار | آپ محبوب ترین مریدان سید برہان الدین محقق ترمذی کے ہیں اور دس سال خدمت میں حضرت جلال الدین رومی کے رہ کر فیض صحبت اوٹھایا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حسام الدین چلپی نام حسن بن محمد ابن حسن بن اخی ترک | | ۲۲ شعبان سنہ ۶۸۳ ہجری | بغداد | مراۃ الاسرار | جب صلاح الدین کا وصال ہوگیا تو بجائے اون کے آپ قائمقام ہوئے اور بنیاد عشقبازی آپ سے شروع ہوئی اور آپ ہی باعث تصنیف مثنوی روم ہوئے اسطرح پر کہ جب حسام الدین چلپی نے دیکھا کہ یاران صحبت کا میل بطرف الہی نامہ حکیم سنائی و |

منطق الطیر و مصیبت نامہ شیخ فریدالدین عطار ہے تو اونھونے آپ سے درخواست کی کہ اگر بطرز الہی نامہ حکیم سنائی یا منطق الطیر کوئی کتاب نظم میں بنائی جاوے تو یادگار دوستان رہے اور بہت عنایت آپکی ہوگی مولانا نے اوسیوقت کا غذ دستار سے نکالکر حسام الدین کے ہاتھ میں دیا اور اٹھارہ بیت شروع مثنوی کی لکھاے یعنی بشنو از نے چوں حکایت میکند تا آخر پس سخن کوتاہ باید والسلام۔ اور اہتمام تمام مثنوی لکھنے کا کیا کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اول شب سے لیکر تا مطلع فجر مولانا لکھاتے اور آپ لکھتے رہتے تھے اور پھر مولانا باواز بلند پڑھا کرتے تھے جب پہلا دفتر مثنوی ختم ہوا تو حرم آپکی نے وفات پائی اسوجہ سے لکھنے مثنوی میں توقف ہوا پھر بعد دو سال کے لکھنا شروع کیا چنانچہ وقت شروع دفتر ثانی کے یہہ اشارت ہے بیت مدتے ایں مثنوی تاخیر شد * مہلتے بایست تا خون شیر شد * بعد ازاں تا آخر کتاب مولانا فرماتے تھے اور آپ لکھا کرتے تھے مولوی ممدوح کے ساتویں روز وفات کے حسام الدین چلپی معہ یاران صحبت سلطان ولد کی خدمت میں گئے اور کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ بجائے پدر خود سجادہ نشین ہوویں او شیخ راستین ہمارے رہیں اور میں ہم رکاب ہوکر غاشیہ برداری کروں آپ نے فرمایا شیخو خیت آپکو اور سوز و مفاقت مجکو جیسا بزمان والدم آپ خلیفہ تھے اوسیطرح اب بھی رہیں اپکی مثنوی بھی بوزن حدیقہ حکیم سنائی ہے۔

| نام خانوادہ | نام معہ نسب خاندان و ولادت | تاریخ ولادت معہ سنہ | تاریخ وفات معہ سنہ | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قادریہ نوربخشیہ | حضرت شیخ محمد معروف شیخ محمد علی نوربخش اسیری بن یحیی بن علی گیلانی | | ۱۲ رجب ۹۱۲ھ ہجری | پشاور | تتمہ سیر الاولیا مفاتیح الاعجاز | آپ کامل خلفائے حضرت سید محمد نوربخش ہیں شعرگوئی میں آپکا تخلص اسیری ہے آپ کے کمالات و مذاق طبیعت آپ کے کلام و اشعار سے ظاہر ہوتا ہے بڑے پایہ کا کلام ہے مؤلف نے آپکا دیوان اسیری دیکھا ہے عارفان کی جان اور توحید کا لب لباب ہے چنانچہ ایک غزل مشتے نمونہ از خروارے تحریر |

ہوتی ہے غزل قد تجلی العشق فی کل المجالی فنظر وہ ٭ از لبس ہر ذرہ تاباں گشت مہر روے او ٭ فی مرایا کل عین قد رآینا عین من ٭ ما رآینا غیرہ لما رآنا وجہہ ٭ سار قلبی صار روحی الذی فی حسنہ ٭ فتحو الیعار کم حتی تروا مستو ٭ ساقیا جام از سبو پرساز بہر دیگراں ٭ بحر نوشانرا چہ پرواہ از صراحی وز سبو ٭ دمبدم بیند اسیری حسن او نوع دگر ٭ نوش باد اہر زماں جام تجلی نو بنو ٭ مفاتیح الاعجاز میں ہے آپ نے اپنے واقعات سے ارقام فرمایا ہے ایک یہہ بھی ہے کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ تمام عالم نور سیاہ سے مجلا ہے یعنے تمام چیزیں برنگ نور ہیں اور فقیر مست و شیدا ہو کر اوس نور میں غرق ہے۔ اور ایک ریسمان نور نے میرے سر کو باندھکر اس سرعت سے بجانب بالا لیجاتے ہیں کہ بیان کرنا اوسکا مشکل ہے چنانچہ بیک کشش آسمان اول سے گذر گیا اور دوسری کشش سے اسیطرح دوسرے آسمان سے اور اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر لیجاتے تھے اور ایک آسمان میں عجائب و غرائب بے نہایت دکھلائے جاتے تھے یہانتک کہ عرش تک مجھے پہنچا دیا وہاں تعین جسمانی نہیں رہا اور علم سے مجرد ہو گیا اوسوقت نور تجلی حق بے کیف و کم و جہت مجھپر چمکا اور حضرت حق کو بے کیف دیکھا اور اوس تجلی میں فانی مطلق ہو گیا اور بے شعور اور پھر اوسی عالم میں ہوش میں آیا حق تعالے نے دوسری دفعہ تجلی کی پھر فانی مطلق ہو گیا اسیطرح چند مرتبہ فانی ہو کر باخود ہوا بعد ازاں خود کو باقی بالسر پایا اور دیکھا کہ وہ نور مطلق میں ہوں اور سب میرے ساتھ قایم ہیں اور اوس حالت میں حکمتیں عجیب و غریب ایجاد عالم میں منکشف ہوتی تہیں مثلاً عرش کسواسطے ستارگان سے سادہ ہے اور کیوں تمامی ستارگان آٹھویں آسمان میں ہیں اور ایک ایک کوکب ہر ہفت آسمان میں کیوں ہے وغیرہ وغیرہ مثنوی سایہ بودم نور حق برمن بتافت ٭ زان تجلی سایہ خود را در نیافت ٭ گر بہ پیش تو کنوں من سایہ ام ٭ خود نداری آگہی از پایہ ام ٭ مہر بانا ذرہ میخوانی عجب ٭ روز روشن را ہمیدانی ز شب ٭ قطرہ گوئی بحر بے اندازہ را ٭ آفتابے را ہمی خوانی شہا ٭ شد مقید روح تو در حبس تن ٭ کے توانی کرد فہم ایں سخن ٭ گر تو میخواہی کہ یابی زیں نشان ٭ سر بنہ بر خاک پائے کاملاں ٭ مؤلف واسطے برحال اون کے جو معراج حضرت سرور کائنات صلعم کو روحی جانتے ہیں یا جسمی ہی منکر ہوں بہتر ہے

| نام خانوادہ | نام معہ نسب خاندان و ولادت | تاریخ ولادت معہ سنہ | تاریخ وفات معہ سنہ | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ محمد غوث نوربخش | | ۱۵ شوال سنہ ۹۱۸ھ | کرت پور | تتمہ سیر الاولیا | آپ صحیح النسب سادات نوربخش سے ہیں جو ایک گروہ رفیع الشان صاحب کشف و کرامات اہل وجد و مقامات تھے |

صاحب مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز نے آپکو خاتم الاولیا سے یاد کیا ہے کمالات آپ کے مریدان و خلفائے آپ کے سے ظاہر ہیں آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد معروف شیخ محمد علی نوربخش اسیری ہیں۔

| نام خانوادہ | نام معہ نسب خاندان و ولادت | تاریخ ولادت معہ سنہ | تاریخ وفات معہ سنہ | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شاہ جلال شیرازی | | سنہ ۹۳۲ ہجری | جوار مقبرہ عبدالوہاب | اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ حضرت محمد نوربخش ہیں شرح گلشن راز آپکی ہے بعہد سلطان سکندر لودھی مکہ سے تشریف لائے تھے بڑے |

عارف و صاحب مشرب اور مثنوی مولانا روم کے ساتھ نسبتی خاص رکھتے تھے اور اکثر احوال ان فرنی مہمانوں کے واسطے ہر وقت تیار رہتا تھا

| نام خاندان | نام مقتدایان خانوادہ | مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قادریہ نوربخشیہ | حضرت شیخ محمد حسن یا شیخ حسن محمد بن شیخ محمد غیاث نوربخش | سنہ ۹۲۳ ہجری | سنہ ۹۸۳ھ ۱۰ ذیقعدہ یا ۱۵ شوال سنہ ۹۸۱ھ | کرت پور عمر ۶۰ سال | تکملہ سیرالاولیا مفاتیح الاعجاز | آپ فرزند و خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار شیخ محمد غوث نوربخش ہیں جو بڑے درجہ کے ولی کامل تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد بن شیخ حسن محمد نوری | | | ایضاً | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار شیخ حسن محمد نوری کے ہیں۔ آپ کے کلمات طیبات یہ ہیں نکتہ طالب کو چاہئے کہ توحید حاصل کرے یعنے دل کو خالص کرے جو کچھہ کہ غیر حق تعالی ہے نہ یہ کہ طلب حق تعالی میں کوشش کرے یا ارادت اوسکی حاصل ہو یا علم اوسکا یا معرفت اوسکی یعنے تمام امور اپنے خداوند تعالی کے حوالہ کرے و شعور دل غیر حق سے دور کرے۔ نکتہ جب یاد حق میں لذت پاوے تو تمام کوشش اپنی اوسمیں خرچ کردی کہ یہہ لذت خدا کے فضل سے پائی ہے نہ اپنے عمل سے اور سمجہہ لے کہ اگر عمر جاودانی اوس لذت کے طلب کرنے میں صرف کرتا تو بھی پانا اوسکا ناممکن تھا مگر بفضل حق و یمن شیخ۔ نکتہ طالب کو چاہئے کہ جو کچھہ مجاہدہ سے ظاہر ہو و سیر اکتفانہ کرے اوس سے برتر کا خواہاں رہے اور جو کچھہ ظاہر ہو کسی سے نہ کہے الا مرشد اپنے سے۔ نکتہ علامت عشق کی یہ ہے کہ جو کچھہ بغیر حق کے ہے سوختہ ہو جاوے یہانتک کہ ذات طالب بھی سوختہ ہو جائے یعنے فراموش کر دیوے آپکی بیاالبیلہ کتابیں تصنیف ہیں تفسیر محمدی بھی آپ ہی کی ہے۔ |
| پیشواء قادریہ | حضرت قطب عالم بخاری نام سید برہان الدین بن سید ناصر الدین بخاری<br>دیکھو صفحہ ۹۷ خاندان چشتیہ | اوچ | سنہ ۸۵۶ ہجری | مالوہ | برکات الاولیا | آپ مشاہیر اولیاے کرام سادات عظام بخاری سے ہیں اور مرید و خلیفہ اپنے والد امجد کے تھے۔ حسب الایمائے غیب اپنے وطن اوچ سے رخصت ہو کر سلطان احمد کے زمانہ میں احمدآباد گجرات آنکر مقیم ہوے اور سلطان احمد آپکا مرید ہوا اور آپ مریدوں کے ارشاد و تلقین میں سرگرم ہوے اور قطب عالم کے نام سے مشہور ہوے نقل ہے کہ ایک شب واسطے نماز تہجد کے طہارت کے لئے اندہیری رات میں چلے کسی چیز کی پاؤں میں ٹہوکر لگی آپ نے فرمایا پتھر ہے لوہا ہے یا لکڑی ہے جب فجر ہوئی یہہ تینوں کیفیت ایک ہی چیز میں موجود تھی چنانچہ وہ چیز آج تک آپکی مزار پر موجود ہے۔ |
| پیشواء قادریہ غوثیہ | حضرت سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث گیلانی | | سنہ ۹۷۸ھ بعہد اکبر بادشاہ | اوچ ضلع ملتان | خزینتہ الاصفیا | آپ فرزند جانشین اپنے پدر بزرگوار ہیں آپ صاحب علم و عمل واہل توکل و ولایت ہیں مرتبہ بلند و مقامات ارجمند رکھتے تھے دنیا و اہل دنیا سے بے نیاز رہتے تھے بہت خلقت نے آپ سے فیض پایا |
| ایضاً | حضرت سید اسمعیل گیلانی بن سید عبداللہ ربانی | | سنہ ۹۷۸ھ | لاہور بمقام مزنگ لکھی محلہ متصل مقبرہ محمد شاہ موجود ریا بخاری | | آپ فرزند مرید خلیفہ پدر بزرگوار خود ہیں آپ عظماء مشائخ و کبرای اولیاء وقت تھے اکبر شاہ مشتاق آپکے دیدار کا ہوا اور آپکو لاہور میں طلب کیا اور آپکو ہزار بیگہ زمین زرعی علاقہ فیروزپور میں نذر دی آپنے بمقام لاہور لکھی محل سکونت اختیار فرمائی جسکو سکھوں نے ویران کر دیا۔ سوداگران لکھی کہ بہت بڑے تجار یار ہے |

| [illegible] | نام مع القاب خانزادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا [illegible] دستار [illegible] شاہی | حضرت سید محمود حضوری ولد شمس الدین المشہور شمس العارفین [illegible] | | [illegible]ھ ہجری | لاہور مقبرہ سید محمد حضوری | خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا | آپ سادات صحیح النسب موسوی سے ہیں آپکا سلسلہ آباء بچند واسطہ درمیانی بہ امام موسیٰ کاظم پہونچتا ہے بعد وفات اپنے باپ کے لاہور میں تشریف لاکر سکونت اختیار کی آپکا سلسلہ پیری بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپ کی مشہور ترین کرامت یہ تھی کہ جس روز کوئی آپکا مرید ہوتا اوسی روز زیارت حضرت سرور کائنات صلعم سے مشرف ہوجاتا اسی لئے بلقب حضوری ملقب ہوئے۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد الخالق بن سید عبد الواسع بن عبد الملک بہاکری | | [illegible]ھ ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ اور داماد حضرت سید محمود حضوری کے تھے صاحب خوارق عادات و کرامات ایک تالاب مختصر لاہور میں بنوایا تھا نام اوسکا سید سر کہاتا تھا جو بیمار اوس میں غسل کرتا شفا پاتا وقت غسل قدرے غلہ [illegible] ہمراہ لیجایا کرتے ہیں اور فقیروں کو تقسیم کردیا کرتے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد القادر گیلانی لاہوری بن سید جلال الدین | | ١٨ ربیع الاول ٩٤٢ھ | لاہور محلہ [illegible] | ایضاً | آپ کی ارادت سید جلال الدین اپنے والد بزرگوار سے ہی آپ بغداد سے بطریق سیر و سیاحت ہندوستان میں آئے اور موضع موڑی پرگنہ امرتسر میں قیام فرمایا وقت یورش بابر بادشاہ موضع مذکور سے نکلکر دہلی تشریف لائے اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کرکے پھر بعہد سلطنت بابر بادشاہ لاہور میں آکر قیام فرمایا و بہ ہدایت خلق مشغول رہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد الرزاق بہاکری بن سید عبد الخالق بہاکری | | ٩٤٣ھ ہجری | لاہور قریب روضہ سید محمد حضوری | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار تھے تادم زندگی درس علوم فقہ و حدیث میں مشغول رہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید بہاؤالدین گیلانی المشہور بہاول شیر قلندر | بغداد | ٧ یا ١٨ شوال ٩٧٣ھ | حجرہ شاہ مقیم ملک پنجاب | حدیقۃ الاولیا | آپ مشائخ عظام و سادات کرام قادریہ سے ہیں بڑے بزرگ سالک مجذوب تھے آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے۔ ہندوستان میں پہنچکر شہر بدایوں میں سکونت اختیار کی تمام عمر ریاضت و عبادت و سکر و جذب و عشق و شوق و ذوق میں کاٹی آپ تین مرتبہ بارہ بارہ برس کی خلوت میں بیٹھے اور بے خور و خواب عبادت کی ایک غار میں چالیس برس بحالت سکر و جذب ایک ہی مقام میں بیٹھے رہے پشت مبارک ایک پتھر کے ساتھ جو تکیہ گاہ آپکا تھا چمٹ گئی وہاں سے اوٹھے تو پشت کا چمڑہ اوسی پتھر کے ساتھ چمٹا رہ گیا جب آپ ایک سو بیس برس کی عمر کو پہنچے تو ریش مبارک کا آغاز ہوا جب غار سے نکلے تو اوس مقام پر جہاں اب حجرہ شاہ مقیم آباد ہے دریا چلتا تھا دریا کے کنارہ حضرت نے صومعہ بنوایا زمینداران قوم دھول نے جنکی ملکیت میں وہ صومعہ تھا آپ کو اوٹھا دیا دوسری جگہہ قیام کیا وہاں سے بھی اوٹھا دیا آپ کو جلال آگیا اور دریا کو حکم دیا کہ تو یہاں سے ہٹ جا اور جگہہ ہمارے رہنے کی بھی چھوڑ دی چنانچہ دریا کئی میل پرے چلا گیا اور ایک بلند ٹیلہ جو دریا سے نکلا تھا اوس پر حضرت نے قیام فرمایا یہ کرامت حضرت دیکھکر سب زمینداران منحرف مرید ہوگئے اور اوس مقام آبادی ہوگئی جو حجرہ شاہ مقیم سے مشہور ہے۔ |

| [illegible] | نام مقتدا صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بیشوائے قادریہ | حضرت سید محمد نوریا نور محمد بن سید بہاول شیر گیلانی | | ۹۸۸ ہجری | حجرہ شاہ مقیم | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند کلاں اور خلیفہ راستین اپنے پدر بزرگوار ہیں آپ خسر حضرت شاہ کمال بخاری تھے جنکا مزار قصبہ چونیاں پنجاب میں ہے اور پیر جہانیاں کے خطاب سے مشہور ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ داؤد کرمانی چونی وال شیر گڈہی ولد سید فتح اللہ | چونیاں ملک پنجاب | ۹۸۲ھ مادہ تاریخ پیر حق پرست | شیر گڈہ متصل قصبہ چونیاں | خزینۃ الاصفیا بحوالہ شجرۃ الانوار و سفینۃ الاولیا | آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی حضرت امام موسیٰ کاظم ملتا ہے آپنے خرقہ ارادت با جازت باطنی حضرت غوث الاعظم کے حضرت حامد گنج بخش سے حاصل کیا تھا آپ اپنے باپ کے چار مہینہ وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے اور مولانا اسمٰعیل لاہوری کیخدمت میں حاضر ہو کر علوم ظاہری تحصیل کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو اسحاق قادری | | ۵ محرم ۹۸۵ھ ہجری | فرنگ لاہور جانب جنوب دو میل | حدیقۃ الاولیا | آپ اکمل و اعظم خلیفہ حضرت شیخ داؤد کرمانی ہیں اور با جازت اپنے پیر کے لاہور میں آئے اور بمحلہ میر عزیز فرنگ مغل کی سکونت اختیار کی ہزاروں آدمی آپکی بیعت سے مشرف ہوئے اور صدہا لوگوں نے تعلیم فقہ و حدیث و تفسیر کی آپ سے پائی۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ لطیف بری قادری | | سنہ ۹۶۲ ہجری | راولپنڈی ملک پنجاب کے علاقہ میں | حدیقۃ الاولیا | آپ نے فیض باطنی حضرت حیات المیر زندہ پیر سے جو حضرت غوث الاعظم کے پوتوں سے زندہ جاوید میں پایا تھا۔ آپ کی خوارق عادات و کرامات ہزاروں مشہور ہیں آپ بڑے عابد و زاہد گوشہ نشین مست مجذوب تھے۔ اور آپ نے سلسلہ سہروردیہ میں شیخ نصیر الدین قریشی ملتانی سے بھی فیض پایا تھا۔ |
| سہرنشاہ بہلول شاہی | حضرت شیخ بہلول دریائی | | سنہ ۹۸۳ مادہ تاریخ شیخ بہلول | علاقہ چنیوٹ ضلع جھنگ ملک پنجاب | خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا حقیقۃ الفقرا | آپ نے حضرت شاہ لطیف بری سے نعمت باطنی حاصل کی تھی آپ سلسلہ قادریہ میں بڑے مشہور شیخ ہیں اور بڑی بڑی متبرک جگہہ کی زیارت اور بڑے بڑے بزرگوں سے فیض باطنی حاصل کیا تھا چنانچہ نجف اشرف کربلائے معلے مکہ معظمہ مدینہ منورہ بغداد شریف مشہد مقدس پہنچکر فیضیاب ہوئے ہیں پھر کوہ پنجشیر جا کر ایک بزرگ سے جو قطب زمانہ تھا نعمت باطنی حاصل کی تھی۔ |
| پیشوائے قادریہ منشار قمیصیہ | حضرت شاہ قمیص بن سید ابی الحیات گیلانی ساڈھوروی | ساڈھورہ | ۳ ذیقعدہ سنہ ۹۹۲ھ | ساڈھورہ ضلع انبالہ | اخبار الاخیار | آپکا شجرہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپکے والد شریف اول بغداد سے ہند میں آئے اور ملک بنگالہ سے ہوتے ہوئے قصبہ ساڈھورہ خضرآباد ضلع انبالہ میں آنکر سکونت اختیار کی اور وہاں ایک شخص نصر اللہ نام نے جو عالم و عامل تھا اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ اوسکے بطن سے حضرت شاہ قمیص پیدا ہوئے جو ولی مادرزاد تھے آپ کے والد بزرگوار نے آپکو ظاہری و باطنی تکمیل سے مالا مال کر دیا اور ہزاروں آپکی ذات سے کمالات ظاہری و باطنی کو پہنچے گویا سلسلہ قادریہ آپ ہی کی ذات سے ہند میں شایع ہوا وفات آپکی بنگالہ میں ہوئی اور دفن ساڈھورہ میں کیا۔ سید عبد الرزاق معروف شیخ بہلول |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے قادریہ بہلول شاہی | حضرت شیخ حسین معروف بہ لال حسین لاہوری | سنہ ۹۴۵ ہجری | سنہ ۱۰۰۸ بعہد اکبر شاہ قدلعۃ تاریخ | لاہور | حدیقۃ الفقرا حقیقۃ الفقرا | آپ حضرت شیخ بہلول دریائی کے خلیفوں سے بڑے بزرگ صاحب حال مجذوب شوق توحید و سماع مشہور ہیں طریقہ آپ کا ملامتیہ تہا ریش بروت کا صفایا جام شراب ہاتھ میں مستانہ وار کوچہ و بازار اور دشت و خونخوار میں پہرا کرتے تھے اور ہاتھ ماد ہو لال امرد |

طالب عشق و عاشق جانباز ÷ ماہ عالم حسین نور العین
گفت خوشحال ال نبوتہ لیقہ ÷ سال ترحیل شمع عشق حسین

کا پکڑ کے باآواز دہل رقص کیا کرتے تھے پوشاک سرخ رکہتے تھے اسلئے لال حسین مشہور ہوئے آپکا دادا کلجس رائے ہندو تہا جسنے فیروز شاہ تغلق کے وقت میں دین اسلام قبول کیا تہا اور اونکا بیٹا عثمان نام دیندار آدمی تہا اور لاہون بنانے کے کام سے قوت حلال پیدا کر کے گزارہ کرتا تہا آپ اون کے گہر میں پیدا ہوئے آپ سات برس کی عمر میں قرآن شریف پڑہ رہے تھے کہ حضرت شیخ بہلول کی نظر فیض اثر آپ پر ایسی پڑی کہ خوردسالی کی عمر میں ولی کامل ہوگئے عبادات و ریاضات شاقہ میں مصروف رہے اور کئی چلہ مزار گوہر بار حضرت علی مخدوم گنج بخش ہجویری پر کئے کتاب حقیقۃ الفقرا میں لکہا ہے کہ خادم کامل و مکمل آپ کے نو ہزار اور مرید ایک لاکہ پچیس ہزار تھے جنمیں سے سولہ خلیفہ نامی گرامی ہوے منجملہ اونکی چار تو مخاطب بخطاب شاہ غریب اور چار دیوان اور چار خاکی اور باقی چار کا خطاب بلاول تہا۔
پہلا شاہ غریب بمقام رتی ٹہٹہ متصل وزیر آباد پنجاب دوسرا شاہ غریب لنگری والے علاقہ وزیرآباد تیسرے شاہ غریب بمقام چپیلا پور علاقہ دکہن چوتہے شاہ غریب کی قبر اونکی قبر کے پاس ہے۔ اور اسیطرح پہلے دیوان حضرت کے معشوق و محبوب شیخ مادہو اور دوسرے گورکہ تیسرے اللہ دیوان لاہور میں مدفون ہے اور چوتہے دیوان بخش بیجاپور دکہن میں اور اسیطرح چار خاکی سے پہلا مولا بخش دوسرا خاکی شاہ لاہور میں مدفون ہیں اور تیسرے وزیرآباد میں چوتہے جیدر خاکی دکہن میں آسودہ ہیں اور چار بلاول سے اول شاہ زنگ دوم بدہو سوم شاہ مست بلاول لاہور میں چہارم شاہ بلاول دکن میں مدفون ہیں۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ مادہو | سنہ ۹۸۳ ہجری | ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۰۵۶ عمر میں ۷۳ برس | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ محبوب ترین خلفا حضرت شیخ حسین لاہوری ہیں قصبہ شاہدرہ لاہور میں آپ کے والدین قوم برہمن رہتے تھے حضرت شیخ حسین آپ کے حسن و جمال پر بدل و جان عاشق ہوگئے اور بجذب محبت اپنی طرف کہینچا چنانچہ شیخ مادہو بھی بارادت |

صادق آپکی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوے و تربیت و تکمیل پا کر ولی کامل کے درجہ کو پہنچے اور بعد وفات اپنے پیر کے مجاور قبر رہے۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید کامل شاہ لاہوری | | ۷۔ صفر سنہ ۱۰۵۰ ہجری | بابوسابو علاقہ لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ نے اول سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور بعد عبادت و ریاضت کے ولی کامل ہوے پہر خدمت میں شیخ الہداد مداری کے رہکر فیض پایا پنجاب میں لوگ انکو دیوان کامل کہتے ہیں آپ بخارا سے بعہد |

شہنشاہ اکبر موضع بابوسابو میں آن کر آباد ہوے تھے۔

| نام خانوادہ | نام مقدسان حیات خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتب حوالہ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشواء قادریہ بہلول شاہی | حضرت شاہ شمس الدین قادری لاہوری | | ۱۱ رجب ۱۰۲۱ھ ہجری | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ نے حضرت شاہ ابو اسحاق قادری لاہوری سے نعمت خلافت حاصل کی تھی دین و دنیا کے طالب حاضر ہو کر کبھی اپنی مراد سے خالی نہیں جاتے تھے۔ شہنشاہ جہانگیر آپ کے بڑے معتقد تھے شاہ بلاول لاہوری آپ کے خلفاء کامل سے تھے۔ |
| پیشواء قادریہ | عاشق لاابالی حضرت شاہ خیر الدین ابو المعالی لاہوری بن سید رحمت اللہ ابن سید فتح اللہ کرمانی | سنہ ۹۶۰ھ بقول سفینۃ الاولیا دہم ذوالحجہ | سنہ ۱۰۲۴ھ | روضہ بیرون شہر لاہور بطرف موچی دروازہ | حدیقۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا بحوالہ تحفہ قادریہ سفینۃ الاولیا۔ | آپ برادر زادہ حقیقی و خلیفہ اعظم حضرت شیخ داؤد کرمانی شیر گڈھی ہیں سی سال تک اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہکر تکمیل کو پہنچے تھے اور بعد عطائے خرقہ خلافت لاہور میں مامور ہوئے تھے راستہ میں جس جس مقام پر آپ نے قیام فرمایا چاہ و باغیچہ و تالاب پختہ بلا تے آئے جو ابتک بہ چہو کہاتے عبد المعالی مشہور ہیں اونکی کرامت آپ کی یہہ تھی کہ مرید اپکا بیعت کے روز ہی حضرت غوث الاعظم کی زیارت سے مستفید ہو جاتا تھا۔ کتاب تحفہ قادریہ حضرت غوث الاعظم کے خوارق و کرامات میں آپ ہی کی تالیف کی ہوئی ہے۔ دیوان و اشعار آپ کی اولاد کے پاس موجود مگر اولاد علم سے بے بہرہ ہے صاحب سفینۃ الاولیا آپ کو مرید شیخ داؤد جہنی وال لکھتے ہیں۔ |
| ایضاً میر شاہی یا میاں خیل | حضرت شیخ محمد میر معروف میانمیر قادری لاہوری بن قاضی اسا نیدا بن قاضی قلندر فاروقی | سنہ ۹۵۷ھ ہجری سیستان | سنہ ۱۰۴۵ھ ہجری | لاہور چھاونی میانمیر | سفینۃ الاولیا حدیقۃ الاولیا خزینۃ الاصفیا | آپ حضرت شیخ خضر سیستانی کے خلیفہ اعظم تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے سات برس کی عمر میں آپ کے والد فوت ہوئے بارہ برس کی عمر میں علوم دینی سے فارغ ہوئے اور اپنے والدہ ماجدہ سے سلسلہ قادریہ کی تلقین پائی اوسکے بعد مصروف بعبادات و ریاضات رہے اور اپنی والدہ کی اجازت سے حضرت شیخ سیستانی قادری کی خدمت میں آئے اور تکمیل کو پہنچے اور خرقہ خلافت حاصل کر کے لاہور میں پہنچے۔ آپ رات کو نہیں سوتے تھے اور حبس دم کی یہہ حالت تھی کہ ایک دم میں تمام رات گذر جاتی تھی اور ایک ہفتہ کے بعد روزہ افطار کیا کرتے تھے حضرت کے خوارق عادات میں کتاب سکینۃ الاولیا حضرت داراشکوہ نے لکھی ہے تفرید و تجرید و ترک میں یگانہ تھے۔ آپکا فرمودہ ہے تارک وہ ہے کہ کوئی آرزو سے یا مراد اپنے دل میں نہ رکھی جیسا کہ اگر ایک بال جنب کا غسل کے وقت تر ہو جانے سے رہ جائے تو جنابت باقی رہجاتی ہے اسیطرح سے اگر خطرہ خطرات دل سے رہے تو صفائی نہیں ہوتی۔ اور یہہ شعر ہر وقت آپکی زبان پر تھا۔ شعر شرط اول در طریقے عاشقی دانی کہ چیست ٭ ترک کردن ہر دو عالم را و پشت پا زدن ٭ یہہ بھی آپکا مقولہ ہے مجھے تعجب ہے حج کرنے والوں سے کہ وہ حج کرتے ہیں اور ایک ساعت غار حرا میں بسر نہیں کرتے اگر کسیکو دوسری جگہ سے باران سال میں کشائش ہوتی ہے تو غار حرا میں ایک شب بیٹھنے سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ |

**قطعہ تاریخ**

میر دنیا و دین میانمیر ست ٭ واقف راز محرم اسرار
ہست میر بہشت تولیدش ٭ ہم میانمیر چشمۂ انوار
ہادی صدق میر شہر خوان ٭ وصل آن شاہ زبدۂ اخیار
نیز فیاض حق ولی آمد ٭ ہم میانمیر دستگیر اسے یار

| [illegible] | نام مع مقامات سکونت ماخذ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریا سرفشار پیر شاہی یا میاں خیل | حضرت مولنا اسمٰعیل صوفی اصفہانی | | ۷ ربیع الاول بعہد شاہجہان بادشاہ | کشمیر | دبستان مذاہب | آپ مرید و خلیفہ حضرت میاں میر لاہوری ہیں لاہور سے کشمیر جاکر سکونت اختیار کی اور وہاں کے خالق ہوئے صاحب کتاب دبستان مذاہب نے ۱۰۵۳ ہجری میں لکھا تھا یہ شعر آپکا ہے۔ بشکستہ کر درو اہم بود ؛ باقی ست بت خدا پرستیدن من ؛ نقل ہے کہ میر فخر الدین محمد تفرشی کشمیر میں آپکی نکوہش و سرزنش میں مصروف ہوے اور کہا یہ ملاحدہ و جہنمی ہے آپ نے جوابدیا کہ (دریں نشاء از دنیوی دستیاز و اشتراک) دنیا میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوا اور اسیطرح آخرت میں بھی جبکہ میں تمہارے زعم میں ملحد ہوں تو دوزخ میری جگہ ہوگی بہشت میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہونگا پس تم کو چاہئے کہ مجھسے راضی و شاکر رہو کہ دنیا و آخرت تمہارے لئے چھوڑدی قطعہ زاہد و سامان پرستان رضی انداز ماکہ ما ؛ خود شریک ہیچ یک در دنیا و عقبی نہ ایم ؛ نزسا تخلص اور نام سفرنامہ دبیر رکھا تہا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ بہاری رحمۃ اللہ الباری | | ۱۰۶۰ ہجری | لاہور متصل روضہ میاںمیر | سفینۃ الاولیا | آپ خلیفہ صاحب کمال اہل حال و قال حضرت میاں میر تھے حضرت داراشکوہ سفینۃ الاولیا میں لکھتے ہیں کہ ایک رات آپ نواب غازی الدین خاں کے مکان میں بتقریب دعوت مہمان تھے اور موسم سرما کیوجہ سے آگ روشن تھی اتفاقاً توحید کے مسائل شروع ہوے ہر ایک شخص اپنی اپنی تقریر کرتا تھا خواجہ بہاری اپنی جگہ سے اوٹھ بیٹھے اور آگ میں جاکر ایک ساعت تک ٹہیرے رہے بال بیکا نہوا اور پھر اپنی جگہ چلے آئے فرمایا توحید کے لئے حال درکار ہے نہ قال۔ جب انسان پر حال غالب ہوجاتا ہے تو آگ پانی ہوا خاک شیر سانپ غرض کوئی دشمن اوسکو آزار نہیں پہنچا سکتا بلکہ سب مخلوق اوسکے مطیع ہوجاتی ہے۔ |
| پیشوا قادریہ میر شاہی | حضرت شاہ محمد معروف بملا شاہ قادری کنیت اخوند لقب لسان اللہ ولد ملا عبدی | ارکسان یا درکسان موضع ہے ملک بدخشاں | ۱۰۶۹ ہجری | لاہور بیرون مزار میاں میر | سفینۃ الاولیا حدیقۃ الاولیا | اپ خلفاء کاملین حضرت میاں میر بالا پیر سے بڑے زاہد و عابد و موحد و متقی تھے اور اپنے پیر کے مریدوں سے مجاہدہ و ترک دنیا میں امتیاز حاصل کیا تھا یہانتک کہ کوئی خادم اپنے پاس نہیں رکہتے تھے گہر میں کبھی کھانا نہ پکاتے اور نہ راتکو چراغ جلاتے سواے ایک بوریہ کے کبھی فرش کی حاجت نہیں رکہتے تھے ذکر آپکا ہمیشہ حبس دم کے ساتھ ہوتا۔ تمام عمر آپ کی آنکھیں نیند سے آشنا نہیں ہوئیں اور حضور رہے ہمیشہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ تمام عمر میں ہمکو جنابت و احتلام کی حاجت نہیں ہوئی کیونکہ یہ دونو غسل نکاح و نیند سے متعلق ہیں اپنے پیر کے حکم سے کشمیر میں جاکر سکونت اختیار کی شیعہ لوگ آپ سے سخت عداوت رکھتے تھے مگر جب روبرو آتے تو تایب ہوجاتے آپ شاعر بھی تھے دیوان فارسی عمدہ تصانیف سے آپکا ہے اوسکے ہر ایک شعر میں مضامین وحدت وجودی مترشح ہیں آپکا روضہ داراشکوہ نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کرکے بنوایا تھا جسکی کل تیھر بیش قیمت راجہ رنجیت سنگہ والئے پنجاب نے اوکھڑوا کر امرت سر کے دربار صاحب پر لیجا کر لگائے جو قابل دید ہیں۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے قادریہ میر شاہی | حضرت سید حاجی خالق داد حسینی | ملتان | سنہ ۱۰۷۰ ہجری | دہلی | رسالہ حبیب | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ میان میر لاہوری ہیں اور اپنے پیر کے اذن سے سیر و سیاحت کو نکلے اور دو دفعہ زیارت حرمین الشریفین کرکے دہلی آنکر قیام فرمایا اور بیرون کابلی دروازہ دہلی کہنہ میں خرید کر مسکن بنایا ارشاد و ہدایت طالبان میں معروف رہے مصنف کتاب ہادی سبیل و معدن کرامات و مخزن خارقات ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت محمد دارا شکوہ بن حضرت شاہجہان بادشاہ غازی ہندوستان | | بروز جمعہ یکم محرم سنہ [illegible] ہجری | دہلی اندر مقبرہ ہمایون بادشاہ | خزینۃ الاصفیا | آپ بادشاہ صورت درویش سیرت خادم درویشاں مظہر صفات ایشاں تھے آپ نے جامہ فقر و خرقہ ارادت عارف حق آگاہ حضرت ملا شاہ سے حاصل کیا تھا اور حضرت میاں میر بالا پیر کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفید ہوئے تھے صاحب تصانیف ہیں احوال باطنی اونکا اونکی تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے۔ مشہور تصانیف یہہ ہیں سفینۃ الاولیا سکینۃ الاولیا۔ سر اکبر دیوان اکسیر اعظم رسالہ حق نماد رسالہ معارف وغیرہ آپ نے تمام عمر معرفت حق میں گزاری قصہ آپکی شہادت کا زبان زد خاص و عام یوں ہے کہ اورنگ زیب برادر خورد کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے اور کہتے ہیں کہ بعد شہادت آپ کے نوسالہ فرزند کو روبرو اورنگ زیب لیگئے اورنگ زیب نے پوچھا کیا حالت ہے آپ نے یہہ شعر فی البدیہہ کہا ؎ ہجر دارا بر دل من کمتر از یعقوب نیست ٭ او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ام ٭ عالمگیر اورنگ زیب تقریر فرزند دارا شکوہ سنکر اور کہا (گرگ را کشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار خردمنداں نیست) پس اوس در یتیم کو بھی تہ تیغ کرکے دار السلام کو پہنچایا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مینے زیارت روضۂ رضی الدین علی لالا شیخ ملک یار پران۔ خواجہ شمس العارفین و شیخ اجل شیرازی و حکیم سنائی و امام محمد حداد والی محمد اعرابی و خواجہ محمد باغبان و خواجہ احمد مکی و شیخ بہلول و خواجہ ابی بکر بلغاری و شیخ عثمان والد پیر علی مخدوم ہجویری لاہوری و خواجہ حاجی بدری و خواجہ بقال و تاج الاولیا میر فالیزبان وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہوا تھا۔ |
| پیشوائے قادریہ میر شاہی | حضرت شاہ ابو المعالی | | سنہ ۱۰۸۰ ہجری | سر راہ حضرت سلطان المشائخ جو تھان | رسالہ تاریخ حبیب [illegible] | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ میا نمیر لاہوری ہیں مظہر عجائبات و معدن خارقات تھے بعہد اورنگ زیب بادشاہ لاہور سے دہلی چوب پر سوار دو آدمیوں کے کندھوں پر تشریف لائے شیشہ شراب کا ہمیشہ ہاتھ میں رکھتے تھے اور پیتے تھے شام کو ایک لقمہ طعام کھاتے دوسرے لقمہ کیطرف التفات نہیں کرتے ایک روز خلیفہ وقت اسی حالت میں آگئے پوچھا شیشہ میں کیا ہے کہا شیر پیالہ میں شیشہ سے جو ڈالا تو شیر خالص پایا بادشاہ نے فرمایا کچھ ہم سے مانگو کہا جو کچھ میں کہوں پذیرا فرماؤ بادشاہ نے قبول کیا آپ نے فرمایا مطلب میرا یہہ ہے کہ دوسرے دفعہ تکلیف ملاقات نکے نہ فرماویں بادشاہ نے قبول کیا پس موضع غیاث پور جوار سلطان المشائخ عمر بسر کی۔ |
| پیشوائے قادریہ | حضرت شاہ بدر گیلانی | | سنہ ۱۰۱۸ ہجری بعہد جہانگیر بادشاہ | موضع میاں علاقہ بٹالہ ضلع امرتسر | خزینۃ الاصفیا | آپ اولیاء کاملین پنجاب سے ہیں جامع سیادت و شرافت و کرامت و خوارق اور سلسلہ قادریہ میں پیر طریقت ہوئے ہیں اور نسبت آبائی و بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتی ہے آپ بعہد شہنشاہ اکبر لاہور میں تشریف لائے اور بہت سے مردمان پنجاب خصوصاً لاہور آپکے حلقہ ارادت میں |

| [illegible] | نام مع مختصر بیان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے قادریہ | حضرت سید شاہ بہلول بن سید عثمان ابن سید عیسیٰ قادری | شیخوپورہ متصل لاہور | ۲۸ شعبان روز دوشنبہ ۱۰۲۶ھ ہجری | لاہور دروازہ دہلی | خزینۃ الاصفیا محبوب الواصلین | آپ نے خرقہ فقر حضرت خواجہ شمس الدین لاہوری سے پایا آپ کے بزرگ ہمایوں بادشاہ کے ساتھ ہرات سے ہند میں آئے تھے بادشاہ نے قصبہ شیخوپورہ آپکی جاگیر میں دیا۔ محبوب الواصلین میں لکھا ہے کہ آپ ولی مادرزاد تھے سات برس کی عمر تھی ایکروز |
| | | | | | | آپ کے ہمسایہ کا لڑکا ہشت سالہ مرگیا آپ نے مردہ کی چارپائی کے پاس آنکر کہا کہ اے دوست یہ وقت سونا کیا ضرور ہے اوٹھ بیٹھو کہ آپس میں کھیلیں وہ اوٹھکر آپ کے ساتھ روانہ ہوگیا لنگر عام جاری تھا ہزاروں مسافر و غربا و فقرا کھانا حضرت کی لنگر سے کھاتے تھے۔ |
| میرشاہی | حضرت جناب اللہ معروف مسکین شاہ امری لاہوری | | ۱۰۵۲ھ ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت میاں میر بالا پیر کے ہیں وجہ تسمیہ امری یہ ہے کہ آپ واسطے حصول قوت حلال کے کھیتی کیا کرتے تھے اتفاقاً ایک سال امساک باراں ہوا تمام کھیتیاں لوگوں |
| | | | | | | کی تلف و خشک ہوگئیں اپکی ویسی ہی سرسبز و شاداب رہی اور پیداوار غلہ خاطر خواہ ہوا گویا کھیتی آپکی بغیر پانی اور باراں کے بامر الٰہی ہوگئی اس لئے امری لقب آپکا پڑ گیا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ نعمت اللہ سرہندی قادری | | ۱۰۱۷ھ بعہد جہانگیر بادشاہ | سرہند ملک پنجاب علاقہ ریاست پٹیالہ | خزینۃ الاصفیا سکینۃ الاولیا | آپ خلفاء کاملین حضرت میاں میر لاہوری ہیں سب سے اول آپ ہی دست بیعت ہوئے تھے صاحب سکینۃ الاولیا فرماتے ہیں ایک روز ایک سوداگر اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے بہت سا روپیہ دیکر سوداگری کے لئے بھیجا تھا لڑکا |
| | | | | | | کہتا ہے کہ وہ روپیہ چور لیگئے آپ سنکر مراقبہ میں گئے اور اس لڑکے سے کہا کہ کیوں باپ سے جھوٹ بولتا ہے جس حالت میں تو نے وہ روپیہ بفلاں جگہ و بفلاں گنبد میں دفن کیا ہے وہ اپنی ماں کے حوالہ کیوں نہیں کر دیتا لڑکا یہہ سنکر حضرت کے قدموں میں گر پڑا اور روپیہ باپ کو لا دیا۔ |
| پیشوائے میرشاہی | میاں نتھا قادری | | ۱۰۲۷ھ ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا سکینۃ الاولیا | آپ مرید خاص و خادم خاص الخاص حضرت میاں میر بالا پیر ہیں تمام عمر آپ نے حضرت موصوف کی خدمت میں رہ کر صرف کی حضرت میاں میر کسیکو اپنے پاس رات کو رہنے نہیں دیتے تھے الا میاں نتھا کو کہ محرم راز و یار دمساز اون کے تھے |
| | | | | | | آپ کے خرق عادات و کرامات بہت کچھ ہیں اس مختصر میں اوسکی گنجایش نہیں باوجود امی ہونے کے علم لوح محفوظ بچشم ظاہر پڑھتے تھے اپنے آقا و پیر کی زندگی میں وصال پایا اور حضرت میاں میر نے بوقت آخیر وصیت کی تھی کہ متصل میاں نتھا مجھے دفن کرنا۔ صاحب سکینۃ الاولیا لکھتے ہیں کہ درختان و سنگ و نباتات و جمادات آپ سے کلام کرتے تھے اور سمجھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت حاجی مصطفےٰ سرہندی | | ۱۴ صفر روز چہارشنبہ ۱۰۳۰ھ یا ۱۰۲۹ھ | لاہور اندرون حریم مزار میاں میر | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفاء کاملین حضرت میاں میر سے ہیں حالت سکر و بیہوشی آپ پر غالب تھی و استغراق تمام رکھتے تھے۔ ایک روز امام جماعت ہوئی اور حالت رکوع میں استغراق و ربودگی غالب ہوگئی اور بحالت رکوع ہفتدہ روز رہے |

| نام خاندان | نام | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشواء سیر شاہی | حضرت ملا شاہ قادری | | ۱۷ رمضان سنہ [illegible]ھ | لاہور اندرون حریم مزار میاں میر | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت میانمیر تھے اول ہی اول آپ سے منکر رہے بعد صدق دل کے آپکی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوئے اور کمال اخلاص حاصل کیا اور مراتب ولایت |
| پیشواء قادریہ | حضرت سید محمد مقیم محکم الدین بن شاہ ابو المعالی بن سید محمد نور بن سید بہاول شیر گیلانی۔ | | سنہ [illegible]۵۵ ہجری مادہ بدل مراغ دادہ | حجرہ شاہ مقیم | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ اکمل حضرت سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر تھے آپکے باپ شاہ ابو المعالی آپکے ایام طفولیت میں فوت ہو گئے تھے بعد فراغت علم ظاہری کے شوق تحصیل موبا طنی پیدا ہوا اور جد امجد بہاول شیر کے روضہ میں جاتے اور بعد ذکر و شغل کے وہیں سو رہتے آپ کے دادا نے آپکو فرمایا کہ اسے نور العین تمہارا حصہ ہمارے پاس نہیں ہے بلکہ حیات المیر زندہ پیر کے پاس ہے تم لاہور جاؤ وہاں اونکو پاؤگے اور وہ تمکو نعمت بخشیں گے جب آپ بمقام گورستان میانی بجوار مزار شیخ محمد طاہر لاہوری پہونچے تو حضرت حیات المیر کو آپ نے ایک حجرہ میں پایا اور وہیں مرید ہوئے اور ایک نظر فیض اثر پیر سے تکمیل کو پہونچے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ صفی اللہ الرحمن معروف بہ سیف الرحمن بن سید محمد مقیم محکم الدین | سنہ ۱۰۲۱ | ۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۰ھ ۵۹ سال | حجرہ | خزینۃ الاصفیا تذکرہ حضرات حجرہ | آپ فرزند و خلیفہ حضرت مقیم محکم الدین صاحب حجرہ ہیں جو کہ زبان حق ترجمان آپکی ہر امر دینی و دنیوی میں سیف قاطع تھی اسلئے بخطاب سیف الرحمن منسوب تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید محمد میر | | ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۴ ہجری | ایضاً | تذکرہ حضرات حجرہ | آپ سادات صحیح النسب گیلانی اولاد سید بہاول شیر قلندر اور سجادہ نشین و خلیفہ سید سیف الرحمن صفی اللہ تھے۔ نقل ہے کہ شیخ اشرف لاہوری صاحب دعوت اسماء الہی تھے بہت بڑے امراء بادشاہی سے اونہوں نے چاہا کہ ایک شخص قوم کھوکھر ساکن پنجاب کی لڑکی کہ جو حسن و جمال میں شہرہ آفاق تھی اپنے نکاح میں لاویں مگر باپ دختر منظور نہیں کرتا تھا اور نیت تھی کہ کسی خاندان بزرگ مشایخ یا سادات میں دیوے اسلئے باپ دختر نے سید محمد میر کو دینا دختر کا منظور کیا اور نکاح دختر آپ کے ساتھ کر دیا شیخ اشرف نے باستماع ایں حال بحضور عالمگیر بادشاہ عذر ناطہ دختر کیا اور حسب الحکم بادشاہ سید میر دہلی تشریف لائے اور بیرون شہر خیمہ زن ہوئے ایک شخص مریدان آپ کی سی حاضر ہوا اور عرض کی کہ بادشاہ بپاس خاطر شیخ اشرف آپ کے حق میں دوسرا ارادہ رکھتا ہے جو شایان آپ کے نہیں ہے اسلئے ڈرتا ہوں اگر اجازت ہووے تو کار بادشاہ اسی رات میں تمام کر دیا جاوے۔ آپ نے فرمایا بادشاہ پاسبان خلق خدا ہے یقین ہے کہ حق سے درگذر نہیں کریگا اگر تجاوز کیا تو خدا سے سپنے چاہا ہے کہ بچاوے اوسکے دوسرا شخص مقرر ہو۔ بادشاہ کو خبر تشریف آوری محمد میر صاحب ہوئی اوسیر بادشاہ نے شیخ اشرف مدعیکو فرمایا کہ آج سے شہر کے باہر جہاں خیمہ سید محمد میر کا ہے تم بھی اپنا خیمہ لیجاؤ اور تا انفصال مقدمہ کے بلا طلب حاضر حضور نہ ہو کہ حکم شریعت میں رعایت داری کسی کی مصاحبان سے نہ ہوگی۔ شیخ اشرف بسبب انتقال مقام کہ سبب ہتک عزت و بے آبروئی تھا دعویٰ نسبت ناطہ سے دست بردار ہو گیا اور حضرت محمد میر مظفر و منصور واپس وطن کو تشریف لائے۔ |
| ایضاً | حضرت عبید اللہ بھاکری بن عبید القادر بھاکری | | ۹ رمضان سنہ ۱۰۹۰ھ | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند و خلیفہ حضرت سید عبد القادر بھاکری ہیں حد سے زیادہ بزرگ و زاہد و متقی و عالم و مستجاب الدعوات تھے آپکا دم مبارک شفاء بیماران کی لئے اکثیر |

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | ولادت | وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار قادریہ | حضرت سید جان محمد حضوری بن شاہ نور بن سید محمود حضوری | | سنہ ۱۰۶۵ ہجری | لاہور متصل موضع گڑھی شاہو لان | حدیقۃ الاولیا | آپکے جد بزرگوار سید محمود نے کوہ غور سے مراجعت کرکے لاہور میں سکونت اختیار کی تھی آپ نے تربیت و تکمیل طریقت کو اپنے والد اور جد امجد سے پایا تھا اور اونکی وفات کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید شمس الدین حضوری بن سید جان محمد حضوری | | ۲۱ شوال روز جمعہ سنہ ۱۱۰۱ھ | لاہور بروضہ پدر خود | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود ہیں از عہد سید محمود حضوری تا عہد آپکی کرامت رسول نمائی تا چار پشت خاندان ان حضرات میں قایم رہی صدہا طالبان دیدار حضرت رسول اللہ صلعم سے حسب دلخواہ مشرف زیارت ہوئے |
| ایضاً | حضرت سید اسمعیل ابن ابدال | | سنہ ۹۹۴ ہجری | قلعہ لاہور | خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار | آپکا سلسلہ نسبی بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید الآفاق عبد الرزاق بن غوث الثقلین حضرت محبوب سبحانی پہنچتا ہے سب سے اول ہندوستان میں رونق افروز آپ ہی کے بزرگان ہوئے تھے اس سے پہلے اولاد حضرت |

غوث الاعظم سے کسی نے ہندوستان کیطرف رجوع نہیں کیا تھا اور آپ کی ذات بابرکات سے بہت لوگ فیض یاب ہو کر درجہ کمال کو پہونچے ہیں چنانچہ خلفاء کاملین آپ کے سے شیخ محمد حسن شیخ امان پانی پتی و شیخ عبد الرزاق جھنجانہ ہیں۔ ان صاحبوں نے فیض عام سلسلہ قادریہ چشتیہ پایا ہے جسکا ذکر اپنے موقع پر آوے گا۔

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | ولادت | وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید اللہ بخش گیلانی بن سید محمد بن زین العابدین | | سنہ ۹۹۴ ہجری | ملک بنگالہ | خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار | آپکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی بحضرت عبد القادر ثانی پہونچتا ہے۔ آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ رونق افروز لاہور ہوئے تھے اور اپنے وقت میں مقتدائے عالم تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ خضر سیوستانی قادری | | سنہ ۹۹۴ ہجری از روئے خزینۃ الاصفیا | سیوستان جسکو سیستان بھی کہتے ہیں۔ | خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا | آپ کوہ سیوستان میں سکونت رکھتے تھے دنیا سے کوئی مال اپنے پاس نہیں رکھتے تھے اور ہمیشہ گورستان میں تنہا رہ کر یاد الٰہی کیا کرتے تھے اور نباتات صحرائی سے بقدر سد رمق کھا لیا کرتے تھے اور کبھی روٹی تنور میں پکا لیتے جو پتھر کا بنا ہوا تھا اور اوسی میں بیٹھکر عبادت کرتے تھے جانوران |

وحشیان جنگل ہمدم و جلیس آپکے تھے اور موسم گرمی میں اوپر پتھر کے کہ مقابل تنور رکھا ہوا تھا عبادت کیا کرتے تھے اور وہ پتھر کبھی گرمی سورج سے گرم نہیں ہوتا تھا۔ صاحب سفینۃ الاولیا سے منقول ہے کہ ایکروز حاکم سیستان واسطے زیارت کے آپ کے حضور حاضر ہوا اور اسوقت آپ دھوپ میں پتھر پر بیٹھکر مراقبہ کررہے تھے اوسنے نزدیک آپ کے پہنچکر اپنا سایہ آپ پر ڈالا شیخ نے دریافت کرکے سر اوٹھا کر پوچھا تو کون ہے اور اس ویرانہ میں آنے کی کیا غرض ہے۔ کہا زیارت کے لئے آیا ہوں اور مطلب یہ ہے کہ کوئی خدمت مجھے فرمادیں کہ اوسکے انجام دینے میں سعادت دارین حاصل کروں فرمایا میں کوئی خدمت آپکے تعلق کی نہیں رکھتا حاکم مذکور بہت مصر ہوا فرمایا کہ اگر منظور ہو تو کہوں کہ خدمت پہلے یہ ہے کہ اپنا سایہ میرے سر سے اوٹھالو اور جہاں سے آئے ہو چلے جاؤ کہ جسپر سایہ الٰہی ہو وہ کسی دوسرے سایہ کی حاجت نہیں رکھتا

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | ولادت | وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید میر میران بن سید مبارک حقانی گیلانی۔ | | سنہ ۹۸۶ ہجری | لاہور فوق گورستان میانی | خزینۃ الاصفیا | آپ نے خرقہ خلافت و ارادت اپنے پدر بزرگوار سے پایا تھا اور بالآخر اوچ سے لاہور تشریف لائے اور بڑی قبولیت حاصل کی اور رہنمائے خلق رہے۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانواده | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا، قادریہ | حضرت سید شاہ نور حضوری بن سید محمود حضوری | | سنہ ۹۹۷ ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا شجرہ سادات حضوری | آپ نے خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سے پایا اور لاہور میں سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہوئے اور کرامت رسول نمائی شل پدر پدر بزرگوار آپ سے جاری تھی۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبدالوہاب بھاکری | | سنہ ۹۹۸ ہجری | | خزینۃ الاصفیا | آپ نے اپنے والد بزرگوار سے بیعت حاصل کی اور سجادہ نشین والد خود ہوکر رہنمائے خلق رہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید جیون معروف سید عبدالقادر ثالث | | سنہ ۱۰۲۲ھ یا سنہ ۱۰۲۱ھ | لاہور روضہ حضرت شاہ چراغ | ایضاً | آپ نے درجہ خلافت اپنے والد بزرگوار حضرت سید محمد غوث بالاپیر سے پایا تھا بعد وفات اونکے شہر لاہور گذر لنگرخاں میں سکونت اختیار کی اور محلہ نوآباد موسوم بہ رسول پورہ آباد کیا۔ |
| ایضاً | حضرت پیر عزیز الدین لاہوری معروف پیر عزیز فرنگ | | سنہ ۱۰۲۳ھ بعہد جہانگیر بادشاہ | فرنگ علاقہ لاہور | ایضاً | آپ مشایخان کامل اور علماء اہل دل سے تھے اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت میں ولایت غور سے لاہور تشریف لائے اور چونکہ آپ قوم فرنگ مغلان سے تھے اسلئے باہر شہر کے ایک محلہ بنام فرنگ آباد کیا جو ابتک آباد ہے اور موضع فرنگ کے نام سے مشہور ہے آپکی اولاد وہاں آباد ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ موسیٰ قادری معروف موسیٰ کھوکر | | ۵ محرم روز پنجشنبہ سنہ ۱۰۲۵ھ | میران لاہور بجانب جنوب | ایضاً | آپ خرقہ ارادت حضرت شیخ بہلول قادری سے رکھتے ہیں اور شیخ حسین لاہوری سے آپکو محبت اور عشق تھا حالت سماع میں وجد اور حالت کیا کرتے تھے نقل ہے شیخ موسیٰ کی ایک دختر تھی جو آپ نے بحضرت شاہ مقیم حجرہ والہ منسوب کردی تھی جب وقت شادی نزدیک آیا تو آپ نے حالت غریبی وتنگی گذران کا اظہار حضرت شیخ حسین کو لکھا حضرت موصوف نے ایک دیگ گلی پاس شیخ بھیجکر فرمایا کہ از قسم نقد وجنس جو کچھ کہ مطلوب ہو اس دیگ سے طلب کریں انشاء اللہ جو کچھ طلب کریں گے وہ اس سے پاویں گے چنانچہ وقت ضرورت ایسا ہی ہوا۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبدالوہاب گیلانی | | سنہ ۱۰۳۷ ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام اولیائے کرام سے ہیں و ترتیب و تکمیل آپ نے سید عبدالقادر ثالث گیلانی بن سید محمد غوث بالاپیر سے پائی اور لاہور میں بہت مخلوق آپکے حلقہ ارادت میں داخل ہوئی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبداللہ بغشی بن سید عمر ابن سید حسن جیلی | | سنہ ۱۰۳۷ ہجری | موضع بہٹ برکنار دریائے جمن | خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیاء | آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپ بارہ برس کی عمر میں بغداد سے ہندوستان میں آئے اور موضع بہٹ توابع دہلی میں سکونت اختیار کی بہت مخلوق آپکی حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہیں ادنیٰ کرامت آپکی یہ ہے کہ جو کوئی چور یا رہزن باہر سے آپکے گھر میں ارادہ چوری کا آتا تھا نابینا یا مردہ |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوایان قادریہ | حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی | دہلی | ۲۳ ربیع الاول ۱۰۵۱ھ بقول دیگر ۱۳ جماد الثانی ۱۰۵۳ھ | دہلی کہنہ مقبرہ متصل کنارہ تالاب شمسی | خزینۃ الاصفیا | آپ علم و زہد و ریاضت میں لاثانی تھے و عزیز فضلا و علماء عصر آپ اولا حضرت شیخ سید جلال الدین ابو الحسن موسوی پاک شہید گیلانی کے مرید ہوئے بعد ازاں بصحبت شیخ عبدالوہاب مرتضیٰ خلیفہ شیخ علی متقی مستفید ہوئے اور خرقہ تبرک پایا شریعت و طریقت اور حقیقت میں مقتدائے وقت تھے علی الخصوص علم حدیث و تفسیر میں نہایت درجہ کا غلو تھا آپکی تصانیف بہت ہیں چنانچہ شرح مشکوٰت عربی و فارسی۔ صراط المستقیم۔ و اخبار الاخیار و شرح فتوح الغیب و جذب القلوب الی دیار المحبوب و شرح سفر السعادت وغیرہ رسایل در |

علم تصوف و سلوک اور چونکہ عہد حضرت جہانگیر بادشاہ ہند میں قبولیت تامہ رکھتے تھے اکثر حاجات فقرا و مساکین کے کاربراری فرمایا کرتے تھے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی معاصر آپ کے تھے اور حضرت شیخ عبدالحق اونکے منکروں سے مکتوبات شیخ احمد پر بہت اعتراض کئے اور لکھے اور باہم سوال جواب بہت کچھ ہوئے چنانچہ کتاب معارج الولایت میں مفصل مذکور ہے آخر ہر دو بزرگوں میں صفائی کلی ہو گئی تھی۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شاہ رستم غازی لاہوری | | ۱۰۶۰ھ ہجری | لاہور متصل باغ زیب النسا بیگم جو اسوقت موضع کوٹہ | خزینۃ الاصفیا [illegible] | آپکی ارادت سلسلہ قادریہ میں شاہ عبدالخالق سے تھی اور اونکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید عبدالرزاق خلف الصدق حضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے اور دختر حضرت شاہ جہاں بادشاہ مسمات زیب النسا مرید و خادمہ آپکی تھی اور علوم ظاہری میں بھی دعویٰ شاگردی آپ سے رکھتی تھی بیگم موصوف نے ہرچند چاہا کہ شاہ رستم |

غازی نقد یا جنس یا جاگیر قبول فرما دیں آپ نے قبول نہیں فرمائی اور ہمیشہ کفار کے ساتھ جنگ و جدل میں مصروف رہتے تھے اور داد مردانگی دیا کرتے تھے اسیوجہ سے غازی کے نام سے آپکی شہرت تھی۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید عبداللہ شاہ گیلانی پیر روڑانوالہ | | ۱۰۶۵ھ ۱۱ ربیع الثانی ۱۱۴۱ھ | لاہور [illegible] | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام گیلانی سے ہیں آپکی یہ کرامت ابتک جاری ہے کہ جس کسیکو بیماری تپ لاحق ہووے سنگریزہ آپکی قبر سے لیکر اور رشتہ ریسمان سے باندھ کر گلے بیمار میں لٹکا دیں اوسکی برکت سے تپ جاتا رہتا ہے اور جب بیمار اچھا ہوجاوے تو سنگریزہ مذکور بمزار |

حضرت پر پہنچا دیتے ہیں اور مٹھی روٹی بطور ہدیہ شکرانہ لیجاکر بعد فاتحہ مسکین فقرا کو تقسیم کر دیا کرتے ہیں۔

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید عبدالرزاق معروف شاہ چراغ قادری لاہوری بن سید عبدالوہاب۔ | | ۲۲ ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ از روضۃ الاصفیا | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید محمد غوث اوچی جلبی گیلانی پہنچتا ہے آپ مشایخ قادریہ سے بڑے بزرگ صاحب عبادت و ریاضت و زہد و تقویٰ و جامع علوم ظاہری و باطنی تھے جس روز آپ پیدا ہوئے آپکے والد بزرگوار نے فرمایا کہ یہ فرزند ہمارے گھر کا |

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ایک چراغ پیدا ہوا ہے جس سے تمام خاندان روشن ہوگا اسلئے آپکا نام شاہ چراغ موسوم ہوا شاہجہان بادشاہ کمال معتقد آپ کے تھے ہر چند چاہا کہ ایک اپنی لڑکی اونکو یا اون کے فرزند سید مصطفےٰ کے ساتھ منسوب کریں مگر آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ |
| پیشوا قادریہ | حضرت محمد صالح اکبرآبادی قادری لقب شیخ الشیوخ | | ۲۳ ماہ ذیقعدہ روز جمعہ ۱۰۶۷ھ | اکبرآباد یعنی آگرہ | خزینۃ الاصفیا | آپ اکابر مشائخ اور واقف امور شریعت و طریقت تھے اور سکر و جذب عشق و محبت اور قناعت اور صبر و توکل میں لاثانی تھے بہت مخلوق آپکی حلقہ ارادت میں داخل ہوئی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حاجی عبدالجمیل | | ۱۰۸۲ھ بعہد سلطنت اورنگ زیب | لاہور متصل روضہ قدم رسول | ایضاً | آپ اعظم خلفائے خاندان قادریہ سے ہیں آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ رنگ اللہ ولی اور وہ مرید شیخ مادھو اور وہ مرید شیخ حسین لاہوری ہیں آپ نے روضہ عالیہ قدم مبارک حضرت رسول صلعم لاہور باہر دہلی دروازہ کی تعمیر کرایا تھا یہ قدم مبارک آپکی چند پشت میں دست بدست چلا آتا تھا اوسکو رکھکر آپ نے گنبد عالی تیار کرایا تھا کتبہ اسکا گنبد مذکور پر یہ لکھا ہوا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت میر محمد افضل خدانما | | غرہ ربیع الاول ۱۱۰۶ھ | شاہجہان آباد دہلی | برکات الاولیا بحوالہ رسالہ تذکرۃ الاولیا | آپ بڑے بزرگ عارف کامل شیخ عصر تھے آپکی نگاہ فیض و ارشاد سے ہزاروں آدمی مرتبہ ولایت کو پہنچے خاصہ دیکھنے کا آپکا خدانمائی ہے اور خاصہ سننے کا آپکا خدا آگاہی ہے تارک دنیا متوکل بے ریا عشق محبت میں یگانہ تھے۔ آپ دہلی میں بروسئے بادشاہی محل کے ایک جھونپڑی میں رہتے تھے اکثر درویشان صاحب حال و قال اور اطفال شب و روز آپکے پاس حاضر رہتے آپنے مجاہدہ ریاضت بہت کیا استغراق و جذب آپکے مزاج پر غالب تھا مسند ارشاد پر جلوس فرما ہوکر طالبان خدا کو ہدایت کرتے رہے اسلئے خدانما لقب پایا تجرید و تفرید میں ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ |
| پیشوا قادریہ احمدیہ | حضرت سیف اللہ رفاعی خلف سلطان سید عبدالرحیم رفاعی احمدآبادی۔ | | ۲ شوال ۱۱۰۶ ہجری | نادیر | برکات الاولیا بحوالہ سیرالاولیا | آپ مشاہیر سادات حسینی سے ہیں صاحب کشف و کرامات اور عجیب حالات رکھتے تھے رفاعیہ احمدیہ سے فیض باطنی پایا تمام کمالات و فیوضات و خرقہ خلافت اپنے والد ماجد سے حاصل کیا ساٹھ برس تک آپنے مسند ارشاد پر جلوس فرمایا آپ کے اجداد سے سید شریف سرمست سورت بندر اور سید اسحاق میں شاہ بینا شکستہ کفر وکینہ موضع جموسر میں سید ولی اللہ کمبایت میں اور سید علی موضع دہنی وغیرہ میں مشہور ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ علی معروف سانگری سلطان | | | قصبہ قندہار دکھن | برکات الاولیا بحوالہ پنج گنج | آپ فیض ارادت و بیعت سلسلہ رفاعیہ احمدیہ میں رکھتے تھے بارہ سال کامل آپ ریاضت شاقہ دولت آباد کے قلعہ میں کرتے رہے دوسرے سلسلوں کے بزرگان سے نعمت باطنی پائی ہے حاجت روا سے خلق تھے۔ |
| پیشوا قادریہ | حضرت شاہ فتح محمد کرانوی نام غیاث الدین بن مبارک۔ | انبالہ | ۲۹ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ | کرانہ | برکات الاولیا | آپ سید طہٰ قطب الدین قادری کے مرید و خلیفہ ہیں مدینہ طیبہ جاکر حضرت شیخ یحییٰ مدنی سے بھی خلافت فیض قادریہ حاصل کیا اور صحبت میں شاہ بدرالدین قادری برقع پوش کی جو مصر کے جنگل میں رہا کرتے تھے فیض باطنی اخذ کیا۔ |

| نام سلسلہ | نام حضرت سجادہ نشینان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | اور بعد او بہونچکر حضرت سید غوث الاعظم کی روح مبارک سے فیض و سیہ حاصل کیا اور سنہ ۱۰۸۱ ہجری میں بیعت بیت اللہ کر انہ تشریف لائی خانقاہ و مسجد تعمیر کی اور ارشاد و ہدایت |
| پیشواء قادریہ | حضرت شاہ برہان حسینی . | | سنہ ۱۰۸۳ ہجری | بیجاپور متصل مزار شاہ ہاشم | برکات الاولیار | آپ مرید و خلیفہ اپنے جد امجد حضرت شاہ ہاشم علوی کے ہیں خوارقات تصرفات ظاہری و باطنی میں مشہور و معروف تھے اور ہر دم کو دم واپس سمجھتے تھے بقول شاعر ؎ غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش ٭ شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود ٭ برخیزید |
| | | | | | | یعنی آپنے رحلت فرمائی کہتے ہیں کہ اوس روز آفتاب نہیں نکلا سب حیران تھے جب دوسرے روز سورج نکلا تو سمجھے کہ حضرت قطب وقت تھے اسلئے ایسا ہوا کہ باوجود مطلع صاف ہونے کے سورج نہیں دکھائی دیا۔ آپکی نعش کو بیجاپور لائے اور تین بار نماز جنازہ پڑھی گئی۔ |
| پیشوا اولاد و سرشتہ ہاشم شاہی | حضرت حاجی محمد ہاشم گیلانی | | ۷۔ محرم روز جمعہ سنہ ۱۰۸۷ ھ | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام گیلانی و کبرای مشائخ قادریہ سے ہیں آپکی نسبت آبائی بچند واسطہ درمیانی سید محمد غوث اوچی گیلانی پہونچتی ہے بارہ برس سیر و سیاحت ملک عرب و عجم و شام و عراق میں گذرانے اور حلب میں جاکر زیارت مزار سید شمس الدین محمد |
| | | | | | | حلبی جد بزرگوار خود سے مشرف ہوے بعدہ لاہور میں آکر سکونت اختیار کی اور رہنمائے خلق رہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید جعفر بن محمد ہاشم | روز پنجشنبہ ۱۹ جماد الثانی۔ سنہ ۱۰۴۱ ھ | روز شنبہ ۹۔ رجب سنہ ۱۱۰۷ ھ عمر ۶۶ سال | بیرون شہر لاہور تکیہ ابنلی والہ | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار تھے۔ اپنے وقت میں یکتائے زمانہ نجابت و شرافت و کرامت میں تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید محمد فاضل متوکل بن سید محمد ہاشم گیلانی۔ | | ۲۰۔ ذالحجہ سنہ ۱۱۱۲ ہجری | بیرون لاہور متصل خانقاہ سید اسمعیل محدث | ایضاً شجرۃ الانوار | آپ خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہیں جسوقت کہ آپکے والد حج کعبۃ اللہ کو جانے لگے تو اونہوں نے نصیحت کی تھی کہ لے نور العین کوچہ و بازار گردی کو موقوف رکھنا اور رات دن اپنے گھر میں عبادت الٰہی میں مصروف رہنا چنانچہ آپنے ویساہی کیا یہانتک کہ بعد مرگ آپکا جنازہ گھر سے نکلا اور خود زندگی میں گھر سے باہر نہ نکلے۔ |
| | | | | | | صاحب شجرۃ الانوار لکھتے ہیں کہ آپ کتاب جواہر خمسہ اپنے پاس رکھتے تھے اور وقت فراغت مطالعہ کیا کرتے حضرت عالمگیر بادشاہ آپکے ارادت مندوں سے تھے چند بار بادشاہ نے حاضر ہوکر نقد و جنس و جاگیر پیشکش کی مگر آپ نے قبول نہیں فرمائی۔ |
| ایضاً | حضرت سید عمر بن سید ہاشم گیلانی | سنہ ۱۰۳۱ ہجری | ۱۶۔ شعبان روز یکشنبہ سنہ ۱۱۱۵ ھ | لاہور | خزینۃ الاسرار | آپ فرزند و خلیفہ اعظم پدر بزرگوار خود ہیں آپکا ایک رسالہ علم سلوک قادریہ میں ہے کہ اگر طالب اوسپر عمل کرے تو مطلب و مقصد حاصل ہو اور عقائد اہل سنت میں بھی ایک کتاب آپکی ہے کہ کسیکو جائے اعتراض نہیں ہے۔ |
| ایضاً . . | حضرت سید عبد الحکیم گیلانی | سنہ ۱۰۳۱ ھ بعہد جہانگیر بادشاہ | ۹ رجب سنہ ۱۱۰۸ ھ عمر ۷۷ سال | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپکے جد امجد ایران سے ہند میں تشریف لائے تھے آپنے درجہ خلافت شیخ عبد اللہ مرید شاہ فیروز جنکا سلسلہ خلافت بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے حاصل کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت سید حسن پشاوری گیلانی بن سید عبد اللہ | | سنہ ۱۰۱۵ ہجری | . پشاور | . خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود سید عبد اللہ ہیں آپکے جد بزرگوار سید محمود اول بغداد سے ملک ٹھٹھہ میں تشریف لائے تھے جب انہوں نے وفات پائی تو اونکے پسر سید عبد اللہ پشاور تشریف لیگئے تھے نسبت آبائی آپکی بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتی ہے |

| نام خانوادہ | نام معہ حسب خانوادہ | سنہ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ | حضرت شاہ درگاہی قادری لاہوری | | سنہ ۱۱۲۲ ہجری | لاہور متصل چاہ پانی داتیاوالہ | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت سید عبدالرزاق شاہ چراغ گیلانی ہیں آپ ستگہرہ سے ہمراہ اپنے پیر کے لاہور آئے تھے آپنے چشتیہ صابریہ سے بھی فیض حاصل کیا ہے نقل ہے خانقاہ آپکی ایک زمیندار کا چاہ تھا اوسنے عرض کیا کہ میرا لڑکا بعلت قبل کی قسم پانی دانہ بیمار ہے دعا فرمائے کہ صحت ہو جاوے وقت خوش تھا آپنے فرمایا لڑکے کو اپنے چاہ میں غسل دلاؤ اچھا ہو جائیگا بلکہ میں نے خدا سے چاہا ہے کہ تا قیامت جو کوئی اپنے لڑکے کو بعلت پانی دانہ بیمار ہو اس چاہ میں غسل کرائیگا شفا پاوے گا چنانچہ ہر اتوار بہت خلقت لڑکوں کو لیکر غسل دلاتی ہے اور شفا ہوتی ہے اور بعضے بعد غسل دلانے کے میٹھی روٹی یا نمکین حاضرین کو تقسیم کرتے ہیں اور چاہ مذکور بچاہ پانی داتیاوالہ مشہور ہے کہ درمیان موضع مزنگ لاہور متصل مزار سید اسمٰعیل محدث ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید نور محمد بن سید محمد امیر | سنہ ۳ھ | ۱۹ ذوالحجہ سنہ ۱۱۲۶ھ ۷۴ سال | حجرہ شاہ مقیم | خزینۃ الاصفیا و سراج الاولیا | آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار تھے آپ ولی مادرزاد تھے صاحب سراج الاولیا لکھتے ہیں آپنے خود فرمایا تھا کہ ایام طفولیت میں پہلا سیپارہ جسوقت پڑھنے لگا ہوں معانی قرآن شریف مجھپر عیاں ہوجاتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد الوہاب بن سید بدرالدین ابن جان محمد حضوری | | ۲۱ شوال سنہ ۱۱۳۱ ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام و مشائخ ذوالکرام سے تھے اور لاہور میں بہدایت خلق مشغول رہتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید احمد شیخ الہند گیلانی | | سنہ ۱۱۳۶ ہجری | کوٹلہ متصل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ | ایضاً | آپ عظماء مشائخ قادریہ ہیں عرب سے ہند میں تشریف لاکر قریب وزیرآباد ملک پنجاب میں ایک گاؤں بنام کوٹلہ آباد کیا آپکا نسب ابای بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے بہمراہی شیخ عبدالکریم عباسی سکھان پنجاب کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش کیا آپکی اولاد خانپور درمیان کوہستان فیمابین ملک کشمیر رہتی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید بدرالدین گیلانی بن سید علی ابن حاجی سید محمد ہاشم | لاہور | سنہ ۱۱۳۰ھ یا سنہ ۱۱۳۶ھ | لاہور | ایضاً | آپ اپنے وقت کے ولی اور فاضل متبحر اور زاہد متوکل تھے درس و وعظ میں مصروف رہا کرتے گذران قلندرانہ و سخن بیباکانہ رکھتے تھے محمد معزالدین بہادر شاہ بن عالمگیر بادشاہ ایک لاکھ روپیہ نقد اور چند قطعہ زمین بوجہ جاگیر نذر گذرانی آپنے قبول نہیں فرمائی |
| ایضاً | حضرت سید عبداللہ بھاکری بن سید عبدالقادر بھاکری | | ۹ شعبان یا محرم سنہ ۱۰۹ھ | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار کے ہیں آپکی ذات بابرکات واسطے شفائے بیماران حکم اکسیر اعظم رکھتے تھے۔ جو مریض آپکے حضور حاضر ہوتا شفائے کامل پاتا اور آپکی دعا بحق بے اولادان مستجاب تھی صدہا بے اولاد آپکی دعا سے اولادوالے ہوئے |
| ایضاً | حضرت سید حاجی عبداللہ گیلانی بن شیخ اسمٰعیل ابن سید قاسم | | ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۱۴۱ھ | لاہور | ایضاً | آپ بزرگ ترین مشائخ لاہور سے ہیں نواب زکریا خان ناظم لاہور معہ امرائے مصاحبین خود معتقد اور مرید تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد غوث گیلانی بن سید حسن پشاوری | | سنہ ۱۱۵۲ ہجری | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہیں آپنے قریباً تمام ہندوستان میں سیر و سیاحت کی اور بہت اولیاء اللہ سے فیض پایا چنانچہ شاہ میراں بھیکہ چشتی و عبدالغفور |

| | | | | | | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | نقشبندیہ وخلفائے حاجی محمد نوشاہ گنج بخش کی خدمت میں فیض حاصل کیا۔ نقل ہے کہ جب راجہ رنجیت سنگھ والئے ملک پنجاب کی وفات کے بعد اوس کا پسر کھڑک سنگھ بر سر حکومت لاہور ہوا تو اوسکے پسر نونہال سنگھ نے جو با اختیار حاکم تھا حکم دیا کہ لاہور کی فصیل کے باہر چار ہزار قدم تک زمین صاف کر کے چاروں طرف شہر کے میدان پڑ بنایا جاوے چنانچہ اس کام پر دار وسہ نوشگی مقرر ہوا اور اوسنے مکانات گرائے اور درخت کٹوانے شروع کئے اور جس روز آپکے مزار کی چار دیواری گرائی تو اوسی روز کھڑک سنگھ مر گیا اور نونہال سنگھ جب اوسکی نعش جلا کر آیا تو سامی کی توپوں کے نیچے قلعہ کے دروازے کا ایک پتھر جدا ہو کر نونہال سنگھ کے سر پر گرا اور اوسکے صدمہ سے وہ بھی مر گیا اور اوسکی والدہ رانی چند کور نے خوف زدہ ہو کر حکم دیا کہ مزار آپکا نہ گرایا جاوے چنانچہ گرا ہوا حصہ دوبارہ تعمیر کرایا گیا۔ آپ نے روح پر فتوح حضرت میاں میر سے فیض اویسیہ بھی حاصل کیا تھا۔ |
| پیشوائے قادریہ | سید عبد القادر معروف شاہ گدا گیلانی بن سید عمر ابن حاجی محمد | دوم ذالحجہ روز جمعہ سنہ ۱۰۶۳ھ | سنہ ۱۱۵۲ھ عمر ۹۰ سال | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ نے اول بچپن میں سید عبد اللہ مکی سے فیض حاصل کیا اور سید عبد اللہ نے وقت روانگی بیت اللہ شریف کے آپکو بنا بر تکمیل پیر دستگیر سید عبد الرحمن کیا بعد وفات اونکی آپ نے خدمت میں سید محمد بن سید علاؤ الدین حسنی لاہوری حاضر ہو کر سند جواہر خمسہ سراج السالکین و علم جفر و تکسیر وغیرہ حاصل کی جنکا مزار کا عدلی (مادہ تاریخ وفات از شجرۃ الانوار: آہ رفت از دار دنیا قطب عہد) لاہور میں بسید میر مشہور ہے اور وہ حضرت مرید وشاگرد شاہ محمد غوث گوالیاری صاحب جواہر خمسہ تھے اور فن طبابت آپ نے شاہ عبد الرسول زنجانی لاہوری سے اور سند علوم حدیث و تفسیر و فقہ از حال باکمال خود سید اسمعیل گیلانی بن قاسم حاصل کی اور خرقہ خلافت خاندان قادریہ اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا تھا کشف الاسرار خورد کشف الاسرار بزرگ آپکی تصانیف و تالیف سے ہیں و رسالہ اسرار الکتمانی علم حقایق و دقایق میں آپ ہی کا تصنیف ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد سلطان لاہوری معروف مرگ نینی | | ۹ شوال سنہ ۱۱۵۸ ہجری | لاہور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ شیخ سیدی شاہ کے خاندان قادریہ میں ہیں جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی حضرت شاہ قمیص گیلانی کو پہنچتا ہے اور جوکہ دونوں آنکھیں آپکی بہت خوبصورت مشابہ چشم آہو تھی اسلئے آپ کے پیر نے بخطاب مرگ نینی مخاطب کیا تھا آپ مجذوب سالک و سالک مجذوب صاحب جذب و سکر و عشق و محبت تھی۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ حسین بن سید نور محمد ابن شاہ امیر | | ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۲ھ | حجرہ شریف | خزینۃ الاصفیا | آپ عظام مشایخ قادریہ سے ہیں آپکے خوارق و عادات اور کرامات بہت ہیں مگر یہ مختصر گنجایش نہیں رکھتا کہ پورے حالات قلمبند کئے جاویں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد عظیم قادری۔ | | سنہ ۱۱۸۱ ہجری | کوٹ بیگم متصل لاہور | ایضاً | آپ اولاد حضرت شاہ مقیم محکم الدین صاحب حجرہ ہیں لاہور سے باہر دریا راوی کے پار بمقام موضع کوٹ بیگم آپ نے سکونت اختیار کی تھی اور طالبان حق کو واصل بحق کرتے تھے آپ کے وقت میں لوٹ مار افغانان کابلی لاہور میں ہوئی زمینداران کوٹ بیگم نے آپ کے حضور آنکر عرض کی کہ سکنائے لاہور اور گرد نواح کے بخوف لوٹ افغانوں کے مال متاع و متعلقان خود کو لیکر فرار ہوئے جاتے ہیں ہمارے واسطے کیا حکم ہے آپ نے ارشاد کیا کہ جو کوئی کوٹ بیگم میں آویگا امن سے رہیگا بہت مخلوق کوٹ بیگم میں آنکر جمع ہوئی افغانان نے لاہور اور گرد کے نواح کو لوٹا مگر کسی نے کوٹ بیگم کیطرف افغانوں سے موہنہ نہیں کیا۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ سردار قادری | | سنہ ۱۱۹۲ ہجری | بابک وال بفاصلہ چھ کوس | ایضاً | آپ مریدان کاملین صاحب حال قادری سے ہیں اور اونہوں نے نعمت ولایت و خرقہ خلافت حضرت شاہ میر سجادہ نشین حجرہ سے پائی تھی اور بنام صاحب کلاں شہرت رکھتے تھے بعد وفات پیر موصوف خود سجادہ نشین مسند نشین ہوئے۔ وقت لوٹ کھسوٹ احمد شاہ درانی زمینداران بابک وال وغیرہ دیہات قرب و جوار کے مردان |

| [illegible] | نام مقتدایان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | حضرت کے حضور حاضر ہوکر استمداد دعا و طالب امن ہوئے آپ نے چادر اپنی اونکو عطا فرمائی اور کہا کہ جس گانو کو امان میں رکھنا منظور ہو اوسکے گرداگرد یہہ چادر ہمارے پہراؤ امن رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ |
| پیشوا قادریہ | حضرت سید محمد شاہ رزاق گیلانی خلف شاہ محمد ہاشم برادر [illegible] | سنہ ۱۰۱۱ھ [illegible] | سنہ ۹۴ھ مادہ تاریخ خورشید دین | حجرہ شاہ مقیم [illegible] | خزینۃ الاصفیا اسرار الاولیا | آپکا اصلی نام میر محمد و لقب عبد الرزاق ہے آپ بڑے صاحب کشف و کرامات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ مصاحب خان خورد | لاہور | سنہ ۱۱۰۹ھ | موضع بابکوال | ایضاً | آپ خلفاء کاملین سید سردار شاہ سے ہیں بعد وفات اپنے پیر مرشد کے مسند نشین خلافت ہوکر بہدایت خلق مشغول رہے پانچسو شخص حافظ قران آپکی ذات سے مستفید ہوئے |
| ایضاً | حضرت شاہ صدر الدین بن سید محمد عبد الرزاق | سنہ ۱۱۲۸ ہجری | سنہ ۱۱۹۰ھ عمر ۶۲ سال | | ایضاً | آپ سادات عظام و مشایخ کرام سے اہل سخاوت و شجاعت و محبت تھے دکار سپاہ گری بہت شوق رکھتے تھے و بہ غزو پیکار کفار کمر بستہ رہا کرتے تھے اور کشف و کرامات میں مشہور تھے |
| ایضاً | حضرت سید سعد الدین بن سید عبد الرزاق حجروی | | سنہ ۱۱۵۰ھ | حجرہ | ایضاً اسرار الاولیا | آپ صاحب صدق و صفا و معدن جود و سخا و مخزن خلق و حیا تھے تمام عمر اپنی جہاد ظاہری و باطنی یعنے جہاد اکبر و اصغر میں بسر کی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ جان محمد قادری | لاہور | سنہ ۱۲۰۶ھ | بابکوال | ایضاً | آپ خلفائے نامدار مصاحب خان خورد سے ہیں بعد وفات پیر مرشد خود سجادہ مشیخت پر بیٹھکر بہدایت خلق مشغول رہے بسبب طوایف ملوکی و ضعف شاہان چغتائی کے چور و رہزنان نے ہر ایک جگہہ ہاتھ لوٹ کھسوٹ دراز کر رکھا تھا زمیندار بابکوال وغیرہ نے شکایت اس امر کی حضور میں کی آپ نے عصائے دستی دیکر فرمایا کہ اس چوب سے ہر چہار طرف دیہات اپنے کر خط کھینچدو انشاء اللہ اندر خط کے چور و غارتگران سے کوئی نہیں آویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد اللہ بلوچ لاہوری | لاہور | ۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۲ھ | مزنگ و اقعہ لاہور محلہ [illegible] | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ شیخ شرف الدین قادری پانی پتی ہیں جنکا سلسلہ ارادت بچہار واسطہ درمیانی بحضرت میانمیر لاہوری پہنچتا ہے۔ |
| ایضاً | شیخ محمود بن محمد عظیم قادری | | سنہ ۱۲۱۶ھ | حجرہ کوٹ بیگم | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ سید صدر الدین بن سید عبد الرزاق قادری صاحب حجرہ ہیں بڑے مجیب الدعوات تھے جسکے حق میں نیک و بد زبان سے نکالتے وہ ہوکر رہتا |
| ایضاً | حضرت سید شادی شاہ قادری لاہوری | لکھووال علاقہ گجرات پنجاب | سنہ ۱۲۲۱ھ اور یہی سال وفات شاہ عالم | لاہور [illegible] | ایضاً | آپ خانوادہ قادریہ میں بے نظیر فقیر تارک الدنیا ہوئے ہیں اول بمقام لکھووال ضلع گجرات پنجاب سکونت رکھتے تھے بعد ازاں باارادہ چلہ کشی مزار پرانوار حضرت علی مخدوم گنج بخش ہجویری لاہور میں آ کر رہے اور مردمان لاہور نے آپکے حلقہ ارادت میں آنکر راہ ہدایت |
| ایضاً | حضرت شاہ مزار قادری | کابل | سنہ ۱۲۲۵ ہجری | بابکوال | ایضاً | آپ اعظم خلفائے و شاگرد جان محمد قادری تھے نہایت بزرگ و عابد و زاہد قوم کے افغان تھے کابلی پیدائش اور سید صدر الدین مقیم شاہی سے بہی فیض کامل حاصل کیا ہے اور اپنی محنت سے قوت لا یموت پیدا کرتے تھے اجرت امروزہ کو فردا کے لئے نہیں چھوڑتے تھے سکونت شاہدرہ لاہور رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید علیشاہ قادری | احمد آباد | سنہ ۱۲۲۷ھ | لاہور جنگی چراغ شاہ | ایضاً | آپکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپکا مزار جنگی شاہ چراغ میں ہے اور وہ سجادہ نشین آپکے تھے۔ |

| نام خاندان | نام معہ مختصر نشان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار قادریہ | حضرت سید مزار علیشاہ شہید مقیم شاہی | سنہ ۱۱۹۲ھ | ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۵ھ عمر ۳۶ سال | حجرہ شاہ مقیم پنجاب ازامصار لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ جامع سیادت و شرافت و نجابت اور مخزن علم و حلم و زہد و تقوی تھے۔ آپکو صاحب سنگہ بیدی ساکن اونہ نے بیانا و شہید کیا تھا جو کہ قوم ہنود و سکھان کو بسبب کہنے اذان بآواز بلند وغیرہ ارکان مسلمانان حضرات حجرہ سے سخت عداوت دلی تھی اسلئے آپکو بیدی مذکور نے معہ چند کس ہمراہیان بمقام قلعہ |

اونہ قید کردیا اور بھاری زنجیروں سے باندہ دیا اسوجہ سے تمام ملک اور گروہ خدام وغیرہ میں بڑا شور و غل ہوا او منصوبہ کیا کہ کسیطرح حضرت کو قید سے رہا کرایا جاوے چودہری قادر بخش مرید حضرت نے مسمی سید سالو ہار کو قلعہ میں بھیجا کہ جسطرح ہو سکے محبوسان کی زنجیریں کاٹ کر نکال لاے دسویں ربیع الاول مقرر ہوئی کہ اوس رات کو سب مرید خیر خواہ حضرت چہڑائی کر کے سبکو نکال لائیں چنانچہ وقت مقررہ پر ایک مجمع کثیر زیر دیوار قلعہ پہنچ گیا سید لوہار نے بھی راتوں رات سبکی زنجیریں کاٹ ڈالیں مگر زنجیریں آپکی و سید ڈھولی شاہ برادر حقیقی حضرت اور ایک شخص دیگر کی کہ ایک ایک من وزن کی تھی کاٹنے نہ پایا تھا کہ صبح ہوگئی و محافظان قلعہ خبردار ہوگئے و بحالت ناچاری مجمع کثیر ہمراہیان حضرت کو چھوڑ کر واپس لے گئے اور ڈھولے شاہ نے معہ زنجیر گرا آپکو زیر دیوار قلعہ ڈالدیا جنکو گھوڑے پر رکھکر ایک مرید لے چلا راستہ میں گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ گھوڑے سے گر پڑے اور مرید مذکور بخوف سواران سکھان ڈھولی شاہ کو اوسی جگہہ چھوڑ کر چلا گیا وہ بہزار تکلیف ایک کھیت گندم میں جا چھپے مالک کھیت قوم کا سکھ تھا اوسنے رحم کھایا اور اپنے کندھوں پر ڈھولی شاہ کو چہڑا کر گھر لیگیا اوس سکھ کا ایک مسلمان شریک کھیتی تھا اوس سے یہہ حال ظاہر کیا اور صلاح کی کہ جب دن گذر جائے تو رات کو علاقہ صاحب سنگہ بیدی سے باہر کردیا جاوے لیکن اوس مسلمان نے بطمع مال دنیا صاحب سنگہ کو فورا جا کر خبر کردی اور سواران سکھہ نے حضرت ڈھولی شاہ اور اوس سکھہ کو معہ اوسکے فرزند کے پکڑ لیا اور پیش کردیا اور بیدی مذکور نے حضرت مزار علی شاہ اور ڈھولی شاہ اور دیگر ایک شخص ہمراہی کو قتل کرادیا اور سید آہنگر کے دونو ہاتھ کٹوا دیے اور روشن نام کے مسلمان بیدین کو بہت کچھہ دیا اور جو کچھہ مال و متاع و زمین سکھہ مذکور کی تھی وہ سب

| نام خاندان | نام معہ مختصر نشان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شاہ اعظم ابو حامد محمد حسن تخلص خیالی بن حسن طاہر | | ۲۷ رجب سنہ ۹۴۴ھ ہجری | دہلی کہنہ زیر مسجد منڈل | اخبار الاخیار | آپکی اصل نسبت منجانب پدر بزرگوار خود سلسلہ چشتیہ ہے لیکن ارتباط آپکا سلسلہ قادریہ میں غالب تھا سالہا حرم محترم مدینہ منورہ میں مجاور رہے شیخ حاجی عبد الوہاب آپکو مدینہ منورہ سے وطن اصلی میں لائے اور اقامت آگرہ میں رکھی (زجاجتہ) |

جب آپ خلوت سے جلوت میں آتے ہندو خواہ مسلمان سے جسکی نظر آپ پر پڑتی تکبیر کہتا اور تعجب کرتا تھا۔ آپ شاعر بھی تھے اور شاہ خیالی کے لقب سے معروف تھے اور مصنف چند رسالہ آپکے کلمات طیبات کو ملاحظہ کرنا چاہو نواون کے مکتوبات کو کتاب اخبار الاخیار سے دیکھو۔ یہ غزل مشہور انکی ہے۔

غزل — مرز ہجر غمت را دل عشاق نشانہ ٭ خلقے بتو مشغول تو غائب ز میانہ ٭ گہہ معتکف دیر م و گہ ساکن مسجد ٭ یعنے کہ ترا میطلبم خانہ بخانہ ٭ مقصود من از کعبہ و بتخانہ تو بودے ٭ مقصود توئی کعبہ و بتخانہ بہانہ ٭ حاجی بہ رہ کعبہ و من طالب دیدار ٭ او خانہ ہمی خواہد و من صاحب خانہ ٭ تقصیر خیالی بامید کرم تست ٭ زیرا کہ گنہ را بہ ازیں نیست بہانہ۔

| نام خاندان | نام معہ مختصر نشان خاندان | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شاہ العالمین ابو عبد اللہ شاہ عبد الرزاق جھنجانوی۔ | سنہ ۸۸۶ ہجری | سنہ ۹۴۹ھ عمر ۶۳ سال | جھنجانہ | انوار العارفین | آپ نے اول شاہ اعظم ابو حامد خیالی سے تلقین پائی اور آپکو کلاہ و شجرہ قادریہ اونسے مرحمت ہوا اور اجازت سلسلہ سہروردیہ شطاریہ اویسیہ چشتیہ میں حاصل کی اوسکے بعد شیخ امیر محمد مودود لاری سے خرقہ خلافت قادریہ حاصل کیا بعد اوسکے سید اسمعیل سے خرقہ قادریہ لیا اور اوسیوقت میں حضرت راجی شاہ سید مانکپوری سے جامہ خلافت ملا اور اونہوں نے بخطاب فرزند آپکو مخاطب کرکے |

نوٹ دیکھو نوٹ صفحہ ۴۷

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ | حضرت شیخ محمد مودود لاری | | | پانی پت | اخبار الاخیار | آپ سے حضرت شیخ امان پانی پتی نے استفادہ علم توحید و تحقیق کتاب فصوص الحکم وغیرہ کیا تھا سنہ ۹۰۰ ہجری میں اس ملک میں آئے بہت مدت آگرہ میں اقامت رکھی بعد اوسکے شیخ امان پانی پتی کی محبت و رابطہ سے اخیر وقت پانی پت میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ امان پانی پتی یا شیخ امان اللہ پانی پتی عرف عبد الملک | | ۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۵۷ ہجری | ایضاً | اخبار الاخیار شاہ عبد الحق و اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو حامد محمد حسن خیالی ہیں آپکی کتب و رسایل بہت ہیں مسئلہ توحید میں بیان شافی رکھتے تھے اور فاش فرمایا کرتے تھے علم تصوف و توحید میں بہت کتابیں و رسایل ہیں آپکا مقولہ ہے سرمایہ درویشی دو چیز ہیں تہذیب اخلاق و محبت اہل بیت آنحضرت صلعم آپ شاگرد شیخ محمد محمود لاری ہیں قلندریہ مشرب میں بدو واسطہ درمیانی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی نسبت رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ فضل اللہ | | | دہلی | تاریخ حبیب اللہ | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ خیالی اور چچا شیخ عبد الحق دہلوی تھے عجب حال و طرفہ مقال رکھتے تھے اور ہمیشہ ذوق و وجد و سماع میں گذارتے تھے اور چونکہ اپنے بھائیوں میں منجھلے تھے اسلئے شیخ منجھو کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ سیف الدین ترک دہلی | | | ایضاً | ایضاً | آپکی ارادت سلسلہ قادریہ میں تھی اور صحبت شیخ امان پانی پتی سے بہرہ وافر اوٹھایا تھا شوق محبت و سوز و گداز میں درجہ عالی رکھتے تھے ظاہری نقیری پردہ مراتب درویشی و خدا پرستی کیا ہوا تھا کسیکو اوپر فقر و فنا و حالت اندرونی سے خبردار نہیں کرتے تھے آپ والد بزرگوار حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلی تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد فاضل بٹالوی | | ۱۴ ذالحجہ سنہ ۱۰۵۱ھ | بٹالہ ملک پنجاب | حدیقۃ الاولیا | آپ شیخ محمد فضل کلانوری کے مرید و خلیفہ تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی شیخ محمد طاہر لاہوری سے ملتا ہے ہزاروں روپیہ یومیہ آپکی خانقاہ پر خرچ ہوتا اور لنگر عام جاری رہتا تھا یہہ سب خرچ آپ خزانہ غیب سے دیا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ غلام عزیز قادری وایاں والہ | | سنہ ۱۱۶۰ ہجری | وایاں ضلع گجرات ملک پنجاب | ایضاً | آپ خاندان قادریہ میں نہایت عابد و زاہد و صاحب عشق و محبت و کشف و کرامات تھے آخری زمانہ میں اگر آپکو قطب وقت کہا جائے تو بجا ہے آپکی ذات بابرکات چشمہ فیض اور دریائے رحمت تھی جو کوئی آیا مقصد سے خالی نہیں گیا |
| ایضاً | حضرت سید عبد اللہ شاہ بغدادی | | ۱۴ محرم سنہ ۱۲۰۷ھ | رامپور اندرون احاطہ پختہ مسجد | انوار العارفین | آپ سجادہ نشین بغداد تھے آپکی نسبت باطن بچند واسطہ درمیانی سید عبد العزیز بغدادی فرزند حضرت غوث الاعظم پہنچتی ہے آپکا لڑکا مر گیا تھا اوسکی غم فراق میں آپنے سفر اختیار کیا اور اسپر کتان شاہجہان آباد جو اسوقت دہلی جدید کہلاتا ہے تشریف لائے۔ مولانا فخر الدین و مرزا مظہر جان جانان و ظفر علیشاہ و شاہ ابا دانی و میراں نانو و میر فتح علی نے کمال تعظیم و تکریم کرکے اونکی پالکی سواری کو اپنے کندھوں پر رکھا اور صاحب طریقہ اخوند فقیر صاحب بھی کہتے ہیں کہ ہمنے بھی پالکی شاہ بغدادی صاحب کی اپنے کندھوں پر رکھی تھی اور بغدادی صاحب نے ذکر مریدان اخوند صاحب سنکر فرمایا کہ اخوند بابا تمنے یہہ طرز حلقہ کی اہل طریقت ہماری سے لی ہے اور یہ انکا تصرف تھا کہ جس شہر یا قریہ میں آپ جاتی تھے رئیس و غریب اوس جگہہ کے پالکی آپکے کندھوں پر رکھکر لیجایا کرتے تھے اور نذرانہ پیش کیا کرتے تھے نواب فیض اللہ خاں رئیس رامپور متکلف اقامت اپنے شہر کے ہوئے اور ایک گانو آغا پور آپکو جاگیر دیا اور فتوحات غیبیہ بے انتہا علاوہ اسکے آپکو پہنچی تھی۔ |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا ار قادریہ | حضرت مولوی امجد علی بن مولوی سید محمد جعفری | | ۲۰ ربیع الاول ۱۲۲۳ھ رجب | اکبرآباد معروف آگرہ | انوار العارفین | آپ خلیفہ اعظم سید عبد الصمد بغدادی تھے اور نسب آپکا بچند واسطہ بمیانی السید اسحاق بن امام جعفر صادق پہنچتا ہے کہتے ہیں کہ بادشاہ حضرت محبوب سبحانی کے سید عبد اللہ بغدادی آپکی تعلیم کے لئے ہند میں تشریف لائے تھے<br>آپکی پیر و سید مظفر علی شاہ طریقہ قادریہ اپنے جد بزرگوار سے اور طریقہ چشتیہ نظامیہ حضرت شیخ نظام الدین فرزند حضرت مولوی نیاز احمد بریلوی سے حاصل کرکے تعلیم |
| ایضاً | حضرت حکیم سید نور الدین اکبرآبادی | | ۲۳ صفر ۱۲۷۰ھ | رامپور | ایضاً | آپ طریقہ قادریہ میں مرید و خلیفہ اپنے خسر مولوی امجد علی ہیں تواضع و فروتنی حد سے زیادہ تھی اور پابند اوقات رہتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید ظہیر علی شاہ بن حکیم سید نور الدین | | | ایضاً | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں اور سجادہ نشین ہو کر تلقین و تعلیم مریدوں میں مصروف رہے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ قطب | | ۳ جمادی الاول ۱۰۸۶ھ | مرادآباد کے شہر باہر | ایضاً | آپ صحیح النسب سادات سے سلسلہ قادریہ میں تھے افغانوں کی عہد میں شہر مرادآباد میں تشریف لائے تھے آپکے مزار کے قریب مسجد و چاہ تعمیر کرایا ہوا نواب عبد اللہ خاں کا |
| ایضاً | حضرت شاہ جمال اللہ بن محمد عاشق | | | | انوار العارفین بحوالہ تذکرہ حاجی رفیع الدین خاں | آپکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ بمیانی شاہ عبد الرزاق جھنجھانوی قادری پہنچتا ہے زہد بدرجہ غایت رکھتے تھے تمام عمر ایک وقت کھانا اپنے ہاتھ سے پکا کر کھاتے تھے اور مریدان و حاجتمندوں سے بقدر ضرورت مایحتاج لیلیا کرتے تھے تاکہ اونکو دنیا ذریعہ |
| ایضاً | حضرت جمال العارفین ابو البرکات شاہ محمد | | | [illegible] | انوار العارفین بحوالہ حاجی | آپ فرزند و خلیفہ جانشین شاہ العالمین ابو عبد اللہ شاہ عبد الرزاق ہیں اور مجاز و ماذون سلاسل قادریہ چشتیہ اور اویسیہ کے۔ |
| پیشوار قادریہ و سر سلسلہ صفویہ | حضرت شیخ رفیع الدین صفوی | شیراز | ۹۵۲ھ | آگرہ بخانہ خود | اخبار الاخیار | آپ جامع فضائل حسبیہ و نسبیہ تھے میر معین الدین صاحب تفسیر معینی و شیخ صفی الدین عبد الرحمن کہ اون کے سلسلہ کو سادات صفویہ کہتے ہیں آپکے اجداد کرام سے تھے اور مشائخ حدیث مولانا جلال الدین محمد دوانی جنکے سلسلہ کو سادات سلامیہ کہتے ہیں غالباً آپ کے اجداد سے ہیں جنہوں نے روضہ مقدسہ حضرت صلعم سے آواز جواب سلام سُنی تھی وہ بھی آپکے اجداد سے ہیں۔<br>بعض اجداد آپ کے حرمین الشریفین گئے اور بعہد سلطان سکندر گجرات سے دہلی میں آے اور بادشاہ موصوف کے اذن سے آگرہ میں اقامت فرمائی اب کوئی آپکی اولاد سے آگرہ میں نہیں ہے سلسلہ آپکا بالکل قطع ہو گیا۔ |
| پیشوا ار قادریہ | حضرت مخدوم شیخ بھکاری اسم شریف نظام الدین ہے لقب ہے حضرت قاری امیر سیف الدین۔ | ۸۸۹ھ | ۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ عمر ۹۲ سال | کاکوری مشہور قصبہ مضافات لکھنو | عمدۃ الصحائف مولوی عبد الکریم بحوالہ الکشف المتواری و زاد الآخرۃ | آپ اولاد امجاد محمد حنیفہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہیں چونکہ والدہ ماجدہ آپکی قبیلہ حنیفہ سے تھیں اسلئے آپ ملقب بلقب محمد حنیفہ کہلاتے ہیں قصبہ کاکوری میں حضرت کے والد بزرگوار نے استقامت اختیار فرمائی تھی آپکو بعالم رویا آنحضرت صلعم نے بشارت فرمائی تھی کہ تم کو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہو گی چنانچہ ویسا ہی ہوا اور وہ سات اشخاص یہ ہیں اول آپ کے اُستاد و الد ماجد قاری امیر سیف الدین ہیں جنسے علوم درسیہ علوم تفاسیر وغیرہ تحصیل کیا دوسرے ضیاء الدین |

٭ نوٹ یہہ نام صفحہ ۵۴ بعد نام حضرت شاہ العالمین ابو عبد اللہ شاہ عبد الرزاق جھنجھانوی ہونا چاہئے تھا۔

| [illegible] | نام مقتدایان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | محدث مدنی ۳- حاجی عبداللطیف ہراتی ۴- پیر بیعت حضرت سید ابراہیم ایرجی ۵- پیر طریقت وتکمیل وہدایت مشغولی ارسال غوثیہ و رفع کرنے نزاع وحدت وجود ووحدت شہود کے حافظ ابراہیم بن سید احمد ابن سید حسن ہیں اور دو بزرگوں یعنے حضرت غوث الاعظم وحضرت شہاب الدین سہروردی سے نسبت اویسی پہنچی ہے اور حضرت غوث الاعظم کو صاحب تحقیق ذوالجناحین کہتے ہیں جناح اول شیخ شہاب الدین اور جناح دوم محی الدین بن العربی خود حضرت غوث الاعظم نے فرمایا ہے کہ علم رسول صلعم کو مینے دو حصے کیا ایک حصہ شہاب الدین سہروردی کو دیا اور وہ علم شرایع واتباع سنت ہے اور دوسرا حصہ محی الدین عربی کو اور وہ علم حقایق اور معارف ہے کہ وہ ذات بحت تعالے شانہ سے متعلق ہے اور یہہ دونو علم یکجا نہیں ہوتے الا در بطن رسول صلعم کے۔ اور سید ابراہیم ایرجی نے آپکو فرمایا کہ دو چیز یعنی مشغولی ارسال غوثیہ اور دوسری مثال مُہری وکتبہ ضوابط اعتکاف کا مصلحتاً موقوف بردست مبارک مخدوم زادہ یعنے صاحبزادہ حافظ سید ابراہیم ہے کہ اوسکی تکمیل صاحبزادہ موصوف کے ہاتھ سے ہوگی۔ کہ اوسمیں ایک سِر ہے اور منتظر وقت رہو کہ کب وہ وارد ہند ہوتے ہیں آخر کار جہانسی میں اونکی خبر تشریف آوری سنکر معہ چند کس ہمراہیان کہ آپ وارد جہانسی ہوے اور قدمبوسی کے لئے صاحبزادہ صاحب کیخدمت میں حاضر آئے اونہوں نے ادراک صحیح اور نور فراست سے آپکو دریافت کرکے کمال جوش خاطر سے معانقہ فرمایا اور یہہ مصرعہ پڑھا مصرعہ یار در خانہ ومن گرد جہاں میگردم - اور استراحت کے لئے آپکے مکان تجویز فرمایا اور دوسرے دن بعد نماز صبح اور ورد وظایف کی تمام سرگذشت آپ سے دریافت فرمائی اور ارشاد کیا کہ عنقریب کالپی پہنچکر ایک مقام واسطے تمہارے اعتکاف کے مقرر کیا جائیگا اور پرداخت مشغولی ارسال غوثیہ کی اجازت دیجائے گی کیونکہ ضابطہ مقررہ واسطے اجازت اس مشغولی کے مشروط بشرایط اعتکاف ہے بالفعل تجدید ذکر پاس انفاس ضرور ہے اور کتاب لمعات قادری کے مطالعہ کے لئے عنایت فرمائی کہ اسکو دیکھا کرو اوسمیں اول ہی اسناد اسی مشغولی ارسال غوثیہ کے درج پاے- حضرت غوث الاعظم کو یہہ مشغولی حضرت خضر علیہ السلام سے پہنچی تھی اور فرمایا کہ کتاب عوالم المعالم جنیدی بھی دیکھی ہے عرض کیا کہ ہاں مطالعہ کیا ہے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب عوالم کو نہیں دیکھا اوسکو دریافت ہونا لمعات کا بہت دشوار ہے الحمدللہ کہ تمکو پہلے سے آگاہی ہے۔ عرض کیا کہ امور وغموض رسالہ پر پہنچنے کو کمال ذہن رسا چاہیئے فقیر اپنے ذہن کو قابل دریافت کرنے مسایل عرفانیہ کے نہیں دیکھتا مگر یہہ کہ آپکی توجہات کام کرے اونہوں نے فرمایا کہ اس راہ ہستی میں نیستی راہ بر ہے جس شخص کو سرمایہ نیستی ہے اوسکو ہستی حضرت حق کی دولت نقد ہے۔ خلاصہ یہہ کالپی میں پہونچکر اعتکاف کیا اور بعد انفراغ اعتکاف کے ارشاد ہوا کہ بعد نماز صبح کے چار گھڑی تک اپنے ساتھ مکان کے گوشہ میں واسطے مشغولی طریقہ کے مقرر فرمایا بعدہ درس شرح عوالم جنیدی کا ہوتا تھا اور شامل اوسکے رسالہ لمعات کا قرار پایا چھہ مہینے تک حاضر حضور رہکر ضوابط اوقات کی تکمیل آپ فرماتے رہے بعد اوسکے بپاس خاطر وخبرگیری والدہ خود رخصت ہوکر وطن کو تشریف لاے وقت رخصت کلاہ مبارک وامثال مُہری و اسماء پیران واجازت نامہ مزین بمُہر خاص ومندیل سر مبارک حضرت پیران پیر جناب سید احمد کے دست مبارک سے فقیر کے سر پر باندہ کر رخصت فرمایا بعد پہنچنے وطن کی پانچویں روز قاری امیر سیف الدین ولد بزرگوار آپکے نے انتقال فرمایا۔ |
| پیشوار قادریہ | حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا عثمانی | ۹۲۵ھ مادہ تاریخ قاضی جیا | ۲۲ رجب ۹۸۹ھ عمر ۶۴ سال | قصبہ نیوتنی ضلع اوناؤ واقعہ ملک اودہ | عمدۃ الصحائف مولوی عبدالکریم بحوالہ بحر ذخار | [illegible] صاحب بحر ذخار لکھتے ہیں کہ آپ سید ظہیر الدین کی اولاد سے ہیں آپ مُرید وخلیفہ حضرت شیخ بہکاری کے تھے اور آپ نے دیگر سلاسل سے بھی نعمتیں پائی ہیں۔ طریقہ نقشبندیہ آپ پر غالب تھا اور حضرت شیخ وجیہہ الدین گجراتی سے بھی نعمت خواہ اجازت |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|

جناب کی تحقیق کتاب سلاسل الانوار میں لکھا ہے جب آپ تحصیل علم کے لئے گجرات احمد آباد گئے ایک روز منزل کرتے ہوئے راستہ بھول گئے اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے ظاہر ہو کر فرمایا کہ میرے ساتھ چالیس روز رہو چنانچہ آپ نے چالیس روز رہکر جمیع علوم ظاہری و باطنی اون سے حاصل کئے۔

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے قادریہ | حضرت شاہ جمال خطاب جمال الاولیا بن شاہ حمید الدین عرف شاہ مخدوم جہانیاں بن شیخ بہاؤ الدین | ۹۰۳ھ ہجری | چاند رات عید یعنی سلخ رمضان ۹۸۴ھ عمر ۸۱ سال | قصبہ کوڑا ضلع فتحپور | عمدۃ الصحائف بحوالہ القول بیاض | آپ مادرزاد ولی تھے اور نسبت عالی رکھتے تھے چنانچہ بلا واسطہ حضرت غوث الاعظم اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار سے فیض اویسیہ حاصل کیا بعدہ ہر سلسلہ سے اجازت و خرقہ پایا اور نعمت خلافت حضرت قاضی جیا سے سلسلہ قادریہ میں حاصل ہوئی اور |

فیض صحبت شیخ قیام الدین بن شیخ قطب الدین ابن شیخ ادہن جونپوری سے حاصل کیا ہے۔

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً<br>مادہ تاریخ | حضرت میر سید محمد ترمذی الکالپوی بن سید ابو سعید دانشمند حسینی<br>رفت قطب جہاں بسوئے جنان | بسوانہ مضافات لاہور [illegible] | ۲۲ شعبان [illegible] عمر ۶۵ سال | کالپی ضلع جالون دریا جمن [illegible] | انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار | آپ سادات صحیح النسب ترمذی سے ہیں آبائے کرام آپ کے جالندھر میں سکونت رکھتے تھے اور آپکے والد بزرگوار نے آکر کالپی میں اقامت فرمائی آپ نے حضرت شاہ جمال اولیا سے طریقہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی اور ہر چہار سلسلہ قادریہ چشتیہ و سہروردیہ مداریہ میں بھی آپ ہی سے اجازت حاصل کی تھی |

اوسکے بعد آپ نے امیر ابو العلی سے سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت لی اور کسب فتوحات فراواں کیا سب سے برتر سفر آپکو اجمیر شریف ہوا کہ جو بخشش حضرت خواجہ بزرگ اجمیری آپکو پیش آیا تھا اور جسوقت آپ مشرف بزیارت مزار مقدس خواجہ بزرگ ہوئے آپکو اوسوقت آپکو تھوڑی بیہوشی آگئی۔ اور عالم بیہوشی میں حضرت خواجہ موصوف نے آپکو دو برگ پان عطا فرمائے جب بیہوشی سے افاقہ ہوا تو وہ دونوں پان اپنے ہاتھ میں پائے اور ایک گویا کے موںہہ سے چند اشعار مثنوی مولوی روم آپ نے سنکر نعرۂ مستانہ مارا آپکے نعرہ کی تاثیر سے اکثر آدمیوں پر بیہوشی غالب ہوئی مشہور ہے آپکے نعرہ کا اثر چوپایوں پر بھی ہوتا تھا اور ہمیشہ آپ بدل بریاں و دیدہ گریاں رہا کرتے تھے آپکی تصنیفات تفسیر سورہ فاتحہ و رسالہ و رسالہ ارادت و رسالہ تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین و رسالہ انقیاد عقاید صوفیہ و رسالہ عمل معمول ہے آپ مذہب وحدت وجود کا رکھتے تھے ایک روز ایک بال ریش مبارک سے جدا ہوکر آپکے [illegible] تھا شاہ محمد فضل اللہ آبادی نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اس بال کو اوٹھا لوں فرمایا ہاں اونہوں نے اوس بال کو اوٹھا کر حاضرین کو آواز دی سب جمع ہوئے اور سب نے موئے مبارک سے اسم ذات کی آواز سنی

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ محمد فضل اللہ آبادی تخلص مخبر بن حضرت شیخ عبد الرحمن | ۱۰ ربیع الاول ۱۰۳۸ھ ہجری | ۵ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ<br>مادہ<br>شیخ قطب زمانہ عمر | الٰہ آباد<br>۸۶ سال | تذکرۃ [illegible] قانون [illegible] انوار [illegible] | آپ خلیفہ اعظم میر سید محمد کالپوی ہیں اور بمرتبہ قطبیت پہنچے ہیں اور سلاسل خمسہ یعنی چشتیہ قادریہ سہروردیہ نقشبندیہ و مداریہ میں مجاز و ماذون مطلق ہوئے پچاس سے زیادہ کتب آپکی تصنیفات سے ہیں اکثر کتابوں کی شرح بطریق تصوف ارقام فرمائی ہے چنانچہ حل مثنوی شریف تائید الہم رابع کلمات فصوص الحکم شرح خصوص علی وفق النصوص مجموعہ |

کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار جسکے سولہ رسالہ ہیں۔ شرح کریما۔ شرح نام حق۔ شرح گلستاں۔ شرح بوستاں۔ شرح یوسف زلیخا۔ شرح سکندر نامہ۔ شرح دیوان حافظ۔ شرح قرآن السعدین۔ شرح مخزن الاسرار۔ شرح تحفۃ العراقین۔ شرح قصاید عرفی شرح حدیقہ حکیم سنائی۔ شرح قصاید انوری و شرح قصائد خاقانی و محاکمہ میاں قدسی و شیدا و منیر و شرح ابیات متفرقہ وغیرہ سید محمد کالپوی فرماتے تھے کہ اگر حق تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ ہماری جناب میں کیا تحفہ لایا تو عرض کرونگا کہ محمد فضل اللہ آبادی و شیخ عبد الحفیظ بلگرامی۔ آپ کے خلیفہ حضرت شیخ محمد یحییٰ

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | المعروف شاہ خوب اللہ الہ آبادی ہیں جو آپ کے برادرزادہ و داماد بھی تھے۔ |
| پیشوائے قادریہ | حضرت سید احمد کالپوی بن حضرت سید محمد کالپوی۔ | | ۱۹ صفر سنہ ۱۰۸۴ ہجری | کالپی بمحلہ میاں قصاب | انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار و برکات الاولیا | آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم حضرت سید محمد کالپوی ہیں آپکی توجہ میں بہت اثر تھا جس شخص پر نگاہ توجہ کرتے وہ بیخود ہوکر گر پڑتا تھا آپکی تصانیف جامع الکلم شرح اسماء الحسنی رسالہ معارف وغیرہ۔ |
| ایضاً | حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی بن سید احمد کالپوی | | ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۱ ہجری | کالپی بشرح صدر | ایضاً | اپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم اور سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہیں مفصل حالات آپکے کاشف الاستار و برکات اولیا میں نقل ہے چار شخص آپکے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم لوگوں کے دل قساوت و حب دنیا سے پتھر ہو رہے ہیں کبھی ہماری آنکھوں میں آنسو تک نہیں آئے آپ نے توجہ فرمائی چاروں مثل مرغ بسمل کے تڑپنے لگے اور دو پہر تک بیہوش پڑے رہے |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد غوث شہید | بداؤں قصبہ بانیہ علاقہ بنارس | ۵ شعبان سنہ ۱۲۵۵ ہجری | شہر بداؤں محلہ پیرلو ولا ملک روہیلکھنڈ میں ضلع کا مشہور مقام ہے | عمدۃ الصحائف بحوالہ کتاب آثار احمدی | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شاہ آل احمد[1] عرف اچھے صاحب مارہروی ہیں آپنے خرقہ خلافت حضرت موصوف سے لیکر سلاسل خمسہ یعنی قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و مداریہ کی اجازت حاصل کی تھی اور بعد سیر سیاحت قریب بداؤں شریف موضع شیخوپور میں قیام فرماکر بیرون آبادی جاہ د مسجد و حجرہ سکونت تعمیر کرایا اور گوشہ نشین ہوکر کمال تجرد اور وارستگی سے اوقات بسر کی آپکا دست غیب محض توکل علی اللہ تھا۔ ایک جماعت چوروں نے بشبہ دولتمندی بزخم ہائے کاری مجروح کیا آپ نے بفور حلم قلبی کے قاتلان سے فرمایا فوراً تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی تم کو دیکھ لے اور گرفتار ہو جاؤ آخرش اونکو رخصت کرکے اونہیں زخم ہائے کاری کے اثر سے مرتبہ شہادت پایا۔ تحقیق سے یہہ معلوم ہوا کہ ایک شخص نے جو پہلے اپکا مرید و معتقد تھا اور پیچھے منحرف ہو گیا تھا اوسنے روپیہ خرچ کرکے براہ حسد شہید کروا ڈالا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت اخوند حافظ شاہ عبد العزیز الملقب شاہ مقبول احمد بن حکیم مولوی الٰہی بخش ابن حافظ محمد جمیل۔ | شاہجہاں آباد عرف دہلی سنہ ۱۲۱۱ ہجری | ۱۰ محرم سنہ ۱۲۹۶ھ مادہ تاریخ خاص خدا عمر ۸۵ سال | بیرون شاہجہان آباد اندر احاطہ خواجہ باقی باللہ صاحب | عمدۃ الصحائف ریاض الانوار نقشبندی | آپ نے خرقہ خلافت حضرت شاہ محمد غوث شہید سے پہنکر لقب شاہ مقبول احمد پایا تھا نو سال کی عمر میں حضرت اخوند برہان سے قرآن شریف حفظ کیا جو بعہد شاہ عالم بادشاہ دہلی بمعیت غلام قادر روہیلہ بہ نیت لوٹ مار دہلی آئے تھے مگر بنظر فیض اثر مولانا شاہ عبد القادر برادر خورد حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی کی نیت بدل گئی اور ارادہ دگرگوں ہو گیا اور اخوند صاحب موصوف نے بیعت خاندان نقشبندیہ مجددیہ کے مولانا شاہ عبد القادر سے حاصل کی منجملہ کرامات و خوارق عادات اخوند صاحب کے ایک یہہ ہے کہ جو شخص بحسن عقیدت شبکو آپکی چارپائی کے نیچے سو رہتا تھا وہ حق جلشانہ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا تھا اسیواسطے اخوند صاحب نے ہضماً للنفس اولٹی چارپائی پر سونا اختیار کیا تھا۔ آپ نے |

**نوٹ** [1] شاہ آل احمد کا حال چشتیہ نظامیہ قادریہ جدول دویم میں ملاحظہ کرو جنکا سلسلہ میر عبد الواحد بلگرامی سے چلکر میر عبد الجلیل میر اویس سید شاہ برکت اللہ شاہ آل محمد سید شاہ حمزہ سے آپ پر ختم ہوتا ہے۔

| نام خانوادہ | نام مقتدیان خانواد | تاریخ وفات | [illegible] | مدفن | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | بعد تکمیل حفظ قرآن کے تحصیل علم فارسی وعربی کی فرمائی اور شافیہ ابن حاجب شرح شاجامی کو مولنا محمد کریم اللہ سے پڑھا تھا وکتاب مشکوٰۃ المصابیح خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے پڑھی اور شبہات بخاری شریف کو مولانا حاجی محمد اسحاق سے رفع کیا وکتب تصوف اکثر اہل باطن ارباب کشف سے سنا کیں چنانچہ لوائح جامی حافظ محمد علی معروف بحافظ محرم علی اجل خلیفہ قدوۃ الکبری حضرت خواجہ شاہ سلیمان چشتی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے ومثنوی شریف شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ سے نظر سے گذاریں اور حضرت شاہ محمد غوث شہید سے اجازت خانوادہ عالیہ قادریہ چشتیہ نظامیہ ونقشبندیہ ابو العلائیہ سہروردیہ مداریہ مع جملہ اشغال و اوراد و اعمال حاصل کرکے وطن مالوفہ کو مراجعت فرمائی وقت رخصت آپکے مرشد نے فرمایا ہمنے تمہارا لقب شاہ مقبول احمد رکہکر مجاز وماذون ارشاد کیا مگر آپ بغیر استخارہ معمولی خاندانی وارشاد مرشد کے کسیکو بیعت نہیں فرماتے تھے عشرت علی خادم درگاہ حضرت سید محمود بہار چشتی کئی سال تک آپ سے بیعت کے لئے باصرار التجا کرتے رہے اور آپ انکار فرماتے رہے لیکن ایکروز بعد نماز صبح بجذب شوق عشرت علی حاضر خدمت ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ عشرت علی آج ارشاد ہوگیا ہے بعد وظایف کے داخل سلسلہ کرونگا آپکی مشغولی اوقات روزانہ کا مفصل حال دیکھنا ہووے تو عمدۃ الصحائف کو ملاحظہ کرو ابتدائے زمانہ شغل اشغال میں ایک نقاب سبز چہرہ مبارک پر رہا کرتی تھی ایک مرتبہ بعد شغل کے وہ نقاب چہرہ سے اوٹھ گئی شیشہ گلاب پر پرتو نظر ہیبت اثر پڑتے ہی وہ شیشہ گلاب فوراً شق ہوگیا۔ آپ اپنے وقت کی قطب تھے چنانچہ نقل ہے کہ بنارس میں ایک مجذوب تھے ایک مرید آپکا اون سے بروز عاشورہ ماہ محرم ملا مجذوب نے فرمایا کہ اسوقت ایک بزرگ کا جنازہ بیرون شہر دہلی جارہا ہے وہ شخص قطب وقت تھا اور ایسی ہی چند روایات اور بھی ہیں جنسے پایا جاتا ہے کہ آپکی نماز جنازہ میں حضرت سرور کائنات صلعم بھی موجود تھے۔ آپکے کشف وکرامات کی حکایات بہت کچھ ریاض الانوار میں درج ہیں زیادہ شوق ہو تو اوسیمیں سے ملاحظہ کریں لیکن تمثیلاً دو حکایت جو مولف کے خاص خاندان کے بزرگ نواب ضیاء الدولہ حکیم سعد الدین احمد خانصاحب اور دوسرے مرزا ناصر الدین بیگ صاحب برادر پھوپی زاد کے ہیں اس مختصر میں انہیں دو پر کفایت کرتا ہوں۔ حضرت نواب صاحب ممدوح کی جاداد کثیر کئی لاکھ روپیہ کی واقعہ بازار چاندنی چوک دہلی موتی بازار کے نام سے ۱۸۵۷ء کے غدر میں معرض ضبطی میں آگئی تھی اور اوسکی واگذاشت کا مقدمہ پریوی کونسل ولایت تک جاچکا تھا اور کچھ مطلب براری نہیں ہوتی تھی ایک روز نواب صاحب مغفور نے بکمال الحاح عرض کیا کہ دربارہ جاداد مذکور ایسی توجہ حال فرماویں کہ بہت جلد کامیابی ہو آپ نے فرمایا نواب صاحب آپکا مقدمہ لاہور میں آنکر . . . . . . . . . فتح ہوگا اور چند روز لاہور میں قیام رکہنا پڑیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پریوی کونسل سے مقدمہ پھر چیف کورٹ پنجاب میں آیا اور نواب صاحب فتحیاب ہوئے۔ دوسرے مرزا ناصر الدین بیگ عرف حیدری شاہ جو سلسلہ قادریہ میں آپ کے مرید تھے مشتاق زیارت محبوب سبحانی شہر بغداد ہوئے اونکی والدہ صاحبہ نے بحالت ضعف پیری آنکر عرض کی کہ میرے دو فرزند ہیں انمیں سے ناصر الدین کی مجھے مفارقت منظور نہیں اگر برخوردار مذکور آنکھوں سے دور ہوگیا تو میرا جینا دشوار ہوجائے گا آپ نے حیدر علی شاہ کو فہمایش کی مگر وفور شوق سے کچھ اثر نہیں ہوا بلکہ یوماً فیوماً شوق غالب ہوتا گیا۔ شعر: ہو عشق کی کوشش تو دل زار کیا کرے ٭ کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا۔ فرمایا اگر یہیں زیارت ہوجاسے عرض کی بہتر ولا چنانچہ آپکی توجہ سے وہ مشرف بزیارت ہوئے۔ |
| پیشوا ار قادریہ | حضرت مولنا حافظ محمد عمر لقب شاہ سراج الحق بن نخبۃ المفسرین والمحدثین شہید فی سبیل اللہ مولنا فرید الدین | ۱۹ شعبان ۱۲۷۱ہجری | | شاہجہان آباد عرف دہلی محلہ فراشخانہ | عمدۃ الصحائف وذاتی مشاہدہ وتحقیق مؤلف | آپ مرید وخلیفہ اعظم ونواسہ سجادہ نشین حضرت اخوند حافظ شاہ عبدالعزیز الملقب بشاہ مقبول احمد ہیں آپنے بعمر دوازدہ سالگی ۱۲۵۳ہجری میں قرآنمجید حفظ کرکے اوسی سال محراب سنائی اور بعد اوسکے چند اوستادان لائق عصر سے علوم دینی ودنیوی کو تحصیل کیا اور اسی اثناء میں حضرت اخوند صاحب |

| نام خاندان | نام مقدس صاحب خانواده | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | خطاب | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | مرحوم نے سلسلہ قادریہ میں آپکو بیعت فرما کر طریق جملہ خاندان و ادعیہ و اوراد و اشغال وغیرہ کی تعلیم فرماتے رہے وبماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۱ھ میں آپکو خلافت عطا فرما کر تولیت نامہ جانشینی بمہر خود و دیگر زہاد و علماء شریعت و فقراء طریقت و ارباب خاندان کے مرحمت فرمایا۔ اور جبہ خاص جسم اطہر سے اوتار کر آپکو پہنایا اور شاہ سراج الحق کے نام سے ملقب فرما کر جانشین و سجادہ نشین اپنا منظور فرمایا۔ خلاصہ یہہ کہ آپ وقت سجادہ نشینی سے آجتک کما حقہ حق سجادہ نشینی کرتے چلے آتے ہیں اور قدم بقدم حضرت پیر و مرشد کے بفضل خدا چل رہے ہیں سر مو تفاوت کسی امر و اوقات میں نہیں فرمایا اور شریعت مصطفےٰ کے پورے پورے پیرو ہیں سچ تو یہ ہے کہ فنافی الشیخ اور فنافی الرسول کی آپ پوری مثل ہیں اللہ تعالیٰ آپکو دیر گاہ سلامت رکھے اس زمانہ میں آپکا وجود باجود نادرات و مغتنمات سے ہے آپ ہی کی ذات بابرکات سے درگاہ نبی کریم معروف بقدم شریف میں ہر ربیع الاول کی شروع بارہ دن میں ہر روز بلا ناغہ دو وقتہ صبح و شام مجلس وعظ اور ختم ایصال ثواب بروح پرفتوح حضرت سرور کائنات صلعم ہوتی ہے۔ اور قاریان خوش الحان دیار و امصار اپنے اپنے لہجہ ہفت قراءت کے قرآن شریف پڑھتے ہیں اور جوانان خوش آواز مدح و نعت و مناقب کلام عاشقان رسول اللہ سنا کر مردہ دلوں کو زندہ اور زندہ دلوں کے دلوں میں ولولہ شوق پیدا کرتے ہیں جس سے عاشقان رسول اللہ صلعم استفادہ فیض معنوی حاصل کرتے ہیں اور پھر شیرینی ماحضر کا تبرک ہر کسیکو تقسیم ہوتا ہے۔<br>آپ ہی کی کوشش و سعی سے مکان مجلس خانہ قدیم شریف خستہ حالی سے برجستہ اور رنگین سقف و کیواڑں سے ہو کر فروش و آلات شیشہ سامان روشنی سے آراستہ و پیراستہ رہتا ہے۔ گروہ مخالفین نے جو نقش قدم شریف کا مصنوعی ہونا مشہور کر رکھا ہے اوسکی تردید کے لئے ایک رسالہ بالاستشفاع والتوسل باثار الصالحین سید الرسل ملقب باسناد تبرکات بدلایل و حوالہ منقولی و معقولی تالیف فرمایا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔<br>آپ ہی ہیں کہ ہر پنجشنبہ کو بلا ناغہ حضرت باقی باللہ صاحب کی خانقاہ پر حاضر ہو کر ختم ایصال ثواب فرماتے ہیں اور بعد فاتحہ و مدح و نعت و مناقب خوانی شیرینی ماحضر تقسیم فرماتے ہیں اور خانقاہ مذکور کی مسجد کو از سر نو جدید و مرغوب طرز میں تعمیر کروایا ہے اور ایک درجہ سے دو درجہ کی مسجد بنوائی ہے اللھم زد فزد۔ ہر سال عشرہ محرم کے دن فاتحہ روز عرس پیر و مرشد خود دلاتے ہیں اور طعام پر تکلف قسم بریانی حاضرین کو کھلاتے ہیں کوئی گوشہ شہر کا ایسا ہوگا جو محروم رہ جاتا ہوگا۔ ہزارہا مخلوق اسروز کھانا کھاتی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا شاہ محمد عادل نام تاریخی غلام نعیم لقب شاہ مشتاق احمد | احمد آباد عرف تارا سنہ ۱۲۱۱ھ | | | عمدة الصحاب | آپ مرید و خلیفہ حضرت اخوند شاہ عبد العزیز کے ہیں حنفی مذہب قادری مشرب رکھتے تھے اور آپکو سلاسل خمسہ یعنی قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ اور مداریہ میں بھی اجازت تھی آپکی ذات بابرکات سے کانپور و دیگر نواح میں فیض عام جاری ہے۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی حافظ سید محمد عبد اللہ بلگرامی لقب میر خورشید احمد<br>مادہ تاریخ<br>بسال تاریخ وصالش ارشد غمگین گشت<br>ماہ روزہ روز یکشنبہ یکم شد از جہان | قصبہ بلگرام علاقہ ملک اودہ۔ ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۸ھ | یکم رمضان سنہ ۱۳۰۵ ہجری | کانپور بمحلہ کرنیل گنج موسومہ قبرستان کربلا | عمدة الصحابت | آپ مرید و خلیفہ حضرت اخوند ممدوح الصدر ہیں آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید الساجدین حضرت امام زین العابدین ختم ہوتا ہے اپنے فارغ التحصیل کی سند ۱۲۶۷ھ ہجری میں پائی تھی جسکا مادہ تاریخ سید غلام حسین بلگرامی نے اس مصرعہ میں یوں تحریر فرمایا ہے مصرعہ ہوئی کامل یہہ بے مانند یارہ سو چہتر میں ❁ آپکو فکر آخرت بہت رہتا تھا اور یہہ شعر ہر وقت ورد زبان تھا ❁ دنیا طلبیم و مطلب سید ثم |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانواده | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار قادریہ | حضرت شاہ بلاقی لقب بولن کنیت بولا<br>مادہ تاریخ خود مرشد مرشد انست | سنہ ۱۰۴۳ھ | ۲۷ صفر سنہ ۱۱۳۳ھ عمر ۹۰ سال | مرادآباد بیت المعرفت جنیط اللہ | ثمرة الصحابہ | آپ خلف اشرف خواجہ احمد بن ناصر علی متوطن قصبہ شیر کوٹ قوم آجلیم ہیں جو ہمیدی حضرت سالار مسعود غازی تھے کہتے ہیں کہ آپ کے اجداد میں دو بھائی تھے بادشاہ وقت نے ایک بھائی کو آجلیم اور دوسرے کو سالار خطاب بخشا تھا چنانچہ ہر دو کی اولاد میں یہی خطاب آج تک جاری رہا سب ہفتاد سالار و ہفتاد دو آجلیم ہوئے ہیں یہہ دو نو قوم اولاد حضرت جعفر طیار سے ہیں آپ مرید سید یا قرکی تھی کہ جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید عبدالرزاق فرزند پنجم حضرت غوث الاعظم پہونچتا ہے پس حسبا تر بحکم حضرت سرور کائنات صلعم و بموجب امر مبرم حضرت غوث الاعظم صرف واسطے تلقین آپکے بغداد سے ہندوستان میں تشریف لائے تھے آپ نے شاہ لال نام درویش سے جو جنگل دامن کوہ کمایوں میں مسکن رکھتے تھے بہتکرر فیض صحبت اوٹھایا پھر مرادآباد آنکر وطن اختیار کیا آپ پر از بس کسر نفسی تواضع اور تخریب ظاہری غالب تھی چنانچہ بارہا بیرون شہر چلے جانے اور جس کسیکو دیکھتے کہ پشتارہ ہیزم یا گھانس یا کولی اور بار لئے آتا ہے اوس سے لیکر اپنے سر پر اوٹھا لیا کرتے تھی۔ |
| ایضاً | حضرت حافظ محمد امین<br>مادہ تاریخ رضی اللہ عنہ | قصبہ کاندلہ | ۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۰۱ ہجری | نہٹور یا بدایوں | انوار العارفین بحوالہ تذکرہ قاضی رفیع الدینخاں | آپ مرید با اخلاص خلیفہ خاص حضرت شاہ بولاقی تھے اور حاجت روائی خلق میں عام طور سے سعی بلیغ روا رکھتے تھے اور باوجود متاہل ہونے کے آزاد منش صاحب ارشاد تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ غلام احمد بن حافظ محمد امین |  | ۲۷ محرم سنہ ۱۲۳۶ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ فرزند سوئمی و مرید و خلیفہ و جانشین اپنے پدر بزرگوار ہیں ہمت و نسبت و توجہ قوی رکھتے تھے اگرچہ چندان علم ظاہری آپکو نہ تھا مگر آپ کے کلام سے علم وہبی مفہوم ہوتا تھا چنانچہ عبارت و معنی فصوص الحکم دوسرے سنکر مطلب اوسکا بیان فرمایا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ غلام بولن ابن شاہ کریم اللہ بن شاہ رحمت اللہ ابن حضرت شاہ بولاقی۔<br>مادہ تاریخ ماوائے جہاں غلام بولن | قصبہ سوارہ | ۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۶ھ | جزیرہ انڈمان جسکو کالا پانی بھی کہتے ہیں | انوار العارفین | آپ نے طریقہ جد امجد خود کا اپنے خالو شاہ احمد سے اخذ کیا تھا اور اون سے ماذون و مجاز تھے۔ لنگر جاری رکھتے تھے ایام غدر ۱۸۵۷ء دہلی کے اس جرم میں کہ دشمنان سرکار انگلشیہ کی خاطر و مدارات کی تھی اور طعام دیا کرتے تھے اسلئے آپ جزیرہ انڈمان بھیجے گئے تھے اور وہیں انتقال آپکا ہوا یہہ شعر مصداق حال اونکے ہے شعر خوں نکردہ ایم کسے را نکشتہ ایم + جرم ہمیں کہ عاشق روے تو گشتہ ایم + دیگر بجرم عشق تو مے کشند و غوغائیست + تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست + |
| ایضاً | حضرت شاہ لطف اللہ بن شاہ عبدالمجید |  | ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۱ھ | شہر مرادآباد قریب مقبرہ اصالتخاں | ایضاً | آپ خلفائے میر محمد لکھنوی سے تھے کہ وہ شاگرد علوم ظاہری کے مولوی عبدالقادر اور طریقت میں مرید عبداللہ سیاح کے تھے تجرید و ورع و قناعت میں بڑے ثابت قدم تھے منازل اربعہ تصنیف آپکی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ عبدالمجید بن حضرت شاہ لطف اللہ |  |  |  | ایضاً | آپ فرزند و خلیفہ جانشین اپنے پدر بزرگوار تھے شاعر تخلص طلب آپکا تھا یہہ شعر آپکا ہے ؎ نامۂ اعمال ما چوں لایقی ہمراہ نیست + گر بمیرم بندہ بنویس بر سر شانم + |

| نام خاندان و سلسلہ | نام مقتدا صاحبان خانوادہ | سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات مع عمر | مقام مزار | نام ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ | حضرت سلطان قطب الدین معروف بہ پیر غیب | | ۱۴ رجب وقت نصف شب | مراد آباد محلہ پیر غیب | ایضاً | آپ امیران ملک مصر سے تھے کہتے ہیں کہ قبل از آبادی شہر مراد آباد کے کفار و مشرکین مضافات مراد آباد سے غزا کر کے شہید ہوئے تھے اور اور شہدا و اصحاب ہمراہی آپ کے شہر مراد آباد میں چند جگہ مدفون ہیں آپکو سلطان پیر غیب بھی کہتے ہیں اسیوجہ سے محلہ پیر غیب مشہور ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد القادر گنج سوای معروف میراں شاہ حمید بن سید حسن قدسی | سنہ ۹۱۰ھ | ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۹۷۸ھ عمر ۶۸ سال | ناگور | برکات الاولیا بحوالہ تصرفات قادریہ و مفرح القلوب | آپ اولاد امجاد حضرت غوث الاعظم ہیں اور حضرت سید محمد غوث گوالیاری سے رتبہ خلافت پایا تہا سنہ ۹۴۲ ہجری میں قصبہ ناہور عرف ناگور میں تشریف لائے اور نعمت خلافت حاصل کی آپکے قدوم کی برکت سے اسلام نے ناگور کے اطراف میں بڑی رونق پائی صدہا مشرکین و کفار آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے کشف و کرامات و خوارق عادات آپ سے بہت سرزد ہوے تصرفات قادریہ و مفرح القلوب میں آپکا حال مفصل ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ کمال کیتھلی | | ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۹۸۱ھ | قصبہ کیتھل ضلع کرنال پنجاب | برکات الاولیا | آپ حضرت شیخ فضیل قادری کے مرید و خلیفہ تھے نسبت اویسیہ بڑی ہوئی تہی اکثر آشفتہ حال شوریدہ سر جنگلوں میں پہرا کرتے تھے جب آپکو کچھہ کھانے کی حاجت ہوتی ایک شہر نمودار ہوتا اور اوس شہر کے لوگ آپکو باعزاز تمام لیجاتے اور دعوت کرتے جب غنودگی آتی تو اوس شہر کا نام و نشان نہیں دیکھتے شیخ عبد الاحد قادری والد ماجد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی آپکے مرید و نسبی تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد الملک شاہ قادری بن عبد المجید قادری | | ۱۰ محرم سنہ ۱۱۱۱ ہجری | بیجاپور متصل دروازہ فتحپور | برکات الاولیا | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہیں نقل ہے کہ سنہ ۱۰۹۷ ہجری میں عالم گیر بادشاہ نے سکندر شاہ عادل شاہی والئے بیجاپور کو قید کر کے بیجاپور لے لیا اور بادشاہ موصوف آپکی ملاقات کو آئے آپ نے کہلا بھیجا کہ تم اگر سکندر عادل شاہ کو اوسکی بادشاہت دیدو تو میں ملاقات کرتا ہوں عالم گیر نے جواب بھیجا فقیر کو سلطنت سے کیا کام میں ملاقات چاہتا ہوں پھر آپ نے خادم کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ اے بادشاہ تو باغ کی سیر کرنے کو آیا ہے دیکھکر چلا جا جب عالم گیر نے یہہ بات سُنی یکایک عالم گیر کو ایک عمدہ باغ نظر آیا وہاں ایک گنبد عالیشان دیکھا اوسپر لکھا تھا ہذا گنبد قطب العارفین سید الملک شاہ قادری۔<br>تھوڑی دیر کے بعد وہ باغ سامنے سے غائب ہو گیا عالم گیر کیا دیکھتا ہے کہ پھر آپکے گھر پر کھڑا ہے سابقہ گفتگو کا اعادہ طرفین سے ہوا آخرش عالم گیر نے کہا میں سکندر کو بادشاہت نہیں دیتا۔ آپنے فرمایا تم بھی زندہ سلامت نہیں جاؤگے اور تخت دہلی نہیں ملیگا کہتے ہیں عالم گیر بیس سال تک دکھن ہی میں رہا اور سنہ ۱۱۱۸ ہجری میں انتقال کیا اور دہلی جانا نصیب نہیں ہوا۔ |
| ایضاً | حضرت سید غوث علی شاہ قلندر قادری نام خورشید علی خلف سید احمد حسن | سنہ ۱۲۱۹ ہجری | ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ھ عمر ۷۸ سال | پانی پت ضلع کرنال پنجاب | برکات الاولیا | آپ اولاد حضرت غوث الاعظم سے ہیں خرقہ خلافت اپنے سلسلہ قادریہ کا حضرت میر اعظم علیشاہ سے حاصل کیا تھا اور سید فدا حسین شاہ سے سلسلہ سہروردیہ میں اور مولوی حبیب اللہ شاہ سے فیض نقشبندیہ حاصل کیا تھا تذکرہ غوثیہ میں آپکے حالات بشرح و بسط کے ساتھ مرقوم ہیں |

| نام سلسلہ | نام مع حسب ونسب بیان عرف ولقب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار قادریہ | حضرت مولانا شمس الدین محمد شیرین مشہور بمغربی۔[1] | | سنہ ۸۰۹ھ بعہد مرزا شاہرخ بن تیمور | | مراۃ الاسرار | آپ مرید حضرت شیخ اسمٰعیل سیسی کے تھے اور زمرہ اصحاب شیخ نورالدین اسفرائنی کے دریاے مغرب کے آپ نے سیاحت کی تھی اور نماز ایک مشائخ سے جسکی نسبت حضرت شیخ محی الدین عربی کو پہنچتی ہے خرقہ پہنا تھا اور شیخ کمال الدین خجندی کے ہمعصر تھے رسالہ جہاں نما آپکا |

تالیف ہے جس سے علوشان آپکی معلوم ہوتی ہے ایک وقت اسمٰعیل سیسی نے درویشوں کو چلہ میں بٹھایا آپکو بھی چلہ کے لئے طلب کیا آپ نے یہہ غزل عرض کی غزل[1] ما مہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم ✤ از جملہ جہاں از پے آنذات گذشتیم ✤ در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم ✤ در رواقع از سبع سماوات گذشتیم ✤ دیدیم کہ این ما ہمہ خوابست و خیالات ✤ مردانہ ازین خواب خیالات گذشتیم ✤ یا ما سخن کشف و کرامات چہ گوئی ✤ چون ما ز سر کشف و کرامات گذشتیم ✤ اے شیخ اگر جملہ کمالات تو این ست ✤ خوش باش کزین جملہ کمالات گذشتیم ✤ اینہا بحقیقت ہمہ آفات طریق اند ✤ ما در طلب از جملہ آفات گذشتیم ✤ ما از پے نوری کہ بود مشرق انوار ✤ از مغربی و کوکب و مشکات گذشتیم ✤ جب شیخ نے یہہ غزل سنی خوش ہوکر آفریں فرمائی۔

| نام سلسلہ | نام مع حسب ونسب بیان عرف ولقب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت بابا اسحاق مغربی | | ۷ شعبان سنہ ۷۷۶ھ بقول فیاض ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۷۶۱ھ | کتھو جنوبی ہندمیں ہے قریب ناگور بقول فیاض بغداد | مرۃ الاسرار بحوالہ تحفۃ المجالس | آپ مرید و خلیفہ مولانا شیخ محمد مغربی ہیں سواے دیگر ریاضات ومجاہدات کے آپ نے چالیس حج بھی کئے تھے سلسلہ شیخ محمد مغربی کا بچند واسطہ درمیانی بشیخ ابو محمد مغربی کے پہنچتا ہے۔ تحفۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بابا اسحاق بعد وفات اپنے پیر کے تین چار روز اونکی قبر پر بیٹھے رہے۔ ہر روز خادم خانقاہ خرچ لنگر کے لینے کے لئے آپکے |

پاس آتا آپ بائیں مرقد حضرت شیخ خود سے بقدر خرچ لاکر خادم کو دیدیا کرتے تھے بعد اوسکے بہ بشارت پیر خود بجانب ہندوستان سیر کنان بعہد فیروز شاہ بادشاہ اجمیر شریف پہنچے اور کچھہ مدت حضرت خواجہ صاحب کے روضہ مبارک کی خدمت کرتے رہے عالم رویا میں مستفیض نسبت روضہ مبارک سے ہوکر لکھنؤ میں آنکر قیام فرمایا اور بعد اوسکے قصبہ کتھو کہ تابع ناگور ہے سکونت اختیار کی سلطان فیروز شاہ نے اظہار نیازمندی ظاہر کرکے حاضر خدمت ہوا یہہ دیکھکر خلقت کا رجوع آپکی طرف کثرت سے ہوگیا۔ نقل ہے کہ آپ بطریق سیر شہر میرٹھ تشریف لیگئے اور وہاں برلب جوزیر درخت توت چندروز اقامت فرمائی ہیش نام زناردار بڑا دولتمند اور آپکا بڑا معتقد تھا اوسنے ایک روز عرض کی کہ خدا نے سب کچھہ دیا الا اولاد نہیں وقت خوش تھا فرمایا تمہارے پانچ فرزند ہونگے لیکن پہلا لڑکا ہمارا ہوگا۔ آپ بعد سیر خراسان کے کئی سال کے بعد میرٹھ پہنچے ہیش نے آنکر عرض کی کہ خدا نے آپکی دعا سے مجھے پانچ پسر عطا کئے ہیں فرمایا پسر کلاں مجھے دیدو چنانچہ اوسنے بڑے فرزند کو دیدیا آپ نے قوام الدین نام اوسکا رکھا اور قصبہ کتھو لیجا کر بفیض علوم ظاہری وباطنی بہرہ ور کیا مگر وہ بعمر پچیس سال پہنچکر گذر گیا۔

| نام سلسلہ | نام مع حسب ونسب بیان عرف ولقب | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ گنج احمد کھتو گجراتی<br>مادہ تاریخ مخدوم اولیا | سنہ ۷۳۸ھ بحوالہ شمع جلالے | ۱۴ شوال سنہ ۸۴۹ھ بلفظ قطب عمر ۱۱۱ سال | قصبہ سرکھیج متصل احمدآباد | مراۃ الاسرار بحوالہ تحفۃ المجالس | آپ پسر خواندہ و مرید و شاگرد و خلیفہ جانشین بابا اسحاق مغربی ہیں جنکا سلسلہ شیخ ابو مدین مغربی پہنچتا ہے ہرایک مشائخ اس سلسلہ کے عمر دراز ڈیڑھ سو سال بلکہ زیادہ اس سے رکھتے تھے اسلئے وسائط وصول بحضرت صلعم بابا اسحاق کا یہ واسطہ چہارم پہنچتا ہے۔ |

نوٹ [1] یہ غزل مشابہ غزل ابومدین مغربی ہے اسکی صحت درکار ہے کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور صاحب ہیں۔

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر خانوادہ</th><th>نام معتقد صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری</th></tr>
<tr><td colspan="7">آپ جسوقت بعمر پچیس سال کے پہنچے وبجمیع کمالات انسانی موافق ارادہ بابا اسحاق کامل ومکمل ہوگئے تو اوسوقت اونہوں نے امانت پیران وخرقہ خلافت خودیا نعمت دوجہانی آپکو عطا فرمائی۔ آپ بڑے رتبہ کے تھے چنانچہ ظہور ولایت آپ کے مرقد متبرکہ سے ابتک بھی ظاہر ہے آپنے بطریق سیاحت دہلی میں آکر مسجد خانجہاں میں گوشہ انزوا اختیار کرکے ریاضت شاقہ کو برداشت کیا اور وہاں سے بھی لبسبب کثرت رجوع خلقت مسافر ہوکر بارہ سال سیر وسیاحت میں رہے اور زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوئے اور آستانہ آنحضرت صلعم سے بشارت ونوازش پاکر پھر شہر دہلی میں آئے سنہ ۸۰۱ ہجری میں وقت یورش تیمور چالیس آدمیوں کے ساتھ آپ بھی محبوس ہوگئے اور بحالت محبوسی ہر روز ایک ایک کاک گرم عالم غیب سے ہر ایک قیدی کو دیا کرتے تھے بعد چند روز کے یہہ خبر تیمور کو ہوئی اور اوسنے آپ کو معہ چالیس ہمراہی کے طلب کرکے بہت معذرت سے پیش آیا آپ نے فرمایا تقدیر میں ایسا ہی تھا کوئی جاے عذر نہیں ہے امیر تیمور کو یہہ کلام بہت خوش آیا آپکو معہ ہمراہیاں کے چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ اور جسکی شیخ شفاعت کریں اوسکو بھی چھوڑ دو اور آپ کا امیر بہت معتقد ہوگیا اور جسوقت امیر موصوف نے بعد سات مہینے سنہ مذکور کے ارادہ معاودت ولایت کیا آپ بھی لبسبب اخلاص اوس جماعت کے سمرقند تک ہمراہ گئے اور سیر خراسان کی کرکے گجرات واپس آئے اور سلطان احمد بادشاہ وقت آپکا مرید ہوا اور شہر احمد آباد ۸۱۳ ہجری میں آباد کیا۔ آپکی مرقد متبرکہ آجتک حاجت رواے خلق ہے یزار ویتبرک۔ اور سلطان احمد بادشاہ نے باہتمام شیخ صلاح الدین پسر خوانده کے آپکا روضہ طیار کرایا تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی نام سید احمد</td><td></td><td>یکم صفر سنہ ۹۹۸ ہجری</td><td>پیر گنج متصل احمد آباد<br>محمود آباد [illegible]</td><td>سیر العارفین برکات الاولیا<br>[illegible]</td><td>آپ مرید وخلیفہ حضرت بابا اسحاق مغربی تھے آپ کے مرید ہونے کا سبب یوں لکھا ہے کہ جسوقت آپکے پدر بزرگوار ملک اختیار الدین محمد فوت ہوئے اوسوقت آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی اور ملک مذکور سلطان</td></tr>
<tr><td colspan="7">فیروزشاہ کے قرابتی امراے کبار سے تھے اور آپکو بوجہ حسن جمال خداداد کے یوسف ثانی کہتے تھے لیکن آپ فسق وفجور میں مستغرق دایم الخمر رہا کرتے تھے ایک روز آپکا گذر دروازہ خانقاہ بابا اسحاق مغربی کی طرف سے ہوا بابا موصوف دہلیز خانقاہ میں کہڑے تھے جب آپ کو دیکھا تو ایک ڈھیلا مٹی وزنی نیم مثقال آپکی طرف رسید کرکے کہا کہ اے لڑکے کب تک مبتلاے بلاء فسق وفجور رہے گا اسبات کو سنکر شیخ وجیہہ الدین بیہوش ہوکر گر پڑے بابا صاحب نے آپکو خانقاہ میں لاکر تھوڑا پانی پس خوردہ منہہ میں ڈالا جس سے آپ ہوشیار ہوے اور مشرف بہ بیعت اور جو کچہہ خزانہ ومتاع رکہتے تھے سبکو بابا صاحب کے روبروے پیش کردیا اور بصرف مستحقان آیا۔ تھوڑے روز میں بدرجہ اعلی قطبیت پہونچ گئے۔ چنانچہ اکثر سلاطین ہند آپ کے مرید تھے پندرہ برس مجاوری روضہ حضرت رسول اللہ صلعم کری اور گجرات میں آنکر مقیم رہے سلطان احمد گجراتی آپکا مرید تھا۔ برکات الاولیا میں آپکا حال یوں لکھا ہے کہ شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی نام سید احمد معروف میانجی الملقب استاد البشر وعلی الثانی بن سید نصر اللہ نے حضرت محمد غوث گوالیاری سے خرقہ خلافت شطاریہ حاصل کیا تھا تصانیف آپکی بہت ہیں مولانا حبیب اللہ نے اپنے ملفوظ میں چودہ سو خلفاء آپ کے لکھے ہیں المؤلف کیا عجب ہے کہ حضرت محمد غوث گوالیاری بھی پیر صحبت ہوں۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شاہ صبغت اللہ حسینی خلف سید روح اللہ حسینی</td><td>بھروچ</td><td>۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۵ھ</td><td>مدینہ طیبہ</td><td>برکات الاولیا</td><td>آپ سادات باقری سے اولاد سید شاہ کمال بھروچی ہیں اور شاگرد ومرید اور خلیفہ حضرت شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی۔ یہہ بات مشہور ہے کہ اکثر اوقات حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ہے اور واقعات</td></tr>
</table>

| [illegible] | نام مشائخ خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ...تھی کو ذکر اذکار سکھاتا تھا۔ آپکی تالیف سے کتاب الوحدت واورادی الدقایق ماتسبح المرید وغیرہ معتبر رسایل ہیں۔ |
| پیشواد قادریہ | حضرت سید علی محمد ثانی بن شاہ صبغت اللہ | [illegible] | ۹ شوال سنہ ۱۲۶۲ھ | تاجپورہ | برکات الاولیا | آپ مرید وخلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ صبغت اللہ حسینی ہیں صاحب خرق عادات وکرامات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ برہان الدین حسینی بن سید علی محمد ثانی صبغت اللہی | سنہ ۱۲۲۵ ہجری | ۱۳ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۹ھ عمر ۸۴ سال | ایضاً | ایضاً بحوالہ تصرفات برہانی | آپ مرید وخلیفہ وسجادہ نشین پدر بزرگوار کے خانوادہ شطاریہ میں سے تھے نواب محمد انور خاں شہزادہ ارکاٹ آپکے مریدان سے ہیں اور ملک مدراس ودکن آپ کے فیض سے معمور ہے تصرفات برہانی میں آپکا حال بتفصیل شرح بسط کے ساتھ مرقوم ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید اسحاق قادری بن سید محمود عرف سید یعقوب | | ۱۱ شعبان سنہ ۹۰۶ھ | جنیر | برکات الاولیا بحوالہ الارشاد الشالبین مولفہ منشی محمد رضا | آپ مرید وخلیفہ اپنے جد امجد سید حمید الدین قادری کے ہیں آپ بڑے صاحب کشف وکرامات تھے سنہ ۸۳۶ ہجری میں بخارا سے بلدہ جنیر اکر وطن اختیار کیا اسلام کا چراغ آپ سے جنیر میں روشن ہوا۔ |
| ایضاً | حضرت سید ہاشم علوی بن شاہ برہان الدین | | ۹ رمضان سنہ ۱۰۵۹ھ | بیجاپور محلہ بادشاہ پور | برکات الاولیا بحوالہ روضۃ الاولیا | آپ خلیفہ ماذون حضرت شاہ عبد اللہ خلف شاہ وجیہ الدین گجراتی ہوے ہیں آپکی نظر میں دنیا واہل دنیا کی کچھ بھی قدر نہیں تھی ع اناں کہ ہر دو کون بیک جو نمیخرند ÷ ایشاں دم از محبت دنیا کجا زنند ÷ آپ نے دوبارہ حرم شریف کی زیارت کی مشہور ہے آپ کو وہاں سے بہت فیضان حاصل ہوا ہے کتاب حزب الاعظم اور گیتی مبارک کا قبضہ جو آنحضرت صلعم کے پاس تھی آپکو ملی ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ آپکے جنازہ کے ساتھ ہزاروں آدمی جمع تھے ہر چند چاہا کہ جنازہ کو ہاتھ لگادیں نہیں پہنچا تابوت ہوا پر معلق اوڑا جاتا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ مرتضی حسینی بن سید ہاشم علوی | | ۲ عرفہ ذالحجہ سنہ ۱۰۴۵ھ | بیجاپور متصل زہرہ پور | برکات الاولیا | آپ مرید وخلیفہ اپنے پدر بزرگوار کے ہوے ہیں اور بقدر دو برس اپنے والد کے شہید ہونے کا اسطرح لکھا ہے کہ آپکے والد شاہ ہاشم کبھی کسی جانور کو مارتے نہیں تھے ایک روز وہ آرام فرماتے تھے ایک چوہے نے آپکی انگشت پاے مبارک کو دانت مارا آپ نے پانو کھینچ لیا پھر دوبارہ سہ بارہ ایسا ہی کیا آپ نے بچوں سے جو تیر کمان سے کھیل رہے تھے اون سے لیکر ایک تیر اوس چوہے کی طرف پھینکا قضا را وہ تیر اوسکے پیٹ میں چپ گیا چوہا مرگیا آپ نہایت غمگین ہوے کہ اپنے ہاتھ سے تمام عمر میں ایک بھی جانور نہیں مارا اور آج یہ نقصان میرے ہاتھ سے ہوا اللہ تعالی کا کرنا ایسا ہوا کہ کسی لڑائی میں ایک تیر آپ کے فرزند شاہ مرتضی کے شکم میں آکر لگا اور اوسی وقت انتقال فرمایا۔ |
| پیشواد قادریہ | حضرت شاہ یوسف بن محمد اسمعیل ابن محمد ابراہیم بن لعل حسن کروڑی قریشی اسدی | [illegible] | | موضع ماکوال ضلع شاہ پور پنجاب | زبانی مجی غلام نبی قریشی | آپ خانوادہ قادریہ میں بڑے بزرگ اور ولی کامل ہوے ہیں آپکے خرق عادات کے بہت روایات ہیں نقل ہے حبیب نانگاہ ساکن دہر میہ ضلع شاہ پور جو بڑے کامل وقت گذرے ہیں آپ ہی کے مرید تھے مسمی مدو قوم کانواں آپکا سائیس تھا آپ ایک روز اوس سے بہت خوش ہوے |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|

اور فرمایا (کدو کانواں مرد سچیانواں جبار نگیا ہے یا یہیہ بھی) اتنا فرماتے ہی وہ شخص واصل باللہ ہوگیا۔ اوسکا مزار دوآبہ رحیا میں ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ سرمنشاء شاذلیہ | حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی نام علی بن عبداللہ | | سنہ ۶۵۲ھ یا سنہ ۶۵۶ھ | راہ مکہ صحرائے آب شور یا حمثہ | خزینۃ الاصفیا تاریخ الاولیا | آپ سادات حسنی سے اسکندریہ میں سکونت رکہتے تھے جماعت کثیر آپ کی برکت اور صحبت سے واصل بخدا ہوے آپ اولیائے کبار و مشائخ وقت و امام طریقت تھے طریقہ شاذلیہ آپ ہی سے منسوب ہے آپ شیخ شریف عبدالسلام |

بن شیش کے خلیفہ ہیں ہتنا در وزگر مسئلہ ہے سب سے اول قہوہ خوری آپ ہی نے کی ہے آپکو زمین آب شور میں دفن کیا تھا آپکے وجود بابرکت کے اثر سے اوس زمین کا پانی شیریں ہوگیا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً پیشوا شاذلیہ | حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی | | ۱۶ ربیع الاول سنہ ۸۷۰ھ | افوغال ملک بربر سوس اقصی میں بہر مراکش میں لیجا کر دفن کیا | دلایل الخیرات | آپ صحیح النسب سادات حسینی سے ہیں شاذلیہ طریقہ میں آپ نے ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ سے فیض پایا اوسکے بعد ۱۴ برس خلوتخانہ میں رہے اور عبادت کی اکثر تصانیف علم تصوف میں آپکی ہیں بیس ہزار سے زیادہ آپکے شاگرد تھے |

ہدایت و افادہ خلق میں مصروف رہے یہانتک کہ بارہ ہزار چہہ سو پینسٹھ شخصوں نے آپ سے بیعت کی آپکی خوارق عجیبہ کرامات غریبہ میں نقل ہے جب آپکی نعش کو مقام آفوغال ملک بربر سوس اقصی سے نکالکر مراکش میں لیجا کر دفن کیا ایسا پایا گیا کہ گویا آج ہی دفن کیا ہے کچہہ تغیر حال اثر زمین سے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ حجامت تراش سوے سر و ریش اوسیدن کا معلوم ہوتا تھا حاضرین سے کسی نے آپکی چہرہ مبارک کو اونگلی سے دبادیا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا اور جب اونگلی اوٹھائی تو پہر خون اپنے مقام پر آگیا مثل زندوں کے۔ اور آپ کی قبر سے بوے مشک نکلتی ہے۔ زایرین کا ہجوم رہتا ہے اور دلایل الخیرات پڑھتے ہیں ہزار و متبرک۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ علی بن حسام الدین ابن عبدالملک ابن قاضی خان المتقی القادری الشاذلی المدنی الحسنی | برہانپور سنہ ۸۸۵ھ | ۲ جمادی الاول سنہ ۹۷۵ھ عمر ۹۰ سال | مکہ معظمہ | اخبار الاخیار | اول ایام طفولیت میں آپکے والد نے شاہ باجن چشتی کی خدمت میں برہانپور لیجا کر مرید کرایا پھر بعد وفات والد بزرگوار کے شیخ عبدالحکیم بن شاہ باجن سے پہونچکر خرقہ خلافت چشتیہ پہنا اور بدیار ملتان پہنچکر حسام الدین متقی سے طریقہ سلوک اور تقوی لیا و تفسیر بیضاوی و عین العلم کو پڑہا اور حرمین الشریفین تشریف لیگئے وہاں پہنچکر خرقہ خلافت قادریہ شاذلیہ شیخ محمد بن محمد ابن محمد |

السنجاوی کہ جنکا سلسلہ ارادت شیخ نور الدین ابو الحسن الشاذلی سے ختم ہوتا ہے حاصل کیا اور حضرت ابو مدین شعیب المغربی سے بھی خرقہ پہنا اور مکہ معظمہ میں اقامت فرمائی آپکا سلسلہ تصانیف چھوٹی بڑی عربی فارسی کتابونکا ایک سو سے زیادہ ہے اول تصنیف آپکی رسالہ یقین الطرق ہے اور یہہ بالہام غیبی آپ نے تصنیف کیا تھا اور دوسرا مجموعہ علم کبیر ہے جو کچہہ کہ کتب تصوف میں ہے اوسکا یہہ خلاصہ نافع ہے۔ اور اپنے یاروں کو فرمایا کہ نشانی سمجھنے اس کتاب کی یہ ہے کہ ہر مسئلہ مسایل اس علم سے تم سے کوئی پوچھے اوسکا جواب کتاب مذکور سے دو شیخ ابن حجر کہ اپنے .... زمانہ میں بڑے فقیہہ و عالم مکہ معظمہ میں تھے وہ اوایل میں اوستاد شیخ علی تھے مگر آخر کو وہ بھی آپکے مرید ہوے اور خرقہ خلافت آپنے پہنا آپ کا فرمودہ ہے جو کچہہ بوجہ حلال کمادیں وہ ہرگز ضایع نہیں ہوتا اور اگر گم ہوجاوے تو ملجاتا ہے۔ مکہ معظمہ میں رسم ہے کہ مردہ کو کسی صلحا یا اولیائے کی قبر میں دفن کرتے ہیں چنانچہ امام عبداللہ یافعی کو قبر حضرت فضیل بن عیاض میں دفن کیا اسیطرح سیدی احمد برادرزادہ آپکے فوت ہوگئے چاہا کہ اون کو آپکی قبر میں رکھیں قبر کھولی تو آپکا وجود مبارک خشک شدہ کفن کے اندر پایا حالانکہ خاصیت زمین مکہ ہے کہ مردہ کو تین چار مہینے کے اندر خاک

کر دیتی ہے مگر آپکا وجود بارہ ۱۲ یا چودہ ۱۴ برس کے عرصہ کے بعد بھی بدستور رہا۔

| [illegible] | نام مع سلسلہ بیان خانواد | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ شاذلیہ | حضرت السید الشیخ عبد الوہاب المتقی القادری الشاذلی | مندو | سنہ ۱۰۰۱ھ | مدینہ | اخبار الاخیار | آپ خلیفہ رشید اور وارث حقیقی اور صاحب سر حضرت شیخ علی بن حسام الدین ہیں بارہا اپنے مرشد کی خدمت میں رہے اور چالیس حج آپنے کئے تھے ایک فقیر نے آپ سے پوچھا کہ نماز گذارنی بہتر ہے یا ذکر کرنا فرمایا نماز گذارنی بھی بڑا کام ہے لیکن کثرت ذکر سے اتصال اور اتحاد حاصل ہوتا ہے کہ آخر کو وہ فنا سے وحدت کھینچتا ہے عرض کیا کہ فنائے وحدت کیا ہے فرمایا وہ لذت ہے جو کیفیت سے حاصل ہوتی ہے اور مطلوب حقیقی سب طالبان اس راہ کا دریافت کرنا اوس لذت کا ہے فرمایا اصل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اس ذکر میں لفظ پورے ادا کرے اور درست زبان سے نکالے لا الہ یعنے نفی میں اظہار حرف ہا اور اثبات میں بھی اسم الا اللہ بمد نکالنا چاہیے اور ہر دو ہا کو ظاہر کرنا چاہیئے۔ عمرہ جعفرانہ موضع مشہور ہے بفاصلہ یکمنزل مکہ سے اگر وہاں جاویں تو ضرور اوس پہاڑ میں جہاں حضرت صلعم تشریف لیگئے ہیں غافل نہ ہونا چاہیئے کیونکہ وہاں دیدار حضرت رسول صلعم میسر ہوتا ہے۔ فرمایا ایک وقت میں اوسجگہ سو گیا ہر بار کہ آنکھ جھپکتی جمال آنحضرت صلعم سے مشرف ہوتا قریبا ایکدو پہر کے عرصہ میں ایک سو دفعہ دولت جمال آنحضرت صلعم حاصل ہوئی تھی آپ اس عمرہ کو پابرہنہ و صایم جایا کرتے تھے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے ارادت و بیعت کیجہ آپسے کتاب اخبار الاخیار میں ارقام فرمایا ہے انہوں نے آپکی جناب میں صحبت پائی اور واقعات بچشم دید ارقام فرمائے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت مخدوم جیو قادری دہلوی۔ | | درمیان سنہ ۱۰۱۵ھ | دہلی | اخبار الاخیار | آپ شہر بیدر کہ دیار حیدرآباد دکن میں ہے سکونت رکھتے تھے بہت مسن و متعہد و متبرک و عالی ہمت تھے حضرت شیخ عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ آپکو بسبب ضعف طاقت کھڑے ہونے کی نہ تھی لیکن کمر مضبوط باندہ کر واسطے ادائے نوافل کھڑے ہوتے تھے استقامت دین و رعایت تقوی میں بہت مدت تک میں اون کے ساتھ ہم صحبت رہا ہوں قریب تھا کہ میں دست ارادت آپکے ہات میں دیتا لیکن قسمت میں مجھ حضرت شیخ علی کا مرید ہونا تھا |
| ایضاً | حضرت میاں سید غیاث الدین | بہروچ گجرات | | بہروچ ملک گجرات | ایضاً | آپ باشندہ بہروچ ملک مشہورہ گجرات کے ہیں قادری مشرب رکھتے تھے آپ ہر چیز اور ہر ایک جنس کہ جس سے لوگوں کو حاجت پڑتی تھی رکھتے تھے اور سبکو خبر کر دیتے تھے کہ جسکو جو حاجت ہو جیہ از قسم زر و جامہ اغذیہ ادویہ کتب اسباب الات وغیرہ جو سب آپ کے گھر میں تھے لیویں باوجود ہمہ نعمت ہونے کے عالم و عامل و متقی تھے حضرت سیدی الشیخ عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت صلعم کو میںنے خواب میں دیکھا اور پوچھا یا رسول اللہ من افضل الناس فی ہذا الزمان فرمایا افضل الناس میاں غیاث ثم شیخک ثم محمد طاہر |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد طاہر گجراتی | | سنہ ۹۸۳ہجری | گجرات احمد آباد | ایضاً | آپ پتن گجرات میں قوم بوہرہ سے تھے حق تعالی نے آپکو علم و فضل دیا اور حرمین الشریفین گئے اور وہاں مرید حضرت شیخ علی متقی سے ہو کر ببرکت و کرامت اپنے وطن اصلی میں آئے اور بہدایت مشغول ہوئے اور علم حدیث میں توالیف مفید جمع کی منجملہ اون کے کتاب متکفل شرح صحاح مسمی بمجمع البحار و رسالہ دیگر مختصر مسمی بالمغنی کہ تصحیح اسماء الرجال میں ہے اور دفع کرنے بدعت میں کمال کوشش کرتے تھے آخر ش بدعتیوں سے جام شہادت نوش کیا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حسین قادری و حسینی | | سنہ ۱۰۱۳ھ | لاہور | اخبار الاخیار | آپ یاران شیخ عبد الوہاب سے تھے نیز قرابتیان حضرت موصوف سے عجائب حالت اور شگرف ہمتی رکھتے تھے چیز خریدنے کے وقت ادنی چیز کے لئے مثل جو ب بقول کے جو کچھہ آپکے ہاتھ میں آجاتا وہ دیدیتے تھے خواہ اشرفی خواہ روپیہ جو آجاوے دریے حساب نہیں ہوتے آپنے وقت عبور دریائے نربدا کے دیکھا کہ بت |

| [illegible] | نام معہ صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | آدمی جمع ہیں اور دریا پار جنگل میں شیر رہتا ہے مارے خوف کے کوئی جا نہیں سکتا تھا۔ آپ نے ایک ہاتھ میں چھری اور دوسرے ہاتھ میں چادر لپیٹی اور اوس جنگل میں گئے اور شیر کو مار کر ٹکرہ ٹکرہ کر ڈالے۔ |
| پیشوائے قادریہ منشاء شطاریہ | حضرت شیخ عبد اللہ شطاری | | سنہ ۸۳۲ھ از وفیات الاخیار بقول کتاب الابرار ۱۲ ربیع الاول سنہ ۸۹۰ھ | منڈو دکہن کا شہر تاریخی مقام ہے | انوار العارفین مراۃ الاسرار بحوالہ جواہر خمسہ واخبار الاخیار | آپ اولاد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے تھے آپ کو حضرت شیخ محمد طیفوری نے خلافت دیکر ہندوستان کیطرف روانہ کیا تھا اور ملقب بہ شطار کیا تھا و طبل و علم بھی عطا فرمایا تھا کہ جہاں جاؤ کوس معرفت یعنی نقارہ سے مشہور کرو کہ جو کوئی طالب حق ہووے وہ ہمارے پاس آوے ہم اوسکو ارشاد کریں اور جن مشائخ روزگار کے پاس جاؤ اونسے کہو کہ |
| | | | | | | اگر تم کچھ رکھتے ہو مجھے ایثار کرو والا جو کچھہ میں رکھتا ہوں بتانے کو حاضر ہوں کچھہ دریغ نہیں ہے اسی طور سے بموجب ارشاد اپنے پیر کے آپ شہر مانکپور میں آئے حضرت مخدوم شیخ حسام الدین مانکپوری و راجے سید حامد شاہ و شاہ سید و یکجا بیٹھے تھے مخدوم شیخ حسام الدین نے آپسمیں ذکر کیا کہ شیخ عبد اللہ مسافر اور ہم مقیم ہیں مناسب ہے کہ ہم اونکی ملاقات کو جاویں چنانچہ ہر سہ صاحبان جس حال میں تھے آپکی ملاقات کو گئے آپ ان صاحبوں کی خبر پاکر خیمہ سے باہر لینے کو آئے تھوڑی دیر کے بعد موافق رسم خود اظہار کیا کہ توجہ فرما کر کچھہ مجھے فرماؤ کہ طالب ہوں والا جو کچھہ مجھے . . . . . اپنے پیروں سے حاصل ہوا ہے حاضر ہے مخدوم شیخ حسام الدین نے کمال استغنا سے اور فروتنی سے جواب دیا کہ میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں رکھتا کہ آپکی خدمت میں ظاہر کروں جو کچھہ پیران خود سے میں نے پایا ہے اوسکے مطالعہ سے ابھی فارغ نہیں ہوا ہوں کہ آپ سے کچھہ سیکھوں شیخ عبد اللہ آپ کے اس جواب پسندیدہ سے نہایت خوش ہوے اور اونکی بلند ہمتی پر آفرین کہی اور فرمایا کہ الحمد للہ ہندوستان میں ایسا عارف کامل دیکھا کہ پائے ہمت اوسکا کونین سے گذرا ہے۔ آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ عارف طیفوری اور وہ مرید شیخ محمد عاشق اور وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری اور وہ مرید شیخ ابو الحسن خرقانی پیشوائے شطاریہ عشقیہ وہ مرید شیخ ابی المظفر مولانا ترک الطوسی اور وہ مرید بایزید عشقی اور وہ محمد المغربی اور وہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ علیہم اجمعین اور صاحب انوار رقام فرماتے ہیں کہ آپکا سلسلہ ارادت بواسطہ ہیم حضرت شیخ نجم الدین کبری پہنچا ہے۔ |
| ایضاً قاضن | حضرت شیخ قاضن یا قاذن یا قاضی نہیری | شطاری | ۱۳ صفر سنہ ۹۰۲ھ | منڈو | مراۃ الاسرار | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ عبد اللہ شطاری تھے ارشاد و طالبان و مریدان میں بے نظیر تھے |
| ایضاً | شیخ ابو الفتح سرمست معروف و ہدایت اللہ سرمست | [illegible] | ۲۱ رمضان سنہ ۹۴۲ھ | مرشد آباد عرف منڈو | ایضاً | آپ فرزند و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار شیخ قاذن تھے قوی حال و صاحب ارشاد تھے۔ |
| ایضاً | حضرت مرسید علی شطاری | | | | | سرا میں نواحی جونپور الیفا آپ بھی خلیفہ شیخ قاذن ہیں بہت لوگوں نے آپسے فیض پایا ہے کمالات آپکے اظہر من الشمس ہیں |
| ایضاً | حضرت شیخ حمید معروف شیخ ظہور یا صفور حاجی حضور | | نہم شوال سنہ ۹۹۷ھ | اصفہان دار السلطنت ایران | اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ شیخ قاذن تھے بڑے سیاح اور آزاد منش ہوے ہیں۔ آپ ایک کوزہ برابر ایک سبو و عصا و مصلا کے سوا اپنے ہمراہ کچھہ نہیں رکھتے تھے چونکہ رجوع و ہجوم خلایق آپکیطرف ازبس تھا آپنے خدمتمیں شیخ ابو الفتح جاکر خلافت حاصل کی تھی تاکہ . کدورت خاطر پیرزادہ نہ ہوے ورنہ آپ دراصل خلیفہ شیخ قاذن تھے۔ |

**نوٹ سلہ** لفظ شطاریہ کے معنی تیز رو کے ہیں اور اصطلاح صوفیہ میں شغل باطنی کو کہتے ہیں کہ جس سے فنا فی اللہ و بقا باللہ حاصل ہوتی ہے کتاب جواہر خمسہ میں آیا ہے فرمایا رسول صلعم نے (تنزل علم الشطار قبل الفرقان فی صدری فتحققت حقیقۃ الاشیاء من الازل الی الابد) پس وہ علم حضرت رسالت پناہ سے بحضرت علی مرتضی پہنچا اور حضرت علی نے فرقہ صوفیہ پر ایثار کیا اور چونکہ آپ نے کمال ریاضات و مجاہدات کا کما حقہ عمل کیا تھا اسلئے آپ اس صفت کے ساتھ موصوف ہوے۔

| [illegible] | نام مع حسب و نسب | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قادریہ شطاریہ | حضرت شیخ محمد غوث شطاری گوالیاری بن سید علیؒ | ۱۵ رمضان سنہ ۹۰۰ ہجری | ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۹۷۰ ہجری عمر ۸۰ سال | گوالیار | مراۃ الاسرار اخبار الاخیار | آپ سادات جعفری سے خلیفہ اکمل حضرت شیخ قاضن اور برادر حقیقی شیخ حمید ہیں اور چونکہ شیخ محمد غوث نے شجرہ میں نام شیخ ابو الفتح بن شیخ قاضن نہیں لکہا تہا اس لئے انکو کوفت خاطر تہا۔ لیکن آپ نے برسوں قلعہ کلنجر میں ریاضت اور دعوت اسماء الٰہی کی اور آخر جلّے وافر وفسطے کامل عزت وشہرت ومال وجاہ وعظمت آپ کی نصیب ہوئی اور نصیر الدین محمود ہمایوں بادشاہ آپکا بڑا معتقد ہوا اور قصد انکار علماء گجرات بتقریب بعض رسائل کہ مردم آسکو معراجنامہ کہتے ہیں مشہور ہے۔ |
| ایضا | حضرت شیخ بہاؤالدین شطاری بن ابراہیم بن عطاء اللہ القادری الحسینی الشطاری | قصبہ جنید | ۱۱ ذالحجہ سنہ ۹۲۱ ہجری | دولت آباد دکہن | عمدۃ الحقائق کشف المتواری | آپ خلیفہ سید احمد جیلانی کے ہیں مکہ معظمہ میں بیعت وخلافت سے مشرف ہوکر ہندوستان میں تشریف لائے۔ اصل وطن قصبہ جنید ہے اور بعہد سلطنت حضرت سلطان غیاث الدین خلجی کے باستدعا حکمران مندو کے تشریف لیجاکر سکونت اختیار کی اور بعدہ شہر بدر دیار دکہن میں مستقل سکونت فرمائی آپ کا ایک رسالہ ہے اس میں انواع اذکار واشغال وطرق وآداب بیان کئے ہیں لکہتے ہیں سادل خدا کی راہ کے راستہ بیشمار ہیں مگر انمیں سے تین طریق معروف |

ترہیں ہیں اول طریق اخیار اور وہ صوم وصلواۃ وتلاوت قرآن وحج وجہاد ہے جانیوالے اور پہونچنے والے اس طریق کے بہت عرصہ میں تہوڑے مقصود کو پہونچتے ہیں دوسرا مجاہدات وریاضات ہے یعنی تبدیل اخلاق ذمیمہ وتزکیہ نفس وصاف کرنے دل ورجلا دینے روح اور یہ طریقہ ابرار کا ہے اس طریق سے پہنچنے والے مقصود کے بہت ہیں بنسبت اول کے تیسرا طریقہ یہ شطاریہ ہے اور یہ طریقہ ان دو طریقوں سے قریب تر طریق وصل الی اللہ ہے اور وصول طریق شطاریہ کے دس چیزیں ہیں اول توبہ اور وہ خارج ہونا ہے کل مطلوب سے سوا اسکے دوسرے زہد یعنی بے رغبتی دنیا اور اسکی محبت اور اسکی پونجی قلیل وکثیر سے۔ تیسرے توکل اور وہ خارج ہونا ہے سبب سے چوتہے قناعت اور وہ خارج ہونا ہے خواہشوں نفسانیہ سے پانچویں عزلت اور وہ خارج ہونا ہے اختلاط خلق سے بگوشہ نشینی وانقطاع کے جیساکہ بسبب موت کے ہوتا ہے چہٹے توجہ طرف حق کے اور وہ خارج ہونا ہے کل خواہشوں سے جو بلاوے طرف غیر حق کے جیسی کہ خارج ہوتی ہیں تمام خواہشیں بسبب موت کے پس نہ باقی رہے کوئی مطلوب کوئی محبوب نہ کوئی مقصود سوا اللہ تعالیٰ کے ساتویں صبر اور وہ خارج ہونا ہے حظوظ نفسانی سے ساتھ مجاہدہ کے آٹھویں رضا اور وہ خارج ہونا ہے رضاء نفس سے بسبب داخل ہونیکے رضاء اللہ تعالیٰ میں ساتھ تسلیم کرنے احکام ازلیہ اور سپرد کرنے جملہ امور کے طرف تدبیر اللہ تعالیٰ کے بلا ظاہر کرنے کسی چیز کے کما ہو بالموت نویں ذکر وہ خارج ہونا ہے ذکر ماسوے اللہ سے دسویں مراقبہ اور وہ خارج ہونا ہے حول وقوت نفس سے جیسا خروج ہوتا ہے بسبب موت کے اور اسماء ذکر تین قسم میں اسم جلالی۔ اسم جمالی واسم مشترک اگر اپنے میں صفت رعونت اور درشتی کی دیکہے تو پہلے اسم جلالی میں مثل اسماء یا قہار یا جبار یا متکبر کے مشغول ہوتا کہ نفس مطیع اور فرمانبردار ہو بعدہ اسم جمالی میں یا ملک یا قدوس یا حلیم کے بعد اسم مشترک مثل اسمار یا مومن یا مہیمن کے مشغول ہووے اگر اپنے میں صفت انکسار وتواضع کی دیکہے تو پہلے اسم جمالی میں مشغول ہو بعدہ اسم مشترک میں زاں بعد اسم جلالی میں اسیطرح ذکر میں مشغول ہوتا کہ دل صاف ہو اور ذکر دل میں قرار پکڑے ومقام ذکر ننانوے ۹۹ کا تلوین میں ہے پس سوال مقام تمکین ہے نہ بزرگی و بلند جگہ ذاکر کی ذکر اسم اللہ میں ہے کہ اسم ذات ہے باقی ننانوے نام اسم صفات ہیں جبتک ذکر اسماء صفات میں ہے عالم تلوین میں ہے جو ذکر اسم ذات میں پہنچے اسکی گرمی سے وجود فانی جل جائے اور مضمحل ہوجاوے اس جگہ فنا حاصل ہوتی ہے اور اسجگہ مراد محو ہونے وجود فانی کے ہے اور جب اپنے سے فانی ہو بقا پاوے پس دل مرید صادق کا بلا ذکر کے ہرگز کشادہ نہیں ہوتا اور جب دل منور ہوجاوے پس حقیقت اشیا کی اسپر ظاہر ہو اور عالم ارواح سے ملاقات

| [illegible] | نام مع حالات خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|

اور ذکر حقیقی کہ شہود حق ہے اس منزل میں فتح ہوا اور فرماتے ہیں ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد کے دو طریق ہیں طریق پہلا یہ ہے کہ یا احمد کو داہنی طرف کہے اور یا محمد کو بائیں طرف کہے اور دل میں ضرب یا رسول اللہ کی کرے طریق دویم یہ کہ یا احمد کو داہنی طرف اور یا محمد کو بائیں طرف کہے اور دل میں یا مصطفیٰ کا خیال کرے اور ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ کا شش طرفی کرے کشف جمیع ارواح کا ہو جاوے اور اسماء ملائکہ مقربین یہ ہی تاثیر رکھتے ہیں یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل یہ ذکر چہار ضربی ہے اور ذکر اسم شیخ اسطرح ہے یعنی یا شیخ یا شیخ ہزار بار اسطرح کہے کہ حرف ندا یعنی لفظ یا کو دل سے کھینچتا ہوا داہنی طرف لیجاوے اور لفظ شیخ کو دل میں ضرب کرے اور ذکر درازی عمر یہ ہے کہ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب ہزار بار ہو الحی القیوم کہے و بعد نماز ظہر ہو العلی العظیم و بعد نماز عصر ہو الرحمن الرحیم و بعد نماز عشا ہو اللطیف الخبیر ہزار بار کہے۔ مراقبہ وہ ہے کہ جو کلمہ و آیت کلام مجید کی توحید کے معنوں پر دلالت کرے اس کلمہ و آیت کو باطن میں خیال کرے اور ایک مراقبہ اثبات ہستی حق بہمہ حال و فنا اپنی و جمیع کائنات کا خیال کرے اسم اللہ کو باطن میں کہے صفائی دل حاصل ہو اور مراقبہ اسکو کہتے ہیں کہ دل کی نگہبانی کرے اور دل کو طرف حق کے متوجہ رکھے اور غیر حق کو باطن میں جگہ نہ دیوے۔ کشف المتواری میں لکھا ہے آپکے خلفا بہت تھے انمیں سے ایک شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی ہیں وہ بعد وفات پیر کے شہر بدر میں سجادہ نشین ہوئے اور سید براہیم ایرجی اور مولانا علیم الدین کہ استاد میر ابراہیم ایرجی کے تھے لکھا ہے حضرت شیخ بہاؤالدین کو وقت سونگھنے خوشبو کے ایسا ذوق و حال ہوتا تھا کہ قریب ہلاکت روح ہو جاتے تھے۔ چنانچہ ظاہری سبب آپکی وفات کا بھی یہ ہی ہوا کہ ایک شخص نے سامنے غالیہ یعنی خوشبو مرکب مشک وغیرہ لایا اسی ذوق میں آپنے داعی اجل کو لبیک کہا یعنی وفات پائی۔

| سلسلہ | نام | [illegible] | وفات | مزار | ماخذ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا ۓ قادریہ شطاریہ | حضرت میر سید محمد یا میر سید محمود | | سنہ ۹۶۳ ہجری | | مراۃ الاسرار | آپ اولاد میر سید علاؤالدین کنتوری سے ہیں اور خلیفہ اکمل حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اور صاحب کرامات و خرق عادات۔ |
| ایضاً | حضرت سید ابو تراب معروف شاہ گدا حسینی شطاری لاہوری | | ۱۴ شوال سنہ ۱۰۰۱ ہجری | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی با امام جعفر صادق پہونچتا ہے آپ مرید و خلیفہ حضرت وجیہ الدین گجراتی اور سلسلہ قادریہ شطاریہ میں حضرت شاہ قاذن کے ہیں آپکے خلفائے کاملیں یہ ہیں۔ قاضی محمد لاہوری شیخ فاضل۔ شاہ جمال۔ لعل گدا۔ احمد گدا۔ شہباز گدا |
| ایضاً | حضرت شیخ فتح شاہ سرمست شطاری | | سنہ ۱۰۱۵ ہجرے | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ خلفائے شاہ لطیف برہانپوری سے ہیں جنکا شجرہ ارادت بچند واسطہ درمیانی حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کیساتھ پہنچتا ہے اسطرح کہ آپ مرید شاہ لطیف برہانپوری اور وہ شیخ برہان سرالہی اور وہ شیخ عیسیٰ جندہ دل |

اور وہ شیخ وجیہ الدین گجراتی اور وہ شیخ محمد غوث گوالیاری اور بسبب غایت درجہ کے جذب و استغراق کے بخطاب شاہ سرمست مخاطب ہوئے اور بعد تکمیل لاہور میں معمور ہوئے ایک مرتبہ دریائے راوی تنی طغیانی پر ہوا کہ شہر کے اندر پانی آگیا۔ صوبہ لاہور نے آپکی خدمت میں عاجاہی آپنے اپنا ایک خادم دریا پر بھیجکر فرمایا دریا سے جاکر کہدو کہ جدہر سے آیا ہے چلا جاوے ورنہ قیامت تک خشک کر دیا جاویگا۔ جب یہ پیغام دریا کو پہونچا فی الفور شہر سے دور چلا گیا ؂

| سلسلہ | نام | [illegible] | وفات | مزار | ماخذ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شاہ محمد رضا قادری شطاری | | ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۱۱۱ ہجرے | لاہور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ شیخ محمد فاضل لاہوری کے تھے جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت شاہ محمد غوث گوالیاری پہنچتا ہی اسطرح پر شیخ محمد فاضل مرید شیخ اللہ داد قادری اکبرآبادی و وہ شیخ محمد صلاح و وہ سید نور و وہ سید زین العابدین حسنی و وہ شیخ عبد الغفور و وہ شیخ وجیہ الدین گجراتی |

| [illegible] | نام متعلقہ خاندان و نواد | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قادریہ شطاریہ | حضرت عنایت شاہ ابوالمعارف قادری شطاری قصوری ثم لاہوری | | سنہ ۱۱۴۱ ہجری | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ قوم کے رائیں یعنی باغبان اور خلیفہ اکمل حضرت شاہ محمد رضا قادری شطاری کے ہیں صاحب مراتب عظیم جامع علوم ظاہری و باطنی و مشہور اور صوری و معنوی تھے اول سکونت آپ کی قصبۂ قصور میں تھی پھر بسبب کہ حسین خاں حاکم قصور سے آپکی رنجیدگی ہوگئی لاہور میں آکر قیام پذیر ہوئے ہزاروں طالبان خدا حضرت موصوف کی خدمت میں آکر مراتب تکمیل کو پہنچے اور ہنگامہ مشیخت آپ کا زندگی تک خوب گرم رہا۔ |
| ایضاً | حضرت سید بہلی شاہ قادری شطاری | | سنہ ۱۱۷۱ ہجری | قصور ضلع لاہور | ایضاً | آپ محبوب ترین خلیفہ حضرت شاہ عنایت کے تھے وجد و سماع کا شغل زیادہ مد نظر تھا۔ اکثر اوقات خوارق و کرامات بے اختیار آپ سے سرزد ہوتے تھے طبیعت بڑی موزوں تھی ہمیشہ کلام توحید کو پنجابی زبان میں طرح طرح کی بیانات و کافی میں برملا فرمایا ہے انکے تصنیف کئے ہوئے مضامین تاک قوال مجالس فقرا میں گاتے ہیں اور موحد لوگوں کو انکے کلام سے نہایت درجہ کا شوق اور ولولہ اور وجد و سماع پیدا ہوتا ہے حضرت حافظ انور علی صاحب رہتگی نے آپ کی کافیوں کی عمدہ طور سے اور بڑے شد و مد سے شرح لکھی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عیسے لقب جند اللہ بن مولوی قاسم سندہی | | ۱۴ر شوال سنہ ۱۰۳۱ ہجری | برہان پور | برکات الاولیا بحوالہ تاریخ برہانپوری | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ شکر عارف باللہ ہیں آپ صاحب تصانیف تفسیر انوار الاسرار مجمع البحرین عین المعانی شرح اسماء حسنی رسالہ حواس خمسہ وغیرہ کے ہیں تاریخ برہانپوری میں کسی بزرگ نے آپکی توصیف میں یہ شعر لکھا ہے شعر۔ دو عیسی در نسل اولاد آدم۔ یکے ابن مریم دویم ابن قاسم ؛ |
| ایضاً | حضرت شاہ برہان راز الہ برہانپوری | | ۱۵ر شعبان سنہ ۱۰۸۳ ہجرے | برہان پور شیدی پورہ | ایضاً | آپنے فیض ارادت و خلافت شطاریہ حضرت شاہ عیسی جند اللہ سے حاصل کیا تھا آپکی دعا کی برکت سے شہنشاہ عالمگیر ہند کے تخت پر بیٹھے تھے رسائل لانفاس و ثمرات الحیات آپکے دو ملفوظ مشہور ہیں ۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ فتح محمد نام عبدالرحمن کنیت ابوالمجدین شیخ عیسے جند اللہ برہانپوری | | سنہ ۱۰۸۲ ہجرے | جنت البقیع | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہیں ہمیشہ ہدایت و تدریس طالبان علوم دینیہ میں مصروف رہتے تھے فتوح الادراد و فتح المذاہب لاربعہ فتح الطریقہ رسالہ تحقیق نسب۔ رسالہ ثبوت قدمی علی رقبۃ۔ رسالہ تحقیق وحدت الوجود وغیرہ آپ کی تصنیف مشہور ہیں ؛ |
| ایضاً | حضرت شاہ پیر جیو | | سنہ ۹۶۹ ہجرے | جاپانیر ملک گجرات | ایضاً بحوالہ مونس الطالبین | آپ خلیفہ اکمل حضرت سید محمد غوث گوالیاری ہیں جاپانیر سے براہ خشکی حج کو تشریف لیگئے راستہ میں ہر ایک بزرگ سے ملاقات کرتے اور فیوضات ظاہری و باطنی اخذ کرتے ہوئے جب بہاں پہنچے ایک گروہ جوگیوں کا آپ سے ملا اور آپ سے چند سوال کئے جواب کافی انکو دئے ایک جوگی نے کہا کہ آپ۔ آسمان کی سیر کرتے ہو آپنے فرمایا میں فقیر ہوں اگر مجھکو آتا ہو تو دکھلا دو جوگی اسیوقت آسمان ... آپنے اپنی نعلین کو حکم کیا کہ اگر تجکو سیر آسمان کی منظور ہے تو اڑ جا نعلین فوراً آسمان کیطرف اڑی جوگی نے جب یہ کرامت دیکھی معتقد ہوا اور آپکے ہاتھ پر اسلام لایا |

| کیفیت مختصر حالات ضروری | حوالہ کتاب | مقام مزار | تاریخ و سنہ وفات | مقام و تاریخ ولادت | نام مع القاب صاحب تذکرہ | نام سلسلہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| آپ مرید وخلیفہ حضرت سید محمد غوث گوالیاری ہیں ۹۵۱ھ ہجری میں احمد آباد گجرات سے برہانپور میں آنکر سکونت اختیار کی کتاب نزہت الارواح کی شرح آپ نے نہایت عمدہ لکھی ہے۔ | برکات الاولیا بحوالہ مونس الطالبین | برہانپور | ۹۸۷ھ ہجری | | حضرت شاہ ولی محمد | ایضاً |
| آپ نے حضرت حاجی حمید ظہور شطاری سے فیض ارادت اور خرقہ خلافت حاصل کیا تھا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے عالم خواب میں سید احمد شطاری اور شیخ محمد غوث گوالیاری کے ہاتھ پکڑ کے حضرت حاجی حمید ظہور کے حوالہ | برکات الاولیا | قصبہ ٹھیر ضلع خاندیس | ۱۵ ار رمضان ۹۸۶ھ ہجری | | حضرت سید احمد | پیشوار قادریہ شطاریہ |
| کیا اور فرمایا ان دونوں کو تعلیم و تربیت کرو ان سے تمہارا سلسلہ روشن ہوگا۔ چنانچہ ان دونوں خلفائے کاملین سے سلسلہ شطاریہ ملک دکہن اور گجرات میں خوب ترقی پایا ہزارہا اولیا باکمال اس سلسلہ میں پیدا ہوئے۔ | | | | | | |
| آپ نے حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کی خدمت میں حاضر ہوکر بمقام احمد آباد شرف بیعت حاصل کیا تھا اور بعد چند روز کے مجاہدہ کرنے کی رتبہ خلافت پایا اور باجازت پیر خود بیجاپور آنکر متوطن ہوئے اور مریدوں کی تربیت میں مشغول رہے | ایضاً | بیجاپور | ۹۹۰ھ ہجری | شیراز | حضرت شیخ شرف الدین زندہ دل | ایضاً |
| آپ نے بھی بشرح صدر خرقہ خلافت حاصل کیا بارہ سال پیر کی خدمت میں ریاضت و مجاہدہ کرتے رہے پھر آستانہ ملک دکہن میں سکونت اختیار کی ۹۶۷ھ ہجری میں قصبہ جامود ضلع خاندیس میں قیام کیا اور راہنمائے خلق رہے۔ | ایضاً | جامود ضلع خاندیس | ۹۹۳ھ ہجری | | حضرت شیخ دوداللہ شطاری معروف شیخ لاڈ بس شیخ معروف صدیقے | ایضاً |
| آپ نے حضرت شیخ صدرالدین ذاکر سے فیض باطنی و خرقہ خلافت پایا تھا تصرفات ظاہری سب آپ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ | ایضاً خزینۃ | بڑودہ میر تھی مشہور | ۹۹۴ھ ہجری | | حضرت شیخ راج محمد | ایضاً |
| آپ اعظم اولیائے وکبرائے مشائخ سلسلہ شطاریہ ہیں حضرت نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان آپ کے بڑے معتقد اور فرمانبردار تھے۔ صاحب تصرف مظہر خوارق وکرامات اہل ذوق وشوق وسکر و جذب و رحالت تھی اور بہت خلقت آپ کی مرید ہوئی ہے۔ | الاصفیا | شہر ہے ممالک مغربی وشمالی میں | ۱۰۴۲ھ ہجرے بقول مخبر الواصلین | | حضرت شیخ پیر میرٹھی شطاری | ایضاً |
| آپ بزرگان دین و پیران روئے زمین قادری شطاری سے تھے شب و روز طاعت و عبادت میں آپکی گزرتی تھی دنیا و اہل دنیا سے کچھ تعلق نہیں رکھتے | ایضاً | | بماہ ذالحجہ ۱۰۶۰ھ | | حضرت شیخ مجتبےٰ شطاری | ایضاً |
| آپ یاران نامدار سلسلہ شطاریہ حضرت شیخ علی شطار سے ہیں ریاضات و مجاہدات بہت رکھتے تھے۔ سلوک میں قدم راسخ رکھتے تھے شاگرد شیخ محمود لاہوری اور شیخ امان پانی پتی سے رابطہ محبت واخلاص بہت رکھتے تھے منکران صوفیہ آپ کو دیکھ کر رہن اعتقاد ہو جایا کرتے تھے۔ | تاریخ حبیب | دہلی کہنہ | ۹۷۰ھ ہجرے | | حضرت شیخ ذکریا لقب بہاؤالدین شطاری | ایضاً |
| آپ مریدان شیخ بہاؤالدین شطاری سے عالم باعمل و دانشمند اکمل اور علوم نقلی و | ایضاً | دہلی خانقاہ | ۵ ربیع الثانی | | حضرت سید ابراہیم | ایضاً |

| سلسلہ | نام مع مختصر سلسلہ نام | جائے ولادت | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | بن معین الدین بن عبد القادر حسینی قادری ایرجی | | ۹۲۵ھ ہجری | حضرت سلطان المشائخ پائیں امیر خسرو | | عقلی و حقیقی مدد کی پر عبور کر کے بہت کتابوں کی شرح فرمائی تھی و مشکل مسئلوں کو اسی طرح پر حل فرمایا کہ وہ کتابیں خود بمنزلہ استاد ہو گئیں جس نے انکا مطالعہ کیا اسکو پھر حاجت استاد کی نہیں۔ کہتے ہیں کہ اپنے عالم رویا میں حضرت |

سلطان المشائخ سے خرقہ پایا ہے لیکن مجلس سماع میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس نقل کرتے ہیں کہ بروز عرس حضرت خواجہ قطب الدین کے میں آپکی خدمت میں گیا اور عرض کی آج عرس حضرت قطب صاحب کا ہے تشریف لے چلئے فرمایا تم جاؤ اور قبر حضرت موصوف پر متوجہ روحانیت انکی ہو ناکردہ کیا فرماتے ہیں میں متوجہ روحانیت حضرت موصوف ہوا۔ مجلس سماع گرم تھی اور قوالان و صوفیان جوش و خروش میں اسی اثنا میں خواجہ صاحب نے فرمایا ان بدبختان نے میرے دماغ کو پراگندہ اور وقت کو مشوش کر دیا پس میں آپکی خدمت میں آیا آپ نے دیکھکر خندہ کیا اور کہا مجھے معذور رکھو گے یا نہ میں نے کہا حق بجانب آپکے ہے ؛

| سلسلہ | نام | جائے ولادت | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا ر قادریہ شطاریہ | حضرت سید محمد شطاری گجراتی ملقب بہ ... | گجرات احمد آباد | ۱۳ صفر ۱۰۷۱ھ | اورنگ آباد بیرون کھڑکی گروہاغ | برکات الاولیا | آپ مرید و خلیفہ شاہ برہان راز اللہ برہانپوری ہیں اپنے وطن گجرات سے اورنگ آباد میں اقامت فرماکر رہنمائے خلق رہتے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ شیخ محمد شطاری بن قاضی ابوالحسن گجراتی | | ۱۰ ربیع الاول ۱۱۱۱ ہجری | اورنگ آباد | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت سید محمد گجراتی ہیں اکثر اوقات آپ سے خوارق عادات ظاہر ہوتے ہیں ؛ |
| ایضاً | حضرت سید پیر محمد شطاری | | ۲۳ جمادی الاول ۱۱۳۱ھ | احمد آباد قریب حوض صلاح الدین خان | ایضاً | آپ حضرت غوث الاعظم کی اولاد سے ہیں آپ نے شاہ وجیہ الدین گجراتی اور شاہ عبد اللہ گجراتی سے فیض پایا تھا۔ جو زبان سے نکلتا وہ ہو کر رہتا۔ |
| ایضاً | حضرت سید محمد شطاری | | غرہ شوال ۱۱۹۵ھ | ایلچپور | برکات الاولیا تاریخ امجدی | آپ مشاہیر مشائخین کاملین سے شاہ برہان راز اللہ برہانپوری کے مرید اور خلیفہ ہیں و شاہ عبد الرحمن غازیپوری کی روح مبارک سے فیض اویسیہ حاصل کیا تھا |
| ایضاً | حضرت شاہ اسد اللہ شطاری | | ۲۰ جمادی الثانی ۱۲۰۱ ہجری | حیدر آباد دکن محلہ حسینی صحن مسجد بند | ایضاً | آپ شاہ فرید الدین گنج معرفت متوطن برہانپور کی اولاد سے ہیں آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم محمد راوی قادری متوطن میلاپور کے ہیں لوایح شریف و مثنوی معنوی پر آپ کی حاشی تحریر ہیں اور کئی رسالہ عرفان و سلوک و توحید میں جمع ہیں |
| پیشوا ر قادریہ سر سلسلہ نوشاہیہ | حضرت شاہ معروف چشتی | | ۹۸۰ھ ہجری | خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب | حدیقۃ الاولیا | آپ ہی کے ذات بابرکات سے سلسلہ نوشاہیہ نے فروغ پایا ہے اول طریقہ چشتیہ میں اپنے والد بزرگوار سے جنکا شجرہ حسبی و نسبی حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کیساتھ ملتا ہے مرید ہوئے اور اسی طریقہ میں کامل اور مکمل ہوئے من بعد |

شہرہ کرامت و خوارق جذب استغراق حضرت سید مبارک حقانی کا آپکے کان میں پہونچا تو کمال شوق کیساتھ انکی جنگل میں انکی خدمت میں پہنچے اور سلسلہ قادریہ میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔ نقل ہے کہ کنارہ دریائے جہلم واقعہ خوشاب آپکا مزار شریف تھا بوقت طغیانی دریا نے آپکی قبر تک اثر کیا۔ تو آپکی نعش کو بہت برسوں کے بعد نکال کر دوسری جگہ بلند پر کچھ فاصلہ دریا سے لیجا کر دفن کیا کہتے ہیں کہ آپکی نعش جوں کی توں برآمد ہوئی تھی کہ گویا ابھی رکھا تھا۔ مؤلف بھی آپکے مزار پر انوار سے جبکہ خوشاب کا تحصیلدار تھا فیضیاب ہوتا رہا ہے۔

| سلسلہ | نام | جائے ولادت | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا نوشاہیہ | حضرت شاہ سلیمان بھیلووال | | ۲۳ ذیقعد | بھیلووال | حدیقۃ الاولیا | آپ شاہ سرور حسینی کے خلیفہ اکمل تھے آپ کا باپ مسمٰی منگو ذات کا موچی |

| نام سلسلہ | نام مقتدا صاحب خانواده | تاریخ پیدائش | سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب حوالہ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | قادرے | | سنہ ١٠٦٥ ہجرے | پرگنہ بہیرہ ضلع شاہ پور | وفیات الاخیار | ساکن بہلوال ضلع شاہ پور پنجاب تحصیل بہیرہ تھا شاہ سلیمان ابھی خورد سال تھے تو ایک رات شاہ معروف منگو کے گہر جہاں اتفاقاً ہوئے آپ گہر کے صحن کے اندر کہیل رہے تھے شاہ معروف نے انکو بغل میں لیکر پیار کیا اور منگو کو ارشاد کیا کہ یہ لڑکا ہماری امانت ہے اسکی پرورش بخوبی کرنا غرضکہ جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو حضرت شاہ معروف کیخدمت میں انہوں نے تکمیل پائی اور کاملان وقت سے ہوئے آپ سماع سنتے اور بحالت وجد ایسے بیہوش ہونے تک مرنے کی نوبت کو ہو جاتے۔ ہزاروں مرید ہوکر بمدارج اعلےٰ پہنچے تمام عمر طالبان کی ہدایت میں بسر کی ؛ |
| پیشوا و نوشاہیہ | حضرت شیخ حاجی محمد قادرے معروف شاہ گنج بخش بن حاجی علاؤ الدین | | سنہ ١١٠١ ہجرے مادہ تاریخ پیر فیاض | نوشہرہ ضلع گجرات | حدیقۃ الاولیاء بحوالہ تذکرہ نوشاہیہ مصنفہ محمد حیات | آپ خلیفہ اکمل شاہ سلیمان قادری اور پیشوا و مقتدا طریقہ نوشاہیہ حالات جذب و سکر و محبت و عشق و شوق و ذوق آپ کی طبیعت پر غالب تھا و زہد و ریاضت و تقوے و خوارق و کرامات میں طاق یگانہ آفاق تھے طریقہ نوشاہیہ جسکے فقیر پنجاب میں ہزاروں ہیں اسنے شروع ہوا آپ بوسیلہ ملا کریم الدین کے نوشہرہ سے جہاں آپ کی سسرال تھی شاہ سلیمان کیخدمت میں حاضر ہوئے اور درجہ خلافت پایا آپکے والد بزرگوار نے سات حج کئے اور زیارت روضہ منورہ آنحضرت صلعم سے مشرف ہوئے۔ |
| پیشوا ر قادریہ نوشاہیہ | حضرت شیخ پیر محمد معروف پیر محمد سچیار | | سنہ ١١٥٢ ہجرے | نوشہرہ متعلقہ ضلع گجرات پنجاب | حدیقۃ الاولیا | آپ خلیفہ راستین حضرت نوشاہ گنج بخش کے ہیں۔ خورد سالی میں یہ بزرگ اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تکمیل پائی اور چونکہ آپ صدق و راستی میں لاثانی تھے اسلئے سچیار کے خطاب سے مخاطب ہوئے وجد و سماع و شوق و ذوق کیطرف آپکی طبیعت بہت مائل رہتی تھی یہانتک کہ لوگوں کو اس حالت وجد میں آپکے فوت ہوجانیکا احتمال ہوجاتا تھا انہوں نے بعد وفات اپنے پیر کے موضع نوشہرہ ضلع گجرات پنجاب میں سکونت اختیار کی تھی اور اسجگہ قیام پذیر ہوئے اور ہدایت خلق میں مصروف رہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد الرحمن معروف بپاک رحمن نوشاہی | | سنہ ١١٥٣ ہجرے وفیات الاخیار | موضع بھڑی عبد الرحمن ضلع شاہپور پنجاب تحصیل بہیرہ | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم حضرت حاجی محمد نوشاہ گنج کے ہیں جو عنایت و مہربانی آپکی پیر کی انپر تھی وہ کسی پر نہ تھی صفات صمدیت آپ پر اسقدر غالب ہوگئی تھی کہ کھانا پینا سونا آپکا بالکل موقوف ہوگیا تھا اور وجد کے وقت قریب المرگ ہوجاتے تھے ریاضت و مجاہدہ کا یہ حال تھا کہ تمام رات حبس دم سے ذکر خفی کرتے اور بعض اوقات نماز معکوس ادا کرتے اور خلوت کیوقت زمین میں قبر کھود کر بیٹھتے اور اوپر سے بند کرا دیتے چالیس روز کے بعد جب قبر کہولتے تو آپ کو بحالت زار نکالا جاتا۔ نقل ہے کہ آپ ایکروز شادی نام اپنے خادم پر مہربان ہوئے اور فرمایا کہ اے شادی ہم نے تیرے واسطے خدا سے مانگا ہے کہ جس مریض پر تیری نظر پڑے وہ اچھا ہوجائے اور جس مردہ کیطرف تو متوجہ ہو وہ زندہ ہوجاوے اور جس فاسق کیطرف تو دیکھ لے وہ ولی ہوجائے پس ایسا ہی وقوع میں آیا۔ نقل ہے کہ ایکروز ایک عورت اپنے بچہ کو شادی کے پاس دم کرانے لائی راستہ میں اتفاقاً وہ مرگیا عورت واویلا کرتی ہوئی شادی کے پاس آئی وہ متوجہ ہوئے بچہ فی الفور زندہ ہوگیا عورت نے خوش ہوکر ایک جوڑہ پوشید نی زنانہ نذر کیا۔ شادی نے وہ جوڑا آپکی صاحبزادی کو لاکر پہنا دیا حضرت کو خبر ہوئی خفا ہوئے اور اس روز سے وہ کرامت شادی سے جاتی رہی۔ |

واضح رہے کہ فرقۂ نوشاہیہ میں سب لوگ صاحب وجد و سماع و شوق و ذوق ہوتے ہیں مگر فقرائے سلسلۂ پاک رحمن کے سماع کیوقت سب سے زیادہ مست ہوجاتے ہیں اور جبتک انکے پاؤں میں رسی ڈالکر الٹا نہ لٹکائیں اور وہ ساعت دو ساعت اسی حالت میں رقص نہ کریں۔

| [illegible] | نام معہ خطابات [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ...سر بنہیں ہوتے اور اگر اس عمل سے کبھی ہوش میں نہ آدیں تو اسیحالت میں انکو زمین پر کھینچتے ہیں جبتک وہ ہوش میں نہ آوین رسّی اسکے پاؤں کیرلی |
| پیشوا اتقیاء نوشاہیہ | حضرت شیخ محمد صالح قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۱۱ ہجرے | چک ساہو از گجرات نغابسا یکو | خزینۃ الاصفیا | آپ اعظم خلفائے حضرت حاجی محمد نوشاہ کے ہیں صاحب وجد وسماع و شوق و ذوق ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ سلیمان قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۲۰ھ از وفات آنحضرت | لاہور | ایضاً | آپ مرید عالیشان و خدام بلند مکان حضرت شاہ نوشاہ کے ہوئے ہیں حالات عجیب و مقامات غریب رکھتے تھے ۴ |
| ایضاً | حضرت شیخ تاج محمد قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۲۲ھ از وفات آنحضرت | لاہور | ایضاً | آپ پسر خورد حضرت شاہ سلیمان قادری نوشاہی ہوئے لیکن تکمیل و ترتیب شاہ نوشاہ سے پائی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد الحمید قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۲۵ ہجرے | لاہور | ایضاً | آپ افضل ترین خلفائے حضرت نوشاہ کے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ خوش محمد قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۲۷ ہجرے | پنجاب | خزینۃ الاصفیا | آپ بھی خلفائے راشدین حضرت نوشاہ کے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت حافظ برخوردار بن حاجی محمد نوشاہ | | سنہ ۱۱۳۰ ہجرے | لاہور | | آپ فرزند عالیجاہ و خلیفہ حق آگاہ حضرت حاجی محمد نوشاہ ہوئے ہیں زہد و ریاضت و ذوق و شوق و وجد و سماع تھے اور متقی و جہان نواز بڑے درجہ کے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد تقی قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۳۳ ہجرے | | ایضاً | آپ خلفائے حضرت نوشاہ سے فنافی الشیخ کا رتبہ رکھتے ہیں اور مقبولان بارگاہ حضرت ممدوح تھے محبت الٰہی میں سرمست اور بیخود۔ نقل ہے ایکروز بتقریب عید لضحےٰ لوگ قربانی کر رہے تھے آپنے دیکھا کہ میں سوائے اپنی ذات کے اور کچھ نہیں رکھتا جو راہ خدا میں قربانی کروں یہ کہہ کر چھری اپنے حلق پر چلائی ابھی شاہرگ قطع نہیں ہوئی تھی کہ لوگوں نے ہاتھ پکڑ لیا اور اوسی حالت سے خدمت میں نوشاہ کی آپکو لے گئے یہ حال دیکھکر مرشد آپکے بہت خوش ہوئے اور دست مبارک آپکے جراحت پر پھیرا زخم مندمل ہوگیا لبعد اسکے غلبہ حال میں مجذوب ہوکر ۱۲ سال ویرانہ دوا بہ جناب ہوکر راہ گرامئے عالم بقا ہوئے ۴ |
| ایضاً | حضرت ہاشم دریا دل قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۳۵ ہجرے | لاہور | ایضاً | آپ خلف الرشید و خلیفہ حضرت شاہ نوشاہ کے ہوئے ہیں بسبب مہمان نوازی و سخاوت کے آپکو ہاشم دریا دل کہتے ہیں۔ خرق عادات و کرامت میں شہرۂ آفاق تھے۔ |
| ایضاً | حضرت احمد بیگ ملقب نور محمد نوری | | سنہ ۱۱۴۰ ہجرے | سیالکوٹ | ایضاً | آپ بھی اعظم خلفائے حضرت نوشاہ اور مرشد ہادی محمد حیات صاحب [illegible] نوشاہی ہوئے ہیں آپکے مریدان کامل بہت ہوئے ہیں اور آپسے بہتوں نے فائدہ ظاہر و باطن حاصل کیا ہے چنانچہ سید انور و بولا درزی و محمد صدیق سکنہ رہتاس کہ زاہدان و عابدان و صائم الدہر و قائم اللیل تھے آٹھویں روز افطار کیا کرتے تھے و نیز ہونام مرید کو ارشاد کیا تھا کہ بوقت سماع تیرے کے جانوران ہوائی بھی مست ہوجائیں گے چنانچہ ایسا ہی |

| نام خانوادہ | نام مقتدا صاحب خانوادہ | سال ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا قادریہ نوشاہیہ | حضرت قاری شیخ رکن الدین قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۲۰ ہجری | لاہور | ایضاً | آپ دوستان ہمدم و یاران محرم و خلفائے نامدار حضرت نوشاہ کے ہوئے ہیں ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ فتح محمد نوشاہی | | سنہ ۱۱۵۸ ہجری | پوٹھوہار | ایضاً | آپ مریدان حاجی محمد نوشاہ اور فیض یافتہ روحانیت نوشاہ سے ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ مٹھا مجذوب قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۵۰ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ مرید حضرت نوشاہ ہوئے ہیں اور بحالت جذب و استغراق جنگلوں میں پھرتے رہتے تھے اور جانوران صحرائی سے ہمکلام ہوا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ عبدالصمد مجذوب | | سنہ ۱۱۳۱ ہجری | | ایضاً | آپ صاحبزادہ نواب میر مرتضیٰ خاں منصبدار ہفت ہزاری دربار حضرت عالمگیر بادشاہ ہوئے ہیں اور آخر وقت میں آپ حضرت نوشاہ کے مرید ہوئے تھے |
| ایضاً | خواجہ محمد فضیل قادری نوشاہی | | سنہ ۱۱۱۱ ہجری | کابل | ایضاً | آپ کبار اصحاب و اعاظم احباب حضرت نوشاہ ہوئے ہیں اور بعد تکمیل و حصول خرقہ خلافت کے اپنے اصلی وطن کابل کو گئے تھے اور کابل میں ملقب و حی منتسب ہوئے ہیں۔ کیونکہ اگر فاسق کو پیش نظر آپکے کرتے تو ولی اور اگر مردہ کو آپکی خدمت میں لیجاتے تو زندہ ہوجاتا تھا۔ اور اگر نظر غیرت زندہ پر ڈالتے تو وہ مردہ ہوجاتا تھا ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ رحیم داد بن شیخ سلیمان | | سنہ ۱۱۵۰ ہجری | بہلووال ضلع شاہپور پنجاب | خزینۃ الاصفیا | آپ بڑے صاحبزادہ و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہیں اور بعد وفات آنکے آپنے تربیت و تکمیل حضرت نوشاہ سے پائی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ فرید نوشاہی | | سنہ ۱۱۰۰ ہجری | کوٹلہ شاہ فرید آباد ضلع ڈھولن وال | حدیقۃ الاولیا | آپ خلفائے نامدار شیخ پیر محمد سچیار تھے پہلے امرائے بادشاہی میں سے صاحب منصب و جاگیر گنے جاتے تھے جاذب حقیقی نے ایسا کھینچا کہ پیر محمد سچیار کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوئے اور تمام مال و متاع راہ خدا میں دیدیا۔ اور خرقہ خلافت پاکر لاہور میں ہزاروں کو مرید کیا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عصمت اللہ قادری نوشاہی | | ۱۲ رجب نماز مغرب ۱۱۳۷ھ | | ایضاً | آپ پسر پنجمین حافظ برخوردار کے ہیں اور حضرت شیخ رحیم داد سے فیض کامل پایا اور وہاں سے بچند واسطہ درمیانی خدمت میں شیخ عبدالرحمن معروف بپاک رحمن حاضر ہوکر تکمیل کو پہونچے |
| ایضاً | حضرت شیخ جمال اللہ نوشاہی | | ۱۲ ربیع الثانی وقت مغرب سنہ ۱۱۴۰ ہجری | لاہور | ایضاً | آپ فرزند ششم حافظ برخوردار نوشاہی ہیں عامل و ماہر کامل و تارک الدنیا اور صاحب جذب و وجد و سماع اور جسپر نظر توجہ ڈالتے فوراً مست و واصل ہوجاتا اور جب خواب استراحت میں جاتے آواز ذکر ہو دل سے علانیہ نکلتی کہ سب سنتے محمد حیات نے صاحب تذکرہ نوشاہیہ آپکے فرزند دلبند تھے |
| ایضاً | حضرت شاہ عنایت اللہ نوشاہی | | سنہ ۱۱۵۸ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ بھی فرزند حافظ برخوردار و نبیرہ حضرت نوشاہ عالیجاہ تھے اور تکمیل آپنے شیخ عبدالرحمن سے پائی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت میاں رحمت اللہ | | سنہ ۱۱۶۷ھ | ایضاً | خزینۃ الاصفیا | آپ تیسرے فرزند حافظ برخوردار کے ہوئے ہیں زہد و تقویٰ و کرامت و خرقہ |

| سلسلہ | نام مع مختصر صاحب القاب | [illegible] | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ولادت اور خوارق عادات و مشاہدات اور حالات جو روحانی تھے آپ کی حیثیت کی تشریح خزینۃ الاصفیا میں درج ہیں۔ |
| پیشوا مر قادریہ نوشاہیہ | حضرت شیخ نور اللہ قادری بن حافظ برخوردار | | سنہ [illegible] ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید اور خلیفہ ہیں شہر سیالکوٹ میں علم تحصیل کیا۔ عالم متبحر و فقیر کامل ہوئے ہیں اور فیض صحبت مرزا احمد بیگ نوشاہی سے بھی حاصل کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ سعد اللہ نوشاہی | | سنہ [illegible] ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ فرزند و مرید اپنے والد حافظ برخوردار نوشاہی ہیں۔ علاوہ ولایت و کرامت کے فن طبابت میں بھی کامل دسترس رکھتے تھے آپ کی حالات کے بقول خزینۃ الاصفیا میں درج ہیں ملاحظہ ہوں۔ |
| ایضاً | حضرت حافظ محمد نوشاہی | | سنہ [illegible] ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ کی ارادت حضرت نوشاہ سے تھی اور سوائے رشتہ پیری کے نسبت دامادی اور فرزندی بھی رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت فضل شاہ مجذوب | | سنہ ۱۲۰۱ ہجری | | حدیقۃ الاصفیا | آپ کی بیعت نوشاہی خانوادہ میں بچند واسطہ درمیانی پیر محمد سچیار نوشاہی قادری کو پہونچتی ہے آپ کا عروج آخری عہد حکومت سکھوں میں بہت بڑا ہوا ہے۔ خصوصاً دولتمند آپ کے بڑے معتقد تھے۔ ہزارہا روپیہ پیش نظر گزرتے تھے آپ کا فرزند ملند شاہ اٹھا کر لے جاتا۔ حالت استغراق رکھتے تھے۔ راجہ دینا ناتھ رکن اعظم عہد سکھاں آپ کا بڑا معتقد تھا۔ اور آپ کا مکان راجہ دینا ناتھ نے بنوایا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ کنہٹہ نوشاہی | | ۴ ربیع الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری | لاہور بیرون موچی دروازہ | ایضاً | آپ نوشاہی خاندان کے بزرگوں سے بڑے صاحب کشف و کرامات مشہور ہوئے ہیں وجد و سماع کرتے تھے اور غایت درجہ کا شوق و ذوق رکھتے تھے۔ |
| پیشوا مر قادریہ و سر حلقہ سروری قادریہ | حضرت سلطان العارفین سلطان باہو بن محمد بازید عرف اعوان یا اعوان | شور کوٹ ضلع جھنگ | غرہ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۲ ہجری | قلعہ شور | مناقب سلطانی | آپ قبیلہ اعوان اولاد و نسل حضرت قطب شاہ علیہ الرحمۃ کہ جن کا شجرہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر زبیر علوی پسر منجھلا حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے جب کہ سادات عظام سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حوادثات و تفرقہ پیش آیا تو ملک عرب سے غریب الوطن ہو کر ملک فارس و ترکستان و ایران وغیرہ میں منتشر ہو گئی تو قبیلہ اعوان بسبب قرابت سادات عظام و علویت خود در حالت حوادث و عسرت و مصائب و غربت بعین اعانت سادات عظام جانفشانی کر کے رفیق و معاون رہے اس لئے اعوان کے نام سے مشہور ہو گئے اور سادات بشمول معاون کر ملک ہند و پنجاب میں تشریف لائے اور سادات عظام خراسان میں رہ کر ترک و تجرید اختیار کر کے یاد حق میں رہے اور داعیہ سلطنت و ریاست دنیا کا ترک کیا۔ اور یہ قبیلہ اعوان بداعیہ سبا زرت و قزاقی قریشیہ و عربیہ خود ملک ہرات کو اپنے تصرف میں لانے یہاں تک کہ قطب شاہ نے مسند ریاست ہرات پر وفات پائی۔ چنانچہ تاحال قبایل اعوان میں لقب شاہی مروج ہے واکثر لقب شاہی باسم |

**مادہ تاریخ**

بشب جمعہ وقت نورانی　　قرب حق شد نصیب با ہو را

قدس اللہ سرہ ابدا　　از سر ہر سہ مصرع حرف گزین

تا ست تاریخ او ستو بیقین

| نمبر شمار | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |

سادات وقریش مستعمل ہے۔ یعنے علامت لقب علویہ ہاشمیہ بلفظ شاہ مروج ہے جبوقت خراسان میں بھی بسادات عظام تفرقہ و تہلکہ پڑا اور روئے بسوئے ممالک سندکیا تو قبیلہ اعوان بھی حسب دستور قدیم رفیق و معاون بسادات بنی فاطمہ رہے اور اول کوہ کالاباغ بکنارہ عزبی دریائے اٹک کہ اصل نام اس کا دریائے سندہ یا سیحون ہے آن کر قرار پکڑا اور سادات عظام متبرک جاہ وحشم یاد الٰہی میں مصروف ہوئے اور جابجا اعتکاف حجرات عزلت اختیار فرمائی۔ چنانچہ اوچ متبرک بخاری واوچ شریف گیلانی و بلوٹ مبارک وچوہا سیدن شاہ شیرازی وو ندا شاہ بلاول ہمدانی سجادہ فقر و ہدایت و دعوت خلق الے الحق استقرار واشغال فرمایا و قبائل اعوان نے ملک و مقام کالاباغ کو مستحکم کر کے اکثر بکنارہ شرقی دریائے سیحوں یا اٹک عزم کیا۔ و راجگان ہنود و اقوام خٹک وجنجوہان وغیرہم کوہستان شرقیہ مذکور یعنے کوہ بکہڑ و کوہ سون سوکیسر وتہاونا ڈہاوکہون وغیرہ تا سرحد کنارہ عزبی دریائے جہلم و شمالاً تا سرحد ملک دہنی دپوٹہوہار وجنوباً تا ملک ریگستان یعنے چولستان کے راجگان سے جو قلعہ جات مشید و مستحکم و یاغستان قدیم رکہتے تھے بہ غزا و قتال مشغول ہوئے اور تھوڑے عرصہ میں تمام ملک کوہستان کو اپنے تصرف میں کرلیا۔ چنانچہ تاحال نشان قلعجات و دیوڑ و بت خانہ ہا بعمارت سنگین سنگ خارا اکثر جگہ پائے جاتے ہیں جیساکہ زیر قلعہ کوہ سوکیسر کوٹ اب بڑا مستحکم عالیشان اب تک موجود ہے۔ جو مؤلف نے بھی دیکھا ہے و کانہائے نمک سنگ جس کو نمک لاہوری کہتے ہیں کئی جگہ اس پہاڑ میں واقع ہیں۔ کالاباغ سے لے کر تا بہیرہ میانی و پنڈ دادنخان کے کان نمک بہتے بڑے کہاوہ نمک کالاباغ۔ کہیوڑہ۔ چوہا ورچہاہیں اس لئے یہ ملک معروف باعوان کار مشہور ہے۔ قبایل اعوان میں علامات شرف خصائل واکثر فضائل حسب ونسب علویہ ہاشمیہ اب تک پائے جاتے ہیں یعنے تمام قبایل اہل سخا و شجاع و صاحب حیا و دیانت و امانت و مہمان پرور و جہان نواز خصلت آبائی رکہتے ہیں اور صاحب شرع و ورع ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ بعید میں بھی وجہ حلال شرعی ملک اعوان کاری میں عموماً بیشتر موجود ہے کہ حرام کو مطلقاً رواج نہیں دیتے۔ اگر احیاناً کہیں ہووے تو حلال کو حرام سے جدا رکہتے اور اس کا التزام فرض سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ شیر و خیرات و روغن زرد حلال و شک کو علیحدہ رکہتے ہیں اور پرہیزگار اس کا لحاظ رکہتے ہیں اور مخلوط نہیں کرتے مبتدعین متورع اور اہل بدعت و زندقہ کو اپنے ملک میں رہنے نہیں دیتے یا توبہ تائب کراتے ہیں۔ اکل و شرب مسکرات و اہل طوائف و مخنثات و دیگر بدعات در واقف دسیتی تا حال اس ملک میں نہیں ہیں و خبرگیری مسافران و مساجد و طلباء و حفظ قرآن و فقہ شریف بہت کرتے ہیں کہ ملک سندہ میں کہیں اس طرح سے نہیں کرتے اور ہزاروں مرد و زن حافظ قرآن ہیں چنانچہ مؤلف کو معلوم ہے کہ موضع نوشہرہ واقعہ سون سکیسر جس کی آبادی دو تین ہزار آدمی سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس میں کئی سو عورت حافظ قرآن ہے اور رمضان میں کسی مسلمان کی مجال نہیں کہ کوئی ظاہر طور سے کھاوے یا پیوے یا آبادی کے اندر تنور گرم ہووے۔ آپ کے والد ماجدؒ بازید منصب دار با وقار سلطنت دہلی تھے۔ لیکن آخر کار اونہوں نے ترک منصب کر کے بقیہ عمر یاد الٰہی میں بسر کی اور حضور ظل الٰہی شاہ جہان بادشاہ نے علاقہ پرگنہ شورکوٹ سے جاگیر و مواجب معیشت مقرر کردیا اور شورکوٹ ہی میں آپ کا تولد ہوا آپ ولی مادر زاد تھے ماہ رمضان المبارک میں ایام شیرخواری کے اندر دن کو دودہ نہیں پیتے تھے اور جس ہنود کی نظر آپ کے اوپر پڑتی تھی وہ بے اختیار کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت پڑہتا ہوا مسلمان ہوجاتا تھا۔ چنانچہ ہندوان شہر نے بالاتفاق جمع ہو کر آپ کے والد سے التماس کی کہ دایہ آپ کی فرزند کو جابجا کو بچہ و بازار میں نہیں لاوے۔ وقتہا مقررہ پر لایا کرے اور ہندوان نے اس وقت کے لئے نوکر رکھے ہوئے تھے کہ وہ آپ کے بازار آنے کی خبر کریں اور ہندوان فوراً اٹھ کر اندرون دوکان چلے جاتے اور یہ کرامت آپ کی زمانہ طفولیت مہد سے تا لحد رہی سبحان اللہ کیا اعجاز محمدی ہے کہ اولیائے امت آنحضرت صلعم کو ایسے خوارق عادات اللہ نے عطا فرمائی تھی۔ آپ کی والدہ صاحبہ بہی ولیہ تہیں اور آپ کا نام بھی باہو انہیں نے رکھا تہا۔

| [illegible] | نام مع مختصر صاحبان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|

آپ خود فرماتے ہیں کہ رحمت حق میری والدہ پر ہو وے کہ جنہوں نے میرا نام باہو رکھا مصرعہ باہو بیک نقطہ یا ہو شود۔ آپ برہنمونی حضرت شاہ حبیب اللہ ولی دہلی بخدمت شیخ خود سید السادات حضرت پیر سید عبدالرحمٰن گیلانی دہلوی قادری کے جنکے مزار بیرون دروازہ لاہوری دہلی جانب شمال جہان سے ریل متہرا کی طرف جاتی ہے واقع ہے حاضر ہو کر بیعت اور نعمت خلافت حاصل کی آپ کے مرشد موصوف نے قبل پہونچنے آپ کے ایک درویش کو آپ کے لانے کے لئے مقرر کیا تھا کہ فلاں شکل کا ایک درویش طالب حق آتا ہے اس کو فوراً ہمارے سامنے لاؤ۔ چنانچہ آپ بحضور پیر خود حاضر ہوئے اور اسی وقت آپ کے مرشد خلوت میں لے گئے اور نصیبہ فیض فضل ازل مرشد کامل سے ایک دم اور ایک قدم میں حاصل کیا اور اسی وقت مرشد خود سے رخصت ہو گئے۔ وہ روز جمعہ کا تھا اور حضرت شاہ اورنگزیب مع ارکان دولت واجماع اہل اسلام جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے فراہم تھے آپ نے پس پشت اہل نماز اخیر جگہ میں رو بقبلہ کھڑے رہ کر توجہ فرمائی کہ تمام مسجد میں شور و وجد جذبات الہٰی پڑ گیا۔ یہانتک کہ صرف اورنگزیب بادشاہ ایک قاضی اور ایک کوتوال اثر جذبہ سے اور تاثیر نگاہ سے مقسور غیر متاثر رہے او نہوں نے بھی حاضر ہو کر عرض کی کہ اے ولی اللہ ہم نے کیا گناہ کیا ہے کہ ہم کو یہ نعمت عطا نہیں فرمائی اور توجہ نہیں دی۔ فرمایا قساوت قلبی تمہاری زیادہ ہے پھر بہت الحاح سے عرض کی فرمایا یہ شرط ہے کہ تم اور تمہاری اولاد میرے پس ماندگان اولاد کو کبھی مروت مال ومتاع دنیا کی نہ کریں اور ہمارے مکان پر نہ آویں بادشاہ نے قبول فرمایا۔ آپ نے توجہ خاص فرمائی اور فیض خاص دیا وارادہ روانگی فرمایا کہ حضرت شاہ اورنگزیب نے یادگار کے لئے التماس کی آپ نے نسخہ کتاب اورنگ شاہی کھڑے کھڑے اوسی جگہ تالیف فرمایا کہ محرران شاہ نے اوسی وقت قلمبند کیا۔ اس ارشاد نامہ یادگار کو بادشاہ نے لیا اور سعادت فرمائی۔

**نوٹ۔** آپ کتاب عین الفقر میں فرماتے ہیں کہ قادری دو قسم ہیں۔ قادری زاہدی اور قادری سروری۔ قادری زاہدی وہ ہیں کہ مرشد طالب کو زہد وریاضت میں چلہ ہا بعض کو دہ سال اور بعض کو بارہ سال اور بعض کو چالیس سال کرائے اور پھر بحضور حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پہونچائے اور حضرت موصوف مشرف مجلس محمدی صلعم فرمائیں اور قادری سروری وہ ہے کہ محض بفیض فضل ازل بے واسطہ ظاہری پیر درویش نور محمدی صلعم حاضر ومشرف مجلس محمدی صلعم ہووے اور آنحضرت صلعم اس کو ارشاد وتلقین فرما کر ہاتھ اس کا حضرت غوث الاعظم کے ہاتھ میں سپرد کریں اور حکم سروری حکم سرمدی ہے اور اس کو اویسی بھی کہتے ہیں۔

**نوٹ نمبر ۲۔** حضرت سید عبدالرحمٰن کا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم پہونچتا ہے۔

آپ کے خلیفہ محسن شاہ ایک سو چالیس کتاب تالیف وتصنیف آپ کی فرماتے ہیں۔ لیکن مشہور ورائج یہ ہیں۔ عین الفقر کبیر۔ عین الفقر صغیر۔ عین الفقر متوسط۔ عقل بیدار کبیر۔ عقل بیدار صغیر۔ کلید توحید کبیر۔ کلید توحید صغیر۔ تلمیذ الرحمٰن۔ مجالس النبی۔ محبت الاسرار۔ اسرار القادری۔ توفیق الہدایت۔ تیغ برہنہ۔ مجموع الفصل۔ محک الفقر کبیر۔ محک الفقر صغیر۔ فضل اللقا۔ شمس العارفین۔ دیوان باہو کبیر۔ دیوان باہو صغیر۔ رسالہ روحی۔ رسالہ اورنگ شاہی۔ امیر الکونین۔ جامع الاسرار۔ مفتاح العاشقین۔ قرب دیدار۔ نور الہدیٰ۔ عین نما۔ قطب الاقطاب وغیرہ۔

آپ کا مزار قلعہ خشت پختہ جاگیر شاہی سمئے قہرکان چار دیواری میں بکنارہ غربی دریائے چناب واقع تھا۔ اتفاقاً کار دریائے چناب قریب قلعہ کے آ گیا۔ اور اندیشہ برد ہو جانے مرقد مبارک ہوا مقبرہ آپ کا تا بہ قعر آب کھود کر دیکھا گیا۔ صندوق آپ کی میت کا برآمد نہیں ہوا۔ فقرا ناامید ہو گئے تھے۔ پس آپ کے حضور سے اعلام ہوا ایسا شخص کہ جو لایق ومستحق نکالنے ومس ولمس کرنے جسم ہمارے کے ہو وے۔ وہ بوقت یکبار دز برآمد ہونے کے ہمارے صندوق کو نکالیگا۔ چنانچہ دوسرے دن وقت مقبرہ پر ایک شخص سبزپوش نقاب ڈالے پہونچا اور اس تودہ خاک کھودے ہوئے سے صندوق میت آپکا نکالا اور خود مستور ہو گیا۔ ہزارہا آدمی جمع ہوئے اور سب نے زیارت کی کہ آپ بدستور سوئے ہوئے تھے

| [illegible] | نام مقدس صاحب خانزادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|

اور ریش مبارک غسل سے متقاطر تھی اور وقت کھولنے صندوق کے خوشبو سیلون پھیل گئی تھی۔ اور چھنا رزانہ ان اکثر مستی و جذبات و جذبہ الٰہی میں خود رفتہ تھے۔ سابق اس سے ایک حویلی معہ چار دیواری اور چاہ موسوم بچاہ پیپل والہ نو تعمیر شدہ کھڑی تھی۔ اور جو کوئی اس کے اندر جاتا بیہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ حتے کہ مال مویشی و جانوران کا بھی ایسا ہی حال ہو جایا کرتا تھا کسیکو طاقت اندر جانے کی نہ تھی اور وہ مکان ویران پڑا رہتا تھا۔ حکم ہوا کہ مقبرہ ہمارا حویلی مذکور میں بنادین کہ یہ ہی ہمارے مقدر میں ہے۔ چنانچہ حویلی مذکور میں سنہ ۱۱۸۰ہجری میں مقبرہ آپ کا تیار ہوا۔ آپ کے مزار پُر انوار پر ہزار در ہزار سایل طالب و زایر بامراد تعالے الغیض و مرادات پہونچے ہین اور ہزاروں عاشقان خدا بطلب استفادہ و افادہ آتے ہیں اور فیضیاب ہوتے ہیں اور آپ کی توجہ روحانی سے صدہا صاحبان اہل اللہ زندہ دل و صاحب ارشاد و تلقین ہوتے ہیں اور اولسیہ فیض حاصل کرتے ہیں اور ملک ملک بدعوت خلق الی الحق مشغول ہوتے ہیں۔ ہزارہا خصائل اور خوارق عادات و کرشمات مزار شریف ہیں کہ تحریر میں نہیں آ سکتے۔ مجملاً یہ ہے کہ کوئی فرد السان مجاوران و خلفا و اولاد و درو ساکے گرد و نواح و زائران و تماشائیان عیاش و اہل حکام قدرت و توفیق اختراع و حرکت و بدعت کر نہیں اوس بقعہ شریف میں نہیں کہتے اور ہر کوئی حسب خدمت پر مقرر ہے وہ دل و جان سے اُس کو بجالاتا ہے۔ آپ کا شجرۂ ارادت حسب ذیل ہے۔

حضرت سلطان باہو۔ خلیفہ سید عبدالرحمن جیلانی دہلوی وہ شیخ سید عبدالجلیل وہ شیخ سید عبدالبقا ۔ وہ شیخ سید عبدالستار وہ شیخ سید عبدالفتاح وہ شیخ نجم الدین برہانپوری وہ شیخ محمد صادق یحیے وہ شیخ سید عبدالجبار وہ شیخ اخی سید عبدالرزاق وہ شیخ سید السادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی والد ماجد رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ؂

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا ار قادریہ سروری | حضرت سلطان ولی محمد بن حضرت سلطان باہو سروری | | سنہ ۱۱۶۱ ہجری | ڈیرہ غازیخان شہر مرشد قریب خانقاہ غیاث الدین شیخ بران پیر عادل غازی شہید | مناقب سلطانی | آپ خلیفہ راستین و سجادہ نشین اپنے والد ماجد حضرت سلطان باہو ہوئے ہیں دہلی شریف جاکر علم تحصیل کیا اور خوشخطی میں فرد زمانہ ہوئے۔ علم باطنی سے معمور تھے۔ اکثر اوقات سکر میں رہتے آپکا وظیفہ ہر وقت مشاہدہ جمال مرشد ہو تھا۔ اکثر اوقات سیر سیاحت میں رہتے ایک وقت تین روز کے بعد بحکم الٰہی سکر سے صحو میں آئے اور محمود نقاب مرید کو بلا کر فرمایا کہ جو ادہ گاؤ سیاہ تمہارے پاس ہے وہ میرے سامنے ذبح کروا اور للہ تقسیم کردو اور میں اندرون حجرہ مسجد کے جاتا ہوں بعد تیسرے روز کے حجرہ کھولنا اور تجہیز و تکفین کرنا اور تو اور تیری اولاد مجاور تربت رہنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ؂ |
| ایضاً | حضرت سلطان محمد حسین بن سلطان ولی محمد | | سنہ ۱۲۱۰ ہجری | نوشہرہ سیدان | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہیں بڑے زاہد و عابد و متقی اور سخی تھے۔ اکتالیس سال مسند ارشاد پر متمکن رہے سجع آپ کی مہر کا یہ ہے۔ ولی عہد سلطان باہو محمد حسین وقت آمدن نادر شاہ اور طوائف الملوکی آپ حدلیہ کمال خان کہ متعلق صوبہ ڈیرہ جات تھا۔ نوشہرہ سیدان میں اقامت فرمائی۔ اور اسیجگہ فوت ہوئے |
| ایضاً | حضرت شیخ حافظ سلطان محمد بن شیخ [illegible] | | سنہ ۱۲۴۲ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہوئے ہین آپ عاشق باللہ و آزاد طبع اور مستغنی از دنیا و اہل دنیا تھے ؂ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جیٹھوار قادریہ سروری | حضرت سلطان غلام باہو بن حافظ سلطان محمد | موضع بیڑوال آنوں مرزائی خیرپور کہیرالی قریہ کونڈ | ۱۲۶۳ ہجرت ۵ جمادی الثانی بعد نماز ظہر | | الیضاً | آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد ماجد ہوئے ہیں۔ آپ ولی قدرکمل ... الله وجواد و شجاع و فصیح و صاحب حال و جمال و ذکاء و متواضع و خلیق و خاکسار با حشمت و وقار اور غربت مہمان نواز تھے۔ و صاحب شکر در سفر و حضر مزاج و تبسم مبارک لطف شیرین زبان مسکین و غریب نواز ولی مادرزاد تھے۔ چنانچہ تمام حالات و سرگزشت وقت پیدائش اور ایام |

شیرخواری و عہد طفولیت کے جو ہوئیں یا دتھی اور زبان مبارک سے فرمایا کرتے اور اگر زیادہ تفصیل سے کرامات و خرق عادات کا دیکھنا ہو تو مناقب سلطانی کو دیکھو۔ بموجب فرمودہ والد و مرشد بزرگوار خود کوہ غشد واقعہ ضلع جہلم تشریف لے گئے تھے اور معتکف رہے تھے۔ لمولف۔ اگر آپ کو سلطان باہو ثانی کہا جاوے تو بجا ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الیضاً | حضرت شیخ حافظ صالح محمد بن غلام باہو | | | | الیضاً | آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہیں آپ کے فضائل مناقب سلطانی میں درج ہیں۔ زیادہ شوق دامنگیر ہو۔ تو وہاں سے دیکھو۔ |
| الیضاً | حضرت سلطان حامد بن غلام باہو | | | | الیضاً | آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد ماجد ہوئے ہیں کتاب مناقب سلطانی میں مفصل حال فیض پانے روحانیت حضرت سلطان باہو سے باپدادا و والد بزرگوار خود درج ہے۔ ملاحظہ ہووے۔ |
| الیضاً | حضرت سلطان نورنگ کہتران | | | | الیضاً | آپ مرید و خلیفہ اکمل حضرت سلطان باہو ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ جب آپ سر مراقبہ سے اٹھاتے اور جس پر نظر توجہ ڈالکر دیکھتے وہ فوراً صاحب حال |

کشف ہوجاتا تھا اور وجد و جذبات الہی حاصل کر لیتا تھا۔ ایک روز آپ جذبہ میں اٹھ کر جنگل کو چلے گئے اور مراقبہ کر کے سر کو اٹھایا کسی مسترشد یا طالب کو نہیں پایا۔ اتفاقاً اس وقت ایک کتا بیٹھا ہوا تھا۔ اس پر نظر فیض اثر آپ کی پڑ گئی کتے کو جذبہ پیدا ہو گیا۔ وہ جس طرف جاتا شہر اور گاؤں کے کتے اس کے پیچھے ہو جاتے اور جہاں وہ بیٹھتا اس کے گرد دوسرے کتے حلقہ مار کر بیٹھ جاتے اور جو ٹکڑہ یا چیز نان وغیرہ قریہ و آبادی سے پاتے وہ موہنہ میں لا کر اس کتے کے آگے رکھ دیتے۔ حضرت سلطان باہو نے نور باطن سے یہ آپ کا حال دریافت کر کے چاہا نعمت کو آپ سے سلب کر لیویں۔ سلطان نورنگ جلدی سے زیر دامن آنحضرت صلعم ہو گئے اور جس وقت سلطان العارفین غضبناک حالت میں آپ کے پیچھے گئے تو حضرت رسول صلعم نے فرمایا اے سلطان باہو اس کو معذور رکھ کہ جوش جذبات اس سے ایسا سرزد ہوا ہے کہ سینہ اس کا شگافتہ اور زہرہ اس کا دریدہ ہوتا تھا۔ سلطان باہو نے بشفاعت حضرت شفیع الامم معاف کیا حضرت سلطان نورنگ کی یہ حد بہت تھی کہ طالبان کو مجلس حضور صلعم میں بھیجکر پیش کیا کرتے تھے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الیضاً | حضرت سید سلطان شاہ مراد | | | لونڈا مضافات ڈیرہ اسمٰعیل خان | الیضاً | آپ خلفائے اجل و کامل حضرت نورنگ کہتران ہوئے ہیں آپ کے خرق عادات و کرامات زائد از حد و بیان ہیں جو یہ مختصر اس کی گنجائش نہیں رکھتا آپ کے مزار فیض آثار پر ہزارہا سائل و معتکف ہو کر بہرہ مند ہوتے ہیں آپ کے خلفا شیخ علی محمد قریشی لونیں ڈیرہ والا و مرتضٰی شاہ کہیر بان الدہ و پیر خیر شاہ نسکانی والہ ہیں۔ |

| [illegible] | نام مقتدا صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار قادریہ سروری | حضرت میاں حسین لقب رودنہ | | | | | آپ مرید و خلیفہ حضرت سلطان باہو ہوئے ہیں لقب آپ کا رودنہ اس لئے تھا کہ ہر وقت جذبات عشق الٰہی سے بلا اختیار اشکباری کیا کرتے تھے اور بڑے صاحب کرامات تھے مفصل حال دیکھنا ہو تو |

مناقب سلطانی کو ملاحظہ کرو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید محسن شاہ گیلانی گھوٹکی والے | | | لو محسن شاہ | ایضاً | آپ بھی خلفائے اکمل حضرت سلطان باہو ہوئے ہیں اور مسند ارشاد پر متمکن ہو کر ہزار در ہزار طالبان خدا کو واصل بحق کیا ہے ایک مسجد بہت وسیع ساٹھ ستون کے تعمیر کرائے تھے جس میں نماز پنجگانہ و جمعہ و حلقہ |

ذکر اذکار رہا کرتا تھا مصارف لنگر مساکین و فقرا جاری تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی درخواست پر ایک شخص کلال نے اپنے ہمراہ آپ کو ایام طفولیت میں لا کر حضرت سلطان باہو کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے تحصیل علم کے لئے ہدایت فرما کر کہا کہ ابھی خورد سال ہے بعد تحصیل علوم آوے انشاء اللہ اس کو نعمت دین و دنیا دونوں حاصل ہو جائے گی مادر مشفقہ کو آگاہ کر دو کہ اطمینان رکھے۔ بعد فراغ التحصیل ہونے کے وہی مرد بزرگوار کلال کے ہمراہ آپ کی والدہ صاحبہ نے خدمت اُن کی میں روانہ کیا۔ لیکن اثنائے راہ میں حضرت موصوف کے وفات کا آوازہ سنکر وہ مرد کلال فنافی الشیخ بھی فوت ہو گیا۔ اور آپ تن تنہا زنگ پور سے مزار حضرت باہو پر حاضر ہوئے اُس وقت صاحبزادہ مزار مبارک پر مصلا بہ فرش زمین دراز تھی اور مشہور ہے کہ روح حضرت سلطان باہو بر اوج اعلی علیین عروج فرما کر ہر چہار سو کو نے و اطراف نگران تھا۔ اور اُس وقت فرمایا کہ وہ نوجوان محسن شاہ نامی جنوب کی طرف سے بطلب رب الارباب آتا ہے اُس کو نعمت خاص دو یہ خدا کی قدرت سے اُس وقت صاحبزادہ کی زبان سے نکلا کہ یا حضرت کیا دینا چاہیئے۔ بس اُس وقت دست مبارک دراز فرما کر بانگشت سبابہ خود اسم اللہ لکھا صاحبزادہ نے اُسی وقت اُس نقش اسم اللہ کو نیچے تاش یعنی تغارہ کے پوشیدہ و محفوظ کر دیا تاکہ بعد یک دو روز کے محسن شاہ بھی آ گئے۔ جب صاحبزادگان نے از روئے قیافہ شناخت کیا کہ یہ وہی نوجوان صاحب مقسوم و اہل نصیب ہے تو وہ حجاب تاش نقش اسم اللہ ذات سے اٹھا کر محسن شاہ کو دکھلایا۔ بمجرد معائنہ محسن شاہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور سہ شبانہ روز بیہوش پڑے رہے۔ صاحبزادگان نے نقش مذکور کو پھر ڈھانک دیا جب مستی سے ہوش میں آئے تو صاحبزادگان نے نقش کو وا کر کے دکھلایا آپ پھر دیکھ کر دو روز تک بیہوش رہے۔ جب ہوش میں آئے پھر نقش وا کر کے دکھلایا۔ تیسری مرتبہ ایک رات دن بیہوش رہے۔ چہارم مرتبہ غلبہ سکر آپ کو نہیں ہوا۔ اور برقرار رہے اُس کے بعد خاک پاک نقش اسم اللہ ذات پاک کو اٹھا کر در پیالہ پانی میں گھول کر آپ کو پلا دیا۔ پس آپ فیضیاب ارشاد و تلقین ہو کر گھوٹکی مذکور میں آ گئے اور سکونت اختیار کی اور فیض رسان عالم و عالمیان رہے گھوٹکی بلقب لو صاحبان و لو محسن شاہ معروف ہو گئے کہتے ہیں کہ حضرت محسن شاہ نے ملک سندھ میں قریباً یک لاکھ آدمی کے ارشاد و تلقین فرمائی تھی

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار قادریہ زراقیہ | حضرت بھلن شاہ معروف بہولو شاہ<br>مادہ تاریخ<br>مست روز الست | | ۲۰ محرم سنہ ۱۲۰۱ ہجرے | زیر فصیل شاہجہان آباد دہلی متصل کابلی دروازہ برلب سڑک تکیہ کے نام مشہور ہے | ربانی شیخ عبدالحق متولی | آپ طریقہ قادریہ زراقیہ میں حضرت شاہ عبدالحمید کے خلیفہ برگزیدہ ہیں آپ پنجاب کے رہنے والے تھے آپ صحبت یافتہ حضرت شاہ تا لو صاحب و حضرت مولینا فخر الدین صاحب تھے (حضرت شاہ تا لو صاحب کا مزار احاطہ مسجد فتحپوری میں واقع ہے) حضرت بہلو شاہ مجذوب مبارک تھے۔ موسم بہار میں میلہ بسنت بڑے زور شور سے ان کے تکیہ میں ہر سال |

| نام خاندان | نام مقدس مع خطاب و لقب | مقام و تاریخ پیدائش | تاریخ وصال | مقام مزار | ایام عرس | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا ر قادریہ رزاقیہ | حضرت شاہ محمد حفیظ الدین نورانی لقب | بیرون شاہجہان آباد دہلی تیلی واڑہ | ۲۰ ذیقعد ۱۲۲۲ ہجری سے | بشرح صدر پہلو کے بھلن شاہ | | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت بھلن شاہ ہیں آپکی کوٹھی تجارت کپڑے کی تھی آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ حفیظ اس قدر تجارت کیوں کر رکھی ہے کم کرو آپنے بتعمیل حکم اپنے مرشد کے یہی کہا تا ہے کہ تمام اشخاص کے پاس جن سے لین دین تھا گئے اور فرمایا کہ جو کچھ حساب |

لین دین کا ہے آج فیصلہ کر دو شام تک سب حساب کتاب کر کے بہی کہا تہ پھاڑ کر دریا میں ڈال دیا اور فرمایا مصرع این دفتر بیمعنی غرق مے ناب اولے اور حاضر حضور مرشد ہو کر عرض حال کیا۔ مرشد نے فرمایا۔ ایسا تو نہیں کہا تھا کہ بالکل ہی دستبردار ہو جاؤ خیر اچھا کیا اور آپکو فقیر بنا کر ایک کاسہ ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ جو لوگ تم سے لین دین کیا کرتے تھے اور عزت کرتے تھے اُن سے مانگنے جاؤ اور آنکھ کسی سے نہ ملاؤ اور یہ صدا کرو (دے خدا کے نام ولا خدا کے نام) اگر کوئی دیوے تو لے لو۔ ورنہ کسی سے آنکھ نہ ملاؤ اور چپکے ہو کر چلے جاؤ اس کے بعد خرقہ عنایت فرما کر مرتبہ خلافت کو پہونچایا اور لقب نورانی دیا آپ بڑے صاحب کمال باکرامت تھے۔ اکثر حالت سکر میں رہتے۔ نقل ہے ایک روز آپ ساتھ چند مریدوں کے درگاہ شریف حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی حاضر ہوئے اور چاہا کہ قدمبوس مرقد منورہ ہوں قدمبوس ہوتے ہوتے رک گئے۔ اسیطرح کئی دفعہ ارادہ کیا اور رک گئے۔ اخیر مرتبہ جلدی سے قدمبوس ہوئے جب باہر تشریف لائے تو مریدان سے ایک نے عرض کی کہ غریب نواز یہ کیا اسرار تھا آپنے فرمایا حضرت سلطان المشائخ آرام میں تھے جسوقت قدمبوس ہونا چاہتا تھا۔ قدم شریف اپنے ہٹا لیتے تھے۔ بعد میں عرض کیا کہ غریب نواز میں تو قدمبوس ہوئے بغیر نہ ہٹوں گا اور جلدی سے قدموں کو چوم لیا۔

| نام خاندان | نام مقدس مع خطاب و لقب | مقام و تاریخ پیدائش | تاریخ وصال | مقام مزار | ایام عرس | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت غلام محمد حاجی | | غدر ۱۸۵۷ عیسوی سے ۱۴ برس پہلے ہوا تھا | آپ کا مزار حضرت محمد حفیظ الدین کے پائیں میں بشرح صدر ہے | | آپ خلف الرشید و خلیفہ راستین حضرت شاہ محمد حفیظ الدین نورانی ہیں فیض باطنی حضرت بھلن شاہ سے بھی بوقت وصال اُن کے پایا ہے۔ آپ بڑے صاحب کرامت تھے۔ چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز ایک مریدنی مسماۃ مولا بخش عرف مولا پنجابی کی والدہ حاضر ہو کر رونے لگی فرمایا۔ کیوں روتی ہے عرض کی کہ مولا بخش ایک عرصہ سے مفقود الخبر ہے معلوم نہیں کہاں گیا آپنے اسیوقت تقریبا ایک گھنٹہ تک |

مراقبہ میں رہ کر فرمایا کہ مولا کی ماں گھر جا کہ مولا تجھے تلاش کر رہا ہے۔ جب اُس نے گھر آ کر دیکھا تو مولا کے ہاتھ میں ایک روپیہ اور برتن ہے۔ اس نے اپنے فرزند کو پیار کر کے پوچھا بیٹا کہاں تھا اس نے کہا کابل میں ایک سردار کا نوکر تھا اب میں بازار سے اُس کا گھی لینے آیا تھا ایک شخص نے اس زور سے میرا ہاتھ پکڑا کہ یہاں لا کر مجھ کو چھوڑا زن مذکور اس اپنے فرزند کو لے کر آپ کے حضور میں حاضر ہوئی حضرت کی شکل دیکھ کر کہا کہ یہ ہی حضرت تھے جنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور لائے ہیں۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ کی ایک مریدنی رونے لگی آپ نے سبب پوچھا عرض کی کہ غریب نواز میرا خاوند کہتا ہے کہ تو نے پانچ لڑکیاں جنی ہیں اگر اب کے بھی لڑکی جنی تو لات مار کر تیرا دم نکال دونگا فرمایا میرے خدا میں یہ قدرت ہے کہ وہ لڑکی کا لڑکا کر دیوے۔ بعد اس کے لڑکا خدا نے دیا نام اس کا پیر بخش ٹھہرا۔ اکثر لوگوں نے پیر بخش سے دریافت کیا۔ پیر بخش کا بیان ہے کہ میرے نشان عورت کا اب تک موجود ہے اور اس کے داڑھی اب تک ہے۔ لیکن باوصف اس فضیلت و خرق عادات کے آپ آستانہ اپنے حضرات پر جاروب کش ہی رہے آپ سماع کے بڑے شایق تھے ایک روز مولوی اسمٰعیل صاحب کو چند اشخاص بد اعتقاد حضرت کے پاس مباحثہ کے لئے لائے آپنے فرمایا فقیر جاروب کش آستانہ کا ہے بحث علماء سے علماء

کو کرنی چاہیئے۔ اسی اثنا میں وقت مغرب ہوگیا آپ نے مولوی صاحب کو نماز پڑھانے کو فرمایا انہوں نے کہا نہیں آپ ہی پڑھا دیں۔ آپ نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے اور نیت باندھ کر اللہ اکبر کہا۔ تمام مقتدی یہ کلمہ سنکر لوٹنے لگے اور سر پھوڑنے لگے آپ نماز توڑ کر تشریف لے گئے مولوی صاحب نے ان لوگوں سے کہا کہ مجھ کو کیوں لائے اور کس سے بحث کرانا چاہتے تھے۔ اکثر حضرات سماع کے بارے میں بحث کرنے اور نسبت سماع تنازعہ کرنے آتے تھے آپ فرماتے کہ ہم اپنا سیاپہ کر سکتے ہیں آپ کے خلفا و مرید اکثر بحالت سکر مستانہ حالت میں رہتے تھے آپ کا وصال غدر ۱۸۵۷ء سے تیس برس پہلے ہوا تھا۔ اس درگاہ کے متولی حافظ امام بخش ہوتے تھے جو خاص حضرت کے مریدوں سے تھے اب ان کے برادر زادہ شیخ عبد الحق ہیں۔ نماز عیدین بھی یہی کراتے ہیں اور عرس حضرات بھی یہی صاحب کرتے ہیں ؎

نوٹ: سیاپہ بکسر سین دیائے مفتوح دبائے فارسی زبان پنجابی میں ماتم کو کہتے ہیں ؎

| [illegible] | نام سجادہ صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار قادریہ | حضرت سید محمد قادری | | ۲۰ رجب سنہ ۸۲۵ھ | گجرات احمد آباد | تذکرۃ العابدین | آپ خلیفہ اکمل شاہ بہاؤ الدین قادری ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ جلال قادری | | ۷ شعبان سنہ ۸۸۹ھ | دیوبند | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم حضرت سید محمد قادری ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت سید فرید بھکری | | ۱۶ رمضان سنہ ۸۹۵ھ | شہر بھیرہ | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت شاہ جلال قادری ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت سید ابراہیم ملتانی | | ۱۲ رجب سنہ ۹[illegible]ھ | ملتان | ایضاً | آپ خلیفہ اکمل حضرت شیخ فرید بھکری ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ ابراہیم بھکری | | ۲۳ ذالحجہ سنہ ۹۱۱ھ | ملتان بھکر | ایضاً | خلیفہ شیخ ابراہیم ملتانی ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ امان اللہ قادری | | ۲۰ محرم سنہ ۹۱۹ھ | بریلی | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم شاہ ابراہیم بھکری ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ حسین خدائی | | ۷ محرم یا صفر سنہ ۹۲۹ھ | ملتان | ایضاً | آپ خلیفہ شیخ امان اللہ ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ ہدایت اللہ | | ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۵ھ | شہر کھاج | ایضاً | آپ خلیفہ شاہ حسین خدانما ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد الصمد شاہ | | ۵ جمادی الاول سنہ ۹[illegible]ھ | احمد آباد گجرات | ایضاً | آپ خلیفہ شاہ ہدایت ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت سید عبد الرزاق بانسوی | بانس بریلی | ۵ شوال سنہ ۱۱۳۴ھ | بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم سید عبد الصمد ہوئے ہیں آپ بہت بڑے شیخ زمان و قطب الوقت گزرے ہیں۔ نقل ہے کہ آپ کعبہ میں جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے عرض کی آپ کے ہمراہ غلام بھی کعبہ شریف جانا چاہتا ہے |

| [illegible] | نام حضرت مع باپ دادا | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | فرمایا یا حی باقی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلے آؤ وہ مرید آپ کے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر جا کر خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہیئے۔ یا حی یا قیوم پڑھنے لگا ڈوبنے لگا۔ پھر بموجب ارشاد پڑھنا شروع کیا نیچ گیا جب سلامت پہونچ گئے۔ مرید نے اس کا سبب دریافت کیا۔ فرمایا تو نے زبان صاف کی اور میں نے من کو صاف کیا۔ کمرے پٹکے کا ٹل جانا وغیرہ اور بہت سی کرامتیں آپ کی مشہور ہیں۔ |
| پیشوا قادریہ | حضرت شاہ معصوم اللہ شمشیر برہنہ | | ۳۰ رجب سنہ [illegible]ھ | بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی | | آپ خلیفہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قادری کے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت کریم اللہ شمشیر برہنہ | | ۱۳ رمضان سنہ ۱۱۶۶ھ | | ایضاً | خلیفہ حضرت معصوم شمشیر برہنہ ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ | | ۲۳ [illegible] سنہ ۱۱۸۰ھ | | ایضاً | آپ خلیفہ کریم اللہ شمشیر برہنہ ہوئے ہیں |
| ایضاً | حضرت نور اللہ قادری | | ۵ شعبان سنہ ۱۱۹۸ھ | ایضاً | ایضاً | خلیفہ حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ ہوئے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت نسیم اللہ قادری | | ۱۶ ذوالحجہ سنہ ۱۲۲۰ھ | ایضاً | ایضاً | خلیفہ حضرت نور اللہ قادری ہوئے ہیں |
| ایضاً | حضرت ہدایت اللہ قادری | | ۱۵ رمضان سنہ ۱۲۶۰ھ | ایضاً | ایضاً | خلیفہ حضرت نسیم اللہ قادری ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ سید محمد امام ابدال | شہر مدراس | ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۷ھ | مدینہ منورہ جنت البقیع | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم شاہ ہدایت اللہ کے بہت بڑے شیخ الوقت ابدال سے ہوئے ہیں۔ اشعار گوئی کا بڑا ملکہ رکھتے تھے۔ کچھ مدت اجمیر و دہلی رہے شہرت سے بچنے کے لئے گوڑگانوہ جا کر شیخ احمد حسین دیوبندی تحصیلدار کے ہاں پڑھانے پر نوکر ہو گئے جب آپ کی کرامتیں وہاں بھی مشہور ہوئیں تو بمبئی چلے گئے ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں واسطے حج کے بمبئی گیا۔ اور کچھ روز بمبئی ٹھیرا۔ اور ہر روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ انہیں دنوں میں میرے پاس دو خط ایک گوڑگانوہ کا اور دوسرا دہلی کا پہونچا۔ اس میں لکھا تھا کہ شاہ محمد صاحب یہاں تشریف لائے تھے اور ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ مگر دوسرے روز ان کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ اور وہ دونوں خط ایک ہی تاریخ کے تھے۔ فقط وقت کا فرق تھا۔ ان خطوں کو دیکھ کر میں حیران ہوا کہ شاہ صاحب تو بمبئی میں موجود ہیں۔ اس وقت معلوم ہوا۔ کہ آپ رتبۂ ابدال رکھتے ہیں۔ الغرض بمبئی سے زیارت حرمین الشریفین کو گئے۔ اور تا حیات مدینہ منورہ رہے۔ اور حاجی محمد عابد کو خلیفہ اپنا کیا۔ |

## ختم شد جدول سوم

## حالات حضرات قادریہ قدس اللہ اسرارہم

# صحت نامہ خانوادہ قادریہ عالیہ کتاب تحفۃ الابرار

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱ | خرقہ عادات | خرق عادات | ۸ | ۷ | حلبی | موصلی | ۱۴ | ۱ | لے آئے ہیں | سے آئے ہیں |
| | | | | | | | | 〃 | ۶ | شاہ فوائداللہ | شاہ وزائداللہ |
| ۱ | ۱۰ | آپ ہر علوم میں | اضیر بنا خواجہ ... | 〃 | ۲ | خرقہ | حرق | 〃 | ۱۴ | علی | باآل علی |
| | | راضی ہے | کے ہے پڑھو | 〃 | ۱۷ | العش | العشق | 〃 | ۲۳ | خلت | حلب |
| ۲ | ۳ | سرنشار کرجیاں | سرنشار کرجیان نمبر | 〃 | ۲۱ | اورسید احمد | اور سید احمد | 〃 | ۲۵ | ناگورہ کر | ناگوراہ کر |
| ۳ | ۱۳ | سرنشار سقطیاں | سرنشار سقطیان نمبر ۹ | ۹ | ۱ | عظیم | اعظم | ۱۶ | ۱۵ | خانہ ولادت ۹۹۴ھ | خانہ فوتیدگی میں ۹۹۴ ہیں |
| ۳ | ۲۰ | عالم باعمال | عالم باعمل | 〃 | ۱۵ | رکہنا | رکھا | 〃 | ۱۷ | سنہ ۹۵۹ ہجرے | اسیطرح خانہ فوتیدگی میں سنہ ۹۵۹ ہجریہ |
| ۵ | ۱۷ | سنہ ہجری پیدائش | سنہ [illegible] ہجرے | 〃 | ۱۷ | براقراری | برقرار آئے | 〃 | ۲۴ | حامد گنج | حامد گنج بخش |
| ۶ | ۱ | بست پنجم ماہ | بست پنجم ماہ شوال | 〃 | ۱۹ | جزان ورشان | جزان وخراسان | ۱۷ | ۱۱ | دبیر | دپیر |
| ۷ | ۳ | وعظ ونصیحت کا نہیں | وعظ ونصیحت کرتے | ۱۰ | ۱ | پیر کے پیچھے | پیر کے پیچھے | ۱۸ | ۱۴ | عرس | عرش |
| | | ہوا | رہ گر گیے ولیکن | 〃 | ۲ | پہوچا | پہوچتا | ۲۱ | ۱۳ | سنا کرتے | سماع سنا کرتے |
| | | | اثر نہیں ہوا | 〃 | ۳ | اسکو اونہیں | اس کو وہیں | ۲۳ | ۳ | برہر | [illegible] |
| ۶ | ۶ | آیا ہے | آتا ہے | 〃 | ۷ | ایک درویش | یہ درویش | 〃 | ۱۱ | یا مجازاست | با مجاز است |
| ۶ | ۷ | فرمان | مردمان | 〃 | ۲۱ | وفیات شوال | ماہ شوال | 〃 | ۱۹ | دارمیکند | وار وسیکند |
| 〃 | 〃 | سنوروفان | شور وفغان | ۱۱ | ۸ | امری | امرائے | 〃 | ۲۰ | قدر باشد | قدر باشد |
| 〃 | 〃 | برخاست ہو | برخاست ہوئی | 〃 | ۱۱ | اندلیسی | اندلسی | ۲۶ | ۱ | | محمد معروف شیخ محمد علی شیخ محمد غوث نوربخش [illegible] |
| 〃 | ۸ | میں متکلم | میں متکلم بغیر | 〃 | ۲۰ | متقدس | متقدمین | ۴۴ | ۲۵ | ٹگی | جہنگی |
| 〃 | 〃 | عمدۃ الصحا | عمدۃ الصحائف | 〃 | ۲۴ | قابلان | قائلان | ۴۹ | ۲۴ | نصوص | فصوص |
| 〃 | 〃 | معی | مفتی | 〃 | ۲۵ | فتوحات آپ کی | فتوحات مکی | ۵۰ | ۱۳ | صلیم ہی | [illegible] بھی |
| ۶ | ۱۴ | محصوف | موصوف | ۱۲ | ۲ | رکن بیانی | رکن یمانی | ۵۲ | ۱۱ | قدیم شریف | قدم شریف |
| 〃 | 〃 | صحبت | محبت | 〃 | ۱۳ | سعدالدین سرخانی | سعدالدین فرخانی | ۵۴ | ۱۰ | فیصلی | فیصل |
| 〃 | ۱۶ | نہیں | ہیں | 〃 | 〃 | آپ کل اصحاب | آپ کے کل اصحاب | ۵۸ | ۱ | رجیا | رچیا |
| 〃 | ۲۲ | بغداد وسمار | بغداد | 〃 | ۱۵ | درویش سجانی | درویش یزدانی | ۵۹ | ۸ | جہکتی | جہکتی |
| ۷ | ۱ | شجار | سنجار | 〃 | ۱۷ | عجدالدین | مجدالدین | ۶۰ | ۱۶ | بواسطہ سمم | بواسطہ پنجم |
| 〃 | ۳ | لعجان | لنجان | 〃 | ۲۰ | سروکار نہیں تہا | سروکار تہا | ۶۱ | ۲۵ | پس سوال | پس سوان |
| 〃 | ۳ | سنجار | سنجار | 〃 | ۲۱ | کنتورتیز | کنتورتیز | ۶۴ | ۱۷ | میر ٹہی شہو شہر | میرٹھ مشہور شہر [illegible] |
| 〃 | ۱۰ | نمبر ۱ | + | ۱۳ | ۱۷ | پگلی ونہتور | پگلی دمہتور | ۶۹ | ۷ | نقول | اقوال |
| 〃 | ۱۸ | شمار | بے شمار | 〃 | ۲۵ | نیک تقاحس | نیک تفحص | ۷۰ | ۱۹ | سون کیسر | سون سوکیسر |
| | | | | | | | | ۷۲ | ۲۵ | عادلیہ | عدلیہ |
| | | | | | | | | ۷۵ | ۳ | بہی کہاتا | بہی کہاتہ |

# فہرست اسماء مبارک صاحبان خانوادہ عالیہ قادریہ مندرجہ کتاب تحفۃ الابرار

| صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | صفحہ | نام مقدس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | حضرت خواجہ حبیب عجمی | ۲۶ | 〃 | حضرت شیخ حیات حرانی | ۵۰ | ۱۷ | سید ابو محمد محی الدین | ۷۵ | ۲۱ | حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری |
| 〃 | خواجہ داؤد ابو سلیمان | ۲۷ | ۱۰ | شیخ ابو السعود | ۵۱ | 〃 | حضرت میر سید علی بغدادی | ۷۶ | ۲۲ | حضرت شیخ مظفر بلخی |
| 〃 | حضرت شیخ معروف کرخی | ۲۸ | 〃 | شیخ موفق الدین نام عبد اللہ | ۵۲ | 〃 | حضرت موسیٰ بن سید علی | ۷۷ | 〃 | حضرت مخدوم شیخ خوارزمی |
| ۳ | حضرت سری سقطی | ۲۹ | 〃 | شیخ احمد بن مبارک | ۵۳ | 〃 | میر سید حسن | ۷۸ | 〃 | حضرت شیخ عزیز الدین |
| 〃 | ابو الحسن احمد نوری | ۳۰ | ۱۱ | حضرت صدقہ بغدادی | ۵۴ | 〃 | حضرت میر سید احمد | ۷۹ | 〃 | حضرت مخدوم شیخ جمال گوجرد |
| ۴ | حضرت جنید بغدادی | ۳۱ | 〃 | حضرت شیخ ابو مدین مغربی | ۵۵ | ۱۸ | حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ | ۸۰ | 〃 | حضرت مخدوم شاہ کابکیہ |
| 〃 | حضرت شیخ ابابکر شبلی | ۳۲ | 〃 | حضرت شیخ محی الدین ابن عربی | ۵۶ | 〃 | حضرت شیخ بہاء الدین ولد | ۸۱ | ۲۳ | حضرت شیخ جمال |
| 〃 | حضرت عبد الواحد | ۳۳ | ۱۲ | حضرت شیخ صدر الدین قونیوی | ۵۷ | 〃 | حضرت شیخ مجد الدین بغدادی | ۸۲ | 〃 | حضرت شیخ حسین بن معز بلخی |
| ۵ | علاء والدین ابو الفرح طرطوسی | ۳۴ | 〃 | شیخ سعد الدین خیرجالی | ۵۸ | ۱۹ | حضرت شیخ سعید الدین حمویہ | ۸۳ | ۲۴ | حضرت شیخ سید علی ہمدانی |
| 〃 | ابو الحسن قرشی ہنکاری | ۳۵ | 〃 | شیخ ابو سعید قیلوی | ۵۹ | 〃 | شیخ سیف الدین باخرزی | ۸۴ | 〃 | حضرت میر سید محمد بن سید علی |
| 〃 | حضرت شیخ ابو سعید مخزومی | ۳۶ | ۱۳ | حضرت شیخ محمد حیات | ۶۰ | 〃 | شیخ رضی الدین علی لالا | ۸۵ | 〃 | خواجہ اسحاق ختلانی |
| 〃 | حضرت شیخ محی الدین عبد القادر | ۳۷ | 〃 | حضرت امام عبد اللہ یافعی | ۶۱ | 〃 | حضرت باباکمال خجندی | ۸۶ | 〃 | خواجہ شمس الدین محمد بن علی |
|  | جیلانی | ۳۸ | 〃 | حضرت شاہ نعمت اللہ ولی | ۶۲ | 〃 | شیخ جلال الدین عین الزمان | ۸۷ | ۲۵ | حضرت مولانا جلال الدین رومی |
| ۶ | حضرت سید سیف الدین عبد الوہاب | ۳۹ | ۱۴ | شیخ محمد الاوالی المعروف | ۶۳ | ۲۰ | شیخ نجم الدین رازی معروف بدایہ | ۸۸ | ۲۶ | حضرت سلطان ولد بن |
| 〃 | حضرت تاج الدین عبد الرزاق |  |  | بابن القاید۔ | ۶۴ | 〃 | حضرت شیخ عطا یا خالدی |  |  | مولانا جلال الدین رومی |
| 〃 | حضرت شرف الدین عیسیٰ القتال | ۴۰ | 〃 | حضرت سید محمد غوث گیلانی | ۶۵ | 〃 | سید برہان الدین محقق | ۸۹ | 〃 | شیخ صلاح الدین فریدون |
| 〃 | حضرت شیخ عبد الرحمن | ۴۱ | ۱۵ | میر سید شاہ فیروز | ۶۶ | 〃 | جمال الدین احمد جورقانی |  |  | القونوی معروف بزرکوب |
| ۷ | حضرت شمس الدین عبد العزیز | ۴۲ | 〃 | مخدوم سید عبد القادر ثانی | ۶۷ | 〃 | حضرت شیخ نور الدین | ۹۰ | 〃 | شیخ حسام الدین چلپی |
| 〃 | شیخ ابو الفضل | ۴۳ | 〃 | میران سید مبارک حقانی |  |  | عبد الرحمن اسفراینی | ۹۱ | ۲۷ | شیخ محمد معروف محمد علی |
| 〃 | حضرت ابو ذکریا | ۴۴ | ۱۶ | حضرت سید عبد الرزاق گیلانی | ۶۸ | 〃 | حضرت رکن الدین علاء الدولہ |  |  | نوربخش تخلص اسیری |
| 〃 | حضرت ابو اسحاق ابراہیم | ۴۵ | 〃 | حضرت سید حامد المشہور بحامد |  |  | سمنانی | ۹۲ | 〃 | شیخ محمد غوث نوربخش |
| 〃 | ابو نصر موسلی |  |  | گنج بخش | ۶۹ | ۲۱ | شیخ نجم الدین محمد الادکانی | ۹۳ | 〃 | شاہ جلال شیرازی |
| 〃 | شیخ ابو عمر قریشی نام عثمان | ۴۶ | 〃 | سید زین العابدین | ۷۰ | 〃 | شیخ شرف الدین محمود | ۹۴ | ۲۸ | شیخ محمد حسین یا شیخ حسن محمد |
| ۸ | حضرت شیخ قضیب البان | ۴۷ | 〃 | سید محمد غوث بالاپیر | ۷۱ | 〃 | حضرت بدر الدین سمرقندی | ۹۵ | 〃 | حضرت قطب عالم بخاری |
|  | حنبلی | ۴۸ | 〃 | سید جمال الدین موسیٰ پاک | ۷۲ | 〃 | حضرت رکن الدین فردوسی | ۹۶ | 〃 | سید عبد اللہ ربانی |
| 〃 | حضرت سید احمد رفاعی |  |  | شہید | ۷۳ | 〃 | شیخ عماد الدین فردوسی | ۹۷ | 〃 | سید اسمٰعیل گیلانی |
| ۹ | حضرت شیخ عمر صریفینی | ۴۹ | ۱۷ | سید احمد ابو صالح نام نصر | ۷۴ |  | شیخ نجیب الدین | ۹۸ | ۲۹ | سید محمود جوری |

| نمبر شجرہ | نمبر صفحہ | نام مقدس |
|---|---|---|
| ۱۹۲ | ۴۶ | شیخ محمد فاضل بٹالوی |
| ۱۹۳ | 〃 | شیخ غلام حسین قادری وایاں والہ |
| ۱۹۴ | 〃 | عبید اللہ شاہ بغدادی |
| ۱۹۵ | ۴۷ | مولوی امجد علی جعفری |
| ۱۹۶ | 〃 | حکیم سید نور الدین اکبرآبادی |
| ۱۹۷ | 〃 | حضرت شاہ قطب |
| ۱۹۸ | 〃 | حضرت شاہ جمال اللہ |
| ۱۹۹ | | حضرت جمال العارفین ابو البرکات شاہ محمد |
| ۲۰۰ | 〃 | شیخ رفیع الدین صفوی |
| ۲۰۱ | 〃 | حضرت مخدوم شیخ بہیکاری |
| ۲۰۲ | ۴۸ | قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا عثمانی |
| ۲۰۳ | ۴۹ | شاہ جمال جمال الاولیا کڑوی |
| ۲۰۴ | 〃 | میر سید محمد ترمذی الکالپوی |
| ۲۰۵ | 〃 | شیخ محمد افضل الہ بادی تخلص محقر |
| ۲۰۶ | ۵۰ | حضرت سید احمد کالپوی |
| ۲۰۷ | 〃 | شاہ فضل اللہ کالپوی |
| ۲۰۸ | 〃 | شاہ محمد غوث شہید |
| ۲۰۹ | 〃 | حضرت اخوند شاہ عبد العزیز ملقب شاہ مقبول احمد |
| ۲۱۰ | ۵۱ | حضرت مولانا حافظ محمد عمر ملقب بہ سراج الحق |
| ۲۱۱ | ۵۲ | مولانا شاہ محمد عادل |
| ۲۱۲ | 〃 | مولوی حافظ عبید اللہ بلگرامی لقب میر خورشید احمد |

| نمبر شجرہ | نمبر صفحہ | نام مقدس |
|---|---|---|
| ۲۱۳ | ۵۳ | حضرت شاہ باقی لقب بولن |
| ۲۱۴ | 〃 | حافظ محمد امین |
| ۲۱۵ | 〃 | شاہ غلام احمد |
| ۲۱۶ | 〃 | شاہ غلام بولن |
| ۲۱۷ | 〃 | شاہ لطف اللہ |
| ۲۱۸ | 〃 | شاہ عبد اللہ بن شاہ لطف اللہ |
| ۲۱۹ | ۵۴ | سلطان قطب الدین معروف پیر غیب |
| ۲۲۰ | 〃 | عبد القادر گنج سوائی |
| ۲۲۱ | 〃 | حضرت شاہ کمال کیتھلی |
| ۲۲۲ | 〃 | عبد الملک شاہ قادری |
| ۲۲۳ | | حضرت سید غوث علی شاہ قلندر |
| ۲۲۴ | ۵۵ | مولانا محمد شیرین مشہور بمغربی |
| ۲۲۵ | 〃 | بابا اسحاق مغربی |
| ۲۲۶ | 〃 | حضرت شیخ گنج احمد کھتو گجراتی |
| ۲۲۷ | ۵۶ | شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی |
| ۲۲۸ | 〃 | شاہ صبغت اللہ حسینی |
| ۲۲۹ | ۵۷ | حضرت سید علی محمد ثانی |
| ۲۳۰ | 〃 | شاہ برہان الدین حسینی |
| ۲۳۱ | 〃 | سید اسحاق قادری |
| ۲۳۲ | 〃 | سید ہاشم علوی |
| ۲۳۳ | 〃 | شاہ مرتضےٰ حسینی |

| نمبر شجرہ | نمبر صفحہ | نام مقدس |
|---|---|---|
| ۲۳۴ | ۵۸ | شاہ یوسف بن محمد اسمٰعیل قریشی اسدی ہاشمی |
| ۲۳۵ | ۵۸ | شیخ ابو الحسن شاذلی |
| ۲۳۶ | 〃 | حضرت ابو عبد اللہ بن سلیمان الجزولی |
| ۲۳۷ | 〃 | حضرت شیخ علی بن حسام الدین |
| ۲۳۸ | ۵۹ | حضرت سید الشیخ عبد الوہاب المتقی |
| ۲۳۹ | 〃 | حضرت مخدوم جیو ہادی |
| ۲۴۰ | 〃 | سید غیاث الدین |
| ۲۴۱ | 〃 | شیخ محمد طاہر گجراتی |
| ۲۴۲ | 〃 | حضرت شیخ حسین قادری |
| ۲۴۳ | ۶۰ | حضرت شیخ عبد اللہ شطاری |
| ۲۴۴ | 〃 | شیخ قاضن یا قاذن یا قاضی منبری |
| ۲۴۵ | 〃 | شیخ ابو الفتح سرمست |
| ۲۴۶ | 〃 | میر سید علی شطاری |
| ۲۴۷ | 〃 | شیخ حمید معروف شیخ ظہور یا حضور |
| ۲۴۸ | ۶۱ | حضرت شیخ محمد غوث شطاری گوالیاری |
| ۲۴۹ | 〃 | شیخ بہاء الدین شطاری |
| ۲۵۰ | ۶۲ | میر سید یحییٰ یا میر سید محمود |
| ۲۵۱ | 〃 | سید ابو تراب معروف شاہ گدا |
| ۲۵۲ | 〃 | شیخ فتح شاہ سرمست |
| ۲۵۳ | 〃 | شاہ محمد رضا قادری شطاری |

| نمبر شجرہ | نمبر صفحہ | نام مقدس |
|---|---|---|
| ۲۵۴ | ۶۳ | حضرت عنایت شاہ ابو المعارف قصوری |
| ۲۵۵ | 〃 | حضرت سید بہلی شاہ قصو[illegible] |
| ۲۵۶ | 〃 | شیخ عیسےٰ لقب جند اللہ |
| ۲۵۷ | 〃 | شاہ برہان راز الہ برہانپوری |
| ۲۵۸ | 〃 | شاہ فتح محمد ابو السید |
| ۲۵۹ | 〃 | حضرت شاہ پیر جیو |
| ۲۶۰ | ۶۴ | حضرت شاہ ولی محمد |
| ۲۶۱ | 〃 | حضرت سید احمد |
| ۲۶۲ | 〃 | شیخ شرف الدین زندہ دا[illegible] |
| ۲۶۳ | 〃 | شیخ ودود اللہ شطا[illegible] |
| ۲۶۴ | 〃 | حضرت شیخ راج محمد |
| ۲۶۵ | 〃 | شیخ پیر سرمستی |
| ۲۶۶ | 〃 | شیخ مجتبیٰ شطاری |
| ۲۶۷ | 〃 | شیخ ذکریا بہاؤ الدی[illegible] |
| ۲۶۸ | 〃 | حضرت سید ابراہیم |
| ۲۶۹ | ۶۵ | سید احمد شطاری |
| ۲۷۰ | 〃 | شاہ حسن احمد [illegible] |
| ۲۷۱ | 〃 | سید پیر محمد شطار[illegible] |
| ۲۷۲ | 〃 | سید محمد شطاری |
| ۲۷۳ | 〃 | حضرت شاہ اسد[illegible] شطاری |
| ۲۷۴ | 〃 | حضرت شاہ سعد[illegible] چشتی نوشاہ |
| ۲۷۵ | ۶۶ | شیخ حاجی محمد قا[illegible] معروف شاہ گ[illegible] |
| ۲۷۶ | 〃 | شیخ پیر محمد معرو[illegible] پیر محمد سچیار |

## فہرست اسماء مبارک خاندان مصطفویہ جو اس [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد چہارم بیان حضرات خانوادۂ قدسیہ سہروردیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین منجملہ شش جلد اول

# کلیات جدید ولبابہ فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنامِ تاریخی

# تحفۃ الابرار

مؤلفہ ومنتخبہ


محقق باکمال صوفی عالی خیال الحسنی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف
محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی عم فیضہ



در مطبع صوفی واقع دہلی بحسن اہتمام سید محمد حسن مالک مطبع طبع یافت

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ بتفصیل کنیت ولقب اور ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وخصایل وشمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے خانوادۂ سہروردیہ نمبر ۱۳ | حضرت ممشاد دینوری | دینوری شہرت ازعراق عجم قریب ہمدان | ۱۴ محرم ۲۹۹ ہجری از اخبار الاخیار | | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار سفینۃ الاولیا نفحات الانس | آپ بزرگان مشایخ عراق سے ہین واکمل واعظم خلفاے حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی واقران وہمعصر خواجہ محمد رویم وابوالحسین نوری تھے وبقول نفحات الانس آپ کا نسب بدوازدہ واسطہ حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ ملتا ہے۔ آپ کا فرمودہ ہے چالیس برس سے مجھکو بہشت دکھائی جاتی ہے مگر اُسکی طرف نظر نہین کرتا دل وحدت مین گم ہوگیا ہے نہین چاہتا کہ پھر دل مجھکو دین ؛ |
| ایضاً | حضرت ابوالعباس احمد اسود دینوری بن محمد | دینوری | ۱۰ ذوالحجہ سنہ ۳۴۰ھ بقول سفینۃ الاولیا ۷ محرم سنہ ۳۶۲ ہجری | سمرقند | تاریخ الاولیا وسلاسل انوار | آپ مرید وخلیفہ حضرت ممشاد دینوری ہین اور دیگر مشایخ عظام سے بھی فوائد حاصل کئے ہین آپ دینوری سے نیشاپور آئے اور وہان سے ترمذ کو اور ترمذ سے سمرقند مین سکونت رکھکر رضائے خلق ہوئے تھے ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد عمویہ بن عبداللہ | | ۱۵ رجب سنہ ۳۷۲ ہجری | | تاریخ الاولیا | آپ خلیفہ اعظم حضرت ابوالعباس احمد تھے اور اپنے وقت کے یگانہ وشہرۂ زمانہ تھے اور جستجو نکو واصل حق کیا تھا ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ وجیہ الدین ابوحفص عمر بن شیخ محمد عمویہ | | ۳ رمضان سنہ ۵۶۲ ہجری یا ۲۷ شعبان سنہ مذکور | بغداد | تاریخ الاولیا وتکملہ سیر الاصفیا | آپ خلف الرشید وخلیفہ برحق حضرت شیخ محمد عمویہ ہین اور حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی سے بھی ارادت رکھتے تھے جو حضرت رویم کو ملتی ہے اور صاحب تکملہ سیر الاولیا لکھتے ہین کہ حضرت شیخ محمد عمویہ اور حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی نے بمشارکت یکدیگر خرقہ خلافت آپ کو پہنایا تھا اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کہ برادرزادہ آپ کے ہوتے ہین فیض کامل آپ سے پایا ہے ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابوالعباس نہاوندی نام احمد بن محمد بن محمد الفضل | نہاوند | ۲۳ رمضان سنہ ۳۹۹ ہجری یا سنہ ۳۷۱ ہجری | شیراز | تکملہ سیر الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ عبداللہ خفیف وشاگرد جعفر خلدی اور پیر شیخ عمویہ کے ہین آپکا مقولہ ہے کہ تمام عالم کو یہ آرزو رہتی ہے کہ حق سبحانہ ایک ساعت اُن کا ہو اور مین یہ آرزو رکھتا ہون کہ حق سبحانہ ایک ساعت مجھے دیوے کہ مین اپنے تئین شناخت کرون کہ مین کیا ہون اور کہان سے ہون ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی | | غرہ رجب المرجب سنہ ۴۵۷ ہجری | قصبہ زنجان یا بصرہ | خزینۃ الاصفیا تکملہ سیر الاصفیا | آپ خلفاے اعظم حضرت شیخ ابوالعباس نہاوندی ہین جامع کمالات ومظہر خوارق وکرامات تھے۔ آپ کے پاس ایک بلّی تھی جسمین عجیب وصف تھے اور جیسے اوصاف خزینۃ الاصفیا مین لکھے ہین اُن کے |

نوٹ۔ آپ صرف ممشاد دینوری سے مشہور ہین صاحب سفینۃ الاولیا لکھتے ہین کہ ممشاد علو دینوری دوسرے ہین جو خانوادہ چشتیہ کے پیشوا ہین تاریخ وفات ہر دو صاحبان ہمنام بھی ایک ہی سال مین ہے اسلئے اشتباہ ہوتا ہے

| [illegible] | نام مع صاحبان ثانی نو تفصیل کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و تحصیل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ + |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | مرنیکے بعد غسل و کفن دلاکر قبر اسکی طیار کرائی تھی + |
| سرمنشار گازرونیان | حضرت شیخ رویم کنیت ابو محمد و ابو بکر و ابو الحسین و ابو شیبان بن احمد | بغداد | ۱۹ صفر المظفر سنہ ۳۰۳ ہجری | بغداد | تاریخ الاولیا | آپ مرید کامل اور شاگرد رشید حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی اور حضرت ممشاد دینوری کی صحبت مین رہکر بہت فوائد حاصل کئے ہین۔ حضرت شیخ عبد اللہ خفیف فرماتے ہین کہ اگرچہ شیخ رویم خود کو حضرت جنید بغدادی کے شاگرد و مرید کہتے ہین لیکن آپ بہتر اُن سے ہین اور مین آپ کے ایک بال کو دوست رکھتا ہون سو جنید سے اور مین نے ہرگز اپنی تمام عمر مین کوئی بزرگ زیادہ آپسے نہین دیکھا اور نہ اُنکے موافق توحید مین کسیکو سخن کرتے دیکھا اور نہ سُنا اہل سیر فرماتے ہین کہ آخری عمر مین آپ دنیا دارون مین پوشیدہ رہتے تھے اور باوجود ہوئے حشمت و دولت کے حق سے مشغول رہتے تھے ✤ |
| پیشوار گازرونیان | حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن شہریار کازرونی | کازرون ایک شہر مشہور ایرانمین ہے | ۸ ذیقعدہ سنہ ۴۲۶ ہجرے | | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو الحسین بن محمد فیروز آبادی الاکار تھے اور فیضیاب صحبت بہت صحاب اہل حدیث رہے ہین آپ نے آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھا عرض کی کہ معنے تصوف کیا ہی فرمایا التصوف ترک الدعاوی وکتمان المعانی پھر آپ نے توحید کو دریافت کیا فرمایا التوحید کل ما الک اوخطر فی خیالک فاللہ سبحانہ بخلاف ذالک التوحید ان تنزہ عن الشک والشرک والتعطیل یعنے ہرچہ در دل آید یا بخیال تو بگذرد خدا تعالی غیر آنست بلکہ انچہ در آمدہ در عقل و خیال مخترع انسان است توحید آنست کہ تنزیہ کنی ویرا از شک یعنے شرک نیاری در الوہیت وے۔ آپ کی صحبت تریاق اکبر کی خاصیت رکھتی تھی۔ پھر دریافت کیا بالعقل فرمایا ادناہ ترک الدنیا واعلاہ ترک التفکر فی ذات اللہ منقول از خزینۃ الاصفیا ہے کہ آپ کے ہاتھ پر چوبیس ہزار آدمی مسلمان ہوا اور قریباً ایک لاکھ مسلمان آپ کے روبرو تائب ہوئے ✤ |
| سرمنشاء خفیفان | حضرت شیخ عبد اللہ خفیف نام محمد لقب شیخ الاسلام | سنہ ۲۶۸ھ یا سنہ ۲۶۹ | سنہ ۳۷۱ ہجرے عمر ۹۵ یا ۱۰۴ سال | شیراز | تاریخ الاولیا اخبار الاخیار تکملہ سیر الاصفیا | آپ ابنائے ملوک سے ہوئے ہین آپ مُرید حضرت شیخ رویم تھے مذہب شافعی رکھتے تھے لیکن صاحب اخبار الاخیار آپکو حضرت شیخ احمد دینوری کا مرید لکھتے ہین اور لکھا ہے کہ دو رکعت نماز مین ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ منصور بن حلاج کو آپنے دیکھا تھا بیس برس ٹاٹ پہنا تھا خفیف آپ کو ہو اسطے کہتے ہین کہ آپ شب کو صرف سات دانہ منقی سے روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ علم تصوف مین کئی کتابین آپکی تصنیف سے یادگار زمانہ ہین اور طریقہ خفیفیہ کو آپ سے منسوب کرتے ہین آپ نے ابو طالب خزاج سے بھی خرقہ خلافت پایا تھا۔ تکملہ مین لکھا ہے کہ ابی محمد جعفر خزار اصطرخی سے بھی خرقہ خلافت رکھتے تھے جو مشایخ کبار ہُن دیار سے تھے اور ابو محمد جعفر نے خرقہ خلافت شیخ ابی عمر اصطرخی کہ اسم مبارک اُن کا عبد الرحیم تھا حاصل کیا تھا اور عبد الرحیم نے حضرت شیخ محمد عسکر معروف ابو تراب نخشبی سے پہنا تھا ✤ |
| بانینا | حضرت شیخ ابو الحسین بن محمد الاکار شیخ ابو علی حسین بھی آپ کو لکھا ہے | | سنہ ہجری | شیراز روضہ شیخ عبد اللہ خفیف | انوار العارفین | آپ اصحاب برگزیدہ حضرت شیخ عبد اللہ خفیف ہین ✤ |

جدول چہارم

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولادت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمائل و فضائل و خرق عادات و فوائد و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| پیشوا ور و ان سہروردیان | حضرت شیخ ابو علی رودباری نام احمد بن محمد بن قاسم | | ۲ شوال المعظم سنہ ۳۲۲ ہجری | مصر | تاریخ الاولیا و اخبار الاخیار | آپکا نسب جدی بہ نوشیروان عادل پہونچتا ہے آپ خلفاء خاص حضرت جنید بغدادی تھے اور صحبت یافتہ حضرت ممشاد دینوری بھی ہوئے ہین ابو عبد اللہ رودباری آپکے خالو تھے اور حضرت ابو القاسم قشیری کے بھی آپ مرید ہوئے ہین ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو عثمان مغربی نام سعید بن سلام | سنہ ۳۴۲ھ | ۱۶ ذیقعدہ سنہ ۳۷۳ ہجری ۱۳۰ سال | نیشاپور خراسان کا مشہور شہر ہے | ایضاً مرآۃ الاسرار | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ علی رودباری و شیخ ابو علی کاتب تھے اور حضرت ابو الحسن صائغ دینوری سے بھی فیض صحبت اٹھایا ہے کئی برس حرم محترم کے مجاور رہے پھر نیشاپور مین آنکر اقامت |
| | | | | | | فرمائی آپ نے فرمایا تھا کہ جسوقت مین اس دنیا سے جاونگا آسمان کے فرشتے زمین پر آوینگے اور مجھپر خاک ڈالین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا غبار اٹھا دنیا مین اندھیرا ہو گیا دفن کے بعد مطلع صاف ہوا آپکا مقولہ ہے صورت اعتکاف اقامت در مسجد اور حقیقت اعتکاف نگاہ رکھنا جوارح کا تحت فرمان سبحانہ تعالیٰ ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی نام علی | | ۲۳ صفر سنہ ۴۵۰ ہجری | طوس خراسان مین مشہور ہے اسکو مشہد مقدس بھی کہتے ہین | مرآۃ الاسرار | آپ کا سلسلہ ارادت حضرت شیخ ابو عثمان مغربی سے چلکر حضرت جنید بغدادی تک پہونچتا ہے اور روحانیت حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی سے بھی تربیت پائی ہے ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو بکر بن عبد اللہ طوسی النساج ولد عبد اللہ | طوس | سنہ ۴۸۷ ہجری | طوس | مرآۃ الاسرار تاریخ الاولیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی ہوئے ہین اور صحبت یافتہ ابو بکر دینوری آپ سے کسی نے پوچھا دیدار مطلوب |
| | | | | | | کس طرح دیکھ سکتے ہین دیدہ صدق سے آئینہ طلب ہین اور فرمایا الصدورات تشنگی دور کرتے ہین۔ فرمایا تا ہستی موہوم سوختہ نہ ہو جائے اور دیدہ دل سوزن غیرت غیر سے دوختہ نہ ہو جائے خلوت خانہ جان بشمع تجلیات جانان روشن نہین ہوتا۔ عین القضات ہمدانی فرماتے ہین کہ حضرت شیخ احمد غزالی نے فرمایا میرے شیخ یعنے شیخ ابو بکر نساج نے مناجات مین کہا الٰہی میرے پیدا کرنے مین کیا حکمت تھی جواب آیا کہ جمال اپنا آئینہ روح تیرے مین دیکھون اور اپنی محبت کو تیرے دل مین ڈالتا ہون۔ آپ کی بزرگی کا اندازہ یہانسے قیاس ہو سکتا ہے کہ مثل شیخ احمد غزالی آپ کے مرید تھے ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو علی فارمدی نام فضیل بن محمد فارمد قصبہ ہے مضافات طوس سے | | سنہ ۴۷۷ ہجری | طوس | خزینۃ الاصفیا مرآۃ الاسرار اخبار الاخیار | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی و مصاحب ابو سعید طوسی ہوئے ہین آپ کے کلمات عالی حقایق مین اور خوارق عادات دنیا مین بیشمار ہین اور سلسلہ نقشبندیہ کا بھی آپ سے ملتا ہے۔ ابو القاسم قشیری کے شاگرد اور ابو الحسن خرقانی سے بھی فیض پایا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کنیت ابو حامد | سنہ ۴۵۰ھ یا بقول | ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۵۰۵ ہجری | طوس | مرآۃ الاسرار نفحات الانس | آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو علی فارمدی کے ہوئے ہین اوائل حال طوس مین رہے پھر نیشاپور جا کر تحصیل و تکمیل علوم کری اُس کے بعد |

نوٹ ۱ گرگان معرب جان بفتح کاف عربی و تشدید راء مہملہ کاف عجمی و نون نام شہر توابع ایران ہے ۲ نساج بفتح نون و تشدید سین مہملہ و جیم بمعنے بافندہ ۳ غزال ایک گانو ہے طوس سے ۱۲

| [illegible] | نام مقتدیٰ مع حالات تولد و مع کنیت ولقب و ولادت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب شمایل و خصایل خرق عادات و فوایدو کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | لقب زین العابدین | اخبار الاخیار سنہ ۵۰۵ھ | عمر ۵۵ سال | طوس | مراۃ الاسرار نفحات الانس | خواجہ نظام الملک کہ وزیر سلطان الب ارسلان سلجوقی اورا سکے لڑکے ملک شاہ سے ملاقات کی اور ایک جماعت فضلا کے ساتھ |

کہ جو صحبت وزیر مذکور مین رہتے تھے مجالس مناظرہ و مجادلہ کر کے غالب آئے اور تدریس مدرسہ نظامیہ بغداد آپ کے تفویض ہوئی ۴۸۴ھ ہجری مین بغداد تشریف لے گئے تمام اہل عراق شیفتہ و فریفتہ آپ کے ہو گئے اُسکے بعد ترک و تجرید اختیار کی اور حج کو گئے اور وہان سے شام کو مراجعت فرمائی اور پھر وہان سے بیت المقدس تشریف لے گئے اور وہان سے مصر اور کچھ مدت اسکندریہ بھی اقامت فرمائی پھر شام کے راستہ سے اپنے وطن مین آکر خلوت اختیار کی اور بحق مشغول رہے۔ آپ چارسو کئی کتابون کے مصنف ہین جیساکہ کتاب احیاء العلوم و جواہر القرآن و تفسیر یاقوت التاویل چہل جلد و کیمیاء سعادت و مشکوۃ الانوار وغیرہ اور صوفیون کے لئے خانقاہ بنوائی صاحب نفحات الانس فرماتے ہین شیخ ابوالحسن شاذلی جو قطب وقت تھے اُنھون نے واقعہ مین دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہ السلام سے مفاخرت و مباہات محمد غزالی کی تھی کہ ہماری امت مین ایسا بھی شخص ہے، چنانچہ یہ قصہ اکثر جا مذکور ہے آپکا مقولہ ہے کہ روح ہست نیست نما ہے کہ کسیکو اُسکے ساتھ راہ نہین وہ سلطان و قاہر و متصرف ہوتی ہے اور قالب اسیر و بیچارہ میت جو کچھ دیکھتی ہے قالب سے دیکھتی ہے اور قالب اس سے بیخبر رہتا ہے، کل عالم کو قیوم کے ساتھ ایسی ہی مثال ہے کہ قیوم ہست نیست نما ہے یہانتک کہ کسی ذرہ کو ذرات عالم سے قوام و وجود بخود نہین ہے بلکہ بقیومی اُسکے ہے اور قیومی ہر چیز کی ضرورتاً اُسکے ساتھ ہوتی ہے اور حقیقت وجود اُسکو ہوتی ہے اور وجود مقسوم اُس سے بسبیل عاریت ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنے وہ تمھارے ساتھ ہے جہان تم ہو۔ لیکن اُس کی معیت جسم سے ساتھ جسم کے یا معیت عرض سے ساتھ عرض کے یا معیت جسم ساتھ عرض کے نہین ہے اور یہ تینون حق قیوم عالم مین محال نہین، یہ معیت فہم مین نہین آتی و معیت قیومیت جو کہتی قسم ہے بلکہ معیت حقیقت کے ساتھ ہے نیز ہستی نیست نما ہے جو کوئی اس معیت کو نہین پہچانتے وہ قیوم کو ڈھونڈتے ہین مگر نہین پاتے مثلاً گردباد ہے یعنے بگولہ ہوائے صاف مین اُٹھکر بصورت منارہ مستطیل بلند ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خاک اپنے آپ کو ہلاتی ہے مگر درصل ایسا نہین بلکہ ہر ذرہ خاک کے ساتھ ہوا ہے جو محرک اُسکے ہے لیکن ہوا کو کوئی نہین دیکھتا صرف خاک ہی نظر آتی ہے حالانکہ وہ خاک خود حرکت نہین کرتی اور ہوا کی ہستی نیست نما خاک کو حرکت مین لاتی ہے اور خاک کو سوائے بیچارگی کے کچھ نہین سب سلطنت ہوا کی ہے اور سلطنت ہوا کی ناپیدا ہے

| // | حضرت شیخ ابوالفتح احمد بن محمد الغزالی | | ۲۷ محرم سنہ ۵۱۷ھ از اخبار الاخیار | قزوین ایرانکا مشہور شہر ہے عراق عجم مین | مراۃ الاسرار انوار العارفین صفحہ ۳ اخبار الاخیار لمعات عراقی | آپ مرید و خلیفہ اکمل حضرت ابوبکر نساج ہوئے ہین آپ مجتہدان صوفیہ سے ہوئے ہین بسبب کمال استغراق احدیت کے سخن بے پردہ فرمایا کرتے تھے اور حضرت امام محمد غزالی کے بھائی ہین تصانیف معتبر و رسایل بے نظیر آپکے ہین منجملہ اُنکے رسالہ سوانح ہے کہ شیخ فخرالدین عراقی نے دیباچہ کتاب لمعات اپنی مین سوانح سے لکھا ہو |
|---|---|---|---|---|---|---|

کہ معشوق بہمہ حال خود معشوق ہے پس استغنا صفت اُسکی ہے اور عاشق بہمہ حال خود عاشق ہے پس افتقار صفت اُسکی ہے عاشق کو ہمیشہ معشوق پاتا ہے اسلیئے افتقار ہمیشہ صفت اُسکی ہے اور معشوق کو کوئی چیز نہین پاتی کہ اپنے آپ کو رکھے ضرور ہے کہ صفت اُسکی استغنا ہووے۔ حاشیہ نفحات الانس سے یعنے ذات معشوق بے ملاحظہ وصف معشوقیت محتاج عاشق نیست لیکن بلاحظہ صفت معشوقی محتاج بعشق است و عاشق کہ خود را دار دیعنے مافی نفسہ ثابت است ویرا درین ثبوت احتیاج باحدے نیست بخلاف عاشق کہ ویرا معشوق ثابت نیست۔ **نقل** ہے ایک روز کسی نے حال آپ کے بھائی حجۃ الاسلام کا

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و فضایل و خرق عادات و فواید کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

پوچھا آپ نے کہا خون مین ہین سایل نے حجۃ الاسلام کو مسجد مین پاکر قول شیخ احمد سے تعجباً اُنسے ذکر کیا اُنھون نے فرمایا درست ہے مین مسایل استحاضہ مین اُسوقت فکر کر رہا تھا ایک شخص صوفیان قزوین سے طوس مین آیا اُس نے آپ کے بھائی حجۃ الاسلام نے آپ کا حال دریافت کر کے فرمایا اُنکے بیٹنے آپ کے کلام سے کچھ تیرے پاس ہے کہا ایک جزو رکھتا ہون وہ پیش کیا آپ نے ملاحظہ کر کے تامل سے فرمایا سبحان اللہ جو چیز مین طلب کرتا تھا وہ احمد نے پایا۔ مثل شیخ ابوالنجیب سہروردی و عین القضات ہمدانی آپکے خلفاء سے تھے ؛

| // | حضرت عین القضات ہمدانی نام عبداللہ کنیت ابوالفضایل لقب عین القضات ابن محمد المیانجی | | ۱۱ محرم الحرام سنہ ۵۳۳ ہجری وبقول تاریخ یافعی سنہ ۵۲۵ھ | ہرات | خزینۃ الاصفیا مرآۃ الاسرار | آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ احمد غزالی ہوئے ہین اور صحبت یافتہ شیخ محمد حمویہ۔ فضایل و کرامات صوری و معنوی آپ کی تصنیفات سے ظاہر ہوتے ہین شرح حقایق و کشف الدقایق بزبان عربی و فارسی آپ نے کی ہین جو متقدمین سے کم کسی نے کی ہین آپ نے |
|---|---|---|---|---|---|---|

چند بار احیاے اموات بھی ظہور مین آئے ہین چنانچہ ایک شخص محمود نام فقیہ نے آپ کی خدمت مین احوال بے روزگاری کی شکایت کی اور کہا اس سختی اور تلخی سے تو مر جانا ہی اچھا ہے آپ نے سر اُٹھا کر فرمایا کہ اگر مر جاتا ہے تو بسیم مر جا معاً اس فرمانے کے وہ مر گیا۔ مفتی وقت کہ شیخ کے ساتھ عصبیت رکھتا تھا حاضر ہوا اور کہا جبکہ زندہ کو مردہ کرتے ہو تو مردہ کو بھی زندہ کرو شیخ نے ہاتھ دعا اُٹھایا یا الٰہی محمود فقیہ کو زندہ کر فی الحال وہ زندہ ہو گیا۔ خلیفہ وقت کا ایک خدمتگار محبوب مر گیا خلیفہ نے بے آرام و بیقرار ہو کر تمام علماء عصر کو جمع کر کے کہا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اگر یہ حدیث صحیح ہے پس انبیاء بنی اسرائیل احیاء موتی کرتے تھے تم بھی اس خدمتگار کو زندہ کر دو یا کہو کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے وہ جماعت علماء حیران و سراسیمہ ہو کر آپ کے پاس آئی اور کہا وارث انبیاء فی الحقیقت تم ہو اسباب مین توجہ کرو آپ نے فرمایا یہ امر نزدیک فقیر کے کچھ مشکل نہین ہے لیکن بعد وقوع اس واقعہ کے تم سب میرے قتل کے واسطے فتویٰ دوگے۔ جماعت مذکور بعذر و عجز پیش آئی آپ نزدیک میت مذکور گئے اور آپ کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ قُم بِاذنی اُسیوقت وہ خدمتگار زندہ ہو گیا۔ علماء نے شور غل کیا کہ تم نے کس واسطے قُم باذنی کہا اس سے دعویٰ الوہیت ثابت ہوتا ہے اور سب علماء نے متفق الراے ہو کر آپکے قتل کے لئے فتویٰ دیدیا اُسوقت آپ کی عمر ۲۵ برس کی تھی زندہ آتش مین ڈالکر شہید کر دیا۔ ابیات ابجد عشقت چو بیاموختم ؛ حسرتن محنت و غم دوختم ؛ حاصل عشق این سخن بیش نیست ؛ سوختم و سوختم و سوختم ؛ خوارق عادات آپکے ایسے نہین ہین جو اس مختصر مین لکھے جاوین اسلیئے بس کرتا ہون ؛

| سرمنشاء سہروردیان | حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر کنیت ابوالنجیب لقب مفتی عراقین | سہرورد سنہ ۴۹۰ھ شہر رمضان المبارک سہرورد سے بغداد ہے | ۱۷ جمادی الثانی بعد عصر سنہ ۵۶۳ عمر ۷۳ سال۔ آداب المریدین | بغداد کنارہ دجلہ | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تکملہ سیر الاصفیا بحوالہ خزانہ جلالی | آپ کا سلسلہ آبائی بدوازدہ واسطہ درمیانی بحضرت ابوبکر صدیق رض ختم ہوتا ہے۔ آپ عظماء مشایخ و کبراے خلفاے شیخ احمد غزالی ہین خرقہ خلافت حضرت وجیہ الدین عم خود سے بھی آپ کو ملا ہوا تھا وصحبت یافتہ شیخ حماد دباس کے بھی تھے اور ایک خرقہ خلافت |
|---|---|---|---|---|---|---|

حضرت غوث الاعظم سے بھی رکھتے تھے۔ آپ سرمنشاء خانوادہ سہروردیان ہین۔ آپ صاحب تصنیفات ہین۔ **نقل** ہے ایک روز بغداد کے بازار مین قصاب کی دوکان پر ایک پوست کشیدہ بکری لٹک رہی تھی اُسکو دیکھکر آپ قصاب سے فرمانے لگے کہ یہ بکری زبان حال سے تیری شکایت کرتی ہے کہ یہ قصائی مُردہ کا حرام گوشت بیچنا چاہتا ہے کیونکہ مین اپنی موت سے مری ہون قصائی یہ عبرت انگیز کرامت دیکھکر بے ہوش ہو کر گر پڑا اور ہوش مین آنکر توبہ کی اور آپ کا مرید ہو گیا۔ اسیطرح ایک شخص بغداد کے پل پر سے بہت سا میوہ لئے جاتا تھا فرمایا کہ اس میوہ کو میرے ہاتھ بیچڈال کہا کیون؟ کہا

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب و شمایل و خصایل و ترک عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | میوہ کدو یا سیب مجھے اس شخص کے ہاتھ سے چھڑا کیلئے کہ یہ میری شراب بنانا چاہتا ہے وہ یہ سنکر دنگ ہوگیا اور تائب ہوا اور جم غفیر نے رہ رہ کہا کہ جس حال کی خبر شیخ نے دی ہے اُسے بجز خدائے عالم الغیب کے دوسرا نہین جانتا تھا۔ دیگر ایک دفعہ آپ کے پاس تین یہودی اور تین نصرانی آئے آپ نے فرمایا مسلمان ہوجاؤ انھون نے انکار کیا آپ نے دودھ کا ایک گھونٹ سبکو دیا گھونٹ پیتے ہی سب کے سب مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے کہ دودھ کے پیتے ہی ہمارے دلون مین دین اسلام کے علاوہ اور سب دینوں کا خیال ہٹ گیا۔ از اداب المریدین ✤ |
| پنجشوار سہروردیان | حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کنیت ابوحفص لقب شیخ الشیوخ بن شیخ محمد عبداللہ قریشی | ماہ رجب سنہ ۵۳۹ھ بقولے سنہ ۵۴۲ھ | جمعہ غرہ محرم سنہ ۶۳۲ ہجری عمر ۹۳ سال | بغداد یا سہرورد | مراۃ الاسرار اخبار الاخیار مناقب غوثیہ | آپ سیدنا حضرت ابابکر صدیق رض کی اولاد سے اپنے چچا ابوالنجیب سہروردی کے مرید و خلیفہ اعظم ہوئے تھے اور حضرت غوث الاعظم کی خدمت مین بھی مشرف ہوئے ہین مذہب شافعی رکھتے تھے آپ کی تصنیفات بہت ہین ازانجملہ عوارف و رشف النصایح واعلام التقی وغیرہ ہین عوارف کو آپ نے مکہ مین تصنیف کیا ہے۔ آپ سماع نہین سُنتے تھے باقی نہ حرمت کہ جو بشر کے لئے ممکن ہے آپ کو میسر تھی اِلا ذوق سماع نہین تھا وہ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ بغداد تھے مناقب غوثیہ شیخ محمد صادق شیبانی مین ہے کہ محمد عبداللہ آپ کے والد بزرگوار کے گھر اولاد نہین تھی انھون نے حضرت غوث الاعظم رح سے طلب دعا فرزند کی حضرت غوث الاعظم رح نے بہ عطاء فرزند حق تعالی سے اُنکو بشارت دی اور اُسی شب حمل ہوا بعد نو ماہ کے دختر تولد ہوئی اُسکو بحضور حضرت غوث الاعظم رح پیش کیا آپ نے فرمایا یہ دختر نہین ہے پسر ہے اور اس پسر کو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے نام سے ہم نے نامزد کیا۔ بڑی عمر کا ہوگا لیکن موے ابروے و سر و پستان اس لڑکے کی بہت دراز ہونگی اور زمرہ اولیا مین رتبہ اعلے پاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ✤ |
| ایضاً | حضرت شیخ عماد الدین عمار یاسر | | ۱۶ ربیع الاول سنہ ۵۸۲ ہجری | اندلس یا بغداد | خزینۃ الاصفیا انوار العارفین بحوالہ نفحات و فوائح الجمال نجم الدین | آپ اصحاب نامدار و خلفاے بلند اقتدار حضرت ابوالنجیب سہروردی سے ہوئے ہین تکمیل ناقصان و تربیت مریدان و کشف وقایع مین کمال رکھتے تھے اور نجم الدین کبری آپ سے فیضیاب ہوئے ہین |
| ایضاً | حضرت شیخ روزبہان کبیر مصری | کازرون | سنہ ۵۸۴ ہجری | مصر | خزینۃ الاصفیا | آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت ابوالنجیب سہروردی رح ہوئے ہین اکثر اوقات استغراق مین رہتے تھے حضرت شیخ نجم الدین کبری کو بضرب سیاست تکمیل کو پہنچا دیا تھا اور دامادی مین قبول کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ اسمعیل قصری | | سنہ ۵۸۹ ہجری | مصر | خزینۃ الاصفیا انوار العارفین مراۃ الاسرار | آپ نے اول خرقہ خلافت حضرت ابوالنجیب سہروردی سے پایا دوم حضرت شیخ محمد مانکیل سے کہ جنکا سلسلہ بہ نہم واسطہ خواجہ کمیل بن زیاد کو پہنچتا ہے ارادت حاصل کی تھی اور حضرت شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ خلافت آپ سے بھی پایا تھا اُنکا بیان خانوادہ قادریہ فردوسیہ جلد سوم مین آیا ہے ✤ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب اور ولدیت | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات و عمر | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ الاسلام بہاو الحق والدین شیخ بہاو الدین ذکریا ملقب بشیخ الشیوخ بن شیخ وجیہ الدین | قلعہ کوٹ کرور ۵۷۸ھ | ۷، صفر یا اصفر سنہ ۶۶۵ ہجری عمر ۸۷ سال بعہد سلطان غیاث الدین بلبن | ملتان مشہور شہر پنجاب مین آپکا روضہ عالیشان ہے | تذکرۃ الابرار تکملہ سیر الاصفیا سیر العارفین جمالی | آپ کو خرقہ خلافت بامر حضرت سرور کائنات صلعم حضرت شیخ شہاب الدین نے پہنایا آپ نے اٹھارہ روز مین نعمت عظمی اپنے پیر مرشد سے حاصل کی تھی اور رخصت ہوکر ملتان مین اقامت فرمائی اور متاہل ہوے شان عظیم و حالی قوی رکھتے تھے آپ کو فتوح بہت آتی تھین ایک روز خادم کو اشارہ کیا کہ جو پچاس ہزار زر |

سرخ ہے سب درویشون کو تقسیم کردو چنانچہ تقسیم کیا گیا آپ کی حضرت فرید الدین گنجشکر سے بہت دوستی تھی **نقل** ہے کہ ایک روز آپ حجرہ خاص مین بعبادت الٰہی مشغول تھے حضرت شیخ صدر الدین عارف آپ کے فرزند کو ایک شخص نا معلوم الاسم نے نامہ سر بمہر اسی آپکا دیکر کہا کہ آپ کے ہاتھ مین جاکر دیدو چنانچہ اسیوقت نامہ مذکور آپکو دیا جو ہین شیخ عارف نے قدم حجرہ سے باہر رکھا آرندہ نامہ کو دروازہ پر نہین دیکھا آپ نے اسیوقت پڑھکر اللہ کہا اور جان بجان آفرین سپرد فرمائی غیب سے لوگون نے یہ صدا سُنی واصل الحبیب الی الحبیب ❊ نقل سیر العارفین سے ہے ایک قوال شیرین مقال عبد اللہ نام روم سے مُلتان آیا اور قدمبوس حضرت بہاو الحق ہوکر عرض کیا کہ یہ بندہ بشرف ملازمت شیخ الشیوخ شہاب الدین مشرف ہوا ہی اور اُنھون نے میری آواز کو اچھا جانکر سماع فرمایا ہے آپ نے فرمایا ذکر ابھی سُنے گا بعد فراغت تلاوت قرآن آپ نے اشارہ باستماع سماع فرمایا عبد اللہ نے حاضر ہوکر یہ بیت بتکرار کہا **شعر** مستان کہ شراب ناب خوردند ❊ از پہلوے خود کباب خوردند ❊ شیخ نے سر ہلایا اور کھڑے ہو گئے اور چراغ حجرہ بجھا دیا عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب حضرت میرے نزدیک آتے مین صرف دامن پیراہن کا اُنکا پاتا تھا اور کچھ نہین بعد اسکے حجرہ سے باہر چلے گئے اور مین حجرہ مین مع وہم اہیان رہا مجکو خلعت مع بیس تنکہ نقرہ حضرت شیخ نے خادم کے ہاتھ بھیجے ❊

| | حضرت شیخ صدر الدین عارف کنیت ابو مغانم بن شیخ الاسلام حضرت بہاو الدین | | ۲۴، ذالحجہ سنہ ۶۸۴ ہجری | مُلتان قریب مزار پدر خود | تذکرۃ الابرار خزینۃ الاصفیا سیر العارفین | آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہوئے ہین سات بھائی اور ایک بہن رکھتے تھے آپ اُنمین سب سے بڑے تھے آپ کے حصہ مین ترکہ پدری سے ہفتاد لکھ تنکہ سرخ نقد سواے دیگر اشیاء وغیرہ آیا تھا جس روز قابض ہوئے اُسی روز سب کا سب |

خدا کی راہ مین تقسیم کردیا اور کچھ باقی نہ رکھا کسی نے آپ سے کہا کہ آپ نے اسقدر مال و متاع کو ایک روز مین برباد کردیا آپ نے ہنسکر فرمایا کہ والدم دُنیا پر غالب تھے دُنیا اُن کو فریب دے نہین سکتی تھی اور مین ابھی اسدرجہ تک نہین پہنچا ہون سیر العارفین شیخ جمالی مین مسطور ہے کہ سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنے بڑے لڑکے قدر خان کو حکومت مُلتان پر بھیجا وہ سعادت اندوز خدمت ہوکر اُس ولایت کو اپنے حیطہ تصرف مین لایا لیکن مکاید و معاملات روزگار سے غافل ہوکر لہو و لعب و عیش و طرب مشغول ہو گیا ناگاہ درمیان اُسکے اور ہمخوابہ کے کہ دختر سلطان رکن الدین بن سلطان شمس الدین التمش کی تھی حسن و جمال و عفت و صلاح مین بیعدیل وہ بسبب دایم الخمر رہنے خان مذکور کی صحبت خان سے کنارہ و گریزان رہتی تھی اُسکی اسیوجہ سے خان سے باہم رنجش ہوئی یہانتک کہ اُس عفیفہ کو خان مذکور نے بطلاق سہ گانہ مطلقہ کردیا جب آتش غضب فرو ہوئی اور نشہ رفو چکر ہوا بے صبر و شکیب ہوکر علماء وقت کو جمع کیا اور مسئلہ طلاق سہ گانہ کو اُنسے دریافت کیا اُنھون نے مسئلہ مقررہ مشہورہ عرض کیا۔ قاضی اثیر الدین کہ ہمدم و ہمراز خان مذکور تھے یہ ماجرہ بیان کیا قاضی نے امان چاہکر عرض کی کہ اگر حکم ہو تو جو کچھ صوابدید ہے وہ عرض کرون خان نے امان دیکر کہا کہو قاضی نے عرض کی کہ شیخ صدر الدین عارف اس شہر مین ذات ملکی صفات سے موصوف ہین صلاح یہ ہے کہ اُس مطلقہ کو خفیہ شیخ موصوف کے نکاح مین لاکر چند روز کے بعد اُنسے جُدا کرلیوین تاکہ پھر وہ بیوی

| [illegible] | نام مستند معہ خطاب و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و اخلاق و خصایل و شمایل و خرق عادات و کرامات و عجائبات و ارشادات و فواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

حلال و مباح ہو جاے۔ خان اس پر راضی ہو گیا چند روز کے بعد قاضی خدمت مین شیخ کی آکر طالب طلاق ہوا شیخ متفکر ہوے اس منکوحہ سے سوال کیا رکھکر اور دامن آپکا پکڑ کے نالہ و زاری شروع کی اور کہا اسدفعہ صحبت اس فاسق سے مجھے رہائی دیجئے اپنے سے جدا کر نا روا رکھو یہ سخن شیخ کے دل پر بہت موثر ہوا اور فرمایا انشا اللہ تجھے اپنے پاس رکھونگا اور قاضی کو کہا اٹھو اور چلے جاؤ کہ یہ امر ممکن ہے قاضی ترسان و لرزان خان کی خدمت مین گیا اور عرض حال کیا خان نے قسم کھا کر کہا کہ اگر کل صبحکو مصلا شیخ کو اسکے خون سے رنگین نکرون تو کمتر اس سے ہون کہ نکاح اُسکے گھر مین ہے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا اُسی روز اُسی شام کو ہمدی پائی تھی کہ خبر بست ہزار جرار خونخوار مغول کی پہونچی کہ نواحی ملتان مین پہونچکر قصد لوٹ مار کرتے ہین اور ارادہ تسخیر ملتان رکھتے ہین۔ خان نے منادی کی کہ علی الصباح تمام سپاہ و رعایا شہر مستعد ہو کر ہمارے ہمراہ واسطے دفعیہ دشمن کے چلین اور پھر آکر کام شیخ کا تمام کرین دوسرے دن ہنگام چاشت سے لیکر ظہر تک جنگ رہی آخر کار خان مذکور با یاران خود مغلون کے ہاتھ سے مارا گیا اور وہ عورت با عصمت گھر شیخ مین آباد و شاد رہی ۔

| | حضرت سید جلال الدین اعظم بخاری معروف بسید سُرخ بن سید جعفرؒ | بخارا | ۵۹۵ھ | ۹ جمادی الثانی ۶۹۰ ہجری عمر ۹۵ سال | اوچ | تذکرۃ الابرار خزینۃ الاصفیا بحوالہ مظہر جلالی تکملہ سیر الاولیا | آپکا سلسلہ نسب بہ نو واسطہ درمیانی بحضرت امام محمد تقی پہونچتا ہے۔ آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی ہوے ہین بعض کا مقولہ ہے کہ آپ حضرت رکن الدین کے مرید ہوے ہین۔ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان کے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

آپ جد امجد تھے آپ بخارا سے تشریف لاکر اوچ و ملتان مین رہے آپ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب مین ارشاد ہوا کہ سید بدر الدین کی بیٹی بدر الدین ولد سید صدر الدین بھکری کی چھوٹی صاحبزادی سے نکاح کرو اور اسیطرح سید بدر الدین کو بشارت ہوئی اور اُس بموجب ارشاد کے نکاح ہو گیا دختر موصوف سید صاحب سے دو پسر احمد کبیر و سید محمد تولد ہوے۔ مخدوم جہانیان اور صدر الدین راجو قتال سید احمد کبیر سے پیدا ہوے اور سید محمد کے چار پسر سید شمس الدین معروف بسید سادہن و سید ابو سعید و سید ابو الکرم حسین مشہور بسید بلو و سید ابو الغیث عبد القادر معروف بسید اول پیدا ہوے۔ اسی واسطے سید محمد کی اولاد کو محمدانی کہتے ہین اولاد سید شمس الدین و سید ابو سعید کا حال معلوم نہین ہوا اور سید ابو الکرم معروف بلو کے اولاد کو بلوانی کہتے ہین بسشیخ حاجی عبد الوہاب بلوانی ہین اور سید ابو الغیث معروف بسید اول کی اولاد کو نسبتًا اولانی کہتے ہین چنانچہ سید بایزید اولانی بعہد حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ بخطاب مصطفٰے خانی ممتاز ہو کر حکومت ٹھٹہ و بھکر دی گئی تھی اور اسی طرح دیگر فرزندان بھی علے قدر مراتب سرفراز تھے والدہ ماجدہ آپ کی دختر سلطان محمد بادشاہ توران کی تھین اور آپ ہمجدی سید بدر الدین بھاکری کے بھی تھے۔ اس خاندان مین سلطان محمد شجاع بادشاہ مستقل بھکر ہوے بعد انکے صاحبزادے اُنکے جانشین سلطنت ہوے اُنکے منجملہ آٹھ بھائیون کے حضرت سید صدر بڑے بزرگ صاحب کرامت اور مقبول حضرت رسول صلعم ہوے ہین حضرت جہانگیر شہنشاہ ہند آپ کے بہت معتقد تھے بادشاہ موصوف نے بعد شرف مصاحبت و مکالمت اُنسے التماس کی کہ درمیان میرے اور آنحضرت رسول صلعم کے آپ رسول ہووین اور تمام کار مرجوعہ برنج برفتوح آنحضرت صلعم گزار کر انجاح مرام ہووین بمقتضاے الولا امر ملتزم ہو کر جو کچھ حکم بارگاہ حضرت رسول صلعم سے ہوتا تھا بادشاہ پر اظہار کر دیا کرتے تھے جب سے آپ اور آپکی اولاد رسولدار کے لقب سے مشہور ہے نقل ہے ایک روز آپ کی چہار ابتہ سید جلال الدین مبارک سے چمکارہ نور نکلا کہ آنکھ دیکھنے والونکی چکا چوند کرتی تھی مریدان نے آپ کو اس حال سے مطلع کیا آپ نے خاکستر مین ہاتھ آلودہ کر کے چہرہ مبارک پر مل لیا چنانچہ اُس روز سے یہ سُنت آپ کی فقرا مین جاری ہے نقل ہے کہ سادات مدینہ منورہ بانکار شرافت سادات آپ کو پیش آئے اور سند طلب کی بعد مخاصمت کے آخر شش قرار پایا کہ روضہ حضرت صلعم پر جاکر پوچھا جاے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ نے روضہ مطہر پر جاکر السلام علیک یا والدی کہا اندرون روضہ سے

| نام خانوادہ و پیشوایان خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولدیت | تاریخ و سال ولادت | تاریخ و سال وفات مع عمر | مقام وفات و مدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وخصایل وشمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

آواز آئی (علیک السلام یا ولدی - وقرۃ عینی وسراج کل امتی انت منی وعن اہل بیتی) یہ سُنکر تمام سادات نے شہادت آپ کی شرافت وسیادت پر دی اور تعظیم و تکریم پیش آنے لگے - حضرت خواجہ نور محمد مہاروی فرماتے ہین جیساکہ مکان حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری مین راحت پہونچتی ہے اسیطرح آپ کی جگہ مین بھی راحت حاصل ہوتی ہی ایک روز سرہانے آپ کے مکان پر بیجا رہے تھے حضرت موصوف نے فرمایا تاثیر اس مکان کی ہے کہ مانند لذت اس سرہانے فقیر کی دوسری جگہ لذت نہین آتی -

| نام خانوادہ | نام مقدس | ولادت | وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا سہروردیان | حضرت شیخ حسن افغان | | سنہ ۶۸۹ ہجری | مُلتان پایان روضہ پیر خود | سیر العارفین بحوالہ فواید الفواد وتکملہ سیر الاولیا | آپ کو ارادت حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی سے تھی آپ کے شیخ اکثر بار ہا زبان مبارک سے فرماتے کہ اگر روز قیامت حقتعالی نے پوچھا کہ ہماری درگاہ مین کیا تحفہ لایا ہے عرض کرونگا شیخ حسن افغان کو آپ |

مرد عامی ناخواندہ محض تھے لیکن لوح محفوظ نے آپکے آئینہ دل مین عکس ڈالا ہوا تھا بعض بطور آزمایش تین سطر کاغذ پر لکھکر دکھایا کرتے تھے ایک سطر احادیث رسول مقبول صلعم سے دوسری سطر اقوال مشایخ سے اور تیسری قرآن مجید سے آپ معائنہ کرکے انگلی سطر قرآن پر رکھکر فرماتے یہ کلام حق تعالی ہے کہ نور اسکا تا عرش دیکھتا ہون پھر اشارت بسطر حدیث کرتے کہ اُن کی طلعت ساتوین آسمان تک دیکھتا ہون پھر اقوال مشایخ پر ہاتھ رکھکر فرماتے کہ یہ سطر اقوال مشایخ سے ہے کہ نور اسکا تا فلک قمری دیکھتا ہون - بادشاہ وقت نے مسجد بنا کرائی عقلا وعلما جمع ہوئے کہ محراب مسجد صحیح بقبلہ کرین تصحیح محراب مین اختلاف راے ہوا آپ وہان پہونچگئے اور فرمایا اور ایک کا ہاتھ اُن مین سے کھینچکر فرمایا دیکھو یہ بیت اللہ ہے - اُسوقت اختلاف رفع ہوا ؛

| نام خانوادہ | نام مقدس | ولادت | وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا سہروردیہ وسر منشا لعل شہبازیہ | حضرت لعل شہباز سندھی نام میر عثمان بن سید حسن کبیر الدین بن سید شمس الدین | | سنہ ۷۲۴ ہجری | مُلک سندھ مقام سیہوان مشہور مزار ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام حسینی ومرید وخلیفہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ہوئے ہین چونکہ غلبہ جذبت ومستی تھا پابند شریعت نہین تھے طریقہ ملامتیہ پیش نظر تھا اور آدمیون کی نظر مین بشرب واکل مُسکرات مصروف |

رہا کرتے تھے اور آپ گیا خیر بہت نوش فرمایا کرتے تھے اور لباس سُرخ زیب تن رکھتے تھے اور اپنے مرشد سے خطاب لعل شہباز پایا تھا و بسبب ظہور خوارق وکرامات کے ہزار در ہزار مخلوق معتقد ومرید آپ کی تھی بلکہ آپ کے مزار پُرانوار سے اکثر اوقات خوارق ظاہر ہوتے رہتے ہین ونسبت ثانی آپکی سوائے نسبت سہروردیہ کے شیخ جمال مجردسی بحضرت امام جعفر صادق پہونچتی ہے - میر سخی سرور شاہ عالم مشہور بہ پیر ہٹھہ اور خواجہ میر حسین صاحب نزہۃ الارواح آپ کے پیر بھائیون سے ہین ؛

| نام خانوادہ | نام مقدس | ولادت | وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی | | ۸ ذیقعدہ سنہ ۶۸۸ ہجری از گلشن فقیری | دمشق پہلوے حضرت محی الدین عربی محلہ صالحیہ | سیر العارفین و تکملہ سیر الاولیا | آپ مرید وخلیفہ اور داماد حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا اور خواہرزادہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین مشرب عشق آپ کے حال پر غالب تھا کمالات آپکی تصنیفات سے ظاہر ہین آپ کا مقولہ ہے ؎ ما مہر تو دیدیم ز ذرات |

گذشتیم ؛ از جملہ صفات از پئے آن ذات گذشتیم الخ ودیگر ؎ چراز خویشتن کروند خود وقاش ؛ عراقی را چرا بدنام کروند ؛ بعد وفات حضرت شیخ کے آپ نے مُلتان سے عزیمت بیت اللہ کی اور وہان سے روم شہر قونیہ مین گئے ونسخہ لمعات قونیہ مین تصنیف فرمایا اور کتاب فصوص شیخ صدر الدین قونوی سے مطالعہ کی چنانچہ فصوص مین اٹھائیس ۲۸ فص ہین لمعات مین بھی اٹھائیس ۲۸ لمعہ لکھے ہین اور خاوری کہ شارح لمعات ہے اپنی شرح مین لکھتا ہے کہ فخر الدین نے لمعات صحبت شیخ صدر الدین قونوی مین لکھی ہے چنانچہ خاوری شرح مذکور مین لکھتا ہے ؎ چو در سُنبل چرد آہوے تاتار ؛ نسیمش نافہ مشک آورد بار ؛

| نام خانوادہ | نام مقدس | ولادت | وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت صدر الدین احمد معروف میر سید حسین بن سید نجم الدین | کوہ سلیمان جہان افغان رہتے ہین سنہ ۶۶۱ | ۱۶- شوال سنہ ۷۱۷ ہجری | ہرات بیرون مزار خواجہ عبد اللہ طیار عمر ۱۰۰ سال | خزینۃ الاصفیا روح الارواح صراط مستقیم گلشن راز | آپ اول دفعہ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ برسم تجارت ملتان آئے تھے اور حضرت بہاء الدین ذکریا سے دولت قدمبوسی حاصل کی تھی اور پھر واپس چلے گئے تھے بعد وفات اپنے والد کے یکبارگی تجرد وتفرید حاصل کی اور |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان مع کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | مدفن | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و فضایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | جو کچھہ اثاث البیت تھا وہ سب کا سب نصیب خضر کردیا اور پھر مُلتان میں آنکر شرف ارادت حاصل کیا آپ کی تصنیفات منظوم و منثور بہت ہیں و مرغوب و مقبول اہل قلوب نثر میں نزہت الارواح و طرب المجالس اور نظم میں زاد المسافرین و سرنامہ و دیوان کنز الرموز آپ کے شیخ نے بہت تعریف و تحسین آپ کی تصنیفات کی فرمائی ہین آپ کی زیارت مرقد سے روح کو فرحت پہونچتی ہے بعض کتابون میں آپ کو مرید رکن الدین ابو الفتح لکھا ہے ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد سیاہ یمنی | ۵۷۲ھ | سنہ ۶۹۲ ہجری عمر ۱۲۰ سال | یمن | خزینۃ الاصفیا | | آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے ہوئے ہین بڑے صاحب کرامات و خوارق عادات تھے چنانچہ شیخ نجیب الدین علی برغش فرماتے ہین کہ بابائے حضرت شیخ الشیوخ کے شیخ محمد یمنی اُن کو قرآن شریف سنانے آتے تھے ایک روز آپ نے علی برغش سے فرمایا کہ میان من دوحق اُستادی و شاگردی ہوگیا ہے اسلئے اپنا حال کہتا ہون مین سیاہ شہر مین کا ہون و بایار ربانی یہان آیا ہوا ہون لیکن شیراز نہین دیکھا میرے آگے اوصاف مشایخ شیراز کہو مین نے اوصاف مشایخ شیراز کہے آپ کچھہ دیر بیہوش ہوگئے بعد کچھہ دیر کے ہوش مین آئے اور کہا مین شیراز گیا اور سب کو دیکھا اب تم نام ایک ایک کا کہو تاکہ مین بھی وصف ایک ایک کا بیان کرون چنانچہ مین نے کہا اور آپ نے ہر ایک کا وصف اسطرح بیان کیا کہ گویا اُسیوقت اُنکے پاس سے ہوکر آئے ہین اور سلوک و حال و لباس اور وضع ہر ایک سے خبر دی۔ بڑا تعجب ہوا اور معتقد اُن کی کرامات کا ہوا ؛ |
| پیشوا سہروردیان | حضرت شیخ صلاح الدین درویش سیستانی | | ۲۲۔ صفر سنہ ۷۴۰ ہجری | روشن چراغ دہلی قریب مقبرہ حضرت نصیر الدین محمود | مراۃ الاسرار اخبار الاخیار | | آپ اعظم خلفا حضرت شیخ صدر الدین عارف ابو مغانم ہوئے ہین۔ مُلتان کے دہلی مین آنکر متوطن ہوئے ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جوان گھوڑے خوش شکل اور خوش رفتار پر سوار ہوکر چلا جاتا تھا ناگاہ تازیانہ اُسکو سوار نے مارا کہ اُس ضرب تازیانہ کا نشان سُرین گھوڑے پر ہوگیا آپ نے اُس سوار کو غضب کی نگاہ سے دیکھا اُسیوقت سوار گھوڑے پر سے گر پڑا جب دیکھا گیا تو نشان ضرب اُس تازیانہ کا آپ کے جسم مبارک پر بھی ظاہر تھا آپ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ہمعصر اور ہمسایہ تھے ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ رکن الدین کنیت ابو الفتح لقب فضل الدین حضرت صدر الدین عارف | | ۹ جمادی الاول سنہ ۷۳۵ ہجری | مُلتان متصل مزار پدر بزرگوار خود | تذکرۃ الابرار | | آپ خلف الرشید و صاحب سجادہ حضرت صدر الدین عارف ہوئے ہین و منظور نظر حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا مُلتانی تھے آپ کی طبیعت مین سخاوت و ایثار بہت تھا چنانچہ آپ کو قبلہ حاجات کہا کرتے تھے جب مُلتان سے آپ دہلی تشریف لائے خلقت کو بخشش ظاہری و باطنی سے ہر روز عید و ہر شب شب قدر ہوا کرتی تھی سلطان علاء الدین بادشاہ وقت باوجود یکہ آپکا استقبال کرتا تھا اور با اعزاز تمام شہر مین آپ کو لایا کرتا تھا دو لاکھہ تنکہ روزانہ ملاقات شکرانہ بھیجتا اور پانچ لکھہ رخصتانہ اور یہ سب درویشون کو ایثار ہوجایا کرتا تھا آپ کو حضرت سلطان المشایخ سے بہت محبت تھی بلکہ نماز جنازہ حضرت سلطان المشایخ آپ ہی نے پڑھائی ہے ؛ |
| ایضاً | حضرت شیخ عثمان سیاح سنامی ولد قاضی وجیہ الدین سنامی | | ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۷۳۸ھ یا سنہ ۷۴۸ ہجری | دہلی کہنہ | | | آپ خلیفہ حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ہوئے ہین آپ ہمراہ اپنے شیخ کے مُلتان گئے اور تربیت پائی اور کتاب عوارف پڑھی پھر اجازت لیکر حج بیت اللہ کو گئے اور سیاحت اختیار کی۔ آپ دوپہر کیوقت عین تمازت آفتاب مین خانہ کعبہ گئے حضرت خضر علیہ السلام نے سایہ آستین خود آپ کے سر پر ڈالکر آپ کے برابر خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے تھے اور اُسوقت خضر علیہ السلام نے لباس مبارک اپنا اُنکو پہنایا اور دستار آپکے سر پر رکھی اور چند روز کے بعد دہلی جانیکو رخصت دی اور فرمایا حضرت سلطان المشایخ کی خدمت مین جانا اور جہان وہ فرماوین رہنا اور ہمارا اُنکو سلام دینا۔ آپ برخلاف روش سہروردیان ہمیشہ سماع اور وجد مین رہتے ایکروز حسن قوال کہ سر حلقہ سب قوالون کا تھا آپنے اُنکو حیدر ہوکر کچھہ سنانیکو فرمایا حسن نے یہ بیت پڑھی بیت تا ہندوی برآمد صوفی ز اعتقاد ؛ ترسا محمدی شدہ عاشق بجان کہ ہست ؛ |

جدول چہارم

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت حاجی شیخ صدر الدین عرف حاجی چراغ ہند بن شیخ عماد الدین اسمٰعیل سفید | | ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۸۱۹ھ بقول وفیات سنہ ۸۲۷ ہجری | قصبہ ظفرآباد قریب ضلع شہر جونپور | تذکرۃ الابرار مراۃ الاسرار | آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت شیخ رکن الدین چچا خود کے ہوئے ہین آپکا روضہ حاجت روا خلق ہے عید قربان کے روز خلقت اس نواح کی جمع ہو کر گرد روضہ کے مثل طواف بیت اللہ پھرتی ہے اور جمیع ارکان حج بجا لاتی ہے اکثر خلفاے آپکے ہند مین ہین |
| ایضاً | حضرت شیخ پیارا | | | حسام پور قریب بہرایچ | ایضاً | آپ خلیفہ حاجی چراغ ہند ہوئے ہین مرد بابرکت و صاحب کرامت تھے اسیطرح شاہ موسی عاشقان حاجی چراغ کے خلیفہ ہو گذرے ہین، شہر اودھ مین |
| ایضاً | حضرت شیخ رکن الدین سمرقندی | سمرقند | ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۸۷۴ ہجری | جونپور اودہ کا مشہور شہر دریا گومتی پر واقع ہے | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت شیخ صدر الدین حاجی چراغ ہند ہوئے ہین اور چونکہ آپکی ولادت سمرقند کی ہوا سلئے سمرقندی کہلاتے ہین بہتونکو ضلالت و جہالت سے بمنزل ہدایت و معرفت پہونچایا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عماد الدین بن شیخ رکن الدین | | | | | آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہین بہت ناقصونکو بدرجہ کمال پہونچایا تھا۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ یوسف تھے |
| پیشوار سہروردیہ | حضرت شاہ عبداللہ قریشی | | ۲۲ صفر سنہ ۹۰۰ھ چند ہجری | دہلی کہنہ بر حوض علائی | اخبار الاخیار تذکرۃ الابرار | آپ اولاد حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا سے ہوئے ہین آپکی آبا کرام سے ملتان سے دہلی آئے تھے اسوقت مین سلطان بہلول حکمران تھے۔ آپ کو اپنی دامادی مین سلطان نے اختیار کیا آپ سالک مجذوب تھے ابتداے سلوک مین ریاضات شاقہ و مجاہدات فوق الطاقت کی نقل ہے کہ ابتدائی سلوک مین آپکی نماز کمتر ہزار رکعت سے نہین ہوتی تھی اور تلاوت قرآن مین ختم قرآن سے کم نہین مگر فایدہ جوکہ ایک ساعت مین مترتب ہوتا تھا وہ زیادہ اُس عبادت سے تھا ایک روز فرمایا جو متاع گھر مین ہے سب باہر لا کر جلا دو آپکے پسر شاہ احمد خورد سال نے عرض کی ایک ایک اسباب کا باہر لانا دشوار جہان کا تہان جلا دیا جاوے کہ اچھی طرح جل جاوے آپکو یہ بات پسند آئی |
| ایضاً | حضرت شیخ رکن الدین بن شاہ عبداللہ قریشی | | سنہ ۹۵۰ ہجری | بروضہ پدر خویش دہلی مین مدفون ہوئے | رسالہ جیب | آپ نواسہ سلطان بہلول اولیا ہوئے ہین اور اپنے پدر بزرگوار کے انتقال کے بعد شیخ الاسلام دہلی ہوئے تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ حاجی عبد الوہاب بخاری | سنہ ۸۶۹ھ مادہ خیر اولیا | سنہ ۹۳۲ ہجری مادہ تاریخ شیخ حاجی عمر ۶۳ سال | دہلی کہنہ جوار مقبرہ شاہ عبداللہ | تذکرۃ الابرار اخبار الاخیار | آپ اولاد حضرت سید جلال بخاری اعظم کے ہین سید الطرفین یعنے حسینی پدر و حسنی مادر او حضرت جلال بخاری اعظم جد سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہان گشت تھے حضرت سید جلال بخاری اعظم کے دو فرزند سید احمد و سید محمد تھے حاجی عبد الوہاب اولاد سید احمد سے ہین اور مخدوم جہانیان جلال الدین فرزند سید محمد کے۔ آپ کے پیر و استاد و خسر سید صدر الدین بخاری ہوئے ہین۔ آپ زیارت حرمین الشریفین سے بعہد سلطان سکندر لودھی واپس تشریف لائے تھے اور نسبت طلب ارادت و استرشاد حضرت شاہ عبداللہ سے ایسی حاصل کی کہ فنافی الشیخ ہو گئے جیسی کہ حضرت مولانا روم کو حضرت شمس الدین تبریزی کے ساتھ نسبت تھی دوبارہ بھی زیارت حرمین الشریفین کو تشریف لے گئے تھے آپ کی تفسیر ہے کہ اکثر قرآن بلکہ تمام قرآن کو بارجاع نعت و ذکر پیغمبر کیا ہے اور بہت سے دقایق عشق و اسرار محبت اسمین درج کیے ہین |
| ایضاً | حضرت شیخ بدر بن شیخ حاجی عبد الوہاب بخاری | سنہ ۹۴۲ھ | سنہ ۹۹۴ھ مادہ تاریخ شیخنا عمر ۷۳ سال | بروضہ والد خود | تذکرۃ الابرار | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار ہوئے ہین اور بیعت کبرے اُنسے مشرف تھے چنانچہ بڑا بھائی آپ کا شاہ مزمل آپکو بجاے اپنے والد کے بتواضع و اکرام |

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام حضرت مع صاحبان خاندان مع کنیت و لقب و ولدیت</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="7">ہم پہنچایا کرتے تھے بعض اشغال و اذکار و خرقہ بزرگان جو آپ کے والد شریف نے امانتاً بہ شیخ محمد الدین زبیری سپرد کئے تھے وہ بھی آپ کو انہیں سے پہونچے شیر خان و سلیم خان کو آپ سے خاص اعتقاد تھا ؎</td></tr>
<tr><td>الیضا</td><td>حضرت شیخ عبد الغفار بن شیخ مدثر</td><td>سنہ ۹۴۷ھ ماده تاریخ شیخ زکی</td><td>سنہ ۸۸۵ ہجری عمر ۶۲ سال</td><td>آگرہ</td><td>الیضا</td><td>آپ خلف الرشید و خلیفہ و جانشین اپنے والد بزرگوار ہوئے ہین آپ نے خواب مین حاجی عبد الوہاب کو فرماتے سنا کہ اے فرزند اس شب برات کو ہر چند جستجو کی مگر تمہارا برات رزق نہین پایا چنانچہ اوسی سال آپ کی رحلت ہوگئی ؎</td></tr>
<tr><td>الیضا</td><td>حضرت میران سید احمد بن شیخ عبد الغفار</td><td>سنہ ۹۷۰ھ شیخ زاد اولیا</td><td>۸ رمضان سنہ ۹۲۰ھ</td><td>آگرہ پہلو والد خود</td><td>الیضا</td><td>آپ فرزند دلبند و خلیفہ سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہین آپکو سلسلہ قادریہ مین سے حضرت شاہ ہاشم سے خلافت حاصل تھی تواضع و انکسار و رضا و تسلیم و تحمل و گرانباری آپ پر ختم تھی ؎</td></tr>
<tr><td>الیضا</td><td>حضرت شیخ سلیم بن میران سید احمد</td><td>۱۴ شعبان ۹۹۳ھ ماده تاریخ خیر الصفیا</td><td></td><td></td><td>؍؍</td><td>آپ فرزند ارجمند و خلیفہ سجادہ نشین اپنے والد ماجد کے ہوئے ہین دل بریان و چشم گریان رکھتے تھے اور قادریہ مین حضرت شاہ ہاشم سے ہی خلافت حاصل کی تھی ؎</td></tr>
<tr><td>پیشوا سہروردیہ</td><td>حضرت قاضی حمید الدین ناگوری</td><td></td><td>۱ ربیع الثانی یا ۹ رمضان یا ۹ صفر سنہ ۶۴۳ھ یا سنہ ۶۷۳ھ</td><td>دہلی کہنہ پائین مزار خواجہ قطب صاحب بر چبوترہ</td><td></td><td>آپ نے خرقہ خلافت حضرت شہاب الدین سہروردی سے حاصل کیا تھا اور اُسکے بعد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے خرقہ خلافت پہنا اور عمر بھر خواجہ صاحب کے حضور رہے مفصل حال کہ جلد دوم خاندان چشت مین درج ہے وہان سے ملاحظہ کرو ؎</td></tr>
<tr><td>؍؍</td><td>حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی لقب شرف الدین تخلص سعدی بن عبد اللہ</td><td>سنہ ۵۷۱ھ</td><td>۵ شوال المکرم سنہ ۶۹۱ ہجری عمر ۱۲۰ سال</td><td>شیراز</td><td>مراة الاسرار و اخبار الاخیار ملفوظات شاہ عبد العزیز</td><td>آپ نے ابتدا مین مدرسہ نظامیہ بغداد مین ابو الفرج بن جوزی سے تحصیل علم ظاہری بیس برس تک کی اور بیس ہی برس سیاحت فرمائی آپ اکثر افاضل صوفیہ سے ہین پیادہ پا چل کر آپ نے بارہ حج کیا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید سعید تھے چنانچہ خود فرماتے ہین ؎ مرا پیر دانائے مرشد شہاب ؎ دو اندرز فرمود</td></tr>
<tr><td colspan="7">بر روے آب ؎ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ؎ دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش ؎ حضرت شیخ نصیر الدین محمود فرماتے ہین کہ امیر خسرو و امیر حسن نے بہت چاہا کہ حضرت شیخ سعدیؒ کے طرز پر سخن کہین لیکن میسر نہین ہوا نقل ہے ایک شخص مشایخون سے آپ کا منکر تھا رات کو خواب مین دیکھا کہ دروازہ آسمانون کے کھولین ہین اور ملایک باطبق ہاے نور نازل ہوتے ہین پوچھا یہ کیا ہے کہا واسطے سعدی شیرازیؒ کے یہ نعمت ہے کہ اُنھون نے ایک بیت کہی تھی جو مقبول حضرت سبحانہ تعالی ہوئی اور وہ بیت یہ ہے ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ؎ ہر ورق دفتریست معرفت کردگار ؎ آپ کا زمانہ پیری مین حضرت امیر خسرو سے ملاقات کرنا اور حضرت سلطان المشایخ کی کرامتین جو حضرت شیخ سعدی اور امیر خسرو کے ساتھ دہلی مین ایکبار کھانیکے بارے مین واقع ہوئی تھی اور پھر سلطان خلجی کا سعدی کو شیراز سے بلانا اور اُن کا نہ آنا اور یہ جواب دینا کہ میرے بلانے سے جو آپ کا مقصد ہے وہ خسرو سے حاصل ہے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے</td></tr>
</table>

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وخصایل وشمایل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ملفوظات مین ذکر کیا ہے مفصل حال دیکھنا ہو تو وہانسے ملاحظہ کیجے | | | | | | |
| ایضاً | حضرت سید نورالدین مبارک غزنوی | | ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۶۲۲ھ بقولے سنہ ۶۶۲ ہجرے | دہلی کہنہ بطرف مشرق حوض شمسی | ایضاً ورسالہ حبیب | آپ خلیفہ وپرورش یافتہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین حضرت سلطان شمس الدین التمش کے وقت آپکو میر دہلی کہتے تھے آپ کی دعا سے باران ناگہان برسنے لگا تھا لیکن حضرت شیخ نصیر الدین محمود نے فرمایا ہے کہ آپ کو نعمت شیخ اجل سے پہونچی تھی |
| ایضاً | حضرت حاجی مولانا مجد الدین | | ۱۲ ذالحجہ سنہ ۶۴۰ ہجرے | دہلی کہنہ جوار خواجہ قطب | رسالہ حبیب اخبار الاخیار | آپ مرید وخلیفہ حضرت شہاب الدین سہروردی بڑے بزرگ ہوئے ہین باران حج کئے تھے انجام کار دہلی مین سلطان شمس الدین التمش نے آپ کو صدر ولایت کیا دو سال تک ضبط مہمات منصب مذکور بڑی خوبی کے ساتھ کرکے دستکش ہوئے ایام تشریق کہ ایام اکل وشرب ایام ضیافت اللہ ہے خلق اس دیار کی شہر کے باہر جاتی ہے اور بمقام خواجہ مذکور جمع ہوتی ہے اور اس اجتماع کو ختم مولانا مجد وحاجی کے نام سے کہتے ہین |
| ایضاً | حضرت شیخ نجیب الدین علی بن برغش شیرازی | شیراز | ماہ شعبان سنہ ۶۷۸ ہجری | بغداد | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین۔ آپکے والد شریف ابنائے تجار واغنیاء کبار سے تھے وباجازت پیر خود شیراز مین آکر متاہل ہوئے اور خانقاہ بنائی آپ بڑے عالم وسرچشمہ علوم معارف ہوئے ہین اور سخنان لطیف ورسالہاے شریف رکھتے ہین اور ترجمہ عوارف آپنے کیا ہے آپ کے سلسلہ مین کئی شاہباز ہوئے ہین جنکا ذکر اس خلاصہ مین گنجایش نہین رکھتا |
| ایضاً | حضرت شیخ ظہیر الدین عبد الرحمٰن بن شیخ نجیب الدین علی برغش | | ماہ رمضان سنہ ۷۱۶ھ | | مراۃ الاسرار بحوالہ نفحات الانس خزینۃ الاصفیا | آپ خلف الصدق وخلیفہ برحق پدر بزرگوار خود کے ہوئے ہین صاحب نفحات الانس لکھتے ہین کہ جبوقت آپ کی والدہ صاحبہ حاملہ ہوئین شیخ شہاب الدین سہروردی نے آپ کے لئے پارہ خرقہ خود سے بھیجا کہ جب وہ تولد ہون تو اُن کو پہناوین اول خرقہ پہننے کی رسم آپ ہی سے جاری ہوئی آپ کی تصنیفات بہت ہین منجملہ اون کے ترجمہ عوارف اور شیخ نورالدین عبد الصمد نطنزی بھی مرید آپ کے ہین۔ مولف کا قیاس ہے کہ شاید ترجمہ عوارف آپ کے والد نے شروع کیا اور ختم آپ سے ہوا اسلئے دونو جگہ لکھا گیا ہے |
| پیشوا سہروردیان | حضرت شیخ ابو القاسم جلال الدین تبریزی | | ۱۵ شوال سنہ ۶۴۲ھ یا ۲۷ رجب سنہ ۶۴۲ھ | | مراۃ الاسرار سیر العارفین | آپ مرید شیخ ابوسعید تبریزی ہوئے تھے اُن کی وفات کے بعد خدمت مین حضرت شیخ شہاب الدین سات برس تک قیام رکھا اور داد خدمت دی ہر سال ہمراہ شیخ حج کو جاتے شیخ کو بسبب ضعیفی پیری راہ کعبۃ اللہ مین توشہ سرد وخشک مثل کلچہ وغیرہ کے خوش نہین آتے تھے اسلئے آپ کی عادت تھی کہ انگیٹھی مین آگ سُلگا کر اور دیگچی اُسپر رکھکر سر پر لئے پھرتے تھے کہ جسوقت مرشد کھانا مانگین گرم کھانا حاضر کرون جب دہلی تشریف لائے شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام نے کسی امر مین آپ کو متہم کیا آپ بنگالہ کی طرف چلے گئے ایک روز بمقام بداون کنارہ پانی کے بیٹھے تھے دفعتاً اُٹھ کھڑے ہوئے وضو کیا اور حاضرین سے فرمایا کہ آؤ شیخ الاسلام کے جنازہ کی نماز پڑھین اس گھڑی اُسنے انتقال کیا ہے بعد نماز فرمایا کہ شیخ الاسلام نے مجھے دہلی سے نکلوایا میرے شیخ نے اُسکو جہان سے نکالا قصہ شیخ نجم الدین صغریٰ کا جسنے مطربہ سے اتہام زنا نسبت آپ کے لگانا چاہا تھا مطولات سے دریافت کرین |
| ایضاً | حضرت شیخ قطب الدین ابہری | | ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۶۷۷ ہجرے | کوہ تبت ہفتم | مراۃ الاسرار گلشن فقیری | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے ہوئے ہین اور سلسلہ شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی کا آپ کے ساتھ منتہی ہوتا ہے |
| " " | حضرت شیخ رکن الدین سنجاکی یا سنجالی | | ۹ جمادی الاول سنہ ۶۲۵ھ | بغداد | مراۃ الاسرار | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ قطب الدین ابہری کے ہوئے ہین |

| [illegible] | نام متبرک صاحبان خانوادہ معہ کنیت ولقب وولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ولادت وخصائل وشمائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضا | حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی | | ۲۴ ذیقعدہ ۶۳۵ھ | بغداد یا ملتان | مراۃ الاسرار | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ رکن الدین سنجا کے ہوئے ہین بے باکان روزگار ورنداں محرم اسرار سلسلہ سہروردیہ سے تھے اور ایک خرقہ حضرت خواجہ معین الدین سجزی سے بھی حاصل کیا تھا آپ کا مقولہ ہے نزدیک اہل تحقیق وتوحید کے کامل وہ شخص ہوتا ہے کہ جمال مطلق حق تعالے مظاہر حسی مین مشاہدہ کرے جیسا کہ مشاہدہ کرتے ہین مظاہر روحانی مین یعنے مطلق کو مقید نہین پاتے ہین اور وحدت کو کثرت مین مشاہدہ کرتے ہین ۞ |
| ایضا | حضرت شیخ جمال الدین خندان | | سنہ ۶۷۶ ہجری | اوچ ضلع ملتان مین مشہور قصبہ ہے | مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا | آپ خلفاے راشدین حضرت شیخ صدر الدین عارف ہوئے ہین حضرت شیخ بہاو الدین ذکریا نے قبل از وفات خود اپنے فرزند صدر الدین موصوف کو آپکے بارہ مین وصیت کی تھی کہ اوچ مین ایک درویش بڑا صاحب استعداد ہے اور اب تک اسنے کسی کے ساتھ پیوند مریدی نہین کیا ہے اسکو ہمارے خانوادہ سے کامل نصیب ہے وہ تمھارے پاس آویگا اور وہ جذبہ حق مین مجذوب ہوگا جب تمھارے پاس آوے تو اول روز اپنے پاس نہ آنے دینا اور چالیس روز خلوت مین بٹھاکر تلاوت قرآن کا ذکر کرنا تاکہ غلبہ جذبہ سے شعور وافاقہ مین آجاوے اسکے بعد مرید کرنا اور کمال کو پہونچانا اور جو ملبوس میرا ہے اسمین سے نصف سواے خرقہ شیخ الشیوخ شہاب الدین کے دیدینا اور کہنا نصف لی ونصف لک چنانچہ ایسا ہی بعد مین ہوا |
| ایضا | حضرت شیخ حسام الدین بداونی | | سنہ ۷۸۶ ہجری | بداون روہیلکھنڈ مین مشہور شہر ضلع کا مقام ہے | ایضا | آپ خلفاے حضرت شیخ صدر الدین سے ہین آپکو قاضی جمال بھی کہتے ہین آپ کے دل مین ایک روز گذرا اگر شیخ میرے ایک گز زمین قبر کے لئے اندرون روضہ حضرت بہاو الحق عطا فرماوین تو کیا ہی اچھا ہووے آپ نے اُنکے خطرہ سے آگاہ ہوکر فرمایا کہ مجھے دینے زمین سے کچھ عذر نہین لیکن تمھاری قبر بداون مین ہوگی آنحضرت صلعم نے وہان تجویز فرمائی ہے جب آپ بداون تشریف لے گئے تو آپ نے آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھا کہ ایک جگہ وضو کررہے ہین علے الصباح اُسجگہ جاکر دیکھا تو فی الحقیقت زمین تر پائی اور اُسجگہ نشان قایم کرکے حاضرین کو فرمایا کہ جب مین انتقال کرون تو مجھے اسجگہ دفن کرنا ۞ |
| ایضا | حضرت شیخ احمد معشوق نام احمد بن محمد قندھاری | قندھار | سنہ ۷۲۳ ہجری | ملتان | خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار | آپ اعظم خلفاے شیخ صدر الدین عارف ہوئے ہین باشندہ قندھار کے تھے آپ سوداگری ابتدا مین کیا کرتے تھے اور دایم الخمر رہتے تھے۔ تجارت کے لئے اتفاقاً ملتان مین آئے اتفاقاً دوکان سر بازار ملتان کے اتفاق حسنہ سے حضرت شیخ کا گذر اُسطرف سے ہوا اور نظر فیض اثر آپ پر پڑی۔ موسم گرمی کا تھا شیخ کے روبرو شربت پیش کیا آپ نے نوش فرمایا اور تھوڑا شربت آپ کو پینے کو دیا شربت پینے کے ساتھ ہی باطن روشن ہوگیا اور بشرف بیعت مشرف ہوئے تمام نقد و جنس کو ایثار درویشان خانقاہ کردیا تجرید وتفرید کا راستہ لیا یہانتک کہ سات سال تک ایک پارچہ تہبند مین زندگی بسر کی ایک روز آپ غسل کررہے تھے جناب الٰہی مین ہاتھ مناجات کو اُٹھاکر عرض کی کہ الٰہی جب تک قرب ومرتبہ اپنے سے کہ مجھے تیری جناب سے ہے آگاہ نہ ہون قدم پانی سے نہ اُٹھاؤنگا۔ ندا پہونچی کہ تیرا مرتبہ ہماری درگاہ مین ایسا ہے کہ بہت خلقت گناہ گار تیرے وسیلہ جمیلہ سے روز محشر مین آتش دوزخ سے آزاد کرونگا اور بہشت مین پہونچاؤنگا۔ آپ نے عرض کی مین اسپر اکتفا نہین کرتا زیادہ رحمت کا اُمیدوار ہون فرمان پہونچا تم کو محبوب ومعشوق اپنا کیا تاکہ طالبان کو ہمارا عاشق بناؤ۔ اس روز سے احمد معشوق مشہور ہوئے ۞ |
| ۱۲ | حضرت خواجہ کرک اللہ ولی سہروردی | | سنہ ۷۶۱ ہجری قبل دفیات ۳ رجب ۸۶۱ھ | کڑہ مانکپور | خزینۃ الاصفیا | کاملین وقت وعقلاے مجانین سے تھے ارادت آپکی حضرت شیخ اسمٰعیل قریشی برادر زادہ حضرت شیخ بہاو الدین ذکریا سے تھے اور خواجہ اسمٰعیل کو ارادت اپنے عم بزرگوار سے بعد حصول ارادت قصبہ کڑہ مانکپور اقامت فرمائی نظر خلق مین ہروقت شراب پیا کرتے تھے ومعاصر حضرت سلطان المشائخ تھے ۞ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وولادت وخصایل وشمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ حمید الدین کنیت ابو الحاکم ملقب سلطان التارکین قریشی الہنکاری | ۱۲ ربیع الاول سنہ ۵۷۰ھ | ۲۳ ربیع الاول سنہ ۶۷۳ ہجری عمر ۱۰۷ | مئو موضع ہی ضلع ملتان میں | خزینۃ الاصفیا بحوالہ رسالہ حمیدیہ شیخ شہر اللہ | آپ خلفائے کبار حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے ہوئے ہیں نسب آبائی آپ کا بحضرت ابو صفیان حارث اصحاب آنحضرت صلعم سے پہونچتا ہے۔ آپ کے جد امجد سلطان قطب الدین بادشاہ |

دیار کیچ مقران تھے آپ نے بھی بیس سال بکمال عدل وانصاف بادشاہی کی آخر کار ترک سلطنت کرکے بجائے خود سلطان ابو البقا برادر زادہ خود کو تخت سلطنت پر قایم کرکے بحالت توکل وتجرید روانہ سمت لاہور ہوئے اور لاہور میں پہونچکر بخدمت سید احمد تختہ ترمذی جد مادری خود حاضر ہوکر مرید ہوئے اور خرقہ خلافت شطاریہ پہلا سید احمد نے وقت وفات فرمایا کہ اے پسر کہ بقیہ نصیب تیرا ایک عزیز کے پاس ہے کہ خاندان میں سہروردی ہے پس آپ بعد وفات اُن کے بغداد میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کیخدمت میں آئے اور اُن سے بشارت پائی کہ نصیب تمھارا شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے ہے نقل ہے آپ کی خدمت میں ایک درویش آیا اُسوقت آپ کی ایک خادم کو سگ دیوانہ نے کاٹا ہوا تھا اور جان سے تنگ تھا شیخ اُسکی تیمارداری میں مصروف تھے اُس درویش کے دل میں گذرا کہ تعجب ہے شیخ حمید الدین ایسا کامل شخص ہووے اور اُسکا مرید سگ دیوانہ کے گزند سے قریب المرگ۔ آپ خطرہ درویش سے واقف ہوئے اور اُسیوقت خادم سگ گزیدہ کو فرمایا کہ جسجگہ سگ دیوانہ نے تجھے کاٹا ہے وہاں اپنا تھوک یعنے لعاب دہن لگادے کہ شفا ہو جاوے گی اور خدا تعالےٰ سے میں نے چاہا ہے کہ تو اور اولاد تیری روز قیامت تک جسجگہ آب دہن خود زخم سگ دیوانہ پر لگاویگی مریض انشاء اللہ شفا پاویگا چنانچہ بموجب فرمودہ شیخ کے وہ مریض اچھا ہو گیا بعد اُسکے اولاد اُسکی میں یہ فیض قایم رہا۔ نقل ہے ایک جذامی باستدعاء دعاء شفا حاضر آیا اُسوقت حضرت صدر الدین راجو قتال اوچی تشریف رکھتے تھے شیخ نے اُنسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ مجھے ایک تعویذ سید احمد تختہ ترمذی نانا لاہوری سے پہونچا ہے کہ واسطے شفا بیماران جذام کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور میں آپکو اور آپکی اولاد کو بے نصاب وزکات بخشتا ہوں پس اس بیمار کو بھی لکھکر دو چنانچہ لکھکر دیا گیا فی الحال بیمار شفایاب ہوا۔ تعویذ مکرم کتاب حمیدیہ میں حسب ذیل مندرج ہے +

| یا حافظ | یا حفیظ | یا حافظ |
|---|---|---|
| ۶ | ۷ | ۲ |
| ۱ | ۵ | ۹ |
| ۸ | ۳ | ۴ |

| پیشوائے سہروردیان | حضرت شیخ علاؤ الدین ملتانی مخاطب بہ محبوب اللہ | | سنہ ۷۴۲ ہجری | ملتان یا اوچ | خزینۃ الاصفیا | آپ اعظم خلفاء حضرت شیخ صدر الدین عارف ہوئے ہیں اور پیر سے خطاب محبوب اللہ پایا تھا آپ کو حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے رابطہ اتحاد ومحبت کمال تھا + |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ″ | حضرت سید میر ماہ بن سید نظام الدین | | سنہ ۷۷۲ ہجری | بہرایچ | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت | آپنے حضرت میر علاؤ الدین جاوری سے کہ خلفاء کاملین حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین وہمعصر حضرت شیخ نظام الدین سلطان |

المشایخ تھے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا اور نیز حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی حسنی سے فیض کامل حاصل کیا تھا۔ نقل ہے کہ آپ کے صاحبزادہ سید تاج ماہ ولی کامل تھے سید تاج ماہ نے کمال بلند ہمتی سے بیماری باپ کو اپنے اوپر لیا اور فداے باپ کیا۔ میر ماہ نے صحت پاکر ایک رات خاطر میں گذرا کہ آیا سید تاج کا پسرم بعد وفات کیا حال گذرا اتفاقاً اُسی رات کو ایک مجاور قبر سید تاج پر سوتا تھا کہ یہ بیت اوپر کف دست مجاور مذکور بخط سبز لکھی ہوئی ظاہر ہوئی اور جب تک وہ زندہ رہا زایل نہیں ہوئی شعر بگواے مرغ زیرک حمد مولی + کہ جان تاج ماہ بر عرش بروند + اور حضرت میر ماہ با شیخ جمال شیخ نظام الدین ابو المویدکہ قصبہ کول میں آسودہ ہیں صحبت ومحبت تمام رکھتے تھے اور عمر دراز آپ کی تھی +

| ″ | حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت | ماہ شعبان بروز شب برات | ۱۰ ذی الحجہ روز عید الضحیٰ سنہ ۷۸۵ھ | اوچ | خزینۃ الاصفیا اخبار الاولیا | آپ کا ذکر خیر سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بباعث اخرین خرقہ خلافت حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے پانیکے درج ہو چکا ہے اور یہ بھی لکھا |
|---|---|---|---|---|---|---|

| [illegible] | اسامِ مقدس صاحبان تذکرہ مع کنیت ولقب وولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وخصائل وشمائل وخرق عادات وکرامات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ،، | | سنہ ۷۸۵ | عمر ۷۸ سال بآخر عہد سلطان فیروز شاہ بادشاہ | | تتمہ سیر الاولیا بحوالہ خزانہ جلالی | گیا ہے کہ آپ ماذون ومجاز ہر چہاردہ خانوادہ کے ہیں اور چونکہ آپ نے ایام طفولیت میں شیخ جمال خندان سہروردی سے ارادت حاصل کی تھی اور پھر شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے خرقہ خلافت پایا تھا |

اسلئے یہاں بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوا **نقل** ہے ایک وقت شب عید کو حضرت مخدوم بروضہ عالیہ شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی تشریف لے گئے اور درخواست عطائے عیدی کی آواز آئی کہ عیدی تمہاری یہ ہے کہ حق تعالے نے تم کو خطاب مخدوم جہانیان سے مخاطب کیا ہے۔ ایک روز آپ جدہ شریف میں بنا بر زیارت ام الخلائق بی بی حوا علیہا السلام تشریف لے گئے قضارا اُسی روز ایک تابوت زیر مزار موصوف دفن کرنے کو لائے آپ نے پوچھا یہ تابوت کس کا ہے لوگوں نے کہا شیخ بدر الدین یمنی کا جو تیس برس تک مجاور مکہ رہے اور تلاوت قرآن میں یکایک جان بحق ہوگئی۔ آپ تھوڑی دیر سر بجیب تفکر رہے گئے اور فرمایا کہ اس بزرگ کو دفن نہ کرو شاید کہ ابھی زندہ ہو پس تابوت کو شہر میں لائے اور ایک مسجد کنارہ دریا کے اُن کی نعش کو تابوت سے باہر ایک بوریا مسجد پر رکھدیا آپ نے فرمایا تمام آدمی مسجد سے باہر ہو جاویں اور دروازہ مسجد کا اچھی طرح بندکر دیویں بعد اُسکے آپ نے دوگانہ نماز ادا کیا اور کچھ دیر تلاوت قرآن میں مشغول رہے جب یہ آیت یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ پہونچی شیخ بدر الدین حرکت میں آئے اور اُٹھے اور دست مبارک حضرت مخدوم چومیں اور سر قدموں میں رکھا۔ آپ نے لباس خاص اُنکو عطا فرمایا اور دروازہ مسجد کھولا اور بانگ نماز عصر کہی اور بامامت شیخ بدر الدین نماز ادا کی اس کرامت کو دیکھکر خلق کثیر فیض یاب ارادت ہوئی پس وہاں سے مدینہ منورہ تشریف لیجا کر بآواز بلند السلام علیکم یا جدی امجدی کہا۔ روضہ منورہ سے جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی قرۃ عینی۔ تتمہ سیر الاولیا میں بحوالہ خزانہ جلالی لکھا ہے مولانا شیخ قوام الدین بن ظہیر الدین نے سوال کیا کہ جسوقت کسی مرید کا شیخ نقل کر جاوے تو اُسکے مرید کو کسی دیگر شیخ کامل سے تربیت لینی چاہیئے یا نہ جواب بدستخط مبارک خود آپ نے قلمی فرمایا کہ کتاب تحفۃ البررۃ اور کتاب سلوک میں لکھتے ہیں کہ دوسرے شخص سے ملنا چاہیئے تاکہ اُس سے تکمیل کرے اور کوشش اُسکی باطل وضائع نہ ہو جاوے نیز تحفہ مذکور میں لکھا ہے کہ جسقدر مشائخ زیادہ ہوں درمیان اُسکے اور آنحضرت صلعم کے طریقہ روشن تر ہووے چنانچہ شمع وچراغ جسجگہ زیادہ ہو وہاں روشنائی بھی زیادہ ہوتی ہے ٭

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| . | حضرت سید علیم الدین پلاڈنی | | سنہ ۸۰۸ ہجری | پلاڈن صوبہ گجرات واقع جنوبی ہند | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفائے اکمل حضرت مخدوم جہانیان سے ہوئے ہیں اور حضرت مخدوم شیخ راجگری سے فیض صحبت حاصل کیا تھا آپ اصل میں سادات ترمذی سے ہیں میر سید کمال ترمذی زمانہ سلطان علاؤالدین خلجی |

ہندوستان میں آکر قصبہ کیتھل میں متوطن ہوئے اُن کا ایک فرزند یعنے جد کلان آپ کے نے کیتھل سے قنوج میں جاکر سکونت اختیار کی اور آپ بشارت مخدوم اخی جمشید راجگری جونپور میں جاکر نوکر سلطان ابراہیم ہوئے وپتہ پلاڈن جاگیر پایا اور وہیں رہے آپ ہمعصر سید اشرف جہانگیر ہیں اور آپ سے اُن کی بہت محبت تھی اور سال وفات ہر دو بزرگ کا بھی ایک ہی ہے ٭

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ،، | حضرت شیخ کبیر الدین اسمٰعیل | | سنہ ۸۲۵ ہجری | اوچ | روضۃ الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ ونبیرہ حضرت مخدوم جہانیان ہوئے ہیں اور بعد وفات |

حضرت مخدوم موصوف کے حضرت سید صدر الدین راجو قتال کیخدمت میں حاضر رہکر کار اپنا تکمیل کو پہونچایا۔ آپ کی عادت تھی کہ آدھی رات کے وقت بزیارت مظہر اللہ نور مخدوم جہانیان جاتے اور بانگشت شہادت قفل دروازہ روضہ معلی کھولکر اور اندر روضہ جاکر نماز تہجد اور ختم کلام اللہ کرتے اور جب باہر آتے تو پھر باشارہ انگشت شہادت قفل بندکر دیتے تھے ٭

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ،، | حضرت سید کبیر الدین حسن بخاری | | سنہ ۸۹۶ ہجری | اوچ | خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار | آپ سادات عظام بخاری سے ہوئے ہیں اور زیادہ تر آپ نے خاندان مخدوم جہانیان سے فیض پایا ہے اور کمالات کو پہونچے ہیں ہر ربیع مسکران |

جدول چہارم

| نام خاندان | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | عمر شریف | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

سے فارغ ہوکر آخر کار اوچ مین آنکر سکونت اختیار کی اور وہین رہنمائے خلق ہوکر وفات پائی۔ اشہر خوارق آپکا یہ تھا کہ جو کوئی کسی مذہب کا آپ کے پاس آتا فی الحال تائب ہوجاتا اور بے اختیار ہوکر تصدیق اسلام کرتا اور توبہ تائب ہوکر دین اسلام قبول کرتا اور یہی آپ کی اولاد مین بھی رہا ہے۔

| نام خاندان | نام مقدس | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | عمر | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ؍؍ | حضرت سید عثمان المشہور شاہ جھولہ بخاری لاہوری | | ۸ ربیع الاول سنہ ۹۱۲ ہجری | | اندرون قلعہ لاہور تنخانہ مین ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ کی نسبت آبائی بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان پہونچتی ہے۔ باعث وجہ تسمیہ شاہ جھولا یہ ہوئی ہے کہ جب آپ |

بسواری شتر اوچ سے راہی لاہور ہوئے شتر کو تیز چلایا بازوے مبارک حرکت کرنے لگی اس حالت مین خود اپنے بازو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ایسی حرکت کیون ہے کیا جھولا یعنے رعشہ ہوگیا ہے پس اس روز سے آپکے بازؤن کو رعشہ ہوگیا کہ زندگی تک قایم رہا اور جھولا بزبان پنجابی رعشہ کو کہتے ہین۔

| نام خاندان | نام مقدس | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | عمر | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے سہروردیان و سرمنشاء سدا سہاگ | حضرت شاہ موسیٰ لقب سدا سہاگ احمد آبادی | | سنہ ۸۵۳ ہجری | | احمد آباد و گجرات | مناقب فریدی شواہد نظامی | آپ مرید و خلیفہ شاہ سکندر بودلہ کے ہوئے ہین اور وہ مرید شاہ جیو لعل قلندر اور وہ شاہ جمال مجرد کے اور وہ شیخ ابراہیم گردم سیل کے اور وہ مرید ضیاء الدین سہروردی کے ہوئے ہین۔ بعد آپ کے مشایخین احمد آباد نے سید عماد الدین آپکے مرید کو سجادہ نشین بنایا اور سرخ پارچہ کی اوڑہنی دی۔ |

زنانہ لباس اختیار کرنے اور سدا سہاگ کہلانے کی توجیہ اسطرح ہی کتاب شواہد نظامی مین لکھا ہے ایک دن آپ حضرت محبوب الٰہی سلطان المشایخ کے مزار شریف کی زیارت کو آئے اتفاقاً اُسوقت کچھ گانے والی عورتین بھی کسی منت کے پورا ہونے کی نذر مین مع باجہ وغیرہ کے گانا گا رہی تھین۔ چونکہ آپ نہایت متقی و پرہیزگار پابند شریعت تھے اُن عورتون کا یہ فعل بُرا معلوم ہوا اور ساتھ ہی اسکے آپکے دل مین یہ بھی خطرہ گذرا کہ شاید محبوب الٰہی کو بھی یہ فعل پسند ہے جو ایسے لوگ اُنکے مزار پر آنکر ایسی حرکتین ناشایستہ کرتے ہین اگر آپ کو پسند نہوتا تو ہرگز یہ نہ آسکتے تھے اور نہ ایسی حرکت کرتے گویا اس خطرہ سے ایک نوع کا سوءظن حضرت محبوب الٰہی کی طرف سے آپکے دلمین پیدا ہوا اُسکے کچھ عرصہ کے بعد آپ حج کو تشریف لے گئے وہانسے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کو قصد کیا تو آپکو خواب مین کسی شخص بزرگ صورت نے مدینہ جانے سے منع کیا مگر آپ وسوسہ شیطانی سمجھکر چل پڑے پھر شب کو اُسی طرحسے مدینہ شریف کے جانے سے روکا اور اس بزرگ نے کہا کہ اگر تو مدینہ شریف جایگا تو تیرا ایمان سلب ہوجایگا اُسوقت یہ بہت حیران ہوئے اور قافلہ مین ایک بزرگ تھے اُن سے رجوع کی اُن بزرگ نے مراقبہ کرکے روح آنحضرت صلعم سے آپکی بابت استفسار کیا۔ جواب ملا کہ اس شخص نے ہمارا کچھ قصور نہین کیا مگر ہندوستان مین جو ہماری امت کے اولیاء اللہ ہین اُنمین سے شیخ نظام الدین مشہور محبوب الٰہی کی روح کسیوجہ سے اس شخص سے ناراض ہے اسلئے ہم نہین چاہتے کہ جو شخص ہمارے اولیاء اللہ مین سے کسیکا معتوب و مغضوب ہووے وہ ہمارے مزار پر حاضر آوے اس سے کہو کہ اُنسے اپنا قصور معاف کراوے۔ اُن بزرگ نے یہ سب قصہ حضرت شاہ موسیٰ سے ازروے کشف بیان کیا وہ بہت حیران ہوئے کہ حضرت محبوب الٰہی کی روح مجھسے کیون ناراض ہے۔ غرض بعد تامل بسیار واقعہ مذکور یاد آیا اور اُنھون نے اُن بزرگ سے سارا ماجرہ من وعن بیان کیا اُن بزرگ نے فرمایا میری راے یہ ہی کہ تم فوراً ہندوستان کو واپس جاؤ اور جس فعل کے اعتراض کیوجہ سے تم پر ناراضی ہوئی ہی وہ فعل تم خود حضرت محبوب الٰہی کے مزار پر جاکر کرو غرضیکہ آپ شاہ موسیٰ بموجب ہدایت اُن بزرگ کے ہندوستان کو واپس آئے اور چار ابرو یعنی ڈاڑہی و مونچھین صفا کراکے زنانہ لباس پہنکر گلے مین ڈہولکی ڈالکر گاتے ہوئے حضرت محبوب الٰہی کے مزار پر چارون طرف طواف کرنا شروع کیا اثنائے طواف مین بیہوش ہوکر گر پڑے اور حضرت محبوب الٰہی کے الطاف کریمانہ سے قلب کے پردے کُھل گئے اور اس فعل کی بدولت مقبول و خاصان خدا سے ہوئے جب ہوش مین آئے تو لوگون نے زنانہ لباس ترک کرنے کے واسطے کہا آپ نے فرمایا اب مین اس وضع اور لباس کو ترک نہین کرونگا کیونکہ جو کچھ مجکو ملا ہے اسیکی بدولت ملاہی اور جب ہی سے آپ سرمنشاء فرقہ سدا سہاگ سہروردیہ قرار دیے گئے **شعر** بے عنایات حق و خاصان حق ٭ گر ملک باشد سیہ ہستش ورق ٭

| نام خاندان | نام مقدس | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | عمر | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ؍؍ | حضرت شیخ عبد الجلیل مشہور | | یکم رجب سنہ ۹۱۰ھ | | لاہور | تذکرۃ العابدین | آپ کا شجرہ نسب بچہار واسطہ درمیانی حضرت شیخ حمید الدین الحاکم |

| [illegible] | اسماء مقدس صاحبان خاندان مع کنیت لقب و ملبت | [illegible] | [illegible] (تاریخ وفات؟) عمر | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و فضائل و شمائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا سہروردیان | قطب عالم جوہر بنگی قریشی حاذق بنکاری لاہوری بن ابو الفتح | | مادہ تاریخ لفظ شیخ | لاہور | حدیقۃ الاولیا تذکرہ جلیلیہ | بادشاہ وقت کے مقربان میں تھے۔ آپ نے اول بیعت اپنے والد بزرگوار ابو الفتح بن عبد العزیز کی خدمت میں کرکے خرقہ خلافت پایا اور دور دراز ملکوں میں سیر کی اور صدہا بزرگوں سے فیض حاصل کیا آخر لاہور میں آنکر سکونت اختیار کی شیخ ابا بکر صاحب تذکرہ جلیلیہ نے آپ کے احوال میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ عین مجلس میں ایک روز جبکہ خلفائے کرام حاضر تھے دفعتاً آپ کی حالت بدلگئی اور سر سجدہ میں رکھکر جان عزیز کو جان آفرین کے سپرد کیا غسل کے وقت سلطان سکندر لودھی بادشاہ وقت حاضر تھے غسل کے بعد آپکی زبان سے تین دفعہ اسم ذات نکلا جو سب حاضرین نے خاص طرح سُنا۔ |
| ؍؍ | حضرت شیخ علیم الدین چوپنی والی | | ۹۱۶ھ ہجری | قصبہ چونیاں ضلع لاہور میں مشہور قصبہ ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفائے عظام حضرت شیخ عبد الجلیل جوہر قطب العالم لاہوری کے تھے خدمت مرشد میں حاضر رہا کرتے تھے ایک روز راستہ میں جاتے ہوئے شیخ موصوف کے جامہ پر کیچڑ پلیدی پڑگئی آپ نے اُسی وقت چادر شیخ کو پانی سے خوب پاک کیا اور چادر پاک صاف کرکے پیش کی مرشد نے خوش ہوکر فرمایا سید علیم الدین تم نے ظاہری نجاست میرے جامہ کی پاک کی میں نے نجاست باطنی تمہارے دل کی پاک کردی اور اُسیوقت دل آپکا نور معرفت سے روشن ہوگیا اور بدرجات ولایت پہونچگئے۔ آپ مدام جامہ شوئی شیخ میں مصروف رہا کرتے تھے اسیواسطے شیخ علیم الدین گازر مشہور ہوگئے تھے اور بعد حصول خرقہ خلافت بہ قصبہ جنڈیالہ کلساں تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ رخصت ہوئے وہیں لوگ حضرت کا عُرس کرتے ہیں ؛ |
| پیشوا سلسلہ سہروردیہ | حضرت شیخ موسیٰ آہنگر لاہوری مشہور بہ شیخ سلیم | | ۹۲۵ھ ہجری | لاہور متصل قلعہ گوجر سنگہ مشہور بہ گنبد سبز | حدیقۃ الاولیا تذکرہ جلیلہ تذکرۃ العابدین | آپ مرید خلیفہ حضرت شیخ عبد الجلیل جوہر بندگی ہوئے ہیں آ بتدا میں آپ مرید شیخ شہر اللہ بن یوسف سجادہ نشین روضہ عالیہ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی تھے اُن کی وفات کے بعد خدمت میں شیخ عبد الجلیل رہ کر تکمیل کو پہونچے۔ نقل ہے ایک روز آپ اپنی دوکان آہنگری پر کام کر رہے تھے اتنے میں ایک عورت سماۃ ہرو ہندنی نہایت حسین اپنا تکلہ سیدھا کرانے کے لئے آپکے پاس آئی آپ تکلہ بھٹی میں ڈالکر ایک ہاتھ سے کھال دھونکنے لگے اور دوسرے ہاتھ میں دست پناہ پکڑکے تکلہ تھامے رکھا اور اوس عورت حسین کو ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہے۔ عورت یہ حال دیکھکر غضبناک ہوئی تو تعجب سفید ریش بزرگ آدمی ہے کہ بیگانی عورت کی طرف بدنگاہ سے دیکھتا ہو ایسی محویت کے ساتھ کہ اپنے کام سے بھی بیخبر ہے۔ آپ نے فرمایا مادر میں تجکو نہیں دیکھتا بلکہ تیرے مصور کو دیکھتا ہوں اور یہ کہکر سرخ آگ میں ہوا تکلہ نکالا اور سلائی کی طرح آنکھوں میں پھیر لیا اور فرمایا الٰہی اگر میں نے اس عورت کو بدنظر سے دیکھا ہے تو میری آنکھیں جلادے ورنہ اس لوہے کی سلائی کو اپنے محبت و عشق کے پارس سے سونے کا بنادے۔ چنانچہ وہ سلائی لوہے کی فی الفور سونا ہوگئی۔ یہ کرامت آشکارا دیکھکر عورت مذکور حیران رہ گئی اور اُسی روز سے تارک الدنیا ہوکر گوشہ عبادت میں ہو بیٹھی اور آپکے طفیل سے مدارج عالی کو پہونچی اور روضہ خود اُس عورت نومسلمہ کا آپ کے روضہ کے پاس ہے۔ تذکرۃ العابدین کی تحریر سے آپ بیعت حضرت شاہ جلال الدین بخاری سے رکھتے تھے۔ واللہ عالم بالصواب ؛ |
| پیشوائے سہروردیان | حضرت شیخ سماء الملت والدین نام سماء الدین | | ۸۴۷ھ ہجری مادہ تاریخ سال تاریخش گوہشت آمدہ برنام اور بقول دیگر ۱۷ جمادی الاول ۸۹۱ھ | دہلی کہنہ بالائے حوض شمسی | سیر العارفین | آپ نے خرقہ خلافت و ارشاد حضرت شیخ کبیر الدین اسمعیل سے حاصل کیا تھا آپ جذب خاطر میں تصرف عظیم رکھتے تھے جس علیل پر آپکی نظر جا پڑتی سینہ اسکا امراض باطنی سے بالکل پاک و صاف ہوجاتا تھا اور جسکی طرف آپ تبسم فرماتے اسکا سرانجام نیک ہوجایا کرتا تھا ؛ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانواده مع کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ • |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے سُہروردیان | حضرت شیخ عبد اللہ بیابانی بن مولانا سما الدین | | سنہ ۹۳۶ ہجری | مندو دکھن کا مشہور تاریخی مقام ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند دلبند مولانا سما الدین کے درجہ خلافت رکھتے تھے ابتدا حال مین متاہل ہوئے مگر مانع حصور وقت و فراغ عبادت دیکھکر اہلیہ خود سے مفارقت کی۔ آپکی عادت تھی بات کرنیکے وقت اپنی |

طرف اضافت نہین کرتے تھے جو کچھ کہتے بصیغہ غایب کہتے تھے اپنے آپ کو کسی بات مین درمیان نہین لاتے تھے اوایل مین دہلی روضہ حضرت سلطان المشایخ مین مشغول رہا کرتے تھے ہر نماز مین غسل کیا کرتے تھے اور جامہ دھویا کرتے تھے ایک وقت بادشاہ وقت نے ایک جماعت کو قید کیا کہ اسمین کچھ لوگ سادات کے بھی تھے آپ نے شفاعت جماعت سادات کے لئے بادشاہ سے کہا بادشاہ وقت نے آپکی شفاعت منظور نہین کی آپ نے سکونت شہر چھوڑکر کہا ایسے شہر مین کہ جسمین ایسا بادشاہ ہووے رہنا حرام ہے دہلی سے روانہ ہوکر مندو تشریف لے گئے وہانکا فرمانروا استقبال کو آیا اور بڑی عزت و تعظیم سے لیگیا ❊

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 〃 | حضرت شیخ جمالی تخلص جلالی نام حامد بن فضل اللہ | | ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۹۴۲ھ بعہد ہمایون بادشاہ و بقولے سنہ ۹۴۲ھ | دہلی کہنہ قریب مزار خواجہ قطب صاحب | سیر العارفین | آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت مولانا سما الدین سہروردی بعہد ہمایون بادشاہ ہوئے ہین یگانہ روزگار و مجمع اوصاف اور شعر و سخن مین اپنے وقت کے یگانہ تھے اصلی نام آپکا جلال خان تھا اسی واسطے اپنا تخلص جلالی رکھا |

تھا بعد اُسکے باشارت پیر خود تخلص جمالی تخلص ہوئے سیاحت آپکی مشہور ہے۔ چنانچہ کتاب سیر العارفین مین خود آپ نے سفر حج بیت اللہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس و دیگر مزارات و مقابر وغیرہ کا حال اکثر موقعون پر لکھا ہے عمر بھی آپ کی زیادہ ہوئی ہے چنانچہ پیدایش آپکی سلطان بہلول کے زمانہ مین کہی جاتی ہے ہمایون بادشاہ کے زمانہ مین آپکے قصاید وغیرہ نہایت توقیر کے ساتھ پڑھے جاتے تھے آپ کا مزار پُر انوار اسوقت بھی قابل دید اور عرش عش ہے۔ عمارت مین کاشانی چینی اور چونہ کی منبت کاری کا کام اس خوبی سے بنایا گیا ہے اور ایسے نقش و نگار و رنگت دی ہے کہ گویا آج ہی کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ اسکو دیکھتے رہین اور دوابیات آپ ہی کی تصنیفات سے مزار شریف کے بالائی حصہ کے چارو نطرف منبت کاری سے لکھے ہوئے ہین ؎ اگر بقعر کشد سر سیاہ کاری ما ❊ بود بعفو تو چشم اُمیدواری ما ❊ بہ آستان تو شرمندہ سگان تو ایم ❊ کہ شب قرار ندارد بہ آہ و زاری ما ❊ اگر بہ پردۂ زاری تو محرمے یابیم ❊ فقیر بفخر نمایند بہ پردہ داری ما ❊ بخاک کوئے تو در چشم مردمان خواریم ❊ بہ نزد اہل نظر عزت است خواہی ما ❊ ز ابر لطف تو شد ناپدید گرد گناہ ❊ ولیک شستہ نشد داغ شرمساری ما ❊ بروز ہجر تو در بیکسی و تنہائی ❊ بجز غمت نرسد کس بہ غمگساری ما ❊ جمالیا بدر یار التجائے آر ❊ کہ ہست بر در دلدار رستگاری ما ❊ دیگر ؎ ز حد گذشت بعشق تو بیقراری ما ❊ اُمید ہست کہ رحم آوری بزاری ما ❊ جمال عفو تو کے آمدی برون ز نقاب ❊ اگر نہ روے نمودی گناہ کاری ما ❊ اگرچہ در خور قہریم از گنہ کاری ❊ بود بہ لطف تو چشم اُمیدواری ما ❊ بعزت جبروت و بحرمت الملکوت ❊ رسیم گر بفرازی بخاکساری ما ❊ اگر بہ پردہ راز تو پردہ دار شویم ❊ فرشتہ را نسزد جاے پردہ داری ما ❊ ز یک ترشح ابر کرم فرو شوئی ❊ غبار جرم ز رخسار شرمساری ما ❊ آپ نے اپنا مقبرہ اپنے حضور مین تیار کرایا تھا جہان آپ کی قبر ہے حالت حیات مین وہ جائے مسکن آپ کا تھا قریب اُسکے مسجد عالیشان اب تک موجود ہے جسکی مرمت و حفاظت گورنمنٹ انگریزی سے ہوتی ہے ❊

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 〃 | حضرت شیخ عبد الحی بن شیخ جمالی | | سنہ ۹۵۹ ہجری | دہلی کہنہ بر صفہ بلند بیرون روضہ پدر خود | رسالہ حبیب | مرد صاحب وجد و حال و صاحب کمال تھے۔ و سجادہ نشین پدر بزرگوار ہوکر رہنمائے خلق ہوئے ہین۔ |
| 〃 | حضرت شیخ ادہن زین العابدین دہلوی عرف شیخ دانشمند | | سنہ ۹۲۴ھ بقول تذکرۃ العاشقین سنہ ۹۴۳ھ | دہلی کہنہ جانب غرب حوض شمسی | خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار | آپ جد مادری حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور خلیفہ مولانا سما الدین سہروردی تھے دانشمند کامل و متورع و متعبد تھے خشوع و خضوع اور |

| [illegible] | نام مع تعداد صاحبان خلفاؤ مع کنیت لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فوائد و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| او انکسار نہایت درجہ کا رکھتے تھے اور لقمہ حلال حاصل کرنے مین احتیاط تمام کیا کرتے تھے۔ | | | | | | آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ ابو علی دقاق پہونچتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو النجیب لقب ضیاء الدین بن ضیاء الدین | | روز عاشورہ سنہ ۴۸۷ ہجری بقولے ۱۶ شوال سنہ ۴۸۲ ہجری | کوفہ | مراۃ الاسرار | آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت سہروردیہ حاصل کیا تھا۔ نقل ہے آپکے ایک مرید نے پہاڑ مین گوشہ نشینی اختیار کی ہوئی تھی ایک سانپ اوسکے سامنے آیا اوس نے پکڑنا چاہا سانپ نے کاٹ لیا اعضاء گرندہ متورم ہوا اوسکو شیخ کے پاس لائے فرمایا سانپ کو کیون پکڑا |

تھا جواوسنے تجکو کاٹا کہا اے شیخ آپنے نہین فرمایا تھا کہ غیر حق نہین ہے مینے اوس سانپ کو غیر حق نہین دیکھا اسواسطے دلیری کی تھی فرمایا جسوقت خدائے تعالیٰ کو بلباس قہر دیکھو گریز کرو اور دعا آپ نے پڑہ اوسکے منہ پر دم کی ورم فی الفور اتر گیا۔ آپکا مقولہ ہے درویشی نہ نماز روزہ ہا ور نہ احیائے شب بہ اسباب بندگی ہین درویشی نرنجیدن و نرنجانیدن ہے اگر یہہ حاصل کرے واصل ہوے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ ترک بیابانی المعروف ترکمان | | | قلعہ کہنہ دہلی جانب فیروز آباد | اخبار الاخیار | آپ مریدان باوقار و خلفاء با اختیار حضرت شہاب الدین سہروردی کے ہین یہہ نقل شاید آپ ہی کی نسبت منسوب ہے کہ آپ ہمعصر حضرت خواجہ |

قطب الدین بختیار کاکی تھے اوسوقت مین دہلی کہنہ خوب آباد و رونق پر تھی خواجہ صاحب نے آپکو کہلا بھیجا کہ یہان آبادی مین آجاؤ ویرانہ مین کہان بیٹھے ہو آپ نے درجواب اوسکے فرمایا کوئی دنمین یہہ ہی ویرانہ مبدل بہ آبادانی ہوجائیگا چنانچہ شاہجہان آباد یعنے دہلی حال ہوگئی اور آپکا فرمودہ سچا ہوا اور کچھہ زیادہ حال آپکا معلوم نہین ہوا جو قلم بند کیا جاتا۔ از مولف ترکمان دروازہ شاہجہان آباد غالباً آپ ہی کے نام سے مشہور ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ ضیاء الدین رومی | | سنہ ۷۲۱ ہجری از وفیات | دہلی کہنہ نیچے منڈل سلطان محمد عادل | مراۃ الاسرار اخبار الاخیار | آپ خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین اور ہمعصر حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا گذرے ہین سلطان قطب الدین بن علاء الدین آپکا مرید و معتقد تھا۔ |
| پیشوا سہروردیہ | حضرت شیخ زاہد گیلانی | | سنہ ۷۰۰ ہجری بقول وفیات ۱۲ صفر سنہ ۶۹۹ ہجری | گیلان | مراۃ الاسرار | آپ مرید و خلیفہ سید جلال الدین تبریزی ہین جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ نجیب الدین سہروردی پہونچتا ہے آپ عارف کامل و صاحب تصرف و پیر شیخ صفی الدین اردبیلی |

وہمعصر شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی ہوئے ہین۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا سہروردیہ منشا صفویہ | حضرت شیخ صفی الدین اردبیلی بن اسحاق | | بعد نماز صبح ۱۲ محرم سنہ ۷۳۵ ہجری یا ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۷۸۵ ہجری | اردبیل صوبہ آذربایجان واقعہ عراق عجم | مراۃ الاسرار | آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ زاہد گیلانی اور وہ مرید و خلیفہ سید جلال الدین تبریزی و شیخ شہاب الدین ابہری اور وہ شیخ رکن الدین سنجانی اور وہ شیخ قطب الدین ابہری اور وہ شیخ نجیب الدین سہروردی کے تھے آپکا نسب پدری بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام موسےٰ کاظم پہونچتا ہے اور اکثر مردم ایران کہتے ہین کہ شیخ صفی جانب مادر بھی |

شرف سیادت رکھتے ہین آپ نے با جازت والدہ عفیفہ خود بطلب مرشد کامل بارہ سال تک سیاحت اختیار کی لیکن کہین سے مقصود حاصل نہین ہوا بعض اہل باطن نے خبر دی کہ تمہارا مقصود بدست شیخ زاہد گیلانی ہے وہان جاؤ چنانچہ اول ملاقات پر شیخ زاہد نے وہ واقعہ جو آپ نے دیکھا اور جسکے اوپر

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و القاب و ولدیت | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات مع عمر | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فوایدو کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|

آپکی والدہ نے بطلب مرشد کامل اجازت سیاحت دی تہی بیانکیا آپکو قول والدہ یاد آیا اور جانا کہ مراد و مرشد کامل سے آپ ہی کا شیخ زاہد گیسلانی ہین آپ فوراً مرید ہوگئے مرشد نے ہیزم کشی پر مامور کردیا چند سال اسی کام مین بسر کیے ایکروز شیخ زاہد نے انحضرت صلعم کو خواب مین دیکہا فرماتے ہین فرزند میرے کو ہیزم کشی مین لگا رکہا ہے اوسکی حالت کی طرف متوجہ نہین ہوتا آپ بیدار ہوے اور شیخ صفی کو اپنے روبرو بلایا اور خرقہ عطا فرمایا اور بہت مہربانی کی بلکہ اپنے دختر کا نکاح آپ سے کردیا و بجانب اردبیل رخصت کیا آپ ہمعصر علاو الدین سمنانی تھے ۔

| پیشوا سہروردیہ | حضرت شیخ صدرالدین موسی بن شیخ صفی الدین اردبیلی | | بعہد امیر تیمور صاحبقران عمر ۹۰ برس | اردبیل پہلوی پدر خود | مراۃ الاسرار | آپ خلف الرشید و خلیفہ سجادہ نشین و قدم بقدم پیر و اپنے والد بزرگوار ہوے ہین امیر تیمور گورگان آپکی زیارت کو آئے تھے بشارت فتح روم کی آپ سے پائی تھی بڑا اعتقاد تھا قوم ترکمان جو |
|---|---|---|---|---|---|---|

روم سے امیر موصوف قید کرکے لایا تھا اونکو آپکی شفاعت سے رہا کردیا تھا ۔

| ایضاً | حضرت خواجہ علی بن شیخ صدرالدین موسے | | غرہ ربیع الاول ۸۳۲ ہجری | بیت المقدس | ایضاً | آپ سجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہوکر رہنمائے خلق ہوے ہین پھر زیارت حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے وقت مراجعت بیت المقدس مین وفات پائی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ ابراہیم بن خواجہ علی | | ۸۵۱ ہجری | اردبیل | ایضاً | آپ قایممقام و سجادہ نشین والد امجد خود ہوکر رہنمائے خلق ہوے ہین |
| ایضاً | حضرت شیخ صلاح سیاح سہروردی | | | رودولی ضلع بارہ بنکی اودہ کا نامی قصبہ ہے | مراۃ الاسرار بحوالہ لطایف اشرفی | آپکو ارادت و خلافت خانوادہ سہروردیہ سے ہوی ہے لیکن معلوم نہین ہوا کہ آپ کس بزرگ سے ارادت رکہتے تھے مگر جس زمانہ مین شیخ داؤد بن محمود موضع پالی قریب قصبہ رودولی مین بقید حیات تھے اوسوقت مین آپ بہی سیاحت کنان قصبہ رودولی مین گئے |

اور سکونت اختیار کی تہی دونو صاحبون مین کمال درجہ کی محبت ہوگئی یہانتک کہ ایکروز شیخ داؤد نے آپ سے کہا ایسی جگہہ آپ اقامت کرو کہ چراغ آپکے حجرہ کا میرے پیش نظر رہے اور چراغ میرے حجرہ کا آپکے پیش نظر تاکہ درمیان آپکے اور میرے کوی چیز حایل نرہے پس شیخ صلاح نے اوپر بلندی حوض قصبہ مذکور اقامت فرمائے چنانچہ آجتک ہردو بزرگان کے درمیان کوی حجاب واقع نہین ہے مگر بعض مردمان قصبہ نے ارادہ آبادانی درمیان فاصلہ ہردو صاحبان کیا تہا لیکن کامیاب نہین ہوے آپ مدت عمر مجرد رہے اور اسباب شیخت مثل خانقاہ و پیری مریدی کیطرف التفات نہین کیا ابدال وش آپکی گذران تہی ؞

| ایضاً | حضرت شیخ صلاح صوفی | | | رودولی | ایضاً | آپ ہمعصر و ہم صحبت شیخ صلاح سیاح سہروردی ہوے ہین باہم اونکے بہت محبت تہی کبہی جدای اختیار نہین کرتے تھے ظن غالب |
|---|---|---|---|---|---|---|

ہے کہ ظاہراً یہہ دونو صاحب از ملک بالاوست قصبہ رودولی تشریف لاے تھے شیخ صلاح سہروردی مجرد تھے اور آپ عیالدار اور شاہ شجاع کرمانی کی اولاد سے تھے سلطان علاوالدین خلجی کے وقت کرمان سے ہندوستان آے تھے و خرقہ خلافت بسلسلہ کلان شاہ کرمانی رکہتے تھے ؞

| ” | حضرت شیخ علاوالدین کنتوری بن سید عزیزالدین | | بعہد سلطان محمد تغلق | قصبہ کنتور ضلع بارہ بنکی | مراۃ الاسرار | آپکے دادا سید میر شرف الدین نیشاپوری بایک برادر سید محمد نام شورش ہلاکو خان مین خراسان سے ہندوستان مین آئے تھے سید محمد بطرف بنگالہ چلے گئے اور دیار سلہٹ مین وطن اختیار کیا |
|---|---|---|---|---|---|---|

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس مع بیان خانوادہ مع کنیت ونسب و نسبت</th><th>تاریخ و سنہ ولادت [illegible]</th><th>تاریخ و سنہ وفات [illegible] / عمر [illegible]</th><th>مقام مزار [illegible]</th><th>نام کتاب [illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="7">چنانچہ الی الان آپکی اولاد سنبھل میں ہے۔ اور سید نصرت الدین قصبہ کنتور میں متوطن ہوئے آپ نے کنتور میں نشو و نما پاکر علوم صوری و معنوی تحصیل کیا چنانچہ بمنزل ارشاد پہونچے بذل و عطا و سیر و خیر میں بہت شہرت حاصل کی اور علوم نوادر مثل ہیمیا و سیمیا و کیمیا میں دسترس کامل رکھتے تھے اور خود بڑے قابل تھے آپ معاصر حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودھی تھے و بقولے آپ نے خرقہ ارادت و خلافت حضرت شیخ ممدوح سے پایا اور ایک روایت ہے کہ آپ در اصل خانوادہ سہروردیہ سے ہوئے ہیں اور فیض صحبت حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے بھی پایا تھا سلطان محمد تغلق بادشاہ نے آپکو طلب کیا تھا اور کہا آپ ہمراہ لشکر اسلام رہو آپ نے قبول نہیں فرمایا اور کہا ہیں (مردی نامراد و درگوشہ انزوا الفت گرفتہ مرا معذور دارید) سلطان نے [illegible] ہو کر کہا آپ اگر رخصت ہوتے ہو تو اپنے دونو فرزندوں کو میرے پاس چھوڑ دو ناچار آپ نے ہر دو فرزند سید عزیز الدین و سید جمال الدین کو سلطان کی خدمت میں چھوڑ دیا اور آپ قصبہ کنتور چلے گئے بعد چند روز کے بادشاہ نے بطرف کشمیر لشکر کشی کی اور وہاں بہت بڑا قحط پڑا یہاں تک کہ ایک بیڑہ پان کا یعنی برگ تنبول بیک اشرفی دستیاب ہوتا تھا مگر دو سید زادہ بتصرف معنوی پدر بزرگوار دو تین بیڑہ برگ تنبول کا ناغہ خرچ کیا کرتے تھے بعض اہل غرض حساد نے یہہ خبر بادشاہ کو پہونچائی اور ذہن نشین کیا کہ سید زادگان کیمیا گر ہیں مبادا [illegible] اس خیال سے سلطان نے سید عزیز الدین کو اپنے روبرو طلب کیا اور بے پرسش قتل کرا دیا اور بعد قتل بہت خجل ہوا اور کہا انکے والد نے ہمارے سپرد کیا تھا یہہ واقعہ خوب نہیں ہوا پس واسطے رفع خجالت کے سید جمال الدین برادر خورد کو بجانب وطن رخصت کیا اور چند مواضع کا فرمان بنام صرف خانقاہ وغیرہ لکھدیا جس وقت آپ قریب شہر دہلی کے پہونچے۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمود نے استقبال کر کے اونکو اپنے منزل گاہ پر لیگئے و بخاطر تواضع پیش آئے اور فرمایا برادرم میر علاء الدین کنتوری ابھی گھڑی بعالم جاودانی سدھارے فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھایا اور جمال الدین کو تلقین کی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا اور وطن کو روانہ کیا وقت روانگی وہ فرمان بادشاہ جسمیں چند مواضع درج تھے حضرت شیخ نصیر الدین محمود کے آگے رکھدیا شیخ ممدوح نے جملہ مواضعات سے دو موضع جروکی و بروکی پر حرف صاد اپنے دست مبارک سے لکھدیا چنانچہ وہ دونو موضع آجتک اولاد سید جمال الدین میں چلے آتے ہیں۔ حضرت شیخ علاء الدین کنتوری نے غایت درجہ کے ریاضات و مجاہدات کر کے اوصاف روحانیاں پیدا کئے تھے کہ اکثر مغیبات ملکوتی کو عالم کثرت میں بیحجابانہ مشاہدہ کرتے تھے و بعالم ارواح مصاحبت رکھتے تھے اور دنیا میں عیش بہشت کرتے تھے۔ چنانچہ مفصل حالات کا اونہوں نے خود اپنی تصنیفات میں ذکر کیا ہے ؎</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ زین الدین ابو بکر الخوافی</td><td></td><td>۲ شوال سنہ ۸۳۸ ہجری بعہد مرزا شاہرخ بن امیر تیمور</td><td>درویش آباد نزدیک عیدگاہ ہرات</td><td>مراۃ الاسرار</td><td>آپکی ارادت و تربیت شیخ نور الدین عبد الرحمن مصری سے ہے کہ وہ اپنے وقت میں قبلہ طالبان تھے اور دیار مصر میں بمقام شیخوخیت و تربیت و ارشاد کا اشتغال رکھتے تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ دریائی حضرت شہاب الدین سہروردی تک پہونچتا ہے بعد تکمیل ارشاد کے شیخ نور الدین صوفی نے آپکو خلافت دیکر خراسان کو روانہ کردیا تھا جو آپکا وطن اصلی تھا شیخ درویش قندی [illegible]</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ سراج الدین عالم بن قوام الدین ملتانی</td><td>سنہ ۷۳۴ ہجری</td><td>سنہ ۸۲۰ ہجری بسلخ رمضان و آغاز عید عمر ۸۶ سال</td><td>نہروالہ قصبہ سے گجرات میں</td><td>ایضاً</td><td>آپ اعظم خلفاے شیخ زین الدین ابو بکر خوافی میں ہیں اصل میں آپ ملتان کے تھے لیکن ہرات میں نشو و نما پائی تھی بعد وفات اپنے پیر کے بموجب وصیت سجادہ نشین ہوئے آخر عمر میں معاودت بلاد ہند بلدہ قدیم کہ پٹن گجرات ہے وہاں جاکر وفات پائی۔</td></tr>
</table>

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشواء سہروردیہ | حضرت میر قاسم انور معروف شاہ قاسم تبریزی | | ۱۱ر صفر ۸۳۷ھ ہجری | جرجید و جام | مراۃ الاسرار بحوالہ النفحات | آپ تبریزی الاصل ہین اوایل مین آپ نے ارادت شیخ صدرالدین ابن شیخ صفی الدین اردبیلی سے حاصل کی تہی اوسکے بعد شیخ صدرالدین علی یمنی کے خدمتمین جو اصحاب شیخ اوحدی کرمانی تھے پہونچے۔ |
| الیضا | حضرت سید جمال الدین سہروردی | | سنہ ۹۴۸ ہجری | دہلی | خزینۃ الاصفیا حدیقۃ الاولیا | آپ سادات بخاری سے مرید و خلیفہ سید عبدالوہاب بخاری دہلوی ہوئے ہین اور بعہد آخرین سلطنت سلاطین کشمیر مین تشریف لیگئے تھے وہان حضرت شیخ حمزہ کشمیری نے حاضر ہوکر آپ سے خرقہ خلافت سلسلہ سہروردیہ پایا تھا و بعد عطاے خلافت شیخ حمزہ کے آپ دہلی تشریف لائے کتاب جمال العارفین خوارق و کرامات مین لکہی ہے۔ |
| الیضا | حضرت ملا فیروز مفتی کشمیری | سنہ ۹۰۳ ہجری | سنہ ۹۷۳ ہجری عمر ۷۰ سال | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت میر حمزہ کشمیری ہوئے ہین اور بعہد حسین شاہ والی کشمیر کے مردمان شیعہ کے ہاتہون سے شہید ہوئے تھے۔ |
| الیضا | حضرت مخدوم سلطان شیخ حمزہ کشمیری | | سنہ ۹۸۴ مادہ لفظ شیخ پاکان | کشمیر | حدیقۃ الاولیا بحوالہ تاریخ اعظمی مشہور تواریخ دوسرے وردالمریدین | آپ اعظم خلفاے سید جمال الدین سہروردی ہوئے ہین چہہ مہینے فیض صحبت حاصل کرکے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا لکہا ہے آپ تمام شب بحبس نفس گذارتے تھے اور نہایت درجہ کے بیداری و ذکر و فکر سے سر مبارک آپکا تمام و کمال گداختہ ہوگیا تھا شیخ بابا داؤد خاکی کہ اکمل اصحاب و اکبر احباب آپکے تھے وردالمریدین مین تحریر فرماتے ہین کہ آپ بمرتبہ ابدالی پہونچے ہوئے تھے اور اختیار ہدایت و تلقین کے سب سلسلہ خفیہ مین رکہتے تھے اور ریاء سے کلی پرہیز تھا اور ہر نابینا و مفلوج و مصروع وغیرہ کو آپکی خدمتمین لاتے فی الحال بتاثیر نگاہ کیمیا اثر کے شفا حاصل ہوجاتی تھی۔ |
| الیضا | حضرت بابا داؤد خاکی کشمیری | | سنہ ۹۹۴ ہجری | سری نگر کوہ ہمالیہ کے دامن مین عام بول چال مین لفظ کشمیر سے خاص سری نگر مراد ہے | حدیقۃ الاولیا | آپ مرید و خلیفہ شیخ حمزہ تھے جسقدر محبت آپ سے شیخ کو تہی اور کسی مرید کے ساتھ نہ تہی چونکہ آپکے وقت کشمیر مین سلاطین قوم چک جنکا مذہب شیعہ تہا بادشاہ ہوگئے تھے اور متعصب مذہبی اونہون نے قاضی موسی کشمیری کو شہید کردیا تھا اسلیئے آپ قوم چک سے ناراض ہوکر ہند مین چلے آئے تھے اور فرمایا جبتک قوم چک کے سلاطین دور نہونگے مین کشمیر مین نہ جاؤنگا آخر جب قاسم خان بحری اکبر بادشاہ کی فوج لیکر کشمیر کو گیا اور قبض و دخل سلاطین تیموریہ کا ہوگیا اور سلاطین چک کے سلطنت نیست و نابود ہوگئی تو آپ پہر کشمیر مین گئے اور اوسی سال شہر سری نگر مین فوت ہوئے |
| الیضا | حضرت میران محمد شاہ معروف سید موج دریا بخاری بن سید عثمان حبولہ | سنہ ۹۴۰ ہجری | ۱۱ ربیع الثانی ۱۰۱۲ھ یا سنہ ۱۰۱۳ ہجری عمر ۷۳ سال | لاہور | خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا | آپکا شجرہ نسب حضرت سید جلال الدین بخاری میر سرخ کے ساتھ ملتا ہے پہلے آپ کی سکونت اوچ مین تہی وہان سے اکبر شاہ نے آپکو بمقام چیتور گڈہ طلب کیا آخر فتح قلعہ کیلیے دعا چاہی |

جدول چہارم

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب السعادت</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب نسب شمائل و خصائل خرق عادات و فوائد و کرامات غیبیات وارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="7">بعد فتح قلعہ کے اکبر شاہ نے ایک لاکھ روپیہ کی جاگیر پنجاب مین دی اور شہر جلالہ آپکی جاگیر مین قرار پایا۔ سہروردی جلالہ ہر دو جگہہ آپکا لنگر جاری تھا۔ ایکروز کسی نے کہا کہ سید سخی نہین ہوتا کیونکہ اونکو اصحاب ثلاثہ سے محبت نہین ہوتی اور پنجابی مثل مشہور ہے سید سخی نہین کاٹ کی کتی نہین یعنے سید سخی نہین ہوتا اور نہ چوبکی ہانڈی ہوتی ہے یہہ سنکر حضرت نے ایک چوب کی ہنڈیا منگائی اور دونون پاؤنکا چولہا بناکر اوسمین آگ جلادی اور ہنڈیا مین چانول ڈالدئے جب تک چانول پک نہ گئے پاؤن کے اوپر ہنڈیا رکھی رہی خدا کی قدرت سے نہ تو پاؤن جلے اور نہ ہنڈیا لکڑی کو آسیب پہونچا اور چانول پک گئے فرمایا دیکھو سید بہی سخی ہوتے ہین۔</td></tr>
<tr><td>پیشوا سہروردیہ</td><td>حضرت سید جہولن شاہ المشہور گہوڑی شاہ لاہوری نام بہاوالدین</td><td></td><td>۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری</td><td>بیرون شہر لاہور</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ فرزند دلبند حضرت شاہ محمد بن سید عثمان جہولہ بخاری ہوئے ہین آپ ولی مادرزاد تھے پانچ برس کی عمر مین سواری گہوڑے کا آپکو نہایت شوق تھا اور وہ شوق یہان تک بڑہا</td></tr>
<tr><td colspan="7">کہ جو کوئی مٹی کا بنا ہوا گہوڑا آپکی خدمتمین لیکر آتا جو مراد مانگتا حاصل ہوجاتے جوق جوق اہل حاجت آنے لگی آپکے والد کو خبر ہوئی اور برہم ہوکر فرمایا کہ الہی یہہ خوردسال لڑکا کہ جو باعث انکشاف اسرار الہی ہوتا ہے زندہ رہنے کے قابل نہین ہے بفور زبان سے یہہ کلمہ نکلنے کے سید جہولن شاہ جان بحق تسلیم ہوئے۔ اب بہی کئی انبار گہوڑے مٹی کے آپ کے مزار پر پڑے رہتے ہین اور اہل حاجت جنکے مراد بر آتی ہے گہوڑا مٹی کا چڑہا جاتے ہین۔</td></tr>
<tr><td>ایضًا</td><td>حضرت سید شاہ جمال لاہوری</td><td></td><td>۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۹ ہجری بعہد شاہجہان</td><td>لاہور متصل موضع اچھرہ جسکو شاہ جمال کا دمدمہ کہتے ہین</td><td>خزینۃ الاصفیا حدیقۃ الاولیا</td><td>آپ مرید شیخ گکڑا بیگ تھے جنکا شجرہ ارادت بحضرت شیخ بہاوالدین ذکریا ملتانی پہونچتا ہے آپ سید حسینی تھے اولاد آپکی سیالکوٹ مین سکونت رکہتی ہے آپکا ارادہ ایک دمدمہ بلند بنوانیکا ہوا بسبب اسکے کہ جابجا بادشاہی عمارت تعمیر ہورہی تھی معمار دستیاب نہین ہوتے تھے آپ نے حکم دیا کہ دنکو بادشاہی عمارت کا کام</td></tr>
<tr><td colspan="7">معمار کرین اور رات کو ہمارے دمدمہ کے تعمیر مین مصروف ہون چنانچہ چندروز اسیطرح کام چلتا رہا ایک رات آدہی رات کے وقت تیل ختم ہوگیا آپ نے حکم دیا کہ بجائے تیل کے پانی چراغون مین ڈالدو خدا کی قدرت سے وہ پانی تیل کا کام دینے لگا جب دمدمہ ہفت منزلہ بنکر طیار ہوگیا تو شہزادی سلطان بیگم ہمشیرہ اکبر بادشاہ نے جسکا باغ حضرت کے دمدمہ کے متصل تہا آپکی خدمتمین کہلا بہیجا کہ آپکا دمدمہ بہت بلند ہے اسکی نظر ہمارے محل پر پڑتی ہے اسطرف توجہ فرمائی جاوے آپ یہہ بات سنکر خاموش رہے چندروز کے بعد ایک دن حضرت کے ہان مجلس سماع گرم تہی جب حضرت وجد مین آئے اور اوٹہہ کر رقص کیا تو چار منزلین دمدمہ کی زمین کے اندر دہس گئین اور صرف تین باقی رہ گئی جو ابتک موجود ہین۔ آپ چلہ مین تھے بعد تین۳ روز کے بارش سے دیوار پیش دروازہ حجرہ کی گر پڑی خدام نے چاہا آپکو باہر نکالین ناگاہ آواز آئی جو ہونا تھا وہ ہوگیا قبر ہمارے بالائے اس حجرہ کے تعمیر کردو۔</td></tr>
<tr><td>ایضًا</td><td>حضرت شیخ حسن گنجدگر معروف حسو تیلی لاہوری</td><td></td><td>سنہ ۱۰۱۲ ہجری</td><td>لاہور</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ اوائل مین غلہ فروشی کرتے تھے مگر گذران مایحتاج تنگی سے ہوتی تہی اس لئے آپ نے شاہ جمال لاہوری کے خدمتمین جاکر</td></tr>
<tr><td colspan="7">کشایش رزق کے لئے عرض کی اونہون نے فرمایا کم تولنا چہوڑدو اوس روز سے کم تولنا چہوڑدیا اور چندہی سال مین دولتمند ہوگئے اور کچہہ زر نقد حضرت شاہ صاحب کے نذر پیش کیا آپ نے قبول نہین کیا اور فرمایا کہ اگر تم اس دولت کی محبت چہوڑدو تو زیادہ تر غنی ہوجاؤگے فرمانے کی دیر تہی آپ تارک الدنیا ہوگئے اور مال و دولت براہ خدا تقسیم کردیا اوس روز سے شاہ جمال آپکی تکمیل مین مشغول ہوئے اور بہت جلد مقام قرب تک پہونچادیا</td></tr>
</table>

| نام خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت | تاریخ ولادت | تاریخ وفات مع عمر | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | باقی حصہ عمر کا آپ نے مرشد کیخدمت مین رہ کر پورا کیا۔ |
| پیشوا سہروردیہ | حضرت میر حسینی سہروردی نام حسن بن سید عالم بن سیدابی الحسین | گزیو قریہ سے دیہات نخور سے سنہ [illegible] | بشب آدینہ ۱۶ شوال ۷۱۸ھ ہجری عمر ۷۱ سال | ہرات بیرون مزار خواجہ عبداللہ طیار | خزینۃ الاصفیا | آپ کی ارادت حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی سے تھے آپکی تصنیفات مالا یطاق مین چنانچہ کتاب کنز الرموز۔ زادالمسافرین نزہت الارواح وروح الارواح۔ صراط المستقیم و دیوان حسینی کتاب گلشن راز مشہور ترین آپکی تصنیفات سے ہین حضرت شیخ بہاؤالدین نے بہ بشارت آنحضرت صلعم آپکو قافلہ وارد ملتان مین تلاش کیا اور قافلہ سے اپنے ساتھ لیگئے اور تربیت فرمائی و بعد عطاے خرقہ خلافت اجازت خراسان جانیکی دی اور آپ نے ہرات مین آکر قیام فرمایا اور رہنماے خلق ہوے۔ |
| ایضاً | حضرت سید جلال الدین حیدر بن صفی الدین بخاری | | سنہ ۱۰۱۶ ہجری | بیرون شہر لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ میران محمد شاہ بخاری کے حقیقی بھائی ہین صبر و شکر و طلب و رضا و عشق و محبت و تجرید و ترک مین لاثانی تھے تمام عمر آپ نے عبادت و ریاضت و ہدایت و ارشاد مین گزاری آپکا مزار دیوار بدیوار حریم مزار بی بی پاکدامنان سے اور دروازہ روزہ کا اندر خانقاہ پاکدامنان کے ہے اور لوگ اوس مزار کو مزار استاد بی بی پاکدامنان کہتے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت بابا نصیب الدین غازی کشمیری | | ۱۴ محرم سنہ ۱۰۴۷ ہجری | کشمیر بیجبارہ مین | ایضاً | آپ اعظم خلیفہ شیخ داؤد خاکی کے ہوے ہین لذات دنیا سے بالکل محترز رہے سواے نان خشک کے کوئی چیز آپکی غذا نہین تھی اور نہ کبھی دیدۂ حق بین خواب سے آشنا ہوا۔ |
| سرسلسلہ دولاشاہی | حضرت شاہ دولا گجراتی | | سنہ ۱۰۷۵ ہجری مادہ خدادوست | گجرات پنجاب | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اعظم شیخ سید ناصر مست کے ہوے ہین جنکا شجرہ ارادت بچند واسطہ درمیانی حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی پہونچتا ہے خاندان چشت اہل بہشت سے بھی آپکو فیض کامل حاصل ہوا ہے آپ کو خدا نے دولت ظاہری و باطنی دونو نصیب کی تھی آپکی سرکار بادشاہونکی مانند تھی ہزارون نوکر چاکر گھوڑے پالکی آپ کے دروازہ پر حاضر رہتے تھے اہل حاجت کا ہجوم ہر وقت رہتا تھا علی الخصوص وہ لوگ جو بے اولاد ہوا کرتے تھے حاضر ہوکر استدعاے دعا کرتے ارشاد ہوتا کہ منجملہ تمام اولاد کے جو ہواونمین سے ایک ہماری نذر کر دینا چنانچہ صاحب استدعا منظور کر لیتے جب اوسکی اولاد ہوتی تو ایک لڑکا یا لڑکی جو حضرت کے جناب مین منظور ہوتا وہ مستانہ اور مجذوب ہو جاتا اور سر اوسکا بہت چھوٹا ہوتا اسیواسطے اوسکو شاہ دولا کا چوہا کہتے چنانچہ ابتک یہہ کرامت جاری ہے ویسے ہی دو چار چوہے خانقاہ پر پرورش پاتے ہین قدرت سے جو شخص اولاد ہونیکی منت مانتا ہے اوسکے گھر بچہ اوسی قسم و شکل و شباہت کا پیدا ہوتا ہے اور وہ اوسکو حضرت کے مزار پر چھوڑ جاتا ہے اور متعلقین مزار اوسکے پرورش کرتے ہین۔ |
| ایضاً سرسلسلہ اسمعیل شاہی | شیخ محمد اسمعیل لاہوری معروف میان وڈا یعنے کلان ولد فتح اللہ | سنہ ۹۹۵ ہجری | سنہ ۱۰۸۵ ہجری ۵ شوال عمر ۹۰ سال | بیرون شہر لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ شیخ عبدالکریم کہ جنکا شجرہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی پہونچتا ہے آپ قوم کے زمیندار کھوکر تھے آپکی تمام عمر زہد و ریاضت مین گذری اسطرح پر کہ تمام رات عبادت مین اور تمام روز تدریس قرآنی مین گذر جاتا تھا آپکی خوارق و کرامات بیشمار ہین جنکا تذکرہ طول ہے شایق خزینۃ الاصفیا کو ملاحظہ کر لیوے۔ ایک شخص آپکا مرید تھا اوسکی بیوی حافظ قرآن تھی شب زفاف عورت نے خاوند سے پوچھا تمکو قرآن حفظ ہے یا نہین اونے جواب دیا نہین |

| نام خاندان جس سے تعلق تھا | نام مقدس مع حالات تولد مع کنیت و لقب و ولدیت | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات ماہ و یوم / عمر بسن | مقام مزار مع حالات | نام کتاب جس سے حالات لئے گئے | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

عورت نے کہا جب تک تو قرآن حفظ نکرے میری صحبت کے لایق نہین ہے مین نہین چاہتی کہ ناخواندہ آدمی مجھسے ہمصحبت ہوکر قرآن کی بے ادبی کرے جو میرے دل مین ہے یہہ تقریر عورت کی سن کر مرد گھبرایا اور آپکی خدمت مین آنکر عرض کی فرمایا کل فجر کو نماز کیوقت جب ہم امام ہون تو تم ہمارے داہنی طرف کیطرف کہڑے ہوتا او سنے ایسا ہی کیا بعد ادا ے نماز جب حضرت نے سلام پہیرا اور نظر فیض اثر داہنی طرف کی نمازیون پر پڑی تو سب کے سب حافظ قرآن ہوگئے اور بائین طرف کے ناظرہ خوان ہوگئے وہ شخص تمام عمر حضرت کے عنایت کا شکریہ کرتا رہا۔

| الیضا | حضرت شیخ جان محمد لاہوری | | سنہ ۱۱۴۲ ہجری | بیرون شہر لاہور متصل مسجد قصابخانہ | الیضا | آپ شیخ اسمعیل معروف میان وڈا لاہوری کے خلفاء سے ہوے ہین ایکشخص نے آپکی خدمتمین حاضر ہوکر شکایت افلاس و ناداری کی فرمایا کلمہ تمجید ہر روز ایک سو مرتبہ پڑہا کرو اور ایک ہفتہ کے بعد خبر دو ایک ہفتہ کے بعد جب وہ شخص آیا تو کہا مین مالدار |
|---|---|---|---|---|---|---|

ہوگیا ہون اب کوئی حاجت باقی نہین رہی فرمایا ایک ہفتہ تک اسی کلمہ کو وردرکہو اور بعد ہفتہ کے پہر خبر دو بعد ہفتہ کے پہر وہ شخص آیا اور کہا میری طبیعت مال دنیا سے بیزار ہے مجھے اپنا مرید کرو۔ چنانچہ تارک الدنیا ہوکر عبادت و ریاضت مین معروف ہوے۔ ایکروز آپکے مرشد نے پوچہا گذارہ اوقات کسطرح ہے کہا بہرحال شکر ہے آپ نے فرمایا خدا تعالی نے مجھے معلوم کرایا ہے کہ واسطے حصول قوت کے آیندہ سے چکی پیسنے کی مشقت نکیا کرو اور تعویذ عطا کیا اور کہا تعویذ اپنے گھر مین رکھو جسقدر چاہو گے دینوی سے سیر ہو جاؤ تو یہہ تعویذ واپس میرے پاس لانا آپ نے ویسا ہی کیا اور جبکہ مالا مال ہو گئے تو وہ تعویذ بحضور مرشد خود پیش کر کے عرض کی کہ اگر اجازت تحریر اس تعویذ کی فرمائی جاوے تو عین پرورش ہے حضرت شیخ نے آپکو اجازت تعویذ دیدی چنانچہ تعویذ مذکور یہہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
[illegible]

| ۴ | ۶ |
|---|---|
| عـہ | ۲ |

| ایضاً | حضرت شیخ جان محمد ثانی لاہوری | | سنہ ۱۱۷۰ ہجری | لاہور متصل قبر شیخ اسمعیل | حدیقۃ الاولیا | آپ مرید و خلیفہ شیخ اسمعیل مدرس لاہور کے ہوے ہین علوم ظاہری مین بہی عالم متبحر تھے تمام پنجاب کے علماء آپکی قول پر صاد کرتے تھے پہلے محلہ پرویز آباد مین دفن ہوے تھے تعدین |
|---|---|---|---|---|---|---|

سال کے مقدم محلہ کے خواب مین آپکا ارشاد ہوا کہ ہماری نعش اسجگہہ سے نکال کر حضرت شیخ اسمعیل کے مزار کے برابر دفن کرو مقدم نے ویسا ہی کیا مگر بخاطر ادب سر آپکی قبر کا شیخ اسمعیل کے کمر کے برابر رکہا مگر دوسرے روز جو دیکہا تو دونو قبرین برابر نظر آئین۔

| پیشوا سہروردیہ | حضرت شیخ کرم شاہ قریشی عارفی سنکاری | | سنہ ۱۱۸۰ ہجری مادہ رضی اللہ عنہ | شاہجہانپور ضلع کا صدر مقام رہیل کہنڈ مین | الیضا و خزینۃ الاصفیا | آپکا شجرہ نسب بچند واسطہ درمیانی حضرت شیخ عبد الجبار جو سہروردیہ کے ساتھہ ملتا ہے پہلے آپکی سکونت لاہور ہی مین تہی جب قوم سکہان نے ہنگامہ غارتگری پنجاب مین گرم کیا تو آپ لکہنو چلے گئے اور چند سال اپنے نانا شیخ نور بخش قریشی کے پاس رہ کر |
|---|---|---|---|---|---|---|

مراجعت کے وقت متصل شاہجہانپور قزاقون کے ہاتھ سے شہید ہوے آپ بڑے بزرگ صاحب عشق و محبت و ذوق و زہد و عبادت رہے ہین۔

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و روایت | تاریخ [illegible] ولادت | تاریخ وفات [illegible] / عمر [illegible] | [illegible] | نام کتاب [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا سہروردیہ | حضرت شیخ نور الدین ریشی کشمیری سہروردی [illegible] | | ۹۸۸ سنہ ہجری | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ اوایل مین امرار عظام سلطنت کشمیر سے ہوے ہین ایک روز بحالت سیر و شکار آپکا گذر ایک جنگل مین ہوا جہان حضرت شیخ نیک ریشی کو عظمار اولیار خاندان کردیہ رہتی تہی و بخطاب درویش ریشی یعنے خدا پرست مخاطب تھے نوروز لشکر ہمراہی کو دو چہوڑکر تنہا بمراد دریافت حالات درویش موصوف نزدیک پہونچکر ایک جگہہ پوشیدہ بیٹھہ گئے دیکہا کہ شیخ ریشی نے خوراک پرندو چرندو درندہ صحرائے ڈال رکہی ہے اور حم غفیر دام و دد اپنی اپنی خوراک کہا رہے ہین اتفاقاً ایک خرس نے خوراک ایک گیدڑ پر دست تغلب دراز کیا اور شغال مذکور نے استغاثہ آپکی حضور پیش کیا شیخ نے خرس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ظاہرا تجہمین اثر نوروز ظالم کا ہوا ہے کہ ناحق ظلم کا بچال شغال دراز کیا ہے آپ نے یہہ حال سنکر کپڑے بدنکے پہاڑے اور نہایت شوق ذوق سے خدمت مین شیخ کے حاضر ہوکر تایب ہوے اور تارک الدنیا ہوکر بزہد و ریاضت مصروف ہوے اور زندگی بہر شیخ کی خدمت مین حاضر رہے اور بعد وفات جانشین اپنے شیخ کے ہوکر آخر کار مخدوم شیخ حمزہ کشمیری سے اپنا کام تکمیل کو پہونچایا اور کاملان سے ہوے۔ |
| ایضاً | حضرت سید شاہ محمد بن سید عثمان جہولہ بخاری | | ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۰۰۱ ہجری | ہلکہہ ضلع لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوکر مقام اوچ سے پنجاب کو روانہ ہوے اور بمقام موضع چک سمردا کہ مضافات کلانور سے ہے پہونچکر مقام کیا اور خدام کو ارشاد کیا کہ گہوڑے و قاطران و غیرہ مویشی کو پانی پلاؤ خدام مویشی وغیرہ کو چاہ سارنگ نامی زمیندار پر پانی پلانے لیگئے سارنگ نے پانی پینے نہین دیا یہہ خبر حضرت کو ہوئی اور آشفتہ ہوکر نیزہ دستی اپنے کو زمین پر مارا زمین سے فی الحال چشمہ جاری ہوگیا اور ادہر چاہ سارنگ کا تمام پانی خشک ہوگیا یہہ ظاہرا کرامات آپکی سارنگ دیکہکر حاضر حضور ہوکر مسلمان ہوا دین و دنیا کی عزت حاصل کی۔ آپکے فرزند سید عماد الملک دویم سید بہاو الدین جہولن شاہ المشہور گہوڑے شاہ سویم شاہ عالم چہارم بہاول شاہ پنجم نورنگ شاہ مظہر خوارق و کرامات ہوگزرے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت سید عماد الملک بن سید شاہ محمد جہولہ بخاری | | سنہ ۱۰۳۹ ہجری | لاہور متصل مزار شاہ بلاول قادری | ایضاً | آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوے ہین مشایخ عظام سادات ذوی الاکرام لاہور سے تھے نقل ہے کہ ایک شخص نے پارہ سنگ پارس بنظر امتحان آپکے حوالہ کیا فرمایا ہمارے سجادہ کے نیچے رکہدو بعد چند سال کے پہر وہ شخص آیا۔ اور اپنا سنگ طلب کیا فرمایا جہان رکہا تہا لیلو جسوقت گوشہ مصلا اوٹہایا صدہا سنگ پارس موجود پائے حیران ہوکر پوچھا کہ مین نہین جانتا انمین سے میرا سنگ پارس کونسا ہے یہ کرامت دیکہکر وہ شخص آپکا مرید ہوگیا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ مسعود پان پوری کشمیری | | سنہ ۱۰۲۱ ہجری | پان پور قصبہ مضافات کشمیر مین ہے | ایضاً | آپ تجاران کشمیر سے تھے اور باشارہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت بابا داؤد خاکی کے مرید ہوکر کمالات سلوک بکوشش بلیغ تمام کیے اور پان پور مین سکونت اختیار کی اور قوت حلال کاشتکاری زعفران سے حاصل کرکے خرچ فقرا کرتے تھے و صحبت یافتہ با بارو لی ریشی ہی تھے۔ |

نوٹ ۱ اول مزار آپکا روبری مزار سید گہوڑے شاہ بخاری تھا راجہ رنجیت سنگھ نے براہ تعصب آپکا روضہ مسمار کرادیا تھا نعش آپکی وہان سے نکالکر متصل مزار شاہ بلاول قادری چبوترہ علیحدہ پر دفن کیا اور اسکے متعلق مسجد ہے۔

[illegible]

| نام مشایخ | نام مقدس صاحب تذکرہ مع کنیت و لقب و ولدیت | سنہ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب و نسب شمایل خصایل خرق عادات و فواید و کثرت طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | حضرت بابا اوچن ریشی کشمیری | سنہ ۱۰۰۲ | سنہ ۱۱۲۴ ہجری عمر ۱۲۱ سال | کشمیر | خزینۃ الاصفیا بحوالہ التواریخ اعظمی | آپ خلفاء بزرگ و نامدار حضرت خواجہ حمزہ کشمیری سے ہین ایکسو نو سال صایم الدہر رہے سوا ایک خرقہ پشمینہ کے دوسری کوی چیز اپنے پاس نہین رکہتے تہے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ ارزانی قادری و سہروردی پٹنوی | | سنہ ۱۰۴۰ ہجری | پٹنہ عظیم آباد صوبہ بہار کا مشہور شہر ہے | خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت | آپکی پہلی ارادت حضرت شاہ بہلول دریا سے تہے اور شیخ بہلول کو شاہ لطیف بری سے اور انکو حضرت شیخ حیات المیر زندہ جاوید نبیرہ حضرت غوث الاعظم سے جب شیخ بہلول بجوار رحمت حق پہونچے آپ نے چند حضرات سہروردیہ سے فیض |

سلسلہ سہروردیہ حاصل کیا اور خرقہ خلافت پایا لیکن صاحب معراج الولایت وغیرہ انکو پیران سہروردیہ سے شمار کرتے ہین آپ سے خوارق دکرامات بہت ظاہر ہوے ہین بلکہ چند بار احیاء اموات بہی اوس جامع الکمالات سے ظاہر ہوے ہین شاہ جہان بادشاہ نے بوقت شاہزادگی اپنے باپکی نامہربانی سے شکایت کی فرمایا کہ بعد وفات پدر خود کے تم ہی انشاء اللہ بادشاہ ہو گے۔

| نام مشایخ | نام مقدس صاحب تذکرہ مع کنیت و لقب و ولدیت | سنہ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید شہاب الدین نہرا[2] ابن میران محمد شاہ موجدریا | سنہ ۹۶۵ ہجری | سنہ ۱۰۴۱ ہجری بقولے سنہ ۱۰۴۷ | لاہور موضع بہوگی وال قبر خام | خزینۃ الاصفیا | آپ اپنے زمانہ مین قطب وقت تہے اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے منقول ہے کہ شیر شاہ حاکم پنجاب اپنے آپکو صحیح النسب جانتا تہا اور دوسری کیکو سادات ہندوستان سے خیال مین نہین لاتا تہا |

اور از راہ غرور اور امتحان سادات کے ایک شیر پنجرہ مین رکہا ہوا تہا اور ایک تبر چوب اور ایک زنجیر آہن اور ایک تنور آہنی مہیا تہا اور سادات پنجاب کو اپنے پاس طلب کر کے تکلیف دیا کرتا تہا آخر کار یہہ خبر آپ کو بٹالہ مین پہونچی اور خود ایک خادم محمد رفیع آہنگر کو ساتہہ لیکر موضع چونڈ جہان شیر شاہ قیام پذیر تہا تشریف لیگئے اور اول پنجرہ شیر کے پاس پہونچکر شیر کو کان سے پکڑ کے قفس سے باہر کیا اور کہا اپنی جگہہ چلا جا اور پہر تبر چوبی سے بزور کرامت زنجیر آہنی کو کاٹا اس اثناء مین یہہ خبر شیر شاہ کو پہونچی اور حاضر خدمت ہو کر آپسے عرض کی کہ وقوع ہر دو کرامت سے یقین ہوا لیکن آزمودہ تنور آہنی ابہی باقی ہے پس تنور گرم ہو حضرت نے رومال اپنا محمد رفیع آہنگر کو دیکر فرمایا کہ تنور مین جاؤ اور کہو قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ چنانچہ محمد رفیع تنور مین گیا اور سلامت نکل آیا شیر شاہ یہہ حال دیکہکر فوراً مرید آپکا ہو گیا اور سب مال و اسباب سادات عظام کو کہ اوسکے قبضہ مین تہے بخشدیا اور تازیست چونڈ مین سکونت اختیار کی اور وہین فوت ہوا آپکا حکم گنبد یا قبر پختہ بنانیکا نہین تہا اسلئے قبر خام رکہی گئی ہے۔

| نام مشایخ | نام مقدس صاحب تذکرہ مع کنیت و لقب و ولدیت | سنہ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سید عبد الرزاق معروف سید مکی | | سنہ ۱۰۸۰ ہجری | لاہور نیلہ گنبد مشہور ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام سبزوار سے ہین اور مرید خاص لخاص ماذون و مجاز میران محمد شاہ موجدریا بخاری ہوے ہین آپ اول غزنین سے پشاور اور وہان سے دہلی پہونچے اور |

سپاہ بادشاہی مین نوکر ہوے لیکن آخر کار بجذب جاذب حقیقی میران محمد شاہ کی خدمت مین حاضر ہو کر دنیا و مافیہا سے تجرید اختیار کی اور تمام عمر اپنے مرشد کیخدمت مین گذاری اور صاحب ارشاد ہو کر درجہ قطبیت حاصل کیا۔

نوٹ[2] نہرا بمعنے شیر چونکہ آپ نے قفس سے شیر کو نکالا تہا اوسوقت سے آپ کا خطاب نہرا ہو گیا تہا۔ ۱۲

جدول چہارم

| نام خانوادہ جس سے صاحبان موصوف کا تعلق ہے | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب اور ولدیت | تاریخ وسنہ ولادت | تاریخ وسنہ وفات مع عمر / عرس | مقام مزار مع پتہ | نام کتب جن سے حالات اخذ کئے گئے | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وشمایل وفضایل وخرق عادات وفواید وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا سہروردیہ | حضرت سید محمود معروف شاہ نورنگ جہولہ بخاری بن شاہ محمد | | سنہ ۱۰۵۳ ہجری | بیرون لاہور موضع محمود بوٹی | ایضاً | آپ صاحبزادہ پنجمین حضرت شاہ محمد بن عثمان لاہوری ہوئے ہین اور برادر حقیقی سید جہولن شاہ مشہور گہوڑے شاہ آپکے دعا مجیب الدعوات مین قبول ہوتے تھے آپکا ارشاد تھا کہ ہماری وفات کے بعد جو کوئی بیمار ہماری قبر کی خاک کہائیگا یا کنکر دفن ہماری سے اوٹہا کر گلو مین لٹکادے گا بحکم شافی حقیقی شفا پاۓ گا۔ چنانچہ اب تک یہہ عمل چلا آتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا حیدر کشمیری بن خواجہ عبد الشہید | | سنہ ۱۰۵۷ ہجری مادہ تاریخ خیر الورا | کشمیر | ایضاً | آپ نے اول ارادت اپنے پدر بزرگوار نقشبندی احراری سے کری لیکن قبل تکمیل آپکے والد فوت ہوگئے اسلئے آپ نے دہلی پہونچکر مولانا عبد الحق محدث دہلوی سے تحصیل علوم کری اور پہر دوبارہ کشمیر مین جاکر بابا نصیب الدین کشمیری سہروردی سے ارادت حاصل کرکے تکمیل کو پہونچے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حبیب اللہ کانی سہروردی قادری کشمیری | | ۱۷۔ رجب سنہ ۱۰۸۰ ہجری | کشمیر محلہ قطب الدین | ایضاً | اول آپ نے شیخ یعقوب کشمیری کیخدمت مین حاضر ہوکر طریقہ سہروردیہ مین ارادت حاصل کی نیز خواجہ قاسم حقانی سے فیض کامل حاصل کرکے خرقہ خلافت پایا تہا بعد اوسکے لاہور تشریف لیگئے اور خرقہ خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ مین حضرت میان میر بالا پیر لاہوری سے حاصل کیا تہا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حسن لالو کشمیری | | سنہ ۱۰۹۹ ہجری | کشمیر | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ بابا نصیب الدین ہوئے ہین اور فیض کامل حاصل کیا تہا وتفرید وتجرید گذار کر آخر کو متاہل ہوئے اور عمر بہر ریاضت ومجاہدہ کرکے راہی ملک بقا ہوئے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حاجی بہرام کشمیری | سنہ ۱۰۱۱ | سنہ ۱۱۰۱ ہجری عمر ۹۰ سال | کشمیر | ایضاً | آپ بہی مرید وخلیفہ بابا نصیب الدین ہوئے ہین اور بڑے صاحب خوارق وکرامات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید زندہ علی بن سید عبد الرحیم بن صفی الدین بن میران محمد شاہ موجدریا | سنہ ۱۰۵۰ ہجری | سنہ ۱۱۱۱ ہجری عمر ۶۱ سال | بیرون کشمیر روضہ موجدریا | ایضاً | آپ سلسلہ سہروردیہ مین ارادت آبای کرام اپنے سے رکہتے تھے جہان مقبرہ آپکا ہے اوس زمین کا پانی نہایت درجہ کا دشوار تہا ساکنان وہانکے جم غفیر ہوکر آپکی خدمت مین گئے اور معرفت میسیان بوڈا وتوڈا خدمتگاران حضرت کے التجا آب شیرین کری ارشاد ہوا نیا چاہ احداث کرو انشاء اللہ پانی شیرین نکلے گا حسب فرمودہ آپکے چاہ مذکور احداث کیا جس کا پانی شیرین نکلا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد الرحیم قادری سہروردی | | ۲۱۔ صفر سنہ ۱۱۱۵ ہجری | کشمیر آستانہ خواجہ صدر الدین معماز | خزینۃ الاصفیا | آپ عظمائے مشایخ کشمیر سے ہین اوایل مین بمقام لاہور مرید حضرت میان بالا پیر ہوئے پہر ہمرکاب حضرت ملا شاہ قادری کشمیر تشریف لیگئے اور بابا نصیب الدین سہروردی وغیرہ سے فیض سلسلہ سہروردیہ حاصل کیا نیز سلسلہ نقشبندیہ مین |

| نمبر شمار و نام خاندان | نام مقدس صاحب شجرہ مع کنیت و لقب و ولدیت | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | نظام الدین نقشبندی سے خرقہ خلافت حاصل کیا جس طریقہ مین طالب مرید ہونا چاہتا اوسی طریق مین آپ اوسکو مرید کیا کرتے تھے آپکا فرمودہ ہے کہ جب طالب دنیا اولیا اللہ کی خدمت مین حاضر ہوکر مراد کو پہونچتا ہے اور نہایت صدق یقین سے محبت اولیا اللہ اوس کے دلمین پیدا ہوجاتی ہے تو بواسطگی رفتہ رفتہ دنیا سے دین کیطرف مایل ہوجاتا ہے و بکمالات طریقت پہونچ جاتا ہے۔ |
| [illegible] | حضرت بابا جامہ سہروردی | | سنہ ۱۱.. ہجری بقول تواریخ اعظمی و اسرار الابرار | کشمیر | ایضا | آپ اعاظم بزرگان دین و کبرای مشایخ اہل یقین کشمیر ہوئے ہین اور موضع لاری کہ مضافات شہر کشمیر سے ہے رہا کرتے تھے خدمت مین بابا جامہ کہ خلفاء بابا نصیب الدین سے تھے کار سلوک تکمیل کو پہونچایا صدہا ہنود ان کشمیر آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور ہزارہا کمالات کو پہونچے آپکو تعمیر کا بڑا شوق تھا صدہا چاہ و پل و مساجد تعمیر کرائے اور قبولیت عظیم پائی۔ |
| ایضا | حضرت شیخ حامد قادری سہروردی بن حسن | سنہ ... بعہد عالمگیر | سنہ ۱۱۶۶ ہجری ۱۷ جمادی الثانی عمر ۹۰ سال | لاہور | ایضا | آپ مرید و خلیفہ مولوی تیمور عبدالکریم لاہوری سہروردی ہوئے ہین جنکا شجرہ ارادت حضرت حسام الدین متقی ملتانی سے ملتا ہے اپنے وقت مین آپ مرشد زمانہ و استاد یگانہ تھے اور پنجاب قرات قرآن کے اندر اپنی ثانی نہین رکھتے تھے حکام عاشیہ خدمت آپکا اپنے کندہون پر رکہنا فخر جانتے تھے۔ |
| ایضا | حضرت شیخ سکندر شاہ بن کرم شاہ قریشی | | سنہ ۱۲۱۴ ہجری | لاہور متصل مزار شیخ عبدالجلیل قطب عالم | ایضا | آپ شجاعت و سخاوت و زہد و ورع مین عدیم المثال اور فقر و فنا مین صاحب حال و قال تھے اور عجیب حال رکہتے تھے اور شاعر بھی تھے چنانچہ مطلع ذیل آپکی غزل کا ہے ــ بنا زموی مژگان دو چشم این چشم حیران را ٭ رفو از رشتہ جان کرده ام چاک گریبان را ٭ خیال روے تو با من چنان ہم آغوش است ٭ کہ کار ہر دو جہان از دلم فراموش است ٭ آپکی ارادت اباو اجداد کے سلسلہ مین تہی۔ |
| ایضا | حضرت شاہ مراد قریشی لاہوری بن شیخ کرم شاہ | | سنہ ۱۲۱۵ ہجری | ملک مروانہ کہوکر | ایضا | آپ سلسلہ ارادت اباو اجداد کو خوب رکہتے تھے اور صاحب تصانیف بہی تھے چنانچہ مرآۃ العاشقین و ترجیع ہندی مسمی بہ ماہرتان بروزن ماقیمان فارسی مین و دیوان مراد و مراد المحبین نظم اردو مین آپکی تصنیفات سے ہین۔ |
| ایضا | حضرت شیخ قلندر شاہ قریشی حارثی ہنکاری بن شیخ کرم شاہ قریشی | سنہ ۱۱۸۵ھ | ۲۶ رمضان سنہ ۱۲۴۸ ہجری عمر ۶۳ سال | موضع مہی قریب لاہور | خزینۃ الاصفیا بجواہر الاذکار قلندری | اگرچہ آپ بہی سلسلہ سہروردیہ مین اجازت و خلافت آباو اجداد اپنے سے رکہتے تھے لیکن خلافت طرق دیگر بہی مشائخان عظام سے حاصل کی تہی چنانچہ تلقین اذکار چشتیہ شیخ بدرالدین چشتی صابری سے و خلافت سلاسل خمسہ یعنے چشتیہ و سہروردیہ و قادریہ و نقشبندیہ و مداریہ حضرت شیخ اجمل الہ آبادی سے حاصل کی تہی اور بڑے صاحب کرامت تھے۔ |
| ایضا | حضرت مفتی غلام سرور بن مفتی غلام محمد قریشی لاہوری | لاہور | لاہور | لاہور | | آپکا نسب اباۓ بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی پہونچتا ہے آپ علوم دینی و دنیوی مین قدم بقدم اپنے اباو اجداد رہے اور صاحب تصنیف ہوئے ہین چنانچہ خزینۃ الاصفیا |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فوائد و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ • |
|---|---|---|---|---|---|---|

بڑی مبسوط کتاب وحدیقۃ الاولیا و گلدستہ کرامات آپکی تصنیفات سے ہین آپکے فرزند و قرابتیان لاہور مین موجود ہین مولف نے بہی آپسے نیاز حاصل کیا تہا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا سہروردیہ | حضرت سید کرم شاہ | سنہ ۱۱۸۹ھ | سنہ ۱۲۷۹ ہجری عمر ۱۱۲ سال | | ایضًا خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام سے مرید و خلیفہ شیخ قلندر شاہ ہوئے ہین آپ پر نظر شفقت و مہربانی پیر کی بہت تہی۔ |
| ایضًا | حضرت سید فضل شاہ | سانده | سنہ ۱۲۶۹ ہجری | موضع سانده متصل لاہور | خزینۃ الاصفیا بحوالہ اذکار قلندری | آپ خلفاے نامدار و مریدان ذوی الاقتدار شیخ قلندر شاہ سے ہوئے ہین موضع سانده مضافات لاہور مین بیاد حق مشغول رہا کرتے تھے۔ |
| ایضًا | حضرت شیخ شمس الدین | | | | مراۃ الاسرار | آپ صاحب حالات معظم و کرامات محترم کے تھے آپ نے خرقہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے پایا تھا اور جسوقت شیخ نجیب الدین |

برغش و شیخ شہاب الدین سہروردی بغداد کو تشریف لیگئے ہین آپ اونکے ہمراہ تھے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضًا | حضرت شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی | | | | ایضًا | آپ مرید شیخ نجیب الدین علی برغش ہوئے ہین علوم ظاہری و باطنی مین عالم متبحر تھے اپکی کمالات یہانسے قیاس کرلینی چاہیے کہ |

مثل شیخ عزالدین محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی مرید اور عارف کامل رکہتے تھے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضًا | حضرت شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی | | | | ایضًا | آپ مرید و خلیفہ شیخ نورالدین عبدالصمد کے ہوئے ہین نیز خرقہ خلافت شیخ صدرالدین دینوری سے بہی حاصل کیا تھا۔ |
| ایضًا | حضرت شیخ زین الدین علی کلان | | | | ایضًا | آپ مشائخ شیراز سے بسوم واسطہ بحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ملتے ہین حضرت شیخ شریف جرجانی فرماتے ہین کہ جبتک |

مین حضرت زین الدین کی صحبت مین نہین گیا تھا رفض نہ چہوٹا تہا اور جبتک کہ بصحبت خواجہ علاءالدین عطار کے نہین گیا خدا شناخت نہین کیا تہا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضًا | حضرت شیخ تقی الدین محمد | | | | ایضًا | آپ ہمعصر حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا ہوئے ہین اونکا فرمودہ ہے کہ آپ مرد صاحب حال و دایم الاستغراق |

تھے کسی چیز کی خبر نہین رکہتے تھے یہان تک کہ دن و مہینے کی خبر تک نہین تہی ایک شخص کاغذ لایا اور کہا اسپر اپنا نام لکہدو آپ قلم اوٹہا کر سکوت مین گئے خادم مزاج دان نے جانا کہ شیخ اپنا نام بہول گئے ہین اوس نے کہا نام شیخ محمد ہے پہر آپ نے اوس کاغذ پر اپنا نام لکہدیا۔ ایک روز نماز جمعہ کے لئے مسجد مین گئے۔ اور دروازہ مسجد پر کہڑے رہے خادم مزاج دان نے جانا کہ شیخ اپنا پاے راست بہول گئے اور ہاتھ آپکے پاے راست پر رکہکر بتایا کہ یہہ سیدہا پاؤن ہے تب آپ نے مسجد مین پاؤن رکہا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضًا سرمنشا رسول شاہی | حضرت رسول شاہ نام عبدالرسول | قصبہ بہادرپور سادات مضافات الور | سنہ ۱۰۹۵ ہجری مادہ تاریخ | اولاً جنگلی باغ الور پہر بوجہ من الوجوہ | بموجب معلومات حکیم محمد عمر | آپ نے بارہ برس کی عمر مین حضرت شاہ نعمت اللہ بہادرپوری سے جذب الی اللہ حاصل کیا اور اطراف کوہستان الور کی راہ لی روٹی ٹکڑہ سے کام رکہا نہ پہنے اوڑہنے سے کیا ہوا کسی |

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مستند صاحبان تذکرہ مع کنیت لقب و ولدیت</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و فضایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td>پیشوا سہروردیہ سہر رسول شاہی</td><td></td><td></td><td>[illegible]</td><td>فیروزپور جھرکا ضلع گوڑگانوہ</td><td>صاحب فصیح محقق متوطن دہلی حال ملازم راج الور</td><td>چیتھڑہ سے ستر پوشی کرلی۔ کوئی کپڑہ کا ٹکڑہ سر سے باندھ لیا یا دوسرے تیسرے دن کبھی کچھ ملا کھا لیا اور اسی مجذوبانہ رنگ میں عمر تمام کی سلسلہ شاہ نعمت اللہ کا بچند واسطہ دریائی بحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اسطرح پر پہونچتا ہے شاہ نعمت اللہ</td></tr>
<tr><td colspan="7">مرید شاہ داؤد مصری اور وہ تجی حبیب اور وہ شاہ اسمٰعیل اور وہ شاہ مرتضےٰ اسعد اور وہ شاہ رزاق اور وہ شاہ اللہ داد اور وہ شاہ پیرن بندگی وہ شاہ حسن گوشہ نشین وہ شاہ محمد وہ شاہ حضرت اسحاق وہ شاہ داؤد وطائی وہ شاہ راجو قتال وہ مخدوم جہانیاں کے اور اسیطرح حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تک پہونچتا ہے</td></tr>
<tr><td>پیشوا رسول شاہی سہروردیہ</td><td>حضرت مولوی شاہ محمد حنیف نام اصلی مولوی مظفر حسین</td><td>میرٹھ</td><td>لبشر حصدر</td><td>۱۷ شعبان ۱۲۱۷ھ مادہ تاریخ چراغ احد</td><td>لبشر حصدر</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت رسول شاہ ہوئے ہیں قصہ مختصر آپ کی بیعت کا یوں ہے کہ ایک روز اچانک ایک فقیر نے آپ کے پاس آنکر کہا کہ چلو آپکو رسول شاہ بلاتے ہیں آپ سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ حاضر خدمت ہوئے نظر پڑتے ہی تھی</td></tr>
<tr><td colspan="7">کہ وہی حال آپکا بھی ہوگیا چونکہ مشیت الٰہی یہہ امر طے کرچکی تھی کہ اب آپ سے نسبی جاہ و جلال جدا ہو۔ اور آپ نواب خیر اندیش خان و فرحت اندیش خان وغیرہ امرائے خاندانی سے نکلکر ترک و تجرید اختیار کریں طریقت و حقیقت کے مراحل و منازل طے فرمائیں اسلیئے ایسا ہوا آپ علاوہ فضایل باطنی کے علوم ظاہری سے بھی مالامال تھے اور گاہ بگاہ عالم جذب میں آپسے اشعار فارسیہ صادر ہوجایا کرتے تھے چنانچہ مثنوی گیان چوسر وغیرہ کے علاوہ جو اور چھوٹی چھوٹی مثنویاں حضرت پیر کی ستایش میں آپ سے یادگار ہیں اونمیں سے مشتے نمونہ از خروارہ چند شعر یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں ؎<br>ہست بے ہمتائی در جود ہم ✤ گوہر یکتائے دریائے قدم ✤ اسم پاکش سید عبد الرسول مرجع مقصود مامول الفحول ✤ شہر النور و اشہر از دوست ✤ ہر کجا ظل عنایت مہر اوست ✤ نام پاکش ہر کجا دارد ظہور ✤ ذکر او مشہور در ایران و تور ✤ نور آن معمور در شرق و غرب ✤ وصف آن معروف در عجم و عرب ✤ مثل تو معدوم در عالم مثال ✤ اے فرید العصر در عظم و جلال ✤ پیش قدر شب قدر ہم بیقدر ✤ آئینہ بردار تو شمس و قمر ✤ رام و لچھمن رام فرمان شماست ✤ آسمان قربان دوران شماست ✤ ظل او ممدود در آفاق خلق ✤ حال او مبسوط در اصحاب دلق ✤ ولہ ؎ ہادی پیر طریقت سید عبد الرسول ✤ سرور اولاد آدم مرجع اہل قبول ✤ منشی انشار عالم راقم خیر قبول ✤ سرور اولاد آدم سید عبد الرسول ✤ قبلۂ اہل حقیقت کعبۂ اہل یقین ✤ ماہتاب عز و تمکین آفتاب عالمین ✤ قافلہ سالار وحدت کعبۂ اہل بصر ✤ آفتاب عز و تمکین ماہتاب مہر در ✤ قدوۂ آفاق عالم منظر رب الجلیل ✤ گوہر دریائے سرمد پیشوا خیر السبیل ✤ مطلع انوار قدسی محرم راز قدیم ✤ مظہر ذات الٰہی صورت رب الکریم ✤ گلشن باغ ہدایت گلبن باغ بقا ✤ بلبل اسرار وحدت مشہد دار الشفا ✤ باعث ایجاد عالم نقطۂ دور جہان ✤ مرکز اقطاب عالم سرور شاہ شہان ✤ داور ملک قدم دارای اقلیم وجود ✤ مرکز دوران عالم قبلۂ اٰل شہود ✤ فاتح آیات غیبی خاتم مہر قدیم ✤ مالک گنج عنایت محرم راز حکیم ✤ والیٔ ملک ولایت رافع علم المتین ✤ مقتدائے آخرین و افتخار اولین ✤</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شاہ فدا حسین نام اصلی خواجہ نجیب الدین ابن خواجہ اشرف</td><td></td><td>چینیلی باغ الور تکیہ رسول شاہیان مادہ گشت واصل بحق فدا حسین</td><td>۱۸۔ محرم ۱۲۵۹ھ</td><td></td><td>آپ نسل خواجہ یوسف ابن ایوب ابن یوسف الہمدانی سے ہیں و مرید و سجادہ نشین حضرت مولوی شاہ محمد حنیف رسول شاہی ہوئے ہیں آپ بعمر ۱۸ سالہ مرید حضرت موصوف ہوئے فقر و فاقہ اختیار کیا ترک و تجرید کی راہ لی گوشہ نشینی و عزلت گزینی کو قبول کرلیا</td></tr>
</table>

| نام خانوادہ ... | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولدیت | تاریخ ولادت ... | تاریخ وفات ... عمر | مقام مزار ... | نام خلفاء ... | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وشمایل وخصایل وخرق عادات وفواید وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

ریاضات شاقہ گوارا کین بتیس برس تک بمقام الور پیر کے خدمتین رہ کر تحصیل وتکمیل ظاہری وباطنی فرماتے رہے پہر بسبب بعض حادثات ناگزیر کے جانب دہلی مراجعت کی اور چالیس برس ایک حجرہ مین بیٹھے رہے جب راجہ بنے سنگھہ والیے الور نے ازبس خواہش کی کہ آپ پہر الور اپنے تکیہ مین رونق افروز ہون تو آپکے مرید آپ کو پہر الور لے آئے اور وہین وصال ہوا۔ خوارق عادات آپکے مشہور ہین چنانچہ روایت ہے کہ حضرت سید عسکری نواسہ جناب سید حسن رسولنما آپکی خدمت مین حاضر ہوے تو یہہ شعر پڑہا ؎ مستم چنان بکن کہ ندانم ز بیخودی ٭ در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت ٭ یہہ شعر سنکر حضرت ساحب صاحب نے ایک نگاہ ڈالکر فرمایا جاؤ اب اپنے نانا کے قبر پر جا بیٹھو۔ اوسیوقت سے جذب غالب ہوگیا اور مست الست حقیقی بنگئے ایک موقع پر حضرت مولوی سید حاجی غوث علیشاہ پانی پتی کے اعتراض پر آپ نے پیام بہیجا کہ جو مرید آپکا زیادہ متقی نمازی پرہیزگار فیضیاب صحبت ہوا وسکو میرے پاس بہیجئے اور مین اپنا ایک اوباش آزاد رند مشرب خادم آپکی پاس بہیجون پہر دیکہئے کہ میری جام شراب کی کیفیت سے آپکا پختہ کار مرید مسرور ہوتا ہے یا آپکی فیض باطن سے میرا رند مشرب غلام توبہ نصیب۔ اس بنا پر ایک شخص بڑاہی متقی صوم وصلوٰۃ کا پورا پابند حد درجہ کا ذکی و فہیم اودہر سے اور ایدہر سے اسیطرح ایک دلدادہ۔ متوالہ رند مشرب اودہر سے ایدہر سے بہیجے پر یہہ نتیجہ نکلا کہ حضرت غوث علیشاہ صاحب کا خاص مرید آپکی نظر پڑتے ہی ڈاڑی مونچہہ مونڈا شراب اوڑانے لگا اور غوث علیشاہ صاحب نے ہرچند جد وجہد کی مگر آپکے مرید پر کچھہ بہی اثر صحبت نہین پڑا جیسا تہا ویسا کا ویساہی رہا۔ جب حضرت غوث علیشاہ صاحب کے مریدون نے اسکا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ؎ میان عاشق ومعشوق رمزیست ٭ کراماً کاتبین راہم خبر نیست ٭ اسیطرح کا اور ذکر ہے کہ ایک عالم ظاہری کی زیادہ معترض ہونے پر خاص دور شراب کیوقت آپ نے ایک نظر تیز اوپر ڈالی اور یہہ اشعار پڑہے ؎ بیا ساقی کہ من مردم کفن از برگ تاکم کن ٭ بآب می بدہ غسلم درین میخانہ خاکم کن ٭ بگل فاتحہ بدہ روحم دگر گورم ازین ترکن ٭ کہ روزے عاقبت مارا بیک جرعہ نجاتم کن ٭ معاً وہ حضرت عالم ظاہری از خود رفتہ ہوے اور شاہ صاحب کو اوسی حالت مین برا بہلا کہتے رہے خادمون نے روکنا چاہا مگر آپ نے منع کردیا جب حالت موجودہ مین کمی واقع ہوئی تو وہی حضرت معترض عالم ظاہری آپ سے رجوع لائے۔ اور معافی خواہ ہوے۔

| نام خانوادہ ... | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولدیت | تاریخ ولادت ... | تاریخ وفات ... عمر | مقام مزار ... | نام خلفاء ... | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وشمایل وخصایل وخرق عادات وفواید وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شاہ توکل حسین | | سنہ ۱۲۶۲ ہجری | چنپلی باغ الور | لشکر حصدر | آپ حضرت شاہ فدا حسین کے مرید وخلیفہ جاز ہین فنافی الشیخ کا جو رتبہ آپ نے حاصل کیا وہ آپ ہی کا حصہ تہا بعد وفات اپنے پیر کے آپ ہی سجادہ نشین ہوے تہے۔ |
| ایضاً | حضرت رنگ علیشاہ | | سنہ ۱۲۷۴ ہجری مادہ تاریخ رہی بکوی جنان شاہ رنگ علی کردہ | ایضاً | ایضاً | آپ مرید وصاحب سجادہ شاہ توکل حسین ہوے ہین اور پیران طریقت کیطرح وہی زاویہ گزینی اختیار کی اور اوسی طریقہ صفائی چار ابرو کے ساتھ آپ کا خاتمہ ہوا۔ |

نوٹ عموماً لوگون کو خیال گذرتا ہے کہ خانوادہ سہروردیہ کے خاصکر بڑی متشرع اور پابند شریعت رہی ہین اور قدم خلاف شریعت نہین رکہتے اور سماع تک جایز نہین رکہتے پہر ایسے خانوادہ مین ایسے غیر متشرع رند مشرب طریقہ کیون اور کسطرح روا رکہا گیا۔ شاید اسی خیال سے سید احمد خانصاحب مرحوم نیچری نے سیرت فریدیہ مین لکہا ہے کہ وہ فرقہ رسول شاہیہ کا یہہ نہین ہے وہ اور ہے مگر اوسکا پتہ ونشان اونکا نہین لکہا جب یہہ صورت ہے تو ناچار اسی فرقہ کو رسول شاہی ماننا پڑا۔ کیا عجب ہے کہ ظاہری اطوار اس فرقہ نے ملامتیہ ہونیکی وجہ سے اختیار کرلیے ہون جو ظاہر بینون کے آنکہون مین ایسے نظر آتے ہون یا اسکا کوئی خاص واقعہ یا سبب ہو جسکا علم ہمکو نہین جیسا کہ اسی سلسلہ مین سدا سہاگ کے فرقہ کے حضرت شاہ موسیٰ صاحب سر منشار سدا سہاگ کے ساتھہ واقعہ گذرا تھا اور وہ زنانہ لباس سے ملبوس تہے اور اونکی پیرو بہی اسی طریق پر زنانہ لباس پہنتے چلے آتے ہین (دیکہو بیان حضرت شاہ موسیٰ صاحب سدا سہاگ)۔

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانواده مع کنیت لقب و ولدیت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و فضایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیره |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | حضرت اکبر حسین شاه | | سنہ ۱۳۱۰ جمادی الثانی | ایضاً | ایضاً | | آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین رنگ علی شاه کے ہوے آپنے الور آپ کو پچاس روپیہ ماہوار خرچ خانقاه وغیره کیلئے ملتے رہے جس سے |

آپنے تکیہ در سود گان تکیہ کا نام قایم رکھا اور للہ للہ کرتے ہین نقل ہے کہ ایکروز ایک شخص متقی پرہیزگار سیاح درویش نے حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر پڑھا ع خلاف پیغمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ؛ آپنے سنا اور اسکے جواب مین یہ شعر حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا پڑھا ع کوی نیکنامی ارا زرہ ندہ گر تو نمے پسندی معذور دار مارا ؛ پھر اوس شخص کو جواب الجواب کی جرأت نہ ہوئی ۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو منتجاب خان اکبر آبادی نے یہ قطعہ تاریخ لکھا ع از دا قفان سرالہی شنیده ام ؛ این نکتہ کہ شاه گدارا پسند کرد ؛ راه بقا بیافت سر آنکس کہ شد فنا ؛ زینو جہ طریق فنا را پسند کرد ؛ دو ثلث از جمادی الاخر گذشتہ بود ؛ رخصت جہان گذاشت فنا را پسند کرد ؛ مشتاق شد اگرچہ عمی از فراق او ؛ آخر رضای خدا را پسند کرد ؛ سال وفات او کہ بشنو در قمم ؛ اکبر حسین شاه بقا را پسند کرد ؛

| | باقر حسین عرف اکبر حسین شاه | | | | | بموجب تحقیق حکیم محمد معصوم صاحب تخلص فصیح دہلوی | آپ نہ اپنا اصلی نام بتاتے ہین نہ باپ دادا کا پتہ نشان بہ ساہی سکے کہ ہمنے قلعہ شاہی مین پرورش پائی اور عمر ۱۹ سال کی تہی ہنگامہ غدر شاہجہان آباد سے نکل کر الور پہونچے واہا اکبر حسین شاه ذمہ کر لیا چنانچہ آپ ۲۸ برس تک اپنے پیر کے حیات مین حاضر حضور رہے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|

اور اب بجاے پیر کے ۲۰ برس سے تکیہ رسول شاہی مین گدی نشین اپنے پیر کے ہین ۔ خوشرو ہین خوشخو ہین خوش مزاج ہین ضروری نوشتخواند بہی کر لیتے ہین رحیم روز جو رلح الور سے ملتا ہے اسپر قانع ہین ۔ غنیمت ہے کہ انکی وجود با جود سے خانقاه کا نام چلا جاتا ہے اور خرقہ رسول شاہی کے نام لیوا سی نظر آتے ہین ۔

## اسمار مقدس صاحبان خانواده سہروردیہ جنکی حالات مولف کو تالیف کتاب تحفۃ الابرار تک دستیاب نہین ہوے جنکو یہہ کتاب پہونچی وه وقتاً فوقتاً کے مطلع فرماتے [illegible]

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوایان سہروردیہ | حضرت شیخ محمد معروف عموی | ۱۶ ۔ ذیقعده ۵۸۵ ہجری | حدیقہ کبری | گلشن فقیری | |
| ایضاً | حضرت میر ساہو | ۲۴ ۔ شوال ۴۲۳ | سترکہ شریف | ایضاً | آپ والد ماجد حضرت مسعود غازی شہید ہین ۔ |
| ایضاً | حضرت حاجی شرف الدین | ۱۷ ۔ ربیع الثانی ۶۱۰ ہجری | حلہ شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ محمود مزدقانی | ۱۳ صفر ۶۱۱ھ | فوقانیہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاه جلال الدین | ۱۳ صفر ۶۱۱ھ | بلخ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ جلال الدین تبریزی بن عز الدین | ۷ ۔ رجب ۶۴۲ ہجری | تبریز خاص | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاه قطب الدین بہاری | ۱۳ شعبان ۷۸۹ ہجری | بہاری پور | ایضاً | |

| قسم صاحبان خانوادہ [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و القاب اور ولدیت | تاریخ ولادت صاحبان خانوادہ | تاریخ وفات صاحبان خانوادہ یعنی تاریخ عرس | مقام مزار [illegible] | نام کتاب [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا از سہروردیہ | حضرت شیخ مخدوم حسن | | ۱۲ رجب سنہ ۷۹۸ | | | |
| ایضاً | حضرت شیخ میاں بایزید | | ۱۴ ذالحجہ سنہ ۷۹۷ ہجری | بغداد شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ زاہد بن ابراہیم گیلانی | | ۱۲ صفر سنہ ۷۹۹ ہجری | گیلان | گلشن فقیری | |
| ایضاً | حضرت شاہ ابو اسحاق مغربی | | ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۸۶۱ ہجری | بغداد شریف کہنہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید شاہ داؤد قریشی | | ۲۱ رمضان سنہ ۹۱۶ھ | کوہ قریشی | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید شاہ رزاق پک | | ۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۵۷ ہجری | بغداد شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید شاہ جلال راجی | | ۴ شوال سنہ ۹۵۸ | سہرورد | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ منجن گنجن | | ۲ جمادی الثانی سنہ ۹۸۰ ہجری | برقہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ الہداد عارف | | یکم رمضان سنہ ۹۹۴ ہجری | کوفہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید عبد الجلیل دہلوی | | ۸ صفر سنہ ۱۰۵۷ھ | دہلی | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید شاہ مدقق | | ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۰۵۷ | حیدرآباد سندھ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ اویس | | ۲۰ رجب سنہ ۱۰۸۷ھ | بلگرام | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ مرتضیٰ انند | | ۱۸ رمضان سنہ [illegible]ھ | بغداد شریف | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ واصل الدین | | ۱۳ صفر سنہ ۱۱۸۸ | ہرات | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ لطیف | | ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۲ ہجری | کرشک | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ احمد محقق | | ۲۹ رجب سنہ ۱۱۸۹ ہجری | مشہد مقدس | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ حسین | | ۱۴ ذالحجہ سنہ ۱۱۸۳ ہجری | شہر گجرات | ایضاً | |

# فہرست اسماء مقدس حضرات خانوادہ سہروردیہ بہشتیہ مندرجہ تحفۃ الابرار

| نمبر شمار | نمبر پشت | نام مقدس صاحبان خانوادہ | نمبر شمار | نمبر پشت | نام مقدس صاحبان خانوادہ | نمبر شمار | نمبر پشت | نام مقدس صاحبان خانوادہ | نمبر شمار | نمبر پشت | نام مقدس صاحبان خانوادہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | نور الدین مبارک غزنوی | ۶۹ | | شیخ موسیٰ ابن گرامؤی |
| ۱ | ۲ | حضرت ممشاد دینوری | ۲۵ | ۹ | حضرت سید جلال الدین | ۴۶ | ۱۴ | حاجی مولانا مجد الدین | ۷۰ | ،، | شیخ سعادت سعد الدین |
| ۲ | ،، | ابو العباس احمد اسود دینوری | | | اعظم معروف بسید سرخ | ۴۷ | ،، | شیخ نجیب الدین علی بزغش | ۷۱ | ۲۰ | شیخ عبد اللہ سیانی |
| ۳ | ،، | شیخ محمد عمویہ بن عبد اللہ | ۲۶ | ۱۰ | شیخ حسن افغان | ۴۸ | ،، | شیخ ظہیر الدین بن عبد الرحمٰن | ۷۲ | ،، | شیخ جمال تخلص [illegible] |
| ۴ | ،، | شیخ ابو العباس نہاوندی | ۲۷ | ۱۱ | حضرت لعل شہباز سندی | ۴۹ | ،، | شیخ ابو القاسم جلال الدین | ۷۳ | ،، | شیخ عبد الحق بن شیخ [illegible] |
| ۵ | ،، | شیخ اخی فرج زنجانی | ۲۸ | ،، | شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی | ۵۰ | ،، | تبریزی | ۷۴ | ،، | شیخ [illegible] |
| ۶ | ۳ | شیخ رویم بن احمد | ۲۹ | ،، | صدر الدین احمد معروف | ۵۱ | ،، | شیخ قطب الدین ابہری | ۷۵ | ۲۱ | شیخ عبد اللہ [illegible] |
| ۷ | ،، | شیخ ابو اسحاق ابراہیم | | | میر سید حسین | ۵۲ | ،، | شیخ رکن الدین سنجانی | ۷۶ | ،، | شیخ ترک [illegible] معروف |
| ۸ | ،، | شیخ عبد اللہ خفیف | ۳۰ | ۱۱ | شیخ محمد سیاہ یمنی | ۵۳ | ۱۵ | شیخ اوحد الدین کرمانی | | | ترکان |
| ۹ | ،، | شیخ ابو الحسین یا ابو علی حصیر | ۳۱ | ،، | شیخ صلاح الدین درویش | ۵۴ | ،، | شیخ جمال الدین ہمدان | ۷۷ | ،، | شیخ ضیاء الدین [illegible] |
| ۱۰ | ۴ | شیخ ابو علی رودباری | ۳۲ | ،، | شیخ رکن الدین بن صدر الدین | ۵۵ | ،، | شیخ حسام الدین بودنی | ۷۸ | ،، | شیخ [illegible] |
| ۱۱ | ،، | شیخ ابو عثمان مغربی | | | عارف | ۵۶ | ،، | شیخ احمد معشوق | ۷۹ | ،، | شیخ [illegible] |
| ۱۲ | ،، | شیخ ابو القاسم گورگانی | ۳۳ | ،، | شیخ عثمان سیاہ سنامی | ۵۷ | ،، | خواجہ گرگ اللہ ولی | ۸۰ | ۲۲ | شیخ صدر الدین [illegible] |
| ۱۳ | ،، | شیخ ابو بکر بن عبد اللہ طوسی | ۳۴ | ۱۲ | حاجی شیخ صدر الدین | ۵۸ | ۱۶ | شیخ حمید الدین [illegible] | ۸۱ | ،، | خواجہ علی بن شیخ |
| ۱۴ | ،، | شیخ ابو علی فارمدی | | | عرف حاجی چراغ | ۵۹ | ،، | شیخ عماد الدین [illegible] | | | صدر الدین |
| ۱۵ | ،، | شیخ حجت الاسلام امام محمد غزالی | ۳۵ | ،، | شیخ پیارا | ۶۰ | ،، | سید میر داؤد | ۸۲ | ،، | شیخ ابراہیم |
| ۱۶ | ۵ | شیخ ابو الفتح احمد بن محمد غزالی | ۳۶ | ،، | شیخ رکن الدین سمرقندی | ۶۱ | ،، | سید جلال الدین بخاری | ۸۳ | ،، | شیخ [illegible] |
| ۱۷ | ۶ | حضرت عین القضاۃ ہمدانی | ۳۷ | ،، | شیخ عماد الدین | ۶۲ | ۱۷ | سید علیم الدین [illegible] | ۸۴ | ،، | شیخ [illegible] |
| ۱۸ | ،، | شیخ ضیاء الدین ابو النجیب | ۳۸ | ،، | شیخ رکن الدین بن شاہ عبد | ۶۳ | ،، | شیخ کبیر الدین [illegible] | ۸۵ | ،، | شیخ [illegible] |
| ۱۹ | ۷ | شیخ شہاب الدین سہروردی | ۳۹ | ،، | شیخ حاجی عبد الوہاب | ۶۴ | ،، | سید کبیر الدین حسن بخاری | ۸۶ | ۲۳ | شیخ [illegible] |
| ۲۰ | ،، | شیخ عماد الدین عمار یاسر | ۴۰ | ،، | شیخ [illegible] بن شیخ عبد الوہاب | ۶۵ | ۱۸ | سید عثمان المشہور [illegible] | | | [illegible] |
| ۲۱ | ،، | شیخ روزبہان کبیر مصری | ۴۱ | ۱۳ | شیخ عبد الغفار | ۶۶ | ،، | حضرت شاہ دوست [illegible] | ۸۷ | ،، | شیخ [illegible] |
| ۲۲ | ،، | شیخ اسمٰعیل مصری | ۴۲ | ،، | میران سید احمد | ۶۷ | ۱۹ | حضرت قطب عالم [illegible] | ۸۸ | ۲۴ | [illegible] |
| ۲۳ | ۸ | حضرت شیخ بہاء الدین زکریا | ۴۳ | ،، | شیخ سلیم بن میران سید احمد | | | نسل قریشی | ۸۹ | ،، | سید [illegible] |
| ۲۴ | ،، | شیخ صدر الدین ابو | ۴۴ | ،، | قاضی حمید الدین ناگوری | ۶۸ | ،، | شیخ عظیم الدین [illegible] | ۹۰ | ،، | [illegible] |
| | | متائم | ۴۵ | ،، | حضرت شیخ سماء الدین سہروردی | | | | | | |

| نمبر شمار | صفحہ نمبر | نام مقدس صاحبان خانوادہ | نمبر شمار | صفحہ نمبر | نام مقدس صاحبان خانوادہ | نمبر شمار | صفحہ نمبر | نام مقدس صاحبان خانوادہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۱ | ۲۴ | مخدوم سلطان شیخ حمزہ | ۱۱۴ | ۳۰ | مولانا حیدر کشمیری | ۱۳۹ | ۳۵ | شیخ محمد معروف |
| ۹۲ | ″ | باباداؤد خاکی | ۱۱۵ | ″ | شیخ حبیب اللہ کانی | ۱۴۰ | ″ | میر ساہو |
| ۹۳ | ″ | میران محمد شاہ معروف | ۱۱۶ | ″ | شیخ حسن لالو | ۱۴۱ | ″ | حاجی شرف الدین |
| | | موجدریا | ۱۱۷ | ″ | شیخ حاجی بہرام | ۱۴۲ | ″ | شیخ محمود خرقانی |
| ۹۴ | ۲۵ | سید جیون شاہ معروف | ۱۱۸ | ″ | سید زندہ علی | ۱۴۳ | ″ | شاہ جلال الدین |
| | | کہوڑ شاہ | ۱۱۹ | ″ | شیخ عبدالرحیم قادری | ۱۴۴ | ″ | شیخ جلال الدین تبریزی |
| ۹۵ | ″ | سید شاہ جمال لاہوری | | | سہروردی | ۱۴۵ | ″ | شاہ قطب الدین بہاری |
| ۹۶ | ″ | شیخ حسن کنجد گر | ۱۲۰ | ۳۱ | بابا عبداللہ سہروردی | ۱۴۶ | ۳۶ | شیخ مخدوم حسن |
| ۹۷ | ۲۶ | میر حسینی سہروردی | ۱۲۱ | ″ | شیخ حامد قادری سہروردی | ۱۴۷ | ″ | شیخ میان بایزید |
| ۹۸ | ″ | سید جلال الدین حیدر | ۱۲۲ | ″ | شیخ سکندر شاہ | ۱۴۸ | ″ | شیخ زاہد بن ابراہیم |
| ۹۹ | ″ | بابا نصیب الدین غازی | ۱۲۳ | ″ | شاہ مراد قریشی | ۱۴۹ | ″ | شاہ ابو اسحاق |
| ۱۰۰ | ″ | حضرت شاہ دولا گجراتی | ۱۲۴ | ″ | شیخ قلندر شاہ قریشی | ۱۵۰ | ″ | سید شاہ داؤد |
| ۱۰۱ | ″ | شیخ محمد اسمٰعیل لاہوری ثانی | ۱۲۵ | ″ | مفتی غلام سرور | ۱۵۱ | ″ | سید شاہ رزاق |
| | | معروف میاں وڈا | ۱۲۶ | ۳۲ | سید کرم شاہ | ۱۵۲ | ″ | سید شاہ جلال راجی |
| ۱۰۲ | ۲۷ | شیخ جان محمد لاہوری | ۱۲۷ | ″ | سید فضل شاہ | ۱۵۳ | ″ | شاہ شیخن گنجن |
| ۱۰۳ | ″ | شیخ جان محمد ثانی لاہوری | ۱۲۸ | ″ | شیخ شمس الدین | ۱۵۴ | ″ | شاہ الہداد عارف |
| ۱۰۴ | ″ | شیخ کرم شاہ قریشی | ۱۲۹ | ″ | شیخ نورالدین عبدالصمد | ۱۵۵ | ″ | سید عبدالجلیل |
| ۱۰۵ | ۲۸ | شیخ نوروز ریشی | ۱۳۰ | ″ | شیخ کمال الدین | ۱۵۶ | ″ | سید شاہ مدقق |
| ۱۰۶ | ″ | سید شاہ محمد عثمان جہولا | ۱۳۱ | ″ | شیخ زین الدین | ۱۵۷ | ″ | شاہ اویس |
| ۱۰۷ | ″ | سید عماد الملک بن شاہ محمد | ۱۳۲ | ″ | شیخ تقی الدین | ۱۵۸ | ″ | شاہ مرتضیٰ انند |
| ۱۰۸ | ″ | خواجہ مسعود پان پوری | ۱۳۳ | ″ | حضرت رسول شاہ | ۱۵۹ | ″ | شاہ واصل الدین |
| ۱۰۹ | ۲۹ | بابا اروبی ریشی | ۱۳۳ | ۳۳ | مولوی شاہ محمد لطیف | ۱۶۰ | ″ | شاہ لطیف |
| ۱۱۰ | ″ | شاہ ارزانی قادری | | | نام مظفر حسین | ۱۶۱ | ″ | شاہ احمد محقق |
| | | سہروردی | ۱۳۴ | ″ | شاہ فدا حسین | ۱۶۲ | ″ | حضرت شاہ حسین |
| ۱۱۱ | ″ | سید شہاب الدین ہرا | ۱۳۵ | ۳۴ | شاہ توکل حسین | | | |
| ۱۱۲ | ″ | سید عبدالرزاق معروف | ۱۳۶ | ″ | زنگ علیشاہ | | | |
| | | سید مکی | ۱۳۷ | ۳۵ | اکبر حسین شاہ | | | |
| ۱۱۳ | ۳۰ | سید محمود معروف شاہ نورنگ | ۱۳۸ | ″ | باقر حسین | | | |

# صحت نامہ خانوادہ سہروردیہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۹ | دیدۂ صدق سے | فرمایا دیدۂ صادق سے |
| ۵ | ۱۴ | لیکن اُس کسی کی | لیکن اُسکو کسی کی |
| ۶ | ۲۴ | جماد | جہاد |
| ۱۰ | ۱۷ | آب | آپ |
| ۱۴ | ۲۳ | مہتمم | متہم |
| ″ | ۲۹ | سنجاکی | سنجانی |
| ۱۵ | ۱۱ | کرنا | کرانا |
| ۱۷ | ۲۲ | وپتہ | وٹہ |
| ۱۸ | ۴ | اور یہی آپکی | اور یہی اثر آپکی |
| ۲۴ | ۱۳ | دوسری | دومری |
| ۲۶ | ۶ | نخور | غور |
| ۲۸ | ۶ | دوچھوڑکر | دور چھوڑکر |
| ″ | ۲۸ | رولی | روبی |
| ″ | ۲۹ | سیہ گہوڑے شاہ | سید گہوڑے شاہ |
| ۲۹ | ۳ | اروبی | روبی |
| ۳۰ | ۲۲ | وشوارنہا | شورنہا |
| ″ | ۲۶ | میان بالاپیر | میان میر بالاپیر |
| ۳۱ | ۸ | باباجامہ | |
| ″ | ۱۴ | پنجاب قرات | پنجاب میں قرات |
| ″ | ۲۱ | ترجیح ہند | ترجیح سند |
| ۳۲ | ۱۹ | خداشناقت | خداشناخت |
| ″ | ″ | نہیں کیا تہا | نہیں ہوا تہا |
| ۳۵ | ۱۰ | بہ سوائے اسکے | سوائے اسکے |

بسم اللہ الرحمن الرحیم اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون

جلد اول مشتمل بر بیان حضرات خانوادہ قدسیہ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

# کلیات حدولیہ فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

# تحفۃ الابرار

۱۳۲۳ھ

مؤلفہ و مصنفہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال آغا جناب مرزا آفتاب بیگ مرحوم

محمد نواب مرزا بیگ صاحب نبیرہ تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی ثم

مطبع رضوی واقع دہلی بحسن انتظام محمد سید حسن طبع ہوئی

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات وکلمات طیبات و وارشادات وفوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ | حضرت سلمان فارسی کنیت ابوعبداللہ | اصفہان | ۱۷ رجمادی الثانی سنہ ۳۵ھ یا سنہ ۳۳ھ عمر بقولے ایک ہزار سال یا پانچسو سال یا سارھے تین سو سال یا | مدائن یا کوفہ [illegible] | خزینۃ الاصفیا | آپ کو فیض اس نسبت کا حضرت امیرالمومنین صدیق اکبر سے پہنچا ہے۔ جو کبار اصحاب حضرت صلعم سے تھے۔ وطن آپکا شہر اصفہان ہے۔ آپ کے والد گبر آتش پرست تھے ابتدا مین اس دین مجوسی سے بیزار ہوکر دین موسوی مین آگئے تھے بعد اسکی دین نصارا عیسوی مین داخل ہوئے۔ جس راہب کے ہاتھ پر یہ دین نصارا قبول کیا تھا اوسنے اپنے مرنے کے وقت پیغمبر آخرالزمان کے مبعوث ہونے کی بشارت آپکو دیکر کہا تھا کہ اوس دین کو قبول کرنا اور مدینہ جانا۔ چنانچہ بعد وفات راہب کے آپ روانہ سمت مدینہ ہوے۔ راہ مین آپ کو ایک شخص نے بہ تہمت غلامی پکڑ لیا اور ایک یہودی سکنہ مدینہ کے ہاتھ فروخت کر دیا جب آنحضرت صلعم مدینہ مین مبعوث ہوے تو آپ دائرہ اسلام مین داخل ہوے۔ اور سرور عالم کی امداد سے آزادی حاصل کی اور اصحاب صلعم مین ممتاز ہوے۔ آپ نے بہ عہد خلافت حضرت عثمانؓ مدائن مین وفات پائی۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ السابق اربعۃ انا سابق العرب وصہیب سابق الروم وسلمان سابق الفرس وبلال سابق الحبش وبروز خندق فرمایا ہے کہ سلمان عنا اہل البیت یعنی سلمان میرے اہل بیت سے ہے۔ |
| ” | حضرت ابو حلیم حبیب بن سلیم راعی | | | | | آپ مرید سلمان فارسی تھے آپکا جائے مسکن کنارے دریائے فرات تھا تمام عمر عزلت مین بسر کی نقل ایک مشائخ سے ہے کہ ایک روز مین آپکے گھر گیا دیکھا کہ گرگ اور گوسفندان باہم ملے جلے ہین۔ بعد فراغ نماز مین نے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ اے بچہ کس کام کو آیا۔ کہا کہ آپکی زیارت کو۔ فرمایا جزاک اللہ عرض کی گرگ کو گوسفندون کے ساتھ موافق دیکھتا ہون یہ کیا بات ہے۔ فرمایا۔ راعی اپنا حق کے ساتھ موافق ہے یہ کہکر ایک پتھر اٹھایا اوسکے نیچے سے دو چشمے نکلے ایک شیر کا دوسرا شہد کا عرض کی یہ درجہ کسطرح حاصل کیا کہا بمطابعت رسول صلعم۔ اے پسر قوم موسیٰ باوجودیکہ مخالف تھی سنگ خارا نے اونکو پانی دیا۔ حالانکہ موسیٰ بدرجہ محمد صلعم نہ تھے اور جس حالت مین مین تابع حضرت موصوف ہون تو کیا مجھے پتھر شیر اور شہد نہین دیوین گے۔ عرض کی مجھے نصیحت کرو۔ فرمایا لا تجعل قلبك صندوق الحرص وبطنك وعاء الحرام۔ یعنی دل کو محل حرص وہوا نہ کرو اور شکم کو برتن حرام نہ بناؤ۔ |
| ” | حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق کنیت ابومحمد وبقولے ابو عبدالرحمن۔ | | ۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۸ھ یا سنہ ۱۰۱ھ وبقولے ۱۱۱ و ۱۱۲ھ و سنہ ۱۰۲ھ عمر زائد از یکصد سال | | خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا | آپ نبیرہ حضرت ابوبکر صدیق کبار تابعین و اعظم فقہائے مدینہ منورہ سے تھے اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ پھوپھی اپنی کے گھر مین تربیت اور پرورش پائی تھی اب فقہائے مدینہ سے ہین اور امام بخاری نے صحیح البخاری اپنی مین آپ کو افضل زمانہ سے ذکر کیا ہے۔ |

| [illegible] | نام اقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ | حضرت امام جعفر صادق | روز دوشنبہ ۷ ربیع الاول ۸۰ ہجری | ۱۵ رجب ۱۴۸ھ یا ۱۵ شوال | جنت البقیع مقبرہ حضرت امام حسن | | پیران عظام سلسلہ نقشبندیہ نے اپنے شجرہ میں فیض اس نسبت کا حضرت قاسم سے حضرت امام صادق جعفر کا حاصل کرنا لکھا ہے۔ اور حضرت امام جعفر سے نسبت نقشبندیہ دو طرف منتہی ہوتی ہے۔ ایک بطریق اکبر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ اور دوسری پشت بہ پشت بجناب اسد اللہ غالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ |
| سرفشان انوار طیفوریان نمبرے و پیشوائے نقشبندیہ | حضرت شیخ بایزید بسطامی نام طیفور بن عیسیٰ لقب سلطان العارفین | ۱۳۶ھ | ۲۶۹ھ یا ۲۶۱ھ ۱۵ یا ۱۷ شوال مادہ تاریخ عمر ۱۲۳ سال | بسطام عراق عجم میں مشہور قصبہ ہے | خزینۃ الاصفیا نوار الایرنین سفینۃ الاولیا تکملہ سیر الاولیا | آپ اعظم خلفائے حضرت امام جعفر صادق کبائر اولیائے عصر سے تھے آپ کے دادا دین آتش پرستی سے اسلام مین آئے تھے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہین کہ بایزید ہمارے درمیان مین ایسا ہے جیسا کہ حضرت جبرئیل فرشتون مین اور وہ جوش سکر کو فضیلت دیتے ہین صحو پر وہ بایزید ہی ہین کسی کو آپ سے پہلے حقائق مین چندان انبساط نہ تھا جیسا کہ آپ کو تھا شیخ ابو سعید ابو خیر کہتے ہین کہ ہیژدہ ہزار عالم بایزید سے پر دیکھتا ہون لیکن بایزید درمیان نہین یعنی جو بایزید تھے وہ حق مین محو تھے آپ فرماتے ہین کہ مین نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا اور عرض کی کہ تیری طرف کی راہ کیا ہے کہا از خود گذشتنی و رستنی۔ |
| پیشوائے نقشبندیان و انصاریہ و اویسیہ و شطاریہ | حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی نام علی بن جعفر بن سلیمان | ۳۵۲ھ | ۱۰ محرم یعنی عاشورہ ۴۲۵ھ یا ۵ رمضان عمر ۷۳ سال | خرقان قزوین کے قریب ایک قصبہ ہے عراق عجم میں | خزینۃ الاصفیا تذکرۃ الاولیا مراۃ الاسرار | آپ کا انتساب طریقت اویسیہ بروحانیت حضرت بایزید بسطامی اسطرح پر ہے کہ آپ مرید و خلیفہ شیخ ابو المظفر مولانا ترک الطوسی اور وہ مرید شیخ ابو یزید العشقی اور وہ مرید شیخ محمد مغربی اور وہ سلطان العارفین بایزید بسطامی ہوے ہین۔ کیونکہ آپکی ولادت بعد وفات حضرت بایزید بسطامی ہوئی تھی۔ **نقل** ہے کہ بارہ برس تک بعد تربت بایزید سے آواز آئی کہ اے ابو الحسن وہ وقت آگیا ہے کہ تم |

خلق کی رہنمائی کرو آپ نے کہا کہ مین اُمّی ہون۔ آواز آئی کہ اے ابو الحسن پایا جو کچھہ کہ حق سے تو نے چاہا تھا اور فاتحہ شروع کر۔ آپ نے فاتحہ شروع کی جب خرقان مین پہنچے قرآن تمام کیا اور باب علوم ظاہری و باطنی کھل گئے۔ **نقل** ہے کہ ایک جماعت سفر مین جاتی تھی آپکی خدمت مین آکر عرض کی کہ راہ پر خوف ہے۔ ہمکو کوئی دعا بتاؤ کہ وقت خوف کے کار آمد ہووے فرمایا اوسوقت ابو الحسن کو یاد کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یاد کرنے آپ کے نام سے تمام مال متاع راہزنان سے محفوظ رہا **نقل** ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے حاضر حضور ہوکر تلقین کی استدعا کی فرمایا چار چیز کو نگاہ رکھو اول احسن کما احسن اللہ الیک۔ دویم فرمان خدا و رسول کو بجالاؤ اور مناہی سے پرہیز کرو۔ سوم بارہ خاکی ہے رجوع اپنی اصل کی طرف رہو ایسا نہو کہ آتش مین گرفتار ہو۔ چہارم ہر نفس کو نفس واپسین شمار کرو اور موت سے غافل نہ رہو۔ محمود نے کہا کہ میرے حق مین دعائے خیر کرو آپ نے فرمایا (اے محمود عاقبت محمود باد) پس محمود نے بدرہ زر پیش نذر کیا شیخ نے قرص نان جوین خشک محمود کو دیا اور کہا کھاؤ حلال ہے۔ محمود نے نوالہ مونہہ مین ڈالا ہرچند چباتا تھا مگر حلق سے نیچے نہین اترا۔ بادشاہ نے کہا یہ لقمہ خشک حلق سے نہین اوترتا۔ کہا ہان ایسا ہی یہ زر کہ تو لدیا ہے میرے حلق مین نہین جاتا اوٹھالیجا کہ میرے کار آمد نہین ہے۔ بادشاہ نے عرض کی کہ کوئی چیز مجھے یادگار اپنی دو شیخ نے پیراہن اپنے بدن سے اوتار کر دیدئے اور رخصت کیا۔ اتفاقاً اوس سال محمود ہندوستانی مہم سومنات پر پہنچا۔ قریب تھا کہ شکست بادشاہ کو ہووے بادشاہ گھوڑے سے

| نام سلسلہ و خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات یا ایام عرس و عمر | مقام مزار و مدفن | حوالہ کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | اوترا اور گوشہ مین جاکر خرقہ شیخ ابوالحسن کو اپنے آگے رکھکر مونہہ خاک پر ملا اور کہا الٰہی بعزت و حرمت اس پیرہن کی فتح و نصرت اہل اسلام کو نصیب کر فوراً تیر دعا بہدف اجابت پہنچا اور درحالت جنگ ایسا واقعہ ظہور مین آیا کہ معاندان لشکر خود کو لشکر سلطان جانکر مارنے لگے یہانتک کہ ہزارہا ہزار قتل ہوگئے اور باقی ماندہ بھاگ گئے اور فتح و فیروزی بادشاہ اسلام کو ہوئی۔ اوس شب سلطان نے خواب مین دیکھا کہ شیخ ابوالحسن فرماتے ہین اے سلطان آبرو خرقہ میری کی برباد کی اگر اوسوقت مین چاہتا کہ تمام اہل ہند داخل اسلام ہوجاوین حق تعالیٰ قبول فرماتا۔ بادشاہ نے افسوس کیا۔ جب وفات شیخ نزدیک پہنچی تو آپ نے وصیت کی کہ میری قبر زمین سے تیس گز نیچی کیجاوے کیونکہ زمین بسطام زیر زمین خرقان ہے اور یہ ترک ادب ہے کہ جسم میرا بالائے اندام بایزید سے رکھا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ بعد وفات ایک سنگ برنگ سفید اوپر آپکی تربت کے رکھا دیکھا اور چونکہ زمین پر نشان قدم شیر لوگون نے دیکھا تھا جانا کہ شیر لایا ہے جو کوئی ہاتھ اوپر اوس سنگ مزار کے رکھکر حاجت خدا سے چاہتا ہے خدا اوسکی دعا قبول کرتا ہے صاحب تذکرۃ الاولیا نے اس عمل کو واسطے اجابت دعا کے مجرب لکھا ہے۔ |
| پیشوائی نقشبندیہ و یسویہ | حضرت شیخ ابوعلی فارمدی نام فضیل بن محمد | قریہ فارمد | ۱۰ ربیع الاول یا ۴ ذالحجہ سنہ ۴۷۷ھ | طوس یا فارمد جو ضلع طوس مین خراسان مین ہے | خزینۃ الاصفیا شفاء العلیل | آپ شاگرد امام ابوالقاسم قشیری ہین اور انتساب طریقت دو طرف سے ہے۔ ایک بہ شیخ ابوالقاسم گورگانی طوسی کہ جنکا نام علی ہے اور کنیت ابوالقاسم ہے دوسرا بہ شیخ المشائخ ابوالحسن خرقانی (یا ابوالحسن خضری) آپ شیخ الشیوخ خراسان تھے اور اپنے وقت کے قطب مدار۔ |
| ″ | حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کنیت ابویعقوب بن ابویعقوب | ۲۷ رجب سنہ ۴۴۰ھ | ۲۷ رجب سنہ ۵۳۵ھ یا غرہ صفر عمر ۹۳ سال | مرو | اخبار الاخیار مراۃ الاسرار رسالہ خواجہ عبدالخالق | آپکا شجرہ نسب شاہان ایران سے ملکر حضرت شیث بن آدم تک پہونچتا ہے ابتدا مین بغداد گئے اور حضرت غوث الاعظم کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے تحصیل علم کے لئے سمرقند گئے بعد تحصیل علم کے ریاضت و مجاہدہ کیا۔ حضرت ابوعلی فارمدی کے آپ مرید و خلیفہ تھے آپ مجلس وعظ مین کلمات عالی فرما رہے تھے دو فقیر مجلس مین حاضر تھے آپکو انھون نے کہا چپ رہو بدعتی ہو آپنے تیز نظر سے اونکی طرف دیکھا دونون اوسی وقت مرگئے ع پروانہ ازان سوخت کہ باشمع درافتاد ✽ باسوختگان ہر کہ درافتاد درافتاد ✽ اڑتیس حج پیادہ پا کئے اور دو ہزار ختم قرآن بقرات حفص اور سات سو پارہ کتب تفاسیر حدیث و فقہ و اصول فروع و کلام حفظ رکھتے تھے۔ اور بہت مشائخون کو دیکھا تھا۔ |
| پیشوائی نقشبندیہ و یسویہ | خواجہ عبدالخالق غجدوانی بن امام عبدالجمیل | | ۱۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۵۷۵ھ | غجدوان بخارا سے ۲۸ میل پرے ایک نامی قصبہ ہے | ″ و تکملہ سیر الاولیا | آپ امام مالک رح کی اولاد مین ہین آپ کے والد شہزادہ روم کے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے والد کو آپکے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اور عبدالخالق نام رکھا تھا۔ آپ نے جوانی مین حضرت خضر علیہ السلام سے تعلیم پائی تھی حضرت خضر نے آپکو فرزندی مین لیا تھا اور بموجب ارشاد حضرت خضر علیہ السلام کے آپ حضرت یوسف ہمدانی کے مرید و خلیفہ ہوے تھے۔ کلمات طیبات آپ کے آٹھ ہین۔ ہوش دردم۔ نظر بر قدم۔ خلوت در انجمن۔ سفر در وطن۔ یادکرد۔ بازگشت۔ نگاہ داشت۔ یادداشت۔ دیگر |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ...طلاحات وقوف زمانی و وقوف عددی۔ وقوف قلبی تفصیل ان اصطلاحات کی مختصر یہ ہے۔ (ہوش در دم) یعنی انتقال نفس کا دوسرے نفس مین غفلت سے نہ ہو)۔ (نظر بر قدم یعنی حرکات وسکنات مین حاضر ہونا) (سفر در وطن۔ صفات ذمیمہ سے باوصاف حمیدہ انتقال کرنا) (خلوت در انجمن یعنی ظاہر باخلق و باطن ساتھ حق کے ہو) (یادکرد یعنی ذکر قلبی یا لسانی۔ (بازگشت) یعنی رجوعیت بحق سبحانہ اصطلاح ہے کہ ہر بار کلمہ طیب کہے اور پیچھے اوسکے کہے کہ خداوندا مقصود میرا توہی ہے۔ (نگاہداشت) محافظت اس رجوعیت کی بے گفت زبان۔ (یادداشت) یعنی رسوخیت ہی نگاہداشت ہے۔ (وقوف زمانی) مراد محاسبہ اوقات ہے (وقوف عددی) عبارت رعایت عدد سے ذکر کرتے ہین۔ (وقوف قلبی) مراد ارتباط و آگاہی مذکور سے ہے۔ | | | | | | |
| پیشوائے نقشبندیہ ویسویہ | حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری۔ | ریوگر غرہ ماہ شوال سنہ ۷۱۵ھ | | ریوگر مضافات بخارا یا شماس یہ شہر بخارا [illegible] | خزینۃ الاصفیا [illegible] | آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے ہوئے ہیں اور سجادہ نشین اپنے پیر روشن ضمیر کے تھے۔ اور بہ ارشاد طالبان حق مصروف رہے۔ |
| 〃 | حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی | قصبہ انجیر فغن ایک موضع کا نام ہے قریب بخارا کے | ۱۷ ربیع الاول سنہ ۷۱۵ھ سات موپنڈ | ابکن بخارا کا مشہور قصبہ ہے تخمیناً پندرہ میل بخارا سے | | آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد عارف کے ہوئے ہین کسب حلال بکسب گلکاری کیا کرتے تھے۔ آپکا فرمودہ ہے۔ کہ ذکر جہر اوسکو سزاوار ہے کہ دل اوسکا ریا سے اور زبان دروغ اور غیبت سے اور حلق لقمہ حرام سے اور آنکھ اوسکی نظر بد سے اور توجہ غیر حق سے پاک ہووے۔ |
| 〃 | حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی۔ | رامیتن سنہ ۵۹۱ھ بخارا کا ایک قصبہ ہے | ۲۷ رمضان سنہ ۷۱۸ھ یا ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۷۱۵ھ | خوارزم ماوراء النہر کا مشہور شہر ہے عمر ۱۲۷ سال | سراۃ السالکین | آپ مرید و خلیفہ حضرت محمود فغنوی ہین آپکا لقب عزیزان ہے۔ آپ کپڑا بنا کرتے تھے حضرت مولانا روم آپکی شان مین یون فرماتے ہین ؎ گر نہ علم حال فوق حال بودی کسے شدے + بندہ اعیان بخارا خواجہ نساج را + آپ سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے فرمایا (کندن و پیوستن) یعنی از دنیا کندن اور بحق پیوستن ہے۔ |
| 〃 | حضرت خواجہ محمد بابا سماسی | سماس | ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۷۵۵ھ | سماس ایک قریہ ہے طوس مین جسکو اب مشہد کہتے ہین | | آپ خلیفہ حضرت عزیزان علی رامیتنی کے ہین۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کو اپنی فرزندی مین لیا تھا اور اپنے خلیفہ میر سید علی کلال کو فرمایا تھا کہ بہاؤ الدین کے حق مین تربیت و شفقت سے دریغ نہ کرنا۔ اگر تقصیر کی تو تجکو نہ چھوڑونگا میر سید علی نے منظور کیا اور کھڑے ہو کر اور سینہ پر ہاتھ رکھکر کہا کہ مرد نہ ہون جو تقصیر کرون۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ ویسویہ | حضرت میر سید علی گلال بن سید حمزہ | سوخار | ماہ جمادی الاول سنہ ۷۷۲ھ یا ماہ جمادی الثانی | | | آپ سید حسینی اور خلیفہ بابا سماسی کے ہوئے ہین - اور پیشہ درس گری رکھتے تھے بزبان بخارا اس گر کو کلال کہتے ہین۔ بابا سماسی نے آپکو فرزندی مین قبول کیا تھا بیس برس خدمت مین اپنے مرشد کی رہے ہفتہ مین دوبار سوخار سے سماسی پہنچا کرتے تھے جسکی مسافت پانچ فرسنگ شرعی تھے ۱۱۴ اصحاب آپ سے صاحب ارشاد ہوئے تھے۔ آپ نے خوش خبری سلطنت ممالک شرقی و مغربی کو با امیر تیمور صاحب قران پہونچایا تھا۔ |
| 〃 | حضرت خواجہ حسن انداقی بن ابو محمد حسن بن حسین انداقی۔ انداق شہر ہے مضافات بخارا سے | | ۲۶ رمضان سنہ ۵۵۲ھ | بخارا بیرون دروازہ کلاباد | خزینۃ الاصفیا بحوالہ رشحات | آپ اعظم مشائخ و کبرائے خلفاء خواجہ یوسف ہمدانی ہوئے ہین تربیت مریدان و دعوت حق مین فرید العصر تھے۔ |
| 〃 | حضرت شیخ عبد اللہ بیرقی | خوارزم | سنہ ۵۵۵ھ | بخارا بیرون شہر | خزینۃ الاصفیا بحوالہ رشحات | آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی ہوئے ہین آپکو بیرقی اسلئے کہتے ہین کہ آبا و اجداد آپکے گلہ گوسفندان رکھتے تھے اور اونکی تجارت کرتے تھے |
| سر سلسلہ یسویہ و پیشوائے نقشبندیہ | حضرت خواجہ احمد یسوی | قصبہ یسی از بلاد ترکستان | ۲۷ شوال سنہ ۵۶۲ھ | قصبہ یسی | خزینۃ الاصفیا | آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی سے پہنا تھا اور بعد اپنے پیر کے سجادہ نشین ہوکر مسند ارشاد پر متمکن رہے بحالت طفولیت آپ منظور نظر شیخ باب ارسلان تھے جو عظمائے مشائخ ترک سے شمار ہوتے تھے اور آپ کو اونہون نے باشارت حضرت رسول صلعم خواجہ ارسلان نے تربیت کی تھی اور اونکی حیات تک اونہین کی خدمت مین رہے بعد وفات اونکی بخارا مین آکر خواجہ یوسف ہمدانی کی خدمت مین رہکر تکمیل کو پہنچے تھے۔ |
| 〃 | حضرت خواجہ حکیم سلیمان آتا<br>آتا بمعنے صاحب بزرگ و پدر و پیر مرشد بزبان ترکی ۱۲ | ولایت خوارزم موضع آق قورغان | سنہ ۵۸۲ھ ہجری | آق قورغان | ایضاً | آپ خلفائے اعظم شیخ احمد یسوی ہوئے ہین اونکی وفات کے بعد آپ ہی سجادہ نشین مسند ارشاد پر متمکن رہے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ منصور آتا | | سنہ ۵۹۴ھ | یسی | ایضاً | آپ بھی خلیفہ حضرت خواجہ احمد یسوی ہوئے ہین اور فرزند ارجمند حضرت والا شان باب ارسلان تھے آپ کے مرشد آپکا پاس ادب بہت کرتے تھے اور اپنے مریدون کو آپکے پاس تلقین کے لئے بھیجتے رہتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ تاج آتا | | سنہ ۵۹۶ھ | ایضاً | ایضاً | آپ نے حضرت خواجہ احمد یسوی سے ارادت حاصل کی تھی کاملان وقت سے ہوئے ہین اسدرجہ کا استغراق آپکو تھا کہ اپنے اور بیگانہ کو شناخت نہین کر سکتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ سعید آتا | خوارزم | سنہ ۶۱۵ھ | خوارزم | ایضاً | آپ خلفائے نامدار خواجہ احمد یسوی ہوئے ہین اور سجادہ نشین ہوکر طالبان حق کو واصل بحق سالہا سال کرتے رہے۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| منشا ایسو و پیشوا نقشبندیہ | حضرت خواجہ زنگی آتا | | سنہ ۵۶ھ | ولایت تاشکند ترکی میں مشہور شہر ہے | ایضاً بحوالہ رسالہ سیر قاضی | آپ فرزند حضرت تاج آتا بن بابا ارسلان ہیں اول جد بزرگوار کی خدمت میں رہ کر تربیت پائی پھر بخدمت خواجہ حکیم آتا حاضر ہو کر خرقہ خلافت پایا و بارشاد حق مشغول ہے جو کوئی واسطے مراد دینی یا دنیاوی کے آپکے مزار پر جاتا ہے نامراد نہیں ہوتا مولانا محمد قاضی اپنے رسالہ سیر قاضی میں فرماتے ہیں میں خواجہ کے مزار پر گیا مزار سے آواز اللہ اللہ کی آتی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ سید آتا نام سید احمد | | سنہ ۶۱۰ھ | بخارا | ایضاً | آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ زنگی تھے آپ کے خوارق عادات و کرامات کی بہت کچھ روایتیں ہیں جو اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتی۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ اولیا کبیر | | سنہ ۶۲۸ھ | ایضاً | ایضاً | آپ اعظم خلفائے حضرت عبد الخالق غجدوانی ہوئے ہیں اور اونہون نے آپکو فرزندی میں قبول فرمایا تھا آپکو اسقدر جذب و استغراق غالب تھا کہ خیال غیر کا دل میں خطور نہیں کرتا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ غریب | | سنہ ۶۱۱ھ | | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند رشید و خلیفہ حضرت خواجہ اولیا کبیر کے ہوئے ہیں متقی و متورع و صاحب ارشاد گزرے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ احمد صدیق | | سنہ ۶۵۷ھ | قصبہ مغیان بخارا سے ۹ میل پر قصبہ ہے | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی ہیں ہزاروں طالبان حق کو واصل بحق کیا وقت وفات باقیماندہ طالبان کو حوالہ خواجہ عارف ریوگری فرمایا اور اونکی خدمت میں طالبان حاضر ہو کر اپنی مراد تکمیل کو پہونچے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ سلیمان کرمینی | قصبہ کرمین بخارا سے ۱۲ فرسنگ ہے | سنہ ۶۵۸ھ | کرمینیہ بخارا سے ۱۲ میل پر قصبہ ہے | ایضاً | آپ بھی خلیفہ خواجہ عبد الخالق ہوئے ہیں غایت درجہ کے عالم و عامل و متقی گذرے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ میر حسن معروف بمیر خورد | | سنہ ۷۱۹ھ | وابکنی حد مقام بخارا سے ۱۵ میل | ایضاً | آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی سے پایا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ یادگار کیسروانی | | سنہ ۸۰۰ھ | کیسرون قریہ ہے بخارا سے دو فرسنگ | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت میر سید کلال ہوئے ہیں اور حضرت میر موصوف نے اپنے صاحبزادہ شاہ امیر کو واسطے تعلیم و تربیت کے آپکے سپرد کیا تھا چنانچہ شاہ امیر آپ کی توجہ کی تاثیر سے درجہ اعلیٰ پر پہونچے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ علاء الدین بخاری | | سنہ ۸۰۲ھ | بخارا | ایضاً | آپ اجل اصحاب خواجہ بہاء الدین نقشبندی کے ہوئے ہیں اول آپ نے خواجہ میر سید کلال سے ارادت حاصل کی تھی بعد وفات اونکی خواجہ بہاء الدین نقشبندی کی خدمت میں حاضر ہو کر درجہ کمال کو پہونچے تھے۔ |

| نمبر سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانزادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و ایام عمر | مقام مزار مع فاصلہ | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نشاء سیتہ و پیشوا و نقشبندیہ | حضرت خواجہ میر عمری امیر کلال | | سنہ ۸۰۳ھ | سوخار | خزینۃ الاصفیا | آپ اولیائے نامدار و مشائخ ذوی الاقتدار اور فرزند چہارم سید میر کلال ہین اور نزد پدر بزرگوار اپنے مین سب فرزندون سے زیادہ عزیز تھے اور حسب الارشاد والد خود خدمت مین خواجہ جمال الدین سیستانی تربیت پائی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ امیر بن سید امیر کلال | | سنہ ۸۰۳ھ | ایضاً | ایضاً | آپ خلف الرشید و مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوے ہین اور بڑے زاہد و پرہیزگار تھے واسطے قوت حلال کے نمک صحرا سے لاکر فروخت کیا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ عارف دیک کرانی | | سنہ ۸۰۴ھ | قریہ دیک کران تابع ہزارہ بفاصلہ ۲ میل | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت سید امیر کلال ہوی ہین حضرت موصوف بارہا فرماتے کہ مثل ان دو تن یعنی خواجہ بہاوالدین نقشبند و مولانا عارف دیک کرانی اور کوئی مرید نہین ہے خواجہ بہاوالدین بہت ادب آپکا کیا کرتے تھے اور سفر حجاز مین ہمراہ تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ میر برہان بن میر کلال | | سنہ ۸۰۵ھ | سوخار | ایضاً | آپ فرزند و خلیفہ نخستین حضرت میر کلال ہن اور حضرت میر نے آپکو واسطہ تربیت ظاہری و باطنی کے حضرت شیخ بہاوالدین نقشبند کے سپرد کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ شیخ محمد | | سنہ ۸۰۵ھ | | ایضاً | کبار اصحاب و احباب حضرت خواجہ امیر کلال ہوی ہین اور کاملان عہد و مشائخان وقت سے تھے |
| ایضاً | حضرت مولانا بہاوالدین قشلاقی | | سنہ ۸۰۹ھ | قشلاق بخارا سے ۲ فرسنگ یا ۶ میل ہے | ایضاً | آپ محبان خاص و صاحبان بالاختصاص خواجہ امیر کلال سے ہوے ہین جامع علوم ظاہری و باطنی و مخزن رموز صلوی و معنوی صاحب آیات و کرامات تھے۔ آپ اور سب خلفا و عظام سید میر کلال سے حضرت خواجہ نقشبندی غایت درجہ کی محبت اور اختلاط رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ میر حمزہ بن سید امیر کلال | | سنہ ۸۰۹ھ | سوخار | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند دویم و خلیفہ حضرت سید میر کلال ہوئے ہین حضرت موصوف نے آپکا نام اپنے والد بزرگوار پر رکھا تھا بابا میر کلال فرمایا کرتے تھے جو کوئی آپکی خدمت مین حاضر ہوگا بروز بیعت بتوجہ آپکے قلب طالب کا ذاکر ہوجاتا اور تین روز مین ذکر سلطان الاذکار ہر رگ و پوست سے جاری ہوجاتا تھا کتاب مقامات میر حمزہ آپ کی تالیف ہے کسب حلال سے آپکا قوت لایموت تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ جمال الدین سیستانی | | سنہ ۸۱۳ھ | | ایضاً | خلفای کرام و اصحاب عظام میر سید کلال سے ہوی ہین حضرت میر نے اپنے فرزند چہارم خواجہ عمر کو |
| ایضاً | حضرت خواجہ امیر کلان وشی | وش | سنہ ۸۱۶ھ | وش بخارا سے ۱۰ میل ہے | ایضاً | اجلہ اصحاب و اعظم احباب حضرت سید میر کلال سے آپ ہوے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت بابا شیخ مبارک بخاری | کرمیک | سنہ ۸۱۷ھ | | ایضاً | آپ اصحاب کبار میر حمزہ سے ہوی ہین اور بعض کا قول ہے کہ آپ بھی اصحاب میر کلال ہی سے ہے |
| ایضاً | حضرت خواجہ حسام الدین شاشی و بخاری بن مولانا حمید الدین۔ | | سنہ ۸۱۹ھ | بخارا | ایضاً | آپ خلیفہ میر حمزہ جامع علوم ظاہری و باطنی ہوی ہین اور اپنے وقت کے علماء سے علم طریقت و شریعت و حدیث و تفسیر مین سبقت لیگئے تھے خواجہ عبید اللہ احرار فرماتے ہین کہ مولانا حمید الدین پدر بزرگوار آپکے حالت نزع مین تھے آپ نے اپنے والد کو سخت مشوش پایا کہا ای باپ کیا حال ہے اونہونے فرمایا مجھ سے وہ چیز طلب کرتے ہین جو مین نہین کہتا حیران ہون اور یہی باعث تشویش کا ہے آپنے فرمایا کہ ایک ساعت بقلب خود متوجہ ہو جب متوجہ ہوی آپنے بھی سر مراقبہ میں کیا بعد ایک ساعت کے مولانا حمید الدین نے چشم کہولکر کہا جزاک اللہ فی الدارین خیرا اس وقت مین نے وہ چیز پائی ہے کہ اپنی تمام عمر مین نہین پائی تہی بعد اوسکے جان بحق تسلیم ہوے۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات وکلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مشاہیر و پیشوائے نقشبندیہ | حضرت مولانا کمال الدین مینائی | | سنہ [illegible]ھ | میدان پرگنہ کوفین کا وقفہ سمرقند سے ایک موضع ہے وفیات | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ میر حمزہ ہین بعد وفات پیر روشن ضمیر کے سجادہ نشین ہو کر طالبان حق کو فیض پہنچاتے رہے۔ |
| منشاء خانوادہ نقشبندیان | حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند بن محمد بخاری۔ | غرہ ماہ محرم سنہ ۷۱۸ھ | ۳ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ھ عمر ۷۳ سال | قصر عارفان قریہ ہے مضافات بخارا سے قصبہ بخارا سے تین میل پر ہے۔ | اخبار الاخیار مراۃ الاسرار | آپکو حضرت خواجہ محمد بابا سماسی نے فرزندی مین لیا تھا آپ سید امیر کلال کے مرید و خلیفہ ہوتے ہین خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی روح سے آپکو فیض ہوا ہے۔ وجہ تسمیہ نقشبند یہ ہے کہ آپ اور آپ کے والد بزرگوار کمخاب بافی کیا کرتے تھے مذہب حنفی رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری جنازہ کی آگے یہ بیت پڑہنا بیت مفلسانیم آمدہ در کوئی تو شیئاً للہ از جمال روئے تو دست بکشا جانب زنبیل ما آفرین بر دست و بر بازوی تو |
| | حضرت خواجہ محمد پارسا نام محمد لقب پارسا | سنہ ۷۵۶ھ | روز پنجشنبہ سنہ ۸۲۳ھ صاحب رسول علیہ السلام ۲۳ ذوالحجہ ۸۲۲ھ چہار شنبہ عمر ۶۷ سال | مدینہ منورہ متصل قبر حضرت عباس | خزینۃ الاصفیا بحوالہ انتخاب عین الحیات | آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ بہاؤالدین نقشبند کے تھے آپکے پیر نے لقب پارسا آپکو دیا تھا صاحب انتخاب عین الحیات لکھتے ہین مرزا الغ بیگ حاکم بخارا ہوا محدثان ماوراء النہر حضرت خواجہ سے نزاع دلی رکھتے تھے۔ از راہ بغض و حسد انہون نے بغرض مرزا الغ بیگ پہنچایا کہ خواجہ پارسا بہت حدیثین نقل کرتے ہین کہ صحت اونکی کسی سند صحیح سے معلوم نہین ہوتی مرزا الغ بیگ نے واسطے تحقیقات اسکے خواجہ کو طلب کیا اور خواجہ موصوف مع عصام الدین کہ شیخ الاسلام سمرقند تھے مع دیگر صحاب کے سمرقند تشریف لیگئے ایک مجلس عالی قرار پائی جسمین مرزا موصوف بذات خود موجود تھے اول خواجہ محمد پارسا |

نے ایک حدیث فرمائی کہ حاسدون کو اوس سے انکار ہوا۔ اور کہا کہ سند اس حدیث کی کیا ہے۔ فرمایا سند اس حدیث کی مجھے معلوم نہین۔ اس بات سے حاسدان خوش ہوئے بعد اوسکے خواجہ تہوڑی دیر مراقب ہوئے فرمایا کہ گر یہ فلان کتاب مین نہین ہووے تو منظور ہے۔ معاندان نے قبول کیا۔ کیونکہ کتاب مذکور بالکل نایاب تھی خواجہ موصوف نے شیخ الاسلام عصام الدین سے فرمایا کہ آپ کے کتب خانہ مین فلان مقام اور فلان طاق کے زبر فلان کتاب یہ کتاب رکھی ہے غرض کہ تہوڑی دیر مین کتاب مذکور آگئی اور آپ نے عصام الدین کو کہا کہ یہ حدیث فلان جز و فلان صفحہ و فلان سطر مین لکھی ہوئی ہے دیکھو چنانچہ دیکھا تو وہ حدیث بروایات صحیح لکھی پائی اہل عناد منفعل ہوئے اور مرزا موصوف بمعذرت پیش آیا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ | حضرت خواجہ علاؤالدین محمد عطار بن محمد بخاری | بخارا | ۲۰ رجب بعد نماز عشا سنہ ۸۰۲ھ | نوچغانیان | اخبار الاخیار مراۃ الاسرار | آپ مرید و اعظم خلفائے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کے ہوئے ہین اور شرف دامادی بھی پایا تھا خواجہ صاحب اپنی حیات مین تربیت کے لئے لوگون کو آپکے سپرد فرماتے تھے بہت لوگون کو آپسے فیض ہوا ہے حضرت سید شریف جرجانی نے فرمایا ہے کہ جبتک مین خواجہ صاحب کی صحبت مین نہین گیا تھا اوسوقت تک مین نے خدا کو نہین پہچانا تھا |

بعض کلمات قدسیہ آپکی خواجہ محمد پارسا نے لکھے ہین یہ ہین۔ (۱) سابقہ عنایت ازلی را می باید دید و بعض امیدواری بطلب آن عنایت بے علت لحظہ غافل نبی باید بود

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | (۲) از استغنا خود را مے باید نگاہ داشت۔ (۳) اندک حق سبحانہ تعالی را بزرگ مے باید ستر گ ترسان و لرزان باید بود۔ (۴) از ظہور استغنائے حقیقی و خاموشی از سمع صفت باید کہ خالی نبود۔ نگاہ داشت خطرات باسطاع دل۔ (۵) مشاہدہ احوال کہ بردل گزرد خطرات مانع نبود۔ خطرات را منع کردند کار قوی است و بعضے بر آنند کہ خطرات را اعتبار نیست اما نباید گذاشت تا متمکن باشد سعی باید کرد کہ متمکن نگردد کہ تمکن آن شدت مجاری فیض پدید آید بنا بر این دائم بہ تفحص احوال باطن باید بود۔ (۶) طریق مراقبہ از طریق نفی و اثبات اعلی و اقرب است بجذبہ از طریق مراقبہ بمرتبہ وزارت و تصرف در ملک و ملکوت توان رسید۔ (۷) از دوام مراقبہ باطن را منور گردانند و جمعیت خاطر و قبول دلہا حاصل است۔ و این معنی را جمع و قبول مے نامند۔ |
| پیشوائے نقشبندیہ | حضرت خواجہ حسن عطار | | در شب دوشنبہ بروز عید قربان ۸۲۶ھ | نزد چغانیان ہرات کے حصے اسکو چغانیان بھی کہتے ہین | اخبار الاخیار مراۃ الاسرار | فرزند خواجہ علاء الدین عطار اور نواسہ و منظور نظر کیمیا اثر حضرت شاہ نقشبند تھے ایام طفلی سے آپکے سایہ لطفت مین پرورش پائی تھی۔ مرزا شاہ رخ بادشاہ غایت اخلاص سے جب خواجہ حسن سوار ہوتے آپ پا پیادہ چلتا۔ نقل ہے کہ آپ شیراز مین تشریف لیگئے ایک آپکا دوست بیمار ہوگیا آپنے اوسکی صحت کے لئے توجہ کی ہاتف سے ندا آئی کہ اگر مرض اس مریض کو اپنی برلے تو البتہ شفا پائیگا۔ پس خواجہ نے توجہ فرمائی وہ اچھا ہوگیا اور خواجہ نے اوس بیماری مین انتقال کیا۔ |
| " | حضرت شیخ سیف الدین نقشبندی تاتاری مقبول | | سنہ ۸۲۸ھ | منارہ صوبہ فرغانہ مین تاشی یا میل ہے | ایضاً | آپ اعظم خلفائے حضرت بہاو الدین نقشبند تھے ایکی عادت تھی کہ بعد طعام شیرین قدرے نمک اور بعد طعام نمکین قدرے شیرین از قسم میوہ یا قند تناول فرمایا کرتے تھے۔ |
| " | حضرت خواجہ مسافر خوارزمی | | سنہ ۸۳۴ھ | خوارزم | ایضاً | آپ مصاحبان خیر اندیش خواجہ بہاو الدین نقشبندی ہین آپ نے تکمیل سلوک کی خواجہ محمد پارسا سے کی تھی۔ |
| " | حضرت مولانا محمد مغانذی ایک قریہ ہے درمیان سمرقند و بخارا | مغانذ | سنہ ۸۳۶ھ | مغانذ | ایضاً | آپ مقبولان و منظوران اخص حضرت خواجہ بہاو الدین نقشبندی تھے اور مشغولی دوام و استغراق تمام جیسے کہ آپکو حاصل تھی کسی دوسرے صحاب نقشبند کو نہ تھی۔ |
| " | حضرت خواجہ علاء الدین غجدوانی | غجدوان | سنہ ۸۵۲ھ | قبل فراعہ ایک گانو ہے قریب عیدگاہ | مراۃ الاسرار [illegible] | اکمل خلفائے خواجہ بہاو الدین نقشبند ہین اول آپ نے بیعت حضرت سید میر کلال سے کی۔ حضرت پھر اونہین دنون مین فوت ہوگئے تو حضرت نقشبند کے حضور مین حاضر رہ کر قبولیت عظیم حاصل کی تھی۔ |
| " | حضرت مولانا خواجہ یعقوب چرخی بن عثمان۔ چرخی غزنی مین ایک گاؤن ہے | غزنین | ۵ صفر سنہ ۸۷۵ھ یا سنہ ۸۵۱ھ | ہلفتون بخارا مین ایک موضع ہے از تکملہ ہفتگو کہ ایک موضع ہے | ایضاً حالات بلاد [illegible] | آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ خواجگان بہاو الدین نقشبندی سے حاصل کیا تھا اور خواجہ علاء الدین عطار کے اصحاب کبار سے تھے۔ آپ فرماتے ہین کہ مین اول بار بہ صحبت خواجہ بہاو الدین نقشبندی کے گیا فرمایا کہ آپ سے کوئی کام مین نہین کرتا آج رات کو مین دیکھونگا اگر تم کو قبول کیا تو مین بھی قبول کرونگا۔ دوسرے دن صبح کو مین خدمت مین پہنچا۔ فرمایا قبول کیا۔ مگر خدمت مین خواجہ علاء الدین عطار کے رہو گے پھر مین بدخشان مین آیا۔ خواجہ علاء الدین بعد وفات خواجہ بہاو الدین ولایت صغانیان مین تشریف لائے۔ اور آدمی بھیجکر مجکو بلایا۔ اور کہلا بھیجا۔ کہ خواجہ بہاو الدین نے فرمایا ہے کہ تم میری صحبت مین رہوگے پھر آپ زندگی بھر اونکی خدمت مین رہے۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات وکلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چشتیہ نقشبندیہ | حضرت خواجہ ابو نصر پارسا لقب برہان الدین حافظ الدین | | ۸۶۵ھ | | | آپ فرزند و مرید خواجہ محمد پارسا ہیں ۸۶۵ھ مین آپ نے وفات پائی۔ |
| 〃 | حضرت خواجہ یوسف عطار بن حسن عطار | | | | | آپ خلیفہ و جانشین اپنے والد بزرگوار کے ہین۔ آپ کے ہر قسم کے حالات بیش از بیش ہین اور سلسلہ آپ کی ولایت کا جاری ہے۔ |
| 〃 | حضرت خواجہ ابو عبید اللہ احرار لقب ناصر الدین بن خواجہ محمود بن شہاب الدین شاشی | ماہ رمضان ۸۰۶ھ تاج عارفان قریہ ... تابع تاشقند | ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ مادہ تاریخ مرشد عارف عمر ۸۹ سال | سمرقند محلہ خواجہ کفشیر از سراۃ السالکین | اخبار الاخیار سفینۃ الاولیا گلزار علی پور | آپ خواجہ احرار کے نام سے مشہور ہین۔ آپ خلیفہ حضرت مولانا یعقوب چرخی کے ہوے ہین۔ مولانا جامی کو آپ سے بڑا اعتقاد تھا اور بجائے پیر جانتے تھے۔ آپ نے حضرت جامی کو دیکھکر فرمایا کہ مولانا محاسن سفید ہو گئے۔ مولانا نے فی البدیہ یہ بیت کہا ؎ پیر انہ سر کشیدم سر در رہی سگانت ✽ موئے سفید کردم جاروب آستانت منجملہ کلمات طیبات۔ معنی آیت (کونوا مع الصادقین) فرمایا کینونیت مع الصادقین کے دو معنی ہین۔ کینونیت بہ حسب صورت ظاہر الاکینونیت بہ حسب معنی یہ ہے کہ راہ گذر باطن سے طریق رابطہ عمل مین لاوے اوس سے جو استحقاق واسطگی رکھتے ہون بلکہ صورت معنی کی طرف عبور کرے تاکہ ہمیشہ واسطہ و نظر ہووے جب اسطرح فرولت ہے کہ سر او نکا اونکے سر کے ساتھ مناسبت و اتحاد رکھے اور اس واسطے سے جو مقصود اصلی ہے حاصل حقیقی ہووے ؎ با عاشقان نشین و ہمہ عاشقی گزین ✽ باہر کہ نیست عاشق با وے مشو قرین۔ |
| نقشبندی احراری | حضرت مولانا محمد زاہد وخشی | | غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ تاریخ فیض الٰہی | وخش ماوراء النہر مین قریب بلخ کے ایک قصبہ ہے | انوار العارفین بحوالہ نسمات القدس تذکرۃ العابدین | آپ پسر دختری یعنی نواسہ حضرت یعقوب چرخی ہوے ہین آپ عالم علوم ظاہری و باطنی فخر و تجرید و تفرید و ورع و تقوی و زہد و اتباع مین مرتبہ عالی رکھتے تھے آپ نے چند سال پہلے بیعت سے مجاہدہ اسقدر کیا کہ مطلق شب کو نہ سوتے تھے۔ آخر باشارہ غیبی واسطے بیعت ہونے کے خدمت مین حضرت عبد اللہ احرار کے پہنچے۔ خواجہ احرار نے بنور باطن دریافت کرکے اونکا استقبال کیا اور بغل گیر ہو کر راہ مین ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ گئے اور اوسی وقت شیخ کو بیعت کیا۔ اور معناً تکمیل کو پہنچا دیا اور خرقہ خلافت دیکر وخش کو واپس کردیا۔ جب آوازہ تربیت و ارشاد آپکا آویزہ گوش روزگار کا ہوا تو مولانا محمد زاہد متوجہ آستانہ حضرت خواجہ احرار ہوے اور تیس سال ریاضت و مجاہدات کرکے مجاز و ماذون ہوے۔ خواجہ احرار فرماتے تھے کہ خواجہ محمد زاہد اسم با مسمی ہین جبکہ ازل مین نام اونکا زاہد رکھا گیا تو کار زہد اور تقوی بھی اونکے نام لکھدیا تھا۔ |
| 〃 | مولانا درویش محمد امکنگی امکنگی ایک موضع ہے قریب شہر شیراز کے اور اوسکو امکنہ بھی کہتے ہین۔ | | ۲۹ محرم ۹۷۰ھ مادہ تاریخ مست عشق | اسفرار ایک قریہ ہے توابع کش خراسان مین۔ | انوار العارفین | آپ خلیفہ و خواہرزادہ مولانا محمد زاہد تھے بعد وفات خال بزرگوار خویش مولانا محمد زاہد وخشی کے آپ سجادہ نشین اونکے ہوئے تھے۔ |
| 〃 | حضرت مولانا محمد مقتدا عرف خواجگی امکنگی۔ | | ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ شیخ زمان عمر ۹۰ سال | امکنگ یا امکنہ | انوار العارفین نسخہ گلزار علی پور | آپ فرزند دلبند و خلیفہ بزرگ حضرت مولانا محمد درویش ہوے ہین۔ نہایت درجہ کا خلق محمدی رکھتے تھے جو کوئی مہمان آتا با وجود کبیر سن ہونے کے اور دست مبارک لرزنے کے دسترخوان مہمان کے روبرو بچھاتے اور اکثر ہوتا کہ خود مرکب اور خدام مہمان کی خبر لیتے نسمات القدس حضرت خواجہ کے ایک مکتوب میں بتقریب فائق منزل عدم و وجود فنا لکھا ہے بہ فنائے اتم یہ بیت پڑھا کرتے تھے ؎ ملح ذمت گر تفاوت کند |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|

بنگری باشد کہ او بیت کنند ہ مدح و ذم چاہیئے کہ توجہ اور شکستگی کو جناب حق سبحانہ تعالی مین مزاحم نہ ہووے لیکن شاہ ولی اللہ اپنی کتاب انتباہ سلاسل اولیا اللہ مین لکھتے ہین کہ حضرت مولانا خواجگی نے اشتغال اس طریقہ کے مولانا محمد قاضی سے اور مولانا محمد قاضی نے حضرت عبید اللہ احرار سے حاصل کئے تھے اور تکملہ مین لکھا ہے کہ آپنے خرقہ خلافت قاضی محمد سے حاصل کیا تھا۔ از مؤلف کیا عجب ہے کہ آپنے ہر دو صاحب سے انتساب کیا ہو جیسا کہ سلاسل مین لکھا ہے کہ آپکو محمد زاہد درویش محمد دونون سے ارادت

| نقشبندی احراری | حضرت خواجہ عبد الباقی باقی باللہ بن قاضی عبد السلام۔ | کابل ۱۰۱۲ھ یا ۹۷۲ھ | دوشنبہ ۲۶ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ عمر ۴۰ سال | بیرون شاہجہان آباد یعنی دہلی متصل قدم شریف | انوار العارفین و حدیقۃ الاولیاء | آپ بہت مشائخان کاملان سے فیض یاب ہوئے ہین تا آنکہ خدمت مین حضرت خواجگی جانشین ہو کر بیعت کی اور خلافت حاصل کی اور حضرت خواجگی سے رخصت ہو کر ہندوستان مین تشریف لائے اور دہلی پہنچکر قلعہ فیروزی کنارے دریائے جمن مین جامع مسجد کے اندر سکونت اختیار کی و بر ہنمائے خلق مشغول رہے۔ اور چالیس برس کی |
|---|---|---|---|---|---|---|

عمر مین جان بجان آفرین سپرد کی۔ لیکن نسبت باطنی آپکی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و خواجہ عبید اللہ احرار سے بوسیلہ روحانیت تھی۔ نقل ہے ایک روز خواجہ باقی باللہ نے پس امام نماز مین الحمد پڑھنا شروع کیا۔ اوسی وقت روح پر فتوح امام ابو حنیفہ آپکے آگے ظاہر ہوئی اور فرمایا کہ پانچ میرے مذہب مین اولیاء کبار بہت ہوئے ہین اون سب نے باتفاق علما دین پیچھے امام کے نماز پڑھنے کے وقت الحمد کا پڑھنا موقوف رکھا ہے۔ پس ترک اوسکا مناسب ہے۔ از انوار۔

از تذکرۃ الابرار۔ خواجہ حسام الدین حیدر آپ کبار اصحاب و مخلص احباب حضرت خواجہ باقی باللہ کے ہین۔ ابتدا مین بامرایان جلال الدین اکبر بادشاہ تھے آپکے والد کا نام غازی خان تھا داعیۂ کہ خانۂ حق طلبی پہنچا ترک علائق کر کے حضرت باقی کی خدمت مین دولت خلافت حاصل کی تمام یاران و خلفا سے آپ ممتاز تھے۔ کلمات صادقین مین مذکور ہے کہ آپ کے مرشد نے آپکو جامع جمیع اوصاف فرمایا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ مین نے یہہ کا مذاری اوسکی خاطر قبول کی ہوئی ہے۔

| نقشبندیہ مجددیہ | حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی فاروقی کابلی سرہندی لقب بدر الدین کنیت ابو البرکات بن شیخ عبد الاحد | سرہند ۱۴ شوال ۹۷۱ھ | سہ شنبہ وقت صبح سلخ ماہ صفر ۱۰۳۵ھ | سرہند شریف | خزینۃ الاصفیا بحوالہ تذکرہ آدم بنوری | آپ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرمنشا و امام ہین۔ وحدت شہودی کا شیوع آپ ہی سے ہوا آپکا نسب شریف اٹھائیس واسطہ درمیانی سے بحضرت عمر فاروق رض پہونچا ہے۔ صاحب تذکرہ آدم بنوری ارقام فرماتے ہین کہ آپ طریقہ عالیہ نقشبندیہ مین ارادت حضرت خواجہ باقی باللہ سے و بقادریہ بشاہ سکندر کیتھلی و سلسلہ صابریہ چشتیہ مخدوم |
|---|---|---|---|---|---|---|

عبد الاحد و سلسلہ سہروردیہ نیز عبد الاحد سے حاصل کیا تھا۔ سلسلہ قادریہ مین اسطرح سے آپ شاہ سکندر کے وہ اپنے والد شاہ کمال کے وہ شاہ فضیل کے وہ مرید شاہ گدای احسان کے وہ شیخ ابو الحسن کے وہ سید احسان وہ شاہ شمس الدین کے وہ شاہ عقیل کے وہ سید بہاؤ الدین وہ مرید سید عبد الرزاق کے وہ مرید بزرگوار حضرت غوث الاعظم۔

سوائے ان چار سلسلون کے سلاسل دیگر مثل کبرویہ مداریہ کرویہ وغیرہ کی اجازت اپنے پدر بزرگوار شیخ عبد الاحد سے رکھتے تھے آپ کے مرشد حضرت باقی باللہ فرماتے ہین کہ شیخ احمد ایک آفتاب ہین کہ دونو عالم انکے انوار فیض و فضل سے منور ہین۔ صاحب روضۃ الاسلام فرماتے ہین کہ شیخ کے دو خوارق عظیم صفحہ روزگار پر باقی رہے ہین ایک مکتوبات اور دیگر رسائل مصنفہ آپکے کہ کسی مشایخ نے ایسے معارف و حقایق و مکاشفات خود برملا درج تالیفات خود نہین کئے ہین۔ عہد بادشاہ جہانگیر نور الدین جہانگیر دربار بادشاہ مین نسبت اختیار نور جہان بیگم مردمان اہل مذہب رافضیہ کو بہت دخل تھا اور آپنے عقائد اس گروہ مین رسالے و کتابین تصنیف کئے تھے اسلئے یہ قوم دشمن جانی آپکے تھے۔ بادشاہ کو کئی موقعون پر آپکی طرف سے برانگیختہ کیا۔

آخرکار موقع پاکر بادشاہ کے حضور مین عرض کیا کہ شیخ احمد نے جماعت کثیر جمع کی ہے اور ہزار در ہزار مریدان جانثار فراہم ہین۔ عنقریب فتنہ اوٹھنے والا ہے۔ مملکت شاہی پر دست تصرف دراز نکرے بادشاہ کو اسبات پر آمادہ کیا۔ بادشاہون کو سجدہ تحیت جائز ہے اگر شیخ احمد بھی حاضر حضور ہو کر سجدہ تحیت بجا لاوے

| سلسلہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|

تو مخالف ہیں ہے۔ بادشاہ نے آپکو طلب کیا شیخ نے سجدہ تحیت نہیں کیا دشمنان نے پھر شورش اوٹھایا اور مکتوبات شیخ پر اعتراضات ہونے لگے اور علمانے بخاطر داری امرائے دربار قتل شیخ مین فتوی دیدیا۔ بادشاہ نے دو برس تک آپکو قید مین رکھا آپنے قیدخانہ مین کئی ہزار کفار مقید کو مسلمان کیا اور بہت لوگوں کو اپنا مرید بنایا اور فرماتے کہ اگر بادشاہ مجھے قید نہیں کرتا اتنے ہزار آدمی فوائد دین سے محروم رہجاتے۔ و ترقیات مقامات جو مجھے حاصل ہوئے ہین اونکا انحصار نزول بلا پر تھا نہیں ہوتے۔ بادشاہ بعد دو سال خود پشیمان اپنی حرکت سے ہوا اور آپکو طلب کرکے معذرت کی۔ بادشاہ اپنے پاس سے جدا نہیں کرتے تھے اور شہزادہ خرم کو مرید شیخ کا کیا چنانچہ عہد شاہجہان و عالمگیر مین بادشاہان اجرائے ہام و وزرا داخل سلسلہ مجددیہ ہوتے تھے۔

| سلسلہ | نام | ولادت | وفات | مزار | حوالہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نقشبندیہ مجددیہ | حضرت خواجہ محمد معصوم لقب عروۃ الوثقی | ۱۱ شوال سنہ ۱۰۰۷ھ | ۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ | سرہند شریف | انوار العارفین بحوالہ زبدۃ المقامات | آپ فرزند سوم حضرت احمد مجددی کے تھے آپ سولہ برس کی عمر مین فارغ التحصیل ہوئے و بعنایت الٰہی احوال و اسرار خاصۂ الد بزرگ کو خود نصیبہ فراوان لیا۔ اپنے وقت کے قطب تھے۔ آپکا فرمودہ ہے۔ (۱) جو حیات کہ منشاء دنیوی تعلق رکھتی ہین دو |

چیز طالب کرتے ہین حس و حرکت اور جو حیات کہ برزخ سے متعلق ہے محض حس ہے بغیر حرکت کے حق سبحانہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے موافق ہر محل کے حیاتی دیتا ہے برزخ مین سوائے حس کے چارہ نہین تاکہ رنج و لذت پیدا ہو کچھ ضرورت حرکت کی نہین ہے۔ (۲) علم کہ عبارت انکشاف سے ہے دو قسم ہے۔ ایک وہ کہ بانکشاف احاطہ ہووے دوسرے محض انکشاف ہووے جو علم کہ ممکن تعلق رکھتا ہے داخل قسم اول ہے۔ اور جو علم کہ واجب کے ساتھ تعلق ہووے وہ قسم دوسری سے ہے اور اس علم کو ادراک بسیط کہتے ہین۔ و نشان عدم احاطہ یہ ہے کہ کیفیت ور درک نہین آتی ۔

اصلی فرمودہ آپکا۔ (۱) مراد روضہ بودن قبر کہ در حدیث آمدہ القبر روضۃ من ریاض الجنۃ آنست کہ ہیچ مسافتے کہ میان آن بقعۂ قبر و جنت بوجہ مرتفع میگردد و ہیچ حجابے نمانی میان آن ہر دو مقام نمی ماند۔ گویا آن بقعہ فنا و بقای بخشیت پیدا ہے کند این قسم روضہ اخص خواص است مگر آنرا از نورانیت ایمان اگر بہ انوار قنب و دران بقعہ تا بیشاید۔ (۲) حیاتے کہ منشاء دنیوی تعلق دارد دو چیز میطلبد حس و حرکت حیاتے کہ بہ برزخ متعلق است محض حس است بے آنکہ با وی حرکتے بود حق سبحانہ حکیم مطلق است و موافق ہر محل حیاتے دادہ است و در برزخ از حس چارہ نیست تا الم و تلذذ صورت بندد و حرکت ہیچ در کار نیست۔ (۳) علم کہ عبارت از انکشاف است دو قسم است قسمی است کہ بانکشاف احاطہ بود و قسم دیگر آنکہ محض انکشاف باشد علمی کہ بہ ممکن گیرد داخل قسم اول است و علمی کہ بواجب متعلق شود از قسم ثانی است و این علم را ادراک بسیط گویند و نشان عدم احاطہ آنست کہ کیفیت ادراک بدر آید و بآخر وی شامل قسم ثانی از علم است و آنجا محض انکشاف است بے آنکہ کیفے معلوم شود و چہ گونہ معلوم شود کہ در آنحضرت کیفے ست تعالی شانہ۔ (۴) در مقام رضا کہ فوق مقام حب است دو اعتبار است۔ اعتبار اول رضائے حق ست از عبد و اعتبار دوم رضائے عبد ست از حق عز شانہ۔ اعتبار ثانی فوق اعتبار اول است چہ اول رضائے حق است بعد ازان رضای عبد کما قال سبحانہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ (۵) روزے حضرت ایشان آیۂ کریمہ انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون را خواندہ۔ فرمودند علمائے کرام ازین استنساخ استنساخ ملک مراد میدارند و استاد را مجازی میگویند اما مرا روزے در حین تکرار این آیت بر دل گذشت کہ ایا در آنکہ او تعالی استنساخ را بخود نسبت حقیقی خواہد بود متوجہ شدم مشہور گشت کہ در آن مرتبہ استنساخ و رائے استنساخ ملک ثابت ست مجدد مراد گفت من معروض داشتم کہ آیا استنساخ این مرتبہ مخصوص بعض اشخاص است یا عام است فرمودند مخصوص بخصوصان است کہ میان او تعالی و ایشان امور میگذرد کہ نمی خواہد کہ ملک را بران اطلاع و ہذا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

| سلسلہ | نام | ولادت | وفات | مزار | حوالہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | حضرت خواجہ محمد نقشبند لقب شرف الدین و حجت اللہ کنیت ابو القاسم۔ | ۱۴ شوال روز جمعہ سنہ ۱۰۳۴ھ | ۲۹ محرم سنہ ۱۱۱۴ھ | سرہند | انوار العارفین | آپ فرزند دوم حضرت محمد معصوم ہین آپ نے لقب نقشبند ثانی اور خرقہ خلافت اپنے والد سے پایا۔ حج مین آپ کے ساتھ پچیس ۲۵ ہزار آدمی گئے تھے کل خرچ سفر وغیرہ آپ کے ذمہ تھا۔ |

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نقشبندیہ مجددیہ | حضرت خواجہ شیخ سیف الدین | سنہ ۱۰۵۵ھ یا سنہ ۱۰۴۹ھ | ۱۹ یا ۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۸ھ یا سنہ ۱۰۹۶ھ | سرہند | خزینۃ الاصفیا وحدیقۃ الاولیا | آپ فرزند پنجم خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصوم ہین آپ باجازت والد بزرگوار خود یا بشارت ہائے غیبی دہلی تشریف لائے تھے محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ و شاہزادگان و امرائے آپ سے ارادت پیدا کی تھی آپ بلقب محتسب الامۃ یا محی السنت ملقب تھے۔ اپ کی لنگر مین ہر روز چار سو درویش و وقتہ کھانا کھاتے تھے۔ اور کھانا ہر ایک شخص کے کہنے کے بموجب طیار ہوتا تھا۔ |
| " | حضرت سید نور محمد بداونی | | ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ | سرہند دہلی بیرون کوٹلہ سلطان المشائخ | انوار العارفین بحوالہ مقامات مظہری | آپ کسب طریقہ احمدیہ مجددیہ حضرت شیخ سیف الدین سے کیا تھا پندرہ برس تک آپ استغراق مین رہے مگر بوقت نماز مغلوب الحال ہو جاتے تھے و انجام کار آپکو افاقہ حالت استغراق سے ہو گیا تھا مکشوفات آپ کے بہت صحیح اور مطابق واقع ہوا کرتے تھے۔ |
| نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ | حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا مظہر جان جانان بن مرزا جان<br>مادہ تاریخ صاحب شرع۔ عاش حمیداً مات شہیداً۔ دیگر شد بدل خادم امام حسین | ۱۱ رمضان وقت صبح روز جمعہ سنہ ۱۱۱۱ھ | وقت نماز مغرب شب شنبہ کہ اوسکی صبح کو عاشر محرم تھی سنہ ۱۱۹۵ھ مادہ تاریخ عمر ۸۴ سال | دہلی شاہجہان آباد متصل ترکمان دروازہ | انوار العارفین بحوالہ مقامات مظہری | آپ سادات علوی سے ہین شجرہ نسب آپکا اٹھائیس ۲۸ واسطوں کی ساتھ بتوسط محمد بن حنفیہ بہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین پہنچتا ہے۔ آپکے باپ دادا شاہان دہلی کے دربار مین امیر کبیر تھے اور سلاطین تیموریہ سے بھی قرابت رکھتے تھے۔ چنانچہ امیر عبد السبحان نواسے اکبر بادشاہ آپکے دادا تھے آپکے والد مرزا جان ترک بھی ایک میر الامرا شخص تھے جنہون نے تارک الدنیا ہو کر فقیری اختیار کی تھی۔ اور خاندان قادریہ مین مرید شاہ |

عبد الرحمن قادری کے ہوئے تھے۔ سولہ برس کی عمر مین آپ کے والد فوت ہو گئے آپنے توسل خاندان نقشبندیہ مجددیہ پیدا کیا اور سید نور محمد بداونی کے مرید ہوئے پھر خلفائے متبرک حاجی محمد افضل و حافظ سعد اللہ و خواجہ محمد عابد مشائخ مجددیہ سے فیض یاب ہو کر تکمیل پائی اور مسند ہدایت و ارشاد پر بیٹھکر ہزارون طالبان حق کو واصل بحق کیا معاندان خاندان نقشبندیہ حوات لشکر نجف خان سے شربت شہادت بذریعہ تفنگ یعنی طمنچہ پیا اور اوسی سال کے آخیر نجف خان بھی زندہ نہین رہا اور سال دوسرے اور تیسرے مین تمام توابع اور حواشی اوسکے بنگاہ سے عدم چلے گئے۔ آپ بتقریب وفات خود اپنے دیوان مین فرماتے ہین ؎ بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے ٭ کہ این مقتول را جز بے گناہی نیست تقصیرے۔ صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہین۔ کہ بعد وفات سید نور محمد بداونی اپنے پیر کے حضرت شیخ محمد عابد سنامی سے طریقہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ مین اجازت حاصل کی تھی اور گیارہ برس شیخ کی خدمت مین حاضر رہے تھے اور بہت مقامات عالی طے کئے تھے۔ کتب احادیث حاجی محمد افضل تلمیذ شیخ عبد اللہ بن سالم مکی سے پڑھی قرآن کی سند حافظ عبد الرسول قادری دہلوی سے حاصل کی آپکا دیوان بھی ہے۔ شہادت کی تمنا رکھتے تھے کسی شیعہ نے آپکے اوپر طمنچہ داغا اور گولی سینہ مین لگی تیسرے روز جام شہادت نوش کیا بادشاہ کی طرف سے مجرم کی تلاشی ہوئی مگر کچھہ پتہ نہ لگا۔ بادشاہ نے کہلا بھیجا اگر مجرمان سے آپ واقف ہون تو مطلع فرمائین تدارک کیا جاوے فرمایا قصاص زندہ کے لئے ہے فقیر مردہ ہے قصاص سے واہین اگر بادشاہ مجرم کو گرفتار کرین تو اوسکو میرے پاس بھیجدین کہ اوسکی تقصیر معاف کر دون۔

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتب | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| " | حضرت عبد اللہ معروف بشاہ غلام علی شاہ | سنہ ۱۱۵۸ھ قصبہ بٹالہ ضلع پنجاب مادہ تاریخ مظہر جود | ۲۲ صفر بعد اشراق سنہ ۱۲۴۰ھ عمر ۸۲ سال | دہلی شاہجہان آباد متصل مزار مرزا جانجانان | انوار العارفین و خزینۃ الاصفیا و مقامات مظہری | آپ کا نسب شریف بحضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے آپکا نام اول علی تھا جب آپ سن شعور پہنچے ادباً خود کو غلام علی مشہور فرمایا آپ مرید اور خلیفہ اعظم حضرت مرزا جانجانان کے ہین پندرہ سال اپنے مرشد کی خدمت مین رہکر حلقہ ذکر و مراقبہ مین شرف سعادت پاتے رہے۔ حکیم رکن الدین خان کو منصب وزارت |

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="7">آپ ہی کی دعا سے حاصل ہوا تھا آپ نے ایک شخص عزیز کی سفارش تحریری کہ حق بجانب اوسکے تھا فرمائے لیکن حکیم موصوف نے توجہ نہیں کی چار روز کے بعد عہدہ وزارت سے معزول ہو گئے۔ اول آپ خدمت مین شاہ ضیاء اللہ و شاہ عبد اللہ خلفائے خواجہ محمد امیر حاضر ہوئے بعد اوسکے خدمت مین خواجہ میر درد فرزند خواجہ شاہ ناصر الدین و مولانا فخر الدین فخر جہان چشتی دہلوی و شاہ نانو و شاہ غلام سادات حسینی اور دیگر مشائخ کی خدمت مین حاضر ہوکر فیض صحبت اوٹھایا آخرکار بائیس ۲۲ سال کی عمر مین حضرت مرزا جان جانان کی خدمت مین سنہ ۱۱۸۰ھ حاضر ہوکر اول دست ارادت بدامن مرزا صاحب بخاندان عالیہ قادریہ کے مارا اور تکمیل کو پہنچکر خرقہ خلافت سلاسل اربع کا پایا اور سجادہ نشین مرشد خود ہوئے۔ شیخ عبد الغنی مجددی اپنے رسالہ مین آپکا ذکر اس طرح فرماتے ہین کہ اعظم کرامات و افضل خرق عادات آپکا تصرف در باطن طالبان و القائے فیض و برکات حضرت سبحانہ اونکی سینون مین اور یہ امر آپ سے اس قدر ظہور پایا ہے کہ اوسکے لکھنے کو دفتر چاہیے اور ہزارہون ارادت مندون کے دلون کو ذاکر بنا دیا تھا حل مشکلات و برآمد حاجات آپکی دعا سے وقوع مین آتے تھے۔ وقت انتقال آپکی وصیت تھی کہ آگے آگے میرے جنازے کے یہ اشعار پڑھنا ؎ مفلسانیم آمدہ در کوئے تو ✤ شیئاً للہ بجمال روئے تو ✤ دست بکشا جانب زنبیل ما ✤ آفرین بر دست و بر بازوے تو ✤ اکثر اوقات یہ اشعار آپکی زبان زد تھے ؎ خاک نشینی ست سلیمانیم ✤ ننگ بود افسر سلطانیم ✤ ہشت چہل سال کرے پوشمس ✤ گہنہ نشد خلعت عریانیم ✤ اہل دنیا کافران مطلق اند ✤ روز و شب در بق بق و زق زق اند ✤ اور اشعار حجالی ذیل۔ لنگکے زیر لنگکے بالا نے غم دزد لے غم کالا ✤ گزک بوریا و پوستگے ✤ دلکے پر ز درد دوستگے ✤ این قدر بس بود جمالے را ✤ عاشق رند لا ابالے را۔</td></tr>
<tr><td>نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ</td><td>حضرت شاہ ابو سعید احمدی بن حضرت صفی القدر</td><td>۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۶ھ مصطفیٰ آباد عرف رامپور</td><td>روز شنبہ یوم عید الفطر سنہ ۱۲۵۰ھ و بقولے سنہ ۱۲۵۵ھ مادہ تاریخ ستون محکم دین</td><td>دہلی شاہجہان آباد متصل قبر شاہ غلام علی صاحب</td><td>انوار العارفین ضمیمہ مقامات مظہری نبی فتادہ پیا</td><td>آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت خواجہ معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی سے ہوتا ہے اول ارادت آپنے اپنے والد بزرگوار کی حاصل کی پھر حضرت شاہ درگاہی سے خلافت پائی اوسکے بعد بصلاح قاضی ثناء اللہ پانی پتی حضرت شاہ غلام علی کی خدمت مین حاضر ہوکر مراد دلی کو پہنچے۔ اور سجادہ نشین آپکے ہوئے تقریباً نو سال ہدایت طالبان خدا مین مصروف رہکر سنہ ۱۲۴۹ھ مین عازم حرمین الشریفین ہوئے بعد فراغت زیارت حرمین الشریفین کے</td></tr>
<tr><td colspan="7">بحالت بیماری بجانب وطن رجوع کیا اور ۲۲ رمضان کو داخل بلدہ ٹونک ہوئے۔ یوم عید الفطر روز شنبہ سنہ ۱۲۵۰ھ انتقال فرمایا۔ شاہ عبد الغنی اونکی نعش کو دہلی مین لائے اور چالیس روز کے بعد نعش صندوق سے نکالکر لحد مین رکھی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اوسی وقت غسل دیا ہے۔ اور کچھ تغیر نہین تھا۔ پنبہ زیرین نعش کے نہایت خوشبودار تھین۔ آپ کے چار صاحب زادہ یعنی عبد الرشید مرشد نواب صاحب رامپور و عبد الغنی و محمد عمر تھے۔ عبد الرشید کے فرزند محمد معصوم اور محمد عمر کے صاحبزادہ حضرت ابو الخیر صاحب سجادہ نشین ہین۔ اور چوتھے صاحبزادہ شاہ ابو سعید کے شاہ احمد سعید تھے۔</td></tr>
<tr><td>〃</td><td>حضرت شاہ احمد سعید مجددی</td><td>سنہ ۱۲۱۷ھ مادہ تاریخ مظہر یزدانی از تذکرہ شاہ غلام علی</td><td>۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۷ھ عمر ۶۰ سال</td><td>مدینہ منورہ</td><td>انوار العارفین</td><td>آپ فرزند اکبر و خلیفہ و جانشین حضرت شاہ ابو سعید مجددی کے ہوئے ہین ترتیب و تکمیل حضرت شاہ غلام علی سے پائی۔ بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے چند سال دہلی مین رہکر بہ ہدایت خلق مصروف رہے۔ آپکے خلفا قندہار اور غزنی مین بہت شہرہ آفاق ہین۔</td></tr>
</table>

| نام سلسلہ | نام مقدس صاحبزادہ | تاریخ و سنہ ولادت و مقام | تاریخ و سنہ وفات و عمر | مقام مزار | نام کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ | حضرت شاہ عبد الغنی احمد مہاجر | | ۲۹ محرم ۱۲۹۶ھ | مدینہ منورہ | انوار العارفین | آپ فرزند ثانی حضرت شاہ ابو سعید کے ہین اور انتساب نسبت باطن کا آپ بھی اپنے پدر بزرگوار سے رکھتے ہین۔ آپ اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حج بیت اللہ گئے تھے واپسی حج کے بعد ٹونک مین پہنچکر آپ کے والد نے انتقال کیا روز انتقال باجازت سلسلہ خاص خود آپ کو مشرف کیا۔ صاحب انوار العارفین لکھتے ہین کہ آپ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ مشائخ اس زمانہ کی صحبت سے مزار بزرگان پر جانا بہتر ہے ۱۲۷۳ھ مین وقت آشوب دہلی ہجرت فرماکر مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی تھی۔ |
| 〃 | حضرت مولوی عبد الرشید | ۱۲۳۷ھ لکھنؤ ۲ جمادی الثانی | ۱۷ ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ عمر ۵۰ سال | مکہ معظمہ | انوار العارفین | آپ بڑے صاحبزادہ شاہ احمد سعید کے ہین اور مرید و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود۔ آپکے مرید با اعتقاد نواب کلب علیخان بہادر رئیس مصطفےٰ آباد عرف رامپور تھے۔ آپ زیارت حرمین شریفین تشریف لے گئے تھے اور مدینہ منورہ تشریف رکھتے تھے یہ شعر آپ کے حسب حال ہے ؎ گرا و ملغ کہ از کوئے یار برخیزد ٭ نشستہ ایم کہ از اغبار برخیزد ٭ نواب صاحب موصوف بکمال حسن عقیدت سعادت دارین جانکر ہر سال آپ کے پاس نذرانہ بھیجتے رہتے تھے۔ اب آپکے صاحبزادہ مولوی محمد معصوم صاحب آپ کے سجادہ نشین ہین۔ |
| 〃 | حضرت مولوی محمد احسن | نانوتہ و بریلی | | مرادآباد | انوار العارفین | آپ شیخ صدیقی صاحب مطبع صدیقی کے ہیں۔ اور مرید و خلیفہ اکمل شاہ عبد الغنی مہاجر حافظ قرآن واعظ خوش بیان عالم فروع و اصول و دانندۂ باریکی دلائل معقول مدرس علم معنوی و کلام و مفسر کلام اللہ و محدث حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و جامع جمیع علوم مترجم احیاء العلوم و منصف باخلاق احسن تھے اور ہمراہ اپنے پیر کے مشرف زیارت حرمین شریفین ہوکر اجازت ارشاد حاصل کی اور وہان سے مراجعت کرکے اپنے وطن اصلی مین رہنمائے طالبان رہے۔ |
| 〃 | حضرت مولانا ولی النبی | | | مصطفےٰ آباد یعنی رامپور | مقامات مظہری | آپ سجادہ نشین خانقاہ حضرت غلام علی شاہ رہے ہین اور بعد تشریف آوری حضرت شاہ ابو الخیر صاحب ادام اللہ برکاتہم بن شاہ محمد عمر بن شاہ ابو سعید صاحب کے رامپور تشریف لیجاکر آپ نے حیات مستعار کو وہان پورا کیا اور ہزارون بندگان خدا کو فیض باطن سے مستفیض کیا۔ |
| 〃 | حضرت شاہ ابو الخیر بن شاہ محمد عمر بن شاہ ابو سعید | | | | | آپ سجادہ نشین خانقاہ حضرت غلام علی شاہ ہوتے ہین آپ عالم متبحر و بزہد و تقویٰ و ورع آراستہ و بخیر و فلاح پیراستہ ہین موسم گرما مین آپ کا دورہ ملک غزنین و قندھار وغیرہ رہتا ہے اور اوس ملک کے لوگ بہت آپ کے معتقد و مرید و خلیفہ ہوتے ہین اور موسم سرما مین خانقاہ حضرت غلام علیشاہ واقعہ شہر دہلی مین آپکا قیام رہتا ہے۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل و خرق عادات کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا نقشبندیہ مجددیہ | حضرت حاجی خضر رودغانی | | سنہ ۱۰۵۰ | قصبہ بہلولپور | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت شیخ احمد مجددی سرہندی ہوئے ہین بہت مشایخان کو سیاحت کرکے دریافت کیا تھا اور زیارات حرمین الشریفین وبیت المقدس سے مشرف ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ سید آدم بنوری۔ قصبہ بنور تابع سرہند ہے | قصبہ بنوڑ | ۱۳ شوال سنہ ۱۰۵۳ ہجری | مدینہ منورہ جنت البقیع متصل روضہ حضرت عثمان | خزینہ بحوالہ کتاب الحضرات حاجی محمد امین بدخشی نکات الاسرار حضرات | آپ سید السادات حسینی سے خلیفہ اعظم حضرت شیخ احمد مجددی ہوئے ہین۔ کتاب الحضرات مین ہے کہ آپکی خانقاہ مین ایکہزار طالبون سے زیادہ رہتے تھے نان دو وقتہ لنگر سے ملتے تھے آپ سنہ ۱۰۵۰ ہجری مین بجمعیت کثیر افغانان لاہور مین تشریف لائے حضرت شاہجہان بادشاہ کو آپکی جمعیت کثیر سنکر خدشہ پیدا ہوا اور کہلا بھیجا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اپس تشریف لیجاوین چنانچہ حرمین الشریفین اور مدینہ منورہ مین آپنے وفات پائی تھی۔ بکات الاسرار جو |

حضرت شیخ کی اپنی تصنیف ہے تحریر فرمایا ہے کہ یہ فقیر تصرف کسی پر نہین کرتا کیونکہ خدا تعالی سے وعدہ ہوا ہے کہ مین تصرف بجذبہ اختیار نہین کرونگا تو جس کسیکو میرا متوسل کرے میری توسل پر اسکو ثابت کھ کہ بقتضاء مبرم مغفور ہووے ہرچند ناقص جاوے لیکن بروز قیامت اوسکو اولیاے فقیر مین محشور کرے پس حق تعالی نے دعا میری قبول فرمائی و آثار اجابت اس دعا کے آنحضرت صلعم سے بکرات ظہور مین آئے ہین لیکن باوجود عدم تصرف کے چالیس ہزار آدمی بارشاد بہرہ مند ہوے و بارشاد خاص الخاص ایکسو آدمی کامل و مکمل ہوے اور ایک لاکھ مرید آپکے ہوئے ہین۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ حامد لاہوری | | ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۰۵۰ | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ اعظم حضرت آدم بنوری ہوے ہین صحبت اغنیا سے ہمیشہ متنفر رہا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ نور محمد پشاوری | | سنہ ۱۰۵۹ھ | پشاور | ایضاً | آپ خلفاء کبار حضرت شیخ آدم بنوری ہوے ہین ہزارون افغان یوسف زئی آپکی توجہ سے بدرجات عالیہ ولایت پہنچے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو الفتح اکبر آبادی۔ | | سنہ ۱۰۶۶ھ | اکبر آباد | ایضاً | آپ قدماء اصحاب اکمل احباب محرم اسرار و کارگزار و سامان کار حضرت سید آدم بنوری ہوے ہین حضرت شیخ نے آپکے حق مین فرمایا ہے کہ آپ میری بازوی راست ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد سلطانپوری | | سنہ ۱۰۷۵ | | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہین جس بیمار پر بسم اللہ پڑھ کر دم کرتے |

وہ بیمار اچھا ہوجاتا تھا اور واسطے مرض جذام کے استخوان شتر پر بسم اللہ دم کرکے دیتے تھے کہ گلو بیمار مین یہ استخوان لٹکا دو اور وہ بیمار چند روز مین اچھا ہوجایا کرتا تھا۔ آپ کے روبرو حیوانات جنگل بیٹھکر ذکر سنا کرتے تھے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت میر سید علیم اللہ | | سنہ ۱۰۸۱ھ | | ایضاً | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوے ہین آپ سید سادات حسینی تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد انبالی | | سنہ ۱۰۸۲ھ | انبالہ | ایضاً | آپ محبوبان و مقبولان و مقربان و خلفاء حضرت شیخ آدم بنوری کے ہو ہین خوارق و کرامات ہین |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد یوسف شاہ آبادی | | سنہ ۱۰۸۳ھ | شاہ آباد ضلع ہردوئی اودہ کا نامی قصبہ ہے | ایضاً | آپ بھی خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوے ہین عالم متبحر و بزہد و تقوی آراستہ و مشہور تھے۔ |

| اسمائے خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت مع سنہ | تاریخ وفات مع سنہ عمر | مقام مزار | حوالہ کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت شیخ عبد الخالق حضوری مجددی | | سنہ ۱۰۸۶ ہجری | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہیں اور بکثرت حضوری کے باعث بخطاب حضوری مخاطب ہوئے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ سعدی بخاری بغدادی یا بلغاری | | ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۸ | لاہور متصل فرنگ | ایضاً بحوالہ روضۃ الاسلام | آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہیں عہد خوردی سے سایہ عاطفت اپنے پیر میں پرورش پائی تھی صاحب روضۃ الاسلام بحوالہ حاجی محمد امین بدخشی مجددی فرماتے ہیں کہ شیخ سعدی ولی مادرزاد تھے اور اویسی بتوجہ آنحضرت صلعم بایام خوردسالی ہر مشکل و مہم کہ پیش آتی تھی آسان ہو جاتی تھی اور توجہ مرجہ آپکی آسیب زدہ پر زیادہ موثر تھی۔ جن آپ کے نام سے بھاگتے تھے۔ و بروحانیت ہر ادلیا کہ توجہ کرتے فوراً حاضر ہوتے اور فائدہ عظیم روحانیت اونکی سے حاصل کرتے بایمائے ربانی آپ نے لاہور میں تشریف لاکر ہدایت خلق میں مصروف ہوئے اور بیشمار طالبان خدا کو واصل بحق کیا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ احمد سعید مجددی خازن الرحمت بعض محمد سعید بھی کہتے ہیں۔ | | ۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۰۷۰ ہجری | سرہند پنجاب کا ناجی قصبہ ہے۔ | ایضاً بحوالہ دار المعارف | آپ فرزند و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجددی ہوئے ہیں صاحب دار المعارف لکھتے ہیں کہ خواجہ باقی باللہ دہلوی فرماتے تھے کہ خواجہ احمد سعید و محمد معصوم ہر دو پسران شیخ احمد پارہ ہائے جواہر بے بہا ہیں لڑکپن ہی میں مقامات احمدیہ پہنچ گئے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد الاحد بن احمد سعید خازن الرحمت | سنہ ۱۰۵۰ ہجری | ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۷ھ عمر ۷۷ سال | سرہند | خزینۃ الاصفیا تذکرۃ العابدین | آپ کبرائے و عظمائے خلفاء والد بزرگوار خود کے ہوئے ہیں بعد وفات اون کے آپ سجادہ نشین ہوئے آپ کے خلفاء مکہ مدینہ عرب عجم میں منتشر ہیں اور بہدایت خلق مشغول |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد فرخ مجددی | | سنہ ۱۱۲۲ ہجری | ایضاً | خزینۃ الاصفیا | آپ نبایر حضرت شیخ احمد مجددی سے ہوئے ہیں نقل ہے جب آپ مکہ معظمہ میں پہنچے سید محمد برزنجی کہ انکار شیخ احمد مجدد میں تشدد رکھتے تھے مدینہ منورہ میں تھے اونہوں نے چاہا کہ مدینہ سے مکہ میں آن کر معارف مجددیہ و مضامین مکاتب احمدی میں آپ سے بحث کریں جس وقت خبر آنے سید محمد برزنجی کے آپ کو پہنچی آپ نے دعا فرمائی الہی میں عجمی اور وہ عربی ہیں مجادلہ و مباحثہ خانہ کعبہ میں مناسب نہیں پس اون کی شر سے مجھے امان دے دعا قبول ہوئی اور سید محمد برزنجی سخت بیمار ہوئے یہانتک کہ شیخ فرخ بعد طواف کعبہ مدینہ منورہ گئے اور بعد زیارت واپس مکہ آئے اور رجوع بہندوستان کیا اور کشتی میں سوار ہوئے اسی اثناء میں سید محمد برزنجی تندرست ہوگئے اور تعاقب شیخ میں سرگرم ہوئے اور کشتی میں سوار ہوکر چاہا کہ جس جہاز میں آپ سوار ہیں آنکر مجادلہ کریں کہ شیخ نے یہہ اطلاع پاکر پھر دعا جناب باری میں نالہ و زاری سے کی کشتی کہ جس میں سید محمد برزنجی سوار تھے اسیوقت غرق ہوگئے۔ |
| ایضاً | حضرت حاجی محمد افضل مجددی بن شیخ محمد معصوم | | ۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۱۴۶ | سرہند | خزینۃ الاصفیا | آپ اعظم خلفاء حجت اللہ نقشبند فرزند شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد ہوئے ہیں دس سال استفادہ فیوض باطن اپنے پیر روشن |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات مع عمر | مدفن | حوالہ کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ضیبت کیا اور کبار دو سال تک شیخ عبداللہ خلیفہ شیخ احمد سعید دہ کر شرف ولایت حاصل کیا اور عازم سفر حجاز ہو کر بزیارت حرمین الشریفین گئے اور بفتوحات عظیم واپس آئے وبتدریس طالبان علوم دین وتلقین طالبان راہ حق مشغول ہوے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علم حدیث کی سند آپسی رکھتے ہین روایت ہے شیخ رحمت اللہ نقشبند بارہا آپ کے حق مین فرماتے تھے کہ جو کچھ پیران کبار سے ہمارے سینہ مین پہنچا تھا وہ سبکا سب باطن حاجی محمد افضل مین ڈال دیا ہے۔ |
| پیشواء نقشبندیہ مجددیہ | حضرت حافظ محمد محسن مجددی | | ۱۱۳۸ھ | دہلی | خزینۃ الاصفیا بحوالہ کتاب مرزا جانجانان | آپ اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی وخلیفہ شیخ محمد معصوم مجددی ہین عالم متبحر تھے دہلی مین کوئی عالمان وقت سے دعویٰ ہمسری کی آپسے نہین کرسکتا تھا ورع وزہد وتقویٰ مین یکتاے زمانہ تھے صاحب کتاب مرزا جان جانان فرماتے ہین کہ ایک شخص مخلصان آپ کے نے فرمایا کہ ایک روز زیارت مزار پیر خود حافظ محمد محسن جاکر مراقبہ کیا دیکھا کفن و بدن آپکا سب درست ہے الا پوست کف پا مین اور اوس جگہہ کے کفن مین خاک نے اثر کیا ہوا ہے اسکا سبب حضرت سے پوچھا فرمایا تم کو معلوم ہوگا کہ ایک پتھر بیگانہ بے اذن اوس کے مالک کے بجائے وضو بیٹھنے رکھا تھا اور ارادہ تھا جسوقت مالک حاضر ہوگا حوالہ اوسکے کردونگا۔ ایکبار قدم اور |
| ایضاً | حضرت نواب مکرم خان | | ۲۸ شعبان ۱۱۴۸ھ عمر ۱۲۰ سال | لکہنو | خزینۃ الاصفیا | آپ اجل خلفاء شیخ محمد معصوم مجددی ہوے ہین۔ ایک روز عالمگیر بادشاہ نے آپکی حالت ترک کے زمانہ مین پوچھا کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی آپنے کہا چار سال بادشاہ نے تبسم کیا فرمایا جگہہ تبسم کیا ہے جسقدر عمر ہمیں پیر بزرگوار کی خدمت مین مین نے بسر کی ہے وہی اصلی عمر ہے باقی وبال آخرت۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد فاضل قادری مجددی بٹالوی | | ۱۴ ذالحجہ ۱۱۵۱ھ | بٹالہ ضلع امرتسر | ایضاً | آپ اجلہ علماء وکبرائے فضلاء وعظمائے فقرائے خطہ پنجاب ہین آپکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ احمد مجددی شاہ اسکندر کیتہلی قادری پہنچتا ہے آپ کے پیر روشن ضمیر خواجہ محمد افضل ساکن کلانور تھے جو اکثر مریدون اپنے کو واسطے تکمیل کے آپکی خدمت مین بھیجتے تھے اور لنگر بھی آپ ہی کے نام یعنی محمد فاضل کے آپ کے پیر نے جاری کیا ہوا تھا۔ جب آپ نے تعمیر خانقاہ واقعہ بٹالہ شروع کرائی ہے زر نقد از وستوفیت ...... کچھہ موجود نہین تھا اجرت معماران ومزدوران غیب سے دیتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ سعد اللہ مجددی ملقب سید صوفیہ | | ۱۱ شوال ۱۱۵۲ھ | شاہجہان آباد عرف دہلی بیرون اجمیری دروازہ | ایضاً | آپ اعظم خلفائے شیخ محمد صدیق بن شیخ محمد معصوم ہوئے ہین آپ ملقب سید صوفیہ ہین خدمت شاقہ اپنے پیر کے حاضر حضور رہکر بجالائے چنانچہ تلثین سال پانی خانقاہ کے خرچ کے لئے آپ اپنے سر پر لاتے رہے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد زبیر لقب شمس الدین کنیت ابوالبرکات بن ابوالعلی | ۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ | ۴ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ عمر ۵۹ سال | دہلی ثم سرہند | ایضاً | آپ نبیرہ وخلیفہ حضرت حجت اللہ شرف الدین نقشبند ثانی فقر وتقویٰ وزہد وورع مین دم مستحکم وقدم محکم رکہتے تھے حضرت حق سے آپ کو دولت دنیا وآخرت دونو عطا ہوے تھے بادشاہ وقت وامراء عصر مرید ومعتقد آپ کے تھے آپکا ورد تھا کہ تمام دن مین چوبیس ہزار بار نفی واثبات اور پندرہ ہزار بار اسم ذات بحبس دم ذکر کرتے تھے وبعد نماز مغرب صلواۃ اوابین پڑھکر دس ہزار بار نفی اثبات کا ورد تھا نماز تہجد مین سورہ یٰسین کبھی چالیس دفعہ اور کبھی ساٹھ دفعہ پڑھا کرتے تھے اگر بعیادت مریض یا باجابت دعوت تشریف لیجاتے تو سواری مثل بادشاہان آپکی نکلا کرتی تہی اپنے وقت مین آفتاب طریقت احمدیہ تھے ختم المشایخ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | اولاد امجاد مجدد ہوئے ہیں جو فیوض طریقہ مجددیہ کے واسطے سے شایع ہوا ہے آپ اپنے وقت مین قطب ارشاد تھے۔ پہلے آپکو وہی مین دفن کیا تھا بعد اوسکے تابوت آپکا نکالکر سرہند لے گئے تھے۔ |
| پیشوا ار نقشبندیہ مجددیہ | حضرت شاہ ضیاء اللہ نقشبندی | | ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۱ھ | سرہند شریف | تذکرۃ العارفین | آپکا خلیفہ حضرت شیخ محمد زبیر نقشبندی ہین آپکی نسبت حضرت شاہ غلام صاحب فرمایا کرتے تھے جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو وہ حضرت ضیاء اللہ کو دیکھے آپ تاجر کشمیر کے تھے ایک ایک خیمہ آپکا لاکھ لاکھ روپیہ کا تھا جسوقت طلب خدا مین خدمتمین حضرت شیخ محمد زبیر کے آپ حاضر ہوئے۔ تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لوٹا دیا۔ اور کمال کو پہنچکر خلافت حاصل کی بادشاہ دہلی کو آپ سے بہت بڑا اعتقاد تھا۔ بادشاہ نے کچھہ مقرر کرنا چاہا منظور نہین فرمایا پھر بڑے اصرار سے صرف سات روپیہ ماہوار قبول فرمائے کہ اسقدر گذران کو کافی ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ المشائخ محبوب خلاق شاہ محمد افاق بن احسان اللہ | سنہ ۱۱۶۰ دھلی | ۷ محرم سنہ ۱۲۵۱ عمر ۹۱ سال | مغلپورہ بیرون دہلی | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم حضرت ضیاء اللہ نقشبندی ہین آپکی دعا سے حضرت مرزا جان جاناں پیدا ہوئے آپ صحبت خواجہ میر درد سے رکھتے تھے آپ بہت بڑے شہرہ آفاق و قطب زمان ہوئے ہین۔ جب آپ کابل تشریف لے گئے وہاں قبول عظیم پایا زمان شاہ بادشاہ کابل آپکا مرید ہوا حضرت شاہ غلام علی شاہ اپنے مریدون کو بعد تعلیم کے آپ کی خدمت مین بھیجتے تھے جب آپ صاد تصدیق کرتے اوسوقت تکمیل پوری سمجھتے تھے آستانہ آپکا مخزن فیض و برکت بنا ہوا تھا شیخ الوقت حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی آپکے اکمل خلفاء سے مشہور ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ مولانا نصیر الدین مجاہد | | ۱۸ شعبان سنہ ۱۲۶۵ | | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت شاہ افاق و پیر طریقت نقشبندیہ حاجی امداد اللہ صاحب ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد ناصر متخلص بہ عندلیب | شاہجہان آباد | | | تذکرہ میر حسن علی | آپکا سلسلہ ارادت حضرت خواجہ محمد زبیر نقشبندی ہی او نسب کا سلسلہ نواب ظفر خان سے جو عہد حضرت جہانگیر بادشاہ مین نامی سردار تھے ملتا ہے اوایل حال مین منصب دار بادشاہی تھے لیکن جب دنیا کو ترک کیا اور کوچہ سلوک مین قدم رکھا تو اولی گل چین گلشن بہار حضرت سعد اللہ معروف بشاہ گلشن ہوئی اور حسب حکم شیخ موصوف حضرت خواجہ محمد زبیر سے بیعت حاصل کی راہ نمائے خلق رہے آپکی کتاب نالہ عندلیب علم تصوف مین بڑے پایہ کی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ میر المتخلص میر درد بن خواجہ محمد ناصر | ۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۳ھ | ۲۴ صفر سنہ ۱۱۹۹ | دھلی | تذکرۃ الاولیاء بحوالہ دار المعارف شاہ محمدی شارح وقت | آپ مرید و خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار کے ہین بعد فراغت علوم دینی و دنیاوی کے مجاہدہ نفس و ریاضت شاقہ مین محنت شاقہ اوٹھاکر تکمیل کو پہنچے تھے اور سر حلقہ اولیاء وقت ہوئے بعد وفات اپنے والد امجد کے جانشین سجادہ رہے ہر مہینے قمری کی دوسری کو مجلس مشایخون کی بہت لطف سے ہوا کرتی تھی اور کاملان حال و قال کی صحبت گرم رہا کرتی تھی اور اکثر اکابر و معاصر اور شیوخ جلسہ مذکور مین تشریف لاتے تھے اور حظ وافر اوٹھاتے تھے یہانتک کہ حضرت ظل سبحانی بادشاہ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خوارق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | دہلی سے رونق افروز ہوا کرتے تھے حق تعالیٰ نے ازبس طبع عالی عطا فرمائی تھی زبان فارسی اور اردو معلی مین رنگ طبیعت اور جوہر قابلیت دکھاتے تھے ہنگام جوش و خروش جو راز و نیاز ہر وقت مکاشفہ زبان پر آیا کرتے تھے بیساختہ طبع موزون سے موزون ہو جایا کرتے تھے رفتہ رفتہ دو دیوان مختصر فارسی دوسرا اردو مملو رموز نکات عرفان سے یکجا ہوئے اور شرح اوس نظم کی پانچ رسالہ نثر مین کہ جنکا نام نالہ درد - آہ سرد - واردات درد - درد دل و علم الکتاب ہے - طبع رنگین خواجہ مغفور آپکی تصنیفات سے مثل آئینہ حقیقت نما ہے ابتدا صفائی زبان اردو آپ ہی کی ذات سے ہوئی ہے اور جیسی سلاست بیان اور فصاحت زبان آپکی کلام مین تھی کسیکی کلام مین نہین تھی بعد اون کے محمد میر اثر اونکے چھوٹے بھائی سجادہ نشین ہوئے اور اونکے بعد ناصر احمد نواسہ آپکے سجادہ نشین ہوئے ولادت خواجہ ناصر احمد ۱۱۳۳ھ ہجری اور وفات ۲ ر شعبان [illegible]ھ ہوئی ہے - بڑے مرتاض صاحب حال و قال گذرے ہین۔ |
| پیشوار نقشبندیہ مجددیہ | حضرت شیخ حافظ محمد عابد لاہوری۔ | | ۱۸ رمضان ۱۱۶۰ھ | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ حضرت شیخ عبد الاحد کے خلیفون سے ہوئے ہین نسبت آبائی آپکی حضرت ابوبکر صدیق اکبر سے ملتی ہے ہر روز بیس ہزار کلمہ طیب اور ہزار مرتبہ ذکر نفی اثبات بحبس دم و تلاوت یک منزل قرآن و ہزار بار درود شریف مواظبت ورد تھی اور تہجد کی نماز مین سات مرتبہ سورہ یٰسین پڑھا کرتے تھے پا پیادہ زیارت حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حاجی محمد سعید لاہوری۔ | | ۱۱۶۶ھ | لاہور | خزینۃ الاصفیا | آپ اعظم مشائخ نقشبندیہ قادریہ و شطاریہ ہوئے ہین آپ نے خلافت قادریہ سید محمود بن سید علی حسینی الکردی ساکن مدینہ منورہ سے پائی تھی اور شیخ اشرف لاہوری کہ جنکا سلسلہ عالیہ شاہ محمد غوث گوالیاری تک پہنچا ہے اور اجازت نقشبندیہ حافظ سعد اللہ مجددی سے حاصل تھی اپنے آپکو نقشبندی کہواتے تھے |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبد السلام کشمیری | | ۱۰ شوال ۱۱۷۱ھ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفائے حافظ عبد الغفور پشاوری سے ہوئے ہیں جامع علوم ظاہری و باطنی تھے آپ جاگیر دار و منصب دار اور وکیل شاہی ہو گذرے ہین باوجود دولت ظاہری کے ایک لمحہ یاد خدا سے غافل نہیں رہا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ شرف الدین محیٰ کشمیری | | ایضاً | ایضاً | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت خواجہ عبد السلام و جامع کتاب روضۃ الاسلام ہوئے ہین خوارق و کرامات اپنے پیر کا ذکر اوسمین بہت کچھ کیا ہے زیادہ شوق دامنگیر ہو تو اوسکو ملاحظہ کیجیے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد صادق قلندر | | ۱۱۷۱ھ | لاہور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ بیرنگ فرزند حضرت خواجہ باقی باللہ کے ہین نہایت درجہ کا جذب و استغراق رکھتے تھے اشعار عاشقانہ پڑھا کرتے تھے اور جسپر آپکی نظر پڑ جاتی وہ بھی مدہوش و مستانہ بنجایا کرتا تھا علمائے کشمیر نے یہ خبر حضرت اورنگ زیب بادشاہ کو دی بادشاہ نے حکم گرفتاری جاری فرمایا اور اون سے باعث سرگشتگی و دیوانگی پوچھا اوسکے جواب مین آپ نے چند اشعار فی البدیہہ پڑھے بادشاہ نے سنکر فرمایا انکو چھوڑ دو کہ گرفتار حالت دیوانگی مین معذور ہین آپ نے ہندوستان سے واپس ہوکر کشمیر مین سکونت اختیار کی مجذوبی و دیوانگی سے نکل کر سلوک مین قدم رکھا اور خانقاہ بنائی اور بہتون کو سلسلہ نقشبندیہ مین مستفیض کیا۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار نقشبندیہ مجددیہ | حضرت شیخ محمد رضا الہامی | | سنہ ۱۱۷۹ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بخواجہ عبید اللہ احرار پہنچتا ہے آپکو علاوہ فیض نسبت نقشبندیہ اب جا اجداد خود کے فیض روحانیت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سے بھی حاصل تھا و نسبت قادریہ روحانیت حضرت غوث الاعظم سے رکھتے تھے اور نسبت صدیقیہ روحانیت حضرت ابابکر صدیق اکبر سے رکھتے تھے اور چونکہ آپ کو کشف میں آیتیں از آیات ربانی تھی اسلئے بخطاب الہامی مخاطب تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد اعظم دومرے | | سنہ ۱۱۸۵ھ | کشمیر | ایضاً | آپ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ محمد مراد مجددی سے پہنا تھا تاریخ اعظمی معروف بتواریخ دومری و فیض مراد و مقامات فقیر آپکی تصنیفات ہیں |
| ایضاً | حضرت مولوی قاضی ثناء اللہ ملقب بعلم الہدا و بیہقی زمان<br>مادہ رحلت۔ فہم مکرمون فی جنت النعیم | پانی پت | غرہ ماہ رجب سنہ ۱۲۱۶ھ یا سنہ ۱۲۲۵ھ | | ایضاً و ضمیمہ مظہریہ | آپ اسبق و اشرف خلفاء حضرت مرزا جان جانان ہوئے ہیں آپکا نسب بحضرت شیخ جلال الدین پانی پتی چشتی صابری بچند واسطہ درمیانی پہنچتا ہے اور اونکا نسب بحضرت عثمان ابن عفان خلیفہ ثالث آنحضرت صلعم منتہی ہوتا ہے۔ آپ علوم معقول و کمالات ظاہری و باطنی میں ممتازان وقت سے تھے اور فقہ و اصول میں بمرتبہ اجتہاد پہنچے ہوئے تھے چنانچہ ایک کتاب علم فقہ میں موسوم بما لا بد منہ یا بما لا خذ الاقوی بروایات مذہب اربعہ و تفسیر مظہری سات جلدوں میں اور تفسیر طوالی جامع اقوال قدماے مفسرین و تاویلات جدید لکھی ہیں اور چند رسایل تصوف کے و تحقیق معارف حضرت شیخ احمد مجدد ارقام فرمائے ہیں آپ زبان حضرت مرزا جان جانان سے مخاطب بخطاب علم الہدا ہوئے ہیں مرزا صاحب فرماتے تھے کہ اگر بروز حشر او سبحانہ تعالیٰ مجھسے پوچھے گا کہ میری درگاہ میں کیا تحفہ لائے ہو تو میں عرض کرونگا مولوی ثناء اللہ پانی پتی کو لایا ہوں اور حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی نے بیہقی زمان کا خطاب آپ کو دے رکھا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی احمد اللہ بن ثناء اللہ پانی پتی | | سنہ ۱۱۹۵ھ | پانی پت ضلع کرنال پنجاب | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت مرزا جان جانان ہوئے ہیں اور علوم ظاہری کی تحصیل اپنے پدر بزرگوار سے کی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ احسان بن حافظ محمد محسن | | سنہ ۱۲۰۶ | | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت مرزا جان جانان ہوئے آپ اولاد شیخ عبد الحق دہلوی سے ہیں حرارت شوق و گرمی طپش باطنی سے موسم سرما میں حاجت لباس پشمینہ یا پنبہ دار کی نہیں رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی علیم اللہ گنگوہی | | سنہ ۱۲۱۱ھ | گنگوہ | ایضاً | آپ اعظم خلفاے حضرت مرزا جان جانان ہوئے سکر و مدہوشی کا غلبہ تمام رکھتے تھے ذکر اہل محبت مدام زبان پر رہتا تھا۔ |
| ایضاً<br>تاریخ وفات | حضرت شاہ امام الدین عرف شاہ درگاہی۔<br>[illegible] قطب ربی [illegible] امام اللہ | تخت ہزارہ ملک پنجاب ضلع شاہ پور سنہ ۱۱۶۲ھ | ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۶ھ عمر ۸۴ سال | رامپور | ایضاً | آپکا سلسلہ ارادت کا بدو واسطہ درمیانی بحضرت محمد زبیر پہنچتا ہے استغراق کمال درجہ کا رکھتے تھے یہانتک کہ وقت نماز کے مریدان باواز بلند آپکو آگاہ کیا کرتے تھے اثر توجہ کا اسدرجہ کا تھا کہ اگر ایک وقت میں ہزار آدمیوں کی طرف متوجہ ہوتے تو تمام مدہوش ہو جاتے۔ طریقہ قادریہ میں |

<table dir="rtl">
<tr><th>سلسلہ خانوادہ</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>تاریخ و سال ولادت</th><th>تاریخ وفات و عمر</th><th>مقام وفات و مدفن</th><th>ماخذ</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خوارق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="7">مرید شیخ جمال اللہ قادری ہوئے ہیں بعد اوسکے فیض کامل روحانیت حضرت شیخ احمد مجددی سے حاصل کیا تھا ان کے خلفا اخوند یار محمد و کمال الدین عرف مجھورے میان و نعیم شاہ ہوئے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت مولانا صفی اللہ عرف صفی القدر بن حضرت عزیز القدر</td><td>۱۱۶۵ھ</td><td>۲۵ شعبان سنہ ۱۲۳۲ھ عمر ۶۷ سال</td><td>لکھنو یا بقول بعضے ونیات میں مدفن</td><td>ضمیمہ مقامات مظہری</td><td>آپکا نسب آبائی چھ واسطہ درمیانی بحضرت شیخ احمد مجددی اسطرح سے پہنچتا ہے آپ کے والد بزرگوار عزیز القدر بن محمد عیسیٰ بن سیف الدین بن عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم ابن شیخ احمد مجدد و آپ اپنے طریقہ آبائی</td></tr>
<tr><td colspan="7">نقشبندی میں محکم قدم و ثابت دم تھے۔ ترک و تفرد میں لاثانی تھے چنانچہ نواب نصر اللہ خان نے تمنا کی کہ آپ عہدہ بخشی گری کو قبول فرماویں مگر قبول نہیں کی مداومت اوراد و وظائف رکھتے تھے اور علم حدیث سے زیادہ تر مشغلہ رکھتے تھے حضرت مولوی سید احمد و حضرت مولوی اسمعیل شہید جنہون نے شربت شہادت قوم سکھان سے پیا تھا غسل و تجہیز و تکفین آپکی اونہونے کی تھی۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ عطاء محی الدین<br>مادہ۔ شمع شبستانہ</td><td></td><td>۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۶ھ</td><td>بٹالہ ضلع گورداسپور</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد شاہ بٹالہ کے ہیں سلسلہ پیران آپکا بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ محمد فاضل بٹالوی پہنچتا ہے اگرچہ آپ کو اجازت ہر چہار سلسلہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ حاصل تھی لیکن بیعت</td></tr>
<tr><td colspan="7">مریدان کو بسلسلہ قادریہ کیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو پیران سلسلہ قادریہ میں مشہور کیا کرتے تھے اور چونکہ سلسلہ پیران عظام اونکا شیخ طاہر لاہوری خلیفہ رحمتین شیخ احمد مجدد الف ثانی سے ملتا ہے اسلئے خانوادہ نقشبندیہ میں ذکر خیر کیا گیا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت مولانا خالد مجددی گردستانی</td><td></td><td>سنہ ۱۲۴۲ھ</td><td>شہرزور ولایت گردستان میں ہے</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام علی ہوئے ہیں آپکے رخصت کرنے کے وقت پیر روشن ضمیر نے باشارت قطبیت اقلیم گردستان سرفراز فرمایا تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شاہ رؤف احمد مصطفےٰ آبادی بھوپالی۔</td><td></td><td>سنہ ۱۲۵۳ھ</td><td>سفر حج سمندر میں</td><td>ایضاً</td><td>آپ برادر خالہ زاد حضرت شاہ ابو سعید ہوئے ہیں اول آپ اپنے برادر موصوف کے اتفاق سے مرید شاہ درگاہی ہوئے جب وقت شاہ ابو سعید رجوع بحضور غلام علی شاہ لائے آپ بھی باتباع</td></tr>
<tr><td colspan="7">اون کے حاضر خدمت شاہ صاحب موصوف ہوئے اور کمال کو پہونچے کتاب دار المعارف ملفوظات پیر خود میں تالیف کی اور دیگر کتب بھی فقہ و حدیث و تفسیر میں تصنیفات آپکی ہیں ج دیوان صوفی اشعار ہندی و فارسی کا ہے آپ پنجاب پیر خود بجانب بھوپال ماخوذ ہوئے تھے وہاں پہنچکر قبول عظیم پائی قصد زیارت حرمین الشریفین کیا و در راہ بحری جہاز میں انتقال کیا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ محمد اصغر</td><td></td><td>سنہ ۱۲۵۵ھ</td><td>دہلی</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ خادمان خدمتگذار و حاضرباشان لیل و نہار و مرید خاص المختار حضرت شاہ غلام علی ہوئے ہیں نسبت قلبی قوی رکھتے تھے</td></tr>
<tr><td colspan="7">اور کاروبار خانگی تمام حضرت شاہ صاحب آپ کے سپرد تھا۔ مریدان مبتدی کو توجہ و اجراے ذکر قلبی کے لئے حضرت شاہ صاحب آپ کے پاس بھیجا کرتے تھے۔ آپ حاجی حرمین الشریفین بھی تھے۔</td></tr>
</table>

جدول پنجم

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خوارق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوا اے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت شاہ عبدالرحمن جالندہری بن سیف الرحمن | | ۱۲۵۸ ہجری | سندہ | خزینۃ الاصفیاء | آپکا نسب آبائی بواسطہ شیخ سیف الدین بن حضرت شیخ احمد مجدد ملحق ہوتا ہے آپ کے والد بزرگوار حضرت مرزا جان جانان کے مرید خاص تھے آپنے حضرت شاہ علی سے کسب نسبت تکمیل کو پہنچایا تھا اور بعد زیارات حرمین شریفین کے وقت واپسی سندہ مین پہنچکر داعی اجل کو لبیک کیا۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی کرم اللہ محدث | | ۱۲۵۵ھ | سفر حج دریا مین | ایضاً | آپ کے والد قوم ہنود مین سے تھے بعد اوس کے حضرت شاہ عبدالعزیز کے ہاتھ پہ توبہ کرکے خلعت اسلام پہنا اور علوم ظاہری و باطنی و حدیث و تفسیر اور قرات قران مین یگانہ وقت تھے اور حضرت شاہ عبدالعزیز نے تفسیر عزیزی بپاس خاطر اونکی تصنیف فرمائی تہی۔ آپ نے اول ارادت حضرت مولوی فخر الدین فخر جہان سے حاصل کی تھی بعدہ خدمت مین حضرت شاہ علی مجددی حاضر ہوکر کسب ولایت خاندان احمدیہ مجددیہ کیا اور بعد تکمیل خرقہ خلافت اور کلاہ اجازت حاصل کی اکثر اہل فن قرائت مین شاگرد آپ کے تھے دوبارہ حج کے لئے روانہ ہوئے اور اثناء راہ مین وفات پائی۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی عبدالغفور خورجوی | | سلخ ماہ شوال ۱۲۵۵ھ | خورجہ شہر ضلع بلند شہر | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام علی کے ہوئے سلب امراض مریضان کے لئے آپکی توجہ حکم اکسیر رکہتی تہی اور آپ کے مرشد مریضون کو سلب مرض کے لئے آپ کے پاس بہیجا کرتے تھے آپکے تمام مریدان صاحب کشف و کرامات تھے اور عجایب غرائب بیان کرتے تھے و ملاقات بارواح و موتا و ملایک و عالم جنیان ادنے کشف اون کا تھا آپ کے خلفا ترکستان مین شہرت رکہتے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت رحیم اللہ بیگ مشہور درویش محمد عظیم آبادی | | سنہ ۱۲۶۰ ہجری | عظیم آباد عرف پٹنہ صوبہ بہار کا مشہور شہر | ایضاً | آپ اعظم خلفا حضرت شاہ غلام علی مجددی کے ہوئے ہین بہت بڑے سیاح تھے اور بہت مشایخ کی صحبت مین رہے لیکن فرماتے تھے کہ شیخ کامل مثل شاہ غلام علی نہین دیکھا آخر کار شہر سبزوار مین قرار پکڑا اور والی سبزوار کے حاکم نے ایک گانو کلان نذر کیا وہان آپنے ایک خانقاہ تعمیر کرائی اور لنگر جاری کیا مذہب شافعی رکھتے تھے اسیواسطے بخارا وغیرہ مین مرزا شافعی کے نام سے مشہور ہوگئے بعض حکام ترکستان والے شہر سبزوار آپ سے عناد رکہتے تھے لیکن بسبب دعا و امداد حضرت مرزا ممدوح کی تاب مقاومت نہین رکہتے تھے پوشیدہ شیخ کو شہید کردیا۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا محمد جان شیخ الحرم الشریف | | سنہ ۱۲۶۸ | مکہ معظمہ | ایضاً | آپ اعظم خلفاء حضرت شاہ غلام علی ہوئے ہین اور حاجی حرمین روم بھی تشریف لیگئے تھے جہان امرائے سلطان روم بحلقہ ارادت آپ کے داخل ہوئے اور سلطان نے بھی معتقد ہوکر خانقاہ تعمیر کرادی آپکے خلفاء استنبول و اضلاع روم مین بہت ہین |
| ایضاً | حضرت مولوی خطیب احمد بن شاہ رؤف احمد بہوپالی | | سنہ ۱۲۶۶ | بہوپال وسط ہند مین مشہور شہر | ایضاً | آپ فرزند و خلیفہ حضرت شاہ رؤف احمد ہوئے ہین اپنے والد کے ساتھ حج کو بھی تشریف لیگئے تھے بعد وفات اون کے بہوپال مین سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے رہے اکثر سالکان راہ حق کو بمنزل مقصود پہنچایا۔ |

| نام سلسلہ | اسم مقدس صاحب خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت سید امام علی شاہ الحسنی الحسینی اسامر کی | ۱۲۱۲ھ بقول تذکرۃ العابدین ۱۲۱۱ھ | ۲۳ شوال ۱۲۸۲ھ یا ۱۲۸۲ھ عمر ۷۰ سال | رتڑ چھتر ضلع گورداسپور | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ حضرت میران شاہ حسین تھے جنکا سلسلہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی تک پہنچتا ہے علوم حدیث و تفسیر اصول فقہ مین یگانہ زمانہ تھے بعد وفات اپنے پیر کے سجادہ نشین ہوکر قبول عظیم حاصل کی تھی مشائخ عظام احاطہ پنجاب مین اسقدر حاجت روائی اہل حاجت نہین ہوئی جیسے کہ آپ حاجت روا تھے لنگر عظیم جاری تھا اور واسطہ دفع سایہ جن و پری دیو کے نظر کیمیا اثر آپکی اکسیر اعظم تھی۔ |
| ماده تاریخ۔ الاان اولیا اللہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون | | | | | | |
| ایضاً | حضرت پیر حسن شاہ قادری مجددی بٹالوی | | ۲ جمادی الاول ۱۲۸۳ھ | بٹالہ شریف ضلع امرتسر پنجاب | ایضاً | آپ خاندان عالیشان شیخ محمد فاضل بٹالوی کے صاحبزادگان سے ہوئے ہین آپ جامع علم و حلم و خلق و سخا و عطا و اخلاق حسنہ و علوم معقول و منقول و فروع و اصول و تفسیر و حدیث تھے اور معانی قرآن کو بچند دلائل صحیحہ بیان فرمایا کرتے تھے خوش روئی خوش طبعی و خوش مزاجی و خوش سخنی و خوش بیانی و سلیم الطبعی و حسن خلقی مین لاثانی تھے ایک سال لاہور مین رونق افروز ہوئے اگرچہ بسبب حدوث بعضے حوادث دنیا فیمابین آپکے و پیر حسین شاہ سجادہ نشین خانقاہ بٹالہ کی شکررنجی ہوگئی تھی صاحب خزینۃ الاصفیا فرماتے ہین کہ مین نے کبھی شکایت حسین شاہ کی آپکی زبان سے نہین سنی اور سلسلہ پیران عظام آپکا بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ محمد فاضل بٹالوی پہنچتا ہے آپ مرید و خلیفہ شیخ عطاء محی الدین والد ماجد اور احمد شاہ عم خود کے تھے اور وہ دونو بزرگ مرید و خلیفہ شیخ محمد فاضل بٹالوی ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت محمد عبد الصمد خان معروف بہ مست خان | مادہ۔ کدیۃ ازل طریقت قبلہ اہل کرم | ۱۱۸۵ھ یا ۱۲۰۰ھ | بھوپال یا اترولی | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ نامدار شاہ کے ہوئے ہین جنکا سلسلہ اراحت بچند واسطہ درمیانی بحافظ جمال الدین نقشبندی پہنچتا ہے۔ آپ پنجاب سے باجازت پیر خود شہر کوئل جو فی زمانا علیگڈھ کے نام سے مشہور ہے رہکر بعدہ موضع اترولی آکر سکونت پذیر ہوئے آپکی قوت توجہ بحق مریدان بڑا اثر رکھتی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت مولوی حسین شاہ بخاری تخلص بت شکن | | | | ایضاً | آپ حضرت محمد عبد الصمد کے مرید تھے اور کتاب قلعت الہنود و رد کتاب تالیف اندرمن آپکی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمود شاہ قادری مجددی لاہوری | | ۱۲۳۰ھ | لاہور متصل مزار گھوڑے شاہ | ایضاً حدیقۃ الاولیا | آپنے خرقہ خلافت کا شیخ عبد الکریم مجددی سے پہنا تھا اور اونکو خرقہ اجازت شاہ غلام علی دہلی سے پہنچا تھا آپکو ہر چہار سلسلہ مین اجازت بیعت کرنے کی تھی مگر اکثر اوقات مریدان کو بیعت سلسلہ قادریہ مین کیا کرتے تھے آپکو سماع کی طرف بھی رغبت تھی ہر سال عرس پیران عظام کرتے اور طعام وافر تقسیم کیا کرتے تھے |
| ایضاً | حضرت حاجی مولانا شاہ ولی اللہ حکیم الامۃ بن عبد الرحیم | ۴ شوال ۱۱۱۴ھ | ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ عمر ۶۲ سال چار ماہ | بیرون شہر دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیاں | انتباہ فی سلاسل الاولیاء انوار العارفین تذکرۃ العابدین | آپ فاروقی تھے اور نسبت علوی آپکی بامام موسیٰ کاظم پہنچتی ہے آپ سلسلہ نقشبندیہ مین خلیفہ مجاز و ماذون اپنے پدر بزرگوار کے ہوئے ہین اور حضرت شیخ عبد الرحیم کو چار مشائخون اول سید عبد اللہ دوم ابو القاسم |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|

اکبرآبادی سویم خلیفہ خورد و لد خواجہ محمد باقی باللہ چہارم امیر نور العلی خلف میر ابو العلی سے ارادت حاصل تھی و دشتغال طریقہ حمیدیہ ملا محمد وسیل گگیانی سے حاصل کئے تھے اور خرقہ خلافت سہروردیہ شیخ ابو الطاہر مدنی سے پہنا تھا سنہ ۱۱۴۳ھ میں حرمین مشرف حج ہوئے اور ایک سال مجاور حرمین الشریفین رہے اور سنہ ۱۱۴۵ھ میں وطن مالوفہ دہلی واپس آکر بہدایت خلق متمکن رہے آپ سرو فتر علماء عظام و فضلاے ذوالکرام دہلی تھے علم و فضل و ورع و تقوی میں شان بلند و مدارج ارجمند رکھتے تھے تمام عمر تعلیم و تدریس میں بسر کی تفسیر تمام قرآن مجید موسوم بفتح الرحمن آپکی مقبول خاص و عام ہے ہمعات و قول الجمیل آپکی تصنیفات سے ہین سترہ سال کی عمر مین آپکے والد نے خلافت عطا فرمائی تھی۔

| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | سنہ ۱۱۵۹ | ۷ شوال سنہ ۱۲۳۹ وقت طلوع آفتاب عمر ۸۰ سال | بیرون دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیان | عدۃ الحقیقۃ الاتقیا ملفوظات شاہ عبدالعزیز و کمالات عزیزی | آپ مرید و خلیفہ اعظم و اکمل نیز والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث ہوے ہین آپ دہلی مین امام المحدثین مقتدای مفسرین جامع علوم حدیث و فقہ و تفسیر و منطق و معانی و فروع و اصول تھے۔ و زہد و تقوی مین مرتبہ بلند اور مقامات ارجمند رکھتے تھے آپکی ذات با برکات کو اگر خاتم العلماء والفضلاء کہا جائے تو بجا ہے آپکی تصنیفات بہت ہین چنانچہ کتاب |

سر الشہادتین بستان المحدثین تفسیر فتح العزیز تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ مقبول خلایق و منظور کافہ انام ہے اس سے پہلے کسی علماء سلف نے ایسا بیان تفسیر مین نہین لکھا اور کتاب تحفہ اثنا عشریہ عقاید اہل تشیع اس خوبی اور عمدگی سے تصنیف فرمائی ہے کہ علماء شیعہ اسکے جواب سے لاجواب ہین۔ آپ کے چند ملفوظات تبرکاً و تیمناً حوالہ قلم ہین۔ فرمایا بزرگ چار قسم ہوتے ہین اول سالک مجذوب کہ ابتدا زمانہ مین تو خود کوشش کی اور آخر مین کشش ہوئی یہ سب سے بہتر ہین دوسرے مجذوب سالک کہ اول جذب سے سرفراز ہوے پھر سلوک اختیار کیا جیسے حضرت موسی علیہ السلام آگ لینے کو تشریف لیگئے تجلی حضرت باری نصیب ہوگئی۔ تیسرے سالک بحت کہ مشرف بجذبہ نہین ہوتے چوتھے مجذوب محض کہ تجلی باری تعالی کیوجہ سے اونکی عقل سلب ہو جاتی ہے بہہ بانجہ عورت کی مثل ہین جذب محض عنایت خداوندی ہے شعر

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے　　کوشش عاشق بیچارہ بجاے نرسد

آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ یہہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَطَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا سات بار صبح و شام پڑھ لیا کرو اول آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ لو اللہ تعالی تمکو تقوی و پرہیزگاری عنایت فرماویگا۔ فرمایا کسی بزرگ یا فقیر کی قدرت مین تقدیر کا بدلنا نہین ہے حضرت امام حسین علیہ السلام کا قضیہ وہ کب چاہتے تھے کہ ایسا ہووے۔ آنحضرت صلعم نے تین بار دعا فرمائی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ اول مقرر ہوں مگر حضرت ابوبکر صدیق ہی خلیفہ اول ہوے پھر ایکبار دعا فرمائی کہ میری امت میرے بعد جدال و قتال نہ کرے ارشاد باری ہوا کہ ضرور کریگی الغرض اللہ جل شانہ کی بے نیازی ہے اوسکے حکم مین نہ کسی فقیر کو دخل ہے نہ امیر و ولی اور نہ نبی کو ہے فرمایا انبیا معصوم ہوتے ہین اور اولیا محفوظ یہی فرق نبی اور ولی مین ہے۔ معصوم وہ ہے کہ گناہ کا صادر ہونا اوسکی ذات سے محال ہو باوجودیکہ استعداد گناہ کی اوس کے اندر موجود ہے۔ محفوظ وہ ہے کہ گناہ کا صادر ہونا اوس سے ممکن ہو گو یہہ ممکن تمام عمر مین کبھی بھی واقع نہ ہو اول محال کو مستلزم ہے اور دوسرا ممکن غیر واقع ہے۔ فرمایا شیطان کا علاج اللہ کو یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت دنیا کا علاج زہد و تقوی۔ ہجوم خلق کا علاج گوشہ نشینی ہے مگر نفس کا علاج بہت دشوار ہے حدیث مین آیا ہے کہ سب دشمنون مین بڑا دشمن تمہارا نفس ہے جو تمہارے دونو پہلوؤن کے بیچ مین ہے کبھی اوسکا کہنا نہ ماننا ورنہ ہلاک ہو جاؤگے وغیرہ وغیرہ۔

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت مولانا عبد القادر بن حضرت مولانا ولی اللہ محدث دہلوی | | ۱۷ رجب سنہ ۱۲۳۰ | بیرون دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیان | حدیقۃ الاولیاء ملفوظات شاہ عبدالعزیز و کمالات عزیزی | آپ مرید و خلیفہ برگزیدہ اپنے والد بزرگوار کے ہوئے ہیں عالم باعمل و فقیہ کامل تھے اور علم حدیث و تفسیر میں شان بزرگ رکھتے تھے آپ نے بکمال فصاحت و بلاغت ترجمہ تفسیر فتح الرحمان بزبان بامحاورہ اردو کیا ہے جو مطبوع و مقبول خاص و عام ہے |
| ایضاً | حضرت مولانا شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ | | سنہ ۱۲۳۳ [illegible] | دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیان | ملفوظات شاہ عبدالعزیز | آپ برادر حقیقی حضرت شاہ عبدالعزیز کے ہوئے ہیں ملفوظات میں مسطور ہے حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ میرے آپکے ساتھ چار رشتہ ہیں ایک برادر حقیقی دوسرے میرے قبلہ گاہی نے ایک تقریب میں فرمایا تھا کہ شاہ رفیع الدین فرزند تمہارے ہیں تیسرے برادر رضاعی بھی تھے میری ہی دایہ کا آپ نے شیر نوش کیا تھا چوتھے شاگرد تھے اور فخر فضلائے زمانہ تھے۔ بیماری طاعون سے جان بحق ہوئے تھے علم ریاضی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت غلام محی الدین قصوری بن حافظ غلام مرتضیٰ | سنہ ۱۲۰۲ | سنہ ۱۲۷۰ [illegible] عمر ۷۰ سال | قصور ضلع لاہور | حدیقۃ الاولیاء | آپ نے حضرت شاہ غلام علی دہلی کی خدمت میں طریقہ نقشبندیہ کے بیعت حاصل کی اور پھر ہر چہار سلسلہ میں ماذون و مجاز حضرت شاہ صاحب کی جانب سے ہوئے نسبت آبائی آپکا بحضرت صدیق اکبر پہنچتا ہے حنفی مذہب رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت نعیم شاہ مجددی | رامپور | ۱۱ ربیع الاول | رامپور پیش دروازہ مسجد | انوار العارفین | آپ مرید و خلیفہ شاہ درگاہی ہوئے ہیں نواب احمد علیخان رئیس رامپور و دیگر مشائخ وغیرہ نے ہر چند چاہا اور سواری بھیجی کہ آپ دعوت قبول کریں اور تشریف لاویں لیکن آپ نے منظور نہیں فرمائی۔ |
| ایضاً | حضرت معظم خان عرف فقیر جی | رامپور | ۲۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۶۷ | بیرون شہر رامپور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ سید غلام حسین عرب ہوئے ہیں اور وہ مرید حضرت مرزا جان جاناں تھے بڑے محسن تھے اوائل میں سوداگری اسپان کرتے تھے اور عہد پیری و فقیری میں گھانس لاکر فروخت کرتے اور کار برآری خلق اللہ میں ...... مصروف رہا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت کمال الدین عرف [illegible] میاں | | ۴ رمضان سنہ ۱۲۸۴ | رامپور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ درگاہی ہیں اور محبت و عقیدت شیخ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے اور تعمیر روضہ شیخ کی خود کی تھی اور سالانہ عرس کیا کرتے تھے بندگان غلام جیلانی رسالدار اعظم رؤسائے رامپور تھے۔ |
| ایضاً | حضرت اخوند یار محمد | پنجاب | ۳ رمضان | احاطہ مزار شیخ درگاہی | ایضاً | آپ اولاد حضرت عباس بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ و خلیفہ شاہ درگاہی ہیں اہل وجد و سماع تھے اور معترض کو جواب دیا کرتے تھے کہ مجھے اجازت سماع اپنے پیر سے حاصل کی ہوئی ہے۔ |
| ایضاً | حضرت حاجی سعادت علی | | ۲۷ رمضان سنہ ۱۲۷۸ | رامپور | ایضاً | آپ اصل نسل سادات عظام نوگانوان سے ہوئے ہیں مرید و خلیفہ حضرت نعیم شاہ تھے ریاضات و مجاہدات بہت کئے لیکن دروازہ و دامن شیخ کو |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | پھوڑا اور ضربات و مراقبات مین مشغول مستغرق رہتے تھے یہانتک کہ آپکو اجازت اور خلافت پیر سے حاصل ہوئی اور رہنمائے خلق رہے |
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت سید احمد غازی بریلوی بن سید محمد اصغر خان | رای بریلی ماہ محرم سنہ ۱۲۰۱ | ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۶ عمر ۴۵ سال | بالاکوٹ | ایضاً و دریافت ذاتی مؤلف | آپ اوائل حال مین رائے بریلی سے حصول علم کے لئے دہلی شاہجہان آباد مسجد اکبرآبادی مین حضرت شاہ عبدالقادر کی خدمت مین حاضر ہوے اور علم صرف ونحو حاصل کیا لیکن آپ کو شوق تحصیل علم |

باطن کا زیادہ تر تھا پس سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین بحضور مولانا شاہ عبدالعزیز حاضر ہوکر مرید ہوئے مجاہدات و ریاضات کرکے تکمیل باطن کو پہنچے ایک روز مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبدالحی نے متفق ہوکر آپ سے امتحاناً عرض کی کہ حضور قلب نماز مین کس طرح سے ہووے فرمایا کہ آج کی رات میرے حجرہ مین میرے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرو چنانچہ اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے ہر دو صاحبوں کو جدا جدا دو دو رکعت ادا کرنے کو فرمایا جسوقت اونہوں نے نیت نماز باندھی پرتو صحبت و توجہ باطن آپ کی سے تمام شب استغراق مین رہے صبحکو دونو صاحب معتقد ہوکر آپ کے مرید ہوگئے پھر اون کو حج کرنے کے لئے اپنے ساتھ لے گئے اور سنہ ۱۲۳۹ ہجری مین حج سے واپس آن کر قصد جہاد کیا اور مسلمانان ہند کو تحریص جہاد دلائی اور ایسی ہمت باطن خاص و عام پر صرف کی کہ مسلمانان دیار ہند سے بھائی بھائی کو اور بیٹا مان باپ کو اور باپ بیٹا بیٹی کو اور میان بیوی کو چھوڑ کر ہمراہ آپکے جوق جوق ہوگئے اور سنہ ۱۲۴۱ ہجری مین معہ ہمراہیون کے پنجاب کی طرف روانہ ہوے اور آپ کے پیچھے بھی بہت لوگ راہ سندہ سے بطرف ملک افغانان سوات و بنیر و پنجتار پہنچے اور اطاعت خدا و رسول پر جان و مال اپنا فی سبیل اللہ ایثار کر دیا اور بہت سا روپیہ پیچھے سے بھی آپکی خدمت مین پہونچتا رہا چنانچہ سب سے اول مسلمانان مرادآباد نے مبلغ تین ہزار ستتر روپیہ ارسال کئے قضیہ تہور و شجاعت و مردانگی غازیان کا جنگ کفار سکھان کے ساتھ کا ولایت خراسان و ہندوستان مین مشہور و معروف ہے آخر کار سکھان کفار ناہنجار باغوائے و رہبری بعض افغانان بدعہد و بیوفا یکبارگی و ہمہ جو اکثر اہل تشیع تھے اوپر غازیون کے پہاڑ پر سے تاخت لائے اور غازیان داد شجاعت دیکر سب کے سب شہید ہوے مولوی محمد اسمعیل اوسی معرکہ مین شہید ہوے اور مولوی عبدالحی قبل اس معرکہ کے راہ کابل مین بعارضہ تپ لرزہ رہ کر جان بحق ہوے اور احوال زندہ رہنے یا شہید ہو جانے حضرت سید احمد کا تحقیق نہین ہوا لیکن ایک شخص جو پس پشت آپکا اوس معرکہ مین کھڑا تھا کہتا ہے کہ بندوق آپ کے لگی تھی اور آپکو بیٹھا دیکھا تھا اور یہہ خاص معرکہ سنہ ۱۲۴۶ ہجری مین ہوا تھا باقی جو بچے وہ موضع ستانا کو چلے گئے تھے اور وہین اونہوں نے بود و باش اختیار کی تھی مؤلف کے نانا حکیم حیدر علی خانصاحب جاگیردار و رئیس لاہور رحمۃ اللہ علیہ ساکن دہلوی ثم لاہوری راج سکھان کی جانب سے سفیر ہوکر ملک افغانان سوات و بنیر و پنجتار کی طرف بھیجے گئے وہ فرماتے تھے کہ ہم بحیثیت سفیر بجمعیت معقول گئے تھے اور حضرت مولوی سید احمد اور مولوی اسمعیل سے ملاقات ہوئی تھی اور صاحبان موصوف نے بیدریغ بکشادہ دلی اپنی جمعیت غازیان اور طریقہ روزمرہ مہمانداری وغیرہ صادر و وارد کو ظاہر کرکے فرمایا کہ اہل ہمراہی جان راہ خدا مین فدا کرنیواسطے ہمارے پاس صرف تین سو یا ساڑھے تین سو ہندوستانی جو ہمی قرابتی ہین باقی اور جمعیت لوٹیرے اور وقت کے دیکھنے والے ہین اور فوج کا جائزہ کرکے دکھلایا۔ مہمانداری کا یہہ طریقہ تھا کہ چاہے کتنی ہی جمعیت اور انبوہ خلقت کا آجاتا آپ خود کچھہ فکر اونکی مہمانداری کا نہ کرتے صرف اوس ملک کے سرآوردہ و معتقدین کو تعداد مردمان صادر و وارد سے آگاہ کر دیا جاتا تھا وہ لوگ اوس تعداد مردمان کے موافق گھرون سے کھانا موجودہ وقت دسترخوان پر لاکر چھوڑ کر چلا کرتے تھے اور سب سیر ہوکر مختلف اقسام کا کھانا بے تردد کھالیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی اسمعیل صاحب ہر وقت

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات کرامات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ہولاس سو ٹھٹھا کرتے تھے اور یہ شعر آپکی وردزبان تھا شعر در کوئے یار طرفہ تماشا ہست اے مکین ہر رسوا شود کسے و تماشا کند کسے ۔ جب حضرت مولوی اسمعیل صاحب نے لڑائی سکھان مین جام شہادت نوش کیا ہے اوسوقت تین سو کئی جوان جان نثار قرابتی اور آپ سے کے سب اوسجگہہ شہید ہوگئے تھے اور سکھے نیچے سے آپکی نعش برآمد ہوئی تھی اور راجہ شیر سنگہ راجہ وقت پسر راجہ رنجیت سنگہ نے بڑے کروفر اور تعظیم تمام کے ساتھ اپکا جنازہ اوٹھوایا تھا۔ |
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت قطب الدین بخاری معروف محمد اشرف لقب حیدر حسین | ملک ماوراالنہر مادہ تاریخ ظفر | ۱۱ رجب ۱۱۸۰ھ | مدینہ منورہ متصل آدم بنوری و خواجہ محمد پارسا۔ | گلزار علی پور | آپ خلیفہ اکبر حضرت خواجہ زبیر کے ہین بعد وفات اپنے پیر کے مسند نشین ارشاد وہدایت ہوئے کچھہ عرصہ سرہند شریف مین قیام فرمایا بعد اوسکے ایک صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کسی بات پر عناد ہوگیا تھا یہانتک کہ آپکی غیرت سے سرہند فنا ہوگیا اسیواسطے امام رفیع الدین کو |
| | | | | | | بانی سہرند اور اپکو فانی سرہند کہتے ہین۔ چھہ برس تک سہرہند مین لرزہ وزلزلہ رہا آپ نے وہان سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ قیام کیا۔ آپکا مزار متصل مزار حضرت آدم بنوری و خواجہ محمد پارسا مدینہ مین ہے اور پانی سقف روضہ حضرت عثمانؓ کا آپ کے مزار پر گرتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید حافظ جمال اللہ بن سید محمد نور | بخارا | سہ یا ہم صفر ۱۲۰۹ھ منظر حیا | رامپور متصل درگاہ عیدگاہ | ایضاً | آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ پہنچتا ہے آپ بخارا شریف سے بلباس سپاہیانہ سرہند مین تشریف لائے حافظ قرآن تھے آپکی بیعت حضرت محمد اشرف سے تھے عیال نہین |
| | | | | | | رکھتے تھے تین خلیفہ آپکے تھے ایک شیخ صحرائی دویم خواجہ درگاہی رامپوری سیوم شاہ محمد عیسیٰ گنڈاپوری ۔ |
| ایضاً | حضرت محمد عیسیٰ گنڈاپوری۔ | جودہ ن علاقہ ملتان | ۷ ذوالحجہ ۱۲۲۰ھ | گنڈاپور ضلع بنون ملک سرحدی پنجاب | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم حضرت حافظ جمال اللہ رامپوری کے ہوی ہین علم ظاہری و باطنی مین بے نظیر تھے ہر روز خضر علیہ السلام کی زیارت کیا کرتے تھے چند عرصہ اپنے پیر روشنضمیر کی خدمت مین رہ کر منصب خلافت پایا |
| | | | | | | اور گنڈاپور ضلع بنون مین سکونت اختیار کی ۔ |
| ایضاً | حضرت فیض اللہ معروف باباجی تیراہی | تیراہ افغانستان | ۸ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ درمنظومہ | موضع تیزی ملک تیراہ | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ برگزیدہ حضرت محمد عیسیٰ گنڈاپوری ہوئے ہین نقل ہے کہ آپ راستہ مین ایک درخت خشک کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے چند مسافر وہان سے گذرے اور آپکو اوس کے نیچے دیکھکر باہم گفتگو کرنے لگے کہ یہ شخص کون ہے اونہین ہین سے کسی نے کہا فقیر |
| | | | | | | معلوم ہوتا ہے دوسرا بولا کہ اگر فقیر ہوتا تو یہہ درخت سرسبز نہ ہوتا آپ نے دعا فرمائی وہ درخت فوراً سبز ہوگیا اور اوسیوقت پھل پھول آگیا پس آپ نے وہین قیام فرمایا اور ہزارہا لوگ آپ کے تابع و مرید ہوگئے ۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ نور محمد معروف باباجی تیراہی بن فیض اللہ | تیراہ ۱۱۲۶ھ | ۱۲ شعبان ۱۲۵۶ھ مادہ مغفور سال عمر ۱۶۰ | جودہ چوراہ شریف | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ وسجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہوے ہین سب طرف سے خلقت جوق جوق آنے لگے اور علماء وفضلاء داخل طریق ہونے لگے لیکن لوگون کو آمدرفت یاغستان کیوجہ سے |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خان وادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات و ارشادات وفوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

بہت تکلیف اور خوف رہتا تھا اسلئے آپ نے تیزلی شریف سے ڈیرہ اوٹھا کر مع عیال و اطفال و مال و اسباب موضع جودہ شریف ملک چترال میں جا بسے ایک دن کسی درویش نے عرض کی یا حضرت کیا وجہ ہے کہ اور لوگ صدہا ریاضات و مجاہدات کرکے بھی اسقدر جوش عشق و جذبہ فیض نہیں پاسکتے جسقدر حضور کے غلام چند روز میں حاصل کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوست و یار اور اولاد اور شخص کی تنگ دست و محتاج ہوتے ہیں جنکا باپ و رفیق غریب و مفلس ہو اور جنکا باپ مال دار ہو اونکو محنت کی کچھہ حاجت نہیں

| پلیشوار نقشبندیہ مجددیہ | حضرت باباجی گل محمد معروف فقیر محمد بن خواجہ نور محمد | | ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ وقت عصر مادہ غفرلہ | علی پور سیدان تحصیل پسرور | گلزار علی پور [illegible] | آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ و سجادہ نشین ہوئے ہیں آپکا نسب آبای بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عمر خطاب ؓ پہنچتا ہے آپ زمانہ بچپن ہی سے ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت میں از حد مصروف و مشغول رہا کرتے تھے اور ہر امر میں اپنے والد مرشد کے قدم بقدم |
|---|---|---|---|---|---|---|

چلتے تھے۔ قرآن مجید کے اسرار و نکات ایسے معلوم تھے کہ دیگر اہل علم کو اونکا سمجھنا دشوار تھا اپنے وقت میں یگانہ اور مرجع اہل اللہ تھے اپنے احباب کو یہہ حدیث قدسی سنا کر متنبہ کیا کرتے تھے۔ مَنْ لَمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَائِیْ وَلَمْ یَقْنَعْ بِعَطَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ۔ یعنے جو شخص ہماری قضا پر راضی نہیں اور ہماری بلا پر صابر نہیں ہماری نعمتوں پر شاکر نہیں ہمارے عطیہ پر قانع نہیں لیس وہ ڈھونڈ لیوے وہ کسی اور رب کو میرے سوا۔ آپکا مقولہ ہے باطن درست کرو کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطنی ہی سے نجات ملسکتی ہے مگر ظاہر کا لحاظ بھی ضرور ہے کس لئے کہ باطن کی صحت و درستگی کی علامت بھی ظاہری اعمال سے مترتب ہے۔ خدا کو خدا کے لئے یاد کرو اور پیار کرو نہ اپنے کسی مقصد کے لئے۔ مقصد کے لئے یاد کرنا صرف مقصد کی یاد ہے خدا کی یاد بغیر غرض چاہئے۔ مؤلف بھی آپکی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔

| ایضاً | حضرت حاجی حافظ جماعت علی شاہ بن باباجی فقیر محمد | علی پور سیدان تحصیل پسرور | [illegible] | | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اعظم و خلف الرشید جانشین اپنے والد بزرگوار ہوئے ہیں آپ بڑے طباع جوان صالح عالم متبحر واعظ بے بدل حافظ قرآن بخوش الحان عارف باعمل حاجی حرمین الشریفین ہیں اور رسالہ انوار الصوفیہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

جو ماہوار شایع ہوتا ہے اوسکے بانی و سرپرست آپ ہی ہیں۔ آپ نے اساتذہ جلیلہ مثل مولانا فیض الحسن لاہوری و مولوی احمد حسن فاضل کانپوری و مولوی غلام قادر بھیروی و مفتی عبد اللہ ٹونکی وغیرہ سے علم حاصل کیا ہے اسکے علاوہ سند فاضلیت یونی ورسٹی کی رکھتے ہیں و علوم مدونہ عشرہ و فقہہ و حدیث و تفسیر و اصول و تصوف وغیرہ میں اسناد حاصل کئے ہوئے ہیں بعد تحصیل علوم کے خرقہ خلافت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اپکے والد مرشد کی یہہ آخری وصیت تھی (۱) جسجگہہ جاؤ وہاں پر شکر و حمد یاروں میں نچھہ ڈرجاؤ یعنے یاروں کو بوجہ تکلیف خاطر داری و مدارات کے یہہ نہ کہنا پڑے کہ شکر الحمد للہ پیر صاحب گئے (۲) یاروں کو آپس میں حسد نچاہئے بلکہ جسکو خدا خیر و برکت عطا کرے اوس سے مستفیض ہونا چاہئے (۳) سفر میں ذکر مدام رکھنا چاہئے اگر کوئی قصور واقع ہو تو اوسجگہہ میں رہنا چاہئے وہاں کے لوگ فیض سے محروم رہیں گے (۴) یاروں کے ساتھہ سیر کیواسطے کم جانا چاہئے جب تک وہ از حد خواہان نہ ہوں (۵) پیر کو بغیر از انتظار و ملاقات یاروں کی جانا بہتر ہے تاکہ لوگوں کو بد خیال پیدا نہ ہو۔ چنانچہ اسی وصیت پر آپکا پورا پورا عمل ہے اللھم زد فزد۔ مؤلف کو بھی قدیم سے نیاز آپ سے حاصل ہے اللہ تعالیٰ دیرگاہ آپ کو سلامت و باکرامت رکھے اور نیاز مند قدیم پر نظر توجہ رہے۔

| [illegible] | نام مقدس صاحبان نمازادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کرامات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت شیخ محمد طاہر قادری نقشبندی | سنہ [illegible] | ۱۰ محرم سنہ [illegible] عمر ۵۷ سال | لاہور | خزینۃ الاصفیا بحوالہ تذکرہ آدمیہ | آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی ہین اول آپ شاہ اسکندر بن شاہ کمال کیتھلی سے مشرف بیعت ہوئے اور بعد وفات اون کے حضرت مجدد صاحب کے حاضر حضور رہ کر طریقہ نقشبندیہ وقادریہ چشتیہ کی اجازت تلقین حاصل کی پیشگاہ مرشد خود سے براے ارشاد طالبان حق لاہور تشریف لائے چنانچہ ہزارہا ہزار خلق اللہ ازین توجہ آپکی بمقامات بلند پہنچی آخر کار قطبیت پنجاب تفویض ہوئی۔ |
| ایضاً | حضرت میر نعمان مجددی اکبرآبادی | | ۱۰ [illegible] سنہ ۱۰۶۰ | اکبرآباد یعنی آگرہ | ایضاً | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت شیخ احمد مجددی سرہندی کے ہوئے ہین صاحب خرق عادات و کرامات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبدالحی اکبرآبادی | | سنہ ۱۰۸۰ | ایضاً | ایضاً | آپ اعظم و اکمل خلفاء حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی کے ہوئے ہین جو صاحب کرامات و خرق عادات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ مراد کشمیری | سنہ [illegible] | ۱۷ رجب سنہ ۱۱۳۱ھ عمر ۷۵ سال | کشمیر | ایضاً | آپ اعظم علماء و اشہر مشائخ کشمیر سے ہوئے ہین جس وقت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رونق افروز خطہ کشمیر ہوئے ہین اونکی خدمت مین آپ حاضر ہو کر مرید ہوئے اور ہمراہ اپنے مرشد کے کشمیر سے سرہند آکر بعد تربیت و تکمیل کے خرقہ خلافت حاصل کر کے پھر کشمیر واپس آئے اور شیخ محمد رضا سے کہ اوس ایام مین کشمیر تشریف لائے تھے بخرقہ خلافت سلاسل کبرویہ و سہروردیہ چشتیہ ممتاز ہوئے۔ آپ نماز تہجد مین کم از یکہزار سورہ اخلاص سے نہین پڑہتے تھے خواجہ محمد اعظم دیدہ مری مصنف تواریخ اعظمی مریدان شیخ سے ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد مراد معروف بابا متو | | ۱۷ شوال سنہ ۱۱۳۴ھ | | ایضاً | آپ نجبا کشمیر سے ہوئے ہین اور خدمتمین میر محمد دہلوی خلیفہ خواجہ محمد معصوم مجددی حاضر ہو کر مرید ہوئے تھے اور چند سال خدمت مین مرشد کے حاضر رہکر تکمیل کو پہنچے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت ابوالفتح کشمیری بن عارف بن احمد | | سنہ ۱۱۳۹ / سنہ ۱۱۳۶ | کشمیر | ایضاً | آپ عظمائے مشائخ و کبرائے کشمیر سے مرید و خلیفہ حضرت شیخ مراد متو ہو کر سلوک طریقہ نقشبندیہ کو طی فرمایا اور کاملان وقت سے ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت سید شاہ ابوالبقا | | سنہ ۱۱۳۶ | ایضاً | ایضاً | اول آپ شیخ عبدالوہاب مجددی لاہوری سے فیضیاب ہوئے بعد وکر کشمیر مین جا کر حضرت شیخ امین ڈار سے تکمیل کو پہنچے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد صدیق بن عروۃ الوثقیٰ | | سنہ ۱۱۳۶ | سرہند | ایضاً | آپ خلیفہ و فرزند ارجمند حضرت شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجددی ہوئے ہین تھوڑے دنون مین مریدون کو کامل کر دیا کرتے تھے اول روز بیعت کے لطائف خمسہ مرید کے بذکر حق جاری ہو جاتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبداللہ بلخی | | سنہ ۱۱۳۹ | کشمیر | ایضاً | آپ عظمائے مشائخ و کبرائے اولیاء سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے ہو کر ہین اصل آپکا شہر بلخ ہے اور نسبت ارادت شیخ عبداللہ محمود نقشبندی سے رکہتے تھے حرمین الشریفین مین ستّرہ سال مجاورت بمقامات |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | بلند فایز ہوئے اور وہان سے ہندوستان اور ہندوستان سے کشمیر پہنچکر بہدایت خلق مشغول ہوئے خواجہ محمد اعظم صاحب تواریخ اعظمی و خواجہ بابا نورو خواجہ بہاوالدین صاحب کتاب نقشبندیہ نے خرقہ خلافت آپسے حاصل کیا تھا اور آپ نے تمام عمر سیر اقالیم مین گذاری و مشایخ عرب و عجم و شام و عراق سے صحبت حاصل کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبداللہ بخاری فاروقی بن شیخ الیاس | سنہ ۱۰۷۸ھ | سنہ ۱۱۳۱ھ عمر ۵۳ سال | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند دلبند حضرت شیخ الیاس بخاری ہین نسب آبائی آپکا بوساطت حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ بہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب پہنچتا ہے اول تربیت ظاہری بخارا مین اپنے والد سے پائی اور سلسلہ کبرویہ مین مرید ہوئے لیکن بسبب وفات اونکی ناتکمیل رہ گئی تھی اسلیئے بتلاش مرشد کامل بخارا سے سمرقند مین آئے اور وہان سے مصر پہنچے اور مصر سے حرمین الشریفین گئے حضرت شیخ احمد مکی شیخ مکہ کہ خلفائے شیخ محمد معصوم سرہندی تھے کسب کمال طریقہ احمدیہ مجددیہ کیا اور بعد وفات مرشد خود کے بخارا آئے اور پھر بایمائے غیبی کشمیر مین پہنچکر خلق کثیر کو اپنی ارادت مین بہرہ یاب کیا۔ |
| ایضاً | حضرت عبدالرشید بن شیخ محمد مراد | | ۲۷ رجب سنہ ۱۱۵۵ھ | دہلی | ایضاً | آپ نے اول اپنے والد بزرگوار سے فیض طریقہ مجددیہ حاصل کیا پھر خدمت مین حضرت شیخ عبدالاحد مجددی کے حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہنچکر خرقہ خلافت حاصل کیا اور بعد وفات اپنے مرشد کے کشمیر مین جاکر بارشاد و ہدایت خلق مشغول ہوئے پھر حرمین الشریفین یا زیارات سے مشرف ہو کر دہلی تشریف لائے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ شاہ گلشن مجددی | | سنہ ۱۱۵۳ھ | دہلی | ایضاً بحوالہ دار المعارف | آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ عبدالاحد مجددی ہین ۳۰ سال ایک کمبل مین گذار دیئے تیسرے روز طعام کھاتے تین لقمہ سے زیادہ نہین کھاتے آپکا طعام پوست خربوزہ و تربوزہ و دیگر پوست اشیاء خوردنی تھا موافق ہر موسم کے کوچہ و بازار شہر سے چھلکے اوٹھا کر اور پاک کرکے کھاتے تھے اور جامع مسجد دہلی مین سکونت رکھتے تھے وقت تشنگی کف آب حوض مسجد سے پانی جو گرم ہوتا تھا نوش کر لیا کرتے تھے۔ صاحب کتاب دار المعارف لکھتے ہین ایک روز ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر آیا آپ فی الفور اوسکی تعظیم کو اوٹھے اور فرمایا مجھ آپ سے بوئے پیر روشن ضمیر کی آتی ہے عرض کیا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہین الا ایک کتاب ہے جب کھولکر دیکھا تو اوسمین چند سطر بدست خاص حضرت عبدالاحد لکھی ہوئی تھی۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا حاجی محمد اسمعیل غوری | سنہ ۱۰۹۶ھ | ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ھ عمر ۱۱۵ سال | پشاور | خزینۃ الاصفیا بحوالہ روضۃ الاسلام | آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ سعدی لاہوری سے ہوئے ہین آپ نے فیض صحبت مولانا یار محمد گل [illegible] کہ خلیفہ اعظم شیخ آدم بنوری تھے اور خود شیخ آدم بنوری سے حاصل کیا تھا و بسیر اقالیم دور دراز و زیارت حرمین الشریفین و بغداد و کربلائے معلے و بسطام و بخارا جاکر مشایخ عظام سے فائدہ کثیر حاصل کیا تھا اور حضرات قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ سے مستفیض ہوئے تھے اور ایک بزرگ جو تین سو برس کی عمر کے شہر مین تھے اخذ فیض طرایق متفرقہ کیا اور آخر کار خدمت مین شیخ سعدی لاہوری حاضر ہو کر تکمیل کو پہنچے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ مسجد محبت خان کی عمارت بہت سنگین تھی اور استحکام مین لاثانی آپ جب ذکر و مراقبہ مشغول ہوتے |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | مسجد مذکور جنبش مین آئی قضا را محراب مسجد وقت بنائے مسجد کی سمت قبلہ سے قدرے کجی مین ہوگئی تھی آپکی توجہ سے سمت قبلہ ٹھیک ہو گئی |
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت مخدوم حافظ عبد الغفور پشاوری بن شیخ محمد صالح | | ۱۴ر شعبان سنہ ۱۱۱۶ھ بعہد عالمگیر | پشاور | خزینۃ الاصفیا بحوالہ روضۃ الاسلام | آپ خلیفہ برگزیدہ حاجی محمد اسمعیل کے ہوئے ہین اور حضرت شیخ سعدی لاہوری سے بھی فیض صحبت پایا تھا صاحب روضۃ الاسلام کہتے ہین کہ آپ جسوقت یارون کو توجہ دیتے زلزلہ عظیم اوس محلہ میں جہان آپ رہتے تھے پڑ جاتا تھا ابتدا مین اہل محلہ خایف رہتے مگر بعد مین معلوم کر لیا تھا کہ حافظ عبد الغفور توجہ دینے مین مصروف ہین۔ |
| ایضاً | حضرت حافظ شیخ عبد اللہ اکبرآبادی | سنہ ۱۰۱۲ھ موضع کہیڑی قریب بارہ | ۹ر ربیع الاول سنہ ۱۰۸۳ھ عمر ۷۲ سال | اکبرآباد | تذکرۃ العابدین | آپ خلیفہ اعظم حضرت آدم بنوری ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ عبد الرحیم بن وجیہ الدین | سنہ ۱۰۵۴ھ | ۱۲ر صفر سنہ ۱۱۳۱ھ عمر ۷۷ سال | دہلی | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم حضرت سید عبد اللہ اکبرآبادی کے ہوئے ہین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب انفاس العارفین مین تحریر فرماتے ہین کہ مجکو مجلس صحبت حکمت عملی اور آداب معاملہ بہت سیکھاتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ شریف جرجانی | | سنہ ۸۲۵ھ | شیراز | خزینۃ الاصفیا | آپ مقبولان و منظوران حضرت خواجہ علاء الدین عطار ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبد اللہ امامی۔ | | سنہ ۸۲۵ھ | | ایضاً | آپ نے خرقہ خلافت حضرت علاء الدین عطار سے پہنا تھا فرماتے ہین کہ اول روز جب مین اپنے مرشد کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے یہ بیت فرمایا ؎ تو مباش اصلاً کمال این است وبس ٭ تو در و گم شو وصال این است وبس ٭ |
| ایضاً | حضرت مولانا ابو سعید سمرقندی | | سنہ ۸۲۴ھ | سمرقند ماوراء النہر کا مشہور شہر ہے | ایضاً | آپ کبائر خلفاء خواجہ علاء الدین عطار ہین اور بعد وفات اپنے پیر کے خواجہ حسن عطار صاحبزادہ اپنے پیر کی خدمت مین رہکر طالبان کی ہدایت مین مصروف رہے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ حسام الدین پارسا بلخی | | سنہ ۸۵۴ھ | بلخ ماوراء النہر نامی شہر ہے | ایضاً | آپ خلیفہ حضرت علاء الدین عطار ہوئے ہین ابتدا مین بشرف قبولیت و صحبت حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رہے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ درویش احمد سمرقندی کنیت ابو العباس لقب جلال الدین | | سنہ ۸۳۰ھ | سمرقند | ایضاً | آپ اگرچہ خادم و مرید شیخ زین الدین خوافی ہوئے ہین اور انسے خرقہ خلافت و اجازت نامہ حاصل کیا ہوا تھا لیکن ارادت دلی خاندان نقشبندیہ سے رکہتے تھے اور سفر خراسان و حجاز مین ہمراہ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رہے تھے اور اونکی صحبت و برکت سے فیض پایا تھا۔ |

| نام سلسلہ و خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ و مقام ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار و مدفن | حوالہ کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| پشاور نقشبندیہ مجددیہ | حضرت مولانا عمر ماتریدی | | ۸۵۵ھ | | خزینۃ الاصفیا | آپ اخص اصحاب و اکمل احباب خواجہ علاؤ الدین عطار ہوئے ہیں زہد و ورع و تقویٰ میں شہرہ آفاق تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد مسکہ | | ۸۵۵ھ | بدخشان ملحق خراسان | ایضاً | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ حسن برسنی | | | برسنی پرگنہ بکنی صوبہ بخارا | ایضاً | آپ نے اول ارادت میر حمزہ سے حاصل کی اوسکے بعد خدمت میں حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار حاضر رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ نظام الدین خاموش | | وقت ظہر ۷ جمادی الثانی سنہ ۸۶۰ھ | ہرات خراسان کا مشہور شہر ہے | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار ہوئے ہیں آپ میں صفت جلال غالب تھی اور حالات کشف الاحوال و کشف القلوب و کشف القبور آپ پر ایسے روشن تھے کہ غیبت میں ہر ایک کے حال سے خبر دیتے تھے اور جو خطرہ دل حاضرین میں خطور کرتا فوراً خبردار ہو جاتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ سعد الدین کاشغری | | ۸۶۴ھ وقت نماز ظہر ۷ جمادی الثانی | کاشغر مشہور شہر خراسان ہے | ایضاً | آپ اعظم خلفاء حضرت خواجہ نظام الدین خاموش سے ہوئے ہیں بعض وقت آپکو ایک کیفیت پیدا ہوتی تھی کہ جو کوئی آپکو دیکھتا بیہوش ہو جاتا اور اگر روبرو آکر بیٹھتا ہلاک ہو جاتا۔ اور جو کوئی آپ کے نزدیک ارادہ آنے کا کرتا آپ ہاتھ سے منع کرتے کہ میرے پاس نہ آؤ۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد اکبر معروف بخواجہ کلان بن سعد الدین کاشغری | | ۸۹۴ھ | ایضاً | ایضاً | آپ فرزند نخستین و خلیفہ اکبر حضرت سعد الدین کاشغری تھے بعد انکے مسند خلافت پر متمکن ہو کر رہنمائے خلق ہوئے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ نظام خاموش | | ۸۶۴ھ | | ایضاً | آپ خلیفہ خواجہ نظام الدین خاموش ہوئے ہیں خراسان میں جا کر فیض صحبت حضرت سید قاسم تبریزی و مولانا ابویزید پورانی و شیخ زین الدین خوافی و بہاؤ الدین عمر سے حاصل کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا شہاب الدین احمد برجندی نام احمد | قصبہ برجند | ۸۶۶ھ ہجری | ہرات | ایضاً | آپ کبار اصحاب و افضل احباب مولانا سعد الدین کاشغری ہوئے ہیں پیر سے شہاب الدین خطاب پایا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ قاسم سمرقندی | | ۶ ذوالحجہ سنہ ۸۹۰ھ | سمرقند | ایضاً | آپ یاران قدیم و مخلصان صمیم و دوستان مقبول حضرت عبید اللہ احرار نقشبند سے ہوئے ہیں حضرت مولانا عبد الرحمن جامی |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

سے بہت محبت رکھتے تھے اور خواجہ احرار کو آپکے ساتھ اسدرجہ محبت وعنایت تھی جو دوسرون پر نہ تھی۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت خواجہ علاء الدین ابہری نام محمد بن موقف | قصبہ ابہر قصبات کوہستان سے ہے | ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۸۹۲ھ | ہرات جوار مزار سعد الدین کاشغری | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ حضرت مولانا سعد الدین کاشغری ہوئے ہین آپکی کرامات وخرق عادات کی روایات بہت کچھ ہین لیکن یہہ مختصر گنجایش اوسکی نہین رکھتی۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ برہان الدین ختلانی | | سنہ ۸۹۳ھ | سمرقند | ایضاً | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے ہوئے ہین آپ بڑے صاحب کرامات وخرق عادات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا جعفر سمرقندی | | سنہ ۹۰۳ھ | ایضاً | ایضاً | آپ بھی خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ہوئے ہین عارف کامل وعالم عامل تھے استغراق وبیخودی کمال درجہ کی رکھتے تھے |
| ایضاً | حضرت مولانا عبد الرحمن معروف نور الدین جامی لقب اصلی عماد الدین جام شہر خراسان کا ہے | شہر خرجام ۲۳ شعبان سنہ ۸۱۷ھ | ۱۸ محرم سنہ ۸۹۸ھ عمر ۸۱ سال | خیابان ہرات | ایضاً | آپ کے والد شریف کا نام احمد یا شمس الدین احمد وبقول خزینۃ الاصفیا نظام الدین احمد غلامی ہے آپ حضرت امام محمد شیبانی کی اولاد سے ہین۔ آپ حضرت خواجہ احرار کے بہت بڑے معتقد تھے حنفی مذہب رکھتے تھے حضرت سعد الدین کاشغری کے مرید تھے آپکی تصانیف |

بہت ہین ازانجملہ نفحات الانس شواہد الضیائیہ شرح کافیہ وشرح ملا وسلسلۃ الذہب رسالہ عروض ورسالہ قافیہ ویوسف زلیخا وشواہد النبوۃ وانشاء جامی ولوایح جامی وغیرہ ودیوان جامی تخلص جامی آپ ۸۷۷ھ ہجری مین حج کے لئے تشریف لیگئے تھے آپکی چوالیس کتابین تصنیف کی حسب اعداد لفظ جام ہین مولانا شمس الدین محمد روحی اصحاب کبار حضرت خواجہ سعد الدین کاشغری فرماتے ہین کہ ایکروز مولانا جامی اور مین کنارہ دریا پر بیٹھے تھے ناگاہ ایک خارپشت مردہ پانی پر بہتا ہوا نظر آیا آپ نے اوسکو اوٹھالیا اور ایک ساعت دست مبارک اوسکی پشت پر ملا معاً وہ خارپشت حرکت مین آیا اور زندہ ہوکر آنکھین کھولین اور جست لگا کر زانو خواجہ پر بیٹھ گیا مولانا دریا سے اوٹھکر چلنے لگے اور خارپشت کو زمین پر رکھدیا وہ بھی پیچھے پیچھے مولانا کے چل پڑا اور افتان خیزان بہزار حیلہ آپکی برابر پہنچتا تھا آخرکار سواران چند درمیان راہ کے آگئے اور اسوجہ سے خارپشت نظر سے غایب ہوکر رہ گیا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت مولانا عبد الغفور لاری لقب رضی الدین | لار | ۵ شعبان سنہ ۹۱۲ھ | ہرات | ایضاً | آپ سردار قبیلہ خزرج اولاد حضرت سعد عبادہ انصاری کے تھے اور اجلہ شاگرد واعظم خلفاء حضرت مولانا عبد الرحمن جامی ہوئے ہین آپکا |

نام نامی عبد الغفور برائے دفع دیو وپری نہایت موثر اگر کسیکو سایہ دیو وپری کا ہوتا فرماتے کہ کان سایہ زدہ مین کہین کہ اگر تو دفع نہ ہوگا تو عبد الغفور لاری کو تجہپر تسلط کرونگا فی الفور جن یا پری دفع ہوجاتے حضرت مولانا جامی آپ کے بارہ مین فرماتے ہین ؎ آنجا کہ فہم ودانش مرعی بود شکارے بازیست تیز رفتار عبد الغفور لاری مولانا جامی مرید بہت کم کیا کرتے تھے اور فرماتے ایک مرید اکمل دوسرے ہزار مرید سے بہتر ہے اور اشارت آپکی طرف فرماتے تھے۔ حاشیہ بر نفحات الانس وشرح تصنیف ملا جامی اس خوبی سے لکھا ہے کہ سوائے آپ کے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی قلندریہ | | ۸ شعبان سنہ ۷۹۲ھ | شیراز بیرون شہر | اخبار الاخیار وسفینۃ الاولیا ملفوظات شاہ عبد العزیز | آپ کے پیر کا حال پختہ معلوم نہین کہ در اصل آپکے مرشد کون صاحب تھے مگر بعض اہل سیر لکھتے ہین کہ آپ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کے مرید |

| نام خانواده | نام مقدس صاحبان خانواده | سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | ہین طریقہ قلندریہ رکہتے تھے آپ لسان الغیب اور ترجمان اسرار الغیب ہوئے ہین آپکا دیوان شاہد حال ہے جو فال آپکے دیوان سے بیجاتی ہے اوسکا جواب دیوان سے ملجاتا ہے ملفوظات مین شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین آپ بہت بڑے عالم متقی تھے اور شاہ بہیرنگ نامی کے مرید تھے نقل ہے جب امیر تیمور گورگان شیراز کے فتح کرنے کے بعد اور شاہ شجاع کے قتل کے بعد شہر کے نام آورون و رئیسون کو مہمانون کے طور پر بخارا لیگیا اوسوقت حضرت بہاوالدین نقشبند حیات تھے ملاقات ہونا حافظ صاحب کا اون سے مشہور ہے جب شاہ شجاع کو تیموری نے مار ڈالا تو آپ کو بولاکر دریافت کیا کہ سمرقند وبخارا جو ہمارا وطن تھا کس طرح آپ نے بخشدیا کہا اسی بخشش کی بدولت تو فقیر ہوگیا ہون۔ امیر نے اس شعر پر آپکی گرفت کی تھی ب اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا + بخال ہندوش بخشم سمرقند وبخارا را۔ |
| پیشوا نقشبندیہ مجددیہ | حضرت سید میر عبد الاول | | یکم ذالحجہ سنہ ۹۰۰ھ | . | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ احرار ہوے ہین اول نیشاپور سے ماوراء النہر خدمت مین خواجہ احرار صاحب آپ آئے اور درجہ خلافت پایا پہر اپنے دامادی مین آپکو قبول فرمایا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد بخش بن خواجہ احرار | | ۱۱ محرم سنہ ۹۰۶ھ | سمرقند | ایضاً | آپ فرزند دویم حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ہین خواجہ موصوف نے اپنی زندگی مین اونکو اپنا قایم مقام کردیا تھا اور تولیت خانقاہ کی بھی آپ کو عطا ہوئی تھی قصہ شہادت آپکا یون ہے کہ جب شاہ بیگخان مغل نے ولایت سمرقند پر غلبہ پایا یکم ماہ محرم سنہ ۹۰۶ہجری مین باغواے امراے شیعہ امامیہ شاہ بیگخان نے آپکا مواخذہ کیا اور تمام مال و اسباب وغیرہ ضبط کرلیا چونکہ امراء شاہ بیگخان آپ کے قتل وشہادت کے لئے آمادہ تھے اور شاہ بیگخان اس ارادہ سے خالی اس لئے خواجہ کو معہ عیال واطفال اجازت سفر خراسان دیدے اور آپ موضع کسراب کہ مضافات تاشقند سے ہے ۱۱ ماہ محرم سنہ ۹۰۶ھ کو پہنچے یکایک ایک جماعت کثیر قوم ازبک فرستادہ امراے شاہ بیگخان نے حملہ آور ہوکر آپ کو معہ دو فرزند خواجہ محمد ذکریا وخواجہ محمد عبد الباقی شہید کرڈالا دیگر متعلقان واپس سمرقند ہوگئے تمام شہر جنازہ خواجہ وا اون کے فرزندان |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد عبد اللہ معروف خواجہ کلان | | سنہ ۹۱۱ھ | تاشکند تکملہ سیر الاولیا | ایضاً | آپ فرزند نخستین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ہین آپ کے والد بہ نسبت دیگر فرزندان آپکو بہت عزیز رکھتے تھے وقت ظہور شاہ بیگخان بجانب ہند چلے گئے تھے اور وہین رحلت پائی آپکی میت کو تاشکند مین لائے آپ نے خرقہ خلافت خواجہ خواجگی امکنکی سے پہنا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبد الحق معروف محی الدین بن خواجہ عبد اللہ کلان | | | | انوار العارفین بحوالہ سلاسل انوار | آپ کو خرقہ پدر و جد بزرگوار سے حاصل تھا حرمین الشریفین سے مراجعت فرماکر ہندوستان مین بعہد ہمایون بادشاہ آئے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد یحیی بن ابو الفیض بن خواجہ کلان | | ۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۹۹ھ | اکبرآباد برکنارہ دریای جمن | انوار العارفین بحوالہ مفتاح | آپ نے خرقہ خلافت اپنی چچا خواجہ عبد الحق سے حاصل کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ امیر عبد اللہ احراری | | ۲۲ ذیقعدہ | متصل قبر پیر خورد | ایضاً | آپ مرید حال خود محمد یحیی بن ابو الفیض احراری ہوے ہین بظاہر وضع نوکری اختیار کی تھی اور بعہد اکبر بادشاہ ہند منصب پانصدی دہلی مین تہی اور آخر عمر مین بنظامت صوبہ داری برہانپور مامور ہوی تھے۔ |

| نام سلسلہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام [illegible] مزار | نام کتاب ماخذ | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادت و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت مولانا اسمعیل غیرکنی بن خواجہ سیف الدین مناری | | سنہ ٩٠٩ھ | مکہ منورہ | خزینۃ الاصفیا | آپ اصحاب کبار حضرت خواجہ احرار تھے حیات اپنے پیر مین سفر اور حضر مین حاضر و پارکاب رہا کرتے تھے بعد وفات اون کے آپ حرمین الشریفین تشریف لے گئے اور وہین انتقال پایا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا محمد قاضی | | سنہ ٩١١ھ یا سنہ ٩١٢ھ | سمرقند | ایضاً | آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ احرار ہوئے ہین اوائل مین قاضی تھے بعد اوسکے ترک قضا کرکے حلقہ درویشان مین آنکر مرید ہوئے کتاب سلسلۃ العارفین ملفوظات خواجہ صاحب موصوف آپکی تصنیف ہے بارہ سال خدمت مین پیر روشن ضمیر کی رہکر مرتبہ اولیائے کامل پہونچے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت ملا علی تاشکندی | | سنہ ٩١٤ھ | | ایضاً | آپ خلیفہ جلیلہ حضرت خواجہ احرار ہین اور کار زراعت خواجہ کیا کرتے تھے مقبولان و محبوبان خواجہ صاحب سے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ نور الدین تاشکندی۔ | | سنہ ٩١٧ھ | تاشکند | ایضاً | آپ خلیفہ اکمل حضرت خواجہ احرار ہوئے ہین تھوڑے دنون مین تکمیل پاکر مرتبہ ارشاد پہنچگئے تھے |
| ایضاً | حضرت خواجہ ہندو ترکستانی۔ | | سنہ ٩٢١ھ | سمرقند | ایضاً | آپ خلیفہ نامدار خواجہ احرار ہوئے اور شیخ زادہ ہائے ترکستان سے تھے خواجہ کو آپ کے ساتھ کمال نظر عنایت تھی ایک روز حضرت خواجہ جنگل مین چلے جاتے تھے دیکھا کہ خواجہ ہندو ہوا مین پرواز کئے چلے جاتے ہین خواجہ صاحب کو یہ طور اظہار کرامت خوش نہین آیا اور اوسیوقت کیفیت باطنی آپکی سلب کردی اور جسطرح پتھر کسی بلندی سے زمین پر گر پڑتا ہے اسیطرح سے آپ ہوا سے گر پڑے اور اعضا کوفتہ ہوگئے اور ایک سال اسی حالت مین رہے ایک روز قدمون مین خواجہ کے سر اپنا رکھکر زار زار رونے لگے یہہ حال دیکھکر دریائے رحمت خواجہ جوش مین آیا اور نہایت رحمت سے بغلگیر فرمایا اور جو نعمت لی تھی اوس سے سہ چند عطا فرمائی محرمان اسرار خواجہ سے ہوگئے۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا محمد عبد اللہ معروف مولانازادہ اترازی | | سنہ ٩٢٢ھ | دمشق ملک شام دار الحکومت | ایضاً | آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ احرار ہوئے ہین باجازت پیر خود سفر حجاز کو تشریف لیگئے تھے بعد زیارات حرمین الشریفین کے خبر وفات خواجہ صاحب سُنکر عازم وطن خود نہین ہوئے اور دمشق مین طرح اقامت ڈالکر طالبان حق کی رہنمائی مین مصروف رہے۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا ناصر الدین اترازی | | سنہ ٩٢٥ھ | سمرقند | ایضاً | آپ برادر خورد مولانا عبد اللہ مولانازادہ اترازی کے ہین اور ہمراہ اپنے بھائی کے حاضر حضور خواجہ صاحب احرار ہو کر دولت ارادت حاصل کی تھی صاحب کرامات عالیہ و مقامات بلند ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبد الشہید بن خواجہ خواجگان بن حضرت عبید اللہ احرار | | سنہ ٩٨٠ھ ٢٢ ربیع الثانی | سمرقند متصل مزار خواجہ احرار | ایضاً | آپ خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہین اور باشارہ غیبی وطن مالوفہ سے ہجرت کر کے ہندوستان مین تشریف لائے تھے اٹھارہ سال |

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتاب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ- |
|---|---|---|---|---|---|---|

تک ہندوستان مین مسند ارشاد پر متمکن رہے ۱۰۴۸ھ ہجری مین فرمایا وقت رخصت آگیا ہے مین مامور ہون کہ مشتے استخوان اپنی کو سمرقند گورستان آبائی پہنچاؤن چنانچہ اوسی سال سمرقند تشریف لیجا کر وفات پائی-

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتاب | کیفیت مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت خواجہ شمس الدین محمد روجی | موضع روج ۱۴ ارشعبان سنہ ۸۲۰ھ | ۱۷ ار رمضان سنہ ۹۰۴ھ عمر ۸۴ سال | خیابان ہرات | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفائے اعظم خواجہ سعد الدین کاشغری ہین جامع مسجد ہرات مین طالبان کو دعوت حق دیا کرتے تھے نقل ہے آپنے تین رات برابر مسجد جامع مین مشغول حق رہکر کچھہ طعام نہین کھایا جب تھی |

روز آتش جوع شعلہ زن ہوئی تو بتلاش طعام قدم مسجد سے باہر رکھا ہاتف سے آواز آئی کہ افسوس تونے ہماری صحبت کو ایک روٹی کے لئے فروخت کیا یہہ سنکر آپ نے قدم واپس مسجد مین کرلیا اور ایک طمانچہ سخت اپنے مونہہ پر مارا اور مسجد مین جاکر بدستور مشغول ہوگئے یکایک ایک مرد نورانی حاضر ہوئے اور خوان طعام اون کے آگے لاکر رکھا اور غائب ہوگئے وہ حضرت خضر علیہ السلام ہون گے آپنے اپنے مرشد کے روبروے یہہ تمام ماجرا عرض کیا فرمایا جو کچھہ غیب سے ہو وہ بے عیب ہے-

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتاب | کیفیت مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت خواجہ میرنگ دہلوی بن حضرت خواجہ باقی باللہ | | سنہ ۱۰۴۲ھ | دہلی | ایضاً | آپنے خرقہ خلافت اپنے والد بزرگوار سے پایا تھا اور بعد وفات اون کے خواجہ حسام الدین نقشبندی سے کام تکمیل کو پہنچایا تھا- |
| ایضاً | حضرت خواجہ ہاشم دہبیدی بن خواجہ کلان دہبیدی | | ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۶ھ | قصبہ دہبید جسکو دہبیدی بھی کہتے ہین | ایضاً وتکملہ سیر الاولیا | آپ خلیفہ برگزیدہ اپنے والد بزرگوار کے ہوئے ہین اور والد آپکے خلیفہ خواجہ محمد کاشانی اور وہ مرید خواجہ محمد قاضی اور وہ مرید خواجہ عبید اللہ احرار کے تھے اور خواجہ محمد مسکین نے خرقہ خلافت آپسے |

اور میر محترم باللہ نے خواجہ محمد مسکین سے پہنا تھا اور میر محترم بالعد پیر طریقت حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کے بھی تھے-

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتاب | کیفیت مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت خواجہ صالح دہبیدی | سنہ ۹۷۶ھ | ماہ محرم سنہ ۱۰۴۸ھ عمر ۷۲ سال | بلخ | ایضاً | آپ برادر خورد حضرت خواجہ ہاشم ومرید پدر خود تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کو پہنچتا ہے- |
| ایضاً | حضرت خواجہ خاوند محمود لاہوری معروف حضرت ایشان بن سید شریف | | ۱۲ ارشعبان سنہ ۱۰۵۲ھ | بیرون لاہور متصل باغ شالامار | ایضاً بحوالہ کتاب رضوانی | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بخواجہ علاء الدین عطار خلیفہ برحق شاہ بہاء الدین نقشبند پہونچتا ہے آپکو نسبت اویسیہ جناب خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ سے ہے درج کتاب رضوانی ہے کہ جب ایام وفات آپ کے نزدیک پہونچے پندرہ روز پہلے مرنے |

سے آپ نے نواب افتخار خان عالیجاہ مرید کو فرمادیا تھا چنانچہ سولہوین روز بروز شنبہ بعد ادائے نماز مغرب چند بار یہہ بیت مولا عبد الرحمن جامی زبان پر لائے ؏ آہی غنچہ امید بکشا ٭ گلے ز روضۂ جاوید بنما ٭ وقبل از عشا سر بسجدہ رکہکر جان بحق ہوے شاہجہان بادشاہ کیطرف سے میران سید جلال الدین صدر الصدور واسطے تجہیز وتکفین آپ کے حاضر ہوے تھے بعد دفن نواب سعید خان نے گنبد عالی آپ کے مزار پر بنوادیا-

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشواے نقشبندیہ مجددیہ | حضرت اخوان ملا میر عباز کشمیری نقشبندی | | سنہ ۱۰۵۰ھ | کشمیر | فرہنگ اولیا بحوالہ کتاب رضوانی | اول آپ نے ارادت مولانا محمد قادری سے حاصل کی تھی جب وہ زیارت حرمین الشریفین چلے گئے تو آپ خدمت میں خواجہ عبدالشہید نقشبندی کی دہلی مین رہے اور ایک مدت تک فیض صحبت اوٹھایا اور کچھہ مدت |

خدمت مین حضرت خواجہ باقی باللہ کی بھی رہے اور خواجہ عبدالصمد نوشہری سے (جو سماع سنا کرتے تھے اور وجد کیا کرتے تھے) چند بار بحث کی اور کتاب ہدایت الاعمی و دیگر رسائل تصنیف فرمائے اور حضرت حسین بن منصور و فریدالدین عطار و خواجہ محمد بن علی محی الدین وغیرہ کہ اونہون نے کلمہ ہمہ اوست کہا ہے اون کے حق مین کچھہ لکھا ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سرمنشار نقشبندی ابوالعلائی | حضرت امیر ابوالعلا نقشبندی اکبرآبادی بن سید ابوالوفا حسینی | سراے تلہ متصل دہلی سنہ ۹۹۰ھ | ۹ صفر سنہ ۱۰۶۱ھ عمر ۷۱ سال | بیرون شہر اکبرآباد سلطان گنج مین | انوار العارفین بحوالہ محبت العارفین | آپکا نسب آبائی بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر تقی الدین کرمانی کہ سادات عظام و اولیاء کرام سہروردی سے تھے پہنچتا ہے اور نسب مادری سبط خواجہ فیضی ابوالفیض ابن خواجہ محمد عبداللہ بن خواجہ احرار |

پہنچتا ہے آپ کے دادا امیر عبدالسلام سبط خواجہ محمد عبداللہ بن خواجہ احرار بعہد اکبرشاہ بادشاہ ہند سمرقند سے ہندوستان آئے اور بلدہ فتح پور مین بادشاہ سے شرف ملاقات حاصل کیا پھر حج کو چلے گئے اور وہان فوت ہوئے اون کے صاحبزادہ ابوالوفا فتح پور مین فوت ہوے اور اونکی نعش دہلی لیجاکر متصل مدرسہ لال دروازہ دفن کی آپ بعد وفات اپنے والد کے خواجہ محمد فیض کی تربیت مین رہے اور راجہ مان سنگہ صوبہ بنگالہ نے آپ کو منصب سہ صدی ذات و سہ ہزار سوار آپ کو دیا لیکن اکثر اوقات اوسی حالت منصب مین فرماتے تھے کہ بزرگانم خواب مین فرماتے ہین کہ یہ کیا وضع اختیار کی ہے ہماری وضع پر رہو بعد اوس کے ایک بزرگ نے میرا سر تراشا اور ایک نے قمیص پہنائی اور ایک بزرگ نے دستار کرد سفلی اپنے ہاتھ مین لیکر میرے سر کے نزدیک لائے یاد نہین کہ سر پر رکھی یا کیا القصہ اوائل سلطنت جہانگیر بادشاہ آپ تیراندازی مین لاثانی عصر تھے آپ نے ایک موقع پر روبرو بادشاہ بضرب تیر لیموں کو میان سے شل دو شاخ کیا بیگ بادشاہ نہایت خوش ہوے اور پیالہ شراب آپکو پینے کو دیا آپنے نہین پیا اور دربار سے اوٹھکر چلے گئے اور یہہ بیت اکثر آپکی زبان پر تھے

این ہمہ طمطراق کن فیکون ٭ ذرۂ نیست نزد اہل جنون ٭ جب بادشاہ کو مستی سے افاقہ ہوا تو تلافی مافات کے لئے گوشوارہ مروارید بھیجو میر عبدالحی آپکے پاس بھیجا اور اضافہ منصب کیا لیکن آپنے قبول نہین فرمایا تمام مال و متاع راہ خدا مین دیکر قدم بادیہ تجرید مین رکھا اور اجمیر شریف مشرف ہوکر اکبرآباد مین آئے اور دست بیعت بعم بزرگوار و خسر خود امیر عبداللہ دیا اور بعد وفات اون کے مسند ارشاد پر متمکن ہوے بیشتر بوجد و سماع مشغول رہتے تھے اور وقت غلبہ جذبہ یہہ بیت پڑھا کرتے تھے شعر فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ٭ دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد- آپ کے کشف و کرامات سے کتاب محبت العارفین تصنیف حیات اللہ احراری مین لکھا ہے کہ ایک روز آپ یارون کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتفاقاً ایک جوگی پنجرہ شارک ہاتھ مین لئے حاضر آیا فرمایا پنجرہ کو جوگی سے لیکر دکھاؤ چنانچہ پیش کیا گیا آپ نے وضو کیا اور چند قطرہ آب وضو پنجرہ پر ڈالے اوسیوقت شارک پنجرہ سے نکلکر عورت زیبا و رعنا متمثل ہوگئی دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ لڑکی ہندو کی تھی اور یہہ جوگی اوسپر مبتلا ہوکر بقوت سحر اوسکو شارک بنایا ہوا تھا ارات کو حالت اصلی پر لاکر حظ نفسانی اوٹھاتا تھا آپ نے عورت کو فرمایا کہ اگر تجکو خواہش اپنے خانمان جانے کی ہے تو تجکو پہنچا دیا جاوے اوسنے کہا میرے مقدر مین یہہ ہی لکھا تھا مین چاہتی ہون کہ آپکی لونڈی بنکر رہون بعد اوسکے دونو مرد و عورت مسلمان ہوگئے آپ نے عورت کا نکاح جوگی سے کردیا نام جوگی صوفی علی

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ وفات یا عرس | مقام مزار و مدفن | حوالہ کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | رکھا وہ بھی اہل اللہ سے ہوا اوسکی قبر بھی جوار آپ کے مزار کے ہے رسالہ سید امیر ابوالعلائیہ ہے فنا کی تین قسم ہین فنا فی الافعال فنا فی الصفات فنا فی الذات جب آپ خدمت مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حاضر ہوے خواجہ بزرگ نے باطنی توجہ دیکر اجازت سماع فرمائی آپ نے فیض روح خواجہ بزرگ سے حاصل کیا کیفیت نسبت آپکی اسیوجہ سے فیض چشتیہ و نقشبندیہ سے مرکب ہے اور اسی لئے نام سلسلہ ہٰذا اس خیال سے کہ حقوق نعمت طرفین زایل نہ ہو وین ابوالعلائیہ چشتیہ نقشبندیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ |
| پیشوائے ابوالعلائی چشتیہ نقشبندیہ | حضرت امیر ابوالعلا ابوالعلا بن امیر ابوالعلا | | سنہ ۱۰۶۱ | اکبرآباد | برکات الاولیا بحوالہ تذکرہ ابوالعلائیہ | آپ مرید و خلیفہ و جانشین اپنے والد بزرگوار میر ابوالعلا اکبرآبادی ہین توجہ غیبی و معانقہ مین آپکی یہہ تاثیر تھی کہ مرید اوسیوقت دنیا و مافیہا سے بیخبر ہوجاتا تھا نسبت قلبی و ذکر اسم ذات ہر رگ و پے سے جاری تھا جو نتیجہ نعمت نقشبندیہ سے ہے اول ما آخر ہر منتہی و آخر ما جیب تمنا تھی۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ نورالدین ابوالعلائی نام حاجی نور محمد | | ۲۴ محرم سنہ ۱۱۴۴ ہجری | برہانپور | ایضاً بحوالہ تذکرہ دکہن | آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ ابوالوفا ابوالعلائی ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ نورالحق ابوالعلائی معروف شاہ نور | | ۱۲ شوال سنہ ۱۱۶۳ ہجری | ایضاً | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ نورالدین ابوالعلائی ہین۔ |
| ایضاً ابوالعلائی منعمی | حضرت صوفی شاہ محمد منعم ابوالعلائی منعمی | | ۱۳ رجب سنہ ۱۱۸۵ ہجری | عظیم آباد متصل بخشی گھاٹ | ایضاً بحوالہ کیفیت العارفین | آپ مخدوم شمس الدین حقانی فاروقی کی اولاد سے ہین مرید و خلیفہ شیخ الارشاد شاہ فرہاد کے ہین دہلی کے قطب الاقطاب تھے پھر صوبہ بہار کی قطبیت پر مامور ہوئے اور دہلی کی قطبیت پر مولانا فخر الدین چشتی مقرر ہوے آپکو اونکی ملاقات کی تلاش ہوئی اور مشایخ وقت کو اون کے مدارج سے اگاہ کر دیا حضرت شاہ شرف الدین منیری کی روح سے سلسلہ فردوسیہ کا فیضان بھی ملا اور ابوالعلا کا فیضان جوشش ن ہوا حضرت غوثیہ کی روحانی توجہ شامل حال ہوئی اس لئے اپ کے سلسلہ کو ابوالعلائی منعمی کہتے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ رکن الدین عشق ابوالعلائی | | ۸ رجمادی الاول | ایضاً | برکات الاولیا بحوالہ کیفیت العارفین | آپ شیخ فاروقی ہوئے ہین اور مرید و خلیفہ صوفی شاہ محمد منعم عظیم آبادی نعمت قادریہ ابوالعلائیہ فردوسیہ سے مالامال ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت صوفی محمد ابراہیم ابوالعلائی | | غرہ شعبان سنہ ۱۲۱۴ | ڈہاکہ | ایضاً | آپ صوفی شاہ امانت اللہ قادری کے مرید و خلیفہ ہین پھر حضرت صوفی محمد منعم سے آپکو اجازت ملی اور خرقہ خلافت ابوالعلائیہ سے سرفراز ہوے و باجازت پیر خود جہانگیرنگر ڈھاکہ مین تشریف لائے تھے۔ |

| [illegible] | نام مقدس صاحبان خانوادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوای ابوالعلائی منعمی | حضرت مولانا شاہ سید حسن رضا بن شاہ عبد الصمد رضوی مشہدی | سیرائے فتح پور | ۱۸ محرم سنہ ۱۲۱۶ھ | سمری فتح پور پرگنہ عظیم آباد | بحوالہ نور الاولیا برکات کیفیت العارفین | آپ مرید و خلیفہ حضرت صوفی محمد منعم ابوالعلائی ہوئے ہین سلسلۃ المشایخ کے خطاب سے ملقب ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ سلطان احمد بن سید شاہ غلام حسین ابوالعلائی۔ | داناپور | ۵ ذوالحجہ سنہ ۱۲۴۱ ہجری | داناپور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ مخدوم شاہ حسین علی ابوالعالائی کے ہوئے ہین کہتے ہین ایک شب آپ نے اپنے پیر کو خواب مین فرماتے دیکھا کہ اے عزیز تو ایسا دنیا کی محبت مین آلودہ ہوگیا ہے کہ ہمارا نام بھول گیا آپ نے ملازمت سے استعفا دیا اور وطن اصلی داناپور کو آئے اور خانہ نشین ہوئے ہ ۵ چاہتے ہین جسکو بلاتے ہین یون شربت دیدار پلاتے ہین یون + کسی بدعقیدہ نے آپ کو زہر کہلایا اوسکے اثر سے درجہ شہادت کو پہونچے۔ |
| ایضاً | حضرت صوفی احمد اللہ ابوالعلائی بن صوفی محمد دائم۔ | | ۵ شعبان سنہ ۱۲۴۳ھ | ڈھاکہ متصل مزار والد خود | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہین لیکن ایام طفولیت مین آپ کے والد نے انتقال کیا اسلئے آپ کے برادر نسبتی صوفی شاہ روشن علی جو خلیفہ کامل صوفی محمد دائم تھے اونہون نے اپنی تربیت مین رکھا اور مسند ارشاد پر آپ کو بٹھایا۔ ایک عالم نے آپ سے فیض پایا۔ |
| ایضاً | حضرت صوفی لقیت اللہ ابوالعلائی | | ۲۶ رجب سنہ ۱۲۵۲ھ | ڈہاکہ | ایضاً | آپ مرید حضرت صوفی محمد دائم ابوالعلائیہ کے ہوئے ہین اونکی وفات کے بعد فیض اجازت و خلافت باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور مسند ارشاد پر متمکن ہوئے جب کوئی مریض آپ کے روبرو آتا تھا ایک نگاہ کے پڑتے ہی ہنستا ہوا گھر کو چلا جاتا تھا |
| ایضاً | حضرت شاہ قمر الدین حسین بن شاہ شمس الدین | | ۳۰ شعبان سنہ ۱۲۵۵ھ | عظیم آباد | برکات الاولیا | آپ فیض ارادت و خلافت سید شاہ یحیی سے رکھتے تھے اور سید شاہ حسن علی سے بھی فیض باطنی اخذ کیا ہے اور شاہ ابوالبرکات و حکیم فرحت اللہ ابوالعلائی سے مستفیض ہوئے ہین عظیم آباد کے قطب ولایت تھے خوارق و تصرفات آپ سے بہت سرزد ہوئے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت صوفی نور علی شاہ ابوالعلائی | کشمیر | جمادی الاول سنہ ۱۲۶۱ھ | مدینہ منورہ جنت البقیع | ایضاً | آپ شاہ روشن علی ابوالعلائی سے فیض ارادت و خرقہ خلافت رکھتے تھے اور حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے تھے اور مدینہ منورہ پہنچکر خفیف بخار سے داعی اجل کو لبیک کہا اور انتقال اس دار فنا سے بدار البقا فرمایا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ معین الدین بن خواجہ خاوند محمود نقشبندی | | ۲ محرم سنہ ۱۰۶۵ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی بخواجہ علاؤ الدین عطار پہونچتا ہے آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے تھے آپ کے والد نے لاہور سے آپ کو بجانب کشمیر روانہ کیا تھا اور وہان جاکر تعلیم و تلقین خلق اللہ مین سعی بلیغ فرماتے تھے۔ |

| نام پیشوایان خاندان | نام مقدس صاحبان خانواده | تاریخ و سنہ ولادت | تاریخ و سنہ وفات و عمر | مقام مزار | حوالہ کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کمالات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوایان نقشبندیان | حضرت خواجہ مہدی نقشبندی معروف شاہ کاکا کشمیری۔ | | سنہ ۱۰۹۴ھ | کشمیر | خزینۃ الاصفیاء | آپ مرید و خلیفہ برگزیدہ میر محمد باقر سے ہوئے ہیں عمر طویل رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد امین ڈار کشمیری نقشبندی | | ۱۱ رمضان سنہ ۱۰۹۸ھ | ایضاً | ایضاً | آپ مرید خواجہ عبد الوہاب کہ خلیفہ اعظم شیخ عثمان جالندہری سے ہوئے ہیں اور بعد حصول خلافت نقشبندیہ کے اپنے وطن کو مراجعت کی و بارشاد و رہنمائی خلق تمام عمر مصروف رہے کتاب فطرت و رسالہ ضروریہ آپکی تصنیف سے ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ داؤد مسکولی کشمیری | | سنہ ۱۰۹۷ | کشمیر محلہ کندرپورہ متصل عیدگاہ | ایضاً | اول خدمت میں بابا نصیب الدین رہ کر فیض صحبت اوٹھایا سلوک میں کتاب اسرار الابرار عربی و فارسی تالیف کی بعدہ بحضور خواجہ خاوند محمود نقشبندی مرید ہوکر تکمیل کو پہنچے اور خلیفہ ہوئے |
| ایضاً | حضرت خواجہ احمد یسوی نقشبندی | | ۳ ذالحجہ سنہ ۱۱۱۳ھ یا سنہ ۱۱۱۶ھ | کشمیر | ایضاً | آپ اولاد حضرت خواجہ احمد یسوی ترکستانی میں مظہر خوارق و کرامات و مورد انوار و تجلیات تھے اتفاقات تقدیر سے وطن مالوف سے جدا ہوکر اطراف و اکناف عرب مکہ مدینہ بیت المقدس و شام و عراق و روم و روس وغیرہ کی سیاحت کرکے ہندوستان سے کشمیر میں تشریف لیگئے اور مخفی گوشہ نشین رہے مگر کبھی کبھی خانقاہ شیخ اگاہ ملا شاہ جایا کرتے تھے چند سال کے بعد خواجہ نظام الدین بن معین الدین بن خواجہ خاوند محمود آپ کے حال سے مطلع ہوئے اور آپکی خدمت میں پہنچکر بمنت و سماجت آپ کو شہر میں لائے اور اپنے قریب جگہہ رہنے کو دی جب خواجہ نظام الدین فوت ہوئے اونکے فرزند خواجہ نور الدین محمد آفتاب آپ کی خدمت میں مرید ہوئے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ حسن اعمی کشمیری۔ | | سنہ ۱۱۲۵ ہجری | کشمیر | ایضاً | آپ اعظم مشائخ کشمیر سے ہیں اول ارادت میر محمد علی قادری سے رکھتے تھے بعد اوس کے خدمت میں ملا تارک نقشبندی حاضر ہوکر مقامات سلوک نقشبندیہ کو بتکمیل پہنچایا۔ |
| پیشوایان نقشبندیان | حضرت خواجہ نور الدین محمد آفتاب کشمیری نقشبندی | سنہ ۱۰۸۶ ہجری | سنہ ۱۱۵۶ھ عمر ۷۰ سال | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ اولاد خواجہ خاوند محمود نقشبندی بخاری ہوئے ہیں اور خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ احمد یسوی سے تھے مجیب الدعوات تھے آپکی نظر فیض اثر واسطے صحبت بیماران و شفائے دردمندان اکسیر اعظم تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد رضا الہامی | مادہ شیخ دیندار | سنہ ۱۱۷۹ھ | کشمیر | ایضاً | آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت خواجہ عبید اللہ احرار پہنچتا ہے آپ کو سوائے فیض نسبت اب و جد کے فیض روحانیت خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ بھی حاصل تھا اور نسبت قادریہ کی منجانب روحانیت غوث الاعظم رکھتے تھے اور نسبت صدیقیہ روحانیت حضرت ابابکر صدیق سے تھے چونکہ آپ کشف میں آیتے از آیات ربانی تھے اسلئے بخطاب الباقی مخاطب تھے۔ |

| نام سلسلہ خانوادہ | نام مقدس صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پیشوار نقشبندیہ | حضرت شاہ محمد صادق قلندر نقشبندی | | سنہ ۱۱۱۵ھ | لار | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید و خلیفہ خواجہ بیرنگ صاحبزادہ خواجہ باقی باللہ ہین نہایت درجہ کا جذب و استغراق تھا اشعار عاشقانہ پڑھا کرتے تھے اور جسپر آپکی نظر پڑجاتی وہ بھی مدہوش و مستانہ بنجایا کرتا تھا علمار کشمیر نے یہہ خبر حضرت اورنگ زیب کو پہنچائی بادشاہ نے حکم گرفتاری جاری فرمایا اور راوں سے باعث برگشتگی و دیوانگی پوچھا آپ نے چند اشعار فی البدیہہ پڑھے بادشاہ نے سنکر فرمایا ان کو چھوڑدو کہ گرفتار حالت دیوانگی مین معذور ہین آپ نے ہندوستان سے واپس ہوکر کشمیر مین سکونت اختیار کی و مجذوبی دیوانگی سے نکل کر قدم سلوک مین رکھا اور خانقاہ بنائی اور بہتون کو سلسلہ نقشبندیہ مین مستفیض کیا۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ کمال الدین بن خواجہ نور الدین آفتاب نقشبندی | | ۲۹ رجب سنہ ۱۱۵۵ھ | کشمیر | ایضاً | آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے خانقاہ خواجہ خاوند محمود جد خود پر مسند ارشاد متمکن ہوکر رہنمائے حق ہوئے اہل رفض کے ہاتھ سے درجہ شہادت پایا۔ ذکر شہادت کا مفصل حال خزینۃ الاصفیا مین درج ہے زیادہ شوق دامنگیر ہو تو اوسکو ملاحظہ کرو۔ بعد وفات آپکی فتنہ عظیم کشمیر مین برپا ہوا اہل سنت نے صدہا شیعہ کو بعوض شہادت خواجہ موصوف کے قتل کیا۔ |

## اسماء گرامی حضرات نقشبندیہ جنکی حالات تادم تحریر اس مجموعہ کے مولف کو دستیاب نہین ہوئے صرف وقت معلوم ہوسکے ہین

| نام سلسلہ خانوادہ | نام صاحبان خانوادہ | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نقشبندیہ | حضرت خواجہ عبداللہ شامی | | ۱۱ر محرم سنہ ۱۰۵۲ھ | دمشق | کنز فقیری | |
| ایضاً | حضرت خواجہ محمد زاہد | | ۱۹ر محرم سنہ ۹۹۳ | صحرای سند | ایضاً | |
| ۔ | ۔ | | | حیدرآباد | ۔ | |
| ایضاً | حضرت شاہ برخوردار | | ۱۰ر صفر سنہ ۱۱۹۹ | کورو | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت اخون شاہ حبیب اللہ | | ۱۳ر صفر سنہ ۱۰۹۹ | قلمتی | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت سید احمد بن فخر شاہ | | ۱۶ر صفر سنہ ۱۰۹۹ | اکبرآباد عرف آگرہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ آخون صدیق | | ۱۷ر صفر سنہ ۱۰۸۰ھ | باجوڑ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ یحیی بن اکرام الدین | | ۱۹ر صفر سنہ [illegible]ھ | الہ آباد | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد اسمعیل حنفی | | ۱۳ر ربیع الاول سنہ ۸۶۰ھ | ردولی مضافات لکھنو | ایضاً | |

| نام خاندان [illegible] | نام صاحبان خانزادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نقشبندی | حضرت خواجہ دوست محمد جذابی | ۱۳ ربیع الاول | ۱۳ ربیع الاول ۱۱۴۷ھ | الہ آباد | گلشن فقیری | |
| ایضاً | حضرت شاہ درگاہی فتحپوری | | ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۰۲ھ | فتحپور سیکری ضلع اگرہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت میاں عبد الحی | | ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۱ھ | صحرائے حیدرآباد سندھ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ ابو سعید اعرابی | | ۲۷ ربیع الثانی [illegible] | واسطہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ امیر جلال | | ۲۰ جمادی الاول سنہ ۴۸۲ھ | سوخارہ متصل کوہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ سیف الدین | | ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۰۹۶ھ | قصبہ دیپالپور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ عبد اللہ معروف حاجی بہادر گھائی | | ۶ رجب سنہ ۱۰۹۹ھ | بہادر گھائی | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ علی شامی | | ۷ رجب سنہ [illegible] | صحرای شام | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ علاء الدین عامل حزب البحر | | ۲۰ رجب سنہ ۸۲۰ھ | سمرقند | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ فرہاد | | ۲۳ رجب سنہ ۱۱۹۹ھ | اکبرآباد معروف اگرہ | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت محمد اکبر مسعود بن قیام الدین | | ۱۴ شعبان سنہ ۱۰۹۳ھ | نصرت پور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شاہ اخوند مومن | | ۶ شعبان سنہ ۱۱۱۳ھ | سوات | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت امیر سید علی قوام | | ۱۵ رمضان سنہ ۹۰۵ھ | مضافات جونپور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت خواجہ حافظ سعد اللہ محمد زکی | | ۱ شوال سنہ ۱۱۵۲ھ | شاہجہان آباد [illegible] | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ بالو شاہ منصوری | | ۱۴ شوال سنہ ۱۰۹۹ھ | کوہ منصور | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ جنید ثانی | | ۲۴ شوال سنہ ۱۱۶۲ھ | [illegible] حیدرآباد دکن | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو مولانا جلال الدین [illegible] | | [illegible] ذی قعدہ [illegible] | خورستان | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت حجت اللہ شامی [illegible] | | ۱۸ ذی الحجہ | جنت البقیع | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت شیخ سعد وزیرآبادی | | ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۱۰۲ھ | وزیرآباد | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت اخوند شاہ [illegible] | | ۱۴ ذی الحجہ سنہ [illegible] | صحرائے سوات | ایضاً | |
| ایضاً | حضرت میاں پیر شاہ | | ۱۴ ذی الحجہ سنہ [illegible] | [illegible] | ایضاً | |

تمت [illegible]

# فہرست اسماء مقدس صاحبان خانوادہ نقشبندیہ و مجددیہ مندرجہ کتاب تحفۃ الابرار

| نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | حضرت سلمان فارسی | ۲۴ | ۷ | خواجہ احمد صدیق | ۴۸ | ۱۰ | حضرت مولانا خواجہ یعقوب چرخی | ۷۲ | ۱۷ | شیخ حامد لاہوری |
| ۲ | // | ابو حلیم حبیب | ۲۵ | // | خواجہ سلیمان کرمنی | ۴۹ | ۱۱ | خواجہ ابو نصر پارسا | ۷۳ | // | شیخ نور محمد پشاوری |
| ۳ | // | حضرت قاسم بن محمد | ۲۶ | // | خواجہ میر حسن معروف بہ امیر خورد | ۵۰ | // | خواجہ یوسف عطار | ۷۴ | // | شیخ ابو الفتح اکبر آبادی |
| ۴ | ۳ | حضرت امام جعفر | ۲۷ | // | شیخ یادگار کسیرونی | ۵۱ | // | حضرت خواجہ ابو عبید اللہ احرار | ۷۵ | // | شیخ محمد سلطان پوری |
| ۵ | // | حضرت شیخ بایزید بسطامی | ۲۸ | // | خواجہ علاء الدین بخاری | ۵۲ | // | مولانا محمد زاہد | ۷۶ | // | میر سید علیم اللہ |
| ۵ | // | حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی | ۲۹ | ۸ | خواجہ میر عمری امیر کلال | ۵۳ | // | مولانا درویش محمد امکنگی | ۷۷ | // | شیخ محمد ابنالی |
| ۶ | ۴ | شیخ ابو علی فارمدی | ۳۰ | // | خواجہ عارف دیک کرنی | ۵۴ | // | مولانا محمد مقتدا لسنہ خواجگی | ۷۸ | // | شیخ محمد یوسف شاہ آبادی |
| ۷ | // | حضرت خواجہ یوسف ہمدانی | ۳۱ | // | خواجہ میر برہان | ۵۵ | ۱۲ | حضرت خواجہ عبد الباقی | ۷۹ | ۱۸ | شیخ عبد الخالق حصوری |
| ۸ | // | خواجہ عبد الخالق غجدوانی | ۳۲ | // | خواجہ شیخ محمد | ۵۶ | // | حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی | ۸۰ | // | شیخ سعدی بلخاری |
| ۹ | ۵ | خواجہ محمد عارف ریوگری | ۳۳ | // | مولانا بہاؤ الدین قشلاقی | ۵۷ | ۱۳ | خواجہ محمد معصوم | ۸۱ | // | شیخ احمد سعید خازن الرحمت |
| ۱۰ | // | خواجہ محمود انجیر فغنوی | ۳۴ | // | خواجہ میر حمزہ | ۵۸ | // | خواجہ محمد نقشبند | ۸۲ | // | شیخ عبد الاحد |
| ۱۱ | // | خواجہ عزیزان رامیتنی | ۳۵ | // | شیخ جمال الدین بستانی | ۵۹ | // | خواجہ شیخ سیف الدین | ۸۳ | // | شیخ محمد فرخ |
| ۱۲ | // | حضرت خواجہ محمد بابا سماسی | ۳۶ | // | خواجہ میر کلان درشتی | ۶۰ | // | خواجہ سید نور محمد بداونی | ۸۴ | // | حاجی محمد افضل |
| ۱۳ | ۴ | میر سید علی کلال | ۳۷ | // | بابا شیخ مبارک بخاری | ۶۱ | // | حضرت مرزا مظہر جان جاناں | ۸۵ | ۱۹ | حافظ محمد محسن |
| ۱۴ | // | خواجہ حسن انداقی | ۳۸ | // | خواجہ حسام الدین شاشی | ۶۲ | // | حضرت شاہ غلام علی | ۸۶ | // | نواب مکرم خان |
| ۱۵ | // | شیخ عبد اللہ برقی | ۳۹ | ۹ | مولانا کمال الدین منیالی | ۶۳ | ۱۵ | شاہ ابو سعید | ۸۷ | // | شیخ محمد فاضل |
| ۱۶ | // | خواجہ احمد یسوی | ۴۰ | // | حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند | ۶۴ | // | شاہ احمد سعید | ۸۸ | // | خواجہ سعد اللہ |
| ۱۷ | // | خواجہ حکیم سلیمان آتا | ۴۱ | // | خواجہ محمد پارسا | ۶۵ | ۱۶ | شاہ عبد الغنی | ۸۹ | // | حضرت شیخ محمد زبیر |
| ۱۸ | // | خواجہ منصور آتا | ۴۲ | // | خواجہ علاء الدین عطار | ۶۶ | // | مولوی عبد الرشید | ۹۰ | ۲۰ | شاہ ضیاء المع |
| ۱۹ | // | خواجہ تاج آتا | ۴۳ | ۱۰ | خواجہ حسن عطار | ۶۷ | // | مولوی محمد حسن | ۹۱ | // | شاہ محمد آفاق |
| ۲۰ | // | خواجہ سید آتا | ۴۴ | // | شیخ سیف الدین نقشبندی | ۶۸ | // | مولانا ولی النبی | ۹۲ | // | مولانا نصیر الدین مجاہد |
| ۲۱ | ۶ | خواجہ زنگی آتا | ۴۵ | // | خواجہ مسافر خوارزمی | ۶۹ | // | حضرت شاہ ابو الخیر | ۹۳ | // | خواجہ محمد ناصر |
| ۲۲ | // | خواجہ سید آتا | ۴۶ | // | مولانا محمد معاندی | ۷۰ | // | حاجی خضر روغنالی | ۹۴ | // | خواجہ میر درد |
| ۲۳ | // | خواجہ غریب | ۴۷ | // | خواجہ علاء الدین غجدوانی | ۷۱ | ۷ | حضرت سید آدم بنوری | ۹۵ |  | حافظ محمد عابد لاہوری |

| نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس | نمبر شمار | نمبر صفحہ | نام مقدس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۶ | ۲۱ | شیخ حاجی محمد سعید لاہوری | ۱۲۳ | ۲۵ | حاجی مولانا شاہ ولی اللہ | ۱۵۰ | ۳۲ | خواجہ عبد اللہ بخاری | ۱۷۷ | ۳۶ | حضرت سید میر عبد الاول |
| ۹۷ | // | خواجہ عبد السلام کشمیری | ۱۲۴ | ۲۶ | حضرت مولانا شاہ عبد العزیز | ۱۵۱ | // | عبد الرشید بن شیخ مراد | ۱۷۸ | | خواجہ محمد محسن بن خواجہ احرار |
| ۹۸ | // | شیخ شرف الدین محمد | ۱۲۵ | ۲۷ | مولانا عبد القادر | ۱۵۲ | | حضرت خواجہ شاہ گلشن | ۱۷۹ | // | خواجہ محمد عبد اللہ عرف خواجہ کلاں |
| ۹۹ | // | شاہ محمد صادق قلندر | ۱۲۶ | // | مولانا شاہ رفیع الدین | ۱۵۳ | // | مولانا حاجی محمد اسمٰعیل غوری | ۱۸۰ | // | خواجہ عبد الحق عرف محی الدین |
| ۱۰۰ | ۲۲ | شیخ محمد رضا السامی | ۱۲۷ | // | غلام محی الدین قصوری | ۱۵۴ | ۳۳ | حافظ عبد الغفور پشاوری | ۱۸۱ | // | خواجہ محمد یحییٰ بن ابو الفیض |
| ۱۰۱ | // | خواجہ محمد اعظم دومری | ۱۲۸ | // | حضرت نعیم شاہ | ۱۵۵ | | حافظ عبد اللہ اکبر آبادی | ۱۸۲ | // | حضرت خواجہ میر عبد اللہ احراری |
| ۱۰۲ | // | قاضی ثناء اللہ بیہقی | ۱۲۹ | // | حضرت معظم خان عرف فقیر جی | ۱۵۶ | | شاہ عبد الرحیم بن وجیہ الدین | ۱۸۳ | ۳۷ | مولانا اسمٰعیل فیرکنی |
| ۱۰۳ | // | مولوی احمد اللہ | ۱۳۰ | // | کمال الدین عرف بھورے میاں | ۱۵۷ | // | خواجہ شریف جرجانی | ۱۸۴ | // | مولانا محمد قاضی |
| ۱۰۴ | // | شیخ احسان بن حافظ محمد محسن | ۱۳۱ | // | اخوند یار محمد | ۱۵۸ | // | خواجہ عبد اللہ امامی | ۱۸۵ | // | مولانا علی تاشکندی |
| ۱۰۵ | // | مولوی علیم اللہ گنگوہی | ۱۳۲ | // | حاجی سعادت علی | ۱۵۹ | // | مولانا ابو سعید سمرقندی | ۱۸۶ | // | خواجہ نور الدین تاشکندی |
| ۱۰۶ | // | حضرت امام الدین عرف شاہ دیگا | ۱۳۳ | ۲۸ | حضرت سید احمد غازی | ۱۶۰ | // | خواجہ حسام الدین پارسا | ۱۸۷ | // | خواجہ ہندو ترکستانی |
| ۱۰۷ | ۲۳ | مولانا صفی الدین عرف صفی القدر | ۱۳۴ | ۲۹ | قطب الدین بخاری | ۱۶۱ | // | خواجہ درویش محمد سمرقندی | ۱۸۸ | // | مولانا محمد عبد اللہ عرف مولانا زادہ اتراری |
| ۱۰۸ | // | شیخ عطا محی الدین | ۱۳۵ | ۲۹ | سید حافظ جمال اللہ | ۱۶۲ | ۳۴ | مولانا عمر ماتریدی | ۱۸۹ | // | مولانا ناصر الدین اتراری |
| ۱۰۹ | // | مولانا خالد | ۱۳۶ | // | محمد عیسیٰ گنگا پوری | ۱۶۳ | // | خواجہ محمد مسکہ | ۱۹۰ | // | خواجہ عبد الشہید بن حضرت عبید اللہ احرار |
| ۱۱۰ | // | شاہ رؤف احمد مصطفیٰ آبادی | ۱۳۷ | // | حضرت فیض اللہ عرف بابا جی تیراہی | ۱۶۴ | // | خواجہ حسن برسی | ۱۹۱ | ۳۸ | خواجہ شمس الدین محمد روجی |
| ۱۱۱ | // | شیخ محمد اصغر | ۱۳۸ | // | خواجہ نور محمد تیراہی | ۱۶۵ | // | خواجہ نظام الدین خاموش | ۱۹۲ | // | خواجہ بیرنگ دہلوی |
| ۱۱۲ | ۲۴ | شاہ عبد الرحمن جالندھری | ۱۳۹ | ۳۰ | حضرت بابا جی گل محمد عرف فقیر محمد | ۱۶۶ | // | خواجہ سعد الدین کاشغری | ۱۹۳ | // | خواجہ ہاشم دہبیدی |
| ۱۱۳ | // | مولوی کرم اللہ | ۱۴۰ | // | حضرت حاجی حافظ جماعت شاہ | ۱۶۷ | // | خواجہ محمد اکبر معروف بخواجکان | ۱۹۴ | // | خواجہ صالح دہبیدی |
| ۱۱۴ | // | مولوی عبد النعیم خیر جوری | ۱۴۱ | ۳۱ | شیخ محمد طاہر | ۱۶۸ | // | خواجہ نظام خاموش | ۱۹۵ | // | خواجہ خاوند محمود لاہوری عرف حضرت ایشاں |
| ۱۱۵ | // | حکیم اللہ بیگ ناصر عرف [illegible] | ۱۴۲ | // | میر نعمان | ۱۶۹ | // | مولانا شہاب الدین احمد برجندی | ۱۹۶ | ۳۹ | خواجہ اخوند ملا حسین جنار کشمیری |
| ۱۱۶ | // | مولانا محمد جان شیخ الحرم | ۱۴۳ | // | شیخ عبد الحی اکبر آبادی | ۱۷۰ | // | خواجہ قاسم سمرقندی | ۱۹۷ | // | حضرت امیر ابو العلا |
| ۱۱۷ | // | مولوی خطیب احمد | ۱۴۴ | // | شیخ مراد کشمیری | ۱۷۱ | ۳۵ | خواجہ علاؤ الدین ابہری | ۱۹۸ | ۴۰ | امیر نور العلا |
| ۱۱۸ | ۲۵ | حضرت سید امام علیشاہ | ۱۴۵ | // | شیخ محمد مراد معروف بابا منو | ۱۷۲ | // | خواجہ برہان الدین ختلانی | ۱۹۹ | // | شاہ نور الدین ابو العلا |
| ۱۱۹ | | پیر حسن شاہ بٹالوی | ۱۴۶ | // | شیخ ابو الفتح کشمیری | ۱۷۳ | // | مولانا جعفر سمرقندی | ۲۰۰ | // | شاہ نور الحق ابو العلا |
| ۱۲۰ | // | محمد عبد الصمد عرف دوست خان | ۱۴۷ | // | سید شاہ ابو البقا | ۱۷۴ | // | حضرت مولانا عبد الرحمن جامی | ۲۰۱ | // | صوفی شاہ محمد منعم |
| ۱۲۱ | // | مولوی حسین شاہ | ۱۴۸ | // | خواجہ محمد صدیق | ۱۷۵ | // | مولانا عبد الغفور لاری | ۲۰۲ | // | شاہ رکن الدین عشق ابو العلائی |
| ۱۲۲ | // | شیخ محمود شاہ لاہوری | ۱۴۹ | // | خواجہ عبد اللہ بلخی | ۱۷۶ | // | خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی قلندری | ۲۰۳ | // | صوفی محمد اکرم |

# صحت نامہ خانوادہ نقشبندیہ مجددیہ کتاب تحفۃ الابرار

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲ | ۲۱ | وعار الحرم | وعار الحرم |
| ۳ | ۲۰ | امتی | اُمی |
| // | ۲۴ | اوکہا | اور کہا |
| // | ۲۵ | تولدیا ہے | تولایا ہے |
| ۵ | ۱۴ | نذر بد | نظر بد |
| // | ۱۷ | کسے شدی | کے شدے |
| ۶ | ۳ | درس گری | داس گری |
| ۸ | ۲ | خواجہ میر عمری امیر کلال | خواجہ میر عمر بن امیر کلال |
| // | ۴ | نذر پدر بزرگوار | نظر پدر بزرگوار |
| // | ۱۹ | بابا میر کلال | اسلئے بابا میر کلال |
| // | ۲۰ | ناصر ہوگا | حاضر ہونا |
| ۹ | ۶ | نجد وانی | عجد وانی |
| // | ۲۸ | بعض امیدوری طلبان | واز امیدواری طلبان |
| ۱۰ | ۱۸ | قتل حراعہ | قتیل مزرعہ |
| // | ۳ | می باید سترگ | می باید شمرد |
| // | ۴ | با مطالع دل | با مطالع ذکر دل |
| // | // | خطرات امنع کردند | خطرات رامنع کردن |
| // | ۵ | کہ تمکن آن | کہ تمکین آن |
| // | ۷ | منور گردانند | منور کردن |
| // | ۲۱ | قتل فراعہ | قتیل مزرعہ |
| ۱۱ | ۲۷ | نسیمات القدس | نفحات القدس |
| // | ۲۸ | وجود وعدم وجود فنا | وجود وعدم وجود فنا |
| ۱۲ | ۱۰ | جان بجان امری | جان بجان آفرین |
| // | ۱۲ | امام حنیفہ | امام ابو حنیفہ |
| // | ۱۴ | خازیہ | جازبہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۲ | ۲۰ | حاصل کیا تھا | حاصل کی تھی |
| // | ۲۱ | وہ مرید بزرگوار | وہ مرید مدار بزرگوار |
| // | ۲۲ | ر رقی رتبہ | شطاریہ |
| // | ۱۰ | کرویہ | کبرویہ |
| // | // | دراز نکرے | دراز کریے |
| ۱۳ | ۷ | اجرا باہم وزرا | باہم امرا و وزرا |
| // | ۱۰ | منتفار دنیوی تعلق رکھتے ہیں | منتفار دنیوی کے تعلق رکھتے ہیں |
| // | ۱۱ | دو چیز طلب کرتے ہیں | وہ دو چیز طلب کرتے ہیں |
| // | ۱۳ | ولدیت | ولذت |
| // | ۱۵ | لبیطا | لسیطہ |
| // | ۱۷ | پرتوار قشب | پرتو از جنت |
| // | ۱۸ | احسن است | حسن است |
| // | ۲۰ | تا بانم | تا بالم |
| // | ۲۱ | علمی کہ بمکن گیرد | علمی کہ بہ تمکن تعلق گیرد |
| // | ۲۴ | تجود نسبت | بجود نسبت دادہ |
| // | ۲۵ | مشہور | مشہود |
| ۱۴ | ۸ | مغلوب الحال | پھر مغلوب الحال |
| // | ۱۸ | معانیدان | معاندان |
| // | ۱۹ | تنگہا ہے | بہ تنگنائے |
| // | ۲۰ | تربت رنگ من | تربت من |
| ۱۵ | ۱۱ | شبجا | شبجاً |
| // | ۱۳ | گنہہ نشد | گنہ نشد |
| // | ۱۴ | بق بق وہ زق زق | بق بق و زق زق |
| ۲۰ | ۵ | آپکا حلیفہ | آپ خلیفہ |
| ۲۲ | ۱۱ | شاہ علی | شاہ غلام علی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۸ | ۲۷ | مہاندار کا | مہانداری کا |
| ۳۰ | ۸ | سیدانی | سیدان |
| ۳۱ | ۲۹ | مجاورت | مجاورت کی |
| ۳۲ | ۵ | حاصل کیا تھا | حاصل کی تھی |
| ۳۵ | ۶ | ایضاً پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | پیشوائے نقشبندیہ |
| ۳۶ | ۲۵ | حال | خال |
| // | ۸ | پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | پیشوائے نقشبندیہ |
| ۳۷ | ۳ | ایضاً | ایضاً |
| ۳۸ | ۴ | پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ | پیشوائے نقشبندیہ |
| ۳۹ | ۲۲ | وسعت بیعت | دست بیعت |
| // | ۲۳ | بلیشر | بیشتر |
| ۴۱ | ۱۲ | کابل | کامل |
| ۴۲ | // | مادہ شیخ دیندار | مادہ تاریخ وفات شیخ دیندار |

بسم اللہ الرحمن الرحیم فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

جلد ششم خاندان متفرقہ طبقہ اولیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالتزام حروف تہجی

# کلیات حدیقۂ اولیاء فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

# تحفۃ الابرار

سنہ ۱۳۲۳ھ

مؤلفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال یعنی جناب نواب مرزا آفتاب بیگ عرف
محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی عفی عنہ

در مطبع رضوی واقع دہلی باہتمام سید حبیب الحسن صاحب مالک مطبع طبع یافت

رجسٹری شدہ

# جدول ششم خاندان متفرقہ طبقہ اولیٰ کے بیان مین بالتزام حروف تہجی

| [illegible] | نام و کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمایل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الف | حضرت اویس قرنی سُہیل یمنی قرن قبیلہ ہے ملک یمن مین | ۳ رجب سنہ ۲۲ھ یا شب جمعہ ۷ شوال سنہ ۳۲ھ یا سنہ ۳۲ھ | قرن یا صفین | اخیار الاخیار خزینۃ الاصفیا | آپ بہترین تبع تابعین و عاشق جانباز حضرت رسول کریم صلعم ہین آنحضرت صلعم نے آپکی شان مین فرمایا ہے کہ میری اُمت مین ایک شخص ہے جو قبیلہ ربیعہ و مضر کی بکریون کے بالون کی برابر میری اُمت کے لوگونکو بخشوائیگا۔ کسی نے عرض کیا۔ کیا حضور کو انہون نے دیکھا ہے۔ فرمایا مجھے دیدۂ ظاہر سے تو نہین دیکھا۔ اُنکی والدہ اندھی اور لنجی ہین اور وہ خود شتربانی کرتے ہین اور ان کے پہلو کی چپ ہتیلی مین بمقدار ایک درم کے داغ سفید ہے۔ مگر وہ داغ برص کا نہین ہے جو کوئی ان سے ملے میرا سلام کہے اور میری طرف سے پیغام دے کہ میری اُمت کے لئے دعائے مغفرت کرین۔ نقل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ بعد وفات |

تاریخ رحلت

عمدۂ اولیا اویس قرن ❊ قدوۂ دہر متقدائے زمن

او بسوے علے مدد فرمود ❊ در قتالیکہ با معاویہ بود

نقل کرد از جہان بحزن و ملال ❊ بشب جمعہ ہفتم شوال۔

فرقہ منکر از شہادت اوست ❊ متفق بر وفات رحلت اوست

در سن سی و ہفت یا سی و دو ❊ ناصری گفت سال رحلت او

سال نعلش باتفاق بخوان ❊ حیف ہادی برون شدہ زجہان

آپکے مرقع آپکا کسکو دیا جاوے۔ آپ نے فرمایا اویس کو۔ بعد وفات آنحضرت کے حضرت عمر اور حضرت علی کوفہ کو گئے اور آپ کو تلاش کر کے ملاقی ہوئے اور جو نشانیان آنحضرت صلعم نے بتائی تھین وہ آپ مین موجود پائین فرمایا کہ آپ کو آنحضرت صلعم نے سلام کہا ہے اور یہہ بھی فرمایا ہے کہ میری اُمت کے لئے آپ دعا کرین۔ ......... آپ نے کہا تم دعا کے لئے اولیٰ تر ہو۔ حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ آپ وصیت رسول اکرم کو بجا لاوین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مرقع دیا ہے حضرت اویس نے کہا کہ خرقہ مجھکو دیجئے مین دعا کرون۔ چنانچہ آپ نے خرقہ مذکور لیکر اور علحدہ ایک گوشہ مین جا کر خرقہ شریف کو اپنے آگے رکھا اور مناجات کی کہ الٰہی بحق خدا و ند اس خرقہ کے مین اس خرقہ کو نہین پہنونگا جب تک تو اُمت آنحضرت کو نہین بخشے گا۔ تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگون کو مینے بخشا۔ پھر عرض کیا کہ سب کو بخش۔ ندا آئی کہ ہزارون کو بخشا۔ پھر عرض کی کہ سب کو بخشدے۔ اتنے مین حضرت عمر فاروق و علی المرتضیٰ آ گئے آپنے فرمایا کہ ایک ساعت اگر آپ نہین آتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا۔ اویس نے خرقہ پہن لیا۔ اور فرمایا قبیلہ مضر و ربیعہ کی بکریون کے بدن پر جلنے بال ہین اتنے لوگ امت محمدی سے بخشے گئے ہے میان عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین راہم خبر نیست ❊ اہل سیر لکھتے ہین کہ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور ان کے ہمراہ ہو کر جنگ صفین مین درجۂ شہادت پایا۔ جنگ احد مین دندان مبارک صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گیا تھا۔ آپ کو خبر نہین تھی کہ کونسا دندان مبارک شہید ہوا۔ ناچار غلبۂ عشق و محبت سے تمام دانتون کو گرا دیا۔ بعد وفات آپکے چاہا کہ قبر آپ کی کھودین جب نصف قبر کے قریب پہنچے تو ایک سنگ پایا کہ غیب سے قبر آلہ سنگ کندیدہ تھی جب لحد مہیا کر کے چاہا کہ کفن تیار کرین آپ کے جامہ کے اندر جامہ کفن دیکھا کہ دستبافت بنی آدم نہین تھا پس اسی کفن اور اسی قبر سنگین مین دفن کیے گئے۔

| [illegible] | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت ابوہاشم صوفی یا کوفی | سنہ ۱۶۱ھ | کوفہ علاقہ عرب کا مشہور شہر حضرت عمرؓ کے عہد میں آباد ہوا اور حضرت علیؓ نے اپنا مستقر خلافت مقرر فرمایا ہے | اخبار الاخیار | آپکا وطن کوفہ اور سکونت شام میں تھی۔ حضرت سفیان ثوری کے معصر تھے۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ جبتک میں نے ابوہاشم کو نہیں دیکھا تھا اوسوقت تک میں نہیں جانتا تھا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں۔ خانقاہ کے سوجا آپ ہی ہیں آپ کا فرمودہ ہے کہ سوئی سے پہاڑ کھودنا آسان ہے غرور وکبر کو دل سے دور کرنا مشکل ہے۔ مکانیکہ مشائخ باشند۔ |
| ایضاً | حضرت ابوسلیمان دارانی نام عبدالرحمن ابن احمد عطیہ العنسی | سنہ ۲۱۵ ہجری | دارا ایک موضع ہے مضافات دمشق وشام سے | تاریخ الاولیا | آپ قدمائے مشائخ سے تھے۔ نقل ہے کہ وقت انتقال کے لوگوں نے آپ سے کہا کہ سلیمان مقام فرحت ہے کہ آپ غفور الرحیم کے پاس جاتے ہیں فرمایا کیا وہ العرایا نہیں ہے کہ گناہ صغیرہ پر حساب کرے اور گناہ کبیرہ پر عقاب پس جسطرح سے اوسکی رحمت کے امیدوار رہنا چاہئے ویساہی اوسکے غضب سے بھی ڈرنا چاہئے۔ آپ خلق عظیم رکھتے تھے اور نہایت مہربان خلقت پر تھے اسی لئے آپ کو ریحان القلوب کہتے ہیں۔ |
| ایضاً | حضرت ابراہیم خواص کنیت ابواسحاق ولادت نیشاپور | ۲۷ ربیع الاول ۲۹۱ ہجری روز چہارشنبہ از وفیات الاخیار | زیر دیوار قلعہ طبرک واقعہ بخارا | گلشن فقیری | آپ اپنے وقت کے بڑے مشاہیر مشائخ سے تھے اور توکل میں یکتا اس لئے آپکو رئیس المتوکلین کہتے تھے۔ حضرت جنید وحضرت ثوریؒ کے ہمعصر تھے صاحب تصنیف اور بغداد میں سکونت رکھتے تھے آپ کوفہ آمل کے رہنے والے تھے آپ زنبیل بنا کرتے تھے اسواسطے آپکا لقب خواص پڑگیا تھا جبکہ آپنے انتقال فرمایا ہے ۶۰ بار آپ کو اجابت ہوئی ہربار آپ نہاتے تھے جاڑے کے موسم میں۔ آپ صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ السلام تھے آپ کا فرمودہ ہے کہ دل کی دوا پانچ چیز ہیں تلاوت قرآن سوچ سمجھکر۔ تہجد کی نماز۔ پیٹ کا خالی رکھنا۔ سحر کے وقت رونا گڑگڑانا۔ صالحین کی صحبت میں بیٹھنا۔ |
| ایضاً | حضرت ابوالقاسم نصیرآبادی نام ابراہیم بن محمد محمودیہ | ۱۱ شوال ۳۶۷ھ ہجری بقولی ماہ ربیع الاول ۳۶۷ ہجری | مکہ معظمہ | تاریخ الاولیا | آپ شاگرد ابراہیم شیبانی کے اور حضرت شبلی کے مرید تھے ابوعلی رودباری مرتعش کے صحبت یافتہ تھے آپ نے چالیس حج کئے تھے ایک روز آپنے مُڈھے کتے کو دیکھا کہ بھوکا ہے پکار کر کہا کہ کوئی ایک تازی روٹی پر ہماری چالیس حج خریدیگا ایک شخص روٹی لایا آپنے روٹی کتے کے آگے ڈالدی ایک فقیر نے آکر شیخ کو گھونسہ مار کر کہا کہ یہ تجارت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ ہمارے باپ آدم نے بہشت کو |

| [illegible] | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | ایک دانہ گیہون پر پہچا ہے یا وجود آپ کے متقی اور زاہد و تبع سنت ہونے کے لوگون نے بصرے سے نکالدیا اور ولایت کے منکر ہوگئے جب سے ہمیشہ تا بہ زندگی حرم محترم مین رہے۔ |
| حرف الالف | حضرت ابو علی دقاق نام حسن بن محمد۔ بہ سبب نہایت ورد وشوق وگریہ کے آپکو نوگر کہتے تھے دقاق یعنی آرد فروش | ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۰۵ ہجری بقول کرامات اولیاء | نیشاپور خراسان کا مشہور شہر ہے | تاریخ الاولیا | آپ مرید ابو القاسم نصیر آبادی کے ہین نقل ہے کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو خاک اوڑاتے ہوئے دیکھا فرمایا اے لعین کیون اپنے سر پر خاک ڈالتا ہے اوسنے عرض کیا کہ ایک خلعت سترہ ہزار برس سے رکھا تھا اور مین اوسکی آرزو مین تھا آج وہ خلعت ابو علی دقاق کو عطا ہوا ہے۔ آپ نے اپنی تمام عمر مین زمین پر پشت نہین لگائی |
| | | | | | اور حضرت امام قشیری آپکے داماد اور مرید ہین آپنے ایکروز ممبر پر چڑھکر وعظ کیا۔ مجلس سے آواز شور تھی۔ بہت سے اہل دل راہی ملک بقا ہوئے۔ اوسی حالت مین آپ ممبر سے اوترے اور غائب ہوگئے۔ لوگون نے ہر چند تلاش کیا نہ پائے۔ |
| ایضاً | حضرت ابو القاسم قشیری نام عبد الکریم بن ہوازن القشیری | ۱۶ ربیع الثانی ۴۶۵ھ | بغداد | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابو علی دقاق کے ہین اونکی تصنیفات بہت ہین اور حضرت ابو علی فارمدی کے اوستاد ہین۔ |
| ایضاً | حضرت ابو الفرح طرطوسی نام خواجہ یوسف | ۳ شعبان ۴۴۷ھ | طرطوس اندلس مین ہے | اخبار الاخیار وخزینۃ الاصفیا | آپکو شیخ ابو الفرح یوسف طرطوسی بھی کہتے ہین آپ مرید وخلیفہ حضرت ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی یا یمنی کے ہین۔ بعض اہل سیر کہتے ہین کہ خرقہ خلافت حضرت ابو بکر شبلی سے پہنا ہے۔ |
| ایضاً | ابو الحسن علی الہنکاری بن محمد بن یوسف القرشی الہنکاری۔ | محرم ۴۸۶ھ | | ایضاً | آپ مرید وخلیفہ ابو الفرح طرطوسی کے اولیاء کرام سے ہین۔ |
| ایضاً | شیخ ابو الفتح جونپوری | روز جمعہ ۱۳ ربیع الاول ۸۵۹ھ | جونپور ممالک متحدہ آگرہ واودھ کا مشہور شہر ہے | سفینۃ الاولیا خزینۃ الاصفیا عمر ۹۶ برس | آپ قاضی المقتدر اپنے جد امجد کے مرید وشاگرد ہین درس وتدریس مین مشغول رہتے تھے۔ عربی فارسی کے اشعار وقصائد آپکے بہت ہین اول دہلی مین رہتے تھے امیر تیمور کے زمانہ مین جونپور مین آئے |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو الغیث جمیل الیمنی | ۶۵۱ ہجری ۱۶ شوال روز چہارشنبہ | بغداد | اخبار الاخیار خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیاء | آپ حضرت ابن الافلح الیمنی کے مرید ہین اور صحبت یافتہ شیخ کبیر علی اہدل کے نقل ہے ایک روز جنگل سے لکڑیان لانے کو گدھا اپنی ساتھ لے گئے شیر نے گدھا مار ڈالا۔ آپنے شیر کو کہا کہ یہ لکڑیان کس پر اٹھاؤن قسم ہے حضرت عزت کی کہ یہ بوجھ تیری پیٹھ پر لے جاؤنگا۔ چنانچہ پیٹھ شیر پہ لکڑیان لاد کر شہر تک لائے اور پھر رخصت کردیا۔ جب |

| [illegible] | نام وکنیت و لقب و لنیت وسکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل و خصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

وقت انتقال کہ قریب پہنچا آپنے نماز فجر کی پڑھی اور وظیفہ مین مشغول ہوئے نماز اشراق سے فارغ ہو کر خادم سے فرمایا کہ غسال کو بلا لاؤ کفن اور گڑھا اور خوشبوئی بھی لیتے آنا خادم نے سب چیزین مطلوبہ لاکر موجود کر دین آپنے فرمایا کہ اب یہان کوئی نہین آوے۔ رسولان خدا یہان آ دین گے سورہ یٰسین شروع کی جب الیہ ترجعون تک پہنچے خدا سے جاملے غیب سے آواز آئی کہ دوست دوست سے مل گیا۔
ملک الموت کا اسمین کچہہ کام نہین ہے ؎ درکوئے تو عاشقان چنان جان بدہند، کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز،
نقل ہے ایک روز آپ کے گہر سے عطر طلب کیا آپنے دوکان عطار پر جاکر عطر لینا چاہا مگر عطار نے درویش صورت دیکھکر عطر سے انکار کر دیا شیخ نے فرمایا باو انہوگا انشاء اللہ تعالی اوسیوقت تمام عطر عطار کا خشک ہو گیا اور ظروف عطر خالی رہ گئے عطار نے خدمتمین ابن الافلاح کے حاضر ہو کر یہہ ماجرہ ظاہر کیا آپ کو انہون نے بولایا اور بوجہ اسکے کہ کرامت ظاہر کی تھی سیاست کی اور اپنے پاس سے جدا کر دیا آخراب بخدمت شیخ کبیر ابدال گئے اور التماس صحبت کی شیخ موصوف نے آپکو قبول کیا، بمراتب اعلیٰ تر از سابق پہنچایا آپ فرماتے ہیں جسوقت مین کبیر علی ابدال کیخدمتمین پہنچا ہون گویا قطرہ تہا جو دریا مین داخل ہو گیا تھا۔

| [illegible] | نام وکنیت و لقب و لنیت وسکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل و خصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | خواجہ ابو حازم مکی | | | مراۃ الاسرار | آپ پیشوایہت سے مشائخوں کے ہین بڑی عمر رکھتے تھے۔ مشاہدہ اور مجاہدہ مین بے نظیر تھے آپکا کلام مقبول اور کنجی تمام مشکلات |

کا تھا آپ بزرگان تابعین مین سے تھے۔ نقل ہے کہ ہشام بن مروان نے پوچھا کہ وہ کیا ہے جس سے نجات پاؤن۔ آپ نے فرمایا۔ حلال کو حاصل کر اور بجائے حق دے اور یہہ بھی فرمایا کہ (ہمہ چیز در دو چیز یافتم۔ یکے مر است دوئیم دیگران را۔ اگر من ازاو بگریزم سوی من آید۔ وآن کہ دیگرے راست ہر چند جہد کنم بر من نیاید)

| [illegible] | نام وکنیت و لقب و لنیت وسکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل و خصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | خواجہ اختیار الدین عمر | ۲ محرم سنہ ۹[illegible]ھ | ایرج پنجاب مین ہے | اخبار الاخیار وسفینۃ الاولیاء | آپ کے آبا واجداد ایرج کے رہنے والے ہین آپ منصب دار بڑی امیر الامراء تھے آخر کو درویشی کا شوق ہوا سب چھوڑ دیا شیخ محمد جاوی کے مرید ہوئے اور خلافت پائی بڑے کاملین سے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ سمعیل ردولوی کنیت ابو المکارم | روز چہار شنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۸۹۰ھ | ردولی ضلع بارہ بنکی اودہ کا باقی حصہ | ایضاً | آپ اپنے والد شیخ صفی الدین کے مرید ہین اپنے والد کے جانشین ہو کر دن رات درس تدریس و ذکر حق مین مشغول رہتے تھے جب سن ۸۷ برس کا ہوا اپنے صاحبزادے شیخ عبد الصمد کو اپنا |

قایم مقام کر کے اجازت مرید کرنے کی دی۔

| [illegible] | نام وکنیت و لقب و لنیت وسکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل و خصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابو تراب نخشبی نام محمد عسکر بن الحصین الحسین یا عسکر بن محمد بن حصین۔ | ۷ جمادی الاولی سنہ ۲۴۵ھ | جنگل بصرہ | تذکرۃ الاولیاء | بڑے مشائخین ملک خراسان سے ہین زہد و مجاہدہ سے سخت مستحکم تھے آپنے تیس برس تک اپنا سر زمین پر آرام کے لئے نہ رکھا اور فیض صحبت شیخ حاتم عطار بصری اور حاتم بصری سے حاصل |

کیا تھا کہتے ہین کہ آپ نے بصرے کے جنگل مین بحالت تنہائی کے درمیان کھڑے کھڑے انتقال کیا۔ باد سموم چلی اوسی طرح خشک ہو کر رہ گئے بعد کئی روز کے سوداگرون کا قافلہ پہنچا۔ اور آپ کو دیکھا کہ رو بقبلہ کھڑے ہین اور تمام جسم خشک ہو گیا ہے اور کسی درندے نے آپکو ایذا نہین دی قافلہ والون نے آپکو وہین دفن کیا۔ آپکا فرمودہ ہے۔ نیست از عبادت چیزے منفعت تر۔ از اصلاح خواطر دلہا۔

| [illegible] | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

قرد عبیر خلد گردے دامن تست۔ غبار گرزدہا رفتہ باشی۔ سلک السلوک نہایت عمدہ کتاب آپکی تصوف مین ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | ابراہیم بن عیسی اصفہانی | ۲۷ صفر یوم دوشنبہ ۲۴۳ہجری | اصفہان مقام دار السلطنت ایران | تاریخ الاولیا | آپ مرید شیخ معروف کرخی ہین نقل ہے ابراہیم خواجہ سے کہ ایک روز مین دجلہ کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کو مین نے دیکھا دریا مین پاؤن رکھا اور روانہ ہوا مین نے خدا کا سجدہ کیا اور دعا مانگی کہ اے خدا مجھکو اس شخص کے نام سے آگاہ کریگا یکایک ابراہیم بن |

علیسی میرے پاس آئے اور فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ اولیاء اللہ کو پہچانے زبان سے کہو ہو الاول ہو الآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم جسوقت یہ کلمہ آپ نے زبان سے پڑھا معاً معلوم ہوا کہ آپ ابراہیم بن علیسی تھے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | ابراہیم بن ستہ کنیت ابو اسحاق | سنہ ۱۹۰ھ وبقولے سنہ ۹۰ھ | قزوین ایران کا شہر ہے | ایضاً | آپ بڑے نامی مشایخین سے ہین اور حضرت ابراہیم ادہم کی خدمت سے مستفید ہوئے نقل ہے خواجہ بایزید بسطامی مجلس مین بیٹھے تھے یکایک آپنے فرمایا اوٹھو چلو کہ ایک دوست خدا سے ملین آپ یعنی |

بایزید معہ اصحاب دروازہ تک گئے ہی تھے کہ سامنے سے حضرت ابراہیم ستہ آئے حضرت بایزید نے فرمایا ہم نے چاہا تھا کہ آپکا استقبال کرین اور شفیع اپنا بناوین تاکہ آپ ہمارے کام مین حق تعالی کے نزدیک شفاعت کرین۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابو عبداللہ سنجری | سنہ ۵۶ھ ۲۹ ذالحجہ روز سہ شنبہ | سنجریا سنجار عراق مین ہے المقدس یا بیت المقدس ازوفیات | ایضاً | آپ بڑے مشہور مشایخین خراسان تھے اور ابو حفص کے ہمصحبت تھے ایک شخص نے آپ سے کہا میرے پاس ایک دینار سرخ ہے مین آپ کو دینا چاہتا ہون اس مین آپکی کیا مصلحت ہے آپنے فرمایا اگر دیوے مجھکو بہتر اور اگر نہ دیوے تو مجھکو بہتر ہے۔ |
| ایضاً | ابو حفص حداد نیشاپوری نام عمر بن سلطان | سنہ ۲۶۴ھ | نیشاپور خراسان کا مشہور شہر ہے | ایضاً | آپ مرید شیخ عبداللہ باوردی اور اوستاد شیخ عثمان خیبری کے ہین اور حضرت جنید کے ساتھ ملاقات رکھتے تھے ایک روز مکہ معظمہ مین |

تشریف لے گئے اور ایک گروہ مساکین کو دیکھا کہ افلاس کی حالت مین ہے اوسیوقت ایک پتھر اون مین اوٹھا کر درگاہ خدا مین عرض کی کہ اگر تو کچھہ فقیرون کو انعام ندیگا تو مین قنادیل کعبہ کو توڑ ڈالتا ہون فوراً یہ کہتے ہی ایک شخص زر کے تھیلے اپنے ساتھ لیکر آیا آپنے وہ تمام زر فقیرون تقسیم کر دیا آپکا سبب توبہ یہہ ہوا کہ جوانی مین آپ ایک عورت پر عاشق ہو گئے جہودی نیشاپور مین بڑا مشہور ساحر تھا اوس سے جا کر اپنا حال کہا جہود نے کہا اگر چالیس روز تک کوئی کام نیک اور عبادت نہ کرے اور نام خدا ورسول زبان پر نہ لاوے تو مین ایک عمل کرونگا جس سے عورت تیری مطیع ہو جاویگی آپ نے ایسا ہی کیا چالیس روز کے بعد آپ جہود کے پاس گئے جہود نے عمل سحر کیا کچھہ مفید نہ پڑا جہود نے کہا اس چالیس روز مین ضرور کوئی کار خیر تم سے وقوع مین آیا ہے ورنہ ممکن نہین تہا کہ جادو میرا ضایع جاتا آپنے کہا مین نے چالیس روز کے اندر کوئی کار خیر نہین کیا الا ایک روز راہ مین ایک پتھر پڑا ہوا تھا اوسکو اوٹھا کر کنارہ ڈالدیا تھا تا کہ کسیکو صدمہ پتھر نہ پہنچے جہود نے کہا ذات خدا کی سبحان اللہ بامروت واحسان ہے باوجودیکہ چالیس روز تک کوئی کام نیک نہین کیا اور نہ نام اوسکا زبان پر لایا اوسنے تجھکو رزق دیا اور تجھ سے نیک کام بھی کرا یا اسباب سے آتش دل ابو حفص مین بڑھی اور ہاتھ جہود پر توبہ کی۔ نقل ہے کہ آپ یارون کے ساتھ جنگل مین چلے جاتے تھے اہون نے چوٹی پہاڑ پر سے

| [illegible] | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

انکو اپنا سر کنار شیخ مین رکھدیا۔ آپنے طمانچہ اپنے منہ پر مارا اور روئے۔ آہو چلا گیا۔ یارون نے استفسار حال کیا۔ کہا جب وقت خوش تھا میری خاطر مین گذرا کہ کاشکے اسوقت گوسپند ہوتے تا بریان کرکے یارون کو دیجاتے۔ اوسیوقت آہو چلا آیا۔ یارون نے کہا جس شیخ کا ایسا حال ہووے کہ خدا تعالیٰ اوس کے سمن کو رد نہ کرے اور وہ فریاد کرے اور نالہ زاری کرے کہا تم نہین جانتے کہ جب مسایل کی مراد دیتے ہین دروازہ کے باہر کردیتے ہین اگر خدا تعالیٰ فرعون کے ساتھ نیکی چاہتا تو اوسپر مراد اوس کی کے دریا نیل کو روانہ کرتا۔

| حرف الف | ابو العباس احمد بن یحیٰی شیرازی | ۱۷ رمضان سنہ ۳۸۲ھ ازدفیات الاخبار | شیراز یا طوس | تاریخ الاولیا | آپ خواجہ جنید و منصور حلاج و جبریری و حریری و ابن عطار کے ہم عصر تھے ابتدائے عشق مین آپ نے ایک رکعت مین ایک ہزار قل ہو اللہ پڑھے اور صبح سے شام تک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے اور بیس برس تک پلاستی پوشی مین زندگی بسر کی برس مین چار دفعہ چلہ |
|---|---|---|---|---|---|

بیٹھتے اور افطار کے وقت سات مویز سے روزہ کھولتے تھے نقل ہے شیخ علی بن شادیہ سے ایک روز مین نے آپ کو دیکھا کہ ایک پہاڑ پر کھڑے ہین وقت نماز کا آیا آپنے چاہا کہ وضو کرین پانی کا چشمہ دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر تھا یکایک دونون پہاڑ آپس مین مل گئے اور چشمہ پانی کا نزدیک آیا آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

| ایضاً | شیخ ابو عبد اللہ مختار نام محمد بن احمد | سنہ ۲۷۷ھ | ہرات خراسان کا مشہور شہر ہے تابع امیر کابل | ایضاً ایضاً | آپ بڑے مشہور متقدمین مشائخین ہرات سے ہین اور شیخ ابو العلی بن مختار العلوی کے پیر ہین آپ اپنے مریدون سے بارہا فرماتے کہ تم طعام کو ایسا کھاؤ کہ تم اوسکو کھاؤ نہ وہ تم کو اور اگر تمنے اوسکو کھایا تمام نور اور اگر اوس نے تم کو کھایا تمام دود ہوا۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابو عبد اللہ مغربی نام محمد اسمٰعیل | سنہ ۲۷۹ھ | کوہ سینا پہلو ابو الحسین زرین عمر ایکسو برس | ایضاً | آپ مرید شیخ ابو الحسن زرین کے اور استاد ابراہیم خواص اور ابراہیم بن کرمان شاہی کے ہین نسبت آپکی تین واسطہ سے حضرت حسن بصری کو پہنچتی ہے نقل ہے کہ ایک روز آپ کوہ سینا پر اپنے دل سے باتین کرتے تھے آپکا کلام سنکر تمام پتھر اور کنکر اوس پہاڑ کے اوترتے اور دریائے |

ہامون مین گرتے تھے آپ کو تمام عمر تاریکی نظر نہین آئی ہمیشہ آپکی آنکھون مین روشنائی سمائی رہتی تھی جس چیز پر ہاتھ آدمی کا پہونچتا وہ نہین کھاتے تھے آپکے مرید جس جگہہ جڑ کی گھانس کے پاتے لاکر آپ کے آگے پیش کرتے اور وہ بقدر حاجت اوسمین سے کھاتے تھے۔

| ایضاً | ابو سعید خراز نام احمد بن عیسیٰ لقب خراز | ۱۹ شعبان سنہ ۲۸۶ھ | بغداد یا مکہ | ایضاً | آپ بڑے متقدمین علمائے شریعت و مشائخین طریقت سے ہین۔ آپکی ارادت محمد بن منصور طلسی سے تھی وہ آپ کو شاگرد حضرت جنید ظاہر کرتے |
|---|---|---|---|---|---|

تھے اور فخر الصوفیہ کہلاتے تھے اور اپنے زمانہ مین قطب وقت تھے۔ طریقہ خرازیہ آپ ہی سے منسوب ہے۔ علم تصوف مین چار سو کتابین آپکی تصنیف ہین۔ حضرت ذو النون مصری و بشر حافی و سری سقطی کے صحبت یافتہ تھے۔ کتاب السر آپ کی تصنیف ہے آپکا فرمودہ ہے جو بندہ خدا سے رجوع کرے اور تعلق خدا سے پکڑے اور مقرب بخدا ہووے اپنے نفس اور ما سوا اللہ کو فراموش کر دیتا ہے اگر اوسکو کہین تو کہاں سے ہے

| [illegible] | نام وکنیت و لقب و ولادت وسکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | اور کہا چاہتا ہے خوب تر جواب یہ ہے کہ کہے اللہ۔ اول جسنے فنا اور بقا مین لکھا ہے وہ آپ ہی تھے۔ |
| حرف الف | شیخ ابو حمزہ بغدادی نام محمد بن ابراہیم | ۲۹۰ھ | بغداد | تاریخ الاولیا بحوالہ نفحات الانس | آپ خدمت مین حضرت بشر حافی وسری سقطی و ابو تراب نخشبی کتنے دنون تک رہے اور فیض صحبت اوٹھایا آپ مرید حضرت شیخ حارث قریشی کے ہین نوربخش نوری کے ہم عصر تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ ابو حمزہ خراسانی | ۱۲ رجب چہارشنبہ ۲۹۰ھ | نیشاپور شیخ ابو حفص حداد کے جوار مین | تاریخ الاولیا | آپ بڑے مشائخین خراسان سے ہین اتفاقاً راہ مین جاتے جاتے ایک کنوین بر سر راہ مین گر پڑے جب تین روز گزر گئے ایک قافلہ اوس جنگل مین آیا آپ کے نفس نے چاہا کہ قافلہ والون کو |
| | | | | | آواز دیکر اونکی مدد سے کنوئین سے باہر نکلین پھر دلمین کہا غیر حق سے مدد مانگنا اچھا نہین ہے اتنے مین قافلہ والے کنارہ کنوئین پر آگئے اور دلمین سوچا کہ یہ کنوا بر سر راہ ہے مبادا کوئی شخص انجان رات برات کو گر نہ جاوے اس لئے اوس کنوئین کو بند کر دیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کو نفس نے اضطراب بہت کیا مگر آپ توکل پر ثابت قدم رہے رات ہوئی دیکھا کہ کنوئین کے سر پر سے ایک جانور مہیب مانند اژدہا اپنی دم کو کنوئین مین لٹکاتا ہے اور غیب سے آواز آئی کہ اے حمزہ یہ جانور ہمارے حکم سے تجھکو مدد دینے کو آیا ہے اور جب تو نے ایسا توکل کیا ہے مین نے اس مہلک جانور کو جس سے تو ڈرتا ہے تیری رہائی کے لئے بھیجا ہے۔ شیخ نے اس بات کے سنتے ہی دم اوس جانور کی پکڑ لی اور کنوئین سے باہر نکل آئے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو عثمان حربی واعظ نام سعید بن اسمعیل بن منصور | ۱۲ ربیع الاول صفر روز پنجشنبہ ۲۹۸ھ بقول سفینۃ الاولیاء | نیشاپور یا قونیہ | تاریخ الاولیا بحوالہ کشف المحجوب | آپ کو علم ظاہری باطنی مین کمال تھا۔ کشف وکرامات وخوارق عادات مین یکتا زمانہ تھے آپ مرید شاہ شجاع کرمانی ہین اور جلیس ابو حفص حداد و یحیی معاذ رازی کے صاحب کشف المحجوب فرماتے ہین کہ آپ نے تینون پیر سے تین مقام حاصل کئے تھے۔ مقام رجا یحیی |
| | | | | | بن معاذ سے مقام عبرت شاہ شجاع سے اور مقام شفقت ابو حفص سے اور خدمت مین حضرت جنید بغدادی وحضرت ادہم و یوسف بن حسین ومحمد فضیل یحیی مدت تک رہے بیس برس تک صحرانشین رہے کسی بنی آدم کی شکل نہین دیکھی۔ |
| ایضاً | شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن مشروق کنیت ابو العباس | ۱۹ جمادی الاول روز شنبہ ۲۹۹ھ | بغداد یا کوفہ | تاریخ الاولیا خزینۃ الاصفیا | آپ اوستاد شیخ علی رودباری اور شاگرد حارث محاسبی کے ہین اور سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن حسین کی صحبت مین رہے اور قطب المدار عالیہ کے ساتھ بھی آپکی نہایت ملاقات تھی آخر شر درجۂ قطبیت کو پہنچگئے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو العباس بن عطا نام محمد بن احمد بن سہل | ۳۰۹ھ ۱۹ رماہ ذیقعدہ وبقولے ۳۱۱ھ | بغداد | تاریخ الاولیا | آپ شاگرد حضرت ابراہیم مارستانی وصحبت یافتہ حضرت جنید بغدادی ہین آپکی ایک تفسیر معانی قرآن مین سب تفسیرون سے اصح و افضل ہے کہتے ہین کہ جسوقت علی بن عیسیٰ وزیر خلیفہ بغداد نے حضرت حسین بن منصور کو دار پر کھینچا آپ سے پوچھا کہ منصور کو |

| [illegible] | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حق ہیں آپ کیا فرماتے ہیں کہ اس نے زبان سے کلمہ اناالحق کہا اور اس کے پاداش میں قتل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تو خود اپنی فکر کر اور جو آدمیوں کا فرض تجھپر ہے اسکو ادا کر منصور کے حال سے کیا پوچھتا ہے۔ وزیر اس بات سے نہایت خفا ہوا اور آپ کے تمام دندان مبارک کو اکھڑوا دیا۔ اور سر مبارک بر لوہے کی میخیں لگائیں جسکے صدمہ سے آپ نے انتقال کیا۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہیں کہ آپ کے دندان مبارک ہی آپکے سر میں مثل میخین کے ٹھوکدی گئیں۔ | | | | | |
| ایضاً | شیخ ابوبکر رازی نام محمد بن زکریا | المحرم ۳۱۰ ہجری | برقول صاحب بحر شام کی کتاب رواقم ہے | خزینۃ الاصفیا بحوالہ نفحات الانس | آپ بزرگان طائفہ صوفیہ سے متورع وشب خیز اور ہمیشہ خوف خدا سے روتے تھے۔ ابتدا حال میں شیخ کے گئے چند دینار بطور فتوح آپکو پہونچے۔ ان کو مکہ کے باہر درمیان دو سنگ کے دفن کر دیا اور کچھ نشانی کر دی۔ اور آپ |
| ابوعمر زجاجی کی خدمت میں گئے اور ان سے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ اول جا کر وہ دینار نکال اور انکو جا کر ستر میں صرف کر پھر میرے نزدیک آ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ پھر مرتبہ اعلےٰ کو پہونچے۔ | | | | | |
| ایضاً | شیخ ابو محمد جریری نام احمد بن محمد بن حسین | ۲۵ رجب ۳۱۲ ہجری یوم پنجشنبہ و بقول دیگر ۳۱۱ | قرامطہ یا بغداد | تاریخ الاولیا خزینۃ الاصفیا | اعظم خلفائے حضرت جنید بغدادی ہیں۔ بعد وفات انکے آپ سجادہ نشین ہوئے آپ فقہ اور تصوف واصول میں امام تھے اور حضرت سہل تستری کے ساتھ نہایت محبت رکھتے تھے۔ جنگ قرامطہ میں بصدمہ تشنگی انتقال پایا انتہا۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسن وراق نام محمد عبداللہ بن سعد | ۲۱ صفر ۳۱۹ھ روز چہارشنبہ | مکہ | تاریخ الاولیاء | بڑے مشہور مشائخین اور قدما عارفین سے ہیں آپ مرید خلیفہ حضرت عثمان حیری کے ہیں آپ کا فرمودہ ہے کرم در عفو آنست یاد نکنی گناہ یار خود را پس از آنکہ عفو کردہ باشی۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسن دراج یا ابوالحسین | ۱۴ ذیقعدہ ۳۲۰ ہجری روز یکشنبہ | کوفہ | تاریخ الاولیا | اصل آپکی بغداد ہے آپنے خرقہ خلافت حضرت ابراہیم خواص سے پہنا آپ صاحب سماع اور وجد تھے۔ سماع سننے کے وقت بیخود ہو جاتے تھے آخر میں حالت سماع میں بیخود ہو کر ایک آہ کی اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوعمر دمشقی | ۱۷۔ ربیع اول ۳۲۰ھ روز شنبہ | اسفرائن | تاریخ الاولیاء | آپ مشائخین کبار شام سے ہیں اور عبداللہ جلا اور ذوالنون مصری کے اصحاب سے صحبت یافتہ تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوبکر واسطی نام محمد بن موسیٰ مشہور بہ ابن فرغانی | ۳۳۱ھ طبقات سلمی و بقول مجالس الاخبار ۱۲۔ محرم ۳۲۰ھ | واسط یا مرو خراسان کا مشہور شہر ہے | تاریخ الاولیاء بحوالہ کرامات الاولیاء و سفینۃ الاولیاء | آپ مشہور قدمائے مشائخین اور اجلہ اصحاب جنید اور نوری کے ہیں عالم بڑے تھے اور تصانیف آپکی اسرار توحید میں ہیں حضرت شیخ عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ملک خراسان میں کسی نے اسقدر کلام توحید نہیں کہا ہے جیسا کہ آپنے فرمایا ہے مصنف کرامات الاولیا لکھتے ہیں کہ آپنے فرمایا کہ دہان ہرگز کوئی گواہی نہ دیگا میرے کہانے پر اور شب ہرگز شاہد نہ ہوگی میرے سونے پر۔ |

| حروف تہجی | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادات و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الف | شیخ ابوبکر کتانی معروف بچراغ حرم نام محمد بن علی جعفر | ۲۷ شوال ۳۲۲ ہجری روز شنبہ | مکہ معظمہ | تاریخ الاولیاء و خزینۃ الاصفیا | آپ مرید حضرت جنید بغدادی ہین اور مشائخ کبار سے کتنی مدت تک حرم مین رہے اور خاطب بخطاب چراغ حرم ہوے حالت طواف کعبہ مین بارہ ہزار ختم قرآن مجید کرتے تھے تیس برس کعبہ مین رہے۔ اُس تیس برس کے عرصہ مین آپنے خواب نہین کیا نقل ہے کہ ایک شب آپنے حضرت رسول صلعم کو اکیاون مرتبہ خواب مین دیکھا ہے۔ |
| ایضاً | شیخ ابراہیم بن داود الی کنیت ابو اسحاق | ۳۲۵ھ | | تاریخ الاولیاء و سفینۃ الاولیاء | آپ رجل مشائخین شام سے ہین اور خدمت مین ذو النون مصری و جنید بغدادی و ابو عبد اللہ کلا کی کے صحبت یافتہ تھے اور بڑے عمر کے ہوئے ہین آپکا فرمودہ ہے عاجز و ضعیف ترین خلق وہ ہے کہ عاجز ہووے باز رکھنے شہوت مین اور قوی تر وہ ہے کہ قادر ہو اُس کے ترک کرنے مین دنیا مین لعمت ہین ایک صحبت درویش دوسرے خدمت ولی |
| ایضاً | شیخ ابو الحسن بن محمد مزین نام علی | ۱۹ ذیقعد ۳۲۸ھ روز پنجشنبہ | مکہ معظمہ | تاریخ الاولیاء سفینۃ الاولیاء | آپ قدمائے مشائخ بغداد سے ہین اور حضرت جنید بغدادی اور سہل بن عبد اللہ تستری کے صحبت یافتہ تھے نقل ہے کہ ایک روز جنگل مین آپ نے ایک شیر کو دیکھا کہ چلا آتا ہے فرمایا ثم اماتہ فاقبرہ اُسی وقت شیر زمین پر گر پڑا اور مر گیا جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے فرمایا) اذا شاء انشرہ پھر شیر زندہ ہو گیا اور اپنا راستہ لیا۔ |
| ایضاً | شیخ ابو علی ثقفی نام محمد بن عبد الوہاب | ۳۲۸ھ | | تاریخ الاولیاء سفینۃ الاولیا | آپ رجل اصحاب حضرت ابو حفص حداد اور حمدون قصار کے ہین امام وقت کے تھے نیشاپور مین آپ نے علم تصوف کا آشکار کیا آپ نے راستہ چلتے ایک جنازہ دیکھا کہ تین مرد اور ایک عورت اُوٹھائے لئے جاتے تھے آپ نے اُس عورت کو رخصت کیا اور خود جنازہ کو کندہ دیا بعد تجہیز و تکفین کے آپنے اُن تینون آدمیون سے دریافت کیا کہ یہ شخص کون تھا معلوم ہوا کہ مخنث تھا جو لوگ ہمسایہ مین رہتے تھے اُسکو حقیر اور مخنث سمجھکر نہین آئے آپ نے اُس رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک شخص حلہ بہشتی پہنے ہوئے آیا اور ہنسکر کہتا ہے کہ مین وہی مخنث ہون جسکا آجکے دن جنازہ اوٹھایا لیکن جب مخلوق نے مجھکو حقیر جانا خدا نے میری عزت بڑہائی اور جنہون نے میرا جنازہ اُٹھایا وہ بھی بخشے گئے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو محمد مرتعش نام عبد اللہ بن محمد نیشاپوری | ۳۲۸ھ | بغداد | تاریخ الاولیاء سفینۃ الاولیا | آپ خلفاء شیخ ابو حفص حداد کے ہین اور ہمعصر حضرت جنید بغدادی تھے تیرہ برس پے در پے حج کئے ایک روز آپ کی والدہ نے ایک سبو پانی کوئین پر سے لانے کو کہا یہ بات گران معلوم ہوئی مین نے جانا کہ وہ میرے تیرہ حج ہوا ئے نفس مین گئے۔ |
| ایضاً | ابو یعقوب سر جوری نام اسحاق بن محمد | سنہ ۳۳۰ھ ازمخزن العارفین ۲۴ شوال یوم شنبہ | مکہ معظمہ یا نہرواں | تاریخ الاولیاء مخزن العارفین | آپ مرید حضرت جنید بغدادی و صحبت یافتہ عمرو بن عثمان مکی ہین آپکا قول ہے صحت العبودیت فی الفناء والبقاء۔ یعنے بندہ بننا صحیح ہوتا ہے خودی کو فنا کرنے سے اور باقی رہنا ذات باری تعالی سے یعنی جب تک بندہ اپنے تمام خواہشون سے بیزار نہ ہوئے وہ تب تک اخلاص کی خدمت کے لائق نہین ہوتا ہے اور اپنی خواہشون سے بیزار ہونا اوسی کو مقام فنا کہتے |

| [illegible] | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادات و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | ہین اور مقام اخلاص کو عبودیت و بندگی بقا کی سمجھتے ہین نعمت خدا کو زوال نہین ہوتا ہے جب تک کہ شکر کرنیکا وظیفہ قایم رہے اور جب تک کہ حظ نفس کے لئے طعام کی خواہش باقی ہے وہان تک بھوکا ہے اور جب تک تونگری مال کے حرص باقی ہے وہان تک گدا و مفلس ہے اور جب تک حسنات کے کامون مین قصد مخلوق کا رکھتا ہے وہان تک ثواب سے محروم ہے اور جب تک مخلوق سے مدد مانگتا ہے مدد غیبی سے بے بہرہ ہے۔ شاگرد ابویعقوب سوسی ہین۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسن صائغ دینوری نام بوعلی بن محمد بن سہال | ۵ ارجب سنہ ۳۳۰ھ روز شنبہ | مصر | تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا | آپ مرید شیخ ابوجعفر صیدلانی اور پیر شیخ ابوالحسن خرقانی و ابوعثمان مغربی کے ہین۔ ممشاد دینوری فرماتے ہین ایک روز مین نے دینوری مین ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور کرگس نے لسبب تمازت آفتاب آپکے سر پر کھڑا ہوکر سایہ ڈالا ہوا ہے۔ جب غور سے دیکھا تو شیخ ابوالحسن صائغ تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابراہیم بن شیبان کرمانشاہی کنیت ابواسحاق | سنہ ۳۳۷ ہجری ۱۳ ذالحجہ یکشنبہ | ہرات | تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا | آپ قدماے مشائخین خیالی سے ہین اور عطا لی اصحاب ابوعبداللہ مغربی و ابراہیم خواص سے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوعلی مستولی نام حسن بن علی بن موسےٰ ہے | ۱۲ صفر روز دوشنبہ سنہ ۳۴۳ ہجری | مستولی۔ حصہ ہی مصرین ازوفیات | ایضاً | آپ مرید ابوعلی کاتب و ابویعقوب سوسی کے ہین مستولی آپ کو اسلئے کہتے ہین کہ آپ باشندہ موضع مستول کے ہین۔ جو مصر سے دس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوعبداللہ قلانسی نام محمد بن حسان | سنہ ۳۴۰ھ | | ایضاً | آپ مشائخین کبار سے ہین۔ نقل ہے کہ ایک وقت گھوڑے پر سوار ہوکر غزا مین تشریف لیگئے یکایک گھوڑا آپکا زمین پر گر پڑا اور مر گیا آپ نے دعا کی کہ اے خدا اس گھوڑے کو بخشدے تاکہ مین اپنے لڑکے تک پہونچ جاؤن گھوڑا فی الفور اٹھ کھڑا ہوا آپ سوار ہوکر گھر آئے اور لڑکے سے فرمایا کہ جلد زین و اسباب کو اتار۔ لڑکے نے کہا گھوڑا ابھی گرم اور عرق لایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا مین نے عاریتاً اسکو مانگا ہوا ہے جسوقت اسباب و زین اتار گھوڑا اسیوقت مر گیا۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالخیر تیناتی الاقطع نام حماد اور بعض نے حماد کہا ہے | ۲۱ صفر روز شنبہ سنہ ۳۴۳ھ | تیناتی توابع مصر سے مشہور قصبہ ہے | ایضاً | آپ کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا اور ایک ہاتھ سے معلوم نہین کیونکر زنبیل بنا کر قوت لایموت پورا کیا کرتے تھے ایک شخص نے سبب ہاتھ کٹنے کا دریافت کیا۔ فرمایا میرے ہاتھ نے گناہ کیا تھا کاٹا گیا۔ کیونکہ مین نے خدا سے عہد کیا تھا کہ اپنا ہاتھ کسی روئیدگی پر دراز نہین کرونگا اور نہ کھاؤنگا بارہ روز گذر گئے کچھ چیز نہ پائی نفس نے تنگ کیا نماز نفل ترک کی جب دوسرے بارہ روز گذرے طاقت ادا کرنے سنت کی بھی نہ رہی سنت کو بھی ترک کیا پھر تیسرے مرتبہ بارہ روز گذرے طاقت قیام نماز کی بھی نہ رہی فرض نماز بھی ترک ہونے لگی یکایک دو قرص نان اور اس مین کچھ شئے تھی غیب سے سامنے آئے۔ اسکو کھایا کئی روز تک ایسا ہی حال رہا پھر واسطے غذا کے انتظار کیا گیا ایک روز فجر کی نماز کے وقت میری نظر سے ایک میوہ دار درخت پڑا بعد نماز میوہ پختہ درخت سے توڑ کر کھاتا رہا کہ یکایک مجھکو عہد خدا یاد آیا اسیوقت میوہ اپنے ہاتھ سے اور زبان سے پھینکدیا اتنے مین ایک جماعت سوار پیادون کی واسطے پکڑنے رہزنون |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام وفات ومزار مدفن | حوالہ کتب | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادات وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | اور چورون کے نکلے اور مجھے بھی پکڑ لیا جب امیر کے حضور پیش ہوئے تو امیر نے مجھسے پوچھا تم کون ہو مین نے کہا بندہ خدا کا ہون تب امیر نے دوسرون سے میرا پوچھا انہون نے کہا ہم نہین جانتے امیر نے کہا کہ مین اسکو خوب سمجھتا ہون یہ سردار تمہارا ہے۔ اور تم چاہتے ہو کہ اسکو سزا نہین ملے اور حکم دیا کہ سب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤن کاٹ ڈالو میرا بھی ہاتھ کاٹ کر نوبت کاٹنے پاؤن کی پہونچی تھی کہ یکایک ایک سپاہی نے مجھے شناخت کر کے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو یہ فلان شخص بڑا نیک بخت ہے ناحق اسکا ہاتھ کاٹا گیا ہے امیر معذرت کرنے لگا اور سر قدمون مین ڈالا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کچھ گناہ نہین میرے ہاتھ نے گناہ کیا تھا اُسکی سزا مل گئی اب زنبیل بنتا ہون اور چاہتا ہون کہ غیب سے مجھے مدد ملتی ہے ورنہ ایک ہاتھ سے زنبیل بنانا ناممکن تھا۔ آپ حضرت جنید بغدادی وابوعبداللہ جلا کے صحبت یافتہ تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوعمرو زجاجی نام ابراہیم ابوالفضل محمد بن ابراہیم | ۴ ر رجب سنہ ۳۴۸ھ روز شنبہ | نیشاپور | تاریخ الاولیاء | آپ ہم مجلس حضرت جنید بغدادی وابوعثمان حیری وابوابراہیم خواص کے تھے چالیس برس تک مکہ معظمہ کے مجاوری کی اور اس عرصہ مین زمین حرم پر بول نہین کیا ساٹھ حج کئے اور بیس برس حضرت جنید کے بیت الخلا کو صاف کیا بڑے فخر کے ساتھ۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسن بوشنجی صوفی مشہور قریہ اطراف ہرات سے ہے۔ | سنہ ۳۴۸ھ | نیشاپور | ایضاً | آپ کا نام علی بن احمد بن سہال تھا آپ ابوالعباس وابوعثمان و ابوعطا جو ہر ایک کے ہم مجلس تھے اور بڑے سیاح عراق مین مدت تک رہے جب واپس آئے لوگون نے آپکو زندقہ سے منسوب کیا نیشاپور سکونت اختیار کی۔ |
| ایضاً | شیخ ابوبکر دقی نام محمد بن داؤد دمشقی | سنہ ۳۵۹ھ | سنہ ۳۵۰ھ | ایضاً | آپ مرید شیخ دقاق کبیر اور صحبت یافتہ ابوبکر مصری اور حضرت جنید بغدادی اور ابن جلا اپنے سلسلہ کو آپ سے منسوب کیا ہے ہزارون مشائخین وقت آپکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوبکر مقبہ نام محمد بن احمد بن ابراہیم | ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۳۶۴ روز یکشنبہ بقول تذکرۃ العاشقین | جرجرآباد ماوراءالنہر مین ہے | تاریخ الاولیاء | آپ اصحاب حضرت جنید بغدادی وابویوسف بن حسین کے تھے تصانیف آپ کی بہت ہین۔ |
| ایضاً | شیخ ابوسہل صعلوکی نام محمد بن سلیمان صعلوکی | ۷ صفر روز شنبہ سنہ ۳۶۹ | نیشاپور یا ہرات | ایضاً | آپ ابوبکر شبلی ومرتعش وعلی ثقفی وابوالحسن بوشنجی کے مصاحب تھے سماع کے شائق وصاحب وجد وحالت آپ سے سماع کی بابت کسی نے سوال کیا۔ فرمایا کہ یستحب لاہل الحقائق ومباح لاہل العلم ویکرہ لاہل النفس والمحجوب یعنے اہل حقائق کو سماع سننا مستحب ہے اور اہل علم کے واسطے مباح اور نفسانی مغرور اور لوگون کے واسطے مکروہ ہے۔ |

| [illegible] | نام و کنیت و لقب و نسبت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمائل و فضائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | شیخ ابراہیم بن ثابت ترمذی کنیت ابو اسحاق | ۱۶ شعبان ۳۶۹ھ پنجشنبہ | بغداد | تاریخ الاولیا | آپ قدمائے مشائخین سے ہیں اور حضرت جنید بغدادی کے مصاحب حضرت شیخ ابو عبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز آپ سے کہا یا سید مجھکو کچھ نصیحت کرو آپنے فرمایا ایسا کام مت کر جس سے تو پشیمان ہوئے |
| ایضاً | شیخ ابوبکر فراء نام محمد بن احمد حمدون اعاظم | ۲۲ صفر ۳۳۰ھ روز چہارشنبہ | طبرستان عراق کنارے میں بحیرہ خضر کی | ایضاً | آپ مشائخین نیشاپور سے ہیں ابو علی ثقفی و عبداللہ منازل و ابوبکر شبلی کے مصاحب تھے شیخ عمویہ فرماتے ہیں اگر میں ابوبکر فراء کو نہیں دیکھتا تو ہرگز صوفی نہیں بنتا |
| ایضاً | شیخ ابو عبداللہ مصری یا مقری نام محمد بن احمد المقری | ۳۶۶ھ روز یکشنبہ | بغداد | ایضاً | آپ یوسف بن حسین و ابو عبداللہ خراز و مظفر کرمان شاہی و رویم و حریری و ابن عطا کے ہم صحبت تھے بہت مدت حرم میں مجاور رہے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسین حصری نام علی بن ابراہیم حصری | ماہ ذوالحجہ یوم جمعہ ۳۷۱ھ | بغداد | ایضاً | آپ نے خرقہ ارادت شیخ ابوبکر شبلی سے حاصل کیا تھا اور مذہب امام حنبل رکھتے تھے افشائے راز توحید میں آپکے برابر کسی نے نہیں کہا ہے شیخ احمد ابوالنصر آپکے خلفاء اعظم سے ہیں |
| ایضاً | شیخ ابوبکر طرسوسی نام علی بن احمد بن محمد طرسوسی | ۱۲ محرم ۳۷۱ھ روز شنبہ | مکہ | ایضاً | آپ شاگرد ابوالحسن مالکی کے اور ابراہیم کرمان شاہی کے مصاحب تھے بسبب کثرت عبادت اور زہد و تقوی کے آپ کو طاؤس الحرمین کہتے ہیں |
| ایضاً | شیخ ابوالنصر سراج نام عبداللہ بن علی طوسی لقب طاؤس الفقراء | ۳۷۷ھ بقول وفات ۱۱ صفر ۳۷۸ھ روز پنجشنبہ | طوس خراسان میں ہے اور روضہ مدفن حضرت امام علی رضا کے مشہد مقدس کہتے ہیں | تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا | آپ خلیفہ اور ارادت ابو محمد مرتعش سے رکھتے تھے سری سقطی و سہل تستری کو دیکھا تھا ریاضت و مجاہدات میں لاثانی تھے کتاب لمعہ جو علم التصوف میں نہایت عمدہ کتاب ہے آپکی تصنیف سے ہے۔ نقل ہے آپ ماہ رمضان میں نماز تراویح کے اندر پانچ ختم قرآن مجید ہر روز مسجد شونیزیہ واقعہ بغداد میں کیا کرتے تھے اور آپکا خادم ہر روز ایک روٹی جو کی خلوت خانہ میں رکھ جایا کرتا تھا۔ جب عید کا دن آیا آپنے امامت کی جب لوگ خلوت خانہ میں آئے تیس روٹیاں جو کی ویسے ہی رکھی دیکھیں آپ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس سے جنازہ لے جاویگا وہ میت بیشک مغفور ہو جاویگی۔ چنانچہ آج تک آپکی قبر کے پاس جنازہ لے جانے کی رسم جاری ہے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو محمد جعفر بن محمد الخلادی بغدادی | ۳۴۸ ہجری | بغداد نزدیک مزار خواجہ جنید | تاریخ الاولیا | آپ شاگرد خواجہ جنید اور ابراہیم خواص کے ہیں اور نوری و سمنون کے مصاحب تھے طائفہ صوفیہ کے پیشوا کہلاتے ہیں۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسین قرافی نام علی بن عثمان - قرافہ نام قریہ کا ہے جو ضلع مصر میں مشہور ہے | ۳۸۰ھ | قرافہ یا مکہ معظمہ | تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا | آپ شاگرد ابوالخیر تیناتی کے ہیں نقل ہے کہ ایک وقت ابوسلیمان بیٹھے آپکی خدمت میں تھے آپنے فرمایا کہ تم جامہ صوفیہ پہنتے ہو لیکن میں تمہارے میں بوئے حکومت پاتا ہوں تھوڑے دنوں کے بعد ابوسلیمان کو حکومت ملک مصر |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ سن وفات | مقام مزار یا مدفن یا مقام وصال | حوالہ کتب مستند | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وترقی عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابوالخیر اقبال حبشی نام اقبال لقب طاؤس الحرمین کنیت ابوالخیر | ۱۴- رجب ۳۸۴ھ روز دوشنبہ | ابرہ قوہ حوالیہ مکہ | تاریخ الاولیا | آپ اوائل میں غلام ملک حبش سے تھے مالک سے آزادی حاصل کرکے بغداد پہونچے اور خدمت میں کسی مشائخ کے حاضر ہوئے یکایک اُس مشائخ کی وفات قریب آپہونچی اُسنے آپ سے کہا اے ابوالخیر میں تیرا منتظر تھا اپنا حصہ لیکر حجاز میں جاؤ اور طاؤس الحرمین تیرا لقب مشہور ہوا ہے۔ کہتے ہیں جسوقت آپ روضہ مقدسہ میں آتے السلام علیک یا رسول کہتے جواب پاتے وعلیک السلام یا طاؤس الحرمین۔ شیخ محمود وشیخ ابوالعباس آپکے دیدار سے فخر کرتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابراہیم منسوحی کنیت ابو علی | سنہ ۲۸۶ھ از مخزن العارفین | | تاریخ الاولیا بحوالہ نفحات الانس | آپ اجلہ مشائخین متقدمین بغداد سے ہیں اور شیخ سری سقطی کے مصاحب تھے نفحات الانس میں مذکور ہے کہ آپ ایک پیرہن سے بدون زاد راہ اور نعلین کے ہر برس بغداد سے حج کو تشریف لیجاتے اور بغداد کے تمام راستہ میں سیب کی خوشبو پر اپنا پیٹ بھرتے اور کچھ نہیں کھاتے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسین بن شمعون نام محمد بن احمد بن اسمٰعیل بن شمعون | سنہ ۳[illegible]ھ | بغداد | تاریخ الاولیا | آپ اعظم مشائخین بغداد کے ہیں اور ہمعصر شیخ شبلی مشائخین کے نزدیک مخاطب بخطاب ناطق ہوئے اور ابن شمعون کے نام سے مشہور ہوئے بعد وفات کے آپکو گھر میں دفن کیا اونتالیس برس گذرنے کے بعد آپ کو لوگوں نے چاہا کہ قبرستان میں دفن کریں جب نعش مبارک کو نکالا کفن اور جسم آپ کا ایسا تازہ تھا جیسا کہ ابھی وفات پایا ہے اور کفن نیا پہنا ہوا ہے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوطالب محمد بن علی بن عطیۃ الحارثی المکی | سنہ ۳۸۶ھ ہجری بقول مخزن الابرار ۱۷- جمادی الثانی روز شنبہ | سقط بحر عمان پر عرب کا بندرگاہ ہے | ایضاً | آپ مرید شیخ عارف ابوالحسن محمد بن ابی عبداللہ احمد بن سالم البصری کے ہیں اور شیخ ابوالحسن مرید اپنے والد بزرگوار ابو عبداللہ بن احمد سالم اور احمد سالم اپنے والد ابوعبداللہ تستری کے ہیں آپکی تصانیف سے کتاب قوت القلوب طریقت واسرار الٰہی میں مشہور ومعروف ہے اور مشائخین طریقت فرماتے ہیں کہ مانند اس کتاب کے کوئی کتاب علم طریقت ومعرفت میں تصنیف نہیں ہوئی |
| ایضاً | شیخ ابوبکر سوسی نام محمد بن ابراہیم الصوفی السوسی | ۱۷- ذوالحجہ یوم جمعہ سنہ ۳۸۶ھ | شام یا دمشق | ایضاً | آپ کے ارادت حضرت شیخ محمود احمد کوثانی سے جو شہر بیرملہ میں سکونت رکھتے تھے چنانچہ نفحات الانس فرماتے ہیں کہ ایک شب آپ سماع کر رہے تھے یکایک تمام مجلس وجد میں آئے او مطرب بے ہوش ہوکر آپ کے سجادہ پر اُس سفر کی آپنے فرمایا اسکو اسی حال میں بیٹے سجادہ میں لپیٹ دو اور گوشہ میں رکھدو اسی طرح کیا گیا صبح کے وقت مطرب ہوش میں آیا لوگوں نے اُس بوریہ سے نکالا حسب روبرو آپکے آیا اپنا تمام اسباب وسامان توڑ ڈالا اور توبہ تائب ہوکر مرقع پہنا اور اصحاب کبار و سے ہوا۔ |

| حروف تہجی | نام و کنیت و لقب و لدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب منقول عنہ | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | اور بعد شیخ کے سجادہ نشین ہوا اور نام اس مضطرب کا بالقول شیخ عبداللہ انصاری محمد طیرانی تھا۔ |
| [illegible] | شیخ ابوالقاسم واعظ دینوری نام عبدالصمد بن عمر بن اسحاق | ۲۴۔ ذوالحجہ سنہ ۳۹۷ھ روز شنبہ | مرقد آپکا شیخ احمد حنبل کے قریب ہے | تاریخ الاولیاء | آپ علم فقہ اور حدیث میں لاثانی زہد و ورع و مجاہدہ نفس میں امام وقت کہلاتے تھے اور اپنی قوت معاش عطاروں کے ادویات کوٹنے سے کرتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی | سنہ ۴۵۳ھ | | تاریخ الاولیاء بحوالہ کشف المحجوب | آپ سرآمد اولیائے عصر تھے حضرت شیخ علی ہجویری کشف المحجوب میں ارقام فرماتے ہیں کہ طریقت میں میرے پیشوا ہیں نقل ہے حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء سے کہ شیخ علی ہجویری و شیخ حسن زنجانی آپکے مرید ہیں اور شیخ حسین مدت سے لاہور میں تشریف رکھتے تھے ایک روز آپنے شیخ علی ہجویری کو فرمایا کہ لاہور جاؤ اور وہانکی سکونت اختیار کرو انہوں نے کہا کہ شیخ حسن زنجانی وہاں ہیں۔ آپنے فرمایا تجکو اس بات سے کیا کام جو کچھ ہم نے کہا ہے اسکی تعمیل کرو۔ بتعمیل اپنے پیر کی حضرت شیخ علی ہجویری لاہور پہونچے اسیوقت جنازہ حضرت شیخ حسن زنجانی کا لوگوں نے اٹھایا اور دفن کیا |
| ایضاً | شیخ ابوالحسین بن جہضم نام ابوعلی بن عبداللہ بن حسین بن جہضم ہمدانی | ۲۷ شعبان سنہ ۴۱۴ ہجری روز یکشنبہ | | تاریخ الاولیاء خزینۃ الاصفیاء | آپ شاگرد حضرت شیخ کوکبی اور جعفر خلدی کے ہیں اور امام حرم محترم کتاب بہجۃ الاسرار حقائق و معارف میں اور کئی کتابیں آپکی تصنیف سے دنیا میں یادگار باقی ہیں۔ ایک کتاب اسی نام کی حضرت غوث الاعظم کے خوارق و کرامات میں مرقوم ہے۔ جو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے تصنیف فرمائی ہے |
| ایضاً | شیخ ابوالحسن جوسقی | | | تاریخ الاولیاء | صاحب مقامات فاخرہ و مکاشفات ظاہرہ ہیں اور مشائخین کے نزدیک آپکا نہایت درجہ کا اعزاز و اکرام ہوتا تھا نقل ہے کہ شیخ یحییٰ محفوظ کہ ایک روز راستہ میں چلے جاتے تھے کہ ایکو راستہ میں دو درخت خرمائے خشک کے نظر آئے اون دونوں نے آپسے کہا کہ اے شیخ تجکو قسم ہے خدا کی کہ میرے اثمار سے کچھ کھاؤ شیخ نے ہاتھ دراز کیا اسیوقت تمام شاخیں لٹک گئیں شیخ نے اسمیں سے کچھ لیا اور کہا یا اسکے بعد خشک جھاڑ سے آواز آئی کہ قسم ہے تجکو خدا کی میرے بازو پر ایک چشمہ پانی کا ہے اس سے وضو کرلے اسیوقت چشمہ سے وضو کیا اور کچھ پانی پیا اسیوقت جھاڑ سبز ہو گیا۔ اور چشمہ ناپید ہو گیا |
| ایضاً | شیخ ابوعبداللہ دستانی بنام محمد بن علی دستانی لقب شیخ المشائخ عالم | ۱۷۔ رجب روز چہار شنبہ سنہ ۴۱۶ھ | بغداد | ایضاً | آپکے ارادت میں واسطہ سے شیخ عمر بسطامی برادر خواجہ حضرت بایزید بسطامی کے ہیں اور شیخ ابوالحسن خرقانی کے ہم عصر تھے مصنف کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سہلی سے جو آپکے مریدوں میں سے تھے سنا ہے کہ ایک وقت شہر بسطام میں لشکر ملخ کا بہت آیا تمام کھیتیاں اور جھاڑ ان سے سیاہ ہو گئی تھے اور کسی طرح وہ لشکر نہیں جاتا تھا آپنے مجھسے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے میںنے حال ملخ ظاہر کیا آپ اٹھکر بام پر چڑھ گئے اور آسمان کی طرف منہ کیا اسی وقت تمام ملخ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار وموجودہ حالت | ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

بہاگ گئے اور کسی زراعت کو نقصان نہین پہونچا۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار وموجودہ حالت | ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الف | شیخ ابو اسحاق ابراہیم اعزب بن علی | ۱۵ شوال روز دوشنبہ سنہ ۶۰۹ ہجری از خزینۃ الاصفیا | قریہ ام لیطلح متصل البصرہ مین ہے۔ | تاریخ الاولیا | صاحب کرامات عالیہ ومکاشفات جلیلہ ہین چالیس برس اپنا سر آسمان کیطرف نہین اوٹھایا کہ حق سبحانہ تعالی سے شرم آتی ہے۔ اکثر شیرونکو دیکھا کہ آپکے پاؤن پر پیشانی گھسنے تھے اکابرین مشائخین اور اپنے خالو شیخ احمد بن ابو الحسین کے صحبت سے فیض یافتہ تھے کہتے ہین جسروز آپنے انتقال کیا اوس روز کسوف آفتاب ہوا تھا۔ |
| ایضاً | شیخ ابو الفتح ابنی | ماہ شوال سنہ ۴۳۶ھ بقول مصباح التواریخ | | تاریخ الاولیا بحوالہ تذکرہ دولتشاہی | آپ اکابرین فضلاے زمانہ سے سلطان محمود غزنوی کے وقت مین تھے آپکا خطاب ولسانین ہے کشف وکرمات آپ سے ظہور مین آئی سینکڑون کفار نے آپ کے ہاتھ اسلام قبول کیا اکثر تصانیف آپکی معارف اور توحید مین ہین۔ |
| ایضاً | شیخ ابو اسحاق بن شہریار گازرونی ابن ابراہیم | ۲۹ ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۲۶ ہجری روز پنجشنبہ | دمشق وفیات الاولیا | تاریخ الاولیا | آپکا انتساب ارادت شیخ ابو علی حسین بن محمد فیروزآبادی الاکار کو پہونچتا ہے جس روز آپ پیدا ہوئے اوس روز ایک نور گھر سے مانند ستون کے ظاہر ہوا اور آسمان سے مل گیا اور اوس مین شاخین تھین کہ اون مین سے نور ہر طرف جاتا تھا |

نسبت ارادت آپکے تین شخصون سے ہے۔ پہلے عبداللہ خفیف دوسرے حارث محاسبی تیسرے ابو عمر سے۔ آپکے جسم مبارک مین اتنی خوشبو آتی تھی کہ مشک و عنبر وعود کی بو مات ہوجاتی تھی اور جس کوچہ اور بازار مین آپکا گذر ہوتا وہ مقام خوشبو سے معطر ہوجاتا تھا۔ چوبیس ہزار آدمی آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور قریبا ایک لاکھ آدمی اہل اسلام آپکے روبرو تائب ہوئے آپ شیخ علی ہجویری کے ہمعصر تھے اور ابو الحسین جہضم کو دیکھا تھا لیکن ملاقات نہین ہوئی آپکی تربیت کو تریاک اکبر کہتے ہین۔ کیونکہ جو کوئی آپ سے مراد طلب کرتا حق تعالی اوسکا مقصد پورا کرتا۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار وموجودہ حالت | ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابو منصور محمد حکیم انصاری | ۹ شعبان سنہ ۴۴۳ روز یکشنبہ | بلخ قریب مزار شیخ ابو حمزہ عقیل | ایضاً | آپکے والد بزرگوار شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہین۔ آپ مرید شیخ سید شریف حمزہ عقیل کے ہین۔ اور خدمت مین ابو المظفر ترمذی کے رہکر درجہ ولایت کو پہونچے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو سعید ابو الخیر نام فضل اللہ خراسانی | شب جمعہ ۴ شعبان سنہ ۴۴۰ ہجری | جہنہ | ایضاً | آپکو ارادت شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی تھی اور نسبت سلسلہ کے چند واسطہ درمیانی حضرت جنید بغدادی کو پہونچی ہے اور بعد وفات شیخ ابو الفضل کے خرقہ خلافت کا شیخ عبدالرحمن اسلمی سے حاصل کیا تھا۔ اور واسطے حل |

مشکلات وعروج مقامات کے ایک برس شیخ ابو العباس املی کے رہے تھے۔ چند اشعار آپکی تبرکا وتیمنا یہان مرقوم ہین۔ ع چشمم ہمہ اشک شد بسوز غم بگریست در عشق تو بے چشم ہمے باید زیست ٭ از من اثری نماند این عشق از چیست ٭ چون من ہمہ معشوق شدم عاشق کیست۔ اور یہ رباعی واسطے تپ کے نہایت

| [illegible] | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | تجربہ ہے۔ کاغذ پر لکھ کر گلو میں باندہ دیویں - رباعی اے در صفت ذات تو حیران کردمہ ہر ذرہ جہان خدمت درگاہ تو بہ علت تو ستانی و شفا ہم تو ہی ہمیار ب تو بفضل خویش بستان دیدہ ہر آپکی وصیت تھی کہ میرے جنازہ کے سامنے اس رباعی کو پڑھتے ہوئے چلیں - رباعی خوبتر چیست این بعالم کار ہر دوست با دوست رفت دیار بیار ہر باشا اندوہ اوسرایا فرح ہر گر رود نزد دوست عاشق زار ہر |
| | سید احمد توختہ ترمذی لاہوری | ۶۰۲ھ ہجری | اندرون شہر لاہور محلہ بی بی بیان | حدیقہ | آپ باشارۂ غیبی ہندوستان کو روانہ ہوئے جب کچھ عرصہ میں پہونچے مسمات بی بی حاج و بی بی تاج دو لڑکیاں آپکی تھیں چنانچہ ایک لڑکی بی بی تاج کا نکاح شاہزادہ بہاؤالدین بن سلطان قطب الدین قریشی ہنکاری کیساتھ کردیا اور بی بی تاج کا نکاح شاہ زید اپنے برادرزادے کے ساتھ کیا - آپ سید ستی ہیں شرافت و ولایت و کرامت آپکی موروثی تھی اور توسل خاندان جنیدیہ سے تھا۔ |
| ایضاً | شیخ اسمعیل لاہوری | ۴۴۸ھ بقول خزینۃ الاصفیا | لاہور | تاریخ الاولیا و خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام بخارا سے اور قدمائے مشائخین و محدثین لاہور سے ہیں ۳۲۵ھ میں لاہور میں تشریف لائے اور خلق کثیر نے دین اسلام کو آپکی ہاتھ پر قبول کیا کتب معتبرین و اقوال صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ نے سب سے پہلے لاہور میں درس کلام مجید پڑہایا نقل ہے جب آپنے اول دفعہ لاہور میں جمعہ کو وعظ فرمایا اس روز دوسو پچاس آدمی دوسرے جمعہ کو پانچسو پچاس اور تیسرے جمعہ کو ایکہزار کنار مشرکین زمرہ اہل توحید میں داخل ہوئے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسن علی روزی بن محمود بن ابراہیم | ۲۲ - رمضان روز چہار شنبہ ۴۵۱ھ | بغداد | ایضاً | آپ مرید شیخ ابوالحسن حصری کے تھے اور شیخ عبدالرحمن اسلمی سے بھی فیض صحبت حاصل کیا ہے کتاب رباط روزی آپکی تصنیف سے مشہور ہے جو آپ نے ابوالحسن حصری کے لئے بنائی تھی - |
| ایضاً | شیخ ابوبکر ہیردی نام ابوالنصر بن ابی جعفر بن ابی اسحاق خالنجہ آبادی ہی و بقول دیگر نام محمد بن احمد بن ابی جعفر | ۵۰۰ھ | خالنجہ آباد عمر ۱۲۴ - برس | ایضاً | آپ نے تین سو پیر کامل کی خدمت کی تھی اور حضرت خضر علیہ السلام سے ہمیشہ ملاقات کرتے تھے اور حرمین الشریفین میں بہت ریاضت شاقہ کی تھی - |
| ایضاً | شیخ ایاز لاہوری | | لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ بادشاہ محمود غزنوی کے غلام اور محبوب تھے حق تعالی نے آپکو دولت ظاہری اور باطنی عطا کی تھی سلطان محمود کے مرنے کے بعد جب مسعود تخت نشین ہوا تو اسکا فرزند مجدود نوجوان پنجاب کا صوبہ مقرر ہو کر بھیجا گیا اور ایاز اسکا اتالیق ہوا جب مسعود مرگیا اور اسکا فرزند مودود تخت نشین ہوا تو مجدود نے اسکے برخلاف باغی ہو کر اپنی سلطنت علیحدہ ہندوستان میں قایم کی اسواسطے مودود لشکر لیکر اسپر چڑہ آیا اور لاہور کا محاصرہ کرلیا بروز عید ناگاہ مجدود بمرگ مفاجات مرگیا اور مودود نے اپنا تسلط پنجاب میں کرلیا ایاز اسکے اتالیق کو ہر چند مودود نے چاہا کہ غزنین کو لیجاوے |

| [illegible] | نام وکنیت والقب لدبیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | مگر ایاز نے جانا منظور نہیں کیا اور تارک لدنیا ہوکر صحبت فقرا اختیار کی۔ بزرگان لاہور سے فیض کامل حاصل کیا اور بے انتہا دولت جو اُسکے پاس تھی براہ خدا فقرا وغیرہ کو دیدی یہ بزرگ بانی لاہور بھی شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب لاہور پر سلطان محمود غزنوی نے یورش کی اور راجہ انگپال راجہ جے پال کا بیٹا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد ہند کو بھاگ گیا تو محمود کی فوج نے اس شہر کو لوٹ لیا اور رعایا جسقدر تھی سب کی سب لاہور سے نکل گئی اس وقت ایاز نے سلطان سے اجازت لیکر اس شہر کو پھر آباد کیا اور رعایا کو دُور دُور سے طلب کر کے بسایا۔ |
| ایضاً | سید ابو اسحاق گازرونی المشہور میران بادشاہ لاہوری | ۷۸۶ھ مادہ تاریخ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | لاہور صحن مسجد وزیرخان | حدیقۃ الاولیاء | لاہور کے قدیمی بزرگوں سے یہ بڑے مشہور ہیں آپ شیخ اوحد الدین اصفہانی کے مرید تھے وہاں سے بطریق سیر ہند میں آئے اور لاہور میں سکونت اختیار کی ہزاروں طالبان حق انکے حلقہ ارادت میں آئے مدت العمر تکمیل و تربیت طالبان میں مصروف رہے لاہور کے اندر مدفون ہوئے جب علم الدین حکیم المشہور نواب وزیر خان نے جامع مسجد لاہور میں تعمیر کی تو آپ کے مزار کو مسجد کے صحن کے اندر ایک نہ خانہ میں رکھا جو ابتک زیارت گاہ خلق ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپکی تاریخ وفات ہے۔ |
| ایضاً | سید ابو تراب معروف بشاہ گدا حسینی شطاری لاہوری | ۱۴ شوال ۱۰۰۱ھ | لاہور | ایضاً | آپ باشندہ شیراز ہیں وہاں سے بطلب حق ہندوستان میں آئے اور بمقام گجرات شیخ وجیہ الدین گجراتی کی خدمت میں حاضر ہوکر تکمیل پائی وجیہ الدین کی وفات پر لاہور میں آنکر سکونت اختیار کی آپ کا شجرہ نسب بچند واسطہ دریمانی حضرت امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق پر پہنچتا ہے اور شجرہ پیران عظام آپ کا یہ ہے سید ابو تراب مرید و خلیفہ شیخ وجیہ الدین گجراتی اور وہ مرید سید محمد غوث گوالیاری اور وہ مرید شیخ صفور حاجی اور وہ مرید شیخ ابو الفتح المشہور ہدایت اللہ سرمست اور وہ مرید شیخ قاذن اور وہ مرید شیخ عبد الوہاب اور وہ مرید شیخ عبد الرؤف اور وہ مرید شیخ محمود اور وہ مرید شیخ عبد الغفار اور وہ مرید شیخ محمد اور وہ مرید شیخ عبد الرحیم اور وہ مرید عبد الرزاق تاج الدین اور وہ مرید اپنے والد ماجد غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی ہیں یہ چھ خلیفہ کامل شاہ گدا کے تھے (۱) قاضی محمد لاہوری (۲) شیخ فاضل (۳) شاہ جمال (۴) لعل گدا (۵) احمد گدا (۶) شاہ باز گدا۔ |
| ایضاً | خواجہ ابو تراب قریشی لاہوری | ۲۱ جمادی الثانی ۱۱۵۵ھ بروز جمعرات | لاہور | ایضاً | آپ سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں خواجہ ابو بکر کے مرید اور شاگرد حافظ محمد تقی اور داماد مفتی حافظ محمد تقی کے تھے اور مفتی محمد تقی پانچویں جد مولف کتاب حدیقۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور کے تھے آپکی تصانیف سے مثنوی مخزن عشق و شرح مثنوی مولانا روم جسکو شرح ابو تراب بھی کہتے ہیں نقل ہے جسوقت شرح مثنوی لکھنے لگے ہیں تو کتاب مثنوی ہاتھ میں لیکر اجازت مولانا سے چاہی اور کتاب کھولی صفحہ کے شروع پر یہ شعر لکھے دیکھے مثنوی اے ضیاء الحق حسام الدین اے صقال روح و سلطان ہدا۔ مثنوی را شرح با شد روح دہ صورت امثال او را روح دہ × جب یہ اجازت مولانا روم سے حاصل ہوگئی تو شرح |

| صوبہ | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار و عمر | نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | لکھنے لگے اور کئی سال میں شرح مذکور ختم کی۔ |
| ایضاً | حضرت مولانا احمد انوار الحق لکھنوی | ۲۶ شعبان ۱۲۲۶ سنہ ہجری | لکھنؤ میں باعمر ۷۰ برس | اخبار الاخیار | آپکے والد کا نام مولوی احمد عبدالحق ہے لکھنؤ فرنگی محل میں آپ کا دولت خانہ تھا آپ حضرت ایوب انصاری کی اولاد میں ہی میں آپ کے جد اعلیٰ حضرت ملا قطب الدین شہید سہالوی ہیں جن کی اولاد میں صد ہا عالم اور درویش ہوئے حضرت ملا صاحب کی اولاد کے لوگ فرنگی محل ہی میں رہتے یہ خاندان ہمیشہ سے ذی عزت رہا ہے اس خاندان کے بہت شاگرد و مرید ہیں۔ |
| ایضاً | شیخ احمد شاہ کشمیری تارہ بلوا | ۱۲۷۷ھ | کشمیر | حدیقۃ الاولیا | آپ قطب وقت تھے شہر سری نگر کشمیر میں آپکی سکونت تھی سلسلہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ میں آپکی بیعت آل شاہ مشہور ایک شاہ سے تھی۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ |
| ایضاً | حضرت الہ دیا قلندر | ۲۲ ذوالحجہ روز دوشنبہ ۱۲۴۷ھ | لاہرپور ضلع سیتاپور ملک اودھ | ایضاً | آپ شاہ فتح قلندر جونپوری کے مرید و خلیفہ ہیں بعد تکمیل علوم باطنی کے قلندرپور سے لاہرپور میں تشریف لائے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوالحسن گردویہ کنیت ابوالحسن نام علی بن حمید السعیدی معروف بابن صباغ | ۱۱ شعبان ۴۱۲ھ | مضافات مصر | خزینۃ الاصفیا | آپ سے خوارق عادات و کرامات بیشمار ہوئے ہیں آپ کے والد بزرگوار رنگریزی کرتے تھے ہر چند آپکے والد نے چاہا کہ کار رنگریزی کریں لیکن آپ اکثر اوقات حضرات صوفیہ کی صحبت میں رہتے۔ ایک روز آپکے والد نے دکان رنگریزی پر بٹھایا اور خود کسی کام کو چلے گئے واپس آنکر دیکھا کہ کپڑے سب بے رنگے پڑے ہیں غصہ ہوئے آپ نے سب کپڑوں کو جمع کر کے ایک تغار میں ڈالدیا یہ دیکھکر آپ کے والد زیادہ تر غضبناک ہوئے اور کہا کپڑے لوگوں کے برباد کردئے کہ تمام کپڑوں کو ایک رنگ دیا آپنے تغار میں ہاتھ ڈالکر تمام جامہائے رنگ مختلف کو حسب خواہش مالکان جامہ رنگدار نکالدئے یہ حال دیکھا آپ کے والد دست بردار ہوئے |
| ایضاً | خواجہ ابوعبداللہ جوہی نام محمد بن حمویہ | ۴۲۰ھ | کوفہ بعمر ۹۰ برس [illegible] | خزینۃ الاصفیا بحوالہ عین القضات | آپ عظمائے اصحاب شیخ عبداللہ نسیبی تھے حضرت عین القضات ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ آجکل تین شخص مقتدائے وقت میں پہلے شیخ احمد بن محمد غزالی دوسرے محمد بن محمد غزالی تیسرے خواجہ عبداللہ محمد بن حمویہ آپکی ایک کتاب موسوم بہ سلوۃ الطالبین ہے جسمیں بہت حقایق و دقایق درج ہیں |
| ایضاً | شیخ ابونصر احمد جام زندہ فیل[1] بن ابوالحسن | موضع نامق تولد ۴۴۱ [illegible] | جام خراسان کا مشہور [illegible] | خزینۃ الاصفیا | مقتدائے اہل طریقت و یگانہ زمانہ و قطب عہد اور غوث اپنے وقت کے تھے آپ فرزندان جریر بن عبداللہ البجلی ہیں کہ آنکو امیر المومنین حضرت |

[1] وجہ تسمیہ زندہ فیل یا پیل از ملفوظات شاہ عبدالعزیز صاحب حضرت احمد جام دریا کے پار جانا چاہتے تھے کسی نے انکو کشتی پر نہیں بٹھایا آپکے ساتھ چار سو آدمی تھے سب کو حکم دیا کہ [illegible] پر چڑھو اور بیٹھ جاؤ [illegible] یہ ہماری تمہاری کشتی ہے۔ چنانچہ صحیح سالم دریا پار اور اسیطرح ہو گئے اسوقت سے آپکو زندہ فیل یعنی فیل کلان۔

<table dir="rtl">
<tr><th>حروف [illegible]</th><th>نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان</th><th>تاریخ ولادت و وفات</th><th>مقام وفات ومدفن [illegible]</th><th>حوالہ [illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="6">عمر ابن خطاب نے یوسف اس امت کے نام سے خطاب کیا تھا۔ آپ اول امی تھے اور عمر بائیس ۲۲ سالگی توفیق رفیق آپکے ہوئے پہاڑ مین گئے اور تیرہ برس تک ریاضت اور مجاہدہ مین بسر کی و بعمر چہل سالگی بالہام ربانی خلق مین آئے و ابواب علم لدنی آپ پر مکشوف ہوئے تین سو جلد سے زیادہ علم توحید اور معرفت مین و علوم اسرار وحکمت مین تصنیف کئے کہ کسی عالم وحکیم کو جائے اعتراض نہین و اشعار عالی اور دیوان مذاق تصوف مین آپکا ہے۔ بیالیس فرزند یعنے انتالیس لڑکے اور تین دختر ین رکھتے تھے بعد وفات الشیخ کے چودہ ۱۴ لڑکے اور تین دختر ین تھی آپ کے فرزند تمام عالم وکامل وصاحب تصانیف وکرامات تھے اور آپ نے بعمر ساٹھ سالگی فرمایا تھا کہ اب تک ایک سو اسی ہزار مرد نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے اور شیخ ظہیر الدین عیسے آپ کے صاحبزادہ کتاب رموز الحقائق مین فرماتے ہین کہ تا آخر عمر میرے باپ کے ہاتھ پر چھ سو ہزار یعنے چھ لاکھ آدمیون نے توبہ کی تھی۔ نقل ہے کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر ایک خرقہ رکھتے تھے کہ جو حضرت صدیق اکبر سے آپ کو پہونچا تھا آخر وہ مامور ہوئے کہ خرقہ مذکور کو با احمد جام پونچادین لہذا شیخ ابوسعید نے وقت وفات اپنی کے اپنے فرزند کو وصیت کی تھی کہ میری وفات کے بعد فلان حلیہ کا ایک شخص احمد جام نام آویگا اس کو یہ خرقہ دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ خرقہ آپکے فرزند موصوف نے اپنے ہاتھ سے آپکو پہنایا کہتے ہین کہ وہ خرقہ بائیس اولیاء اللہ نے پہنا تھا آخر با احمد جام نصیب ہوا۔ بعد آپکے معلوم نہین وہ خرقہ کیا ہوا۔ کہتے ہین کہ شیخ مودود چشتی کو آپ سے ارادت تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ ابن الفارض الحموی المصری کنیت ابوحفص لقب شرف الدین نام عمر بن فارض الحموی</td><td>۲۔ ماہ جمادی الاول روز جمعہ سنہ ۶۳۲ھ</td><td>مصر</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ قبیلہ بنی سعد از قبیلہ حلیمہ مرضعہ حضرت صلعم سے ہین آپ کی سکونت مصر مین تھی قبول عظیم پائے اور سیکڑون کو واصل بحق کیا آپ کا دیوان ہے مشتمل اشعار و قصائد لطیفہ کہ جملہ سات سو پچاس بیت کا ہے اور بہت معارف وحقائق اسمین بیان فرمائے ہین ایسی نظم کسی دوسرے سے کم میسر ہوئی ہے آپ کے اصحاب کا مقولہ ہے کہ کہنا آپ سے شعر وقصیدہ کا نہ بطریق شعر کہنا تھا۔ بلکہ</td></tr>
<tr><td colspan="6">جسوقت کہ شیخ کو جذبہ ہوتا اور وزن وہفتون بیخود رہتی اسحالت مین انشا کرتے آپ جب دیوان تصنیف کر چکے حسب بشارت صلعم کی نظم السلوک بجائے لوائح الجنان وروائح الجنان نام رکھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ ابو محمد مرجانی نام عبداللہ بن محمد</td><td>۱۸ رجب روز چہارشنبہ سنہ ۶۹۹ھ</td><td>تونس مغرب الاقصے کا نامی شہر ہے اسکو تیونس بھی کہتے ہین</td><td>ایضاً</td><td>کبار مشائخ صوفیہ سے تھے ابواب علوم الہی آپکے دل پر کھولے ہوئے تھے۔ نقل ہے کہ جسوقت آپ کلام کرتے تھے آسمان سے آپ کے منہ تک ایک عمود نور کا ظاہر ہوتا جب خاموش ہوجاتے وہ نور بھی منقطع ہو جاتا تھا۔ آپنے فرمایا ہے کہ جسوقت وہ عمود نور مدد الہی منقطع ہوجاتا تھا</td></tr>
<tr><td colspan="6">مین خاموش ہوجاتا تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ ابو عبداللہ معروف بابن مطرف اندلسی</td><td>۱۵۔ ماہ رمضان روز چہارشنبہ سنہ ۶۹۹ھ ہجری</td><td>اندلس</td><td>ایضاً</td><td>آپ مشائخ عظما حرمین الشریفین وسالہا سال مجاور بیت المعمور رہے تھے اور ہر روز پچاس بار طواف بیت اللہ کرتے تھے۔</td></tr>
</table>

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وختم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار و مدفن | نام کتاب منقول عنہ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وفضایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| الف | شیخ اوحدین اصفہانی | ۹ شعبان روز جمعہ سنہ [illegible] ہجری | مراغہ | خزینۃ الاصفیا | آپ خلفاے عظام شیخ اوحدین کرمانی کبار اولیاے وقت تھے اونکا دیوان اشعار در ترجیعات مشتمل بر حقایق ودقایق ومثنوی بروزن واسلوب حدیقہ سنائی ہے یہ شعر اونکا ہے۔ شعر اوحدی شصت سال سختی دید تا شبی روی نیکبختی دید؛ |
| ایضاً | خواجہ ابو الفتح کشمیری | سنہ ۱۰[illegible] ہجری | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | نجباے کشمیر سے تھے اور خواجہ حیدر چرخی کی خدمت مین بہرہ اندوز کمالات ہوے کتاب سیف الساہین رد عقاید اہل تشیعہ آپکی تصنیف ہے۔ |
| ایضاً | شاہ احمد شرعی | چندیری سنہ ۹۲۸ | چندیری | خزینۃ الاصفیا | آپ عظماے مشائخ وکبراے علماے وقت خود تھے۔ وعمل دعوات آیات قرآنی واسماے الہی مین ثانی نہین رکہتے تھے چنانچہ بروز جمعہ بادشاہ وقت کو بقوت |

وتصرف اس علم کے اپنی طرف بولاتے تھے اور حاجات مسلمانون کی برلاتے تھے ایک تسبیح رکھتے تھے جب اوس کا دانہ اول پھیرتے بادشاہ کو بارادہ ملاقات متحرک کرتے اور دوسرا دانہ پہیرنے سے بادشاہ عزم سواری کرتے اور تیسرے دانہ کی جنبش دینے سے سوار ہوجاتے تھے اور اسی طرح ہر دانہ کی جنبش دینے سے آپ بتادیتے تھے کہ اب بادشاہ فلان جگہہ آگیا۔ یہان تک کہ بعد جنبش دینے آخر دانہ تسبیح کے بادشاہ حاضر ہوجایا کرتے تھے ایک روز بچہ غلام نے وہی تسبیح صندوق سے نکالکر اوسی طرح پھیرنی شروع کی ناگاہ بادشاہ پہونچگئے آپنے فکر بیوقت اور بےطلب پہونچنے بادشاہ کا کیا تو معلوم ہوا کہ غلام نے تسبیح گردانی کی تھی۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وختم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار و مدفن | نام کتاب منقول عنہ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابو محمد بن عبد اللہ بصری | ۱۷۔ ذالحجہ سنہ ۳۸۵ روز دوشنبہ | بصرہ | مراۃ الاسرار بحوالہ تکملہ شہاب الدین سہروردی | آپ عباسیان سے مشائخ زمانہ تھے دنیا مین عیش عقبیٰ آپکو حاصل تھا اور غایت درجہ صفائی باطن کی وجہ سے وجود آپکا باوصاف روحانیان ہوگیا تھا سیر وطیر مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے تکملہ مین شیخ شہاب الدین |

سہروردی سے نقل کرتے ہین کہ وہ ایک وقت واسطے زیارت آپکے روانہ بصرہ ہوے اثناء راہ مین مواشی وزراعت ونخلستان بہت کر دیکھکر مین نے دریافت کیا کہ یہ مال وغیرہ کسکا ہے معلوم ہوا کہ شیخ ابو محمد کا میری خاطر مین گذرا کہ مانند بادشاہون کے رہتے ہین جب مین بصرہ پہونچا بغیر اسکے کہ خبر کرون آپکے خادم نے آنکر کہا کہ شیخ آپکو بلاتے ہین۔ دیکھتے ہی فرمایا اے عمر جو کچھہ تمنے دیکھا زمین پر ہے دل ابن عبد اللہ مین اوس سے کچھہ نہین ہے تکملہ شیخ عبد اللہ محمد بلخی سے نقل کرتے ہین کہ ایک وقت چاشت مکہ مین بمقام ابراہیم بیٹھا ہوا تھا ناگاہ شیخ ابو محمد معہ چارکس دیگر آے اور چند رکعت نماز با اصحاب خود گذار کر طواف کعبہ کیا اور پہر باب بنی شیبہ سے نکل کر چلے آئے مین اونکے پیچھے ہولیا اونمین سے ایکنے ساتھ آنیسے منع کیا شیخ نے فرمایا منع مت کر چلا آوے بعد اوسکے شیخ پیش جماعت کھڑے ہوگئے اور فرمایا ہر ایک شخص قدم اوپر قدم اوس شخص کے رکھے جو اسکے آگے ہے شیخ آگے اور ہم اونکے پیچھے بموجب ارشاد شیخ روانہ ہوے۔ اور زمین نیچے ہمارے پاؤن کے طے ہورہی تھی یہان تک کہ ایک ساعت مین مدینہ منورہ پہونچ گئے اور نماز ظہر وہین ادا کی پہر اوسی طرح روانہ ہوے ایک ساعت مین بیت المقدس مین داخل ہوے نماز عصر بارا گذاری پھر وہان سے ہی روانہ ہوے اور اوسی طرح ایک ساعت مین سد یاجوج و ماجوج مین پہونچگئے وہان نماز مغرب گذاری پھر اوسی طرح روانہ ہوکر کوہ قاف پہونچے اور نماز عشا وہان ادا کی پھر شیخ موصوف بلندی کوہ پر بیٹھ گئے اور ہم ہمراہی اونکے گرد بیٹھ گئے ناگاہ دیکھا کہ پہاڑ سے مردان مہابت مین مانند شیر نہایت درجہ کے نورانی آئے اور شیخ کو سلام کرکے بڑے ادب سے بیٹھ گئے اور بعضے مردان مانند برق ہوا مین چمک کر نیچے اوترے اور تمام شیخ کے گرد بیٹھ گئے اور سب نے التماس کی کہ شیخ کچھہ فرمادین شیخ کچھہ فرماتے تھے اور وہ لوگ نعرہ مارتے

جدول ششم

| [illegible] | نام کنیت لقب ولدیت سکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

اور بعض روتے اور شور کرتے اور بعضے بعالم حیرت تھے۔ اور ہوا مین اُٹھکر چلے جاتے تھے تمام شب اسیطرح رہا صبح ہوے شیخ نے اونکے ساتھ نماز فجر گذاری اور کوہ قاف سے نیچے اوترے دیکھا کہ زمین غایت لطافت وشدت بیاض وکثرت انوار اور دوسری طرف اوسکے ناپیدا کنار جسجگہہ قدم رکھتے تھے ایک قدم مشک معدم کے نیچے سے اوٹھتا تھا اور بعض کو دیکھا کہ اونکی صورت مانند آدمیونکی اور حق تعالیٰ کو بلغات مختلف وصوتہاے مطبوع وبانواع تبیحات یاد کرتے تھے کہ کسی نے بہتر اور خوش اون سے کبھی ایسا نغمہ نہین سُنا ہوگا اور تمام وجود اونکا ایسا منور تھا کہ آنکھہ اوسکے دیکھنے سے خیرہ ہوجاتی تھی وشیخ موصوف غایت وجد سے اوس سرزمین مین کبھی داہنے اور کبھی بائین مانند شیر کے گرتے اور کہتے کہ شوق تیری لقا کا مجھے خلق مین لاتا ہے اور تیرا فراق رنج ومشقت مین اور کبھی خوف تیرا ہلاکت مین ڈالتا ہے اور تیری اُمید حیات بخشتی ہے اور کبھی تیری محبت مین شیفتہ وسرگردان ہون غرض کہ اسی طرح کے کلمات کہتے چلے جاتے تھے وقت چاشت شیخ وہانسے واپس اوسی طرح ہوے جسطرح آئے تھے ناگاہ ایک شہر مین پہونچے جو زر اور نقد سے مالا مال اور ہر جنس کے درخت اور میوہ جات کثرت سے تھے اور نہرین جاری وہان سے میوہ جات لذیذ اور اشیائے لطیف خورد ونوش کئے فرمایا کہ یہ مرتبہ اولیا کا ہے سواے ولی کے اور کوئی نہین آنے پاتا اسیطرح مکہ مین واپس آگئے اور وہان آنکر نماز ظہر پڑہی شیخ نے فرمایا کہ یہ ماجرہ میری زندگی مین کسی سے نہ کہنا آپ معاصر شیخ ابونجیب سہروردی کے تھے۔

| | شیخ ابوسعید اعرابی نام احمد بن محمد بصری | ۱۱ شعبان سنہ ۳۴۱ھ روز یکشنبہ | شیراز | سفینۃ الاولیا | آپ شاگرد شیخ ابوبکر شبلی تھے تصانیف آپکے بہت ہین اور جنید اور شبلی وعمر بن عثمان وابوالحسن نوری کے صحبت یافتہ تھے۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابوالغیث ابوعبداللہ غبتی نام عبداللہ بن محمد بن نافع بن مکرم | ۱۲ محرم روز شنبہ سنہ ۳۴۰ھ | بیت المقدس | سفینۃ وتاریخ ابن کثیر | آپ نے ستر برس پہلو زمین پر نہین رکہا اور دیوار اور ستون کے ساتھ تکیہ بھی نہین کیا اور پا برہنہ نیشاپور سے حرمین الشریفین گئی اور بہت مدت بیت المقدس مین اقامت فرمائی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ ابراہیم بن احمد المولّد الصوفی کنیت ابومحمد وابواسحاق | ۱۶ شوال روز شنبہ سنہ ۳۴۱ھ | شیراز | سفینۃ الاولیا | آپ صحبت یافتہ سید الطایفہ ومرید شیخ مسلم مغربی تھے اور عبداللہ خفیف اور ابراہیم قصاب کے ساتھ بھی صحبت یافتہ تھے۔ |
| ایضاً | ابراہیم حسینی بن سعد | ۱۹ ذیقعد روز پنجشنبہ سنہ ۲۹۸ھ | بغداد | تاریخ الاولیا | بغداد مین قدماے مشائخین سے تھے ابوالحارث اولاسی جو آپکے شاگرد تھے فرماتے ہین کہ ایک روز آپ کے ہمراہ کوہ بسطام سے آتا تھا ایک لشکری جوان نے کسی عورت کا گدہا ظلم سے پکڑ لیا آپ نے لشکری کو سمجہایا اوس نے نہ مانا اور آپکی |

طرف تیز نظر سے دیکہا اوسی وقت زمین پر گرگیا اور مرگیا۔

| ایضاً | شیخ احمد ابن الحواری کنیت ابوالحسن | یکم رجب سنہ ۲۳۰ھ یکشنبہ | | تاریخ الاولیا | آپ مرید ابوسلیمان دارانی کے ہین آپ کبھی مرشد کے حکم کے برخلاف کچھہ نہین کرتے تھے ایک روز آپ مرشد کی مجلس مین گفتگو کرتے تھے اور خدمت مرشد مین |
|---|---|---|---|---|---|

عرض کی کہ تنور سلگ رہا ہے آپ کیا فرماتے ہین مرشد نے کچھہ جواب نہین دیا پھر عرض کیا مرشد نے دلتنگ ہوکر فرمایا کہ جا تنور مین بیٹھہ جا اس بات کے سنتے ہی آپ اوٹھے اور تنور میں گرم تھا جاکر بیٹھہ گئے بعد ایک ساعت کے آپ کے مرشد نے یاد کیا اور چند مریدون کو آپکے لانے کے واسطے بہیجا انہون نے ہر چند تلاش کیا نہین پایا آخرش اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ مین نے اوسکو کہا تھا تنور مین جا بیٹھہ اور اوسکے عہد ہے کہ ہرگز میرے کہنے کے خلاف نکرے وہان تو دیکھو۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار یا مقام وفات | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وفوائد وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | دیکھا تو آپکو تنور گرم مین جو روٹیان پکانے کو طیار کیا ہوا تھا بیٹھے ہین اور ایک بال برابر آپکا نہ جلا تھا۔ |
| الف | شیخ احمد خضرویہ کنیت ابو حامد | ۲۵ سفر سنہ ۲۴۰ | خراسان یا بلخ | تاریخ الاولیا | معتبر مشائخین خراسان اور صاحب تصانیف ہین آپ کے ایک ہزار مرید کامل تھے اور آپ مرید وخلیفہ حضرت حاتم اصم کے ہین اور ابو تراب نخشبی وسلطان ابراہیم ادہم وشیخ بایزید بسطامی کے صحبت سے مستفیض ہوے ہین ہمیشہ آپ لباس لشکری پہنا کرتے تھے والد آپکے بڑے امیر کبیر بلخ مین تھے خاندان خضرویہ آپ ہی سے نکلا ہے۔ |
| ایضاً | شیخ احمد بن وہب کنیت ابو جعفر مصری | ۹۔ رجب یکشنبہ سنہ ۲۰۲ | بصرہ کو دو کوس جانا ہے | تاریخ الاولیا | آپ بڑے اولیاے مقدس اور مشائخین اولو العزم سے ہین طائفہ صوفیہ کے بڑے امام ہین آپکا قول ہے جو شخص روزی کے تردد مین پھرتا ہے اوسکا نام فقیری سے خارج کیا جاتا ہے۔ |
| ایضاً | شیخ احمد قلانسی نام مصعب بن احمد بغدادی | سنہ ۲۹۰ | بفاصلہ ایک کوس از مکہ | تاریخ الاولیا | بڑے قدماے مشائخین مین سے ہین کہتے ہین جب وقت وفات آپ کا نزدیک آیا تو آپ نے خداسے دعا کی کہ اے رب العالمین اگر میرا مرتبہ تیرے نزدیک کچھ ہے تو میری مرگ مین المنتزلین ہووے یکایک آپکو ضرورت کسی کام کی ہوئی لوگون نے محافہ پر سوار کیا درمیان راستہ کے آپکا انتقال ہوا۔ |
| ایضاً | شیخ ابو عثمان حیری نام سعید بن اسمٰعیل حیری ایک محلہ ہے نیشاپور مین | سنہ ۲۹۸ | نیشاپور | تاریخ الاولیا | آپ مرید شاہ شجاع کرمانی اور جلیس ابو حفص حداد ویحیی بن معاذ رازی ہین شیخ علی ہجویری کشف المحجوب مین فرماتے ہین کہ حق تعالی نے آپکو تینون پیرون سے تین مقام عطا کیے تھے۔ مقام رجا یحیی بن معاذ سے مقام غیرت شاہ شجاع سے اور مقام شفقت ابو حفص حداد سے اور صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ آپ صحبت یافتہ حضرت جنید بغدادی وحضرت رویم ویوسف بن حسین ومحمد بن فضل بلخی تھے بیس برس تک صحرا مین رہ کر کسی آدمی کی شکل نہین دیکھی تھی اور نہایت مشقت اور محنت کے سبب آپکے جسم مبارک پر گوشت نہین رہا تھا فقط ہڈیان اور پوست باقی رہ گیا تھا۔ |
| ایضاً | شیخ ابو یعقوب یوسف بن حسین | سنہ ۳۰۴ | | تاریخ الاولیا | آپ شاگرد حضرت ذوالنون مصری اور ابو تراب نخشبی ویحیی بن معاذ کے ہم مجلس تھے۔ طریقہ ملامتیہ رکھتے تھے ہر شب کو بعد نماز عشا کے ایک پاؤن پر عبادت مین کھڑے ہوتے اور صبح تک اسی طرح مشغول رہتے اور بڑی عمر کے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابوبکر کلا آبادی نام محمد بن ابراہیم بن یعقوب کلا آبادی بخاری | ۱۰ جمادی الاول روز جمعہ سنہ ۳۸۰ | بخارا | خزینۃ الاصفیا | کتاب تعرف آپکی تصانیف سے ہے اور مشائخ عظام نے فرمایا ہے اگر تعرف نہ ہوتی تو تصوف کو کوئی نہین جانتا۔ |
| ایضاً | میر ابو الفتح قادری سہروردی کشمیری | سنہ ۱۱۲۵ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ نواسہ میر محمد علی قادری سہروردی کے تھے انہون نے آپکو متبنے کر کے تربیت وتکمیل کو پہونچا کر خلیفہ وسجادہ نشین اپنا کیا تھا۔ |
| ایضاً | شیخ احمد المشہور مولانا جیون | سنہ ۱۱۳۰ | امیٹھہ | خزینۃ الاصفیا | آپ علماے عظام وفقہاے والا مقام سے تھے استاد حضرت عالمگیر بادشاہ وشاگرد مولانا لطف اللہ جہان آبادی کتاب تفسیر احمدی بتخریج آیات قرآنی آپکی تصنیف |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام وفات و مقام مزار | نام کتاب جس سے حالات لئے گئے | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وفضائل وخرق عادات فواید وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الف | خواجہ احمد بن عاصم الطائی | | | | آپ کبار اولیاء عالم سے تھے تبع تابعین کو آپ نے دیکھا تھا۔ ابوسلیمان دارانی آپکو جاسوس القلب کہتے تھے آپ مرید خواجہ حارث محاسبی تھے |

اور صحبت یافتہ بشر حافی وخواجہ فضیل بن عیاض تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ مشتاق خدائی کہا ہین کہا کیون نہین فرمایا اس لئے کہ شوق بعنایت ہو عنایت ظاہر نہ ہو تو شوق کہان۔ نیز فرمایا امام عمل علم وامام برعلم عنایت اوس کی آپ استاد خواجہ احمد ابی الحواری تھے۔ سے کے بود خود زخود جدا ماندہ؛ من وتو رفتہ وخدا ماندہ؛

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابوعمر نجید | سنہ ۳۶۵ | | تاریخ الاولیا | آپ اکابر مشائخین سے اور شاگرد حضرت ابوعثمان کے تھے۔ نقل ہے کہ ایکروز ابوعثمان نے واسطے خرچ فقرا کے طلب کیا کسی نے کچھ نہین دیا آپ |

نے دو تھیلیان دو ہزار روپیہ کی حضرت ابوعثمان کے روبروے رکھدین ایکروز مجلس مین ابوعثمان نے کہا کہ ابوعمر نجید نے مجھے اخراجات فقرا کے لئے دو ہزار روپیہ دیا۔ ابوعمر نے یہ بات سُنکر مجلس سے کھڑے ہو گئے اور ابوعثمان سے کہا کہ جو روپیہ مینے آپکو دیا وہ میری مان کا ہے اس لئے مجھکو واپس دیجئے اور میری مان بھی اس کے دینے سے راضی نہین ہین اوسی وقت حضرت عثمان نے وہ تھیلیان روپیہ کی خالی وید ین جب رات ہوئی پھر آپ نے دو ہزار کی تھیلی ابوعثمان کو دی اور کہا لازم ہے کہ کسیکو خبر نہ ہووے اور اخراجات فقرا مین اسی طرح خرچ کرتے رہین اسی طرح خالی تھیلی رات کو روپیون سے بھر جایا کرتی تھی۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ ابوعبداللہ بن جلا نام احمد بن یحیے وبقولے محمد بن یحیے | سنہ ۳۰۶ھ بقولے سنہ ۳۰۷ھ | دمشق | خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیا | آپ دمشق مین سکونت رکھتے تھے۔ اصل بغداد کے تھے اور اجل مشائخ شام سے آپ مرید شیخ ابوتراب نخشبی وصحبت یافتہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی ونوری تھے۔ |
| ایضاً | خواجہ ابوعبداللہ بن فضل | سنہ ۳۱۹ | | مراۃ الاسرار | آپ کبار مشائخ خراسان سے ریاضت اور فتوت مین بے نظیر اور مرید خواجہ احمد خضرویہ تھے آپکا ارشاد ہے تین چیز علامت شقاوت کے ہین |

(۱) حق تعالیٰ علم دے اور عمل سے محروم رکھے (۲) عمل دے اور اخلاص سے محروم رکھے (۳) صحبت صالحان روزی کرے اور اونکی حرمت سے محروم کرے۔ اور پھر آپ سے سوال کیا۔ کہ سلامت صدور یچہ حاصل آمد گفت باستادن حق الیقین وآن خیالے بود بعد ازان علم الیقین وسند تا بعلم الیقین مطالعہ عین الیقین کند تا از آنجا سلامت باید تا تحت عین الیقین نبود۔ مثلاً کسے کعبہ را ندیدہ ہرگز اورا علم الیقین نبود پس معلوم شد علم الیقین بعد از عین الیقین تواند بود وآن علم الیقین کہ پیش از عین الیقین بود آن تہمت داجتہاد از ینجا بود کہ گاہی صواب وگاہی خطا عجب میدارم از کسی بیابانہا ووادیہا قطع کند تا برسد بخانہ ودرانجا آثار آنہا نہ بیند چرا وادی نفس وہوا را قطع نمیکند تا بدل برسد وآثار پروردگار رجال علانیہ بیند۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | خواجہ ابوعبدالرحمن سلمی نام محمد حسین | ۲۵ شعبان سنہ ۴۱۲ | بغداد | ایضاً | آپ مرید شیخ ابوالقاسم نصیر آبادی کے ہین اور نصیر آبادی مرید شیخ شبلی تھے آپ کی تصنیفات بہت ہین چنانچہ تفسیر |

حقایق وطبقات صوفیہ وغیرہ آپ کا فرمودہ ہے۔ صوفی کو دو چیز چاہیے صادق ہونا اپنے احوال مین اور باادب ہونا معاملات مین؛؛۔

| نام خاندان | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام وفات ومزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | خواجہ ابو نعیم بن جعفر بن ابی اسحاق الہروے وبقول ابو نعیم محمد بن احمد بن ابی جعفر | سنہ ۵۰۵ھ بقول غیاث ۱۶ شوال سنہ ۵۰۵ روز دوشنبہ | خانجہ آباد ماوراء النہر مین ہے | مراۃ الاسرار | کہتے ہین کہ آپ نے سیغمبر پیر کی خدمت کی تھی اور حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت سے بھی مشرف ہوے تھے |
| ایضاً | شیخ ابو العباس طریف اندلسی نام احمد بن محمد الصنہاجی | سنہ ۵۳۶ھ وبقول الاخیر سنہ ۵۳۵ روز دوشنبہ | مراکش لفظ تعلیقہ مین ہے اسکو مراکو بھی کہتے ہین | مراۃ الاسرار | شیخ محی الدین عربی سے نقل کرتے ہین کہ ایکروز شیخ ابو عبد اللہ غزالی نے فرمایا کہ ایک وقت مین جنگل کی سیر کو چلا جاتا تھا جس روئیدگی درخت کے پاس پہونچتا وہ مجھسے حال کہتا کہ مین اوس فلان علت کو نفع پہونچاتے ہون اور فلان مرض کو رفع کرتے ہون مین نے یہ حال اپنے شیخ پیر طریقت سے جاکر کہا آپنے فرمایا کہ مین نے اسواسطے تمکو تربیت نہین کیا تھا ضرر ونفع خدا کے اختیار مین ہے جسوقت درخت وگیاہ نفع وضرر کی خبر دیتے ہین توتم خدا سے غافل ہوگے پس ابو عبد اللہ نے کہا اے سید مین نے توبہ کی جب مریدان وطالبان کثرت سے آنکر آپکے پاس جمع ہونے لگے بادشاہ وقت کو خوف پیدا ہوا اور آپکی حاضری کے لئے حکم جاری کیا۔ کہتے ہین کہ راستہ ہی مین وفات پائی اور بعض کہتے ہین کہ بادشاہ وقت کے پاس پہونچکر انتقال کیا تھا۔ |
| ایضاً | شیخ ابو اسحاق ابن الطریف | ۱۴ ربیع الاول سنہ ۵۶۱ھ روز دوشنبہ | | مراۃ الاسرار | آپ ازادگان اور افرادان سے معاصر شیخ ابو مدین مغربی کے تھے حالے قوی وشانے عظیم رکھتے تھے یہانتک کہ شیخ محی الدین عربی آپ سے تولا کرتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم الہاشمی | سنہ ۵۹۹ھ | | مراۃ الاسرار | آپ پیشواے عارفان تھے آپ کا فرمودہ ہے کہ عالم وہ شخص ہے کہ تیرے دلکی بات کہدے اور عاقبت کار تیرا اوسکو معلوم ہووے۔ |
| ایضاً | خواجہ ابوبکر وراق نام محمد بن عمر حکیم ترمذی | | | | آپ مرید خواجہ محمد بن علی حکیم ترمذی کے ہین معاملات وادب مین آپ اپنے وقت مین بے نظیر تھے چنانچہ مشائخ آپ کو مودب الاولیا سے خطاب کرتے تھے۔ |
| ایضاً | خواجہ ابو علی خرقانی نام حسن بن علی | | | | آپ بھی مرید خواجہ محمد ترمذی تھے اپنے وقت مین بے نظیر تھے آپکا فرمودہ ہے ولی وہ ہے جو اپنے حال سے خالی اور بمشاہدہ حق باقی ہو۔ |
| ایضاً | خواجہ ابو الفضل بن حسین نام محمد بن حسین | ۱۸ ذیقعدہ سنہ ۴۲۷ روز یکشنبہ | کامیخ خراسان مین ہے | مراۃ الاسرار | آپ مرید خواجہ ابو نصر فرح کے تھے اور پیر شیخ ابو سعید ابو الخیر کے۔ شیخ ابو سعید کہتے ہین کہ مین نے اپنے پیر سے سنا ہے فرماتے تھے گذشتہ را ذکر نباید کرد وآیندہ را منتظر نباید بود وحال را اعتبار باید کرد وغنیمت باید شمرد۔ |

| [نام خاندان] | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [تاریخ وفات] | [مقام مزار] | [نام کتاب ماخذ] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| دینارنیہ | خواجہ ابویحیٰی مالک بن دینار | زمانہ خلافت ابوعبداللہ بن عبداللہ دوانقی لقب شہیدی | | مراۃ الاسرار | آپ مصاحب حضرت خواجہ حسن بصری تھے اگرچہ بندہ زادہ تھے مگر دونون جہان سے آزاد - آپکا فرمودہ ہے کہ حق تعالیٰ نے امت محمدی کو دو چیز عطا کی ہین کہ جو اور کسی ملک اور آدمی کو نہین دین ایک فاذکرونی اذکرکم یعنی چون مرا یاد کنید من شمارا یاد میکنم دوسرا ادعونی استجیب لکم یعنی چون مرا بخوانی اجابت کنم ؛- |
| ایضاً | ابوالقاسم بن یسین | ۴۰۸ھ | | مراۃ الاسرار | آپ مشاہیر علماء عصر اور کبار مشائخ دہر سے تھے آپ منظور نظر شیخ ابوسعید ابوالخیر کے ہین ابوالخیر فرماتے ہین کہ مین طفلک تھا اور قرآن مجید پڑہتا تھا جمعہ کو والدم مجھکو نماز کے لئے لیگئے راستہ مین حضرت ابوالقاسم ملگئے اور میرے باپ سے پوچھا یہ لڑکا کس کا ہے انہون نے کہا میرا - آپ نزدیک میرے آئے اور سر پای پر بیٹھ کر کہا اے ابوالخیر مین اپنی وفات سے پہلے کسی کو جانشینی سے خالی دیکھتا تھا اب تمہارے فرزند کو دیکھکر میری خاطر جمع ہوگئی کہ یہ ولایت نصیب اس لڑکے کی ہے اور میرے والد کو کہا بعد فراغت نماز اس لڑکے کو میرے پاس لانا چنانچہ والد مجھکو انکی صومعہ مین لیگئے وہان ایک طاق تھا بہت اونچا پھر ابوالقاسم نے پدرم کو کہا کہ اپنے لڑکے کو کندہ پر چڑہاؤ تاکہ وہ قرص نان جو طاق مین رکہا ہے اوتار لاوے چنانچہ مین نے قرص جو بن گرم اوتارا گرمی نان کا اثر میرے ہاتھ کو پونچا تھا شیخ نے اوس قرص کو لیکر اور چشم پر آب کرکے دو نیمہ کیا ایک نیمہ مجھکو دیا کہ کہا لو اور ایک نیمہ آپ خود کہا لیا - ابوالخیر نے عرض کی کہ اس قرص نان سے مجھے کچھ تبرک نہین دیا - کہا اے ابوالخیر تیس برس سے یہ قرص نان اس طاق پر بینہ رکہا تھا اور وعدہ کیا گیا تھا کہ جسکے ہاتھ مین یہ قرص گرم پہونچے گا اوس سے ایک جہان زندہ ہوگا - اب مین یہ بشارت تم کو دیتا ہون کہ وہ شخص یہ پسر تیرا ہے - شیخ ابوسعید کہتے ہین کہ مین اپنے شیخ کے آگے ایک روز بیٹھا ہوا تھا کہا اے پسر کیا حق تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہونا چاہتا ہے مین نے عرض کی کیون نہین آپ نے فرمایا ہر وقت خلوت مین رہو - رباعی من بے تو دمی قرار نتوانم کرد ؛ احسان ترا شمار نتوانم کرد ؛ گر بر تن من زبان شود ہر موئی ؛ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ؛ |
| | شیخ ابوبکر طوسی حیدری | ۲۰ رمضان | دہلی کنارہ دریای جمن | اخبار الاخیار | آپ مشرب قلندریہ رکہتے تھے آپکی شیخ جمال الدین ہانسوی سے کمال درجہ دوستی تھی جب وہ واسطہ زیارت خواجہ قطب الدین تشریف لاتے تو ضرور تھا کہ دریا جمن خانقاہ آپکی ہین کہ بالای لب دریاے جمن تھی بنزول فرمایا کرتے اور صحبت ہاے درویشان گرم رہتی اور سماع ہوتا اور حضرت سلطان المشائخ بھی آپکی خانقاہ پر تشریف لاتے اور مجلس رکہتے - نقل ہے کہ ایک وقت شیخ جمال الدین ہانسوی آتے تھے مولانا حسام الدین اندرپتی کہ شیخ القضاۃ والخطبہ تھے اور مرید شیخ جمال کے آپکے استقبال کو آئے شیخ ابابکر طوسے نے مولانا سے کہا کہ شیخ جمال الدین کو کہو کہ مین حج کو جاتا ہون اول ہی وقت ملاقات کی شیخ جمال نے مولانا حسام الدین سے دریافت کیا کہ ہمارا یار سفیہ یعنے ابوبکر طوسی کس طرح ہین انہون نے کہا قصد حج بکار کہتے ہین شیخ جمال نے اوسوقت مولانا حسام الدین کو آپکے پاس یہ رباعی لکھکر بھیجا اور کہا مین بھی آتا ہون - رباعی مرہای ترا سرم نثار اولے تر ؛ یکسر چہ بود بلکہ ہزار اولی تر ؛ در غار وطن ساز چو بوبکر از آنکہ بوبکر محمدی بغار اولی تر ؛ قبر آنکی آپکی خانقاہ مین ہے |
| ایضاً | ابن مطرب اندلسی کنیت ابوعبداللہ | رمضان ۶۳۸ھ | | سفینۃ الاصفیا | آپ رات دن مین پچاس اسبوع طواف مکہ کرتے تھے بادشاہ وقت نے آپکا جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا تھا - |

| نمبر | نام کنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام وفات و مدفن | نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل و خرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | شیخ اوحدی اصفہانی | سنہ [illegible] ہجری | مراغہ تبریز | سفینۃ الاصفیا | آپ اصحاب اوحدی کرمانی سے تھے اکثر اشعار آپ کا تصوف حقیقت مین تھا۔ |
| ایضا | امیر سید علی قوام | سنہ ۹۵۰ ہجری | جونپور سرائے میران | سفینۃ الاصفیا | آپ سادات سوانہ سے ہین کہ نزدیک سرہند کے ہے اور مرید شیخ بہاؤالدین سرہندی ہین۔ |
| ایضا | شیخ ادین جونپوری بن شیخ بہاؤالدین | سنہ ۹۷۰ ہجری | جونپور | سفینۃ الاصفیا | آپ اپنے وقت کے مشائخ ہندوستان تھے عمر آپکی ایکسو سے زیادہ برس کی تھی مگر سماع کے وقت مثل جوانان کام کرتے تھے۔ |
| ایضا | شیخ اسحاق دہلوی | سنہ ۹۸۹ ہجری | دھلی | اخبار الاخیار | آپ بڑے سیاح ملتان کی طرف سے دہلی آئے ہین بہیر فالی اور بڑی ریاضت اٹھائی ہوی تھے اکثر چپ رہتے تھے منتظر فرزند ... تھے حق |

تعالی نے آپکو کبیرسنی مین فرزند عطا کیا تھا بعد تولد فرزند انتقال کیا۔ روز جمعہ اپنی خادمہ کو فرمایا کہ جو کچھ گھر مین ہے لے آؤ خادمہ نے کہا کہ تمہارے گھر مین پہلے کیا تھا جو امروز ہوگا کہا جو کچھ ہوے لے آؤ دو تین سیر غلہ اور ایکدو جامہ کہنہ تھی اونکو فقیرون کو دیدیا بعد اوسکے فرمایا میل سماع رکھتا ہون کسی مطرب کو بولا لا۔ خادمہ نے کہا گھر مین کیا ہے جو اوسکو دوگے فرمایا دستار اپنی اور چادر جو اوڑھے ہوے تھے۔ اتفاقا ہمسایہ مین سرود ہو رہا تھا۔ کہا سنو۔ سنا اور بہت روئے بحالت بے اختیاری آپکو گھر مین لائے قیلولہ کیا تھوڑی دیر مین اوٹھے اور کہا آج جمعہ ہے غسل نہین کیا۔ حجام کو لاؤ وظیفہ معمول قرآن پڑھی اور سو گئے اور جان بحق تسلیم کی ٭۔

| نمبر | نام کنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام وفات و مدفن | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضا | شیخ ابن صباغ کنیت ابو محمد | ۳۰ ذیقعدہ سنہ ۶۱۵ چہارشنبہ | | سفینۃ الاصفیا | آپ مرید شیخ علی ہیتی وصحبت یافتہ غوث الاعظم اور شیخ علی ہیتی کو خرقہ شیخ ابو بکر بطائحی سے پہونچا تھا اور اون سے وہ خرقہ غائب ہو گیا تھا۔ |
| ایضا | شیخ ابو علی بن مسلم عراقی | ۱۵ ربیع الاول سنہ ۵۹۴ھ | | از وفیات الاخیار | کبار مشائخ عراق سے تھے اور مصنف تاریخ یافعی لکھتے ہین کہ آپ ابدالان سے تھے۔ |
| ایضا | ایوب صابر میران مبارک حقانی گیلانی | | گورستان بیرون لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپ خاندان قادریہ عالیہ کے صاحب شریعت وطریقت گذرے ہین آپکے خاندان مین ابتک فیض طریقت جاری ہے چنانچہ پیر سید نظام الدین مخدوم |

یو ویا نوالہ آپکی اولاد سے لاہور مین تھے ٭۔

| نمبر | نام کنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام وفات و مدفن | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضا | شیخ امام الدین ابدال | سنہ ۷۸۰ھ | دھلی کہنہ | | آپ ہمشیرہ زادہ شیخ ضیاء الدین مرد غیب ہین آپ نے خرقہ خلافت بدرالدین غزنوی سے حاصل کیا اور خدمت مین حضرت خواجہ قطب رہ کر |

بہت مجاہدی وریاضات کئے تھین آخر عمر مگوشہ نشینی وخلوت گذاری بڑے باہمت تھے اور بڑی عمر کے تھے۔

| نمبر | نام کنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام وفات و مدفن | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضا | آقا محمد ترک | سنہ ۸۲۹ | دھلی عقب عیدگاہ شمسی | رسالہ حبیبا | آپ افاضل روزگار دانشمندان ذوی الاقتدار زاہد متورع مجد بزرگوار شیخ عبدالحق دہلوی ومصاحب شیخ شہاب الدین سہروردی تھے۔ |
| ایضا | مولانا اسمعیل مغربی | | گورستان بخاریان [illegible] | | آپ مرید خواجہ عبد الشہید باالشہید بزرگ ولایت و دستگاہ تھے اکثر اہالی موالی دہلی آپ کے شاگردون سے تھے جب مدرسہ فیروزآباد سے |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضرورتی حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

مدرسہ ہمایون مین جاتے اصلاً چپ وراست نہین دیکھتے نظر بر قدم وہوش در دم کہ اصول نقشبندیہ ہے آپکی فطرت کالازمہ تھا پنجاہ ہزار تنکہ فصلانہ مقرر تھا وفات کے وقت ایک فلوس نہین چھوڑا۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الباء | خواجہ ابو النصر بشر حافی کنیت ابو نصر بن حارث۔ حافی بمعنی برہنہ پا | ۱۰ محرم روز چہارشنبہ ۲۲۷ھ ہجری | بغداد | اخبار الاخیار وتذکرۃ الاولیا | وجہ تسمیہ حافی۔ حافی کے معنے برہنہ پا کے ہین چونکہ آپ برہنہ پا رہتے تھے اس وجہ سے اس لفظ کے ساتھ لوگون نے آپکو مشہور کیا تھا۔ کہتے ہین کہ آپ جبتک بغداد مین زندہ رہے راہ مین کسی جانور نے لید نہین کی امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بڑا اعتقاد تھا اکثر آپکے پاس آتے تھے لوگون |

نے کہا آپ عالم ہین شوریدہ کے پاس کیون جاتے ہین امام صاحب نے فرمایا کہ مین علم اوس سے زیادہ جانتا ہون مگر بشر حافی خدا کو مجھسے زیادہ جانتا ہے آپ اونکے پاس جاتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا سے میری بات کہو۔ نقل ہے کہ آپ کا گذر گورستان مین ہوا آپ نے دیکھا کہ اہل گورستان قبرون پر آکر کسی چیز کی تقسیم پر تنازع کر رہے ہین دریافت کیا تو اہل گورستان نے کہا کہ ایک ہفتہ ہوا ایک مرد بزرگ نے ہم پر گذر کیا دس بار قل ہو اللہ احد پڑہی اور اوسکا ثواب ہمکو دیا دس روز سے ثواب تقسیم کر رہے ہین ابہی فارغ نہین ہوئے۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ ابو الخیر برہان الدین محمد بن ابی الخیر اسعد البلخی | ۶۸۷ھ ہجری وفیات ۲۷ ذی الحجہ ۶۶۷ھ از حبیب | دہلی کہنہ بالای کوہ شرقی حوض شمسی کہ اوسکو تختہ نور کہتے ہین | اخبار الاخیار | آپ جامع علوم شریعت وطریقت تھے اشعار بھی کہتے تھے سلطان غیاث الدین بلبن آپکے وقت مین تھا آپ نے مشارق الانوار کی سند مصنف سے حاصل کی تھی آپ فرماتے ہین کہ مین چھہ سات برس کا تھا راہ مین مولانا برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ کی سواری میرے قریب آئی تو مین نے بڑھ کر سلام کیا |

مولانا موصوف نے فرمایا خدا مجھسے کہلواتا ہے کہ یہ لڑکا علامہ عصر ہوگا مین یہ بات سنکر اونکی سواری کے ہمراہ چلا پھر آنہون نے فرمایا خدا مجھسے کہلواتا ہے کہ اس لڑکے کے دروازہ پر بادشاہ آوینگے لوگ آپکی قبر کی مٹی لڑکون کو واسطے زیادتی علم کے کہلاتے ہین چنانچہ آپکے اشعار درویشانہ مین سے ایک شعر یہی ہے۔

شعر گر رمت عام شد رفت زبرہان عذاب ‌‌‌؎ ور بعمل حکم شد دہ کہ چہا دیدنی ست ؎۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت بلبل شاہ کشمیری نام سوید الدین | ۷۲۶ھ ہجری | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ بڑے کاملین متبع سنت کے تھے ماکولات ومشروبات مین بڑی احتیاط رکہتے تھے آپ قدوۃ الواصلین وامام المسلمین مروج الاسلام |

وکاسر الاصنام وشاہ بلادل وبلبل شاہ خطاب رکہتے تھے اللہ تعالی نے آپکی توجہ سے نور اسلام کا کشمیر مین پھیلایا تھا اور حاکم کشمیر معہ اپنے اقربا کے آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوا تہا۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت بدیع الدین شاہ مدار بن ابو اسحاق لقب شاہ مدار وبقول صاحب معارج الولایت شیخ علی آپکے والد کا نام تہا اور آپ اہل قریش سے ہین | ۱۸ جمادی الاول ۸۴۴ھ ہجری شب جمعہ | مکن پور توابع قنوج عمر ۱۲۴ برس | ایضاً | آپکا وطن آبائی ملک شام ہے اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین ہین آپکے والد نے ایام طفولیت مین آپکو تعلیم وتربیت کے لئے خدیفہ شامی کے سپرد کیا انہون نے توریت وانجیل وغیرہ پڑہائی اور علم کیمیا وریمیا وغیرہ سب سکہادیا پھر مکہ معظمہ پہونچکر تحصیل علم کیا وہان سے مدینہ طیبہ گئے ریاضات ومجاہدات مین مشغول رہے پھر نجف اشرف گئے اور |

نوٹ ؏ اس سے معلوم ہوا کہ کلام کا ثواب مردون کو بعد وحساب پہونچتا ہے ۱۲۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار [illegible] | حوالہ کتب [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائص وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روح سے فیض ہوا وہان سے کربلائے معلے ہوتے ہوئے پھر مدینہ آئے وہان خواب مین حضرت صلعم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ارشاد ہوا کہ ہندوستان جاؤ اور جسجگہہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی تمہاری سکونت مقرر کرین وہان رہو۔ آپ سیاحت کنان اجمیر شریف آئے حضرت خواجہ بزرگ اجمیری کے قدمبوسی حاصل کی بعد چندروز کے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ قنوج مین دریا کے کنارہ رہو آپ نے باطن سے دریافت کیا تو وہ مقام مکن پور تھا وہان مقام فرمایا آپکو سید عبد اللہ سے بھی فیض ہوا ہے بعض کتابون مین طیفور شامی کے آپ مرید ہین وبقول خزینۃ الاصفیا آپ مرید شیخ عبد اللہ مکی کے اور وہ مرید شیخ ابوالحارث مقدسی اور وہ مرید شیخ طیفور شامی اور وہ مرید ومصاحب عیسے علیہ السلام تھے اور عیسے علیہ السلام نے شیخ طیفور کو فرمایا تھا کہ تم غار کوہ مین چھپے رہو جب رسول صلعم آخر الزمان مبعوث ہو نگے اون سے بیعت کرنا چنانچہ ایسا ہی کیا سوائے اسکے شاہ بدیع الدین نسبت اویسی آنحضرت صلعم کیتھے ایسا ہی شیخ ابو القاسم گرگانی وشیخ ابوالحسن خرقانی وشیخ نظام الدین گنجوی وحضرت حافظ شیرازی اویسی تھے (تذکرۃ العابدین) کتب صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ بارہ برس تک مقام صمدیت میں رہے کہانا پینا بالکل ترک تھا اور کپڑا جو ایک مرتبہ پہن لیتے تھے تو وہ بیجان ہوکر اوترتا تھا اور منہ پر اکثر نقاب ڈالے رکہتے تھے جب کسی کی اونکے جمال پر نظر پڑ جاتی بے اختیار سجدہ کرتا آپ مرید طیفور شامی اور وہ مرید معین الدین شامی و وہ عبد اللہ علم بردار اور وہ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ اولاد حضرت ابی ہریرہ سے ہین۔ نقل ہے آپ ظاہری صحبت ہندون کے ساتھ اکثر رکھتے تھے ایک روز ایک جوگی کے ساتھ تخلیہ مین تھے بادشاہ ملاقات کے لئے اوسوقت آئے آپ نے کچھ توجہ بادشاہ کی طرف نہین کی بادشاہ نہایت غضبناک ہوکر چلے گئے اور حکم بھیجا کہ آپکو شہر بدر کردیا جاوے آپ نے دریا پار عبور کیا اور بادشاہ پر تصرف کیا کہ تمام تن آبلہ نمودار ہو گئے اور شورش پیدا ہو گئی وزراء وغیرہ نے صلاح دی کہ شاہ مدار صاحب کیطرف رجوع کرنا چاہیے مگر بادشاہ بوجہ غیرت وحمیت شاہ مدار کے پاس نہین گئے سراج الدین سوختہ سے رجوع کی اونہون نے بادشاہ کو ایک کرتا پہنا دیا اور فرمایا اسکو پہنو اوسکے پہننے سے سوزش وغیرہ دور ہو گئی۔ شاہ مدار یہہ سنکر ناراض ہو گئے اور سراج الدین سے کہا کہ تیری اولاد مین کوئی ولی نہ ہوگا اونہون نے جواب دیا تمہارا سلسلہ برباد ہو جائے گا۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الباء | بہاؤ الحق خاصۂ خدا امیٹھوی بن خضر | ۲۷ ذوالحجہ سنہ ۹۲۲ | امیٹھی ضلع لکھنؤ کا مشہور قصبہ ہے اسکو بندگی میانکی امیٹھی کہتے ہین | اخبار الاخیار | آپ حضرت عبد اللہ عبد العزیز کی علم بردار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اولاد مین ہین آپ شیخ محمد بن عبد العزیز جونپوری کے مرید وخلیفہ ہین آپ جامع علوم ظاہری وباطنی تھے آپ قصبہ سڈہور تشریف لیگئے۔ حضرت مخدوم علی خواجگی نے اپنی دختر کے ساتھ نکاح کردیا آپکے خسر نے لکھنؤ جانیکے لئے آپکو فرمایا۔ قصبہ امیٹھی مین تشریف لائے وہان کے جوگیون نے |

کہا یہان سے چلے جاؤ ورنہ ہمارے سانپ اور بچھو تمکو تکلیف دینگے آپنے فرمایا ایک شب رہو نگا کل چلا جاؤنگا یہ کلمہ جوگیون کو برا معلوم ہوا اور سانپون کو آپکی طرف بہیجا اور منتظر رہے کہ شیخ کبتک مرین جب صبح صادق کا وقت ہوا تو آپنے فرمایا کہ خدا کا حکم ہے کہ تو یہین رہ اُٹھکر اذان کہی اور صبح کو نماز پڑھی۔ جوگی عاجز ہوکر بہاگ گئے آپنے وہین وفات فرمائی۔ نقل ہے کہ جسوقت آپ درود شریف پڑھتے تھے مشک کی خوشبو آپ کے دہن مبارک سے آتی تھی۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | حوالہ کتب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | خواجہ نسبت | | دہلی کہنہ | رسالہ حبیب | آپکا حال کچھہ معلوم نہین آپکی قبر بالائے قبر خواجہ قطب الدین طرف شمال کے |

ہے جو ملتی از قبر خواجہ صاحب موجود ہے اوائل فتح دہلی وقت ظہور سلطان معز الدین بن محمد سام آنکر سکونت اختیار کی اور سلک بزرگان اس دیار میں منسلک

| ردیف حروف | نام کنیت ولقب وولدیت وسکونت وسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب جس سے حالات لیے گئے | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | ہوئے ہین اور خانوادہ سہروردیہ ارادت رکھتے تھے۔ |
| ح | حضرت حاجی بابا قادری کانجو کشمیری | سنہ ۱۰۹۹ | کشمیر محلہ لنگرو | اخبار الاخیار | آپ مرید شاہ نعمت اللہ قادری کے ہین نہایت متقی تھے۔ سات برس کے سن مین آپ حج کو گئے۔ چند سال جاروب کشی روضۂ صلعم کرتے رہے ایک رات بشارت ہوئی کہ کشمیر مین جاکر نکاح کرو مولوی عثمان نامی لڑکا پیدا ہوگا آپ نے کشمیر مین آکر نکاح کیا مولوی عثمان پیدا ہوے۔ |
| ایضاً | حضرت بنجی ریشی بابا | سنہ ۱۰۷۲ ہجری | | اخبار الاخیار | آپ خواجہ مسعود پانپور کے مرید ہین ریاضات شاقہ کثرت سے کرتے تھے ہمیشہ روزہ رکھتے تھے سعد اللہ خان وزیر آپکا مرید تھا۔ |
| ایضاً | حضرت بابا بام الدین | | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ پہلے برہمن تھے لوبہ سادی نام تھا۔ موافق اپنے مذہب کے بہت ریاضتین کی تھین ایک روز شیخ نور الدین کے پاس آئے آسمان کی طرف اوڑ جاتے تھے ہین گفتگو کرنے لگے۔ شیخ نے اپنی نعلین کو اونکی طرف پھینکا مثل طائر کے اوڑکر اونکے پاس پونچین یہ کرامت دیکھکر مسلمان ہو گئے بارہ برس تک دکھو صوم رکھتے اور شام کو اوس پانی سے افطار کرتے جو پتھر سے نکلتا ہے رحلت کے وقت مین فرمانے لگے غسل وکفن کا وعدہ بابا زین الدین سے تھا وہ تبت مین ہین تہوڑی دیر کے بعد بابا صاحب تشریف لائے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ باسط علی قلندر الہ بادی | ۱۷۔ ذوالحجہ سنہ ۱۱۹۶ | موضع فنگہرہ متصل الہ باد | اخبار الاخیار | آپ سید عالی نسب وعالم متبحر تھے شاہ اللہ دیا احمد قلندر لاہر پوری کے مرید ہین۔ |
| ایضاً | حضرت بدر الدین غزنوی شیخ بشر عربی بن غیاث | ۲ ذوالحجہ سنہ ۲۱۸ روز پنجشنبہ | دیار شام مین ہے | تاریخ الاولیا | آپ مشائخین متقدمین صاحبان ارشاد سے ہین آپ کا قول ہے جس دل مین دنیا اپنا مقام کرے آخرت اوس دل سے دور ہو جاتی ہے مشائخین صوفیہ کی باتون سے کبھی میرے دل مین تاثیر نہین ہوئی جبتک کہ دو گواہ عادل کتاب اور سنت کے مینے اوس پر نہ پائے۔ |
| ایضاً | شیخ بنان بن محمد حمال | ۱۱۔ محرم سنہ ۳۱۶ روز دوشنبہ | مصر | تاریخ الاولیا | آپ حضرت خواجہ ابراہیم خواص کے ہم مجلس تھے اور حضرت شیخ ابو الحسن نوری سے ارادت رکھتے تھے جامع علوم تصوف وفقہ وحدیث وتفسیر مین سیف قاطع اور کرامات وخوارق عادات مین رتبہ اعلے تھا۔ نقل ہے کہ مصر کا حاکم آپ پر غصہ ہوا اور آپکو ایک شیر کے آگے ڈالدیا۔ شیر آپکے پاس پھرتا تھا اور زبان سے آپکو چاٹتا تھا جب آپکو وہان سے لائے پوچھا کہ جب تم شیر کے آگے تھے اوسوقت تمہارے دل مین کیا خیال آتا تھا آپ نے فرمایا اوس سے بہتر خوش دن مجھکو نہ گذرا مجھے امید تھی کہ اس نیلئے پر غم والم سے آج اپنے خالق کے پاس پہونچونگا لیکن ناچار رہا کہ شیر محکوم تھا۔ |
| ایضاً | شیخ بندار ابن حسین صوفی بن محمد بن مہلب شیرازی کنیت ابو الحسین | ۱۶ صفر سنہ ۳۵۸ روز یکشنبہ بقولے وفیات سنہ ۳۵۳ | شیراز | تاریخ الاولیا | آپ اعظم خلفائے شیخ شبلی وعبد اللہ خفیف مین وصحبت یافتہ ابو جعفر حداد اپنے وقت کے قطب زمانہ ویگانہ عصر تھے شیخ ابو ذرعہ طبری نے وقت وفات آپکو غسل دیا تھا۔ |

| [illegible] | نام کنیت ملقب لدیت سکونت قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ولادت و شمائل خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | بابا قدس کشمیری مشہور بہ ہری | یکم ذیقعد سنہ ۹۸۷ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا بحوالہ تاریخ اعظمی | آپ علمائے مشائخ خطہ کشمیر قبیلہ آہنگران سے دلی مادر زاد تھے آپ کو خوردسالی مین ذوق خدا پرستی ہوا۔ مشغول بطریق ریشیان (کہ زبان کشمیری ریشی مرد عابد کو کہتے ہین) ہوے اور فرقہ ریشیان کشمیر مین خاندان |

سہروردیہ مین ہوتے ہین مگر ظاہر امر یہ کسی کے نہین تھے اویسی تھے صاحب تاریخ اعظمی فرماتے ہین آخر حال آپنے خدمت مین شیخ مخدوم حمزہ حاضر ہوکر طریقہ سہروردیہ مین خلافت پائی تھی۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ بہاء الدین گنج بخش کشمیری | سنہ ۸۴۹ ہجری | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ خلیفہ راستین امیر کبیر سید علی ہمدانی تھے جب منازل سلوک کو طے کر چکے تو حرمین الشریفین تشریف لے گئے اور وہان سے کشمیر مین آئے |

اور واسطے حصول قوت حلال واسطے نقرہ کوچہ و بازار چین کر اور دہو کر و پاک کر کے نان پز کو دیدیا کرتے تھے اور اوسکے عوض نان دو وقتہ لے لیا کرتے تھے قضا کار پسر نان بائی مرگیا اوس روز روٹی کا سبب آپکا نہ بنا آپ نے نان بائی کے مکان پر جاکر دیکھا کہ شور وغل رو نیکا ہورہا ہے آپنے نالہ وزاری سے باز رکھکر کہا کہ تیرا لڑکا مرا نہین ہے زندہ سے دریافت کرنا چاہیے شاید زندہ ہوا اور سرہانے میت کے تشریف لے جاکر باواز بلند کہا کہ اے پسر خواب بیوقت کا کیا موقع ہے بحکم احکم الحاکمین بیدار ہوجا بمجرد اس بات کے مردہ فی الحال جنبش مین آیا اور چشم کہولی اس ظاہری کرامت سے بہت خلقت معتقد آپکی ہوگئی آپنے ہاتھ قطاع الطریق سے شہادت پائی تھی۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | بابا حاجی روزبہ | | | رسالہ حبیب | آپ اسلاف روسا دہلی سے ہین اور اویسی المشرب العہد راجہ پتہورا خداوند قلعہ مین زاویہ گزین تھے بہت کفار آپکی توبہ سے مشرف باسلام ہوے۔ |

نقل زبان زد عام ہے کہ راجہ کی دختر معہ ساتہ سہیلیون کے رات کے وقت سنگار کر کے اور ہاتھ مین چومک لیکر بہ نیت فریفتہ کرنیکے آئی آپنے اوسکو دیکھکر فرمایا بیٹیا بیٹھجا اور قرآن پڑھ رہے تھے اپنا لعاب دہن دیا جسکی برکت سے وہ قرآن پڑھنے لگی اور اوسکی سہیلیان بخوف راجہ اور غیرت کے کنوین مین گرگئین نشان دیدی جس کا بڑا میلہ بنام جو گمایا موسم سیر گلفروشان مین بڑی دہوم دہام سے بدھ کو ہندوؤن کی جانب سے ہوتا ہے اور پنکھے چڑھتے ہین اوسکے دوسرے روز جمعرات کو درگاہ خواجہ قطب صاحب مین مسلمانون کی جانب سے پنکھے چڑھتے ہین اور اکثر یہ میلہ آخر برسات مین ہوتا ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | بابا والی کشمیری | سنہ [illegible] ہجری | کشمیر صحن خانقاہ امیر کبیر | خزینۃ الاصفیا بحوالہ تاریخ اعظمی | آپ مرید و خلیفہ شیخ حسین خوارزمی کے تھے اور شیخ محمد کردی سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا تھا جس زمانہ مین مرزا یادگار نے جمعیت کشمیر بہم پہونچا کر لشکر اکبر شاہ بادشاہ سے جنگ کی تھی آپنے نصیحتاً مرزا |

مذکور کو لکھا تھا کہ احکم الحاکمین نے حکومت ہندوستان وکشمیر پاکبر تفویض کی ہے اور اوسکے ساتھ مجاہدہ کرنا نافرمانی حکم الہی ہے اور نیز حاکم کشمیر کو کہ منجانب اکبر بادشاہ ناظم تھا بشارت فتح اور فیروزی کی دی اسی وجہ سے مرزا یادگار نابکار نے طعام مین زہر دلوا کر شہید کرادیا۔ نقل ہے کہ فرقہ شیعہ نے براہ تمسخر ایک شخص زندہ کو تابوت مین رکھکر نماز جنازہ کے لئے آپکے روبرو لے گئے۔ ہرچند آپنے انکار کیا۔ ناچار نماز جنازہ کیلئے اٹھے اوسیوقت خالق حیات و ممات نے روح اوسکی قبض کرلی۔ فرمایا مغفرت اوسکی ہوگئی۔

| [illegible] | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادت وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | خواجہ بہاوالدین خوارزمی کشمیری | سنہ ۱۰۰۲ ہجری | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ علمائے امرائے سلطنت اکبری تھے ترک خدمت کرکے حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہوکر کشمیر مین معاودت فرمائی اور میر سید اسمعیل شامی کبروی ریشی کی خدمت مین حاضر ہوکر تکمیل کو پہونچے۔ |
| ایضاً | شیخ بابا علی کشمیری | سنہ ۱۰۵۹ ہجری | | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند وخلیفہ خواجہ مسعود پانپوری ہین سخن توحید برملا فرمایا کرتے تھے ایک روز ملاشاہ خلیفہ اعظم حضرت میان میر قادری لاہوری آپکی ملاقات کو گئے چونکہ آپ سوائے زبان کشمیری کے اور کوئی زبان نہین جانتے تھے اسواسطے باہم کچہہ کلام نہ ہوا - اور آخر ش ملاشاہ اٹھ کھڑے ہوے اور منہہ دروازہ کی طرف کرکے فرمایا کہ اس جگہ سوائے بوریا اور کچہہ نہین ہے آپ نے یہ بات سنکر دست تاسف اپنے زانو پر مارکر کہا اگر یہ بزرگ ذرہ براہ توحید جاتا اور آشنائی بوحدانیت حق رکہتا حق کو دیکہتا بوریا کو درمیان نہ دیکہتا یہ بات گوش زد ملاشاہ ہوئی اور واپس ہوکر عذر کیا اور پہر دوستانہ ملاقات ہوئی۔ |
| ایضاً | شیخ بایزید المعروف بہو | سنہ ۱۰۹۵ | قریب نخاس شاہجہان آباد | تاریخ حبیب | آپ عالم ربانی موئید بتائیدات سبحانی بایزید ثانی ہمیشہ ایک جمعیت صغیر وکبیر کے ساتھ کوچہ وبازار مین پابرہنہ بایک چادر ڈیرہ مین وتنک سرخ وکمربند چرمی اللہ ہو گویان گذرتے تھے ہمراہیان بھی یہی ذکر اللہ ہو زبان پر رکھتے تھے اور جوکچہہ آتا فی الفور حاضرین کو دیدیا کرتے جو بیمار پیسے دو چار ہوتا شفا پاتا - ایک روز بازار بیرم دی مین ایک عورت بمرض شدید بحالت زبون آپکی نظر سے گذری فرمایا کوئی وارث ہے کہا سوائے خدا کے کوئی نہین - آپ نے متوجہ ہوکر فرمایا اگر میرے ساتھ نکاح کرے تو مین تیرا علاج کرتا ہون اوس سعیدہ نے قبول کیا آپ عقد کرکے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر مین لائے اور اپنے ہاتھ سے اوسکا منہہ دہویا اور چہرہ اوسکی آنکھون سے دور کیا اور اپنے بستر خاص پر اوسکو سولایا اور دوا اور غذا دینے لگے ایک ہفتہ مین خدا کے فضل کرم سے وہ عورت اچھی ہوگئی پس مہر اور کچہہ نقد دیکر مطلقہ کردیا پس وہ عورت ببرکت آپکی صحبت کے متعبدات زمانہ سے ہوئی۔ |
| ایضاً | باباحاجہ کشمیری قادری | سنہ ۱۰۶۸ | کشمیر | تاریخ حبیب | آپ قبیلہ کانجوہا سے ہین جو طبقہ معروفہ تجار کشمیر سے ہوتے ہین اول آپ بخدمت شاہ نعمت اللہ قادری حاضر ہوکر مرید ہوے اور تکمیل کو پہونچے بعد ازان زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوکر کشمیر آئے اور متاہل ہوے پسر صالح عثمان تولد ہوئے۔ |
| ایضاً | باباعثمان قادری سہروردی | سنہ ۱۱۱۷ ہجری | کشمیر بلبل لنگر | تاریخ حبیب | آپ فرزند باباحاجہ اور مرید والد بزرگوار خود کے ہین بعد وفات اونکی خدمت مین شیخ محمد طیب وخواجہ ابوالفتح حکورہ کر تکمیل حاصل کی اور خواجہ ابوالحسن برادر کلان شاہ محمد فاضل لاہوری شطاری سے استفادہ فیض شطاریہ کیا اور کشمیر مین قبول عظیم پائی اور مظہر خوارق کرامت ہوئے۔ |
| ایضاً | باباصندی سہروردی کبروی کشمیری | سنہ ۱۱۵۰ | کشمیر ۱۲ ربیع | تاریخ حبیب | آپ خلفائے باباعبداللہ کشمیری ہین - بعد وفات اپنے پیر کے سجادہ نشین ہوے اور حصول قوت حلال کے لئے کار زراعت کیا کرتے تھے اور مدت تک مقام بلدہ مولہ سکونت رکہی بعدہ کشمیر مین زندگی بسر کی۔ |
| ایضاً | باباعبدالباقی کبروی کشمیری | سنہ ۱۱۵۷ | | تاریخ حبیب | آپ فرزند بابا محمد حنفی کبروی کشمیری مین علمائی مشائخ وقت سے تھے |

| خاندان | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت شمائل خصائل خرق عادات وکرامات طیبات وارشادات وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | بعد وفات اپنے والد کے سجادہ نشین ہوے اور صحبت خواجہ شاہ حسین بتکمیل کے تکمیل اور تربیت پائی تھی اور زیارت حرمین الشریفین کے بعد سکونت کشمیر مین زندگی تمک رکھی ۔ |
| [illegible] | باباحبیب لٹوکشمیری | سنہ ۱۱۰۵ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ شاگردان رشید ملا ابو الفتح حکو وخلفائے عظام میر محمد علی سے ہین۔ |
| ایضاً | شیخ باب فرغانی نام عمر | | | تاریخ الاولیا | فرغانہ کے لوگ شیخ بزرگ کو بابا کہتے ہین صاحب کشف المحجوب لکھتے ہین کہ آپ اوتاد الارض ہین فرمایا کہ مین ایک روز ملاقات کو گیا آپنے فرمایا کہ اے لڑکے مین تجھکو فلان روز سے دیکھتا ہون جب مین نے حساب کیا تو وہی دن میری توبہ کا تھا اور عجوزہ فاطمہ کو کچھہ چیز کہانیکی مجھ دینے کو فرمایا اوس نے ایک طبق انگور تازہ اور خرمائے تازہ کا بیموسم میرے سامنے رکھا مین نے کہایا نہایت لذیذ تھے ۔ |
| ایضاً | مولانا بخشی نام محمد بخشی تخلص | سنہ ۹۹۱ ہجری | دھلی | اخبار الاخیار | اوایل حال مین بہت بیقید وبیملاحظہ تھے آخر مین توفیق الہی رفیق حال ہوی اور آپکو براہ فقر وریاضت لائی اور تیس ۳۰ سال صایم النہار رہے اور ریاضت کے لئے گوشہ پائے و ویرانہائے دہلی مین بہت پھرتے کشف قبور بہی رکہتے تھے وقت رحلت بیدار دل وباخبر گذرے۔ |
| ایضاً | شیخ بقا بن بطور۔ | ۱۳ ذیقعد سنہ ۵۵۳ روز چہارشنبہ | باب نوسن بخارا | خزینۃ الاصفیا بحوالہ انیس القادریہ | آپ مریدان تاج العارفین شیخ ابوالوفا تھے۔ اوسکے بعد حضرت غوث الاعظم کے حضور حاضر ہوکر فیض صحبت اوٹھایا صاحب انیس القادریہ فرماتے ہین کہ ایک روز محفل حضرت مین موجود تھا کہ جسوقت آپ یعنی غوث الاعظم نے پایہ دوئیم منبر پر کھڑے ہوکر اجلاس کیا ہے اوسی وقت مین نے دیکھا کہ پایہ ممبر جہانتک کہ میری نظر کام کرتی تھی کشادہ ہوکر فرش سندس سبز کا بچھایا گیا ارواح حضرت صلعم معہ اصحاب کبار نے وہان ظہور فرمایا اور حق تعالی نے دل محبت منزل حضرت غوث پر تجلی کی جس سے قریب تھا کہ حضرت موصوف منبر سے گر پڑین حضرت صلعم نے پکڑ لیا بعد اسکے جسم مبارک آپکا خورد ولاغر ہوکر مثل گنجشک کے نظر آیا اوسکے بعد بڑھنا شروع ہوا کہ اوسکے دیکھنے سے ترس اور خوف دیکھنے والہ پر غالب ہوتا تھا پس وہ سب معاملہ آنکھون سے پوشیدہ ہوگیا اور حضرت مخدوم نے پھر وعظ کہنا شروع کردیا۔ جب اصحاب واحباب نے یہ حال آپکی زبان سے سنا کیفیت رویت آنحضرت صلعم کو دریافت کیا کہا ارواح مطہرہ حضرت نے متشکل بصورت اجساد ہوکر حضرت غوث کی امداد کی کیونکہ تجلی الہی ایسے تھے کہ بشر کو اوسکی قوت تحمل نہین تھی قریب تھا کہ حضرت مخدوم ممبر سے گر پڑتے لیکن حضرت صلعم دستگیر ہوے اور تجلی ثانی بصورت جلال تھی کہ جسم مبارک حضرت کا گداخت وخورد تر گنجشک سے ہوگیا تھا اور تجلی ثالث بصفت جمال تھی اوسکے ظہور سے حضرت بڑے اور بزرگ ہوے تھے۔ |
| ایضاً | باباحاجی رتن ابوالرضا ہندی ستر ندی نام رتن لقب حاجی کنیت ابوالرضا بن نصر ہندی | ۲۲ سنہ ۷ ھ از پٹہ مہری بادشاہ شہاب الدین غوری کی سنہ کی عمر رکہتے تھے | بھٹنڈہ جانب شرق نہ میل کے فاصلہ پر | تذکرۃ المشایخ بحوالہ گلزار ابرار سیرۃ المحمدیہ وطریقۃ الاحمدیہ | بعض کا قول ہے کہ آپ اولیا امت سے ہین اور بعض آپکو اصحاب آنحضرت سے شمار کرتے ہین۔ حضرت رضی الدین علی سعید لالا بن عبدالجلیل غزنوی فرماتے ہین کہ سال چھہ سو ہجری مین ہندوستان مین آیا در بابا موصوف سے میننے ملاقات کی اونہون نے شانہ مبارک خاص آنحضرت صلعم کا جو میرے نام نامزد تھا مجکو دیا اور چند احادیث |

| [illegible] | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | آنحضرت صلعم کی صحبت سے بیان فرمائین اور حضرت علاء الدولہ سمنانی نی احادیث الرتنیہ کو صحیح کیا۔ شیخ ابن حجر عسقلانی نے اصحابہ کی تعریف مین آپکو بہی یاد کیا ہے اور آپکے احوال سے بہت کچہ لکہا ہے۔ آپ بہٹنڈہ مین پیدا ہوے اور آغاز جوانی مین ایک قافلہ کے ساتھ عربستان کی سیر کی اور واپس ہندمین آنکر خبر مشہور ہوئی کہ پیغمبر آخر الزمان صلعم مبعوث ہوے ہین بجلدی تمام براہ دریا مکہ معظمہ مین پہونچکر سعادت صحبت سے فیضیاب و بہرہ مند ہوے اور کچہ مدت حضور اقدس مین رہکر ہندمین واپس آئے اور بہت ریاضت اور مجاہدہ اور نفس کشی کرکے مراد کو پہونچے اور جہان کا سفر کیا اور خوفناک جگہونمین چلے کہینچے اور معتکف ہوے کتاب سیرۃ المحمدیہ وطریقۃ الاحمدیہ مین لکہا ہے کہ بابارتن پسر عبداللہ ہندی کے ہین اور اونہون نے شق القمر کا معجزہ مشاہدہ کیا ہے اونہون نے لیفنے بابارتن نے چودہوین راتکی چاندنی مین اتفاقاً نظر کی تحقیق دو ٹکڑہ ہوگیا چاند۔ پس ایک حصہ اوسکا چہپ گیا مشرق مین اور ایک حصہ مغرب مین اور اندہیری ہوگئی رات ایک ساعت کے لئے پہر نیمہ چاند چڑہ آیا مغرب سے اور نیمہ مشرق سے اور ملگئے آسمان مین آنکر جیسے کہ تہا یہہ حال دیکہکر تعجب کیا کہ اسکا کیا سبب ہے پوچہا قافلہ والون سے خبر دی اونہوںنے کہ تحقیق ایک مرد ہاشمی مکہ مین ظاہر ہوا ہے اور دعوی کرتا ہے نبوت کا اہل مکہ نے اوس سے معجزہ مانگا کہ چاند دو ٹکڑے ہوجاوے اور چہپ جاوے آدہا مشرق مین اور آدہا مغرب مین۔ پس مین مشتاق ہوا اونکے دیکہنے کے لئے اور گیا مکہ شریف۔ لطائف اشرفی مین لکہا ہے یایادہ شانہ مبارک آنحضرت صلعم کا حضرت رضی الدین علی لالا سے شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کو او نہوںنے اوس شانہ کو ایک کاغذ مین لپیٹا اور اوسپرا اپنے ہاتھ سے لکہا ہذہ مشط من امشاط رسول اللہ صلعم وصل لے ہذہ الضعیف من صاحب رسول اللہ وہذہ الخرقۃ وصل من ابی الرضا رتن الی ہذہ الفقیر۔ حضرت رضی الدین علی لالا ایک سو چودہ مشائخ کامل سے خرقہ رکہتے تہے اونکی وفات کے بعد ایک سو تیرہ خرقہ برآمد ہوے اس سے معلوم ہوا کہ ایک خرقہ جو علاء الدین سمنانی کو اونہوںنے دیا تہا وہ اونہین خرقونمین سے تہا جو اونکو مشائخان سے پہونچے تہے۔ |
| ردیف پائی فارسی | حضرت پیر توکی | | لاہور دہلی دروازہ | حدیقہ بحوالہ تحفۃ الواصلین | آپکا مزار بیرون دروازہ ذکی واقعہ لاہور ہے اور آپکے ہی نام سے ذکی دروازہ مشہور ہے۔ تحفۃ الواصلین مین لکہا ہے کہ آپ مغلون کی لڑائی مین شہید ہوے تہے جب سر آپکا اوتر چکا جسم بے سر بہی کفار کے ساتھ لڑتا رہا حضرت کے سر کی قبر بیرون دروازہ مین ہے اور جسم کی قبر اندر شہر متصل دروازہ ایک طویلہ مین زیارتگاہ خلق ہے۔ |
| ایضاً | شیخ پیر میرہٹی شطاری | سنہ ۱۰۴۲ بقول مخبر الواصلین | | خزینۃ الاصفیا | آپ اعظم اولیاء وکبرائے مشائخ سلسلہ شطاریہ کے ہین شہر میرٹھ سکونت رکہتے تہے اور نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بہت معتقد تہا۔ |
| ایضاً | پیر بلخی | | لاہور سرراہ بازار کشمیری | ״ | آپکا اصل نام تحفۃ الواصلین مین صرف پیر بلخی لکہا ہے آپ چنگیز گردی مین بلخ سے لاہور مین آے جب چنگیزی فوج شہزادہ جلال الدین خوارزمی کی گرفتاری کے لئے لاہور مین آئی اور وہ بہاگ کر دہلی کو چلا گیا اور کفار نے شہر لاہور کا محاصرہ کرلیا اور آخرکار شہر فتح ہوا اور حضرت بہی معہ اپنے مریدونکے اور شاگردونکے کفار کے نرغہ مین آکر جام شہادت پیا۔ |
| ایضاً | پیر سراج الدین مشہور بہ پیر سراجی | | لاہور محلہ چوڑہ | حدیقہ | آپ نے عہد سلطان محمد تغلق بخارا سے آنکر لاہور مین قیام فرمایا تہا۔ علم ظاہری و باطنی مین باکمال تہے۔ بادشاہ نے ہرچند تکلیف دی |

| ردیف | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار و نام آبادی | نام کتاب جس سے حالات لئے گئے | مختصر حالات ضروری نسب و نسب ارادت و شمائل و خصائص و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | کہ عہدہ قضا منظور کرین آپنے منظور نہین کیا۔ اس لئے غضبناک ہوکر بادشاہ نے حکم آپکے قتل کا دیا۔ یہ بات سنکر لاہور کے عمایدجمع ہوکر بادشاہ کے پاس گئے اور جان بخشی کرائی اوس روز سے حضرت نے ظاہری تدریس و پیری و مریدی کا کام بندکر کے گوشہ نشین ہوگئے اور اوسی حالت مین فوت ہوگئے۔ |
| ردیف پائو قلندی | پیر بہولا لاہوری | | لاہور محلہ چیلہ حمام کے اندر | حدیقہ | آپ صاحب جذب و سکر و کشف و کرامات تھے سوائے خورد سال لڑکون کے اورکسی سے آپکو محبت نہ تھی ہزار ون روپیہ کی آپکو فتوحات ہوتے آپ سب کی سب لڑکونکو تقسیم کردیا کرتے تھے جب کوئی لڑکا آپکے پاس آتا آپ بزورکرامت اپنی بغل سے شیرینی نکالکر دیدیا کرتے تھے اکثر لوگون نے اسبات کا امتحان بھی کیا تھا اور ابتک یہ مشہور ہے کہ آٹھوین دن خورد سال لڑکے جمع ہوکر گلی یا چوبی حضرت کی قبر اپنے اپنے کونچہ مین بناتے ہین اور چراغ روشن کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ پیر بہولا کی درگاہ ہے۔ |
| ایضاً | پیر سید کمال معروف پیر جہانیان | | قصبہ چونیان ضلع لاہور | | حضرت سادات بخاری سے ہین آپکا مزار قصبہ چونیان ضلع لاہور مین ہے آپکی اولاد قصبہ مذکور مین سکونت رکھتی ہے آپکی مزار کی زیارت کو دور دور کے لوگ آتے ہین اور قبر نہایت متبرک اور بہت لمبی ہے۔ |
| ایضاً | پیر زہدی لاہوری نام وجیہ الدین | سنہ ۱۰۰۱ ہجری | موضع مزنگ مضافات لاہور | حدیقۃ الاولیا | اول آپ نے فیض سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ شیخ سعدالدین بلخاری لاہوری سے پایا جب شیخ سعدی فوت ہوگئے آپ نے شیخ جان محمد سہروردی لاہوری سے فیض طریقہ سہروردی حاصل کیا شیخ موصوف کی وفات پر آپ سیاحت کرنے چلے گئے۔ حرمین الشریفین و بغداد و کربلا معلے و نجف اشرف وغیرہ مقامات مین پہونچکر تکمیل پائی۔ بالاخر خدمت مین میران شاہ بہیکہ چشتی حاضر ہوکر خرقہ ارادت دربرکیا پہر لاہور مین آئے اور شاہ محمد غوث لاہوری سے کلاہ سلسلہ قادریہ حاصل کی کمال زہد و ریاضت کی وجہ سے زہدی کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔ |
| ایضاً | پیر غازی مشہور بہ پیران غیب | | | حدیقۃ الاولیا | آپکا صرف اسقدر حال معلوم ہے جہان اسوقت آپکا مزار ہے وہان زیب النسا شہزادی نے کوئی عمارت بنوائی تھی خدا کی قدرت سے اوس عمارت کی دیوار بنائی جاتی تھی گر پڑتی تھی۔ جب وہانکی زمین کہودوائی گئی تو اوسکے نیچے سے ایک قبر برآمد ہوئی۔ شہزادی نے ایک بلند چبوترہ پر نشان قبر بنادیا آپکی کرامت مین ہے کہ جسکے گلے پر ورم ہو جاتا ہے وہ آپکی قبر سے ایک سنگریزہ اوٹھا کر لیجاتا ہے اور ورم پر پہیرتا ہے جب شفا ہوجاتی ہے تو اوس سنگریزی یا ٹھیکری کے برابر مصری وزن کرکے بانٹ دیتا ہے اور وہ سنگریزہ یا ٹھیکری یا ڈہیلہ قبر پر چہوڑ جاتا ہے مزار زیارت گاہ عالم ہے۔ مولف نے زبانی معتبران سے سنا ہے کہ وقت غدر ۱۸۵۷ء کے جو کوئی مفلس اور نادار آپ کے مزار پر آتا موافق حیثیت گذارہ کے کچہہ نکچہہ نقد آپ کے مزار سے مل جاتا تھا۔ |
| ایضاً | پیر برہان | | بیرون دروازہ دہلی لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپکا وطن اصلی بخارا تھا۔ وہان سے بعہد اکبر بادشاہ لاہور آنکر قیام فرمایا لاہور کے بزرگون میان میر و شاہ بادل سے قادریہ فیض پایا |

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب و لدیت و سکونت وقسم خاندان | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار مع ضلع یا صوبہ | نام کتاب جس سے حالات لیے گئے | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | آپکا مکان مزار بہت عمدہ بنا ہوا تھا مگر جب بعہد سلطنت راجہ کہرک سنگہ کے بیٹے نونہال سنگہ نے چاہا کہ لاہور کے باہر دور دور مکانات صاف کرکے میدان بنا دین اوسوقت یہ مکان گرادیا خدا کی قدرت سے کہرک سنگہ و نونہال سنگھ اوسکا بیٹا ایک روز مین مرگئے اور وہ تجویز موقوف رہی اعتقاد مندون نے پہر مزار آپکا بنوا دیا ۔ |
| ردیف پائے فارسی | پیر محمد شاہ شیرازی چشتی | سنہ ۱۱۰۰ھ | مزنگ متصل لاہور | حدیقۃ الاولیا | آپکی بیعت خاندان چشتیہ مین ہے موضع مزنگ مین جو قوم بلوچ آباد ہے اون سب کی بیعت آپ سے تہی فیض آپکا بہت جاری تھا خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب آپکا اصلی وطن تھا ۔ |
| ایضاً | پیر ہادی رہنما بن سید عبد القادر | سنہ ۱۸۱ ہجری | بیرون لاہور برلب سڑک روندگان میانمیر براہ انارکلی | حدیقۃ الاولیا | آپ شمسی سید اولاد شاہ شمس الدین تبریزی ملتانی کے ہین ۔ یہ مقبرہ بعہد بادشاہ تعمیر ہوا تھا پہلے مقبرہ کی عمارت سنگین تہی سکہو نکے وقت مین راجہ رنجیت سنگہ نے اسکا پتھر اوکھڑوالیا اور دو قبرین اور آپکی بہائیونکی محسن شاہ اور عبد اللہ شاہ کے ہین ۔ اصلی قبرین تہ خانہ مین ہین اور اوپر اوسکے نقلی قبرین بنائی ہوئی ہین انکی اولاد سادات ناروددال ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ مین ہین جو مذہب شیعہ رکہتے ہین ۔ |
| ت حرف التا | حضرت شاہ تراب علی کاکوری ۔ قصبہ متعلع لکھنؤ مین | ۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۵ | قصبہ کاکوری | اخبار الاخیار | آپ اپنے والد شاہ محمد کاظم کے مرید تھے ۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ تقی علی کاکوری | ۱۷ ۔ رجب سنہ ۱۲۹۰ | قصبہ کاکوری | اخبار الاخیار | آپ خلیفہ شاہ تراب علی کے تھے اور اوائل کے کتب درسیہ شاہ حمایت اللہ و شاہ حیدر علی سے پڑہین پہر مولانا مستان سے تکمیل کی ۔ |
| ایضاً | تاج العارفین ابو الوفا نام کاکیش | سنہ ۵۰۳ بقولے وفیہات ۳۰ رجب سنہ ۵۰۳ | قلیجنا مضافات بغداد کے قریب ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید وخلیفہ شیخ محمد شنبکی تھے آپکا سلسلہ بچہار واسطہ بصدیق اکبر پہونچتا ہے ۔ شیخ علی بن الہیتی و شیخ بقا وعبد الرحمن طفسونجی و شیخ مطہر الیار ودونے شیخ ماجد کردی و شیخ جاگیر و شیخ احمد آپکے مریدون کاملان سے تھے |

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ایک روز آپکی مجلس مین تشریف لائے ۔ شیخ نے قطع کلام کرکے فرمایا کہ اس جوان کو مجلس سے باہر کرو چنانچہ کردیا ۔ حضرت موصوف پہر مجلس مین آگئے پہر فرمایا کہ باہر کرو چنانچہ ویسا ہی کیا گیا غرض کہ چوتھی دفعہ جب حضرت ممدوح مجلس مین اسیطرح تشریف لائے شیخ ممبر سے نیچے اوتر آئے اور حضرت ممدوح کے بغلگیر ہوکر حاضرین مجلس کو کہا کہ سب کھڑے ہوکر آپکی تعظیم کرو یہہ جوان غوث الاعظم ہے اور میرا حکم واسطے اخراج محفل بسبب اونکی ازراہ اہانت نہین تھا بلکہ اسوجہ سے کہ تم اونکو نہین شناخت کرتے اور بغرت معبود کہ مین حضرت ممدوح کو دیکھتا ہوں کہ ممبر پر آنکر فرماتے ہین ۔ قدمی ہذہ علے رقبۃ جمیع اولیاء اللہ بعد اوسکے بجناب غوث پاک مخاطب ہوکر کہا ای عبد القادر جیلانی اوسوقت مین کہ جب محبوب حق ہو مجھے یاد کیجو و سجادہ و تسبیح و پیرہن و کاسہ و عصا ء خود حضرت کو دیا کہ یادگار ابو الوفا اپنے پاس رکھنا کہتے ہین کہ جب اوس تسبیح کو زمین پر رکہتے دانہائے اوسکے جدا جدا ہو جایا کرتے تھے اور کاسہ چوبی کو جو کوئی لینا چاہتا وہ کاسہ خود بخود اوسکے ہاتھ مین آجایا کرتا تھا ۔

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار ومدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وفرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ج حرف الجیم | حضرت سلطان جلال قریشی | سنہ ۹۴۸ ہجری | مندو | اخبار الاخیار | آپ علوم ظاہری وباطنی کے بڑے عالم مجذوبانہ شکل مین رہتے تھے۔ ایک روز آپسے کسی شخص نے کیمیا کا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ کیمیا تو یہ ہے تہوک آپنا تابنے کی شیشی پر گرا وہ سونے کی ہوگئی۔ |
| ایضاً | ملا جیون امیٹھوی نام احمد بن سعید | ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۰ | قصبہ امیٹھی حجرہ مدرسہ ضلع لکھنؤ کا مشہور قصبہ ہے اسکو بندگی میان کی امیٹھی بھی کہتے ہین | اخبار الاخیار | آپ سلسلہ چشتیہ مین شیخ محمد صادق ستر کہی کے اور سلسلہ قادریہ مین شیخ لیسین کے مرید مین سولہ برس کی عمر مین تفسیر احمدی اور تیئیس برس کی عمر مین مدینہ منورہ مین نور الانوار شرح منار تصنیف فرمائی وہان سے واپس ہوکر چند روز بادشاہ عالمگیر کے پاس قیام فرمایا پھر حج کو تشریف لے گئے وہان سے واپس ہوکر ملک دکھن کی سیر فرمائی پھر دہلی تشریف لائے۔ |
| ایضاً | شیخ جعفر خدار کنیت ابو محمد | سنہ ۳۴۱ ہجری | | خزینہ | آپ مرید حضرت شبلی اور اجلہ اصحاب حضرت جنید بغدادی کے تھے۔ شیخ شبلی فرماتے ہین کہ جعفر خدار مجہسے زیادہ قرب حق رکہتا ہے وشیخ جنید فرماتے ہین کہ مین نے جعفر جیسا کوئی نہین دیکہا فی الحقیقت وہ بزرگتر شبلی سے ہے۔ |
| ایضاً | شیخ جعفر بن نصیر خلدی کنیت ابو محمد | سنہ ۳۴۸ ہجری | بغداد محلہ خلد | خزینۃ الاصفیا | آپ شاگرد حضرت جنید بغدادی اور ابراہیم خواص و نوری ورویم وسمنون کے ساتھ صحبت رکہتے تھے اور فرماتے تھے کہ دو ہزار شیخ کامل کی مین نے خدمت کی ہے اور چھپن ۵۶ حج کئے ہین۔ |
| ایضاً | مولانا جلال الدین پورانی کنیت ابو یزید | ۱۰۔ ذیقعد سنہ ۸۶۲ شب دوشنبہ | پوران ہرات کا ایک موضع ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ صاحب کرامات ومقامات بلند ایسے تھے جو کوئی مشکل پیش آتی حضرت صلعم سے بےواسطہ غیری رفع فرماتے تھے وصحبت یافتہ مولانا طہیر الدین خلوتی تھے اور معتقد اونکے طریقہ کے حضرت عبد الرحمٰن جامی آپکی صحبت یافتہ ہین کہ آپکو ارادت مولانا برہان الدین ترمزی سے بھی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ جلال الدین بن عبد الرحمن سیوطی | سنہ ۹۱۱ھ | سیوط مصر مین ایک قصبہ ہے | خزینہ | آپ کبرائے علماء وعظماء فقہا وافاضل محدثین ومفسرین وقت خود تھے کسیکو آپ کے عہد مین تاب مقابلہ ومباحثہ نہ تھی تفسیر در المنثور ونصف اول جلالین آپکی تصانیف وتوالیف سے ہین سوائے اسکے چار سو کتابین آپکی تصنیف سے ہین آپ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ قرآن مجید مین دو جائے مجتمع نہین آئین سوائے دو مقام یکے عقدہ النکاح حتی دوحائے حطی دو کاف و دو غین سوائے امنا سککم ومن یبتغ غیر الاسلام دینا نہین آئے فرمایا دو آیات شریف قرآن مجید مین حاوی تمام حروف تہجی ہین یکے انزل علیکم من بعد الغم ودوم محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار بزرگان دین ان دونو آیات کو قطبین کہتے ہین اور یہ بھی فرمایا کہ عہد سرور عالم مین تین اصحاب انصاریان یکے معاذ بن جبل دوم عبادۃ بن الصامت سوم ادلے بن کعب چہارم ابو الدرداء انصاری پنجم ابو ایوب انصاری واسطے جمع کرنے قرآن کے مصروف ہوئے تھے۔ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | سنہ وفات و مقام مزار | حوالہ نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ج | شیخ جاگیر کردی | ۱۲ صفر روز دوشنبہ | ۵۹۰ھ ہجری | حدیقہ | آپ حسان وقت سے تھے شیخ ابوالوفا بغدادی نے آپکی تعریف فرمائی ہے اور اپنا طاقیہ بدست شیخ علی ستی آپکے واسطہ بھیجا تھا اونکو تکلیف حضور بخشی ہین دی تھی آپ دراصل کردستان کے تھے۔ |
| ایضاً | مولانا جان محمدؒ فاضل لاہوری | ۱۱۶۸ھ | لاہور | حدیقہ | یہ بزرگ اپنے زمانہ مین یکتا تھے تدریس جاری تھی ہزارون طالب علم حاضر رہتے آٹھوین دن جمعہ کے روز ہنگامہ وعظ ونصیحت گرم ہوتا عمل آپکا موثر تھا جس شخص کو زبان سے کسی اسم کا وظیفہ فرماتے اپنی مراد کو پہونچ جاتا۔ باطنی تلقین بھی آپکی جاری تھی۔ |
| ایضاً | شیخ جمال الدین احمد جوزقانی | ۳۰ ربیع الثانی ۶۶۹ھ دوشنبہ | بغداد | خزینۃ الاصفیاء | آپ مرید شیخ علی لالا نہایت بزرگ تھے آپکے حق مین آپکے پیر نے فرمایا ہے جو کچھ جنید وشبلی سے حاصل ہوتا ہے وہ آپ سے ملتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ جعفر الخدا نام احمد بن محمدؒ | ۳۴۰ھ یا ۳۴۱ھ | بصرہ | سفینہ | آپ صحبت یافتہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی تھے اور شیخ شبلی آپکو بزرگ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ جعفر خدا قرب حق مین مجھسے قریب تر ہے۔ |
| ایضاً | شیخ جعفر بن نصیر الخدی الخواص نام علی بن احمد بن سہال | ۳۴۸ھ ہجری | یوشنگ | | اصل آپکی یوشنگ نواحی ہرات کی ہے ابوعثمان حریری کو دیکھا تھا اور صحبت یافتہ ابوالعباس عطا وطاہر وابوعمرو دمشقی۔ ایک درویش نے آپکے مزار پر جاکر حق سے خواستگار دنیا ہوا۔ راتکو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ اے درویش جب بر سر میرے کے آؤ خواستگار دنیا کے نہ ہو میری خاک پر آنکر دو نوجہان سے آزادی چاہو۔ |
| چ جیم الفارسی | چراغشاہ | | روشنائی دروازہ لاہور | حدیقہ | آپ سید علی نام گیلانی کے جانشین تھے آپ صاحب ریاضت وعبادت تھے بہت فروغ پایا تھا سلسلہ قادریہ رکھتے تھے تمام عمر خدا پرستی وہدایت وہ اشخاص ہین جنکی شدت کارزار وطیاری ہتھیار ہی ابدار سے آتش کفر وفساد وعناد فرو ہوئی اور شہر دہلی مسکن اہل ایمان وادلیاء صاحب عرفان ہوا قبور اونکی بر حوض شمسی ایک بلند چبوترہ پر واقع ہین جسکو تختہ نور بھی کہتے ہین۔ |
| | چہل تن | | | | |
| ح حرف الحاء | حضرت حاتم اصم کنیت ابوعبدالرحمن بن عنوان | ۱۰ محرم ۲۳۷ھ روز دوشنبہ | ماہجر و بلخ مین ہے | اخبار الاخیار | آپ قدمائے مشائخ خراسان سے ہین وطن آپکا بلخ مین تھا آپ حضرت خواجہ ابوعلی شقیق بلخی کے ہم صحبت تھے مذہب حنفی رکھتے تھے کہتے ہین آپ بہرے نہ تھے ایک بڑھیا سے باتین کرتے تھے دفعتاً بڑھیا سے بے اختیار گوز نکل گیا واسطے رفع خجالت اوسکے بہرہ بنگئے جب سے لقب آپکا اصم ہوگیا۔ آپکا مقولہ ہے جو کوئی شخص ہمارے مذہب مین داخل ہو پہلے سے چار خصلتین نفس پر بھی لازم کرے۔ پہلے سفید موت یعنی بھوکے رہنا۔ بھوکے رہنے سے باطن نورانی رہتا ہے اور قلب مین روشنی ہوتی ہے دوسرے کالی موت یعنی مخلوق کی ایذا پر صبر کرنا اور سیاہ موت کے ساتھ مشابہت دی ہے اسواسطہ کہ غم نفس کو تاریک کرتا ہے غم ظلمت ہے اور ظلمت مشابہ سیاہی کو ہے جس وقت ایذا پر صبر کیا اور اپنی نفس کو غم مین مبتلا نہین کیا بلکہ صبر کرکے خوش رکھا تو فنافی اللہ ہوگیا تیسرے سرخ موت ہے یعنی تحمل ومخالفت نفس کے کرنا گویا اپنے نفس کو ذبح کیا چوتھے سبز موت یعنی پیوند پر پیوند لگا کر پہننا یہ اسواسطے ہے کہ مختلف رنگ کے ٹکڑے اختلاف زمین پر وہال ہوتے ہین طرح طرح کی گہاس اور پہول زمین پر اوگتے ہین مشابہت زمین کے ساتھ پیدا کرنی چاہیئے۔ |

| [illegible] | نام و کنیت و لقب و لدیت وسکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمائل و خصائل خرق عادات وکلمات عینیات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ح<br>حروف الہی | حسین بن منصور حلاج<br>کنیت ابوالمغیث | ۲۵ ذوالحجہ<br>۳۰۹ھ<br>سہ شنبہ | باب الطاق۔<br>بغداد | مراۃ الاسرار<br>واخبار الاخیار | آپکا وطن بیضا تھا جو ایک شہر فارس کا ہے آپکو حلاج یعنی دھنیا اسوجہ سے کہتے ہین کہ ایک روز آپ دوکان حلاج پر بیٹھے تھے۔ دوکاندار کو کسی کام کے لئے بھیجا اور خود آپ نے روئی کی طرف اونگلی سے اشارہ کیا۔ روئی آپکی کرامت سے دھنک گئی اور بنولے الگ ہو گئے۔ جب سے آپ حلاج مشہور ہو گئے تھے۔ آپ مرید حضرت خواجہ عمر بن عثمان مکی کے اور خواجہ جنید خواجہ سہل بن عبداللہ کے صحبت یافتہ تھے آپ عاشق و موحد پاک تھے۔ ایک روز آپ بجماعت صوفیان آکر دروازہ حضرت جنید کھٹکھٹایا پوچھا کون ہے کہا حق جنید نے کہا نہ حق ہے تو بلکہ بحق ہے اور یہ بھی کہا کہ سہ پارہ چوب سرخ کریگا حسین نے کہا اوس روز تو کسوقت اہل تصوف سے نکل کر لباس اہل صورت پہنے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت جنید نے بحال ظاہری فتوی قتل کا دیا و حسین دار پر چڑھایا گیا اور بقول بعض پیش از چند سال شہادت کے حضرت جنید وفات پاچکے تھے چنانچہ خواجہ جنید نے ۲۹۷ھ ہجری مین وفات پائی ہے اور منصور حلاج ۳۰۹ھ ہجری مین شہید ہوے ہین۔ مشائخ آپکے بارہ مین مختلف الرای تھے۔ شیخ ابوالقاسم و شبلی وغیرہ آپکے قتل پر راضی نہ تھے اور فتوی نہین لکھا۔ سب متاخرین آپکو برگزیدہ سمجھتے تھے۔ شیخ ابوسعید ابوالخیر آپکو بڑے رتبہ کا آدمی جانتے تھے۔ بعضے ساحر کہتے تھے اور بعضے کفر کی طرف نسبت کرتے تھے اور بعضے الحاد کی طرف رجوع لیجاتے تھے۔ وقت لیجانے سولی کے قریباً ایک لاکھ آدمی جمع تھے۔ آپ یہ بھی کہتے تھے (حق حق اناالحق) آپ سے پوچھا عشق کیا ہے کہا آج دیکھیگا کل دیکھیگا اور پرسون۔ چنانچہ اول روز دار پر کھینچا دوسرے روز جلایا تیسرے روز آپکی خاک کو برباد کیا۔ ہر قطرہ خون کا جو ٹپکتا اوس سے نقش حق ظاہر ہوتا تھا اور آواز اناالحق آتے تھے منصور نے اپنے خادم کو کہا تھا جب خاک میری دریا دجلہ مین ڈالینگے اوسوقت دجلہ جوش مین آویگا چاہیے کہ میرا خرقہ برلب آب لیجائیو تاکہ جوش آب فرو ہو جاوے۔ خواجہ شبلی نے وقت سحر بعد مناجات کہا الہی یہ بندہ یعنی منصور مومن اور موحد تھا اوسپر بلا کس لئے توڑی تو یہی آواز غیب سے آئی کہ اسنے بھید ہمارا غیر سے کہا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ حمزہ کشمیری | ۹۸۵ھ<br>ہجری | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ میر سید جمال الدین بخاری کے مرید و خلیفہ ہین بڑے صاحب کشف تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید حسن بلاد روبی | ۷ ماہ<br>رجب | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ بابا عثمان گنائی کے ہمراہ مکہ معظمہ سے کشمیر مین آئے بڑے کامل تھے۔ |
| ایضاً | حضرت حبیب اللہ سرخابی<br>قریہ ہے تبریز مین | | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ سید عالی نسب تھے آپکے روضہ پر بڑا جلال ہے نقل ہے کہ شب کو ایک شخص بے ادب سفید چادر اوڑھے آپ کے مزار مین سوتا تھا۔ صبح کو اوسکا سر کٹا پایا۔ سب لوگ ڈر گئے مزار و نیبرک ہے۔ |
| ایضاً | حضرت حیدر چلو کشمیری | ۹۸۰ھ<br>ہجری | کشمیر | اخبار الاخیار | آپکے والد خواجہ فیروز خواجہ عبدالشہید احرار کے مرید تھے ایکروز آپکے والد نے اپنے مرشد سے عرض کیا کہ میری چار لڑکیاں ہین لڑکا نہین ہے اسوجہ سے مین مغموم رہتا ہون آپ کے مرشد نے دعا کی اور بشارت دی کہ لڑکا ذی رتبہ پیدا ہوگا۔ پھر آپ پیدا ہوے۔ سات برس کے سن مین عبادت مین مشغول ہوئے۔ بابا نصیب اور مولانا جوہر بابت و شیخ عبدالحق سے تحصیل علم کرکے عالم ہو گئے تھے۔ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار یا مقام وفات و عمر | نام کتب جن سے حالات ماخوذ ہیں | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الطاء | شیخ حسن طیبی | ۷۴۳ھ | | خزینۃ الاصفیا | آپ عظمائے علماء وکبرائے فقہائے عہد خود تھے اور علوم فروع واصول مین مقامات بلند ومدارج ارجمند رکھتے تھے اور غایت شرف جو آپکو علم مین تہا ملقب بلقب شرف الدین ہوئے حاشیہ کشاف وشرح مشکواۃ المصابیح آپکی عمدہ تصنیف سے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ حبیب اللہ کشمیری | ۱۰۸۲ھ | کشمیر محلہ قطب | خزینۃ الاصفیا | آپ جوانی مین خواجہ یعقوب وارکے مرید ہوئے شاہ قاسم حقانی سے فیض پایا ہے۔ حضرت میان سے سلسلہ قادریہ حاصل کیا۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ حیدر علی قلندر کاکوری | ۲۰ شعبان شوال ۱۲۸۴ھ | کاکوری العمر ۷۹ برس | خزینۃ الاصفیا | آپ اپنے والد شاہ تراب علی کے خلیفہ تھے کتب درسیہ شاہ حمایت اللہ سے پڑہی تہین۔ |
| ایضاً | شیخ حارث بن اسد محاسبی | ۲۴۱ھ ہجری بقول تذکرۃ العلماء | ملک ہرات | تاریخ الاولیا | آپ بڑے مشائخین متقدمین ہرات سے ہین اور تصانیف جلیلہ آپکی انواع علوم مین مشہور آفاق ہین۔ فراست وصداقت مین بنظیر تجرید وتفرید مین مخصوص تھے۔ آپکو تیس ۳۰ ہزار دینار ورثہ مین آئے۔ آپنے فرمایا اسکو سلطانی بیت المال مین داخل کر دو کس لئے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ یعنی گروہ قدریہ اس امت مین مانند گبر کے ہین اور والد میرے مذہب قدریہ رکہتے تھے پس وہ گبر تھے اور مین مسلمان ہون مجہکو باپ کے ورثہ سے مال لینا نہین چاہیئے آپکو علم محاسبہ مین کمال ورک تھا اس لئے آپ بخطاب محاسبی مشہور تھے۔ |
| ایضاً | شیخ حافظ الدین نسفی بن احمد | ۷۱۰ھ ہجری | | | آپ عظمائے علمائے وقت تھے تفسیر مدارک التنزیل وحقایق التاویل وکنز فقہ آپکی تصانیف سے ہین۔ |
| ایضاً | شیخ حمدون قصار کنیت ابو صالح بن عمار | ۲۷۱ھ | ہرات | تاریخ الاولیا | گروہ قصاریہ آپ سے نکلا ہے امام اہل ملامت اور مصاحب حضرت سفیان ثوری اور خدمت مین حضرت ابو تراب نخشبی وعلی نصیر آبادی وابو حفص کے فیض صحبت حاصل کیا تھا۔ حضرت سہیل تستری وحضرت جنید بغدادی آپکے حق مین فرماتے تھے کہ بعد آنحضرت صلعم اگر کوئی پیغمبر آتے تو آپ ہی ہوتے آپکے مریدونکو وصیت تھی علماء کی صحبت اختیار کرنا اور جہلا کی صحبت سے پرہیز کرنا۔ |
| ایضاً | خواجہ حرب یا خواجہ احمد حرب | ۲۳۴ھ | | | عبادت وریاضت مین بے مثل تھے۔ یہان تک کہ خواجہ معاذ رازی نے وصیت کی تھی کہ جب مین مرجاؤن تو میرا سرقدمو نمین آپکے رکہنا۔ سخت محتاط قوت حلال تھی۔ چنانچہ ایک روز آپکے والدہ نے مرغ پکایا اور کہا مین نے اس مرغ کو اپنے مکان پر پالا تھا مگر آپنے نہ کہایا۔ فرمایا کہ ایک روز یہ مرغ چہت ہمسایہ پر چند دانہ کہاتے ہوئے مین نے دیکہا تھا اس لئے مجہکو حلال نہین ہے۔ |
| ایضاً | سید حسن زنجانی | ۶۰۰ھ ہجری | | حدیقۃ الاولیا | قدیمی بزرگون سے یہ بزرگ صاحب ہدایت وارشاد وزہد وتقویٰ وشرافت ونجابت وسیادت تھے شجرہ آپکا حضرت جنید بغدادی سے ملتا ہے سید یعقوب زنجانی کے ساتھ لاہور آئے اور ہنگامہ پاشخیت گرم کیا۔ |

| [illegible] | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | شیخ حبیب اللہ نوشہری کشمیری | سنہ ۱۰۲۳ | کشمیر | خزینہ | آپ بڑے سوداگران کشمیر سے تھے جب داعیہ طلب حق دامنگیر حال ہوا تو خدمت مین شیخ یعقوب صوفی کشمیری حاضر ہو کر مرید ہوئے اور درجہ خلافت حاصل کیا آپکی طبیعت سماع اور وجد کی طرف مایل تھی اور غلبات شوق مین منظم اشعار شغل رکھتے تھے۔ چنانچہ اشعار ذیل آپکی تصنیفات سے ہین ؎ ایکہ بہشت برین بے تو عذابیم عذاب ۔ آتش دوزخ ہمہ با تو گلابیم گلاب ۔ گرمی شوقت چہ کرد نرمی ۔ وقت چہ کرد ۔ سینہ کبابم کباب دیدہ پر آبم پر آب ۔ بے تو نہ سرد و نہ گل ۔ تو نجاتم نہ نل ۔ بے تو کدام است ماہ بی تو کدام آفتاب ۔ حبیبی بیچارہ ہین اشک فشان برزمین ۔ کرد زراعت چنین زد است طعام و شراب ۔ سوائے دیوان اشعار کے ایک کتاب نظم و نثر مین یا خود مرشد خود تالیف فرمائی ہے مرض طاعون مین آپ کی شہادت پائی ہے۔ |
|  | مرزا حیات بیگ کردی کشمیری | ۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۱۲۰ | باغ حسن آباد کشمیر عمر ۸۰ برس | خزینہ | آپ خلیفہ میر محمد کردی کشمیری ہین اور شیخ آدم بنوری نقشبندی مجددی سے بھی فیض صحبت اوٹھایا تھا۔ |
|  | شیخ حسین بگلے کبروی کشمیری | سنہ ۱۰۴۲ھ | کشمیر | خزینہ | آپ خلیفہ میر محمد کبروی ہین آپ نے بعد زیارت حرمین الشریفین کے دکھن پہونچکر چند روز قیام فرمایا۔ صدہا آدمیون کو داخل طریقہ کبرویہ کیا شاہ عالم بہادر بن اورنگ زیب عالمگیر کہ جو اوسوقت ناظم ملک دکھن تھے آپ سے بڑا اعتقاد اور ارادت رکھتے تھے اور آپ نے شہزادہ کو بعد پدر تخت نشینی ہند کی بشارت دی تھی جب وہان سے عازم کشمیر ہوئے راستہ مین بیمار ہو گئے اور کشمیر مین پہونچکر وفات پائی۔ |
|  | قاضی حیدر کشمیری المخاطب بقاضی خان | سنہ ۱۱۲۶ | کشمیر بیرون شہر | خزینہ | آپ اجل علمائے وکبرائے فقہائے کشمیر تھے اور توسل شاگردی کا مولانا عبدالرشید زرگر کشمیری سے رکھتے تھے۔ وبسبب تنگی معاش وطن سے مفارقت کر کے لشکر عالمگیری مین پہونچکر بسیادت خان صدر الصدور رابطہ آشنائی نکالا اور حاضر باد شاہ ہو کر تعلیم شاہزادگان مامور ہوئے بعد چند روز کے قضائے شہر دھلی پر مامور ہوے یہانتک کہ بخطاب اقضی القضات سرفراز ہوئے۔ |
| ایضاً | حاجی جمعیت نام حاجی جمیل |  | لاہور پڑا دریل کے شمال کیطرف غیر آباد پڑا ہے | حدیقہ | آپکی بیعت بخدمت شاہ رنگ بلا دل خلیفہ حضرت لال حسین لاہوری مین تھے، چونکہ آپکے بزرگ ایران سے آئے تھے اور وہ قدم رسول کا ایک پتھر سرخ ہمراہ لائے تھے آپنے وہ پتھر اوس مقام پر رکھکر اوپر قدم شریف کے گنبد بنوا دیا تھا اور جس کے کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قدم شریف آپکی چندپشت سے چلا آتا ہے مگر اب کتبہ مذکور کو اوڑا کر سفیدہ استرکاری کر دی ہے اور قدم رسول مقبول کمال بے ادبی کے ساتھ پڑا ہوا ہے |
| ایضاً | شیخ حامد قادری سہروردی | ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۶ھ | بیرون شہر لاہور | حدیقہ | آپ بڑے بزرگ فقیر اور عالم و فاضل پرہیزگار بعہد محمد شاہ بادشاہ لاہور مین تھے آپکی بیعت سلسلہ سہروردیہ مین بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ ذکریا ملتانی پہونچتی ہے۔ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الحاء | حاجی محمد | اوائل رمضان سنہ | نقش قدم پہلوی شیخ بہلول | حبیب | آپ سلسلہ قادریہ میں صاحب ذوق وحال تھے اوائل رمضان بعد ڈیڑھ مہینے وفات شیخ بہلول کے اس جہان سے رخصت ہوئے؛ |
| ح حرف الخاء | حضرت خیر نساج کنیت ابوالحسن نام محمد بن اسمعیل | ۲۸ رجب سنہ ۳۲۱ ہجری | بغداد | حدیقۃ الاولیا | ایکی اصل سامرہ مسکن شہر بغداد آپ مرید شیخ سری سقطی اور استاد شیخ نوری وابن عطا کے ہیں- ابراہیم خواص وشبلی نے آپکے سامنے توبہ کی- آپ نے حضرت شیخ شبلی کو خدمت میں حضرت جنید بغدادی کے بھیجا کہ وہ بھی مرید شیخ سری سقطی کے تھے- اوائل میں آپ نے خدا سے عہد کیا تھا کہ کھجور جو مجھے نہایت مرغوب ہے ہرگز نہ کھاؤنگا ایک روز آپ سفر میں تھے بھوک لگی رطب لیا- اور ایک دانہ اسمیں سے کھا لیا- اوسیوقت ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا اے خیر اے گریزپا میرے کارخانہ سے تو بھاگا ہے کہتے ہیں اس شخص کے ملازم کا نام بھی خیر تھا اور وہ آپکے ہمشکل بھی تھا- اپکو پکڑ لیا- آپنے جانا کہ یہ سزا میری بدعہدی کی ہے آپکو کارخانہ میں لائے اور بنا شروع کیا- ایک مہینہ وہاں اسطرح کام کرتے رہے ایک رات اُٹھکر وضو کیا اور سجدہ میں اپنے پروردگار سے توبہ کرکے کہا میں اپنے فعل سے توبہ کرتا ہوں- توبہ قبول ہوئی مالک کا اصل غلام آگیا- اور آپکو بصد عذر رخصت کیا اُسوقت سے آپکا خطاب خیر نساج ہو گیا- |
| ؍؍ | مولانا حسین واعظ کاشفی | ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۹۱۰ ہجری | ہرات | | آپ بہت بڑے بزرگ بعالم تجرید صاحب مقامات عالیہ وجامع علوم شریعت وطریقت تھے وخلائق کثیر متفق ہر ولایت اور عصمت اوکی ہے وقت پڑھنے قرآن کے از خود دردمند ہوجاتے تھے آپکی تصانیف بہت ہیں چنانچہ اخلاق محسنی وتفسیر حسینی منجملہ آپکی تصنیف کے نذیر علماء عصر ومشائخ دہر بڑی مطبوع ہے اور ہمعصر مولانا جامی تھے- |
| ایضاً | حضرت خضر رومی | ۱۸ رجب سنہ ۵۰۴ | روم | اخبار الاخیار | اپکا وطن اصلی روم ہے آپ خلیفہ حضرت شاہ عبدالعزیز کے ہیں جب حضرت خضر رومی روم سے دہلی میں آئے اور خواجہ قطب الدین کاکی کو خرقہ خلافت عنایت فرمایا- حالانکہ اسوقت میں خواجہ صاحب موصوف صغیر سن تھے- بعض کہتے ہیں کہ عمر آپکی تین سو برس بعض کہتے ہیں پانچسو یا چھ سو برس کے تھے؛ |
| ؍؍ | خدا نما | سنہ ۱۱۰۴ ہجری | بیرون شہر دہلی بمحاذہ سنگین تعلق محل ہوں ہٹیا کے | | آپ معاصر حضرت سید رسول نما ہیں- انہی صاحبان کے قرب جوار میں دو مزار اور جہان نما دلنور نما بھی ہیں لیکن اسوقت مولف کو اونکا حال معلوم نہیں درصورت معلوم انشاءاللہ قلمبند کیا جاویگا؛ |
| حرف الدال | قاضی دولت شاہ حسینی موسوی بخاری | ۲ شوال سنہ ۱۱۲۶ ہجری | دہلی | خزینۃ الاصفیا | آپ نے نشو ونما بخارا میں پائی- آپ مرید میر محمد شریف بخاری کے ہیں سالہا سال ماوراء النہر وحدود ترکستان میں رہنمائے خلق رہے آخر عمر میں بارادہ حج راہ کاشغر سے کشمیر میں آئے زیادہ تین سال سے وہاں رہے دلقصد حج دہلی پہونچکر بقبول التماس بادشاہ توقف فرمایا اور وہیں انتقال کیا |
| ؍؍ | حضرت داؤد بن نصیر طائی کنیت ابو سلیمان | ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۶۵ | بغداد | خزینۃ الاصفیا | آپ شاگرد حضرت امام ابو حنیفہ کوفی اور مرید حضرت حبیب راعی کے ہیں |

| [illegible] | نام کنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان۔ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | علوم ظاہری وباطن مین کامل تہے آپنے ریاست چہوڑکر فقیری اختیار کی تہی نقل ہے کہ ایک روز آپ روٹی کہاتے تہے ایک اتش پرست آیا اسکو آپ نے ایک روٹی کا ٹکڑہ دیا اسکے برکت سے عورت اسکی حاملہ ہوگئی اور معروف کرخی پیدا ہوئے :: |
| ″ | حضرت بابا داؤد خاکی کشمیری | سنہ ۹۹۴ ہجری | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ حضرت شیخ مخدوم حمزہ کے مرید تہے فنا فی الشیخ کے درجہ کو پہونچے تہے اپکی تصنیف سے بہت کتابین ہین۔ |
| ″ | حضرت بابا داؤد مشکاتی کشمیری | سنہ ۱۰۹۷ ہجری | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ خواجہ حیدر چرخی کے شاگرد ہین اور بابا نصیب الدین کے مرید ہین علوم عربی فارسی مین کامل تہے مشکات شریف کو تمام و اسناد یاد کیا تہا خواجہ حیدر نے آپکو مشکاتی کا خطاب دیا تہا آپکے تصانیف بہت ہین |
| ″ | خواجہ داؤد بلخی | سنہ ۲۲۴ ہجری | بغداد | مرأۃ الاسرار | آپ قدماے مشایخ خراسان مین حضرت ابراہیم ادہم سے روایت ہے درمیان راہ کوفہ ومکہ مین اپکا ہمسفر ہوا جب فریضہ نماز شام ادا کر چکتے لب جنبانی کرکے کچہہ کہتے آپکے جانب راست سے کاسہ طعام وکوزہ آب پیدا ہوجاتا اوس سے آپ کہاتے اور مجہے بہی دیتے۔ ایک نے مجہسے پوچہا کہ انہون نے تمہین کیا سکہایا مین نے کہا کہ اسم اعظم کہا وہ کیا ہے مین نے کہا میرے دلمین بزرگ تر اس سے ہے کہ زبان سے کہون یعنی گفت وشنید سے باہر ہے۔ |
| ″ | دان شہید | | لاہور متصل طویلہ شاہ نواز | حدیقہ | اصلی نام اپکا معلوم نہین دان کرکے مشہور ہین ہر سال اعتقادمند لوگ ملکر عرس کرتے ہین۔ |
| ″ | مولانا درویش محمد واعظ | سنہ ۹۹۶ ھ | قریب گنبد شیخ برہان الدین بلخی | اخبار الاخیار | مرتاض ومتعبد وسالک وعارف وبصورت وسیرت درویشان موصوف تہے تمام عمر انکی ریاضت وسلوک ہی مین گذری اور کبہی آپکو آواز بلند پر درد وشورش وگریہ ہوتے تہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اصل باد ماوراءالنہر کے تہے اور برسون حرمین الشریفین مین گذری۔ |
| ″ | شیخ دوست محمد حسینی | سنہ ۱۱۰۳ ہجری ۲۲ شعبان | شاہجہان آباد قصبہ بورہ | حبیب | بڑے زاہد مرتاض وصاحب خوارق وفیاض باتوکل وفقر تہے اور ارشاد طالبان مین مشغول رہتے تہے۔ |
| [illegible] | شیخ ذکریا بن یحیی ہروی | سنہ ۲۵۵ ماہ رجب | ہرات | خزینۃ الاصفیا | آپ کبار مشایخ مستجاب الدعوات سے تہے امام احمد بن فضل فرماتے ہین کہ آپ ابدالون سے تہے۔ |
| ″ | ذوالنون مصری ابو عبداللہ نام ثوبان کنیت | سنہ ۲۴۵ | بغداد | مرأۃ الاسرار | |
| | ابو الفیض ذوالنون لقب ابراہیم | ″ | مصر | مرأۃ الاسرار | وجہ تسمیہ آپکے ذوالنون لقب ہونیکی یہ ہے کہ ایک روز آپ کشتی پر سوار تہے کشتی مصر سے جدہ کو جاتی تہی اوس کشتی مین ایک سوداگر بہی تہا اس کا جوتا چوری گیا۔ آپ پر جوتا چرانیکی تہمت لگائی اور آزار سخت دینے لگے |

| [illegible] | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| // | | | | | آپ سے منہ آسمان کی طرف کرکے لب جنبانی کی اُسیوقت ہزار ڈیڑہ ہزار مچھلیون نے دریا سے سر نکالا اور ہر ایک کے منہ مین گوہر تھا آپ نے اُن مین سے ایک موتی لیکر سوداگر کو دیا۔ اہل کشتی یہ کرامت دیکھکر پشیمان ہوئے اور بمعذرت پیش آئے۔ آپ کشتی سے نکلکر پانی پر سے چلے گئے آپ شاگرد امام مالک بن انس اور مرید اسرافیل کہ ہیرے بود مغرب اسرار توحید مین نظر دقیق رکھتے تھے شب وفات آپکی ہفتاد کسی نے حضرت صلعم کو خواب مین فرماتے دیکھا کہ دوست حق آتا ہے اسکے استقبال کو آیا ہون وقت وفات آپکی پیشانی پر لکہا تھا۔ ذوالنون حبیب اللہ من الشوق قتیل اللہ۔ گرمی آفتاب کی وجہ سے مرغان جنازہ پر سایہ کرتے جاتے تھے ؛؛ |
| حروف الرا | مولانا رستم علی بن اصغر علی قنوجی | سنہ ۱۱۷۸ | قنوج | خزینۃ الاصفیا | آپ علماء ہند سے بڑے فاضل اور کامل تھے اور فقہاء ہند اور علماء ولایت کو آپکے قول وفعل پر جائے اعتراض نہین تہا تفسیر جامع الصغیر آپکی عمدہ تصانیف سے ہے ؛؛ |
| // | مفتی رحیم اللہ بن مفتی رحمت اللہ قریشی | سنہ ۱۲۳۵ | لاہور | خزینہ | آپ جد امجد صاحب خزینۃ الاصفیا ہین لقمہ حلال کے پیدا کرنے مین بوسیلہ اُجرت کسی کام کرنے مین عار نہین رکہتے تھے لاہور مسجد کوٹلی مفتیان مین بیٹھکر تدریس قرانی مشغول رہتے تھے اور طریقہ سہروردیہ کی تلقین کیا کرتے تھے ؛؛ |
| // | مولانا رضی الدین منصور | | | | حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی فرماتے ہین کہ اودہ مین ایک بزرگ تھے انکو رحمت ہوئی کہ طیاری تجہیز وتکفین ہوگئی مولانا داؤد پالی ومولانا رضی الدین نے دیکھکر کہا کہ ہم آگئے ہین مناسب ہے جب تک انکو صحت نہ ہوئے نہ چہوڑین مولانا رضی الدین نے کہا کہ ایک طرف مریض کی تم قبول کرو اور ایک طرف مین چنانچہ مولانا داؤد نے مریض کے سر کی جانب قبول کی اور مولانا رضی الدین نے پاؤن کی اور کچھ پڑھکر کھڑے ہوگئے اور ہاتہ مریض کے پکڑ کر کہا۔ اُٹھو وہ بزرگ اُٹھ کھڑا ہوا اور صحتیاب ہوگیا ؛؛ |
| // | حاجی روزبہ | | | جیب | آپ بڑے بزرگ صاحب کرامات ومصدر خارق عادات راجہ پتھورا کے زمانہ مین تھے بہت کفار آپکی توجہ سے مشرف باسلام ہوئے تھے کہتے ہین کہ راجہ مذکور کی بیٹی معہ سات سہیلیون کے رات کے وقت بڑا سنگار کرکے اور ہاتہ مین چوک لیکر بصلاح راجہ آپکی فرلفیتہ کرنیکو آئی تھی آپ اُسوقت تلاوت قرآن کرتے تھے دیکھکر اُسکو کہا بیٹی بیٹھ جا اور اپنا لب لیکر اُسکو دیا وہ ہی مسلمان ہوگئی اور قرآن شریف پڑھنے لگی یہ حال دیکھکر سہیلیان اُسکی نے مارے غیرت کے اور خوف راجہ کے کنوئین مین ڈوب کر مرگئین جسکا میلہ بنام جوگ مایہ ہندو لوگ بہول والونکی سیر مین کرتے ہین کوئی دن بارش کے موسم مین سیر کا مقرر ہوتا ہے بدھ کے روز ہندؤنکا اور جمعرات کو مسلمانون کا۔ بدھ کے دن پنکھے جوگ مایہ پر اور جمعرات کو قطب صاحب پر چڑھتے ہین بہت بڑا مشہور میلہ ہے جسمین دور دراز ملکون کے امیر وغریب آتے ہین ؛؛ |
| // | شیخ رزق اللہ دہلوی | سنہ ۹۸۹ | دہلی | جیب | آپ بہائی شیخ سیف الدین وچچا شیخ عبدالحق دہلوی یادگار سلف تھے اور مرید شیخ محمد بیگن تھے بکمال درد وسوز گذاری واقفات |

| [illegible] | نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ - |
|---|---|---|---|---|---|

شاقی احوال سکندر ایکی تصنیف سے ہے اور یہ حکایت جاذبہ عشق کتاب مذکور مین درج ہے - ایک لشکر سلطان سکندر بت خانہ ادد بویہ مین گیا - آپ ایک صورت سنگین ستون پر دیکھکر اوسپر فریفتہ ہوگئے - چار روز رات دن برابر ستون کے پاس کہڑے رہ کر محو صورت ہوگئے - پانچوین روز پوجاریون بتخانہ نے اُس صورت کو بت خانہ مین نہین پایا - گمان لے گئے کہ وہ شخص جو چار روز تک کہڑا رہ کر صورت کو دیکہتا رہا ہے لے گیا ہے تلاش کیا - اور صورت مذکور کو ایکی بغل مین پایا - آپکو معہ صورت حاکم وقت کے پاس گرفتار کر کے لے گئے اور ستون کہود کر صورت نکال لیجانے کا الزام آپ پر قایم کیا آپنے جو حال تھا ظاہر کر کے کہا کہ مین نے اس صورت کو نہین لیا بلکہ صورت ستون سے جدا ہو کر میرے پاس آگئی ہے حاکم نے یہ بات باور نہین کی اور آپ کو قید خانہ مین بھیجدیا اور صورت مذکور حوالہ پوجاریان کر دی تاکہ اُس جگہ ستون مین لے جاکر مستحکم طور سے لگا دیوین - دوسرے روز پھر پوجاریون نے اُس صورت کو اپنی جگہ نہین پایا - قید خانہ مین آپکے پاس آئے تلاش کیا تو وہ صورت آپکے پاس تھی یہ قصہ حاکم سے جاکر کہا کہ ہم نے وہ صورت اُسی جگہ قایم کی تھی کسی نے آپکو لاکر دیدی ہے آپ سے دریافت کیا - آپ نے فرمایا یہ صورت خود میرے پاس آئی ہے حاکم نے تعجب کیا اور صورت کو ایک صندوقچہ مین سر بمہر بند کر دیا - اور اپنے زیر نظر رکہا دوسرے روز پھر وہی صورت آپ کے پاس چلی گئی جب حاکم نے یہ تماشہ بچشم خود دیکہہ لیا - اونکو قید خانہ سے باہر کر دیا اور صورت آپکو دیدی جہان چاہے لے جاوے - ابتک وہ ستون بت خانہ مین موجود ہے اور یہ حکایت اُس دیار مین شہرت رکہتی ہے اس مین اشعار ہندی و فارسی بہت زبان زد عام ہین ؎

| حرف الرا ایضاً | سید راجی | سنہ ۹۱۲ ہجری | دہلی کہنہ | جیب | آپ خلیفہ شاہ مدار کے صاحب حال وقال علم وکمال تھے خلفائے شاہ مذکور بہت ہین آعظم اور اکمل روسے سید حسن بہاری - قاضی |
|---|---|---|---|---|---|

محمود لکہنوی - قاضی شہاب پرکالہ آتش لکہنوی و قاضی مظہر شیر بیشہ توحید کالپیرے و قاضی عبدالملک بہرائچی و سید خاصہ و شیخ آن علے و شیخ محمود بائین پا کہ ١٢ سال بائین پاؤن سے کہڑے رہی تھے - اور شاہ مدار بدیع الدین مرید شیخ محمد طیفور شامی اور وہ مرید امام عبداللہ علمدار اور وہ صدیق اکبر صاحب ولایت تھے زمانہ آخر سنہ ۹۰۵ھ تک کوئی بدعت کی بات نہین تھی چونکہ ترک وتجرید اس سلسلہ مین بہت ہی سوائی لنگوٹی چہار انگشت کے کہ جس سے اندام نہانی چھپ جائے اکتفا کیا حاشا ادوارح بدیع الدین اس سے راضی نہ ہوئے - بلکہ باعث ننگ وعار شاہ مدار ہوئے ہین

| حرف الزا | خواجہ زین الدین ڈار کشمیری | سنہ ٩٤٤ھ | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ کے والد خواجہ عبداللہ خلیفہ خواجہ رفیق الثانی سہروردی کے تھے تجارت کیا کرتے تھے آپ خواجہ حبیب اللہ کے |
|---|---|---|---|---|---|

مرید ہوئے درجہ ولایت حاصل کیا آپکو اپنے پیر سے بڑا اعتقاد تھا ایک روز آپ پیر کے حضور جاتے تھے راستہ مین حضرت خضر علیہ السلام ملے عذر کیا کہ ٹھہیر نہین سکتا پیر کے پاس حاضر ہونے مین دیر ہوگی اور چلے گئے ؛؛

| ‹‹ | شیخ روزبہان صغیر البقلی الشیرازی نام ابو محمد بن ابی النصر البقلی | سنہ ٦٠٦ ہجری روز یکشنبہ | شیراز | ‹‹ | آپنے خرقہ خلافت شیخ سراج الدین محمود بن حنفیہ بن عبدالسلام سے پہنا تھا - اور با شیخ ابو نجیب سہروردی در سماع صحیح بخاری اسکندریہ مین شریک تھے آپکی تصنیفات بہت ہین - تفسیر عرائس وشرح شطحیات |
|---|---|---|---|---|---|

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام کنیت و لقب و لدیت و سکونت و قسم خاندان</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق و عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="6">ز″ عربی و فارسی و کتاب الانوار فی شرح الاسرار وغیرہ جامع عتیق شیراز مین پچاس برس تک وعظ کیا ہے۔</td></tr>
<tr><td>ز</td><td>شیخ زکریا بن ویویہ کنیت ابو یحیٰی</td><td>سنہ ۲۹۴ھ</td><td>نیشاپور</td><td>تاریخ الاولیا</td><td>آپ بڑے نامی مشائخ نیشاپور کے ہین آپ مزدوری کر کے اپنا زاد کرتے تھے</td></tr>
<tr><td>″</td><td>شیخ زکریا بن یحیٰی ہروی</td><td>سنہ ۲۵۵ ۲۴ رجب</td><td>ہرات</td><td>تاریخ الاولیا</td><td>آپ بڑے نامی مشائخین مستجاب الدعوات سے ہین حضرت امام احمد حنبل نے فرمایا کہ آپ ابدالون سے ہین علوم ظاہری و باطنی</td></tr>
<tr><td colspan="6">مین کامل تھے۔</td></tr>
<tr><td></td><td>شیخ زکریا بن یحیے الہروے</td><td>سنہ ۲۵۵ ہجری</td><td>ہرات</td><td>سفینۃ الاولیا</td><td>آپ بزرگان خراسان سے صحبت یافتہ ابو حفص ایک شخص نے آپ سے کہا ایک دینار سرخ رکھتا ہون اور آپکو دینا چاہتا</td></tr>
<tr><td colspan="6">ہون کیا مصلحت ہے آپ نے جواب دیا اگر دے تجھے بہتر ہے اور اگر ندے تو مجھے بہتر ہے۔</td></tr>
<tr><td>″</td><td>بابا زاہد ناکامو کشمیری بن بابا شہریف ناکامو</td><td>سنہ ۸۰۲</td><td>کشمیر</td><td>خزینہ</td><td>آپ خلیفہ شاہ قاسم حقانی ہین اول بیعت آپکی اپنے والد بزرگوار سے تھے نقل ہے ایک روز چند احباب</td></tr>
<tr><td colspan="6">بعد نماز تہجد خدمت مین شاہ قاسم حقانی کے چلے جاتے تھے راستہ مین خادم چراغ لیے جاتا تھا۔ ہوا تند چلنے سے چراغ بڑھ گیا۔ آپ نے اونگلی سبابہ دست راست کو اپنے دہن لب سے تر کیا فی الحال انگشت مانند شمع روشن ہوئی اور اس روشنی سے خانقاہ تک پہونچے شاہ قاسم انکو اس حال مین دیکھکر برافروختہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر ایسی قدرت تھی تو کیون ہوا کو حکم نہ کیا کہ چراغ گل نہ کرتی اور حال اپنا مستور رکھتے۔ حالا خدا سے مین نے چاہا ہے کہ بابن شوخی اور تندی تجھکو آگ مین جلاوے بعد چند روز کے آتش محلہ مسکن بابا زاہد مین لگی اور آتش زدگی مین آپ نے وفات پائی۔</td></tr>
<tr><td>س حرف السین</td><td>حکیم سنائی غزنوی کنیت ابو المجد و نام مجد الدین بن آدم</td><td>سنہ ۵۲۵</td><td>غزنی افغانستان کا مشہور شہر سلطان محمود غزنوی کا دار الخلافہ تھا</td><td>مراۃ السالکین اخبار الاخیار</td><td>آپ کو ارادت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی سے تھی آپ شعراے صوفیہ سے مقبول الکلام تھے کتاب حدیقۃ الحقایق آپکی کمالیت شعر و بیان اذواق مواجید ارباب معرفت و توحید کے یہ دلیل</td></tr>
<tr><td colspan="6">قاطع ہے وقت وفات کچھ زبان سے فرماتے تھے حاضران نے کان آپکے منہ کے آگے لگا کر سنا یہ بیت پڑھتے تھے ؎<br>باز گفتم زانچہ گفتم زانکہ نیست ٭ در سخن معنی و معنے در سخن ٭ تاریخ وفات و اتمام کتاب حدیقۃ الحقایق ایک ہی ہے یعنی سنہ ۵۲۵ ہجری تاریخ اتمام کتاب تھی اور وہی سال آپکی وفات کا تہا۔</td></tr>
<tr><td>″</td><td>شیخ سہل بن عبد اللہ تستری کنیت ابو محمد</td><td>سنہ ۲۸۳ ۱۲ محرم</td><td>بصرہ</td><td>تاریخ الاولیاء مراۃ</td><td>آپ بڑے اولیائے اقلیم عراق سے ہین علوم شریعت و طریقت کے جامع مذہب حنفی رکھتے تھے آپ مرید شیخ ذو النون مصری کے ہین۔ طریقہ سہیلہ آپ سے منسوب ہے اور</td></tr>
<tr><td colspan="6">اور اس طریقہ کی بنا نفس کے اجتہاد اور مجاہدہ پر مقرر ہے آپ مادرزاد ولی تھے آپ فرماتے تھے جب خدا نے الست بربکم کا آواز سنایا تو مجکو لفظ بلی کہنا دسنا یاد ہے۔ اور اپنی شکم مادر کے حالات سے بہی اچھی طرح یاد ہے۔ نقل ہے جب بائی</td></tr>
</table>

| [illegible] | نام وکنیت ولقب وولدیت و سکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمایل وخصایل وذہن عادات وکمالات طبیعات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | پرآپ چلتے تھے قدم مبارک ترنہ ہوتا تھا اور آپکے مکان پر شیر اور تمام درندہ جانور حاضر ہوتے تھے آپ اُن سے بمحبت پیش آتے تھے اور اُنکو خوراک دیتے تھے چنانچہ ابتک وہ مکان بنام بیت السباع مشہور ہے ایام طفولیت مین آپکے خالو محمد بن سواری نے کہا کہ یاد کر اسپنے پیدا کرنے والے کو فرمایا کسطرح کہا دل مین یاد کر جسوقت خواب مین جاوٴ اور ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے تین بار کہو (اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہد) کہا پھر سات بار اور پھر گیارہ بار کہا کہو حلاوت دل مین پیدا ہوئی اور تا لب گور رہے آپ نے مجاہدہ کو طلب مشاہدہ کیا ہے بوقت وفات چارسو مرید عالم وعامل طریقت حاضر تھے۔ |
| الضیا | حضرت شیخ سمنون محب نام ابوالحسن | ۲۹۸ھ بقول ویکباتی مہ ربیع اول روز پنجشنبہ | از اطراف بغداد ومدینہ | تاریخ الاولیا و مراۃ | آپ نے خود کو بلفظ کذاب مشہور کیا تھا جبتک آپکو کذاب کے نام سے نہ پکارتے جواب نہ دیتے اور نہ آتے علم شریعت وطریقت مین یکتائے زمانہ تھے اور شیخ سری سقطی و محمد بن علی قصاب وابو محمد قلانسی کی خدمت مین رہ کر فیض پایا حضرت جنید دوری کے ساتھ آپکی قرابت تھی اور حضرت جنید سے پہلے وفات پائی ہے انکا فرمودہ ہے محبت اصل قاعدہ راہ خدا ہے لوگون نے کہا کسواسطے محبت کو مقرون بلا کہا ہے کہا ہر سفلہ دعوے محبت نہ کرسکے ؞؞ |
| الضیاً | شیخ نوید سناری | | | تاریخ الاولیا | آپ کملائے محققین وعظمائے مدققین سے ہین انکا فرمودہ ہے کہ ابتدا سے مین مجاہدہ دریافت کیوقت مین نے اپنے نفس پر سختی کی تھی اور نفس کو پانی نہین دیا اور پیاس کو مارا اور سیاحت ملکون کی کرتا رہا۔ ایک وقت ایک حوض کے کنارے پر پہونچا نفس نے بڑی شدت سے خواہش پانی پینے کی کی لیکن مین نے پانی نہین پیا اسی وقت ایک سیاہ رنگ کی شے دیکھی کہ میرے بدن سے نکلکر پانی مین گر پڑی مین نے جانا کہ یہ میرا نفس ہے اور مجھی نفس کی گرفتاری سے خلاصی حاصل ہوئی ؞؞ |
| الضیاً | حکیم سرمد دہلوی | ۱۰۷۰ھ | دہلی شاہجہان آباد قریب جامع مسجد | خزینۃ الاصفیا بحوالہ تواریخ جدولیہ | مادہ تاریخ ــ شاہ سرمد در عہد عالمگیر ؛ چون سفر ساختہ بخلد برین گفت تاریخ اکبر مسکین ؛ لحد مرقد شہید سرمد این ؛ آپ صاحب جذب وسکروستی واستغراق وعشق ومحبت تھے ابتدائے حال یہودی تھے کتاب توریت کو بشوق تمام پڑہا کرتے تھے من بعد مشرف باسلام ہوئے اور دہلی تشریف لاکر علم وفنون ظاہری مین مہارت کمال پیدا کی ناگاہ حضرت عشق دامنگیر حال ہوا وہ شیفتہ حسن ایک ہندو بچہ ہوگئے ایک مدت عشق مجازی مین مبتلا رہے آخر بحکم المجاز قنطرۃ الحقیقت عشق مجاز مبدل بحقیقی ہوا دیوانہ ومستانہ ومکشوف العورت بازارون مین پھرتے تھے۔ اور جنگلون اور ویرانون مین رہتے تھے اور غایت سکر ونہایت مستی سے کار اونکا یہان تک پہونچا کہ کلمات ہمہ اوست ومن خدایم من خدایم برملا کہتے تھے علماء وقت نے یہ حال سنکر فتوی قتل ومہر سیاست لکہا اور بعد ثبت مواہیر علماء اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ وقت کے آگے پیش کیا اور اجازت قتل لیکر انکو قتل کرادیا۔ صاحب تواریخ جدولیہ فرماتے ہین کہ حکیم سرمد نے اپنے قتل کے وقت یہ شعر پڑہا اور آخری کلام آپکا یہ بیت ہے ــ سرجدا کرد از تنم شوخی کہ بامن یار بود ؛ قصہ کوتاہ کرد ورنہ درد سر بسیار بود ؛ آپ شاعر تھے رباعیات سرمد مشہور اور زبان زد عام ہین آپکے سرہانے قبر سید ہرے بہرے ہے جنکا ذکر دیکھنے مین نہین آیا ؞؞ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | سنہ وتاریخ وفات | مقام مزار | حوالہ کتاب | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| س حرف السین | سید حمید بن سید سعید بن فتح محمد بن حاجی ابوبکر بن سید عبدالقادر گیلانی | سنہ ۹۰۰ ہجری ۱۴ محرم | لاہور | خزینہ | آپ سادات عظام ومشائخ کرام جامع شرافت ونجابت تھے اور علوم ظاہری مین مختار تمام عمر ہدایت وارشاد مین آپکی بسر ہوئی |
| ایضاً | سلطان میر جو کشمیری | سنہ ۱۱۲۵ | کشمیر | خزینہ | برادرزادہ وخلیفہ شیخ نور محمد پروانہ مین تربیت ظاہری وباطنی آپکی خدمت سے پائی اور ہر چہار سلسلون مین بیعت مریدون کو کرتے تھے مگر سنت قادریہ ونقشبندیہ کا زیادہ تر غلبہ تہا۔ |
| ایضاً | مولانا سعد الدین علامہ تفتازانی | سنہ ۷۹۲ ۶ جمادی الاول | تفتازان مضافات افریقیہ کا مشہور شہر ہے | خزینہ | آپ بڑے عالی ہمت وحافظ آداب شریعت ومقامات طریقت وتصنیفات علوم ظاہری وباطنی موصوف وتبحر ونحریر عصر وعالم بعلوم صرف نحو وحدیث وتفسیر ومنطق ومعانی کتاب مختصر ومطول وغیرہ آپکی تصانیف سے ہین۔ |
| ایضاً | حضرت سید مٹھہ لاہوری نام اصلی سید ابی غفار حسینی | سنہ ۶۶۱ | لاہور | خزینہ | آپ اعاظم سادات حسینی وکبرائے مشائخ وقت تھے وطن آبائی آپکا خوارزم تھا جب شہر خوارزم بانہہ چنگیز خان سے قتل اور لوٹا گیا سید جمال الدین آپکے والد ماجد نے لاہور مین آنکر سکونت اختیار کی مخلوق لاہور کو آپ سے بڑا اعتقاد ہوا۔ بعد وفات انکی آپ سجادہ نشین پدر خود ہوئے چونکہ آپ غایت درجہ خلیق وشیرین کلام تھے اس لئے مخاطب بخطاب سید مٹھہ ہوئے۔ حالا محلہ آپکی مسکن کا لاہور مین محلہ سید مٹھہ کے نام سے مشہور ہے ؛ |
| ایضاً | شیخ سیف الدین باخرزی | سنہ ۶۵۸ روز چہارشنبہ | بخارا | خزینہ | آپ مریدان کبار شیخ نجم الدین مین ہین آپکو اول مین آپکے پیر نے چلہ بٹھایا اور دوسرے چلہ مین شیخ نے دروازہ چلہ کے آنکر دروازہ کہٹکا کر فرمایا۔ اے سیف الدین ؎ منم عاشق مراغم سازوار است ؛ تو معشوقی ترا باغم چہ کار است ؛ اٹھو اور چلہ سے باہر آؤ کہ کام تمہارا تکمیل کو پہونچگیا ہے اور خلوت سے باہر نکالکر آپکو بطرف بخارا رخصت کیا۔ وبعد سے پیر بادشاہان اپکی رکاب مین دوڑا کرتے تھے ؛ |
| ایضاً | شیخ سعد الدین حموی نام محمد بن موید بن ابی بکر بن ابی حسن | سنہ ۶۵۰ ہجری روز عید الاضحیٰ | بحرآباد خراسان کا مشہور شہر ہے | خزینہ | آپ اعظم مریدان وکمل خلفائے شیخ نجم الدین کبری مین کتاب محبوب وسجل الارواح وغیرہ کہ سمجہنا انکا سوائے اہل بصیرت کے امکان نہین رکہتا آپ کی تصنیف سے ہین اور با شیخ صدر الدین قونوی رابطہ ومحبت رکہتے تھے اور شرح فصوص الحکم مین درج ہے کہ ایک روز شیخ صدر الدین قونوی با شیخ سعد الدین مجلس سماع مین موجود تھے شیخ سعد الدین کا وقت خوش آیا اور آنکہہ بند کر کے کچہہ دیر ادب سے کہڑے رہ کر صدر الدین کو بلایا اور آپکو آنکہہ کہولکر دیکہا اور کہا اسوقت آنحضرت صلعم خانقاہ مین تشریف لائے تھے مین نے چاہا کہ جو آنکہین بدیدار پر انوار محبوب کردگار مشرف ہوئی ہین انکو تمہارے منہ پر کہولون۔ نقل ہے کہ ایک وقت آپکی روح کو عروج ہوا تیرہ ۱۳ روز تک بیخود رہے گویا مردہ بیجان فرش پر پڑے تھے جب روح قلب مین آئی تو اٹھے آپکو معلوم نہین ہوا کہ کتنے روز گذرے تھے ؛؛ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب وولادیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف سین | شیخ سلیمان بن احمد طبرانی | ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۳۶۰ ہجری | طبریہ دمشق میں رہی یہان ایک نہر ہے کہ جسکا نصف پانی سرد اور نصف گرم رہتا ہے مگر ملتا نہیں | [illegible] | اپنے وقت مین علم فقہ و حدیث و تفسیر مین ثانی نہین رکھتے تھے کتاب معجم کبیر و معجم اوسط و معجم صغیر و دلائل النبوت آپکی تصنیف سے ہین۔ |
| ایضاً | شیخ سلیمان کشمیری | | کشمیر محاذ مزار سید محمد نورستانی | ایضاً | پہلے آپ ہندو کشمیری تھے آپکا نام پنڈت شیر کنٹ تھا آسنے مدرسہ اہل اسلام مین آنکر پڑھنا شروع کیا قرآن حفظ کیا اپنی قوم کے خوف سے سمرقند چلے گئے بعد تحصیل علم کے کشمیر مین آئے چونکہ آپ مسلمان ہوگئے تھے اسوجہ سے آپ کے عزیز و برادری آپ کے دشمن ہوگئے تھے۔ آپ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کے پاس کولاب کو چلے گئے حضرت امیر نے آپ کے وطن کو پوچھا آپ نے کہا کشمیر باغ سلیمان مین وطن ہے حضرت کبیر نے فرمایا کہ تمہارا شیخ سلیمان نام رکھا۔ |
| ایضاً | شیخ سلیمان بن شیخ عفان | ۱۴ محرم سنہ ۱۱۴۱ھ | دہلی | ایضاً | آپ باشندہ دہلی تھے نقل ہے آپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین قرآن شریف سنایا ہے آپ اپنے وقت مین قرآن پڑھنے مین یکتا تھے۔ |
| ایضاً | حضرت سید سلیمان بہرائچی | سنہ ۹۴۹ھ ازدنیات | بہرائچ اودھ کے شمال شہر پر حدود نیپال کے ملحق واقعہ | ایضاً | آپ مرید شیخ علاء الدین اجودہنی کے تھے اکثر برہنہ رہتے تھے نقل ہے کہ ایک ہندنی پر عاشق تھے آپکی برکت سے مسلمان ہوگئی اوس کی عزیزون نے نالش کی۔ حاکم وقت نے کہلا بھیجا کہ اوسکو گھر سے نکالدو ورنے ہم آتے ہین آپ تلوار لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور کہا کہ وہ مسلمان ہوگئی ہے کافر کو دینا جایز نہین ہے اگر لڑنا منظور ہے تو آؤ دیکھو خدا کیا کرتا ہے اوس کے سننے سے دلون مین رعب بڑھ گیا سب پشیمان ہوگئے۔ |
| ایضاً | حضرت امیر سید علی قوام | سنہ ۹۵۰ھ ہجری | سرائے میران جونپور کے متصل | ایضاً | آپ سادات سوانہ کے خاندان سے ہین۔ آپ شیخ بہاو الدین جونپوری کے مرید ہوئے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ سلیمان ترکمان | ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۰ھ روز شنبہ | دمشق | ایضاً | آپ بیضرورت خاص کے اپنی جگہہ سے نہین اوٹھتے تھے آپ واسطے ستر حال کے بعض اوقات رمضان مین کچھ کھالیا کرتے اور بظاہر نماز کو ترک کرتے تھے آپکو کشف میں پوری استعداد تھی کہ حالات دیدہ و ناشنیدہ ظاہر کر دیتے تھے۔ امام یافعی فرماتے ہین کہ کھانا اونکا |

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | نام مزار معہ پتہ سابقہ وموجودہ زمانہ حال | حوالہ کتب جنسے اقتباس کیا | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

بماہ رمضان اور ترک نماز محض و اسطے ستر حال تھی شاید کسی وقت نماز گذار لیتے ہون گے اور کفارت روزہ ادا کردیتے ہون گے۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | نام مزار معہ پتہ سابقہ وموجودہ زمانہ حال | حوالہ کتب جنسے اقتباس کیا | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف السین | سید احمد المشہور بسخی سرور سلطان بن سید زین العابدین | [illegible] | نگاہنہ قصبہ ضلع ملتان | خزینۃ الاصفیا بحوالہ تذکرۃ الشرفا | آپ قدمائے مشایخ وکبرائے اولیائے خطہ ملتان ہین وہ بہیر خانو ولکہہ داتا شہرت رکہتے تھے وبقول صاحب تذکرۃ الشرفا آپ کا نسب آبائی بحضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بچہیس واسطہ درمیانی پہنچا ہے آپکے والد |

بزرگوار اقلیم عرب سے ہندوستان مین تشریف لائے اور موضع کہرسی کوٹ کہ مضافات ملتان سے ہے سکونت اختیار کی اور متاہل ہوئے آپ ولی مادرزاد تھے طریقت مین اولا نعمت موروثی اپنے والد بزرگوار سے پائی بعد اسکے بغداد مین آنکر حضرت غوث الاعظم سے فیض کامل حاصل کیا اور کچہہ دنون خدمت مین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی مستفیض ہوئے اور وقت واپسی بخدمت حضرت خواجہ مودود چشتی پہنچکر خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا تہا اور کاملان وقت سے ہوئے ہین اور برجال الغیب حضرت خضر علیہ السلام صحبت رکہی ابدال واوتاد کو جسوقت چاہتے طلب فرما لیتے تھے اور واسطے حصول قوت حلال کے شبانی کرتے تھے وکاشتکاری کرتے تھے۔ نقل ہے کہ جسوقت آپ لاہور آئے مولوی محمد اسحاق لاہوری سے تحصیل علم ظاہری کے بعد اسکے بمقام قصبہ سودہرہ کہ متصل وزیرآباد ملک پنجاب ہے کنارہ دریا رخت اقامت ڈالا وبعبادت معبود مشغول رہے کوئی متنفس آپ کے حضور حاضر ہوکر محروم نہین جاتا تھا اس لئے بخطاب سخی سرور ولکہہ داتا مخاطب تھے وہان سے آپ بمقام دہونکل تشریف لائے اور خلوت اختیار کی حب وطن دامنگیر ہوئی پہر یہ کہرسی کوٹ جو فی زمانا شاہ کوٹ مشہور ہے تشریف لائے وبدختر عبد الرزاق کدخدا ہوئے ونیز مسمی کہنو خان حاکم ملتان نے اپنی دختر کو آپ کے نکاح مین دیا اس وجہ سے مارے حسد کے برادران خالہ زاد آپکے دشمن ہوگئے آپ معہ عیال زیر دامن کوہ جہان آپ کا مزار ہے جاکر طرح اقامت ڈالی حاسدان نے وہان پہنچکر آپ کو معہ برادر وزوجہ وسید سراج المشہور بسید راج پسر خود کے شہید کر ڈالا۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | نام مزار معہ پتہ سابقہ وموجودہ زمانہ حال | حوالہ کتب جنسے اقتباس کیا | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | سلطان علاء الدین اویسی | [illegible] | ٥ | حدیقہ | یہ بزرگ خواجہ صالح محمد بن عبد الخالق اویس اپنے والد بزرگوار کے |

خلیفہ تھے اور آپکے والد نے فیض کامل حضرت محکم الدین صاحب السیر کے پایا تھا آپ اپنے باپ کے سجادہ نشین تھے۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | نام مزار معہ پتہ سابقہ وموجودہ زمانہ حال | حوالہ کتب جنسے اقتباس کیا | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت سفیان ثوری کنیت ابو عبد اللہ بن سعید | ۲۲ شعبان سنہ ۱۶۱ھ روز جمعہ یا سنہ ۱۴۲ھ بقولے | بصرہ | خزینۃ الاصفیا | آپ کو امیر المومنین و امام المسلمین کہتے ہین اور علم ظاہری اور باطنی مین لاثانی تھے ابتدا توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک روز وقت داخلہ مسجد کے آپ نے غفلت سے اول پاؤن چپ مسجد مین |

رکھدیا۔ غیب سے آواز آئی کہ اے سفیان آیا تو ثوری یعنے چارپایہ ہے یہ آواز سنکر بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش مین آئے اپنی ڈاڑھی پکڑ کر طمانچہ مونہہ پر مارا اور کہا چپ پاؤن ادب سے نہین رکھا تب ہی تو تیرا نام زمرہ انسانون سے محو ہوا۔ نقل ہے کہ ایک روز خلیفہ عہد آپکے روبرو نماز پڑھ رہے تھے اور نماز مین اپنے محاسن کو حرکت دے رہے تھے۔ آپ نے کہا ایسی نماز نماز نہین ہے روز قیامت کو یہ نماز اوسکے منہ پر مارین گے خلیفہ نے کہا آہستہ تر کہو آپ نے فرمایا اگر ایسی بات نہ کرون تو بول میرا خون ہو جاتا ہے خلیفہ تے سعایت کو دل رکھکر دوسرے دن آپکو اس گستاخی مین دار پر چڑھانے کا حکم دیا آپ یہ خبر سنکر آبدیدہ ہوئے اور کہا اے خدا اسکو جو لائق لینے کے ہو یہ کیا خلیفہ اوسوقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور تمام ارکان دولت حاضر تھے یکایک اون سب پر چہت گر گئی خلیفہ معہ ارکین ہلاک ہوگئے۔

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل و خصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| حروف السین | سلطان مجد الدین طالبہ | . | سپاہان دروازہ خسک وفیروز آباد | [illegible] | آپ اہل عساکر سے تھے ترک وتجرید مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے۔ کہتے ہین ایک وقت ایسا سیلاب آیا عنقریب تھا کہ برات کو برد کر دیوے لوگون نے آپ سے التجا کی آپ نے فرمایا کہ میرا خرقہ سیل مین رکھدو چنانچہ ایسا کیا اور فوراً سیل واپس ہوگیا اور طغیانی فرو ہوگئی امام فخر الدین رازی آپ کے وقت مین تھے۔ |
| ایضاً | شیخ سلیمان بن عفان المندوی الدہلوی | شب ۱۵ محرم سنہ ۹۴۴ھ | دہلی | اخبار الاخیار | آپ ارشاد وترتیب طالبان وتلقین اذکار واشغال درویشان مین یگانہ عصر تھے بہت مسافرت کی اور نعمتین پائین آپ کو نقل ارواح کہ مرتبہ ہے مراتب تصرفات نفس سے حاصل تھا اور اسی وجہ سے اکثر احوال قرون ماضیہ کے خبر دیتے تھے آپ تجوید قرآن مین بھی یگانہ عصر تھے اور آپ نے قرآن کو پیش حضرت صلعم کے بعالم رویا تجوید کیا تھا اور شیخ عبد القدوس نے آپکے آگے تجوید کیا تھا۔ |
| ایضاً | سید حسین پائی مناری | سنہ ۹۲۲ھ | . | اخبار الاخیار | آپ بڑے سیاح وصحبت اندوختہ اور غایت درجہ کے جسیم تھے اور بعہد سلطان سکندر مشہد مقدس طوس سے دہلی مین آئے مگر صحبت آپکی سلطان کو خوش نہین آئی اندر پرانے قلعہ دہلی مسجد پائی منار مین اقامت کر کے گوشہ گیر ہوئے بعض عورات امرائے سکندریہ معتقد اون کے ہوکر وجہ معیشت ضروری کو بہم پہنچایا کرتی تھین اور آپ اندرون قلعہ زراعت کیا کرتے تھے اور حاصل اوسکا صرف فقرا کو دیا کرتے تھے اور آپ کے اور شیخ جمالی کے درمیان مزاح تھا اور شیخ اکثر اوقات براہ ظرافت آپ کو بعض امور ناشایستہ نسبت کرتے تھے آپ نے قہر مین آلکر آلت اپنا کاٹکر شیخ کے پاس بھیجدیا بعضے کہتے ہین کہ یہ حکایت غلط ہے اونکو علت استسقا تھی اور بمشاورت اطبا کے یہ حرکت کر بیٹھے تھے اور شہرت دوسری طرح ہوگئی تھی شیخ جمالی نے یہہ بیت واسطے ایذا بطریق مزاح وظرافت کے کہا ع آلت پیش راچو ببریدی بہ علت پس یقیکونہ خواہد رفت ہو واللہ اعلم۔ |
| ایضاً | سید میر بلند | . | لاہور اندر مسجد وزیر خان شاہ عالمی کیطرف طویلہ کہان کے اندر | حدیقہ | آپ سید تھے اور متقدمین بزرگون مین سے صاحب جذب وتاثیر گذری ہین اصل زمانہ آپکا پایا نہین جاتا کہ کب اور کس زمانہ مین ہوئے ہین آپکا مزار نہایت متبرک اور پُر فیض ہے اور ہر سال عرس بھی ہوتا ہے لوگ آپ کی نسبت مشہور کرتے ہین کہ میران بادشاہ کے بھائی تھے۔ |
| ایضاً | سید حسن رسول نما | ۲۳ شعبان سنہ ۱۱۰۳ھ | بیرون دہلی صحن مسجد مدرسہ | حبیب برکات الاولیا | آپ سید عثمان نارنولی کی اولاد سے عارف کامل وفاضل اکمل عاشق بیدل مقبول رب اویسی مشرب پہاڑ گنج بلوغ کلالی دہلی مین باعظمت وجلال وکثیر عیال واطفال وطالبعلمان ودرویشان صاحب حال بطریق توکل اقامت رکھتے تھے۔ ایک روز ایک بیگم معتقدہ نے خواجہ سرا کے ہاتھ دو ہزار روپیہ آپکی خدمت مین بھیجکر یہ استدعا کی کہ حمل اس معتقدہ کا برقرار نہین رہتا بچہ یا ان خون ساقط ہوجاتا ہے آپ نے فرمایا بیگم اوس جگہہ اور مین یہان اگر میرے نزدیک ہوتی مین پاشنہ پا اوسکے شکم پر رکھتا تا کہ حمل قرار پکڑتا خواجہ سرائے عاقل اس بشارت سے خوشدل ہوا اور نیاز مرسلہ بیگم منظور کرا کے یکان حضور حوالہ کر کے مژدہ بقائے حمل بیگم کو |

<table dir="rtl">
<tr><th>حروف تہجی</th><th>نام وکنیت ولقب و ولدیت وسکونت وقسم خاندان</th><th>تاریخ وسنہ وفات</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="6">پہنچایا۔ خدا کے فضل وتفادل زبان آپ کی سے فرزند سلیم میعاد مقررہ کے بعد زندہ وسلامت پیدا ہوا آپکی ایک معتقد سید شجاعت خان نے بارہ دری سنگین بنوادی اور روضہ منورہ پے گنبد بنا کیا۔ مولف نے آپ کے سرہانے کی دیوار کے اوپر یہ کتبہ پتھر مین لکھا دیکھا۔ حسن رسول نما افتخار آل حسین۔ اویس قرنی ثانی وثالث حسنین۔ سُنا گیا ہے کہ آپ ہر کسی خواہشمند کو حضرت صلعم کی زیارت کرا دیا کرتے تھے خلقت کا ہجوم بہت ہونے لگا صلاح وقت سمجھکر آخر کو پانچسو روپیہ زیارت کا مقرر کردیا۔ ازکتاب مولوی سید احمد صاحب آپ نے ایک کھونٹی گاڑی ہوئی تھی اور اپنے گلے مین ایک رسی ڈالکر اوس کھونٹی کے گرد پہرا کرتے تھے۔ اور یہ مصرع پڑھتے تھے۔ ہستم سگ رسول رسن گردن ماست۔</td></tr>
<tr><td>حرف شین</td><td>حضرت شفیق بلخی کنیت ابوعلی بن ابراہیم</td><td>در رمضان روز پنجشنبہ سنہ ۱۷۴ھ</td><td>ختلان کشمیر و بدخشان کی سرحد پر مشہور شہر ہے</td><td>[illegible]</td><td>آپ شاگرد امام زفر کے اور اوستاد حضرت حاتم اصم کے اور مرید حضرت ابراہیم ادہم بلخی کے تھے مذہب حنفی رکھتے تھے۔ حضرت امام موسی کاظم کے زمانہ مین تھے آپ کا مقولہ ہے کہ ہم نے پانچ چیزون کو پانچ چیزون مین پایا۔ ۱۔ قوت کو تلاش کیا تو اوس کو</td></tr>
<tr><td colspan="6">صلوٰۃ الضحیٰ مین پایا۔ ۲۔ قبر کی روشنی کو ڈھونڈا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا۔ ۳۔ جواب منکر نکیر کو تلاش کیا تو اوسکو قرآن کی تلاوت مین پایا۔ ۴۔ عبور پل صراط کو ڈھونڈا تو اوسکو روزہ وصدقہ مین پایا۔ ۵۔ عرش کا سایہ تلاش کیا تو اوس کو خلوت مین مین پایا۔ آپ شہید ہوگئے ہین۔ آپ نے بہت علوم مین کتابین تصنیف کی ہین پیرو اوستاد حاتم اصم تھے ایکہزار ستر ۱۰۷۰ اوستادون کی شاگردی کی ہے اور فیض پایا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="6">(یہان سے تا آنحضرت صلعم سلسلہ سہروردیہ وچشتیہ ایک ہین اور حضرت سدیدالدین سے سلسلہ چشتیہ جاری ہوا ہے)</td></tr>
<tr><td>حرف شین</td><td>خواجہ شمس الدین محمد کوسوی۔ قصبہ ہے تابع ہرات</td><td>۲۶ جمادی الاول سنہ [illegible]</td><td>ہرات قریب مسجد جامع</td><td>[illegible]</td><td>آپ اعظم مشایخ ہرات ہین آپ اولاد امجاد شیخ احمد جام سے ہین صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ خرقہ شیخ احمد جام کہ اُن کو خواجہ ابوسعید ابوالخیر سے حاصل ہوا تھا آپ کو پہنچا تھا</td></tr>
</table>

اوسکے گریبان مین خرقہ وصلہ پیرہن حضرت رسول کریم صلعم سیا ہوا تھا اور اوس خرقہ سے انواع انواع کے خوارق و کرامات ظہور مین آتے تھے چنانچہ بعد وفات حضرت جام تمام اولاد حضرت جام نے چاہا کہ خرقہ مذکور کو پارہ پارہ کرکے باہم تبرکاً تقسیم کرلیوین لیکن جو کوئی اس نیت سے اوس خرقہ کو ہاتھ مین لیتا تھا وہ خرقہ اوسکے ہاتھ سے غائب ہوجاتا تھا آخر بدست خواجہ شمس الدین قرار پایا دوئم جس گھر مین اوس خرقہ کو رکھا اوس گھر مین حاجت شمع وچراغ نہین تھی وہ مکان اوس خرقہ سے خود بخود روشن ہوجاتا تھا سوئم جس جگہہ وہ خرقہ رکھا جاتا تھا ہر وقت آواز ذکر وصلوٰۃ وہان سے ظاہر اُٹھتی جاتی تھی جواہر الاسرار مین اوس خرقہ کا مفصل حال درج ہے آپ تصنیفات شیخ محی الدین ابن عربی کے بڑے معتقد تھے اور مسئلہ توحید موافق اوسکے برسر منبر بیان فرماتے تھے۔ کسیکو گنجایش انکار نہین ہوتی تھی۔ آپ سماع کو دوست رکھتے تھے مجلس سماع یا وعظ مین اگر کسی کو خطرہ دل ہوتا فوراً اوس کا جواب فرمادیا کرتے تھے۔

| حرف تہجی | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام وفات | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف السین | میر شرف الدین کشمیری | ۱۱ شوال ۱۱۳۰ھ | کشمیر | خزینۃ | آپ فرزند میر دالشیخ شادی پوری کشمیری ہین اگرچہ آپکو بیعت اپنے والد بزرگوار سے تہی لیکن دیگر مشایخ عظام سے بہی فیوض طریقت حاصل کی تہی اور جو سایل آپکی خدمت مین حاضر آتا صفائی باطن اور کشف سے اوس کے مطلب سے خبردار ہوجاتے تہے۔ |
| ایضاً | شاہ شجاع کرمانی کنیت ابوالفوارس | ۱۵ جمادی الاول | کرمان | تاریخ الاولیا خزینۃ | آپ قطب الوقت اور عظماے اعیان طریقت اور دواقفان حقیقت تہے آپ کے والد ماجد کرمان کے تہے بعد وفات والد کے آپنے سلطنت سے علیحدگی اختیار کی۔ اور خدا سے رجوع ہوئے آپ مرید شیخ ابوحفص حداد کے ہین اور صحبت مین ابوتراب نخشبی و ابو مراع مصری و ابوعبید بصری رہے اور فیض حاصل کیا چالیس برس خواب نہین کیا تہا آنکہو مین تیل ڈالتے تہے۔ |
| ایضاً | شاہ میر شرعی | ۹۳۵ھ | چندیری مالوہ کا مشہور شہر ہے | تاریخ الاصفیا | آپ عظماے مشایخ وکبراے علماء وقت خود تہے دعمل دعوت آیات قرآنی داسماے الٰہی مین ثانی نہین رکہتے تہے چنانچہ ہر روز جمعہ بادشاہ وقت کو بقوت وتصرف اس علم کے اپنی طرف بلاتے تہے اور حاجات مسلمانون کی برلاتے تہے ایک تسبیح رکہتے تہے جب اوس کا دانہ اول پہیرتے بادشاہ کو ارادہ ملاقات متحرک کرتے اور دوسرا دانہ پہیراتے سے بادشاہ عزم سواری کرتے اور تیسرے دانے کی جنبش دینے سے سوار ہوجاتے تہے اور اسی طرح پر ہر دانہ کی جنبش دینے سے سوار ہوجاتے تہے اور اسی طرح ہر دانہ کی جنبش دینے سے آپ بتا دیتے تہے کہ اب بادشاہ فلان جگہہ آگیا ہے۔ یہانتک کہ بعد جنبش دینے آخیر دانہ تسبیح کے بادشاہ حاضر ہوجایا کرتے تہے۔ ایک روز بچہ غلام نے وہی تسبیح صندوق سے نکالکر اوسی طرح پہیرنی شروع کی ناگاہ بادشاہ پہنچ گئے آپ نے فکر بے وقت اور بے طلب بادشاہ کا کیا تو معلوم ہوا کہ بچہ غلام نے تسبیح گردانی کی تہی۔ |
| ایضاً | شاہ حسین بن سید عبدالقادر بن سید حمید لاہوری۔ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۰۵ھ | لاہور سہا عمر ۹۶ | ایضاً | آپ سادات عظام گیلانی سے تہے اور بیعت دست بدست آباے کرام خود سے رکہتے تہے اور تیر دعا آپکا کبہی نشانہ سے خطا نہین جاتا تہا نقل ہے کہ آپ نے اپنے دروازہ کے باہر ایک چوب استادہ کی ہوئی تہی علی الصباح خلقت کثیر اہل حاجات آنکر آبخورہ پانی کے اوسپر رکہتے تہے آپ بعد فراغت وظیفہ وغیرہ کے پانی آبخورون پر دم کیا کرتے تہے واسطے شفاے بیماران وہ پانی حکم اکسیر رکہتا تہا آخر ایک شخص فاضل نام رنگریز نے از راہ خبث باطن اوس چوب پر نجاست لگا جایا کرتا تہا خدام صبح کو نجاست سے پاک کر دیا کرتے تہے آخرش تنگ ہوکر غلام نے آپ سے کہا فرمایا صبر کرو ظالم خود بخود سزاے کردار خود پہنچ جائے گا پس چند روز مین فاضل مذکور دیوانہ ہوگیا اور نجاست کہاتا پہرتا تہا آپ کے مدفن کے نزدیک ایک چاہ ہے جو ماموں بہانجہ کے نام سے مشہور ہے چنانچہ گل واسطے شفاے بیماری دنبیل گلو کہ ہندی مین گل پہڑا کہتے ہین وارد ہوئے شفا ہے جو آپ کی دعا کا اثر ہے۔ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام وفات ومدفن | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الشین | شیخ شمس الدین عطا | ۔ | دہلی کہنہ متصل مقبرہ ہمایون | ۔ | درویش صاحب کمال صاحب ارشاد وہدایت تھے ہمیشہ آگ جلاتے اور اوس کے خاکستر پر بیٹھا کرتے تھے اور وہان ایک گڑھا کہود رکھا تھا رات کو اوس مین رہتے اور اوپر سے خاکستر سے چھپ جاتے تاکہ کوئی دیکھ نہ لیوے سلطان المشائخ بارہا آپ کی ملاقات کو آئے جو ہین کہ آپ کو خبر اون کی تشریف آوری کی ہوجاتی فوراً اُس گہڑے مین چھپ جاتے ہرگز دوچار نہین ہوتے کسی سے اُنس نہین رکھتے ایک سیدزادہ آپ کے قرب وجوار رہتا تھا کبھی کبھی اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پکاکر لاتا اوس کو تناول فرماتے ایک روز اوسی سیدزادہ نے عرض کی یاحضرت ہر فقیر ومسکین کو آپ کا دیدار میسر آتا ہے شیخ نظام الدین کہ مرید رشید گنج شکر ہین باہمہ کمالات بارزوئے ملاقات آتے ہین آپ ملاقات نہین فرماتے اس مین کیا اسرار ہے فرمایا وہ ولی عظیم الشان ہے لیکن جاہ وجلال دینوی بہت رکہتا ہے فقیر تارک الدنیا کو اوس کی ملاقات زیبا نہین ولیکن غسل تجہیز وتکفین میری وہی کرین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مؤلف نے زبانی معتبران سے سُنا ہے کہ وقت غدر ۱۸۵۷ء جو کوئی مفلس اور نادار آپ کے مزار پر آتا موافق حیثیت وگذارہ کے کچہہ نہ کچہہ نقد آپ کے مزار سے ملجاتا تھا۔ |
| ایضاً | شیر شاہ قادری ملتانی۔ | ۔ | دریا ملتان سے پانچ کوس پرے آپکا مقبرہ ہے | [illegible] | آپ بزرگ ترین بزرگان ملتانی سے خاندان قادریہ مین صاحب کشف وکرامات وخوارق عادات تھے ہزارون اس خاندان کے مُرید ہین۔ حضرت سادات گیلانی صاحبان اوچ کے ساتھ آپ کا پیری شجرہ ملتا ہے سجادہ نشین اس مزار کے علاوہ ظاہری عزت کے باطنی عزت بہی رکھتے ہین۔ |
| ایضاً | مولانا شاہ گدا کشمیری۔ | شب پنجشنبہ ۱۲۴۰ھ | کشمیر | خزینہ | آپ مرید وخلیفہ شیخ مخدوم موسیٰ کے ہین جو آج کل خلفائے شیخ احمد کے تھے حال وفات آپ کا تواریخ اعظمی مین اس طرح پر درج ہے کہ شب پنجشنبہ ۱۲۴۰ھ آدھی رات کو خواب استراحت سے اوٹھے اور تجدید وضو کیا اور حجرہ مین بیٹھکر ذکر اثبات نفی مین مشغول ہوے جب ذکر مین گرم ہوے خانقاہ جنبش مین آئی اور زلزلہ عظیم نمودار ہوا اور سب اہل محلہ اور سکنائے قرب وجوار بیدار اور خبردار ہوکر خانقاہ مین آئے اوسوقت سے لیکر چاشت تک شیخ ذکر حق مین مشغول رہے بعد اسکے سر بسجدہ رکھکر جان بحق ہوئے۔ |
| ایضاً | شیخ شہاب الدین مقتول نام یحییٰ بن حبیش | ۵۸۷ھ ہجری | حلب | [illegible] | حکمت مشائیان واشراقیان مین عالم متبحر تھے اور اس بارہ مین تصنیفات لائقہ رکہتے تھے بعضے آپ کو منسوب بسیمیا اور بعض آپ کو باعتقاد حکمائے متقدمین کرتے ہین باوجودیکہ شرح دیوان حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین آپ لکہتے ہین۔ قولہ قدماء حکمائے اشراقی کہ بودہ اند وبعضے انبیا اولیا افہام حکمت را بوحی والہام معلوم گفتہ اند وگویند اغاثاذیمون شیث علیہ السلام است وہرمس الہرامسہ کہ ادریس |

| حرف تہجی | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | مدفن | ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | احکام نجوم و طلسمات و طب ست ادریس علیہ السلام اند و لقمان شاگرد داؤد علیہ السلام بود - فیثاغورس شاگرد سلیمان علیہ السلام اورا افلاطون خاتم حکماء اشراقیت و ارسطو کہ شاگرد او بود طریق نظر پیش گرفت و وزیر سکندر ذوالقرنین پسر فیلقوس رومی بود و حکمت را تدوین کرد و اورا معلم اول گویند و حکماء در رکاب او میرفتند و استفادہ میکردند لہذا ایشان را مشائین گویند بعد از ارسطو حکمت تحریف یافت و اعظم اسباب تحریف نقل کتب حکمیہ بودہ از لغت یونان بلغت عرب اور تاریخ امام یافعی میں لکھا ہے کہ اوسکو خلیل عقیدہ و بالعتقاد حکماء متقدمین متہم کیا تھا۔ اور حلب میں علماء وقت نے فتوی قتل دیا تھا و بعض کہتے ہیں قید کیا بعض کہتے ہیں قتل اور سولی چڑھایا تھا اور بعض کہتے ہیں بھوکا رکھکر مارا تھا۔ |
| حرف الشین | شاہ گردیز ملتانی | • | ملتان | • | آپ معاصر حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا اور اصل سادات گردیز سے تھے کہ نواح غزنین میں واقع ہے وہاں سے آن کر شہر ملتان میں سکونت اختیار کی تھی آپ قبر خود سے دست بیعت مریدوں کو دیا کرتے تھے اور ابتک آپ کی قبر میں وہ راہ موجود ہے جہاں سے آپکا ہاتھ بیعت کے واسطے نکلتا تھا ایک روز شیخ صدرالدین پسر حضرت بہاؤ الدین ذکریا نے اپنے والد بزرگوار کے آگے عرض کی کہ جس حالت میں خوارق عادات شاہ گردیز سے ظاہر ہوتے ہیں پس آپ کے فرزندان کی طرف کون رجوع کریگا بچند مرتبہ اسی طرح انہوں نے اصرار سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تم خود برسر قبر شاہ گردیز جاکر التماس کرو کہ رعایت شریعت جد خود محمد صلعم آپ پر لازم ہے چنانچہ شیخ صدرالدین نے ویساہی کہا پس اوس روز سے قبر سے باہر ہاتھ آنا اکنا بند کیا |
| ایضاً | شیخ شہاب الدین حق گو عاشق خدا | • | ۲۹ شوال چہار شنبہ ۷۶۶ھ | زیر قلعہ دہلی | آپ پسر شیخ فخرالدین زاہد کے ہیں آپ کا حق گو لقب اسلئے ہوا کہ سلطان محمد بن تغلق نے حکم کیا کہ ہم کو محمد عادل کہیں آپنے بادشاہ کے حضور میں محمد عادل کہنے سے انکار کیا بلکہ کہا کہ میں ظالم کو عادل نہیں کہہ سکتا سلطان محمد نے غضبناک ہوکر قلعہ دہلی سے نیچے گروادیا۔ |
| ایضاً | شاہ قاسم انوار | ۸۳۷ھ | خرجرد جام صوبہ میں واقع ملک عرب | سفینۃ الاولیا | آپ سادات آذربایجان سے تھے اوایل میں نسبت ارادت شیخ صدرالدین اردبیلی آپ کے تھے بعد اوس کے بصحبت صدرالدین علی کہ جو مریدان اوحدین بن علی کرمانی سے ہیں پہنچے تھے اور بہاؤ الدین نقشبندیہ کو بھی آپ نے دیکھا ہے۔ |
| ایضاً | شیخ شمس الدین نام محمد بن احمد حنبلی | ۲۷ رمضان روز چہار شنبہ ۱۱۷۱ھ | مرشدآباد | سفینۃ الاولیا | اپ صوفی حنبلی مذہب تھے۔ |
| ایضاً | خواجہ شمس الدین محمد الکوسوی۔ | ۹ جمادی الاول ۸۶۳ھ روز شنبہ | ہرات متصل قصبہ ابو بردم رغ | ایضاً | آپ اولاد حضرت شیخ الاسلام احمد الجامی النامقی ہیں اور خدمت میں شیخ زین الدین جافی و شیخ شہاب الدین عمر جاتی سے تھے مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا شمس الدین محمد رشید وغیرہ |

| [illegible] | نام و کنیت و لقب و سکونت و ولدیت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

آپ کی مجلس مین حاضر ہوا کرتے تھے معارف و لطایف خواجہ موصوف کی کرتے تھے مجلس سماع مین آپکو وجد عظیم ہوا کرتا تھا و صیحہ ہاے مارا کرتے تھے مجلسیان حاضرین کو اثر ہوتا تھا اور جس کی حاضرین کچھ گذرتا تھا اسطرح کہ غیر نہین سمجھے ظاہر کردیا کرتے تھے۔

| [illegible] | مولانا شمس الدین محمد رومی۔ | ۱۲ ر صفر [illegible] ہجری | گازرگاہ ہرات نزدیک مزار شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری | [illegible] | آپ اعظم و اکمل مریدان مولانا سعد الدین کاشغری ہین اور نبیرہ حضرت مولانا عبدالرحمن جامیؒ آپکا فرمودہ ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات کو تین ہزار بار درود شریف اوپر رسول صلعم کے بھیجے وہ حضرت سرور کائنات کی خواب مین زیارت کرے گا۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شمس الدین ملتانی و تبریزی | | بیرون شہر ملتان روضہ ہے | [illegible] | آپ سادات عظام موسوی سے ہین بڑے صاحب کمالات ملتان مین ہوئے ہین لوگ قصہ کباب بھوننے کا آتش آفتاب سے آپ ہی کی نسبت مشہور کرتے ہین یہہ غلط ہے |

جو بعض آپکو حضرت شمس الدین تبریزی سے مشہور کرتے ہین آپ کی اولاد امجاد مذہب شیعہ رکھتی ہے اور لاہور وغیرہ مین بسادات شمسی مشہور ہے۔

| ایضاً | سید شمس الدین و سید ابو طالب عرف [illegible] | [illegible] ہجری | احاطہ نقش قدم دہلی | [illegible] | آپ دونو صاحب باہم عقد اخوت باندھکر سیر و سیاحت معمورہ عالم کرتے ہوئے دہلی مین آئے اسوقت مین شاہ محمد فیروزآبادی کہ علم دعوت و تسخیر جنیان مین بڑی |
|---|---|---|---|---|---|

شہرت رکھتے تھے چنانچہ اونکی شعبدہ بازی کی ایک نقل ہے کہ ایک روز واسطے مہمانون کے دستر خوان بچھایا گیا اون مین سے ایک مہمان نے جغرات طلب کیا شاہ محمد نے اوسیوقت ایک دیگ پر از جغرات غیب سے لاکر اوس مہمان کے آگے پیش کردی ادسی اثنا مین ایک عورت نے آنکر فریاد کی کہ اسیوقت ایک بچہ غلام سیاہ رنگ سر و پا برہنہ دیگ جغرات اوٹھاکر اس گھر مین لایا ہے۔ شاہ مذکور نے کچھ دیکر اوس عورت کو واپس کردیا اس قسم کے شعبدہ بازی دیکھکر لوگ بہت گرویدہ رہا کرتے تھے چنانچہ سلطان ابراہیم کے زمانہ سے لیکر اسلام خان بن شیر خان کے زمانہ تک ہمیشہ معزز و مکرم چلے آتے تھے۔ اتفاقاً شاہ محمد کے دل مین یہہ خطرہ پیدا ہوا کہ مبادا بسبب ان دو بزرگ کے میری مشیخت مین فتور آجاوے پس ان دونو کو کسی طرح اپنا کر لیجیے اسلئے منت و سماجت کرکے دونو کو اپنا مہمان کیا اور التماس کی کہ دونو عزیز بطور حضور خود میرا گھر روشن کرین اور اسکو گھر سمجھین چونکہ آپ دونو صاحب مسافر بے سر و سامان تھے بضرورت وقت رخت اقامت اون کے گھر رکھا۔ سید محمد شاہ کے گھر دو لڑکیان ناکتخدا تھین پیغام تزویج ایک کا سید ابو طالب کو دیا سید نے جواب دیا کہ ہم مسافر ہین تجرید و تفرید مین قدم رکھا ہوا ہے ہم کو معذور رکھو یہہ انکار شاہ محمد کو سخت ناگوار گذرا اور دونو کو شاہ محمد

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | نے کمر مین شہید کردیا بڑا فتنہ برپا ہوا اور مصیبت کربلا از سر نو تازہ ہوئی بالضرور جنازہ ہر دو کو یا جاہلانے خون آلودہ و دعلم ہائے سیاہ اوٹھایا اور حرمگاہ نقش قدم صلعم مین دفن کیا قبور اونکی زیارت گاہ خلایق ہین۔ سید شاہ محمد کو اس تہمت سے قید کرلیا اور علماء وقت نے اون کے قصاص مین اختلاف کیا اور شیخ محمد امان پانی پتی نے محضر قتل سید مذکور پر دستخط نہین کئے آخر کو قید خانہ مین شاہ محمد نے وفات پائی اور بعد وفات اوس کے پیرون کو ملزمان کی طرح رسی سے باندہ کر قید خانہ سے باہر ڈالا وبسبب بعض درویشان نزدیک کوشک بزور دفن کیا۔ |
| [illegible] | حضرت شمس العارفین | ۱۴ رجب سنہ ۷۳۰ ہجری | بیہہ رگاہ متصل ترکمان دروازہ شاہجہان آباد عرف دہلی | [illegible] | آپ کا حال حسب ونسب کا معلوم نہین ہوا الا یہ مزار آبادی شہر دہلی حال سے پہلے کا ہے اور ترکمان دروازہ آپ کے نام سے شہرت رکہتا ہے۔ لیکن سنا جاتا ہے کہ در اصل دوسرے صاحب شاہ ترک بیابانی ہین جنکا مزار دروازہ مذکور کے قریب تر ہے واللہ اعلم بالصواب اور مسموع ہے کہ حضرت شمس العارفین ہمعصر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کے تھے حضرت خواجہ صاحب موصوف نے آپ کو فرمایا تھا کہ آپ کیون ویرانہ جگہہ مین استقامت رکھتے ہین جواب کہ یہہ ہی جگہہ آباد ہوجاوے گی چنانچہ آپ کا فرمودہ برحق ہوا کہ دہلی نو یعنے شاہجہان آباد ہمیشہ آباد ہوا۔ |
| ایضاً | شاہ جلال ملقب بہ گنج رواں | | گلبرگہ | روضۃ الاولیا | آپ کا ملک دکہن مین آنا قبل قدم بزرگان چشت اہل بہشت پایا جاتا ہے اور چونکہ ملفوظات آپ کے حوادثات زمانہ کیوجہ سے غارت ہوگئے تھے اسلئے پورا حال آپکا معلوم نہین ہوتا لیکن بزرگی اور ولایت آپکی طبقہ بہ طبقہ بحد تواتر پہنچی ہے آپ کے مرقد منور مہبط انوار و برکات و کعبہ ارباب حاجات ہے۔ |
| ایضاً | شاہ خاکسار | بعہد سلطنت شاہ عالمگیر بادشاہ | گلبرگہ | ایضاً | آپ دودمان سادات عظام سے ہین آپکا سلسلہ ارادت بحضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بواسطہ سید عبدالرزاق پہنچتا ہے آپ کے روضہ کی جائے پرفزا کی تعریف اور فوٹو روضۃ الاولیا نے خوب کہینچا ہے۔ |
| ایضاً | شیر و استخوان چشتی | سنہ ۱۱۸۲ | پائین سرای سید یحیی و درامیہ سلطان المشائخ روبروی باغیچہ یسین خان | رسالہ [illegible] | آپ عزیز صالح وصاحب درد تھے اور ہمیشہ تیمارداری فقرا ومحتاجان ومسکینان ومستمندان کیا کرتے تھے شاعر بھی تھے چنانچہ ابیات نعتیہ بدروازہ نقش قدم شریف آپ ہی کے ثبت ہے<br>رہے گم کنان رہنمائے محمد ٭ ہدایت دہندہ ہدائے محمد |
| ایضاً | شیخ عثمان | | قلعچہ نقش قدم شریف ہمراہ چبوترہ پختہ وحظیرہ مختصر | ایضاً | آپ بہت بڑے صاحب کرامت تہے دست غیب سنتے ہین آپ کو حاصل تھا اور بڑے کہتے تھے تین سو برس کی عمر تہی اندرون شاہجہان آباد یعنی دہلی حال بمحلہ چوڑیگران متصل حویلی نجم خانم ہمشیرہ |

| حرف تہجی | نام کنیت ولقب و سکونت و ولدیت وقسم خاندان | سال وفات بہ ہجری | مقام مزار | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب و ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الشین | مخدوم شاہ عالم صدر | ۱۱۳۶ھ | قصبہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ پنجاب | [illegible] الاولیا | آپ بزرگان دین متین سے صاحب عشق ومحبت وزہد وریاضت وکشف وکرامات تھے علم ظاہر وباطن مین آپ کو پورا کمال تھا ہزارون آپ کے وسیلہ جمیلہ سے منزل مقصود تک پہنچے تمام عمر آپنے زہد وریاضت وہدایت وارشاد مین |
| | مادہ تاریخ مخدوم شہ عالم | | | | |
| ایضاً | شاہ رحمت اللہ لاہوری۔ | ۱۰۳۴ھ ہجری | لاہور | ایضاً | آپ حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی کی اولاد سے ملتان سے لاہور آئے آپکا زہد وکرامات دیکھکر بہت لوگ مرید ہوگئے آپ کی اولاد لاہور اور موضع ڈہولن وال مین موجود ہین۔ ملتانی۔ لاہوری۔ امرتسری۔ جولاہے۔ وریائی باف آپ کے خاندان کے بہت مرید ہین آپ کا مزار فرشتون کا مزار کہلاتا ہے۔ وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اس گہر کے معمار مرید بہت تھے دن کو بسبب کار سرکار فراغت نہین ہوتے تھے رات کو معمارون نے جمع ہوکر ایک رات مین اپ کا مزار تعمیر کردیا اور مشہور ہوا کہ رات کو فرشتے بنا گئے۔ یہہ مکان بہت اچھا بنا ہوا تھا سکہہ اسکو گرا کر چلے گئے تھے مریدون نے پہر بنا دیا۔ |
| حرف الصاد | حضرت شیخ صلاح درویش | • | ردولی ضلع بارہ بنکی اودہ | [illegible] | آپ صاحب ولایت ردولی تھے حضرت احمد عبدالحق فرماتی ہین کہ جب مین سیاحت کرکے ردولی گیا اور وہان کے رہنے کی آپ سے اجازت چاہی اور آپ کے روضہ پر بعد پڑہنے فاتحہ کے ایک گھڑا پانی اور ایک مصلے کے عنایت ہونے کی درخواست کی آپ کی قبر سے آواز آئی کہ حوض مین اوترکر گھڑا ومصلے لیلو چنانچہ حوض مین سے آپ نے اُترکر ایک گھڑا اور ایک چار پائی کا جہلنگا نکالا اور خیال کیا کہ یہہ ہی جہلنگا بجائے مصلے ملا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ صوفی بدہنی۔ | ۶۳۲ھ ہجری | اودہ مین | ایضاً | آپ کیتہل مین رہتے تھے تارک الدنیا تھے جب آپ حال مین مشغول ہوتے تو سر جدا اور ہاتہ پاؤن جدا جدا ہوجایا کرتے تھے نقل ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور آپ کو مغلان چنگیز خان نے قید کرلیا اور چند روز قیدخانہ مین معہ دیگر قیدیان کے بھوکے اور پیاسے رہے تو حضرت خواجہ قطب الدین نے کاک یعنی نان ہائے گرم اپنی بغل سے نکالتے اور شیخ بدہنی ایک بدہنی یعنے آفتابہ گلی اپنے خرقہ سے نکالتے۔ اور سب قیدیون کو دیتے تہے اوس روز سے خواجہ قطب الدین کاکی اور شیخ صوفی بدہنی مشہور ہوگئے۔ |
| ایضاً | حضرت میر صالح المتخلص بکشفی بن عبداللہ اکبرآبادی | ۱۲ شعبان ۱۰۶۰ھ بقول مخبرالواصلین ۱۱۲۵ھ | [illegible] | ایضاً الاولیا | آپ نے خرقہ خلافت شاہ نعمت اللہ سے بسلسلہ قادریہ پہنا تھا اور دیگر سلاسل مین بھی اجازت بلقین رکھتے حالت ذوق وشکر مین اشعار ابدار بھی بمضامین حقایق ودقایق فرمایا کرتے تھے۔ |

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب و ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | حضرت شیخ ضیاء الدین شیر والی | ۱۸ ذوالحجہ سنہ ۱۱۷۸ھ | بیرون شہر لاہور مزنگ | [illegible] | اصل وطن آپکا شیروان تھا وہان سے بطلب حق ہند کو آئے اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی کی خدمت مین رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے بعد اونکی وفات کے لاہور مین قیام کیا اور تمام عمر ہدایت وارشاد طالبان خدا مین بسر کی۔ |
| [illegible] | حضرت خواجہ طاہر رفیق اشائی کشمیری بن خواجہ ابراہیم۔ | سنہ ۱۱۰۱ھ غرہ ذوالحجہ مادہ تاریخ شیخ اکمل | کشمیر | [illegible] | آوایل مین آپ بزازی کرتے تھے پھر اوس کو ترک کرکے زراعت کرنا شروع کیا جو کچھہ کماتے وہ یتیمون اور محتاجون کو دیدیتے آپ کو حضرت خضر سے فیض ہوا ہے |
| ایضاً | حضرت خواجہ طاہر غنی کشمیری اشائی | سنہ ۱۱۳۲ھ | کشمیر | ایضاً | آپ شیخ مراد رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین بڑے متشرع تھے آپ کا دیوان بڑا پاکیزہ کلام ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ طلحہ بن محمد صباح نیلی | یکم رمضان سنہ ۳۲۱ھ | خراسان | سفینۃ الاولیا | آپ اکمل مریدان حضرت شیخ ابو عثمان حیری کے ہوئے ہین |
| ایضاً | حضرت شیخ طٰہٰ متوکل بن شیخ کمال | سنہ ۱۰۵۰ھ | ۔ | رسالہ حبیب | آپ سلسلہ قادریہ وچشتیہ مین اپنے والد کے مرید تھے اور بہت بزرگان سے فیض یاب ہوکر مقتدائے |

عارفان وپیشوائے واصلان ہوئے ہین ہر چہار شنبہ کو بزیارت روضہ سلطان المشائخ جایا کرتے تھے اور روبروئے مرقد مبارک نشست رکھکر فقرا ومسکینون کو برفق مدارپیش آتے تھے اور صحبت دنیا داران سے بیزار رہتے تھے اونہین دنون مین نواب مہابت خان بھی بدہ کے روز زیارت کو آیا کرتے تھے مگر آپ نے کچھہ التفات نواب کی طرف نہین کیا نواب نے آزردہ خاطر ہوکر حرکات ناپسندیدہ واقوال ناشایستہ کہنے شروع کیئے کہ ان درویشون نے خرقہ پہنکر آپ کو بایزید وقت سمجھہ رکھا ہے اور کچھہ ان سے ہو نہین سکتا خسر الدنیا والاخرت یہہ ہی درویش ہین نواب نے چاہا کہ پہلے پہنچے فقر سے روضہ مین وہان جاکر بیٹھہ جاوین جہان آپ بیٹھا کرتے تھے آپ اونکی نیت سے مطلع ہوکر اپنا آنا دوسرے وقت مقرر کردیا تاکہ اجتماع نہ ہووے لیکن نواب نے جاسوس مقرر کردیے کہ جسوقت فقیر آوے اور بیٹھے خبر پہنچاؤ تاکہ مین وہان جاکر بساولون سے فقیر کو اوٹھوادون اور خود اونکی جگہہ بیٹھہ جاؤن۔ چنانچہ ایک روز نواب کے نقیبون نے خبر دی کہ شیخ روضہ مین آئے ہوئے ہین مجرد اس خبر کے سننے کے نواب روضہ مین آگئے لیکن جو ہین بساولان فقیر کو پکڑ کے اور جگہہ سے اوٹھاکر کہینچنے لگے اور نواب نے آپ کی جگہہ بیٹھنا چاہا کہ اوسیوقت نواب کے شکم مین سخت درد شروع ہوگیا اور نیم بسمل مرغ کی مانند صحن روضہ مین تڑپنے لگے اور سر پتہرون پر پٹکنے لگا اور نعرہ مارنے لگا ہرچند کہ آدمی محافظت کرتے تھے کچھہ فائدہ مرتب نہوتا تھا ایک مقرب نواب نے خبر اس ماجرہ کی پاکر اور جستجو کرکے آپ کے حضور گیا اور بہت التجا ومنت کی جس کی وجہ سے آپ نے مہربان ہوکر تھوڑا پانی منگوایا اور مضمضہ کرکے نواب کے موںہہ مین ڈالا اور سر وشکم کی مالش کرائی اوسیوقت درد ساکن ہوگیا اوسیوقت نواب نے قدمون شیخ مین سر اعتذار ڈالدیا اور ہمراہ رکاب آپ کی

| خاندان | نام کنیت لقب سکونت ولدیت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

پیادہ پا روانہ ہوا اور آپ کو گہر پہنچایا اور چاہا کہ کچھہ وظیفہ فقیروں کے لئے مقرر کرے لیکن آپ نے قبول نہین فرمایا کہا توکل خدا رکہتا ہون حاجت وظیفہ نہین ہے پس مسجد کلان وگنبد عظیم قبر شیخ کمال آپ کے والد پر بنوا دیا اور کچھہ عمارت واسطے بود وباش آپ کے متعلقان کے بنوا دی۔

| خاندان | نام | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | حضرت مولانا ظہیر الدین خلوتی۔ | سنہ ھ ہجری | ہرات جوار قبر شیخ سیف الدین خلوتی۔ | [illegible] | آپ کو ارادت حضرت شیخ سیف الدین خلوتی سے تھے (جو سنہ ھ مین فوت ہوئے ہین) پندرہ برس اپنے مرشد کی خدمت مین بسر |

کئے جامع علوم ظاہری وباطنی ومنبع زہد وتقوی ہوئے ہین۔ قرات قرآن مین لاثانی تھے چنانچہ آنحضرت صلعم کو آپ نے خواب مین دیکھا فرماتے ہین اے ظہیر الدین قرآن میرے روبرو پڑھو پس شروع سے لیکر آخیر تک آپ نے قرآن پڑھا مورد آفرین ہوئے نقل ہے جب آپ چلہ مین بیٹھے چالیس روز مین چار مرتبہ بعد دس روز کے ایک بار اوس پانی سے جس مین غلہ گندم جوش دیا ہوا ہوتا تھا روزہ افطار کیا کرتے تھے۔

| خاندان | نام | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | حضرت شیخ عبدالعزیز عبداللہ مکی علم بردار | ۱۹ رجماد الثانی سنہ ۹ھ | دمشق یا پٹن | [illegible] | اہل سیر کہتے ہین کہ آپ اہل صفہ[1] مین سے تھے حضرت صالح علیہ السلام کی اولاد سے قبل بعثت آنحضرت صلعم کے آپ منتظر ظہور نبوی کے |

رہے ظہور کے وقت آپ اسلام لائے اور اہل صفہ مین داخل ہوئے۔ آپ کو علم عطا ہوا اور یہی وجہ لقب علم دار آپ کی ہوئی۔ آپ نے زمانہ حضرت عیسے علیہ السلام کا پایا ہے دین نصاری کے بڑے عالم تھے اسلام قبول کرنے سے پیشوا اسلام بنگئے۔ آنحضرت صلعم سے آپ کو بلا واسطہ بیعت ہے بعض کہتے ہین کہ آپ نے حضرت ابا بکر صدیق یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی تہی آپ کی عمر ایکہزار برس کی ہوئی تہی بعض کا قول چہہ سو برس کا ہے سلسلہ قلندریہ آپ کی طرف منسوب ہے شہر پٹن مین ۹ ذالحجہ کو آپ زندہ مع دایہ پینے نہ خانہ مین غائب ہوگئے اور فرمایا کہ حضرت آخر الزمان کے ساتھ نکلونگا اوسی روز آپکا عرس ہوتا ہے۔

| خاندان | نام | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت عقبہ بن غلام | ۲۶ شوال سنہ ۱۶۷ھ | بغداد | خزینۃ الاصفیا | آپ شاگرد ومرید حضرت خواجہ حسن بصری ہین آپ کا سبب توبہ یہہ ہوا کہ ایک وقت ایک عورت سر ڈہانکے ہوئے |

راہ مین چلی جاتی تہی آنکھین کھولین دیکھکر اوسپر عاشق ہوگئے اور طالب ہوئے اوس عورت نے پوچھا کہ تمنے مجکو کسطرح دیکھا جو عاشق ہوگئے کہا آنکھین دیکھکر اوس پاکدامن نے اپنی دونوں آنکھین نکال کر اور طبق مین رکھکر آپکے پاس بہیجکر کہلا بہیجا جنکو تم نے دیکھا اور عاشق ہوئے تھے وہ مین بہیجتی ہون یہہ حال دیکھکر آپ کے چشم دل کھل گئے اور توبہ کی اور خدمت مین حضرت خواجہ بصری پہنچکر بیعت سے فرد عالم ویگانہ زمانہ ہوئے۔

| خاندان | نام | تاریخ وفات | مزار | ماخذ | حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ عباس بن حمزہ نیشاپوری کنیت ابو الفضل | ۲۷ ربیع الاول سنہ ۲۸۸ھ | ڈھاکہ یا نیشاپور | سفینۃ الاولیا تاریخ الاولیا | آپ نے حضرت بایزید بسطامی کو دیکھا تھا اور صحبت یافتہ ذوی النون مصری تھے اور بہت فواید علم طریقت حاصل |

نوٹ [1] اہل صفہ اہل اسلام کے وہ غریب لوگ ہین جو گہر نہین رکہتے تھے اور مسجد کے حجروں مین رہتے تھے۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف العین | حضرت امام عبداللہ مبارک | ۱۳ رمضان ۱۸۱؁ہجری | بیت عراق مین غربی کنارہ دریائے فرات ہے | [illegible] | آپ شاگرد ومرید حضرت امام ابوحنیفہ کوفی ہین و معاصران سفیان ثوری وفضیل ابن عیاض سے ہوئے ہین۔ آپ اس رتبہ کو پہنچے تھے کہ ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ باغ مین لین ایک درخت کے نیچے آپ کو سوئے ہوئے دیکھا اور ایک سیاہ رنگ کا سانپ شاخ نرگس مونہہ مین لیکر مکھیان اوڑارہا تھا۔ بغداد مین بصحبت مشایخ رہے پھر ایک مدت مجاور مکہ اور وہان سے مرو آئے یہنچہ اہل مرو طریقہ فقہا اور کچھ طریقہ اہل حدیث رکھتے تھے لیکن ہردو فریق کے آپ سے موافق تھے اسیواسطے آپ کو رضی الفریقین کہتے تھے آپ نے وہان ایک رباط اہل حدیث کے لئے اور دوسری اہل الرائے کے لئے بنوا |
| ایضاً | حضرت شیخ علی بن موفق بغدادی۔ | ۷ صفر ۲۶۵؁ہجری | ہرات متصل باغ سفید | [illegible] | آپ مشایخ بغداد عراق سے تھے اور صحبت یافتہ حضرت ذوالنون مصری ہفتاد حج اپنی عمر مین کیے تھے۔ نقل ہے کہ ایک وقت آپنے حج کے بعد اپنے دل مین تاسف کے ساتھ خیال کیا کہ مین ہر سال واسطے حج کے آتا جاتا ہون لیکن نہین جانتا کہ مین کس شمار مین ہون جب رات ہوئی تو اللہ جل شانہ کو خواب مین دیکھا اور ارشاد ہوا کہ اے پسر موفق تو اپنے گھر مین جسکو چاہتا ہے بولاتا ہے اور اگر نہ بولائے تو بغیر بولائے کوئی نہین آتا اور تو ہر سال میرے گھر آتا ہے تیری کیا مجال تھی کہ بغیر بولائے میرے آتا اور قدم میرے گھر کے اندر رکھتا روایت ہے کہ آپ دقت مناجات دست بدعا ہوتے الہی اگر تجکو بخوف دوزخ یاد کرتا اور تیری عبادت کرتا ہون تو مجھے دوزخ مین لیجا اور اگر بامید بہشت تیری پرستش کرتا ہون تو بہشت مین مجھے جگہہ مدے اور اگر اخلاص کے ساتھ تیری پرستش کرتا ہون تو اپنے دیدار سے مجھے مشرف کرو۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عمر بن عثمان صوفی مکی کنیت ابوعبداللہ | ۲۷ رجب ۲۹۱؁ہجری یا ۲۹۶؁ہجری | بغداد یا مکہ | ایضاً | آپ مرید حضرت جنید بغدادی وپیر واستاد حسین بن منصور حلاج ہین اور ابوسعید خراز کے صحبت یافتہ اور عالم بعلوم حقائق تھے آپ کا سخن متعلق عامیون کے فہم مین نہیں آتا تھا لوگون نے آپ کو مکہ سے باہر نکالدیا آخر شہر جدہ چلے گئے اور وہان کے قاضی ہوگئے آپ کی اہل یمن کی ہے بزرگان صوفیہ فرماتے ہین جو واردات حسین منصور پر گذری ہین وہ آپ کی دعا سے ہوئی ہین آپ حلاج سے رنجیدہ کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبداللہ منازل کنیت ابومحمد بن محمد منازل۔ | ۱۱ ذیقعدہ ۳۳۱؁ہجری | نیشاپور | ایضاً | آپ مرید حضرت شیخ حمدون قصار کے ہین طریقہ ملامتیہ رکھتے تھے ایک روز آپ نے بوعلی ثقفی سے فرمایا کہ اے بوعلی موت کو طیار رہو کہ اوس سے چارہ نہین ہے بوعلی نے کہا تم طیار رہو آپ نے اوسیوقت ہاتھ زیر بالین زمین پر رکھا اور کہا یہ لو مرتا ہون اور اوسیوقت جان بحق ہوگئے آپ کا فرمودہ ہے جو کوئی اس کام مین زور دکھاوے فضیحت پاوے اور جو کوئی ضعف |

| [illegible] | نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

وعاجزی ظاہر کرے قوی تر ہووے۔ بندہ کو تمام عمر مین اگر ایک نفس ریا وتزک سے پاک وخالص ہووے تو بالتحقیق برکات اوس نفس کے آخر عمر مین سرایت کرتی ہے۔

| [illegible] | حضرت شیخ علی کنیت ابوالحسن بن بندار بن حسین صوفی صیرفی | ۱۲ ذیقعد سنہ ۳۵۹ | بصرہ | [illegible] | آپ بزرگان مشایخ نیشاپور سے ہوئے ہین اور صحبت یافتہ حضرت جنید۔ ورویم۔ وسمنون وابن عطا اور حدیث وتفسیر اور فقہ مین مفتی وثقہ وثقت ہوئے ہین۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت شیخ عبدالواحد بن علی سیاری | ۲۷ رجب سنہ ۳۴۷ | بیت المقدس | ایضاً | آپ شاگرد ومرید وخواہر زادہ ابوالعباس سیاری تھے آپ کی سبب توبہ یہہ ہوا کہ ایک روز مجلس سماع صوفیہ مین |

ایک شخص کو حالت وجد ہوئی اور ہوا پر پرواز کرکے نظرون سے غائب ہوگیا اور پہر اوسکو کسی نے نہین دیکھا یہہ حال دیکھکر آپ کو جذبہ عشق الٰہی دل مین پیدا ہوا اور اپنا خانمان صوفیون کو وقف کر دیا اور توکل اختیار کیا کاملین سے ہوئے۔

| ایضاً | شیخ عبداللہ مختار | سنہ ۲۷۷ | ہرات | سفینۃ الاولیا | آپ بزرگان مشایخ ہرات سے ہین اور پیر شیخ ابویعلی بن |
|---|---|---|---|---|---|

مختار العلوی الحسینی آپ کا فرمودہ ہے طعام خبان خور کہ او رہ خوردہ باشی نہ او ترا تو او را خوردی ہمہ نور شود و اگر او ترا خورد ہمہ دود شود۔

| ایضاً | شیخ عباس بن حمزہ کنیت ابوالفضل نیشاپوری | ۲۷ ربیع الاول سنہ ۲۸۹ روز یکشنبہ | نیشاپور یا ڈھاکہ | سفینۃ الاولیا | اصل آپکی نیشاپور سے ہے بڑے معتبرین مشایخین وقت سے تھے اور ذوالنون مصری اور حضرت بایزید بسطامی کی خدمت مین کئی برس رہے اور بہت فواید علم طریقت حاصل کئے۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ عبداللہ ابوالعباس بن محمد نسبتی نسب قبیلہ تک قندہار مین ہے | محرم سنہ ۲۰۰ | بیت المقدس | [illegible] | آپ کی اصل نیشاپور سے ہے تاریخ ابن کثیر مین مسطور ہے کہ اپنے ستر برس سے پہلو کو زمین نہین رکھا تھا اور کسی دیوار یا ستون پر تکیہ کیا تھا اور نیشاپور سے حرمین الشریفین کو تشریف لے |

گئے تھے اور مدت تک بیت المقدس مین رہے۔

| ایضاً | شیخ عبدالرحیم اصطخری | سنہ ۳۱۷ | اصطخر | تاریخ الاولیا | آپ ہمیشہ جامہ زرین اور ریشمی پہنتے تھے اور سفر حجاز وملک شام کئے اور کئی مشایخین سے فائدہ کثیر حاصل کیا نقل ہے کہ آپکا |
|---|---|---|---|---|---|

ذکر اس طور سے ہوتا تھا کہ کوئی یا درخت بدون ذکر خالی نہین رہتا آپ کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔

| ایضاً | شیخ عبدالملک بن علی بن عبداللہ بن عمر گازرونی کنیت ابوعمر | روز شنبہ ۲۶ ذوالحجہ سنہ ۴۵۸ ہجری | [illegible] | [illegible] | آپکی اصل گازرون فارس کی ہے مستجاب الدعوات تھے تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ آپ ابدال سے تھے اور ابدالون سکے ہم صحبت۔ |
|---|---|---|---|---|---|

| نام خاندان | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب نسبت ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| خاندان جنیدیہ | شیخ علی راولی | سنہ [illegible] بقول اخبار الاصفیا فی حقائق الاولیا | متھرا مشہور شہر ممالک مغربی وشمالی مین | اخبار الاولیا | آپ متقدمین اولیاے کبار سے ہین کہتے ہین آپ باشارہ آنحضرت صلعم عربستان سے ہندوستان مین آئے جب گذر آپ کا شہر متھرا پر ہوا وہین سکونت اختیار کی اور گاؤ سنگین جسکی ہنود پرستش کرتے ہین آپ نے اوس کا دودھ نچوڑا اور پیا اور تا حیات اوسی کے دودھ سے اپنا قوت کیا اس کرامت کو دیکھکر ہزارون مشرکین نے اسلام قبول |
| ایضاً | حضرت عبد الواحد بن عبد العزیز یمنی یا تمیمی کنیت ابو الفضل | ۸ جمادی الثانی روز جمعہ سنہ ۴۲۵ھ | بغداد قریب مزار حضرت امام احمد حنبلؒ | اخبار الاخیار | آپ مرید حضرت ابو بکر شبلی کے تھے یمنی منسوب طرف یمن کے ہے اور تمیمی یا بنو تمیم قبیلہ عرب مین سے ہے بعض کا قول ہے کہ آپ اپنے والد شیخ عبد العزیز کے مرید وخلیفہ ہین اور وہ حضرت ابو بکر شبلی کے مرید ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ علی مخدوم الجلالی الہجویری الغزنوی اللاہوری ہجویر وجلاب دو محلہ غزنین کے ہین۔ | سفینۃ الاولیا سنہ ۴۶۴ھ یا سنہ ۴۶۶ھ ونفحات واخبار سنہ ۴۶۵ھ خزینۃ الاصفیا | لاہور | سفینۃ الاولیا وخزینۃ الاصفیا [illegible] | آپ کے والد بزرگوار کا نام عثمان بن علی الجلابی الغزنوی ہے آپ مرید شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی الجنیدی کے تھے اور مذہب امام اعظم کوفی کا رکھتے تھے جامع علوم ظاہر وباطن کے اور زہد وورع وتقوی وریاضت وکرامت وخوارق اور ولایت واتحاد مین مدارج بلند ومقامات |

ارجمند رکھتے تھے اصل آپ کا شہر غزنین سے ہے۔ آپکی تصانیف بہت ہین کشف المحجوب مشہور ترین کتاب آپکی تصنیف سے ہے اس سے پہلے کوئی کتاب تصوف مین بزبان فارسی تصنیف نہین ہوئی تہی۔ فوائد الفواد مین مسطور ہے کہ پیش از تشریف آوری آپ کی خواجہ حسین زنجانی کہ وہ بہی مرید وخلیفہ شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی کے تہے بقطبیت لاہور مامور تھے اوسکے بعد آپ کو ارشاد لاہور جانے کا ہوا آپ نے اپنے پیر سے دریافت فرمایا کہ لاہور مین پیشتر سے برادرم شیخ حسین زنجانی لاہور مین ہین اس مین کیا ارشاد اور کیا حکمت ہے پیر ارشاد ہوا کہ لاہور چلے جاؤ اور سکونت اختیار کرو تمکو تعمیل حکم چاہئے پوچھنے سے کیا غرض جب آپ بموجب حکم پیر روشن ضمیر کے لاہور مین پہنچے رات ہی باہر شہر کے مقام کیا صبحکو داخل شہر ہوئے دیکھا کہ وہان جنازہ حسین زنجانی کے لئے آتے ہین اور سنا کہ اوسی رات حسین زنجانی برحمت حق پہنچ گئے تھے بعد نماز جنازہ تجہیز وتکفین آپ نے باہر شہر لاہور جانب مغرب جہان اب مزار آپ کا ہے قیام کیا سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے لاہور قیام کرکے آپ نے مسجد بنوائی مگر بنیاد محراب مسجد مذکور بہ نسبت دیگر مساجد قدرے مائل ہر سمت جنوب تھے علماے وقت نے آپ پر اعتراض کیا لیکن شیخ خاموش ہو کر ایک روز علماے شہر کو جمع کیا اور خود امام ہو کر اوسی مسجد مین نماز پڑھائی وبعد نماز بحاضرین وقت فرمایا کہ دیکھو کعبہ اللہ کس طرف ہے فی الحال حجاب درمیان سے سبکے اوٹھ گیا اور کعبہ محاذی مسجد کے نمودار ہوا کہ سب نے اچھی طرح آنکھون سے دیکھا اور آپکی قبر بہی موافق مسجد کے سمت رکھتی ہے سابق آپ کے مزار پر گنبد نہین تھا اب سنہ ۱۲ [illegible] ہجری مین ایک شخص حاجی نور محمد

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام وفات ومدفن وعمر</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="6">فقیر نے تعمیر گنبد گرامی و مسجد قدیم بھی دوبارہ بحسن سعی گلدار شاہ فقیر تعمیر ہوئی واضح ہوے کہ مقام پرانوار شیخ علی ہجویری بڑے متبرک و پرفیض ملجائے خلق ہے اور خلق خدا کی آپکی خاک پاک سے فوائد دینی و دنیاوی حاصل کرتی ہے چنانچہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی سنجری قطب الہند و حضرت فریدالدین گنج شکر وغیرہ اولیاے کبار نے فوائد عظیم آپ کے مزار سے حاصل کئے ہین و مدتون آپ کے مزار پرانوار پر خلوت گزین رہے ہین تا حال مقام خلوت خواجہ بزرگ اندرون حریم مزار و مقام چلہ حضرت فرید بیرون خانقاہ موجود ہے نقل ہے کہ جسوقت خواجہ بزرگ معین الدین حسن بعد حصول مقاصد و عطاے خلعت قطبیت ہند آپکی مزار گہربار سے رخصت ہوے وقت روانگی روبروے مرقد مقدس کہڑے ہوکر یہ شعر پڑہا شعر گنج بخش ہر دو عالم مظہر نور خدا ٭ کاملان را پیر کامل ناقصان را رہنما ٭ اوس روز سے نام آپکا علی مخدوم سخی گنج بخش ہجویری مشہور ہے۔ نقل ہے کہ جو کوئی چالیس جمعہ یا چالیس روز پے بہم طواف آپ کے روضہ کا کرے جو حاجت کہ رکہتا ہو حاصل ہوتی ہے۔<br>مادہ تاریخ وفات طبع زاد حضرت خواجہ بزرگ بر دروازہ روضہ ؎ این روضہ کہ بانیش شدہ فیض الست ٭ مخدوم علی دنسب کہ با حق پیوست ٭ در ہستی ہست نیست شد ہستی یافت ٭ تاریخ وصالش امد افضل ازہست ٭<br>دیگر تاریخ از مولوی عاقی بر دروازہ اندرون روضہ ؎ خانقاہ علی ہجویریست ٭ خاک جاروب از درش بردار ٭ توتیا کن بدیدہ حق بین ٭ تا شوی واقف اسرار ٭ چونکہ سردار ملک معنی بود ٭ سال وصالش برآمد از سردار</td></tr>
<tr><td>[illegible]</td><td>حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کنیت ابو اسمعیل بن ابو منصور محمد انصاری لقب شیخ الاسلام</td><td>۲۲ ربیع الثانی ۴۸۱ھ در مفصل حال ازدستہ</td><td>ہرات عمر ۸۵ سال</td><td>[illegible]</td><td>آپکی ارادت اپنے والد بزرگوار سے تہی آپکی اصل ہرات سے آپ اولاد ابو منصور مست انصاری بن ایوب ہین کہ صاحب رحل سید عالم صلعم تہے و مست انصاری زمانہ خلافت حضرت عثمان[رض] با احنف بن قیس ملک خراسان مین پہنچکر ہرات مین سکونت پذیر ہوے اور حضرت شیخ الاسلام بزرگان و محدثان و مفسران مین عظیم المرتبہ تہے۔ صاحب نفحات الانس نے جہان کہین مطلق</td></tr>
<tr><td colspan="6">شیخ الاسلام ذکر کیا ہے وہان مراد آپہی سے ہے اور طریقت مین مقامات بلند و مدارج ارجمند رکہتے تہے آپ کا اپنا فرمودہ ہے کہ نو برس کی عمر مین نوشت خواند کے لایق ہوگیا تہا اور چودہان سال کی عمر مین مجلس مین بیٹہا دیا تہا اور اشعار عربی میرے زیادہ چہہ ہزار سے بہین و اشعار تازی و فارسی بقدر ایک لاکہہ یاد ہین اور سہ صد ہزار حدیث نبوی حفظ ہین با ہزار ہزار اسناد</td></tr>
<tr><td>[illegible]</td><td>شیخ عبد السلام کنیت ابو محمد لقب [illegible] عبد الرحمن بن ابی الرجال محمد [illegible] اشبیلی</td><td>۵۳۶ھ [illegible] ذی القعدہ روز جمعہ</td><td>مراکش</td><td>[illegible]</td><td>کتاب شرح اسماء الحسنی آپکی تالیفات سے ہے۔</td></tr>
</table>

| [illegible] | نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشاد وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | شیخ عبدالاول بن شعیب سنجری ہروی کنیت ابوالوقت | ۱۲ ذوالحجہ روز یکشنبہ سنہ ۵۵۳ھ وفیات | بغداد متصل قبر شیخ رویم | ایضاً | آپ شاگرد جمال الاسلام داودی وصحبت یافتہ حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری تھے اورخراسان مین حضرت شیخ الاسلام سے رخصت ہوکر بغداد گئے تھے حضرت غوث الاعظم نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ |
| ایضاً | شیخ عدی یا عدی بن مسافر الشامی الہنکاری۔ | بقول سفینہ سنہ ۵۵۷ھ وبقول تذکرۃ العاشقین [illegible] | ہنکار قریب بغداد کہنہ | [illegible] | آپ قدمائے مشائخ کبار مین اورصحبت یافتہ حضرت غوث الاعظم وشیخ حماد دباس وشیخ عقیل منبجی حضرت غوث الاعظم نے اول مرتبہ بغداد سے عزیمت حج کی تھی تو آپ اون کے ہمراہ تھے۔ |
| ایضاً | شیخ عبدالرحیم مغربی عاشق حبشہ کنیت ابومحمد | سنہ ۵۹۲ھ بقول وفیات ۲۷ صفر سنہ ۵۹۰ھ | موضع رقینی تابع مصر اوکے قریہ سے ہے | ایضاً | آپ اعیان مشائخ مصر سے صاحب کرامات علیہ ومقامات بلند تھے۔ نقل ہے کہ ایک روز شیخ وضو کرتے تھے ایک شخص ولی مسلوب الحواس آپ کی خدمت مین آیا اور پانی مانگا آپ نے بقیہ آب وضو اوکو دیا اونہون نے پانی پیا حال اونکا سلب ہوا اور اصلی حالت مین آگئے۔ |
| ایضاً | شیخ عبداللہ قریشی ہنکاری نام محمد بن ابراہیم | سنہ ۵۹۹ھ | • | ایضاً | صاحب کرامات ومقامات بلند عالم متبحر تھے اور اپنے وقت مین بڑے صاحب تصرف تھے صحبت یاب شیخ صباح تھے |
| ایضاً | حضرت شیخ عمیرہ کنیت ابومحمد بن عبداللہ ہجری | سنہ ۶۰۶ | • | [illegible] | آپ مشائخ کبار سے ہین مرید شیخ اسود دینوری کے۔ |
| ایضاً | شیخ عزیز الدین مکی ثم لاہوری۔ | سنہ ۶۱۲ھ | لاہور | ایضاً | آپ سادات عظام واعاظم علماء وکبرائے اولیائے اہل شریعت وطریقت تھے اور سلسلہ آپکی طریقت کا بچند |

واسطہ درمیانی حضرت جنید بغدادی کو ملحق ہوتا ہے بارہ سال مجاورت مکہ معظمہ مین رہے وبخطاب پیر مکی مخاطب ہوئے وبایماء غیبی سنہ ۵۷۷ھ ہجری مین بزمانیکہ سلطان شہاب الدین غوری نے محاصرہ لاہور کیا ہوا تھا لاہور پہنچے۔ خسرو ملک بن ظہیرالدولہ خسرو شاہ کہ اولاد غزنویہ سے فرمانروائے لاہور تھا محاصرہ سلطان سے نہایت درجہ تنگ آیا تھا استدعاء دعا آپ سے کی فرمایا کہ حق تعالی کیجانب سے چھ برس تک اور بہی تم کو امان رہے گی بغداد سے یہ اقلیم ہاتھ شاہان غوریہ کے چلی جاوے گی پس اوس سال سلطان بے نیل مرام واپس چلے گئے پھر سنہ ۵۸۰ھ براہ سیالکوٹ عزم لاہور کیا اور اول قلعہ سیالکوٹ تعمیر کیا اور محاصرہ لاہور کو آیا اور فتح کیا آپ لاہور مین چھتیس سال تک بتدریس علوم وتلقین

| ملاحظہ حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | مقام وفات ومزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادات وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | خدام مین مصروف رہے اور بہت خلق کو واصل بخدا کیا۔ |
| حرف العین | شیخ علی بن ادریس یعقوبی کنیت ابو الحسن نام علی | سنہ ۶۲۱ھ ۲۳ ذی الحجہ یکشنبہ | اصفہان | خزینۃ | صاحب معارف واسرار واحوال ومقامات عالی اور اپنی وقت مین قطب تھے اور بہت مرید رکھتے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ عمر بن الفارض الحموی کنیت ابو حفص لقب شرف الدین | ۲ ماہ جمادی الاول سنہ ۶۳۲ھ | 〃 | 〃 | آپ قبیلہ بنی سعد اور اولاد حضرت حلیمہ دایہ رسول صلعم تھے آپکا دیوان مستجاب بر عیون معارف وقبول لطائف کہ ایک قصیدہ آپکے قصائد سے تائیہ ہے ہفتصد وپنجاہ بیت کا کہ شیخ سعید فرغانی خلیفہ شیخ صدر الدین<br>قونوی نے اوس کی شرح لکھی ہے۔ |
| ایضاً | عین الزمان جمال گیلی | سنہ ۶۵۱ھ وفیات | 〃 | [illegible] | آپ خلفائے شیخ نجم الدین کبری مین علوم ظاہری وباطنی مین بے نظیر تھے اور لطائف عقلی ونقلی کی کتابین لیکر<br>روانہ خدمت شیخ ہوے رات کو شیخ کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ اس پشتہ کتابون کو اپنے کندھے سے ڈالدو چنانچہ بیدار ہوکر وہ تمام کتابین دریا مین ڈالدین اور خدمت شیخ مین حاضر ہوے شیخ نے تبسم کرکے فرمایا اے جمال اگر اوس پشتہ کو کندھے سے نہین ڈالتا تجکو کچھہ فائدہ نہین ہوتا اور ایک چلہ مین کام تکمیل کو پہنچا دیا اور عین الزمان خطاب پایا اور قزوین کو رخصت ہوے۔ |
| ایضاً | شیخ ابو الحسن علی الخباز عراقی | سنہ ۶۵۲ھ وفیات ۱۴ رمضان شنبہ | جدہ بحیرہ قلزم پر عرب کا مشہور بندرگاہ تجارتی مقام ہے یہان سے مکہ معظمہ دو منزل راہ خشکی ہے | [illegible] | مشائخ کبار عراق سے ہین اور شہید ہوگئے |
| ایضاً | شیخ عبد اللہ بلیانی لقب اوحد الدین بن ضیاء الدین مسعود | سنہ ۶۸۶ھ ۲ شوال بروز عاشورہ روز پنجشنبہ | 〃 | 〃 | آپ کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سے حاصل تھا اور آپکے والد چہار واسطے درمیانی حضرت شیخ ابو نجیب سہروردی رتبہ خلافت رکھتے تھے اور صحبت یافتہ<br>شیخ ابوبکر ہمدانی بھی تھی آپکے والد فرماتے تھے کہ مین نے جو کچھہ خدا سے چاہا تھا وہ میرے پسر عبد اللہ نے دیا اور جو کچھہ مجھپر بمقدار دریچہ کھولا تھا میرے لڑکے پر بمقدار دروازہ کھولا۔ |
| ایضاً | شیخ عفیف الدین تلمسانی یا تلمسانی نام سلیمان بن علی | سنہ ۶۹۰ھ ۲۲ صفر روز دوشنبہ | تلمسان مغرب الاقصی وافریقہ کا نامی شہر ہے | خزینۃ وسفینۃ | آپ اکابر مشائخ وقت تھے اور امام وقت کلام رقیق اور سخن بلند فرماتے تھے کتاب منازل السائرین تصنیف حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ |

| نام خاندان | نام کنیت ولقب سکونت ولدیت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | انصاری سے آپکی شرح آپ نے کی ہے۔ صاحب سفینہ۔ مولانا عبدالرحمن جامی فرماتے ہین کہ جس نے تہوڑی بھی چاشنی مشرب اس طایفہ کی چکھی ہے وہ جانتا ہے کہ آپکا سخن شرح منازل السایرین مین کسقدر رسیدہ برفوائد علم وعشرت ہے اور مجلس سماع مین آتے تھے۔ |
| [illegible] | شیخ عماد الدین نام احمد بن شیخ الحرامی ابراہیم بن عبدالرحمن۔ | سنہ ۷۱۱ ہجری | ماردین | سفینہ | علم تصوف مین آپ کی بہت تصانیف ہین۔ |
| [illegible] | حضرت امام عبداللہ بن اسعد یافعی یمنی مکی کنیت ابو السعادت نام عفیف الدین ابو محمد بعض کہتے ہیں۔ | ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۷۶۸ روز یکشنبہ وفیات | جنت المعلے دروازہ حضرت فضیل بن عیاض | [illegible] | آپ حضرت غوث الاعظم کی اولاد سے ہین آپ سنہ ۶۹۸ ہجری مین عدن مین پیدا ہوئے جب سن شعور کو پہنچے تحصیل علم شرف الدین قاضی عدن سے شروع کی تہوڑے دنون مین آپ عالم متبحر ہوگئے حج کے لئے تشریف لیگئے حرمین کے اکابر آپکی تعظیم وتکریم کرتے تھے آپ شیخ علی طوسی کے مرید ہوئے کتاب روض الریاحین نے حکایات الصالحین ودر النظم وغیرہ آپ کی تصانیف سے ہین آپکے ترکہ کی چیزین بہت گران قیمت پر بکین آپ کا پرانا کرتہ وتہ بند تین تین سو درم کو اور ٹوپی ایک سو درم کو فروخت ہوئی تہی۔ |
| ایضاً | شیخ علی پیر گجراتی | ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۸۳۳ | گجرات پنجاب | خزینۃ الاصفیا | آپ موحدان صوفیہ سے ہین گجرات مین سکونت رکھتے تہے وصاحب تصنیفات وتالیفات تھے چنانچہ تفسیر حالی بصنعت ایجاز وتدقیق موصوف ہے آپکی تصنیف ہے اور رسالہ مسمی باوالد التوحید ہے کہ غایت موجز ومنقح ہے۔ |
| ایضاً | شیخ علی بن احمد مہایمی | سنہ ۸۳۵ | مہایم جنوبی ہندوستان | ایضاً | فرد زمانہ اور فاضل یگانہ مہایم دکہن مین سکونت رکھتے تھے تفسیر مہایمی کہ کتاب مقبول عالم ہے آپکی تالیف کی ہوئی ہے۔ |
| ایضاً | مولانا علی قوشجی بن محمد لقب علاؤالدین | سنہ ۸۷۹ | قوشنج ایشیائی ترکستان مین ہے | ایضاً | آپ قوشنج مین سکونت رکھتے تھے تفسیر کشاف کا حاشیہ آپ کا لکھا ہوا مقبول خاص وعام ہے۔ |
| ایضاً | شیخ علی صوفی | ۷ شعبان سنہ ۹۰۸ یکشنبہ | طبرستان علاقہ عجم بحر اخضر کے کنارہ | ایضاً | علماے مشایخ عہد خود کے تہے آپکی اصل ولایت جام ہے آپ مرید شیخ زین الدین خوافی ہین۔ |
| ایضاً | شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری | سنہ ۹۳۲ مادہ تاریخ شیخ حاجی | دہلی کہنہ نزدیک مقبرہ شیخ عبداللہ قریشی | اخبار الاخیار | اب سید جلال بخاری کی اولاد سے ہین اپنے اپنی تفسیر مین بہت لطایف ونکات بیان کئے ہین۔ آپ کو شاہ عبداللہ قریشی سے ایسی محبت تہی جیسے کہ مولوی روم کو شمس الدین تبریزی سے۔ |

| نام خاندان | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادات وشمائل وخرق عادات وکلمات طیبات ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | میر سید عبدالوہاب بن سید عبدالحمید ساڈھوری | سنہ ۹۶۵ ہجری | ساڈھورہ ضلع انبالہ | [illegible] | کبرائے مشایخ واولیائے عظام سے تھے ایام طفولیت مین اپنے باپ کے ہمراہ غسل کرنے کو حوض مین گئے ایک مرد اندرون پانی کے حوض مین پیدا ہوا اور آپ کو کھینچکر حوض کے اندر لے گیا اور غایب کردیا بعد کچہہ مدت کے پھر اوسی حوض پانی سے آپ نے سر نکالا گویا بر از فیض نسبت فتح باب علوم کے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ علاءالدین اودہی | ۲۳ شوال سنہ ۹۹۸ روز یکشنبہ | فیض آباد | سفینہ | آپ صاحب کشف وکرامات ہین بڑے نتاع تھے آپ کو شہید ہونے کی بڑی تمنا تہی ایک شب کو چور آپ کے گہر مین آئے باوجودیکہ آپ کا سن نوے برس کا تھا مگر آپنے تلوار لیکر کسی ایک کو مارا آخر کو آپ شہید ہوگئے نوسو اٹھانوے سنہ ۹۹۸ ہجری شہادت ہوئی۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ عبدالرزاق امیٹھوی | ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۰۰۰ھ | قصبہ امیٹھی ضلع لکھنو کا مشہور قصبہ ہے متصل مزار اپنے والد کے | ایضاً | آپ کے والد کا نام حضرت بہاوالحق ہے اپنے بتیس ۳۲ برس تک حضرت امیٹھوی کی خدمت مین رہکر خرقہ خلافت حاصل کیا تھا اور اپنے والد کی روح پرفتوح سے بہی فیض حاصل کیا ہے اور شیخ الاسلام بن شیخ محمد سے نے خرقہ خلافت سلسلہ قلندریہ سے سرفراز فرمایا تھا آپ بڑے متوکل تھے۔ |
| ایضاً | شیخ عبدالحق جامی | سنہ ۱۰۰۵ ہجری | زندجان ایک قصبہ ہے ہرات مین | ایضاً | آپ اولاد امجاد شیخ الاسلام احمد جام سے ہین موضع زندجان کہ تابع ہرات سے ہے سکونت رکہتے تہے۔ صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ حضرت ملا فرماتے ہین کہ جب عبداللہ خان ازبک ماوراءالنہر سے بارادہ تسخیر خراسان روانہ ہوا اور زندجان مین حاضر حضور ہوکر التجاء دعائے فتح قلعہ کی فرمایا کہ بعد نوماہ نوروز اور نوساعت کے یہہ قلعہ مفتوح ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا و نیز حضرت ملا شاہ فرماتے ہین کہ ایک رات مین آپکی خدمت مین گیا اوسوقت آپکا ارادہ واسطے زیارت مزار خواجہ عبداللہ انصاری تنہا شب تاریک ہی خادم کو فرمایا کہ چراغ روشن کر اتفاق سے روغن چراغ دستیاب نہین ہوا پس چراغ مین پانی ڈالکر اور فتیلہ آب دہن خود سے تر کرکے چراغ مین رکھا چراغ روشن ہوگیا قریب ایک فرسنگ راہ تہی اور اوسوقت ہوا بہی تند چل رہی تہی مگر چراغ اوسیطرح روشن مقام مطلوب تک پہنچکر گل ہوا بعد زیارت پہر اسیطرح چراغ روشن کرکے واپس آئے۔ |
| ایضاً | حضرت خواجہ عبدالحق | ۲ رمضان سنہ ۱۰۲۹ھ | برہانپور | اخبارالاخیار | آپ حضرت صدیق اکبر کی اولاد مین ہین آبائی وطن آپ کا خونیدرہ ہے شیخ صفی گجراتی کے آپ مرید ہین۔ |
| ایضاً | مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی | ۲۰ شعبان سنہ ۱۰۶۸ھ | سیالکوٹ مشہور شہر ہے ملک پنجاب مین | خزینۃ الاصفیا | آپ اکابر علما و اعظم فضلائے عہد خود کے تہے اور علوم ظاہری مین فریدالدہر اور رموز باطنی مین وحیدالعصر وحید زمانہ |

| نام خاندان | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ انتقال | مقام مزار | کیفیت اسناد | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت شمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | وتفقہ وتفسیر یکتا وصاحب تصانیف وشاگرد رشیدہ مولانا کمال الدین کشمیری بود اگرچہ آپ کی تصانیف بہت ہین لیکن حاشیہ تفسیر بیضاوی وکتاب مشہود وتحشیہ وتکملہ وحاشیہ عبد الغفور مشہورترین کتب مصنفہ ومؤلفہ آپکی ہین اور نیز ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین نہایت مقبول ومطبوع تحریر فرمایا اور روبروے حضرت جہانگیر بادشاہ وشاہجہان عزت وحرمت تمام پیدا کی وبحکم بادشاہ لاہور مین درس فرمایا کرتے تھے اور فیض طریقت آپ نے اکثر مشائخ عظام سے حاصل کیا تھا وبخدمت حضرت شیخ احمد مجددی سرہندی غایت درجہ کا اعتقاد تھا اول آپ ہی نے بخطاب مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد کو یاد کیا تھا اور حضرت شیخ احمد نے آپ کو آفتاب پنجاب سے ملقب کیا تھا |
| خاندان اویسی | خواجہ حافظ عبد الخالق اویسی | ۷ ذالحجہ ۱۱۸۵ھ | میار کیپور متصل بہاولپور | ۱۱۸۸۱ صفحہ ۔۔۔ | آپ خاندان عالیشان اویسیہ سے صاحب وجد وسماع وشوق وذوق وسکر وجذب تھے اور فقر مین شان عالی اور رتبہ بلند رکھتے تھے اور فیض باطن وروحانیت طاؤس یمنی اویس قرنی سے پایا تھا اور صاحب اجازت وتلقین ہے اور حافظ قرآن بھی تھے اول آپ باتفاق سید بہلے شاہ قصوروگل شیر محمد برادرخود بارادہ بیعت خدمت مین شیخ عبد الحکیم قادری |

بمقام ملتان تشریف لیگئے بعد مراقبہ گل شیر محمد کو اونہون نے اپنا مرید کر لیا اور بہلے شاہ کو فرمایا کہ تمہارا حصہ پاس شاہ عنایت قادری کے قصور مین ہے اور آپ کو فرمایا نصیب تیرا ایسے شخص سے ہے کہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی مین رونق افزاہے منتظر عنایت رہ کر اپنے گہر مین مشغول بعبادت الہی ہو اور پڑہتے درود مستغاث پر مواظبت رکہو پیر تمہارا خود بخود موجود ہو جائے گا۔ ایک روز خواجہ بحالت تنہائی حجرہ اپنے مین درود مستغاث پڑہ رہے تھے کہ ناگاہ ایک شخص نورانی گوشہ حجرہ سے ظاہر ہوے اور روبرو آنکر سلام علیک کہا مجرد دیکھنے کے آپ بیہوش ہوگئے اور تمام روز بیہوش رہے بعد غروب ہوش مین آئے پہر عبادت مین مشغول ہوے دوسرے روز بھی اسیطرح پر واقع ہوا تیسرے روز جب شرفیاب زیارت آپ ہوئے قدم مبارک پکڑ لئے اور نام دریافت کیا آپ اپنا نام خواجہ اویس بن عامر قرنی فرمایا اور کہا مین حق کی جانب سے مامور ہوا ہون کہ تم کو حق سے ملاؤن پس آپ کو بیعت سے سرفراز فرمایا اور ایسی توجہ کی کہ خود رفتہ ہو کر بیہوش ہو گئے تین روز تک اوسی حالت سکر مین رہے وبعد از سہ روز ندائے سرود بتقریب شادی گہر ہمسایہ سے آپ کے کان مین پہنچی اور جنبش مین آئے متعلقانش نے اوسیوقت اہل سرود کو حاضر کیا جب سرود شروع ہوا وجد عظیم لاحق حال آپ کے ہوا بعد سماع یک شبانہ روز کے ہوش مین آئے اور فرمایا کہ تم سب مجکو مبارکباد دو کہ آج مین نے اپنے محبوب ومطلوب کو پایا ہے آپ کے تین فرزند حسب ذیل تہے ایک صالح محمد دوسرے ولی محمد تیسرے قطب الدین یہہ تینون صاحب اولیاء اہل کرامت ہوے ہین اور صاحب وجد وسماع وشوق وذوق تہے قطب الدین بعمر خورد سالی ہی سے بحالت وجد سماع بسوے آسمان پرواز کرکے

| خاندان | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب و ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | غائب ہوگئے اوزایدالون سکے ساتھ مالگے اور سید عارف کہ مزار ان کا بریلی مین ہے وشیخ محرم کہ بمقام لیدا سودہ ہین اور خواجہ محکم الدین صاحب اسیر خلفائے عالیشان آپ کے ہین۔ |
| کبرویہ | شیخ عبدالرحیم کشمیری | ماہ شوال سنہ ۱۱۲۰ھ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا مجموعۃ التواریخ اعظمی | اول آپ ہنود ان کشمیر سے تھے چونکہ جذب ربانی نے اپنی طرف کھینچا خدمت مین شیخ نجم الدین مشہور بابا نخشی پہنچکر مشرف باسلام ہوئے وتعلیم وتلقین وتکمیل پاکر بزرگان وقت سے ہوئے تواریخ اعظمی لکھتے ہین فیض سلسلہ کبرویہ آپنے ملا شمس الدین کبروی سے بھی حاصل کیا تھا۔ |
| ایضا | مولانا عنایت اللہ شال کشمیری | ماہ شعبان سنہ ۱۱۲۵ھ | کشمیر | ایضا | آپ اعاظم علمائے وفضلائے واشارف مشائخ متاخرین کشمیر سے ہین وکتب صحاح ستہ نوک برزبان حفظ تھے اور پڑھتے مثنوی مولانا روم کے بڑے شایق تھے۔ آپ اوایل مین شیخ صبغۃ اللہ فاروقی ہندی کی خدمت مین حاضر ہوکر داخل سلسلہ احمدیہ مجددیہ ہوئے اور اول ہی توجہ مین سلطان الاذکار آپ سے جاری ہوا پھر کشمیر مین آن کر دیگر مشائخ کبرویۃ سہروردیہ کشمیر سے تکمیل کو پہنچے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ |
| ایضا | شیخ حکیم عنایت اللہ کانی کشمیری بن محمد شریف طبیب کشمیری | ۱۱۲۵ھ | [illegible] | ایضا | آپ سوائے علوم ظاہری وباطنی کے علم طب مین بھی ید عیسوی رکھتے تھے صاحب تواریخ ودھری فرماتے ہین ایک روز آپ بتقریب سیر شکار سمت کوہ تشریف لیگئے اور ناگاہ زبان سے فرمایا کہ اگرچہ میرا ارادہ چند اور سیر وشکار کرنے کا تھا لیکن معلوم ہوتا کہ مجھے جلد شہر جانا پڑیگا اور ایک اہل مجلس اسپ سے بھی گرے گا اور باران رحمت الٰہی بھی برسے گا اور ایک امرائے شہر سے فوت ہوگا پس اوسی روز جلودار جعفر خان ناظم کشمیر حاضر آیا اور کہا جعفر خان بیمار ہے اور آپ کو طلب کرتا ہے آپ سوار ہوئے باران برسنا شروع ہوا اور خود شیخ اثناء راہ گھوڑے پر سے گرے اور قبل پہنچنے شیخ کے جعفر خان فوت ہوگیا اور پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی۔ |
| ایضا | شیخ عبداللطیف قادری وسہروردی کشمیری | ۱۵ شعبان سنہ ۱۱۳۲ ہجری | ایضا | ایضا | آپ ارادت شیخ اسمعیل ابلو سے کہ خلیفہ خواجہ حبیب اللہ اور وہ خلیفہ میر محمد علی قادری تھے رکھتے تھے اور لقمہ مین احتیاط کمال درجہ کی آپ کو تھی اور جہان کہین لقمہ مشکوک ہوتا اوس کی اطلاع آپ کو غیب سے ہوجاتی تھی اور نہین کھاتے تھے اور آپ نے خواجہ ابوالفتح قلی سے جنہون نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے نسبت حاصل کی تھی فیض پایا اور نیز کبرویہ وسہروردیہ مشائخان وقت سے فوائد حاصل کئے تمام عمر مین ۳۴ چلہ پورے کئے اور خلوت نشین ہوئے۔ |
| ایضا | حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی بانس نام قصبہ | ۶ شوال سنہ ۱۱۳۶ روز چہارشنبہ | بانسہ | اخبار الاخیار | آپ اولاد حضرت صلعم سے ہین آپ کے بزرگ بدخشان سے ہند مین آئے تھے امرائے ہند کے سرکار مین عہدہ جلیلہ |

| [illegible] | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یہ مامور تھے فوج آپ کی ہمراہ رہتی تھی قصبہ محمود آباد میں سکونت اختیار کی آپ قصبہ بانسہ اپنی ننہال میں رہتے تھے طریقہ قادریہ میں حضرت سید عبد الصمد خدانما کے مرید تھے مزار انکا احمد آباد گجرات میں ہے آپنے فیض روحانیت حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رح سے بھی حاصل کیا ہے۔ | | | | | | |
| [illegible] | حضرت خواجہ عبید اللہ کشمیری | سنہ ۱۱۴۳ ہجری | کشمیر | | اخبار الاخیار | آپ عالم باعمل اور متقی کامل تھے مدت تک حرمین شریفین میں رہے شیخ محمد مکی خلیفہ شیخ محمد معصوم سرہندی سے اکتساب کمالات کیا |
| ایضاً | مولا علی اصغر قنوجی | سنہ ۱۱۴۰ھ | قنوج | | خزینۃ الاصفیا | آپ عظماے علما و کبراے فقہاے ہند میں علم حدیث و تفسیر فقہ و صرف و نحو و منطق و معانی میں کسیکو آپ سے تاب مقاومت نہ تھی تفسیر ثواب التنزیل کہ علوم ادبیہ میں کشاف پر اور علوم عشرہ میں بیضاوی پر فوق رکھتی ہے آپکی تصانیف |
| ایضاً | حضرت سید عابد سنامی ایک قصبہ اودہ میں ہے۔ | سنہ ۱۱۶۰ | دہلی کہنہ متصل منارہ دوم | | ایضاً اخبار الاخیار | آپکی نسبت ارادت کا حال معلوم نہین ہوا۔ |
| [illegible] | حضرت شیخ عبد الکریم مشہور پیر بہادل شاہ بن سید شاہ بلاق لاہوری۔ | سنہ ۱۲۱۳ ہجری | میرپور جو کہ سرحد افغانستان پر پنجاب کا ایک موضع ہے | | خزینۃ الاصفیا | آپ سادات عظام بارہ خاں و مشایخ ذوی الاحترام متاخرین سے ہین ہر خانوادہ سے حصہ وافر و بہرہ کامل حاصل کیا تھا چنانچہ سلسلہ قادریہ مین بچند واسطہ در میان بحضرت میانمیر بالا پیر لاہوری بدین طریق مرید تھے کہ |

آپ مرید شاہ بلاق والد بزرگوار خود کہ لاہور مین متصل چوبارہ چہجو آسودہ ہین اور وہ مرید شاہ عبد الرشید لاہوری او وہ مرید شاہ محسن شاہ اور وہ مرید شیخ محمد معروف ملا شاہ اور وہ مرید میانمیر بالا پیر لاہوری تھے۔ آپ ولی مادرزاد تھے بعمر خوردی آثار بزرگی آپکی ظاہر تھے۔ اول آپ نے موضع مزنگ کہ جنوبرویہ لاہور ہے سکونت اختیار کی پھر نیستان شیخو پورہ تشریف لیجاکر بارہ ۱۲ سال بحالت تجرید و تفرید بعبادت حق مشغول رہے اوس کے بعد موضع میرپور کہ دامن کوہ تھا اقامت کی اور مردمان قوم کہوکر یا کہکہر سب کے سب مرید و معتقد آپ کے ہوے اور صدہا آدمی دور دراز اقالیم سے آن کر خلعت ارادت پہنا۔ نقل ہے کہ جب شاہ زمان بادشاہ پنجاب سے کابل کو جانے لگے ایک شیخ مصاحب بادشاہ کے سکہون کے ہاتھ سے قتل ہوے اور سکہون نے جابجا ہاتھہ بغاوت و قتل اہل اسلام پر کہینچا اور منجملہ اون کے مسمی صاحب سنگہ بیدی کہ پیر فرقہ سکہان و دشمن جانی اہل اسلام تھا تمام ملک پنجاب مین لشکر عظیم لیکر گشت کرتا پھرتا تھا اور جہان گروہ اسلام کا پاتا قتل کرتا اور گہر اون کے لوٹ لیتا آخرش موضع بہاول شاہ دہیہ مسکن آپکے مین پہنچا اول فوج سکہان خانقاہ مین آئی بمجرد دیکہنے دیدار پر انوار آپ کے اکثرون نے کلمہ شہادت پڑہا اور سر قدم مبارک شیخ مین رکہا ظہور اس کرامت سے تفرقہ عظیم لشکر صاحب سکہہ مین بڑہ گیا آخرکار صاحب سکہہ بذات خود حاضر آیا اور کشتی محمولہ تبرکات پیشکش کی مگر آپ نے قبول نہین کی اور فرمایا اگر خیریت مطلوب ہے اسیوقت یہان سے کوچ کرو

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

درنہ تمام لشکر داخل فرقہ اسلام ہوجائیگا پس بیدی مذکور فی الفور روانہ معہ فوج ہوگیا۔

| [illegible] | مولانا عبد الباسط بن مولانا رستم علی | ۱۳۲۳ ہجری | قنوج | [illegible] | آپ علمائے کرام وفقہائے عظام ہندوستان سے ہین اور حدیث وتفسیر فروع واصول آپنے ایات الٰہی سے |
|---|---|---|---|---|---|

تھے تفسیر ذوالفقار خانی ورسالہ عجیب البیان فی علوم القرآن آپ کی تصنیف کردہ ہین اور قبول علماء وفضلاء وقت تھے

| ایضاً | حضرت مولانا عبد الرحمٰن بن مولوی محمد حسین | ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۵ روز جمعہ | لکھنو | تاریخ الاولیا | مورث اعلیٰ آپ کے سید عرب شاہ عرب سے سندہ ہین آئے آپ کے والد کا نام مولوی محمد حسن ہے آپ سادات عالی نسب سے تھے کتب درسیہ مولوی عبد الحکیم اپنے |
|---|---|---|---|---|---|

خالہ زاد بھائی اور دیگر علمائے سے پڑہی تھین ۱۲۰۵ ہجری مین حج کو گئے وہان سے مراجعت ...... فرماکر مولوی عبد الحکیم کے مرید ہوے آپ کو سب سلسلون مین اجازت ہی اجازت تھی بعد سیر وسفر ۱۲۱۴ ہجری مین بعہد حکومت نواب سعادت علیخان کے لکھنو تشریف لائے شاہ پیر محمد کے ٹیلے پر فروکش ہوے وہان سے مسجد شاہ مینا مین رہے پھر مسجد ہنڈائن مین سکونت اختیار کی بعض مبتدعین نے بلوہ کیا گولیان مارین کوئی گولی نہین لگی آخر تلوارین مارین مگر زخم نہ لگا آخر پشیمان ہوے آپنے اون کے حق مین دعائے خیر کی آدہی رات سے آپ ذکر وشغل مین مشغول رہتے تھے۔

| ایضاً | عبد السلام بن عطاء الحق بداونی | ۱۲۵۷ | بداون | خزینۃ الاصفیا | آپ اعظم محدثین وکبرائے مفسرین سے ہین تفسیر زاد الآخرت منظوم آپ کی عمدہ تصنیف سے ہے آپ نے اس تفسیر کو |
|---|---|---|---|---|---|

۱۲۵۴ ہجری مین ختم کیا تھا اور نام تفسیر بھی تاریخی تجویز کیا تھا جو مقبول خاص وعام ہے۔

| ایضاً | حضرت مخدوم مولانا عماد الدین غوری | • | نارنول وفیات | اخبار الاخیار | آپ کے بزرگ عرب سے عجم مین غور سے ہمراہ سلطان شہاب الدین غوری کے ہندوستان مین آئے آپ جوانی مین پہلوان |
|---|---|---|---|---|---|

تھے ایک روز اپنی جوانی اور طاقت مین مست ومغرور چلے جاتے تھے ایک عالم نے غیرت دلائی آپ پشیمان ہوئے تحصیل علم شرع کی روضہ شیخ محمد ترک مین کہ نارنول مین ہے رہتے تھے ریاضت شاقہ کرتے تھے بارہ برس تک اسیطرح گذر گئے ایک رات طہارت کرنے باہر آئے کہ ایک شخص نے پیچھے سے ان کو پکڑ لیا اور کہا کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا علم وتقویٰ فرمایا جاؤ اپنے بزرگون کے کتب خانہ سے کتاب لیکر پڑھو خدا برکت دیگا آپ عالم ہوگئے آپ متبع سنت نبوی کے تھے۔

| ایضاً | حضرت حاجی علیم الدین | | ایضاً | ایضاً | آپ بڑے بزرگ کچھ پیشہ کر کے بسر اوقات کرتے تھے جب مکہ کو چلنے لگے تو آپ کے پاس کلہاڑی کھرپی تہی |
|---|---|---|---|---|---|

راہ مین لکڑی کا ٹکر اور گھانس چھیل کر بیچتے اور گذارہ کرتے۔ نذر کسی کی قبول نہ کرتے اور اپنے تئین حقیر جانتے تھے آپ سید تھے مگر کبھی آپ نے ظاہر نہین کیا عالم خان میواتی آپ کا مرید تھا اوس نے چاہا کہ خانقاہ بنوادون آپ نے منظور نہین کیا۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مدفن وعمر | نام مرشد وخلفا | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات وطلبیات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف عین | حضرت ملا عبدالرزاق پانڈے کشمیری | . | . | نامعلوم | آپ بڑے عالم تھے اپنے وقت مین علم معقولات مین اپنا نظیر نہین رکہتے تھے شرح تجرید پر آپکا حاشیہ ہے حضرت شاہجہان نے مدرسہ کابل مین مدرس مقرر کیا تھا مدرسہ سے استعفا دیکر کشمیر مین آ رہے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ عبدالغفور مالو | | | ایضاً | علم دعوت مین کامل وصاحب نفس اور بڑے سیاح تھے شیخ شمس الدین سے نقل ہے کہ ایک بار اون کو جن لے گئے اور بہت مدت جنون مین رہے گہر کے آدمی جانتے تھے کہ سفر مین مر گئے ہوئے ہین۔ تعریف شہرہائے جنان وزمین واوضاع واطوار ایشان بتفصیل کرتے تھے اور زبان اون کی سمجہتے تھے دیار جنان کی تاثیر آب وہوا سے صورت وہیئت مین تغیر ہو گیا تھا بڑی عمر کے تھے ۱۰۹۹ھ مین فوت ہوئے آپ کو شیخ عبدالغفور مالو اس لئے کہتے تھے کہ مالو نام محبوبہ آپ کی تہی واللہ اعلم جنس انسان سے تھے یا جن سے اوس کے ساتھ اسقدر جمعیت تہی کہ اگر کوئی نام اوس کا ٹہیکری پر لکہکر آتش مین ڈالدیتا تو وہ آگ مین اور چاہ مین ڈالدیتا تو چاہ مین تہ چاہ سے نکال لاتے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے قرابتیون سے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ عبداللہ صومعی | | | | آپ بزرگان مشایخ گیلان سے تھے مستجاب الدعوات آپ کی بیٹی فاطمہ نام تہی جنکو حبالہ نکاح ابوصالح موسیٰ دیا تھا اور اونسے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پیدا ہوئے تھے |
| ایضاً | شیخ عمر زجاجی کنیت ابو محمد | سنہ ۳۴۲ھ ہجری | شونیزیہ بغداد نزد قبر سری سقطی | [illegible] | شاگرد سید الطایفہ جنید وابراہیم خواص نیز شیخ ابوالعباس نہاوندی ونوری وسمنون وجریری کے صحبت یافتہ آپ بوریا بافی کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ مین نے دو ہزار پیر کو شناخت کیا ہے ایک روز خدمت جنید مین عبادت کو گیا اور عرض کی کہ حق تعالیٰ سے صحت کی دعا مانگو جنید نے کہا کل مین نے دعا مانگی تہی ندا آئی کہ تن ملک ہمارا ہے چاہین اوس کو درست رکہین چاہے بیمار تو کون ہے کہ درمیان ہمارے اور ہمارے ملک کے دخل کرے تصرف دور کر تا بندہ ہو |

## حرف غین

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مدفن وعمر | نام مرشد وخلفا | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف غین | سید غیاث الدین گیلانی لاہوری معروف دولت شاہ | یکم رمضان سنہ ۹۹۰ھ ہجری | بیرون لاہور متصل مقبرہ پدر خود عمر ۶۹ برس | [illegible] ایضاً | آپ صاحبزادہ سید عبدالقادر گیلانی لاہوری کے ہین آپ صاحب جذب وشوق وذوق تھے اور موضع بڑہی دولت آباد بمحلہ مزنگ بیرون شہر لاہور آپ کے آباد کیا ہوا ہے اگرچہ آپ کو خلافت سلسلہ قادریہ مین اپنے والد بزرگوار سے تہی الا دیگر سلاسل سے بہی حصہ افزا وبہرہ کامل حاصل کیا ہوا تھا ونسب آبائی آپ کا بچند واسطہ درمیانی بحضرت محبوب سبحانی حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پہنچتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت سید غلام شاہ از کشمیر نبیرہ سید محمد شاہ | ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۳ھ | کشمیر | نامعلوم ایضاً | آپ اپنے نانا شاہ محمد غوث کے مرید تھے شاعر بہی تھے آزاد ون کا تخلص تھا۔ |

| حروف تہجی | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | مفتی غلام محمد قریشی بن مفتی رحیم اللہ لاہوری | ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۶ھ | لاہور | خزینۃ الاصفیا ۱۱ | آپ والد ماجد صاحب خزینۃ الاصفیا ہیں نسب آبائی آپ کا بچند واسطہ درمیانی بحضرت مخدوم بہاء الدین ذکریا ملتانی پہنچتا ہے نماز تہجد بقرات طویل پڑھا کرتے تھے اور کتابت قرآن سے روزی حلال حاصل کرتے تھے اور بڑے باوقات تھے۔ |
| [illegible] | حضرت سید شاہ غلام رسول رسول نما | سنہ ۱۲۸۰ ۳ ماہ ذالحجہ | کانپور مشہور شہر ہے عمر ۹۰ برس | [illegible] | آپ سادات رائے بریلی سے ہیں وطن اصلی آپ کے بزرگان کا حضر موت ہے ایام طفولیت میں یتیم ہو گئے تھے آپ کے والد اولیائے کاملین سے تھے آپ بہرائچ میں حضرت مولانا شاہ محمد مراد کے مرید ہوئے آپ کے مرشد نے رسول نما خطاب دیا بارہ برس تک مرشد کی خدمت میں حاضر رہے پھر حسب الارشاد مرشد کے کانپور میں قیام کیا ستر برس کی عمر میں حج کو تشریف لیگئے ایک سال تک آستانہ نبوی پر حاضر رہے تاج غوثیت عطا ہوا خلعت کرامت سے سرفراز ہو کر کانپور میں |

## حرف الفاء

| حروف تہجی | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | شیخ فتح بن علی موصلی | ۲۳ دوشنبہ روز عید الضحیٰ سنہ ۲۱۹ | موصل یا بغداد | [illegible] خزینۃ الاصفیا | آپ بڑے صاحب زہد و ورع و مجاہدہ و ترک و تفرید تھے اور واسطے ستر احوال خود دستانہ کنجیوں کا باندھا رکھتے تھے کوئی جانے کہ آپ بڑے دولتمند سوداگر ہیں۔ نقل ہے ایک روز کسی نے سوال صدق کیا آپ نے ہاتھ اپنا کوزہ آہنگران میں ڈالکر ٹکڑہ آہن تافتہ کا نکال کر ہاتھ اپنے پر رکھ لیا اور کہا دیکھو یہ صدق ہے نقل ہے روز عید الضحیٰ کے آپ نے دیکھا کہ لوگ قربانی کرتے ہیں آپ نے معائنہ آسمان کی طرف کیا اور کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ میں کچھ نہیں رکھتا کہ تیرے لئے قربانی کروں صرف متاع جان ہے اسی کو قبول فرمالیں انگلی اپنے گلو پر پھیری اور گر پڑے اور واصل بحق ہو گئے۔ بعد مرگ آپ کے گلو پر خط سبز مانند نشان چھری یا شمشیر عیان تھا۔ |
| ایضاً | شیخ فتح بن شخرف کنیت ابو نصر | ۱۵ شعبان سنہ ۲۷۳ھ | ۰ | ۰ | اصل آپ کی مرو سے قدمائے مشائخ خراسان میں حالت نزع میں لوگوں نے کہتے سنا کہ الٰہی بہت شوق ہے تیرا تعجیل کر بطلب خود جب وفات پائی غسل کے اوپر ساق پا کے لکھا دیکھا الفتح اللہ آپ کے جنازہ پر تین ہزار نے نماز گذاری |
| ایضاً | خواجہ فارس بن عیسی بغدادی کنیت ابو القاسم | سنہ ۳۴۲ یوم عاشورہ | جا گرویزہ سمرقند میں ہے | ایضاً | آپ خلفائے حسین بن منصور حلاج سے ہیں آپ کو تعبیر معنی میں کلام نیک تھا آپ معاصر شیخ علیم اللہ بایزیدی کے تھے سمرقند جا کر رحلت پائی۔ |
| [illegible] | حضرت شیخ فرید الدین عطار | ۲۹ ربیع الثانی پنجشنبہ سنہ ۶۲۷ سنہ ۶۲۸ سنہ ۶۲۶ | نیشاپور عمر ۱۱۴ برس | خزینۃ الاصفیا، [illegible] | آپ مرید شیخ مجد الدین بغدادی یا خوارزمی تھے و ابتدا توبہ بدست شیخ رکن الدین اکاف کی تھی اور فیض صحبت بہت مشائخ سے حاصل کیا تھا صاحب تواجد |

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

مارع تھے بعض اہل تصوف کہتے ہین اویسی تھے مولانا روم فرماتے ہین کہ مردڈیڑھ سو سال روح حسین بن منصور حلاج نے اوس ذات فرید الدین عطار کے تجلی کی اور ولی ہوے۔ حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نفحات مین فرماتے ہین کہ جسقدر اسرار توحید و معارف مثنویات وغزلیات عطار مین ہین کسی دوسرے شخص گروہ صوفیہ مین پائے نہین جاتے کتاب پندنامہ عطار و تذکرۃ الاولیاء و الہی نامہ و بیسرنامہ و منطق الطیر وغیرہ آپ کی تصنیفات سے ہین مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہین شعر ہفت شہر عشق را عطار گشت * ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم * دوسرے جگہہ یون فرماتے ہین شعر عطار روح بود سنائی دو چشم * ما از پیے سنائی و عطار آمدیم * و صاحب کتاب مناقب غوثیہ مقولہ شیخ محمد صادق شیبانی فرماتے ہین کہ آپ مرید بصحبت شیخ صنعان سے تھے جب شیخ صنعان نے کلمات بے ادبی نسبت حضرت غوث الاعظم نکلے اور شیخ صنعان گرفتار پنجہ بلا ہوے اوسوقت فرید الدین ہمراہ اون کے تھے ہاتھ کفار تاتار سے شہید ہوئے ہین۔

| [illegible] | حضرت شاہ فتح قلندر جونپوری | ۲۲ شعبان ۱۱۱۸ھ | قلندر پور ضلع اعظم گڈہ مین ہے | [illegible] | آپ نے اوائل مین اپنے چچا حضرت عبد القدوس سے علم ظاہری و باطنی تحصیل کیا بعد وفات اون کی آپ |
|---|---|---|---|---|---|

حضرت شاہ مجا قلندر کے حضور حاضر ہوے تکمیل کو پہنچکر خلافت حاصل کی۔

# حرف القاف

| [illegible] | قطب الدین علامہ بن احمد | سنہ [illegible] بقول دیگر تاریخ وفات [illegible] سنہ ۱۰[illegible]ھ | [illegible] | [illegible] | آپ جامع علوم ظاہری وباطنی علامہ عصر و وحید الدہر تھے اکثر علمائے دین آپکی شاگردی کا فخر کرتے ہین کتاب شرح شمسیہ یعنی قطبیہ آپ کی تصنیف سے ہے۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | شاہ قاسم انوار | ۱۱ صفر روز شنبہ سنہ ۸۳[illegible]ھ | خرخرجام خراسانکا مشہور شہر ہے | [illegible] | آپ کی اصل آذربائجان سے ہے اوائل حال مین ارادت شیخ صدر الدین اردبیلی سے حاصل کی بعد ازان بصحبت شیخ صدر الدین یمنی کہ مریدان شیخ اوحد الدین |

کرمانی سے تھے و نیز بصحبت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند فیضیاب ہوے آپ کا دیوان اشعار حقائق و معارف مین ہے

| [illegible] | حاجی شاہ قوام الدین معروف بحاجی حسین لکہنوی بن ظہیر الدین عباسی | ۲۰ ماہ شعبان سنہ [illegible]ھ | لکہنو | [illegible] | آپ مرید حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی اور خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت کے ہین آپ حج کو گئے اکثر مشائخ سے ملاقات کی مگر بسبب رابطہ اتحاد شیخ مبارک بجنوری کے آپ لکہنو مین سے |
|---|---|---|---|---|---|

عرصہ زاید چالیس سے ہوا کہ انگریزون نے جنگ جدال کرکے لکہنو پر قبضہ کیا تھا تو امام باڑہ نواب آصف الدولہ کو قرار دیکر گرد قلعہ کے دور تک میدان کردیا تھا چنانچہ اوسی میدان مین آپ کا روضہ بھی آگیا تھا قبر بنوا دی گئی ہے

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل و خصائل وخرق عادات وکلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | اور قبر کے گرد چبوترہ ہے دور تک میدان ہے آبادی کا نام نہین۔ |
| [illegible] | حضرت قطب الدین بنیا دل قلندر جونپوری | ۲۵ شعبان سنہ ۹۲۵ھ بقول وفیات سنہ [illegible] یکشنبہ | ملن پور یا علی پور جیوا ضلع جونپور ممالک متحدہ آگرہ اودہ عمر ۱۴۹ برس | انوار العارفین | آپ حضرت امیر المومنین عمرؓ اولاد مین مین اور خلیفہ سید نجم الدین قلندر منقول ہے کہ سید نجم الدین قلندر سیر سیاحت فرماتے قصبہ سرہرپور کہ توابع جونپور سے ہے پہونچے آپ کو دیکھا کہ لڑکون کے ساتھ کھیل رہے ہین قلندر صاحب نے فرمایا کہ میرا سفر اسی لڑکے کے لئے تھا اور آپکی تربیت مین مشغول ہوے امانات وکرامات سپرد فرمایئن اور بنیا دل کا آپکو خطاب دیا آپ کی گو چشم ظاہر نہین تھی بلکہ اب دل کی چشم سے ایسا دیکھ لیا کرتے تھے جیسا کہ کوئی ظاہر کی آنکھہ سے دیکھتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ قاسم حقانی کشمیری | سنہ ۱۰۳۳ھ | کشمیر | ایضاً | آپ شام کے امراؤ مین تھے امارت چھوڑکر تجرید اختیار کی حضرت سید علی ہمدانی کے ہمراہ کشمیر مین آئے محلہ علاو الدین پورہ مین متوطن ہوے آپ کامل تھے ایک روز حرارت جگر سے کپڑے جل گئے ایک رات کو حسب عادت آپ نے غسل کیا تمام بدن سے خون جاری ہوا اور اوسی حالت مین وفات پائی آپکی کرامت سے لوہار کی بھٹی سے سرو شاداب نکل اوگا ہے۔ |
| ایضاً | قاضی سعد قاضی عماد۔ | | دہلی کہنہ قطب ہی حوض شمسی مغربی | [illegible] | ہر دو بزرگ صاحب حال باعظمت اور جلال مریدان حضرت قطب الاولیا ہین بڑے پابند شریعت تھے ومنکر سماع ایک روز خانقاہ خواجہ قطب صاحب مین ہنگامہ سماع برپا تھا بہ نیت احتساب قدم رکھا جوہین حلقہ سماع مین داخل ہوے بیخود ہوگئے اور بے اختیار ہر دو کون سے دامن جھاڑکر حلقہ ارادت وبیعت مین داخل ہوگئے۔ |
| ایضاً | شیخ فخر الدین زاہد | ۰ | ۰ | ۰ | آپ پیر شیخ شہاب الدین حق گو ہین دہلی جدید یعنی شاہجہان آباد مین آپ کا مزار ہے جانب بازار فیروز آباد۔ |
| ایضاً | فتح خان نبیرہ سلطان فیروز شاہ | ۰ | ۰ | تاریخ حبیب | مرد صاحب حال ومحبت درویشان باکمال تہا جسوقت حضرت مخدوم جہانیان سنگ نقش قدم حضرت رسول مقبول اوٹھا کر لائے ہین اور حوالہ سلطان کیا ہے سلطان نے ایک قلیچہ اوس کے لئے کہ سلطان سے پہلے مین مرون چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات اونکی ۷۷۶ھ مین ہوئی اور سلطان کے لئے طیار کرایا اور فتح خان سے اقرار کیا کہ اول ہم دونو سے جو کوئی انتقال کرے یہہ نقش قدم اوس کی قبر پر نصب کیا جاوے اوسی روز سے فتح خان خدمت مین صاحب ولایت یہہ ہی دعا کرتا تہا وفات ۷۹۰ھ ہجری مین۔ |

---

نوٹ یہ دونو ردیف ق [illegible]

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت و شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| **حرف الکاف** | | | | | |
| حرف الکاف | شیخ کمال خجندی | ۵ شعبان سنہ ۸۰۳ یوم دوشنبہ | ۔ | خزینۃ الاصفیا | آپ بڑے بزرگ وصاحب حال تھے اور ظاہر ابا اہل شعر اور رہتے تھے نقل ہے کہ ایک وقت آپ دریا طغیانی میں آیا اور خوف تھا کہ جس دیہہ میں آپ سکونت رکھتے تھے خراب ہو جائے ساکنان دیہہ آپ سے رجوع لائے آپ نے فرمایا کہ میرا خیمہ کنارہ آب دریا لگادو دریا وہاں سے آگے نہیں گذرے گا جب کہ ایسا ہی کیا اور ایسا ہی ہوا۔ |
| ایضاً | حضرت سید کبیر الدین حسن | سنہ ۸۹۶ھ | اوچ ضلع ملتان میں مشہور ہے عمر ایک سو برس | ۔ | آپ بڑے صاحب کرامات ہیں ان کی کرامات سے آپ کی یہہ تھی کہ جس کافر سے آپ کہتے تھے مسلمان ہو جاؤ وہ فوراً مسلمان ہو جاتا تھا گروہ کے گروہ کافروں کے آتے اور مسلمان ہو جاتے۔ |
| ایضاً | حضرت اخوند ملا کمال الدین کشمیری | سنہ ۱۰۱۷ ہجری | لاہور | اخبار الاخیار | آپ مرید شیخ بابا فتح اللہ حقانی کے تھے آپ بڑے عالم وکامل تھے اکثر لاہور وسیالکوٹ میں آپ کا قیام رہتا تھا حضرت مجدد الف ثانی وملا عبد الحکیم سیالکوٹی نے آپ سے ملاقات کی ہے۔ |
| ایضاً | شیخ کمال قریشی | ۴ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۰ | دہلی زیر قلعہ کہنہ | تاریخ حبیب | آپ ابتدا میں بطریق سیاحت قدم متوکل کہکر ہندوستان میں تشریف لائے پورانے قلعہ دہلی کے نیچے کنارہ دریائے جمن اقامت فرمائی آپ کا گھوڑا بسبب تشنگی دریا میں چلا گیا چونکہ پانی عمیق تھا غرق ہوگیا آپ نے نیزہ اپنا برلب آب دریا مارا دریا نے وہ مکان اپنا چھوڑ دیا اور فاصلہ پر چلا گیا پس آنحضرت نے معہ عیال واطفال وتجہیز عمر کو پورا کیا وبعد تربیت فرزند ارجمند شیخ طہ کے انتقال فرمایا۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد کاظم کاکوروی | ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۱ | کاکوری ضلع لکھنو اودہ میں قریب لکھنو | [illegible] | آپ نے اوایل کی کتب درسیہ مولانا حمید الدین سے پڑھیں پھر مولوی غلام یحیی بہاری ومولوی احمد اللہ سندیلوی سے تکمیل حاصل کی تھی آپ شاہ سید باسط علی اللہ آبادی کے خلیفہ تھے۔ |
| **حرف الکاف فارسی** | | | | | |
| [illegible] | خواجہ گرگ ولی اللہ | ۳ رجب سنہ ۷۰۵ھ | کرٹہ مانکپور حیدرآباد دکن میں ہے | [illegible] | آپ صاحب ولایت کرٹہ مانکپور کے ہیں آپ فضلائے روزگار سے تھے آپ مرید مولانا اسمعیل قریشی سہروردی کے |

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وفضائل وشرف عادات وکمالات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

ہین۔ مولانا نے وقت ملاقات فرمایا دس برس سے تمہارا انتظار کرتا تھا اور ایک خط دیکر فرمایا کہ اوس پہاڑ پیر جہان روشنی ہے چلے جاؤ جب زیر دامن کوہ پہنچے چشمہ پانی دیکھکر غسل کیا اور تھوڑا پانی پیکر پہاڑ پر چڑھ گئے دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام نماز مین مشغول ہین بعد فراغت نماز کے وہ خط آپ نے اونکو دیا ارشاد ہوا کہ تم بمرتبہ ابدالی سرفراز ہوے خلعت ابدالی پہنکر مولانا پاس آئے آپ ہمیشہ برہنہ رہتے تھے۔ اشعار مناسب کبھی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ اشعار آپکے مجاور مزار سے معلوم ہوئے رباعی گرگ نہ پوشید گہے خرقہ؛ سر نتراشید زمو ذرہ ✣ خرقہ چہ پوشی و نتراشی چہ سر؛ بردو دکاسے نیست ازین درگذر ✣ ویگر اندر طلب دوست چہ مردانہ شدم؛ اول قدم از وجود بیگانہ شدم ✣ او علم نمے شنید لب بربستم کشمیر ✣ او عقل نمے خرید دیوانہ شدم ✣

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | شیخ گہلن شاہ سرمست | • | لاہور موری دروازہ کے باہر اندرون باغ سرکاری | [illegible] | آپ شیخ طاہر قادری لاہوری کے مرید تھے اور مستانہ طریق پر عالم سکر مین رہا کرتے تھے شیخ طاہر کے چار چار خلیفہ تھے ایک ابو محمد قادری دوسرے سید صلوی |

تیسرے شیخ آدم بنوری چوتھے شیخ گہلن سرمست ✣

# حرف اللام

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف اللام | حضرت لالہ ریشی | سنہ ۸۰۱ھ | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ حضرت شیخ نجم الدین ریشی بابا کے بھانجے و مرید ہین |

صائم الدہر وقائم اللیل تھے تقوے کے پابند۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ لالہ بابو ہمدانی کشمیری | سنہ ۱۲ھ | موضع چندہار | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید زاہد بابا کانپوری تھے آثار فنا و ہستی باصفا حال سے ظاہر تھی ایک خلق کثیر آپ کے فیض صحبت سے فیضیاب ہوئے |
| ایضاً | بابا لال کشمیری | سنہ ۹۴۹ھ | چنڈول قصبہ کشمیر مین | اخبار الاخبار | آپ بابا زین الدین کے مرید ہین ریاضت شاقہ کرتے موضع چنڈول پرگنہ کاراج مین رہتے تھے نقل ہے |

آخر وقت مین آپ نے وصیت کی کہ میری قبر پر گنبد و عمارت نہ بنانا میری قبر سے ایک درخت اوگے گا تمام پہیل جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ لاہی شاہ مونبہ ساز لاہوری | سنہ ۱۰۵۳ھ | لاہور | حدیقہ | قادری خاندان مین آپ کی بیعت تہی حصول قوت حلال کے لئے بادون کی چہنیان بناکر بیچا کرتے تھے |

جو حاصل ہوتا نصف خدا کے نام ویدیا کرتے تھے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت بابا لطیف الدین کشمیری نام لاہی ریشیہ | | کشمیر | خزینۃ الاصفیا و مراۃ الاسرار | آپ شیخ نور الدین کی خدمت مین حاضر ہوے فرمایا کہ کیا مقصد ہے عرض کیا آپ کا دیدار فرمایا کہ دوست جب تک دوست کا کام کرے دوستی کا دعوی نکرنا |

| [illegible] | اسم کنیت ولقب ولدیت وسکونت وتسمیہ خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وولادت وشمائل وخصائل وخوارق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

چاہیے [illegible] فرمایا کہ حق کو کہ بجا لانا ہے [illegible] مسلمان ہونا اور اپنے معبود کا بندہ ہونا آپ نے فرمایا کہ مسلمان نہ ہونگا لیکن اپنے معبود کا بندہ ہونگا شیخ نے فرمایا کہ معبود کون ہے کہا صنم شیخ نے فرمایا کہ رزاق [illegible] یاد اور عابد صنم کے روبرو شیخ [illegible] کر بیہوش ہو گئے اور ہوش آتے ہی مسلمان ہو گئے ہمیشہ ریاضات کرتے رہے

| [illegible] | حضرت بابا لدے کنالی کشمیری | | کشمیر چندہ پال کشمیر میں نامی قصبہ ہے۔ | [illegible] | آپ مرید شیخ عبد اللطیف کے تھے بیابانوں میں رہتے تھے نزع کے وقت آپ نے وصیت کی کہ مجھے موضع چندہ پال میں دفن کرنا بعد وفات کے مقام [illegible] میں دفن کر دیا صبح کے وقت فاتحہ کے لئے لوگ قبر پر گئے دیکھا کہ گور خالی ہے چندہ پال میں آپ کفن پہنے گئے ہیں پھر وہاں آپ کو دفن کر دیا۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ لقمان سرخسی | ۰ | ۰ | ۰ | آپ عقلائے مجانین سے ہوئے ہیں شیخ ابو الخیر نے بہت جگہہ فرمایا ہے کہ لقمان آزاد کردہ حق ہے آزاد مرد تھی۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ ایک رات سب سوتے تھے دروازہ خانقاہ بند تھا اور میں حاضر خدمت پیر ابو الفضل ہو کر گفتگو معارف میں ہو رہی تھی۔ کہ مشکل مسئلہ میں پیش آئی اچانک لقمان کو دیکھا کہ بالائے خانقاہ سے ادھر گر آگیا اور ہمارے سامنے آکر اوس مسئلہ کو بیان کیا کہ جس سے اشکال ہو گئے اور بالائے بام اوڑ کر باہر چلا گیا۔ |

## حرف المیم

| [illegible] | حضرت مالک دینار بن دینار | ۱۴ صفر روز دوشنبہ سنہ ۱۲۹ او یا سنہ ۱۳۷ھ | مدینہ | ۰ | اپ یاران غمخوار و مریدان جان نثار خواجہ حسن بصری میں تولد آپ کا بحالت غلامی پدر خود وجود میں آیا تھا اگرچہ آپ بندہ زادہ تھے لیکن دونوں جہان سے آزادہ تھے۔ ایک روز آپ کشتی پر سوار ہوئے جب کشتی عین دریا میں دریا کے پہنچی تو مالک کشتی نے کرایہ کشتی طلب کیا آپ نے عذر ناداری کیا ملاحان نے عقب میں آکر ایسا مارا کہ بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر میں جب ہوش ہوا ہے پھر مزدوری طلب کی اور کہا کہ اگر نہ دو گے تو دریا میں ڈال دیئے جاؤ گے آپ نے دریا کی طرف توجہ کی اوسیوقت مچھلیاں منہ میں دینار لیکر دریا سے سر نکالا آپ نے ایک دینار مچھلی کے مونہہ سے لیکر ملاح کو دیا۔ یہہ کرامت دیکھکر ملاح و سوار کشتی متحیر ہو گئے اور عذر معذرت کرنے لگے مالک نے کچھہ نہیں کہا اور پاؤں دریا میں رکھکر چلے گئے اوس روز سے آپکا نام مالک دینار پڑ گیا۔ اور بعض کا قول ہے دینار آپکی والدہ کا نام تھا |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | حضرت محمد سماک کنیت ابو العباس | سنہ ۱۸۳ ہجری | ۰ | [illegible] | آپ حافظ قرآن و زاہد و واعظ و عابد و متقی تھے اور حضرت سفیان ثوری کے صحبت یافتہ اور معروف کرخی کو کشایش آپ کی باتوں سے ہوتی تھی شیخ احمد خواری سے روایت ہے کہ آپ بیمار ہوئے اور شیخ احمد قارورہ آپکا |

| [illegible] | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

طبیب کے پاس لئے جاتے تھے راستہ مین ایک بزرگ ملاقی ہوئے اونہون نے پوچھا کہان جاتے ہو مین نے کہا محمد سماک بیمار ہین اون کی دوا کے لئے طبیب کے پاس جاتا ہون بزرگ مذکور نے کہا سبحان اللہ دوست خدا کا غیر خدا سے استعانت چاہتا ہے اور فرمایا کہ محمد سماک سے جاکر کہو کہ ہاتھ اپنا اوس جگہہ پر جہان درد ہے رکھکر کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وبالحق انزلناہ وبالحق نزل مین واپس آیا اور حال بیان کیا آپ نے ویسا ہی عمل کیا اور صحت پائی آپ نے فرمایا وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے ۔

| [illegible] | محمد بن علی حکیم ترمذی کنیت ابو عبد اللہ | ۲۵۵ھ اخر صفر روز پنجشنبہ | جلہ شام مین ایک قریہ ہے | خزینہ | آپ محترمان و محتشمان مشایخ متقدمین و صاحب تصنیف ہین اور حدیث مین اسناد عالی رکھتے تھے اور یاران خاص ابو حنیفہ امام اعظم |
|---|---|---|---|---|---|

کوفی و خضر علیہ السلام تھے کتاب ختم الولایت و نوادر الاصول وغیرہ آپ کی تصنیف ہین آپ نے تین سال برابر حضرت خضر علیہ السلام سے تعلیم پائی ہے اور یہ سب عنایت حق آپ کے حق مین محض بسبب انقیاد حکم مادر خود تھے کہ اپنی والدہ کے فرمودہ سے اپنے یارون کے ساتھ تحصیل علم کے لئے نہین گئے تھے بعد تحصیل علم کے ہفتہ وار حضرت خضر علیہ السلام آتے اور صحبت گرم رکھتے شیخ ابو بکر رواق فرماتے ہین کہ ایک روز آپ مجھے اپنے ہمراہ لیچلے تہوڑی دیر مین ایک بیابان لق و دق مین پہنچے دیکہا کہ ایک درخت کے نیچے ایک تخت زرین رکہا ہے اور ایک شخص اوسپر بلباس شاہانہ بیٹھا ہوا ہے جب شیخ اون کے پاس پہنچے وہ تخت سے اوٹھا اور شیخ کو تخت پر بیٹھایا تہوڑی دیر مین چہل تن اور جمع ہو گئے شیخ نے اشارت اسمان کی طرف کے خوان طعام ہوا سے ظاہر ہوا سبہون نے سیر ہو کر کہایا اور آپسمین بہت لنبی چوڑی باتین کچھہ دیر کرتے رہے کہ وہ میری سمجھہ مین نہین آئین پس شیخ رخصت لیکر تہوڑی دیر مین ترمذ پہنچ گئے شیخ ابو بکر نے آپ سے یہ ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا وہ بیابانی بنی اسرائیل ہے اور وہ مرد جو تخت پر بیٹھا دیکھا تہا قطب المدار و چہل کس چالیس ابدال تھے کہ کاروبار تمام دنیا اون کے حوالہ ہے بیان معارف و حقایق مین اپنا نظیر نہین رکہتے تھے آپ کے اوستاد حضرت خضر علیہ السلام تھے آپ کو حکیم اولیا فرماتے تھے صاحب کشف محجوب فرماتے ہین کہ وہ میرے نزدیک بہت بڑے بزرگ تھے چنانچہ میرا دل شکار اوسکا ہے از نفحات و نیز ابو بکر رواق فرماتے ہین کہ ایک روز آپ نے چند جزو اپنی تصنیف کے مجھے دریا مین ڈالدینے کو دیئے مین اون کو گہر لاکر رکہہ چھوڑے شیخ نے پوچھا دریا مین ڈالدیئے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کیا دیکھا کہا کچہہ نہین فرمایا نہین ڈالے جاؤ اور دریا مین ڈالکر آؤ مین نے حسب الارشاد ڈالی دیکہا کہ پانی دریا کا جدا ہوا اور اوسمین ایک صندوق سر کشادہ ظاہر ہوا اور وہ جزو اوس مین پڑ گئے اور صندوق بند ہو گیا اور نیچے پانی کے چلا گیا واپس آکر سب حال شیخ سے کہا آپ نے فرمایا کہ مین نے علم تصوف مین لکھا تہا کہ کشف حقیقت اوسکا عقل سے باہر تہا ۔ میرے بہائی خضر نے چاہا کہ وہ اجزا اون کو دیدون انتہی اور وہی حضرت فرماتے ہین کہ آپ نے خدا تعالی کو ایک ہزار مرتبہ خواب مین دیکہا ۔ نقل ہے کہ بحالت جوانی ایک عورت مالدار آپ پر عاشق ہو گئی اور خواہش وصل کی مگر حاصل نہین ہوئی اور آپ نے گریز کیا بعد ایک مدت کے مسن ہو کر خاطر مین گذرا کہ کیا ہوتا اگر خواہش اوس عورت کی مین پوری کر دیتا اور پھر تائب ہو جاتا اس خطرہ سے آپ

| حرف تہجی | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات مع سنہ | مقام وفات و مدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

سخت اندوہناک ہوے اور کہا اے نفس خبیث جوانی مین تو یہہ خطرہ نہین گذرا اب لیداز ریاضتہاے بسیار خطور اس خطرہ کے میرے دل مین کیا معنے رکہتے ہین تین روز تک غمناک اسی اندیشہ اور فکر مین رہے تیسرے روز حضرت صلعم کو خواب مین دیکھا فرمایا اے محمد رنجور نہو یہہ خطرہ اسوجہ سے نہین ہے کہ تیرے حال مین جنبت ہوئی ہے بلکہ یہہ خطرہ اسوجہ سے ہے کہ ایام جوانی سے چہل سال اوپر تمہارے گذر گئے ہین اور ہمکو دنیا سے دور ہوئے مدت ہوگئی ہے اور ہماری مفارقت دنیا سے کیا گناہ سے جو کچہہ دیکہا دراز مفارقت ہماری دنیا کے باعث ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ اب درازی زمانہ کی وجہ سے کس قدر تفاوت ہوگیا ہوگا۔

| حرف تہجی | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات مع سنہ | مقام وفات و مدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف المیم | شیخ محمد بن اسمعیل بخاری | ۲۵۶ھ | - | خزینہ | آپ امام الحدیث ہین کتاب صحیح بخاری و تاریخ کبیر وغیرہ آپ کی |

تصنیف سے ہین آپ کا فرمودہ ہے کہ ایک لاکہہ حدیث صحیح اور دو لاکہہ حدیث ضعیف مجھے یاد ہین آپ نے کوئی حدیث غیر صحیح درج کتاب خود نہین فرمائی اور وقت تحریر کتاب مذکور کے اول غسل اور وضو اور دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور پھر تحریر مین مشغول ہوا کرتے تھے اور اس کتاب کو چہہ لاکہہ حدیث سے انتخاب کرکے تصنیف کیا تھا اور ۱۶ سولہ برس

| حرف تہجی | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات مع سنہ | مقام وفات و مدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | حضرت مالک دینار بن دینار | ۱۴ صفر روز دوشنبہ ۱۳۰ھ و باے ۱۳۱ھ | مدینہ | • | آپ یاران غمخوار و مریدان جان نثار خواجہ حسن بصری ہین تولد آپکا بحالت علاتی پدر خود وجود مین آیا تہا اگرچہ آپ بندہ زادہ تہے لیکن دوجہان سے آزادہ تہے۔ ایک روز آپ کشتی پر سوار ہوے جب کشتی عین دریا مین پہنچی |

تو مالک کشتی نے کرایہ کشتی طلب کیا آپ نے عذر ناداری کیا ملاحان نے غضب مین آنکر ایسا آپ کو مارا کہ بیہوش ہوگئے تہوڑی دیر مین جب ہوش مین آئے پہر مزدوری طلب کی اور کہا اگر نہ دو گے تو دریا مین ڈالدیے جاؤ گے آپنے دریا کیطرف توجہ کی اوسیوقت مچھلیوں نے موہنہ مین دینار لیکر دریا سے نکالا آپنے ایک دینار مچھلی کے موہنہ سے لیکر ملاح کو دیا۔ یہہ کرامت دیکہکر ملاح و سوار کشتی متحیر ہوگئے اور عذر معذرت کرنے لگے مالک نے کچہہ نہین کہا اور پاؤن دریا مین رکھکر چلے گئے۔

| حرف تہجی | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات مع سنہ | مقام وفات و مدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ مسلم بن حجاج نیشاپوری | ۲۴ ماہ رجب روز یکشنبہ ۲۶۱ھ | نیشاپور | خزینۃ الاصفیا | آپ عظماے محدثین اور فقہاے با تمکین سے ہین کتاب صحیح مسلم و مسند کبیر وغیرہ آپکی تصنیف سے ہے۔ |
| ایضاً | شیخ محمد بن عیسیٰ ترمذی | ۲۷۹ھ | • | ایضاً | آپ فقہاے اکبر اور علماے متبحر سے تھے کتاب جامع ترمذی وغیرہ آپکی تصنیف سے ہے |
| ایضاً | شیخ محمد بن فضل کنیت ابو جلیدہ | • • | سمرقند | ایضاً | آپ کی اصل بلخ ہے مرید شیخ احمد خضرویہ کے تھے بلخ مین خلق کثیر کو ہدایت کی متعلقان نے حسد کرکے شہر سے باہر نکالدیا۔ شہر مین وبا پڑی اور بہت لوگ ضایع ہوے بعد اوسکے |

سمرقند گئے اور قاضی ہوئے وبعدہ حج کیا اور پہر نیشاپور پہنچے اور رہنماے خلق ہوئے۔

| حرف تہجی | نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات مع سنہ | مقام وفات و مدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ حامد کردی | ۱۵ شوال روز یکشنبہ ۵۶۱ھ | جبل جدہ حرمین | خزینۃ | آپ مرید و خلیفہ حضرت تاج العارفین ابوالوفا ہین نیز اصحاب و احباب حضرت غوث الاعظم کے نقل ہے کہ ایک شخص نے ارادہ طواف بیت اللہ آپ کی خدمت مین آیا اور کہا بقدم تجرید سفر |

| [illegible] | نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

کرنا چاہتا ہون شیخ نے اپنا کوزہ پانی کا دیکر کہا کہ جسوقت تشنہ ہو تو آب شیرین اور بوقت گرسنگی نان وشکر اس کوزہ سے لے لیا کرنا چنانچہ ایساہی وقوع مین آیا۔

| حروف المیم | شیخ مظفر بلخی | سنہ ۷۸۸ھ ۲۷ جمادی الاول | مکہ معظمہ | خزینہ | مرید وخلیفہ شیخ شرف الدین یحیی منیری ہین ایک لاکہہ سے زیادہ آپکے مرید تہے منجملہ اون کے تین شخص بزرگ ترین تہے ایک شخص مظفر دوسرے ملکزادہ مظفر تیسرے مولانا نظام الدین |
|---|---|---|---|---|---|

حصاری۔ آپ حسب الارشاد حضرت رسالت آب صلعم دوسری بار ہندوستان مین آنکر اپنے عیال واطفال کو مکہ معظمہ لیگئے اور وہین انتقال کیا۔ وقت اخیر کے امانت پیران عظام بانعمت خلافت شیخ حسین برادرزادہ خود کو عطا کی

| ایضاً | مولانا محمد شیرین المتخلص بمغربی | سنہ ۸۰۹ھ یا سنہ [illegible] ۱۲ رجب روز دوشنبہ | خراب عمر ۶۰ برس | ایضاً | آپ مرید شیخ اسمعیل سلیبی کے ہین اور وہ اصحاب شیخ نورالدین عبرانی ومعاصران ومصاحبان شیخ کمال خجندی سے تہے اشعار متضمن بحقایق ودقایق کہتے تہے اور مغربی تخلص آپکا تہا چنانچہ یہہ شعر...... جملہ اشعار آپکے کہے ہے شعر چشم گراینست ابرو |
|---|---|---|---|---|---|

این وناز وعشوہ کاین + الوداع اے زہد وتقوی الفراق اے عقل ودین +

| ایضاً | حضرت میر محمد ہمدانی | سنہ ۸۰۹ھ | ختلان کشمیر وبدخشان کی سرحد پر مشہور شہر ہے | ایضاً | آپ فرزند وخلیفہ اعظم حضرت امیر کبیر ہمدانی کے ہین بعد وفات والد بزرگوار کے کشمیر مین آنکر بارہ برس تک ہدایت خلق اللہ مین مصروف رہے سلطان قطب الدین وسلطان سکندر بت شکن آپ کے غایت درجہ کے معتقد اور فرمان بردار |
|---|---|---|---|---|---|

تہے آپ نے ایک رسالہ علم تصوف مین وکتاب شرح منطق سلطان سکندر کے لئے تصنیف فرمائی تہی اور اسقدر تک رواج شرع شریف کشمیر مین ہوا کہ سماع ومزامیر یک قلم موقوف ہوگیا تہا اور دہل سوائے دروازہ سلطانی کسی جگہہ بجا نہین کرتا تہا آپ نے ایک دانہ جواہر لال بدخشی تبرکاً سلطان کو دیا تہا سنہ ۸۰۸ھ اٹہہ سو مین آپ روانہ بیت اللہ ہوئے وقت رخصت سلطان کو واسطے ترویج اسلام تاکید فرمائی چنانچہ سلطان نے حسب الحکم آپ کے یہانتک مصروفیت ترویج اسلام مین مبذول فرمائی کہ ہزارون بتخانہ کو مسمار کیا اور بیشمار خلقت کو دائرہ اسلام مین داخل کیا تواریخ اعظمی مین لکہا ہے کہ سلطان موصوف نے ۳ خروار رشتہ ہائے زنار یعنے جنیئو گردن کفار سے نکالکر تین بار جلوائے اور سال آٹہہ سو ایک سنہ ۸۰۱ھ مین بعد انہدام بتخانہ سکندر پورہ مسجد جامع وہان تعمیر کرائی یہہ مسجد بڑی عالیشان تین سو بہتر ستون کی اور ارتفاع اسکا چالیس گز شرعی ہے تین سال مین بنوائی سوائے اسکی اور بہت سی مسجدین وتالاب کشمیر مین تعمیر کرائے آپ بعد مراجعت حج بیت اللہ کے واپس کشمیر مین آئے بمقام تالاب جہان امیر کبیر نے انتقال فرمایا تہا اقامت فرمائی اور اسی جگہ انتقال فرمایا اور سلطان سکندر بت شکن نے بعد سلطنت کرنے پچیس سال نو مہینے پندرہ روز کے سنہ ۸۲۰ھ مین رحلت فرمائی اور اونہیں کے عہد مین امیر تیمور بعد فتح عرب وایران وعراق کے عنان عزیمت کو بطرف

| حرف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | ہندوستان سلطنت فرمائی سلطان سکندر نے بہہ شنکر شاہی خان پسر اپنے کو جو بخطاب زین العابدین مخاطب تھا بیارگاہ امیر تیمور تحائف عجیبہ دیکر بہیجا اظہار متابعت کیا شاہ تیمور نے بہت خوش ہوکر حکومت کشمیر کو بدستور ارزانی رکہا و بخلعت شاہانہ نوازا۔ |
| حرف المیم | شیخ محمد میرک نام شیخ عبد الحی | سنہ ۸۸۲ یا سنہ ۸۸۳ | کشمیر | خزینہ | سید بزرگ و عالی نسب اولاد میر سید شریف جرجانی سے تھے علوم شریعت و طریقت مین اکمل و عالم عامل تھے۔ |
| ایضاً | ملک زین الدین و وزیر الدین | سنہ ۹۲۳ | دہلی کہنہ | خزینہ | یہہ دو بھائی حقیقی اسخیاے روزگار و صلحائے زمانہ سے تہے صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہین کہ ملک زین الدین تلاوت قرآن مجید بسواے حالت قیام نہین کرتے تھے ایک رحل بنوائی تہی تا بسینہ بلند اوسپر قرآن رکہکر پڑہا کرتے تھے اور کبھی غلبہ خواب ہوتا کمند گردن مین ڈالتے اور بسقف خانہ محکم کرتے اسلئے کہ اگر نیند غلبہ کرے تو کمند بیٹھنے نہ دے اور تمام متعلقان اون کے کیا صاحبان خانہ اور کیا خدمتگاران وغیرہ انصف شب سے واسطے ادائے نماز تہجد اوٹہا کرتے تھے اور تا وقت چاشت بہ ذکر و شغل مشغول رہتے تہے اور ہر جمعہ بروح حضرت صلعم ایک سو من چانول پکائے جاتے تھے اور ہر برنج پر تین بار قل ہو اللہ احد پڑہا کرتے تھے اور ایام مولد حضرت صلعم ہر روز بکہزار تنکہ زیادہ ہوتا تھا تا بارہوین روز بارہ ہزار تنکہ ہوجاتا اوسکو براہ خدا درویشون کو دیا جاتا تھا اور ہر روز دونون بھائی ختم قرآن کرکے حق تعالی سے دعائے شہادت مانگا کرتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شیخ زین الدین کو سنہ ۹۲۳ ہجری مین ایک غلام نے زہر دیا اور شیخ وزیر الدین ہمراہ سلطان ابراہیم سنہ ۹۳۲ مین ہاتھ کفار سے شہید ہوے دونون کے مزار دہلی مین ہین۔ |
| ایضاً | شیخ محمد شریف کشمیری المشہور بشوک بابا۔ | ۲۱ محرم سنہ ۱۰۲۷ | بمقبرہ مرشد خود | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید حضرت خواجہ مسعود کشمیری سے تہے یہانتک کہ خواجہ مسعود و جملہ مریدان خود کو واسطے تربیت و تکمیل کے آپ کے سپرد کیا کرتے تھے۔ اپنے مرشد کی وفات کے بعد آپ سجادہ نشین ہوے اور سات سال بہدایت خلق مصروف رہکر راہی ملک بقا ہوے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ موسیٰ یلدہمری کبروی کشمیری | سنہ ۱۰۲۶ | کشمیر بروضہ بابا والی کشمیر | ایضاً | آپ نے خرقہ ارادت شیخ پایندہ ساکری سے پہنا تہا اور تین سال حاضر خدمت رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے بعد اخذ خرقہ خلافت آپ کشمیر مین آئے اور یلدہمری مین قیام فرمایا اور بہدایت خلق مشہور ہوے آپ کی نماز تہجد مین دو سو آدمیون کی جماعت ہوا کرتی تہی۔ |
| ایضاً | مولانا محمد بن محمد فاروقی جونپوری | سنہ ۱۰۶۲ وفیات ۱۳ جمادی الاول سنہ ۹۱۸ | جونپور ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کا مشہور شہر دریائے گومتی پر ہے | ایضاً | آپ اعظم علمائے وکبرائے فقہائے ہند تھے آپ شاگرد خواجہ محمد اعیان تھے کتاب شمس بازغہ اشہر ترین تصانیف سے آپ کی ہے۔ |

| حروف تہجی | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف خ | خواجہ محمد نیازی | سنہ ۱۰۶۸ھ | • | خزینۃ الاصفیا | آپ کو ارادت حضرت شیخ موسی کبروی کشمیری سے تھی اوایل حال میں غلبہ سکر وذوق سے ایسی بیہوشی طاری رہی کہ اداے نماز پنجگانہ سے بھی معذور رہے آپ کے مرشد نے خبر پاکر متوجہ حال آپکے ہوئے اور آپ کو مستی وسکر کے عروج سے باوج صحو وتسلیک لیگئے وبخرقہ خلافت سرفراز کیا بعد اپنے مرشد کے اون کے سجادہ نشین ہوئے۔ |
| ایضاً | میر محمد علی کشمیری بن میر محمد نارک کشمیری روزی۔ | سنہ ۱۰۷۲ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند دلبند وخلیفہ میر محمد نارک قادری کشمیری کے ہین آپ نے دیگر سلاسل مین سے ومشایخ وقت سے فیض کبرویہ وسہروردیہ وغیرہ حاصل کیا تھا اور بخطاب پیر سلاسل مخاطب ہوے تھے شاہجہان بادشاہ نے بمقدمہ ایام قحط وسوختن جہاد یوہ ہند وپیشکار علیمردان خان تمام علما وصلحا ومشایخ کشمیر کو بخصوص خود دہلی طلب کیا آپ بھی اون سب کے ہمراہ آئے تھے بامداد غیب ودعاسے آپ کی تمام اہل کشمیر بلاے ناگہانی سے خلاصی پاکر رخصت ہوے تو آپ نے سرہند مین بخدمت عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم خلف شیخ احمد مجدد سرہندی حاضر ہو کر خرقہ خلافت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ حاصل کیا تھا۔ |
| ایضاً | مولانا محمد امین کانی یلدمیری کشمیری | سنہ ۱۱۰۹ہجری | کشمیر | ایضاً | آپ علماء مدققین وفقہاے محققین سے تھے اور اکثر علوم مین تالیفات اونکی ہین اور بہت سی کتب متداولہ پر حواشی لکھے ہین وشرح کی ہے اور علم فرایض مین نظم ونثر رسایل موجز تصنیف کئے ہین وعلماے کشمیر مثل مولانا عنایت اللہ شال وملا محسن وغیرہ شاگرد آپ کے تھے۔ |
| ایضاً | میر تاجو کشمیری | سنہ ۱۱۱۱ھ | کشمیر | ایضاً | آپ فاضل اکبر وعالم متبحر تھے وعلوم ظاہر وباطن مین نسبت شاگردی وارادت بخواجہ حیدر چرخی اور خواجہ محمد سے رکھتے تھے اور تمام عمر تدریس وتلقین وقناعت مین گذاری تھی اور کسی اہل دنیا سے حاجت مند نہین ہوتے تھے۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ محمد قادری سہروردی کبروی کشمیری | سنہ ۱۱۷۰ھ تاریخ ڈومری | کشمیر | ایضاً | آپ سادات عظام حسینی گیلانی سے تھے آپ نے اوایل مین تجرید وتفرید بسر کی اور اختلاط نسوان سے بہت محترز رہے آخر بایماے غیبی نکاح کیا اور ایکہزار نوے سنہ ۱۰۹۰ مین تا تار سے کشمیر مین قریب ایک سو مرد مان اہل وعیال وخدام کے رہے آپ مقتداے اہل توکل سے تھے اور بظاہر کوئی آمدنی نہین رکھتے تھے اور جو کچھ فتوح ہوتا وہ مستحقین کو تقسیم کر دیا کرتے تھے فیض سلسلہ قادریہ آپ کا موروثی تھا مشائخان سہروردیہ کبرویہ سے بمقام کشمیر فیض پایا تھا۔ |
| ایضاً | شیخ محمد کاظم حسینی سہروردی کشمیری | سنہ ۱۱۸۱ ہجری | کشمیر | ایضاً | آپ قبیلہ سوداگران کشمیر سے تھے آپ بمقام نیہ پہنچکر بخدمت شیخ یحیی چشتی مرید ہوے اور خرقہ خلافت پایا اور واپس کشمیر مین آنے اور بابا نصیب الدین سہروردی سے فیض سلسلہ سہروردیہ حاصل کیا اور موضع خانیار مین اقامت اختیار کی |

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ذوریں حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرقہ وارادت وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ - |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف المیم | خواجہ محمد فضل کشمیری | سنہ ۱۱۲۴ | کشمیر جانباز | سفینۃ الاولیا | آپ اولاد سید میر کی یسوی سے ہین آپ کے جد امجد میر کلان نام تھے جو اولاد سید احمد یسوی ترکی سے تھے فیض سلسلہ نقشبندیہ دولت موروثی آپ کی تہی نیز آپ نے خدمت میں ابو الحسن قادری حاضر ہو کر بیعت کری اور خلعت خلافت پایا اور واسطے قوت حلال کتابت قران کرتے تھے - |
| ایضاً | مرزا کامل کشمیری بدخشی - | ۲۶ ذوالحجہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری | | ایضاً | آپ اولاد امجاد شیخ احمد یسوی ترکستانی ہین آپ کے دادا وطن سے تاشکند آئے اور وہان سے بدخشان پہونچے اور سکونت اختیار کی بعہد اکبر بادشاہ ہند مین تشریف لائے اور نوکری بادشاہ کرکے بخطاب ملک محمد خان ممتاز ہوئے اور نظامت کشمیر پر بھیجے گئے اوسوقت مرزا کامل بعمر دوازدہ سال کی ہمراہ جد خود ہوکر منظور نظر خواجہ حبیب اللہ عطار ہوئے اور مشرف بارادت ہو کر بترک دنیا و مال وجاہ بریاضت و عبادت مصروف ہوئے دیکھنے مجلس اُن کی خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا اور سلوک مین متابعت طریق شیخ فریدالدین عطار و مولانا جلال الدین رومی کرتے تھے کتاب بحر العرفان چہار جلد مین عمدہ تصنیف آپ کی ہے بمرض حبس البول انتقال فرمایا - |
| ایضاً | میر محمد ہاشم قادری گیلانی سہروردی کشمیری - | ۲۷ شوال سنہ ۱۱۳۵ ہجری | کشمیر | ایضاً | آپ عظمائے سادات حسینی ہین نسب آپکا بچند واسطہ بروایت حضرت غوث الاعظم تک پہنچتا ہے آپ کو نسخ عبادت بحر امواج ہدایت صاحب المکارم والمزایا تھے اوائل سنہ ۱۱۳۵ مین کشمیر مین رونق افروز ہوئے وبمرض دنبل پشت وفات پائی تہی - |
| ایضاً | میر محمد یعقوب گیلانی لاہوری - | ۲۹ صفر سنہ ۱۱۶۹ | قلعہ یعقوب متصل وزنگ مضافات لاہور | ایضاً | آپ اولاد حضرت غوث الاعظم سے تھے عالم ظاہر و باطن کامل بیرون لاہور بموضع خود کہ بقلعہ یعقوب شہرت رکھتا ہے سکونت رکھتے تھے اور بدعوت اسمائے ربانی کار حاکمانہ کرتے اور فیض عام خدا فواید دین و دنیا اون سے اوٹھاتی جس شخص کو سگ دیوانہ کاٹتا آپ من اخرد اوپر زخم رسیدہ کے لگاتے فوراً اچھا ہوجاتا پھر تادم زندگی دیوانگی واثر سگ دیوانہ موثر حال اوس کے نہوتا آپ مرید سید فضل علی لاہوری ہین اور وہ شیخ عبدالرحیم اور وہ مرید حاجی محمد سعید لاہوری کہ ذکر خیر اونکا خاندان نقشبندیہ مین مذکور ہے دیگر سلاسل مین بھی بہرہ کامل رکھتے تھے - |
| ایضاً | شیخ محکم الدین صاحب السیر اویسی بن حافظ محمد عارف بن حافظ محمود - | ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۷ | کوٹ بخشا متصل بہاولپور | خزینۃ الاصفیا حدیقۃ الاولیا بحوالہ کتاب لطائف نفیسہ | آپ مشائخ اعظم وکبرائے خلفائے خاندان عالیشان اویسیہ مرید و خلیفہ برادر عزاد شیخ عبدالخالق اویسی ہین صاحب وجد وسماع وسکر وشوق وذوق ومحبت وعشق تھے اور اکثر اوقات جذب وسکر مین گذارتے تھے اور استغراق وبیخبری کمال درجہ کی رکھتے تھے اور غایت سیر وسیاحت سے مخاطب بخطاب صاحب السیر ہوئے تھے - اور حسب الارشاد پیر روشن ضمیر خود اوپر مزار پر انوار حضرت شیخ چاولی جاکر معتکف رہے اور ایک چلہ بیخور و خواب بحالت صوم بعبادت حق گذرا - جب خلوت |

| مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | اسم کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|

سے باہر آئے چاہا کہ روزہ افطار کرین کہ آپ کے دل نے میوہ کنار یعنے بیر سے افطار کرنے کی رغبت کی اوسیوقت ایک شخص سفید پوش سے ظاہر ہوکر چند دانہ بیر کے حاضر کئے اور کہا اسکے ساتھ روزہ افطار کرو اور یہان سے چلے جاؤ کہ مقصد تمہارا پورا ہوگیا آپ نے روزہ افطار کیا اور خدمت مین اپنے پیر کے گئے ابھی نوبت اظہار حال گفتگو نہین ہوئی تھی کہ آپکے پیر نے آپ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمہارا دل میوہ کنار کو چاہتا تھا حضرت خضر علیہ السلام اللہ تعالی کیطرف سے مامور ہوے تھے کہ صدرۃ المنتہی سے دانہ کنار تمہارے لئے افطار کرنے کو حاضر کرین۔ نقل ہے کہ آپ بمقام سنبھل گڈہ گئے شبکو ایک جوگی ہنود کے ہان مقام کیا جوگی نے کہا آپ کا مقام کرنا اس شرط پر ہے کہ آپ کچھہ کرامت دکھلاوین آپ نے فرمایا ہم فقیر دروازہ اللہ کے ہین ہمارا کام کرامت دکھلانے کا نہین ہے ہان اگر تم ظاہر کرو اختیار ہے پس جوگی باستدراج خود چشم شیخ سے غائب ہوگیا اور پھر ظاہر ہوگیا اسیطرح چندبار کیا آپ نے فرمایا یہہ رتبہ کس عمل سے حاصل کیا کہا برخلاف عمل نفس کے اور تمام عمر خواہش نفس کو نہین کیا تب اس رتبہ کو پہنچا ہون کہا نفس تمہارا اسلام قبول کرنا چاہتا ہے کہا نہین فرمایا پھر مناسب عادت یہ ہے کہ برخلاف نفس کے زبان بتصدیق اسلام کھولو جوگی نے یہہ بات قبول نہین کی پھر ہرچند چاہا کہ استدراج ظاہر کرے وشعبدہ دکھلاوے ممکن نہین ہوا جب عاجز ہوا قدمون مین ڈالدیا اور مسلمان ہوگیا اور شیخ نے ایک نظر سے بکمال باطنی پہنچا دیا اور باسم عبدالسلام موسوم کیا چنانچہ مزار عبدالسلام کا بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک سایل نے آپ کے حضور آنکر عرض کی کہ چند دختر نا کتخدا رکھتا ہون وبباعث نادار مقدور کتخدا کرنے کا نہین رکھتا پانچسو روپیہ سے کشود کار ہوسکتی ہے۔ آپ نے عصا اپنا ہاتھہ محمد وارث خادم سے لیکر تھوڑی زمین بنوک عصا کھودی اور تھیلی یا پانچسو روپیہ کی زمین سے برآمد ہوئی حوالہ سایل کردی اور روانہ ہوگئے سائل کو طمع دامنگیر حال زیادہ ہوئی اور سمجھا کہ اس زمین مین بیشک دفینہ موجود ہے کھودنا شروع کیا کچھہ برآمد نہین ہوا بلکہ تھیلی اولین بھی گم ہوگئی گریہ وزاری کرنے لگا اور حضرت شیخ کو چیخ چیخ کر پکارا اور آپ کے پیچھے دوڑا شیخ نے استفسار حال کیا فرمایا بشامت طمع نفس محروم رہا بیت طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی ٭ ازان نیست مر طمعیان را بہی ٭ آپ کو پھر رحم آیا دیگر زمین کو عصا سے کھودا وہی تھیلی گم ہوئی برآمد ہوئی۔ نقل ہے آپ کو سکر کبھی کبھی روز او کبھی شبہا رہتا تھا چنانچہ ایک وقت متصل قصبہ امیٹھی اوپر کنارہ ایک جوہڑ یعنے چھپڑ کے جو موسم برسات مین لبالب اور بیشمار پانی رکھتا تھا سماع سن رہے تھے اور بحالت وجد مجلس سماع سے پانی مین کود پڑے اور غایب ہوگئے خادمان نے ہرچند تلاش کیا نہین ملے آخر جانا کہ شیخ بھی مانند شیخ قطب الدین بن خواجہ عبدالخالق چشم ظاہر بینان سے غائب ہوکر ابدال کے ساتھہ مل گئے ہین بعد چار مہینے کے آب جوہڑ خشک ہوا اور زمیندار قلبہ رانی کرنے لگے تو اوسوقت بازوے راست آپکا زمین سے ظاہر ہوا اور جانا کہ یہان کوئی آدمی دفن ہے پس آہستگی سے اوس جگہہ کھودکر آپ کو نکالا اوس وقت بھی آپ بحالت سکر و استغراق تھے پھر قوالون کو بلاکر سماع شروع کیا صدا سرود سنکر ہوش مین آئے۔ حضرت خواجہ ...... تونسوی ہم فرماتے تھے کہ ایک روز راوی ... سالی خدمت مین حضرت محمد ... الدین حاضر تھا اور آپ مسجد مین

| حرف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

بمقام تونسہ بعد نماز فجر بیٹھے تھے وبذکر ومراقبہ اشتغال رکہتے تھے کہ ناگاہ ایک افغان کابلی دروازہ سے آیا وبعد سلام عرض کی کہ مین بتلاش فقر یا خدا جابجا پھرتا رہا اب اسجگہہ آیا ہون لیکن میرا مقصد ابتک بر نہین آیا فرمایا کہ مردان خدا ہر جگہہ قیام رکہتے ہین لیکن تمہارا دیدہ باطن نہین ہے اسلئے تم دیکھہ نہین سکتے عرض کی کہ اب شرفیاب آپکی خدمت بابرکت ہوا ہون امید کہ محروم نہین رہونگا آپ نے فرمایا کہ بندہ تیرا نصیب میرے پاس ہے دنیا دل سے امانت ہے یکبار دیا جاتا ہے یا باہستگی کہا یکبار کہا طاقت اس بارگران کے تم [illegible] اگر دونگا تو تم جانبر نہ ہوگے کہا جان اپنی ناتوان قرباں عشق معشوق حقیقی ہے کہا آگے آؤ اور کلمہ لا الہ اللہ کہو جب سائل نے کلمہ کہنا شروع کیا شیخ نے بہی اوس کے ساتہہ کلمہ گوئی مین اتفاق کیا اور ضرب الا اللہ کے بمقام قلب صنوبری اوس کے ماری فوراً سایل زمین پر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا اور تڑپنے لگا اور آخرش اوس حالت مین حوض مین جا پڑا اب حوض جوش مین آیا خادمان نے بہزار دقت اوس کو حوض سے نکالا اور تھوڑی دیر مین برحمت حق مل گیا اور نیز حضرت خواجہ سلیمان تونسوی سے منقول ہے کہ جسوقت وہ افغان حوض مین گرا ہے ایک چڑیا کنارہ حوض پر آن کر قطرہ پانی حوض کا پیا فی الحال مست ہوکر بیٹہ مسجد پر جا بیٹھی وقت نماز عصر امام نے کہا اللہ اکبر چڑیا کو حالت وجد طاری حال ہوئی اور بحالت مستی زمین پر گر پڑی اور لوٹنے لگی اور پہر بیٹہ پر اوڑ گئی اسیطرح جتنے دفعہ امام اللہ اکبر کہتا اوتنی ہی دفعہ چڑیا بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتی اور لوٹتی اور چلی جاتی آپ کے خلفاے نامدار یہہ ہیں حافظ قمر الدین ساکن موضع کوٹ قایم جو نبیرہ نواب سرفراز خان حاکم ملتان تھے دوسرے شیخ محمد سلیم قریشی ساکن سامانی تیسرے شاہ ابو الفتح ساکن موضع موجو تھے خواجہ سلیمان کہ مزار اون کا متصل مزار آپ کے ہی پانچوین شیخ محمد انور ملتانی چہٹے شیخ اللہ داد ساکن ڈیرہ غازی خان ساتوین دیوان محمد غوث جلال پوری اولاد پیر لال شاہ آٹہوین شیخ دوست محمد نوین حافظ عبد الکریم قاری جو پنجاب مین لاثانی قاری تھے دسوین شیخ عبد السلام جوگی

| حرف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف المیم | مولانا محمد اسحاق دہلوی۔ | سنہ ۱۲۶۲ ہجری | مکہ معظمہ | خزینۃ الاصفیا | آپ علماء کبار دہلی اور نواسہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی تھے علوم فقہ وحدیث وتفسیر مین مدارج بلند رکہتے تھے |
| ایضاً | سید منور علی شاہ لاہوری۔ | سنہ ۱۲۶۴ | لاہور بمقبرہ شیخ محمد طاہر | خزینۃ الاصفیا | آپ اولاد حضرت غوث الاعظم سے ہین آپ کی بیعت اپنے والد بزرگوار سید نماہر سے خاندان سہروردیہ مین تہی |

اور دیگر سلاسل مین بہی مجاز وماذون تہے آپ کو کشف یہانتک تھا کہ جو کوئی حاجتمند آپ کی خدمت مین آتا بغیر اظہار حاجت کے مطلع ہوکر سوال کا جواب فرما دیتے۔

| حرف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | سنہ وفات | مقام مزار | ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | خواجہ محمد اسلم طوسی | سنہ ۱۲[illegible] | | تاریخ الاولیا | آپ کو مشہد خراسان سے کہتے ہین امام علی موسی رضا کے ہمراہ |

نیشاپور بہی گئے تہے۔ نقل ہے کہ ایک یہودی نے اپنے قرضہ کا تقاضا کیا آپ نے قلم کو تراش کر اوس کی تراشہ اوس کو دیا جو اوس کے پاس تمام زر خالص ہوگیا وہ اوسی وقت ایمان لایا۔ نقل ہے آپ نے ایک روز بحالت سکر مین سچی بات پر قسم کہائی جب عالم صحو مین آئے تو لوگون نے پوچہا کیا آج آپ نے قسم کہائی ہے لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا میرا نفس سرکش ہے اسے قسم کہا کر کہا کہ جب تک سے زندہ رہونگا یاد نہین کرونگا کہتے ہین کہ آپ

| حرف تہجی | نام کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | تفصیل موضع مزار یا مدفن | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | نے چالیس برس تک بات نہین کی اور قسم کا کفارہ اس طرح ادا کیا۔ آپ کی برکت سے پچاس ہزار آدمی راہ راست پر آئے تھے |
| حرف المیم | شیخ مکارم | ۔ | ۔ | تاریخ الاولیا | خداوند تصرف و کرامات و صاحب اسرار و اشارات ہین۔<br>شیخ ابوالحسن جوسقی فرماتے ہین کہ ایک وقت آپ شوق و محبت مین اپنے اصحابون کے ساتھہ باتین کرتے تھے اثنار کلام مین فرمایا جب اسرار محبان کا نزدیک ظہور سلطان ہیبت و جلال کے جنبش مین آتا ہے تو جو نور کہ مقابل انفاس اونکی ہوتا ہے بجھ جاتا ہے اسیوقت آپ نے دم کھینچا تیس یا کمی قندیلین جو مسجد مین جلتی تہین گل ہوگئین پھر آپ نے فرمایا جب اسرار او نکا تجلی انوار انس و جمال کے متعلق عیش و کامرانی مین ہووے تو ہر ظلمت جو اوس ساعت مین مقابل اون کے انفاس کے ہوں روشن و منور ہو جاتے ہین پس یہہ کہنا تھا کہ تمام قندیلین فی الفور روشن ہو گئین۔ |
| ایضاً | حضرت سید محمد امین منطقی بیہقی معروف ببیر بابا ویسی کشمیری | سلخ ذیقعدہ سنہ ۸۸۹ھ | بلچہر متصل کشمیر | اخبار الاخیار | آپ کے والد کا نام سید محمد حسین منطقی ہے آپ سادات عالی نسب سے ہین جب آپ پیدا ہوئے سلطان زین العابدین نے فرزندی مین آپ کو لیا جب آپ سن شعور کو پہنچے سلطان نے کوئی عہدہ دینا چاہا آپ نے قبول نہین کیا گوشہ نشینی اختیار کی یہہ شعر فرمایا کرتے تھے ؎ گناہ ما نہ عدم گر بنیا مدی بوجود وجود معفو تو در عالم عدم مے بود۔ آپ کے استاد بابا ادھم اور مرید سید بلال کے ہین چونکہ بادشاہ کو آپ کے ساتھہ اعتقاد تھا اسواسطے شریر حاسدون نے آپ کو تلوار سے زخمی کیا اور شہید ہوئے لوگون نے آپ سے قبر کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے صبح کے وقت غیب سے کوئی چیز آوے گی تم سب دریا پر منتظر رہنا۔ صبح کے وقت دیکھا کہ ایک تختہ صندل کا دریا سے نکلکر آپ کے آستانہ کے قریب آ لگا اوس کو لے لیا اور دفن کے وقت رکھدیا۔ |
| ایضاً | حاجی سید مراد کشمیری | | موضع کبریہ | ایضاً | آپ خورد سال تھے کہ آپ کے والد سید فخرالدین نے قضا کی آپ کے چچا نے پالا آپ حج کو گئے وہان شیخ ابو اسحاق ستار کے مرید ہوئے پھر حج کرکے خوارزم مین میر عبداللہ کبروی کی خدمت مین حاضر ہو کر خرقہ خلافت پہنا بعد سیر سیاحت کشمیر مین آن کر قیام فرمایا۔ |
| ایضاً | سید محمد مدنی کشمیری | ۱۱ رجب سنہ ۸۹۴ھ | ۔ | ایضاً | آپ حضرت غوث الاعظم کی اولاد مین سے ہین آپ نے مع عیال کشمیر محلہ رعنا واری مین سکونت اختیار کی تہی بادشاہ وقت آپ کا بہت معتقد تھا ایکروز اوس نے آپ کی دعوت کی اوسمین قاز بریانی بہی پکائی آپ نے فرمایا قاز بورچی کو دید و تحقیقات سے معلوم ہوا قاز مردہ تہی کہتے ہین کہ یہہ امر امتحاناً تھا۔ |
| ایضاً | مخدوم شیخ محمد جیلانی | | اوچہ ملتان مین مشہور ہے | ایضاً | آپ اولاد امجاد حضرت غوث الاعظم ہین جامع علوم معقول و منقول تھے روم سے خراسان مین آئے اور وہان سے بلدہ اوچہ مین آپ شاعر بہی تھے قادری تخلص تھا۔ |
| ایضاً | مولانا محمد درویش | ۱۹ محرم سنہ ۸۹۵ھ | | | آپ خواجہ محمد زاہد کے مُرید ہین۔ |

| [illegible] | نام کنیت ولقب و ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسبت ارادت و شمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطلبیات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | حضرت شیخ محمد معصوم ملقب بعروۃ الوثقیٰ | ۹ اربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ | ۔ | [illegible] | آپ اولیاء کبار مین ہین آپ حضرت مجدد الف ثانی کے مرید ہین۔ |
| ایضاً | حضرت مجتبیٰ عرف مجا قلندر لاہرپوری | ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۴ھ | لاہرپور صوبہ اودہ مین ہے عمر ۶۳ برس | ایضاً | آپ شاہ عبدالقدوس جونپوری کے مرید ہین نسب آپکا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچتا ہے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ محمد حسینی اشای کشمیری۔ | سنہ ۱۱۲۶ | عمر ۹۰ برس | ایضاً | آپ شاگرد مولانا یعقوب چرخی و مرید شیخ محمد علی ہین۔ |
| ایضاً | ملا مقیم السنہ ٹوپگر وکشمیری نام عبداللہ بیسوی بن خواجہ محمد فاضل | ماہ شوال سنہ ۱۱۷۱ تاریخ رحلت ستون کعبہ دین افتادہ | ۔ | ایضاً | آپ کا نام عبداللہ بیسوی ہے آپ حضرت قاضی شاہ دولت حسنی بخاری کے مرید و خلیفہ ہین۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ مسعود علی قلندر الہ آبادی | ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۲۱ھ دوشنبہ | موضع دمگارہ الہ آباد کے پاس ہے عمر ۵۵ برس | ایضاً | آپ اپنے والد شاہ باسط علی کے مرید ہین تحصیل علم بھی اپنے والد سے کی ہے۔ |
| ایضاً | مولوی مراد اللہ تھانیسری | ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۸ھ | لکھنو | ایضاً | آپ مولوی نعیم اللہ بہرایچی کے مرید ہین آپ بڑے پابند شریعت تہے چالیس برس تک ارشاد خلق مین مصروف رہے |
| | شیخ حاجی محمد سعید لاہوری۔ | سنہ ۱۱۶۶ ہجری | لاہور روبرو بیلا گنبد پشت بازار انارکلی | حدیقۃ الاولیا، [illegible] | آپ کو خلافت قادریہ سید محمود بن سید علی حسینی کبروی سے مدینہ منورہ مین ملی اور اجازت سلسلہ نقشبندیہ کے حافظ سعداللہ مجددی سے اور شیخ شرف لاہوری سے جنکا سلسلہ شاہ محمد غوث گوالیاری سے ملتا ہے۔ جب احمد شاہ |

بادشاہ درانی نے پہلے مرتبہ لاہور کو تسخیر کیا تھا تو محلہ لکھی و عبداللہ واڑی آپ ہی کے طفیل اور برکت سے جہان آپ کی سکونت تہی بچ گیا تھا جسوقت بادشاہ پنجاب غارت کرکے واپس چلا گیا تو ایک شخص لاہور کا رہنے والے نے آپ سے عرض کی کہ افغانون نے میرا گھر بار لوٹ لیا اور ایک لڑکی میری جو مجھے بہت عزیز تہی ہمراہ لیگئے مجکو لڑکی کی جدائی نہایت شاق ہے دعا فرمادین کہ وہ کسی طرح آجاوے آپ نے متفکر ہوکر آنکھیں بند کرکے ایک دم کے بعد فرمایا،

| [illegible] | نام کنیت و لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | کھولدنے تواپنی لڑکی کو روبروے کہڑا دیکھا کہ اوس کے ایک ہاتھ مین چار پیسہ اور دوسرے ہاتھ مین تیل کا برتن دریافت سے لڑکی نے کہا کہ جب مجھکو کابل لیگئے تو اوس شخص نے جو مجھے لے گیا تھا دوسرے شخص کے ہاتھہ فروخت کردیا اور مشتری نے مجھے کنیز بنا لیا اسوقت مجھکو بازار سے تیل لانے کے لئے بہیجا۔ یہہ حضرت جو موجود ہین ملگئے فرمایا کہ آنکھیں بند کرے مین نے بند کرلین جب کھولین تو اپنے آپ کو یہان موجود پایا۔ |
| [illegible] | حضرت مجدالدین | • | اندرون شہر شاہجہان آباد دہلی چیتلی قبر مشہور ہے | ملفوظات شاہ عبدالعزیز | ملفوظات شاہ عبدالعزیز صاحب مین لکھا ہے کہ آپ آبادی شاہجہان آباد (جسے اب دہلی کہتے ہین) سے پہلے تھے آپکا مزار معہ چار قبر دیگر آبادی سے پہلے کا ہے کسی نے کہا ہے کہ آپ فرزندان حضرت خواجہ معین الدین چشتی تھے شاید ہو وین زاید احوال معلوم نہین۔ |
| ایضاً | میر محمد بن احمد کشمیری۔ | چہاردہم محرم الحرام سنہ ۱۱۰۱ھ وبقول تاریخ اعظمی سنہ ۱۱۰۵ھ | پگلی ریاست کشمیر مین ایک قصبہ ہے | [illegible] | اب اعظم خلفاے شیخ یعقوب صوفی کشمیری ہین بعد وفات اپنے شیخ کے سجادہ نشین ہوے اور ترک تجرید وتفرید مین یگانہ روزگار ہوے اور توکل مین فرد زمانہ یہانتک کہ تمام سال گرما وسرما کا ایک جامہ کرتہ مین بسر کیا کرتے تھے آخر باستدعاے والی پگلی کشمیر سے وہان تشریف لیگئے |
| ایضاً | مولانا محمد کمال کشمیری | سنہ ۱۰۱۷ھ | • | ایضاً | آپ داماد و خلیفہ شیخ بابا فتح اللہ کشمیری تھے اور صحبت یافتہ خواجہ عبداللہ احراری سیالکوٹ و لاہور مین مسند تدریس وتلقین پر متمکن رہے بلکہ شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی و مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی او ایل علوم ظاہری آپ سے حاصل کیا اور بپیشگاہ مولانا کمال سے باکمال کو پہنچے لیکن مدفن آپکا فی زماننا مفقود ہے۔ |
| ایضاً | میر محمد اسمعیل کبروی کشمیری۔ | سنہ ۱۱۵۳ھ ہجری عمر ۸۵ برس | کشمیر | ایضاً | آپ مرید مجاز و ماذون مولانا محمد شریف بخاری ہین بعد تکمیل پشاور مین کچھہ مدت رہے بعدازان کشمیر مین آکر قیام فرمایا۔ |
| ایضاً | حضرت سالار مسعود غازی شہید ملقب با سلطان الشہدا و السید الشہید ابن امیر ساہو بن عطاء اللہ علوی | سنہ ۴۲۴ھ ۱۴ رجب روز یکشنبہ وقت عصر یا چہاردہم رجب | بہرائچ | [illegible] | آپ سادات عظام علویہ سے ہین اور نسب آپکا حضرت محمد حنیفہ بن علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے آپکے والد کا نام میر ساہو او رنام والدہ ماجدہ ستر معلی ہمشیرہ سلطان محمود سبکتگین غزنوی نام آپ کا میر مسعود اطراف دہلی مین آپ کو پیر بہلم اور ملک خراسان مین رجب سالار اور بعض حامیان غازی وبالے میان وبالا پیر وہٹیلا پیر بہی کہتے ہین اکثر اہل بصیرت متفق علیہ ہین کہ جو کوئی ہندوستان مین درجہ شہادت پاتا ہے وہ متابعت مین |

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |

آپ کی ہوتا ہے آپ معصر خواجہ محمد حسینی وابو یوسف حسینی و بعضے کہتے ہین ......... بلکہ آپ معاصر حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی کے تھے ) لیکن یہہ غلط ہے کیونکہ سنہ شہادت حضرت سالار مسعود غازی ۴۲۴ھ ہجری بعہد سلطان محمود اور رحلت حضرت خواجہ بزرگ بزمانہ راجہ پتھورا ۶۳۳ھ ہجری مین ہوئی ہے جو بین تفاوت ہے بلکہ ایسا پایا جاتا ہے کہ مسعود غازی شہید دوسرے حضرت ہین جنکا مزار حضرت خواجہ بزرگ کے چلہ کے قریب بتاتی ہین اور کتاب تذکرۃ المشایخ مین اسم نویسی خلفاے خواجہ صاحب مین شیخ سلیمان غازی لکھا ہے شاید یہہ ہی مسعود غازی ہون واللہ اعلم بالصواب امیر ساہو سپہ سالار فوج سلطان محمود تھے صاحب مرآۃ اور سکندری کہتے ہین کہ آپ ولی مادرزاد تھے جسوقت بارہوین دفعہ سلطان محمود غزنوی نے ۴۱۶ھ ہجری مین سومنات پر حملہ کیا ہے اسوقت آپ کے والد نے آپ کو معہ چند ہزار پیادہ وسوار سلطان محمود کی خدمت مین بھیجدیا تھا وہان آپ سے کارنمایان ظہور مین آئے ۔ پوجاریان مندر نے بادشاہ سے عرض کی کہ بت سومنات نہ توڑا جاوے اس کے ہموزن ہم زر خالص دینے کو طیار ہین حسن میمندی وزیر ودیگر امرا نے سلطان کو زر لینے کی طمع دی سلطان نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اگر ایسا کیا تو قیامت کو آپ کو محمود بت فروش کے نام سے پکارین گے اور اگر بت کو توڑو گے تو محمود بت شکن کے نام سے خطاب ملے گا سلطان کو آپ کی رائے پسند آئی اور بت کے توڑنے کا حکم دیا بت کے شکم سے اتنا کچہہ جواہرات نکلے کہ دس حصہ زیادہ سونے کے وزن سے تھے فقط دو آنکھین اوسکی دو الماس گران بہا کے ٹکڑے تھے ایک کا نام کوہ طور اور دوسرے کا نام دریاے نور تھا جو بیش قیمت دنیا کے جواہرات مین شمار ہوتے ہین حسن میمندی اس تقریر سے متغیر ہوگیا اتنی حسن میمندی کو کشیدہ خاطر پایا بادشاہ اس حال سے واقف ہوکر خلوت مین لے گیا اور ہندوستان مین جانے کی اجازت دی آپ ہندوستان مین موضع کاہلرا اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین آئے اور بعد چند روز کے لشکر جرار لیکر شہر ملتان کو فتح کیا پہر اجودھن کو ناپاکی کفر سے صاف کرکے اور دہلی پر فتحیاب ہوے دہلی کا راجہ مہپال لشکر بیشمار لیکر آپ کے مقابلہ آیا ایک مہینہ لڑائی ہوتی رہی اس عرصہ مین ہزار ہا نیجسمار اور میر سیف الدین علوی اور سید عزیز الدین اور ملک دولت اور میان رجب وغیرہ امرایان سلطان محمود کے لشکر کے بسبب بدمزاجی حسن میمندی وزیر کے جدا ہوکر اپنی اپنی فوج سمیت آپ کی خدمت مین آگئے یہہ امر زیادہ تر موجب تقویت لشکر اسلام ہوگیا چنانچہ اوسی روز جنگ عظیم ہوئی سید عزیز الدین شہید ہوے اور راجہ مہپال کا بیٹا گوپال نام گرز گران ہاتھ مین لیکر آپ پہر حملہ آور ہوا اور مونہہ پر وار کیا چنانچہ آپ کی بینی مبارک زخمی ہوئی اور دو دندان مبارک آپ کے گر گئے آپ نے ایک ضرب شمشیر سے گوپال کو واصل جہنم کیا اور تمام لشکر اسلام مین تکبیر کا نعرہ مارکر ایک حملہ کیا اور اوس حملہ مین راجہ مہپال بہی میدان مین مقتول ہوا اور دہلی کا تخت آپ کے قبضہ مین آیا اور غنیمت بیشمار لشکر اسلام کے ہاتھ آئی انجام کار بامداد لشکر سالار سیف الدین بذات خود غسل کرکے اور پوشاک پاک وعمدہ پہنکر اور اسلحہ سے آراستہ ہوکر نزدیک باغ سورج کنڈ واقع بہرایچ پہنچے دیکھا کہ معاندان نے لشکر سالار سیف الدین پر غلبہ کیا ہوا ہے آپ نے میر نصیر اللہ وغیرہ امرا کو امداد کے لئے بہیجا اور آپ ایک

<table dir="rtl">
<tr><th>حروف تہجی</th><th>نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام مزار و مدفن</th><th>نام کتاب ماخذ</th><th>مختصر حالات ضروری حسب نسب و ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="6">چبوترہ زیر درخت کلجان کھڑے رہے اور بازار کارزار یکنیم روز تک گرم رہا اکثر امیران و بہادران مثل سالار سیف الدین وغیرہ نے شربت شہادت پیا بعض کو دفن اور بعض کو حوض سورج کنڈ مین ڈالا اور بعض کو جامہ مین لپیٹ کر خاکپوش کیا اور آپ نے تجدید وضو نماز جنازہ ہائے شہیدان کیا اور بہر اسپ مادیہ خنگ پر سوار ہو کر صف آرائے جنگ ہوئے قضا کار ایک تیر آپ کے گلو مبارک مین لگا اور کلمۂ شہادت گویان اسپ مادہ سے نیچے اوترے اور ایک مرتبہ چشم حق بین کو کھولا اور تبسم کیا اور کلمہ ہو زبان سے فرما کر جان بمشاہدہ ہویت مطلق تسلیم فرمائی بعد آپ کی شہادت کے خوارق و کرامات ظہور پائیں اور ہر سال بروز عرس خلقت بیشمار بعلم ہائے دراز از اطراف واکناف ہندوستان جمع ہوتے ہین صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہین کہ یہہ بدعت علم ہا کی کہ ہندی مین اون کو چھڑی کہتے ہین ابتدا مین نہین تھی آپ کی وفات سے چار سو سال کے بعد نکلی ہے کہتے ہین کہ نوین صدی ہجری مین ایک راجہ راجگان ہندوستان کہ اولاد نہین رکھتا تھا مقبرہ حضرت پر آیا اور بہزار نیاز منذری یعنی منت نذر کیا کہ اگر مجھے فرزند عطا کرے تو مین علم کلان بغلاف کمخواب و آویزہ ہائے زر و نقرہ بنا کر درگاہ حضرت پر چڑھاؤن چنانچہ اوس کے گھر پسر تولد ہوا اور اوس نے نذر وفا کی اوس روز سے یہ بدعت عامہ جاری ہو گئی اور اکثر لاولد اس منت کو ادا کرتے ہین اور اکثر بڑے بڑے شہرون لاہور و دہلی وغیرہ مین علم بناتے ہین اور اقوام نیچ چہلپ دار دف زنان پیش علم دف زنی کرتے ہوئے چلتے ہین اور وقت شام تمام اسباب علم از قسم پارچہ و چوب و آویزہ ہا وغیرہ تمام حق دف زنان ہوتا ہے۔<br>مراۃ بحوالہ ملفوظ میر سید علی حضرت میر قدس سرہ با خلفائے خود مثل شاہ موسیٰ وغیرہ وصیت فرمائی ہے کہ بجہت وصول قرب احدیت توجہ روحانیت سالار مسعود کرو کہ اون کی روح پاک مثل خورشید عارفان پر چمکتی ہے اور یہہ قوم فیضیاب آپ سے ہوتی ہے۔</td></tr>
<tr><td>حرف المیم</td><td>شیخ موسی سدرانی شیخ مغرب</td><td>ہمعصر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تھے۔</td><td>°</td><td>مراۃ الاسرار</td><td>آپ اصحاب کبار شیخ ابو مدین مغربی و ہمعصر شیخ شہاب الدین سہروردی کے کہتے ہین کہ آپ ایک رات دن مین ختم قران کا ورد رکھتے تھے کہ یہہ قبیل بسط زبان سے ہے مطولات سے دریافت کرین اکثر مثالین قبض و بسط زمان و حکایات عجیبہ بسیارہ</td></tr>
<tr><td colspan="6">حرف النون</td></tr>
<tr><td>حرف النون</td><td>حضرت نظام الدین گنجوی۔</td><td>۲ر رجب سہ شنبہ سنہ ۵۹۶</td><td>گنجہ قصبہ ہے ایران مین</td><td>خزینۃ الاصفیا بحوالہ فرشتہ اخبار الاخیار</td><td>آپ اعظم شعراسے و اجل اصفیاسے و اکابر علماسے موصوف بصفات زہد و تقوی و در شہر گنجہ تھے اور خرقہ ارادت اخی زنجانی سے رکھتے تھے و عمر گرا ن مایہ قناعت اور</td></tr>
</table>

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|

گوشہ نشینی مین گذاری اہل دنیا سے پرلے درجہ کے محترز تھے صحبت سلاطین سے بہت پرہیز رکھتے تھے سلاطین آپ کے دروازہ پر آن کر التجا اور آرزو کرتے تھے کہ نام ہمارا اپنی تصانیف مین داخل کرین تاکہ صفحہ ہستی پر یادگار زمانہ رہے آپ کی پانچ کتابین خمسہ نظامی اور پنج گنج اشتہار رکھتے ہین آخر تصنیف آپ کی سکندر نامہ ہے کہ جو سال پانچسو بانوے سنہ ۵۹۲ھ مین تصنیف فرمایا تھا۔ کتاب تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت امیر خسرو نے بجواب مخزن الاسرار کتاب مطلع الانوار تصنیف کی اوسمین لکھا شعر دبدبۂ خسرویم شد بلند + زلزلہ در گور نظامی فگند + اُسترہ ہرچند دم تیز داشت + مو بسترد مونتواند شگافت + اسیابت کی غیب سے شمشیر برہنہ غیب سے نمودار ہوئی اور نیز اور حضرت سلطان المشائخ بحمایت اپنے مرید کے آستین مبارک خود پیش شمشیر رکہدی حضرت کی آستین کٹ گئی۔ جناب الٰہی مین آپ کا سخن محبوبانہ تھا چنانچہ فرماتے ہین ؎ گناہ من ارنامدی در شمار + ترا نام کے بودی آمرزگار + دیگر تو نیکی کنی من نہ بد کردہ ام + کہ بدرا حوالت بخود کردہ ام + اور یہہ اشعار ذیل آپکی تجرید و تفرید کے گواہ ناطق ہین ؎ چون بعہد جوانی از بر تو + بدر کس نرفتم از در تو + ہمہ را بردرم فرستادے + من نمیخواستم تو میدادے + چونکہ بردر گہہ چو گشتم پیر + زانچہ ترسیدنے ست دستم گیر + آپ تعلیم یافتہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | شیخ نجم الدین رازی معروف بشیخ دایہ | سنہ ۶۵۴ھ وفات ۲۷ شوال سنہ ۶۵۴ھ روز جمعہ | [illegible] | [illegible] | آپ خلفائے شیخ نجم الدین کبری سے ہین آپ کو شیخ نے تربیت کے لئے حوالہ شیخ مجد الدین کیا تھا صاحب تصانیف بھی تھے چنانچہ کتاب مرصاد العباد و تفسیر بحر الحقائق آپ کی تصنیف ہین کشف حقایق وشرح دقایق مین قوت |

تام رکھتے تھے آپ شیخ صدر الدین قونوی و مولانا جلال الدین رومی کے ہمعصر تھے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | شیخ نور الدین عبدالرحمن اسفرائنی کسرقی۔ | چہاردہم جمادی الاول سنہ ۶۹۵ھ شب یکشنبہ | | [illegible] | آپ کی اصل کسرق سے ہے تابع اسفرائن آپ مرید شیخ احمد جورفانی ہین تسلیک طالبان و تربیت مریدان اور کشف وقایع اون کے مین شان عظیم رکھتے تھے۔ شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ فرماتے ہین آخر زمانہ مین اگر وجود با جود شیخ نور الدین |

کا نہ ہوتا تو سلوک بالکل محو ہو جاتا لیکن جبکہ حق تعالی نے اس طریق کو باقی رکھنا ہے آپ کو مجدد کیا تھا۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ نجم الدین اصفہانی نام عبداللہ بن احمد بن محمد اصفہانی | ماہ جمادی الاول سنہ ۷۲۱ھ | عمر ۷۸ سال | ایضاً | آپ مرید ابو العباس قریشی الشاذلی کے ہین آپ بہت مدت مجاور مکہ مین رہے نقل ہے جب تک آپ مکہ مین رہے ظاہرا مکہ سے مدینہ منورہ نہین گئے اسلئے مردمان اونپر اعتراض کرتے تھے ایک شخص محمد نام اولیا نے |

فرمایا کہ مین راہ مدینہ مین جاتا تھا میری خاطر مین گذرا کیا باعث ہے کہ شیخ نجم الدین مکہ رہتے ہین اور مدینہ منورہ مشرف نہین ہوتے اور معاً سر اٹھا کیا دیکھا کہ شیخ نجم الدین ہوا مین بجانب مدینہ چلے جاتے ہین اور مجھے آواز دی کہ یا محمد تو نے دلمین کیا حکایت کی تھی لیکن

| [illegible] | نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | تصور کردکہ مین ہر روز مشرف بزیارت روزہ منورہ حضرت صلعم ہوتا ہون۔ |
| [illegible] | شیخ نجیب الدین فردوسی بن خواجہ عماد الدین | ۱۳ محرم ۷۳۳ھ | دہلی | [illegible] | آپ مرید وخلیفہ شیخ رکن الدین فردوسی کے ہین آپ سجادہ نشین پیر خود ہو کر بہدایت وتربیت خلق اللہ مصروف رہے۔ |
| ایضاً | شیخ نجم الدین محمد الادکانی۔ | ۱۲ صفر پنجشنبہ ۷۷۸ھ | حصار اعمال اسفراین خراسان مین | ایضاً [illegible] | آپ مرید شیخ علاو الدولہ سمنانی ہین صاحب کشف وکرامات وریاضت وزہد وتقوی تھے۔ |
| ایضاً | شیخ نور الدین ولی کشمیری | ۸۴۲ھ | کشمیر | ایضاً | آپنے ارادت حضرت میر محمد فرزند امیر کبیر علی ہمدانی سے کی تھی جب میر محمد روانہ بیت اللہ ہوئے تو آپ خدمتمین میر سید حسین سامانی وشیخ سلطان الدین بہیکیلی وبابا حاجی ادہم کشمیری حاضر رہکر تکمیل کو پہنچے وانتہا درجہ مقام سلوک پہونچکر قطب الاقطاب خطہ کشمیر ہوئے۔ |
| ایضاً | شاہ نعمت اللہ حصاری کشمیری | ۱۰۲۹ھ | کشمیر محلہ حجہ بل | ایضاً | آپ بڑے عابد اور متقی تھے سوائے کار عبادت کے اور کچھہ سروکار نہین رکہتے تھے ایک روز ایک امیر کے گھر دعوت کھانے تشریف لیگئے بمجرد کھانے لقمہ طعام کے قبض احوال قلب آپکے عاید حال ہوگیا جب چند روز اسی حالت مین گذرے تو سخت لاچار ہو کر خدمتمین میر نازک قادری حاضر ہو کر اپنا عرض حال کیا حضرت میر نے ٹکڑہ نان خوراک اپنی سے اونکو دیا بمجرد کھانے اوس ٹکرہ کے کشایش ہوگئی اور میر نازک نے فرمایا کہ اے سید حفظ حال اپنے خبردار رہنا چاہیئے ورنہ یہہ لقمہ حلال میر نازک کا ہر کس اور ہر وقت موجود نہین ہے۔ |
| ایضاً | شیخ ناظر اکبرابادی | ۱۳ جمادی الاول ۱۰۵۷ھ | اکبرآباد | ایضاً | آپ بڑے صاحب کرامات ظاہرہ ومقامات باہرہ تھے لباس سپاہیانہ رکہتے تھے تیغ کمر مین اور نیزہ ہاتھہ مین رکہتے تھے اور خورش آپ کی برگ درختان صحرا تھی شاہجہان بادشاہ اور اون کی بیگمات کا بڑا اعتقاد تھا مذہب حنفی رکہتے تھے وسلسلہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ وشطاریہ مرید |
| ایضاً | شیخ نجم الدین معروف بابا سخی ریشی کشمیری۔ | ۱۰۷۲ھ | کشمیر | ایضاً | آپ خلفائے اعظم خواجہ مسعود پانپوری کشمیری ہین وبعد تکمیل سلوک موضع کھوشی پورہ آکر زیر دامن کوہ شاہ کوٹ کہ بتخت سلیمان علیہ السلام معروف ہے قیام فرمایا وبحالت تجرید وتفرید وتنہائی عمر بسر کی جب شاہجہان بادشاہ کشمیر مین تشریف لیگئے نواب سعد اللہ خان وزیر اعظم کو آپ سے بہت اعتقاد ہوا اور فتوحات کثیر ہونے لگی شیخ جو کچھہ کہ فتوح ہوا کرتی ہر روز راہ خدا اور مستحقان کو تقسیم کر دیا کرتے تھے ایک روز خواہر شیخ نے ایک اشرفی فتوح بہیا اجازت شیخ امتحاناً رکھہ لی اوسیوقت درد شکم مین مبتلا ہوگئی اشرفی بند سے نکال کر پیشکش کی شیخ نے وہی اشرفی دیکر فرمایا کہ امتحان درویشون اور مسکینون کا نہین کرتے۔ |

| حروف تہجی | نام کنیت لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | سنہ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب نسب و ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف النون | شاہ نور الحق دہلوی بن شیخ عبد الحق محدث | سنہ ۱۰۷۳ھ | دہلی | خزینۃ الاصفیا | آپ فرزند ارجمند و شاگرد و مرید شیخ عبد الحق محدث دہلوی تھے بسلسلہ قادریہ ہین اوس کے بعد خدمت مین خواجہ معصوم و احمد سعید فرزندان حضرت شیخ احمد مجدد حاضر ہوکر تکمیل حاصل کی کتاب شرح صحیح بخاری و صحیح مسلم عمدہ تصنیف آپ کی ہے۔ |
| ایضاً | شیخ نور احمد معروف نور حسین قادری | سنہ ۱۲۳۶ھ | لاہور | ایضاً | آپ مرید و خلیفہ سید عبد الکریم ہمایون شاہ کے ہین حالت جذب و سکر و مستی مین بتیس سال تک ایک جا بیٹھے رہے اور طعام و آب نہین کھایا جب ذکر نفی و اثبات کرتے تو در و دیوار و اشجار بہی آپ سے اتفاق کرتے نقل ہے کہ آپ کی گاو کسیتان چور لے گئے آپ کو خبر ہوئی آپ نے فرمایا کہ زمینداران فلان دیہہ لیگئے ہین ا دنکو جاکر کہین کہ وہ دیدین ورنہ بغضب حضرت غوثیہ گرفتار ہون گے خدام نے چورون کو جاکر آپ کا پیغام دیا چورون نے انکار کیا بلکہ سخنان ناشایستہ حق شیخ مین نکالے خدام نے آن کر عرض حال کیا آتش غضب بھڑکی اور ایک دستہ گیاہ خشک ہاتھ مین لیکر دم آتشین اوس پر کیا گیا جل اوٹھی اور فرمایا کہ خانہاے مسکن و اثاث البیت و مال و مال مویشی و زراعت و اشجار چورونکا جلا دیا انشاء اللہ تا قیام قیامت سرسبز نہین ہوگا ایسا ہی وقوع مین آیا اور وہ پھر آباد نہین ہوا نعوذ باللہ من غضب الاولیا۔ |
| ایضاً | حضرت سید نور الدین مبارک غزنوی | ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۶۳۲ھ | دہلی بطرف پورب حوض شمسی۔ | اخبار الاخیار | کہتے ہین کہ جب آپ پیدا ہوے تو آپ کے والد حضرت شہاب الدین سہروردی کے حضور مین لیگئے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو پرورش کیا اور اپنا خلیفہ بنایا سلطان شمس الدین التمش کے وقت مین آپکو میر دہلی |
| ایضاً | حضرت سید نجم الدین قلندر بن نظام الدین | سنہ ۸۳۷ھ و بقول وفیات الاخیار سنہ ۹۹۳ | مالوہ عمر دو سو برس | ایضاً | آپ حضرت امام زین العابدین کی اولاد مین سے ہین آپ جد امجد سید مبارک کے مرید و خلیفہ ہین آپ حسب الارشاد حضرت سلطان الاولیا کے روم کو تشریف لیگئے وہان حضرت سید خضر رومی کو بموجب حلیہ بتائے حضرت سلطان المشایخ کے دیکھا اور اون کی خدمت مین حاضر ہوے اور قدمون پر گر پڑے آپنے فرمایا کہ بھائی نظام الدین اچھے ہین اور اونہون نے تم کو میرے پاس بھیجا ہے آپ نے عرض کی ہان مدت تک حاضر خدمت رہے ۲۳۷ حج کئے۔ |
| ایضاً | حضرت شیخ نظام الدین امیٹھوی۔ | سنہ ۹۷۹ یا سنہ ۹۸۱ ہجری ۲۷ ذیقعدہ | قصبہ امیٹھی ضلع لکھنو | ایضاً | آپ اپنے والد شیخ معروف کے مرید و خلیفہ ہین بعضے کہتے ہین کہ آپ مرید راجی سید نور الحق کے ہین بڑے بزرگ تھے آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد مین ہین۔ |

| [illegible] | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب نسبت ارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف النون | حضرت بابا نسیتی ریشی۔ | | ۔ | اخبار الاخیار | آپ بابا حنیف الدین کے مرید ہین وہ مرنے کے وقت وصیت کر گئے تھے کہ ایک طالب عرصہ دراز سے حرمین الشریفین سے چلا ہے بعد میرے مرنے کے آویگا اوسکو میری تربت پر پہنچا دینا تھوڑے دنون کے بعد آپ آگئے لوگون نے بموجب وصیت آپ کو تربت پر پہنچا دیا آپ نے باادب ہوکر فاتحہ پڑھی دفعتًا کیا دیکھا کہ ایک بلبل شیخ پیرون کی قبر سے نکلکر آسمان کی طرف اوڑی پھر مقبرہ کی طرف آکر ایک شاخ درخت پر بیٹھی اور بزبان فصیح حمد ونعت کہکر چند نصایح بیان کین پھر چپ ہو رہی آپ نے عرض کی کہ اے شیخ تمہاری جگہہ کون بیٹھے فرمایا کہ تم لایق بیٹھنے کے ہو حسب الارشاد مصلے پر بیٹھے اور ارشاد خلق فرمانے رہے۔ |
| ایضًا | حضرت میر نازک قادری کشمیری | سنہ ۱۱۲۲ ہجری | کشمیر | ایضًا | آپ شرفاء کشمیر سے تھے بابا داؤد خاکی سے تحصیل علم فرمایا حضرت حمزہ کے مرید ہین میر سید اسمعیل شامی قادری نے خرقہ خلافت سلسلہ قادریہ کا عنایت کیا۔ سماع سے متنفر تھے۔ |
| ایضًا | حضرت بابا نصیب غازی | ۱۳ محرم سنہ ۱۱۴۷ | قصبہ بیجبارہ کشمیر مین ہی | ایضًا | آپ مشاہیر مشایخ کشمیر سے تھے اور مرید وخلیفہ بابا داؤد خاکی کے بڑے پابند شریعت وصوم صلوٰۃ تھے۔ |
| ایضًا | خواجہ نیاز کشمیری | سنہ ۱۱۶۸ | کشمیر | ایضًا | اوایل مین آپ بزازی کرتے تھے شیخ موسی کبروی کے مرید ہوے درجہ اعلی پر پہنچے آپ سید عالی نسب تھے شیخ سیف الدین کے مرید ہین اور حضرت میرزا جانجانان کے پیر تھے۔ |
| ایضًا | حضرت اخوند نور الہدا پسوی ٹوبگر کشمیری | جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ھ | ۔ | ایضًا | آپ خلف وخلیفہ اخوند ملا مقیم السنہ کے ہین تارک دنیا تھے |
| ایضًا | حضرت مولانا نظام الدین لکھنوی بن ملا قطب الدین شہید سہالوی | شب ۱۵ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ھ چہارشنبہ | لکھنؤ مولوی انوار کے باغ مین | ایضًا | آپ ابو ایوب انصاری کی اولاد مین ہین اور شاہ عبد الرزاق ہانسوی کے مرید ہین آپ کی تصنیفات سے مناقب رزاقیہ حاشیہ شمس بازغہ وصبح صادق شرح منار وغیرہ ہین۔ |
| ایضًا | حضرت مولانا نعیم اللہ بہرایچی | ۱۵ ماہ صفر سنہ ۱۲۱۸ وفیات الاخیار مین ۵ صفر | بہرایچ | ایضًا وفیات الاخیار | آپ حضرت مرزا مظہر جان جانان کے مرید تھے علوی النسب حنفی مذہب رکھتے تھے۔ |
| ایضًا | حضرت نعمت اللہ ولی | ۲۰ ماہ رجب سنہ ۸۳۴ | قریہ ماہان یا وہمتوبہال ولایت کرمان | مراۃ الاسرار | آپ بزرگ ترین محققان وعارف ترین صوفیان اہل صفا کے اور بہت سے اکابران وقت سے آپ نے تربیت پائی تھی |

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

آپ کی ارادت حضرت امام یافعی سے تھے اور کثالیش کار آپ کو کو صافت واقعہ نواح بلخ مین ہوئی تھی جو حصار مبارک رجال اللہ سے مشہور ہے وبشیخ صدر الدین شیرازی نیز صحبت رکہتے تھے حکام وقت واہل دنیا سے بہت ہدایا وتنتہا آتے آپ کہاتے اور مستحقان کو دیے دیا کرتے تھے ایک روز شاہرخ مرزا ابن امیر تیمور نے آپ سے سوال کیا کہ مین سنتا ہون کہ آپ نعمت ہاے شبہ آمیز تناول کرلیا کرتے ہو آپ نے یہہ بیت لکھکر مرزا کو بھیجدیا **بیت** گر شود خون جملہ عالم مال مال ٭ کے خورد مرد خدا الا حلال ٭ مرزا موصوف کو یہہ بات پسند نہین آئی اور درپے امتحان ہوا اور ایک گوسفند براہ غصب پکڑوا منگاے اور آپ کو مہمان کرکے اوس گوسفند کا طعام آپ کے آگے رکھا بے تکلف آپ نے تناول کرلیا مرزا نے کہا آپ نے کسواسطے طعام شبہ تناول کیا آپ نے فرمایا نیک تفحص کرو ایسا نہ ہوگا جب مالک گوسفند کو طلب کرکے دریافت کیا اوسنے کہا کہ یہہ گوسفند نذر سید نعمت اللہ کی تھی بادشاہ کے آدمی زبردستی لے آئے ہین اوسوقت مرزا موصوف نے معلوم کیا کہ حق تعالی باطن اولیا کو حرام وشبہ سے محفوظ رکھتا ہے وبعذر خواہی پیش آیا- آپ کی توجہ سے سلطان احمد بہمنی کہ برادر سلطان فیروز بہمنی بادشاہ دکن تھا بادشاہ ہوا تھا اور بہت تحایف وہدایا آپ کے پاس کرمان بہیجکر ملتجی ارادت ہوا تھا لیکن آپ نے پسر خورد شاہ خلیل اللہ کو بطرف دکہن بہیجدیا تھا کہ دیار دکھن کو بنور ہدایت منور کرے اور سلطان احمد نے خلیل اللہ سے ارادت حاصل کی اور شاہ خلیل اللہ شہر بدر مین متوطن ہوے اور اکثر سلاطین بہمنیہ ارادت فرزندان شاہ خلیل اللہ سے رکہتے ہین اور اپنی دختران کو آپ کی اولاد کے ساتھ عقد نکاح کرتے ہین وبعض بادشاہان صفویہ بہی اپنی دختران کو اون کے نکاح مین دیتے ہین آپ سے خرق عادات بہت اور اشعار نیکو بیشمار ہین اور ایک قصیدہ پیدا شود قافیہ کا اس مؤلف نے بہی دیکھا ہے جسمین دور شاہان کی پیشین گوئی کی بابت تا مہدی آخر الزمان خبر دی ہے آپ محب اہل بیت تھی چنانچہ چند بیت آپ کی شان اہل بیت مین یہہ ہین **نظم** دوشینہ بادرے کشودند ٭ اسرار نہان بمن نمودند ٭ ما عاشق آل مصطفا ایم ٭ پیوستہ گداے مرتضی ایم ٭ داریم وفا با آل حیدر ٭ تا ظن نبری کہ بیوفا ایم ٭ بیگانہ شدیم از خوایش ٭ با آل علی چو آشنا ئیم ٭ در میکدہ اشو چو نعمت اللہ ٭ تا مست زبادۂ خدا ایم ٭ اندر از لحم جبین نمودند ٭ ما نیز بخلق مینا ئیم ٭ تا ہست علی امام عالیست ٭ نیز ممکلت دو کون والیست ٭ آپ نے شرح رسالہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حقایق ومعارف مین بیان کی ہے کہ اوسکی نظیر دوسری شرح نہین ہے

| [illegible] | شیخ نور الدین ملک یار پرآن | ۱۰ رجمادی الثانی سنہ ۶۸۰ھ | متصل مزار ابابکر وحبیب برلب دریا | [illegible] | آپ بڑے بزرگ شیخ لار سے ہین اور لار سے باذن اپنے مرشد کے اور شیخ دانیال مرید شیخ علی خضری اور وہ مرید ابو اسحاق گازرونی تھے دہلی آئے تھے |
|---|---|---|---|---|---|

بعہد سلطان غیاث الدین بلبن حضرت سلطان المشایخ سے نقل کرتے ہین کہ ایک روز مین یعنی سلطان المشایخ مسجد کیلوکہری مین نماز جمعہ کے لئے جاتا تھا اوس روز ہواے گرم تابستان تہی اور مین روزہ دار تھا اور بسبب شدت گرمی ایک دوکان مین بیٹھکر میرے خیال مین آیا کہ اگر میرے پاس سواری ہوئی تو سوار ہوکر جایا کرتا مگر نہ تہہ

| [illegible] | نام کنیت ولقب اولدایت وسکونت وقسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

سا اُد بہہ بیت سعدی یاد آگیا بیت ما قدم از سر کنیم در طلب دوستان * راہ بجائے نبرد ہر کہ با قدم رفت * اور راوس خطرہ سے مین نے توبہ کی اوس کے تین روز کے بعد ایک مرید شیخ ملک یار پران ایک گھوڑی سواری میرے پاس لایا کہ اس کو قبول کرین مین نے کہا کہ تو مرد درویش ہے تجھہ سے کیونکر قبول کرون اوس نے کہا تین رات برابر گذری ہین کہ ملک یار پران مجھے برابر خواب مین فرماتے ہین کہ اس گھوڑی کو خدمت مین شیخ نظام الدین لیجا مین نے اوس کو جواب دیا کہ تیرے شیخ نے تجکو فرمایا ہے اگر میرا شیخ بھی فرمائے گا تو قبول کرون گا دیگر بار پھر لایا مین نے جانا کہ فرستادہ حق ہے قبول کر لی اوس کے بعد سے اسپ گھر سے کم نہین ہوئے کہتے ہین کہ جسوقت ملک یار پران دہلی آئے ہین اور آن کر مقام کیا ہے شیخ ابا بکر طوسی قلندری اوسوقت مین تھے اونہون نے مزاح کیا آپ نے فرمایا مجھے پیر نے بھیجا ہے اونہون نے حجت طلب کی مسافت دہلی سے اوس جگہہ تک کہ جہان آپ کے پیر تھے بہت دور دراز تھی آپ تھوڑے سے وقت مین اپنے پیر سے اجازت نامہ مہری لکھا لائے پھر ابا بکر نے چند روز کے بعد کہا کہ یہ ملک سلطان کا ہے طغرہ سلطانی لاؤ پس آپ نے غیاث الدین بلبن کی خدمت مین جو اوسوقت دہلی سے ایک سو تین ۱۰۳ فرسنگ فاصلہ پر تھی چلے گئے اور اوسیطرح فرمان شاہی لے آئے اور آپ کے روضہ اور ابا بکر طوسی کے درمیان ایک قدیمی دروازہ ہے اوس کو بہشتی دروازہ کہتے ہین نقل ہے کہ ایک مردہ ہندو اوس دروازہ سے گذرا ہر چند انبار کثیر ہیزم سے اوسکو جلایا آگ نے اوس مردہ مین اثر نہین کیا اوس روز سے آپ کو ملک یار پران کہنے لگے آپ کا روضہ بر لب دریای جمن مقابل خانقاہ شیخ ابا بکر طوسی ہے مقام باہیبت وعظمت ہے کہتے ہین کہ وہان مقام پریون کا ہے۔

| حرف النون | مونا نور ترک | ۰ | ۰ | ۰ | آپ کا ذکر قاضی منہاج نے دوسرے رنگ مین کیا ہے |
|---|---|---|---|---|---|

کہ جس سے تنقیص حال وتشنیع مذہب لازم آتا ہے لیکن فوائد الفواد مین مذکور ہے حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہین وہ آب باران آسمان سے پاکیزہ تر تھا اور علماء شہر سے غایت درجہ کا تعصب تھا اسوجہ سے کہ اون کو آلودہ دنیا دیکھتے تھے اور اونکے سخت گو تھے اوسکا کلام عالی تھا اور جو کچھہ کہتا علم کے زور سے کہتا اور مجاہدہ سے اونکا ایک غلام تھا مذاق ہر روز ایک درم مولانا کو دیتا تھا وجہ معاش یہی کہ ایکوقت سلطان رضیہ بیگم نے آپ کو کچھہ اشرفیان بھیجین اوسوقت ہاتھہ مین لکڑی تھی اوس زر کو اوس چوب سے مار کر کہتے تھے کہ یہہ کیا ہے میرے آگے سے لیجاؤ سلطان المشایخ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت فرید گنج شکر سے سنا ہے کہ جب بابا صاحب ہانسی مین آپ کی مجلس تذکیر مین تشریف لیگئے تاکہ آپ کی تذکیر سنو اور اس سے پہلے آپ سے ملاقات نہین تھی آپ نے دیکھنے کے ساتھہ ہی فرمایا کہ اے مسلمانان صراف سخن آگیا ہے اور حضرت بابا صاحب کی مداحی شروع کی۔

| ایضاً | شیخ نجم الدین نام عبد اللہ | جمادی الثانی ۷۲۱ سنہ ھ | مکہ معظمہ | سفینہ | آپ کے والد کا نام احمد بن محمد الاصفہانی شاگرد ابو العباس المرشی الشاذلی کے تھے۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | شیخ نجم الدین صغرا قلندر | ۱۷ جمادی الاول سنہ ۷۵۶ روز شنبہ | دہلی برابر قبر مولانا برہان الدین بلخی | حبیب | آپ صاحب ولایت بہ کمال ارشاد ت شیخ الاسلام دہلی تھے اور با خواجہ بزرگ محبت و ارتباط رکھتے تھے |

| حروف تہجی | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | نام مقام مزار یا انتقال | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| **حرف الواو** | | | | | |
| حرف الواو | وجیہ الدین گجراتی | غرہ ماہ صفر سنہ ۹۹۸ھ شنبہ | احمد آباد گجرات | اخبار الاخیار | آپ علوی نسب عالم متبحر تھے احمد آباد گجرات مین سکونت اختیار کی حضرت محمد غوث گوالیاری کے مرید تھے۔ |
| ایضاً | خواجہ ولید سقہ کنیت ابو اسحاق | سنہ ۳۲۶ھ | • | تاریخ الاولیا | آپ مرید حضرت ذوالنون مصری نقل ابو عبداللہ رازی سے ہے کہ ایک روز مین حضرت ولید سقہ کی خدمت مین گیا دل مین تھا کہ کچھ فقر کی بابت آپ سے پوچھون پہلے پوچھنے سے آپ نے فرمایا کہ فقر اوس کو لایق ہے جو سوائے حق کے غیر کا خیال اوس کے دل مین نہ آوے اور قیامت کے روز مین اسبات کو پورا کر سکونگا۔ |
| ایضاً | مولوی محمد ولی اللہ بن سید احمد علی حسینی | سنہ ۱۲۴۹ | فرخ آباد ممالک متحدہ آگرہ کا مشہور قصبہ اور ضلع کا صدر مقام | [illegible] | آپ علمائے عظمائے وقت تھے و تفسیر نظم الجواہر سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین تصنیف کی تھی اور تاریخی نام تفسیر رکھا تھا کسی عالم کو جائے اعتراض اور سخن نہین تھے۔ |
| ایضاً | شیخ وجیہ الدین المشہور بہ پیر زاہدی لاہوری۔ | سنہ ۱۰۴۰ | بیرون لاہور متصل مزنگ | ایضاً | آپ نے بہت سے مشایخ سے مختلف سلاسل مین خرقہ خلافت و کلاہ و اجازت پائی تھی اور بہت سیاحی کی تھی آخر کار لاہور مین قیام فرمایا تھا صاحب کتاب نقشبندیہ لکھتے ہین کہ آپ اعظم خلفاء سعدی مجددی لاہوری تھے جب شیخ سعدی موصوف سنہ ۱۰۸ مین فوت ہو گئے تو آپ بخدمت شیخ جان محمد سہروردی لاہور مین رہکر طریقہ سہروردیہ کو با تمام پہنچایا جب اونہون نے بھی انتقال کیا تو آپ دل برداشتہ ہوکر واسطے زیارت حرمین الشریفین کے گئے اور وہان سے بیت المقدس ہوکر کربلا و نجف اشرف مشرف ہوکر ہندوستان آئے اور میران سید بھیکہ حاضر ہوکر خرقہ خلافت و کلاہ اجازت سلسلہ چشتیہ مین حاصل کی و صاحب وجد و سماع و حالت شوق و ذوق ہوئے بعد اوس کے لاہور مین پہنچکر و بیعت سلسلہ قادریہ حضرت شاہ محمد غوث گیلانی لاہوری سے حاصل کی اور غایت زہد و ریاضت کیوجہ سے پیری زاہدی مشہور ہوئے۔ |
| **حرف الہاء** | | | | | |
| حرف الہاء | شیخ ہبۃ اللہ رازی | سنہ ۳۷۶ھ | • | خزینۃ الاصفیا | آپ علمائے کرام اور فقہائے والا مقام صاحب زہد و تقویٰ و بخطاب شرف الدین مخاطب تھے اور کتاب تفسیر اسرار التنزیل آپ کی تصنیف ہے۔ |
| ایضاً | میر ہاشم منور آبادی | سنہ ۱۰۹۷ | کشمیر | ایضاً | آپ خلیفہ سید محمد منور کشمیری تھے اور شاگرد شیخ جمیل |

| حروف تہجی | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | علم مین مولانا حیدر علاقہ کشمیری تھے اور آپ کو حضرت سید منور نے متبنی کیا تھا اور بعد آپ نے سجادہ نشین کیا تھا۔ |
| حرف الہاء | خواجہ ہمدون قصار کنیت ابو صالح۔ | سنہ ۲۷۱ یا سنہ ۲۹۱ھ | نیشاپور محلہ حیرہ بقولے ہرات | ۔ | آپ مرید ابو تراب نخشبی ہین اور مذہب سفیان ثوری رکھتے تھے اور صاحب مذہب قصاریان تھے طریقہ ملامتیہ کہتے تھے |
| ایضاً | شیخ ہلال الدین کشمیری | سنہ ۸۶۲ھ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ بدر چرخ کمال و صاحب حال و قال تھے اور عہد سلطان زین العابدین خطہ کشمیر کو اپنے جمال سے بدر منیر کیا تھا اور بفیض خاندان کبرویہ و سہروردیہ و نقشبندیہ آپ کی ذات سے منتشر ہوا آپ اویسی حضرت شاہ بہاؤ الدین تھے کہ فیض سلسلہ نقشبندیہ کا بلاواسطے روحانیت اوس حضرت سے پایا تھا اور فیض و نسبت کبرویہ کا حضرت سید محمد ہمدانی بن امیر کبیر سید علی حاصل کیا تھا۔ |
| ایضاً | حضرت شاہ بلاول لاہوری | ۲۸ شعبان سنہ ۱۰۴۶ | لاہور عمر ۷۰ برس | ایضاً | آپ مرید شیخ شمس الدین کے ہین آپ صایم الدہر اور قایم اللیل بڑے متقی و زاہد تھے۔ |
| ایضاً | میر ہاشم قادری کشمیری | ۲۷ شوال سنہ ۱۰۳۵ | کشمیر | ایضاً | آپ بڑے متقی تھے ایک قران دن کو ایک رات کو ختم کیا کرتے تھے لوگون سے کم التفات کرتے تھے۔ |

## حرف الیاء

| حروف تہجی | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الیاء | خواجہ یحیی بن عمار شیبانی | سنہ ۲۰۰ھ ۱۵ شوال از وفیات الاخیار | زشنار کوفہ | ایضاً گلشن | آپ اعظم مشایخ ہرات تھے و بصحبت عبد اللہ بن خفیف پہنچے تھے اول آپ ہی نے علم تصوف و رسوم دین و اتباع سنت ہرات مین منتشر کیا تھا چنانچہ قاضی عمر بسطامی جب ہرات مین تشریف لائے اونہون نے کہا مشرق سے مغرب تک بہار آخر دین تر و تازہ ہرات مین پایا۔ |
| ایضاً | شیخ یونس بن یوسف شیبانی کنیت ابو محمد | سلخ ذیقعدہ سنہ ۶۱۹ھ | رباط یعقوبی سیستان | ایضاً | آپ صاحب اسرار و معارف و کرامت تھے اور صحبت حضرت غوث الاعظم سے فوائد حاصل کئے تھے و خرقہ خلافت شیخ عقیل منبجی سے اور اونہون نے تاج العارفین ابو الوفا سے حاصل کیا تھا اور شیخ ابوبکر بطایحی اویسی جو حضرت ابوبکر صدیق رض سے تھے اون کی ارواح نے اویسی فیض حاصل کیا تھا اور آپ امام طریقت فرقہ یونسیہ تھے۔ |
| ایضاً | شیخ یاسین مغربی اسود حجام۔ | سنہ ۶۰۸ھ | عمر ۸۰ برس | ایضاً | آپ اصحاب کرامت و ارباب ولایت سے تھے لیکن بظاہر پیشہ حجامت رکھتے تھے۔ امام محی الدین نواوی آپ کے مریدون سے تھے۔ |
| ایضاً | شیخ یوسف قتال | سنہ ۹۳۳ | دہلی | ایضاً | آپ مرید و داماد قاضی جلال الدین لاہوری تھے اوائل مین بمقام ہفت پل کہ عمارت سلطان محمد تغلق ہے اور جہان مقبرہ اونکا ہے عبادت مین مشغول رہ کر ریاضت شاقہ |

| حرف تہجی | نام کنیت ولقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وولادت و شمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الیاء ۱ | شیخ یعقوب صوفی کشمیری بن خواجہ حسن عاصمی | شب پنجشنبہ بعد نماز عشا دوازدہم ذیقعدہ سنہ ۱۰۰۳ھ | کشمیر | خزینۃ الاصفیا | آپ بڑے امرائے کشمیر سے تھے آپ شاگرد مولانا محمد کے ہوے ہین جو شاگرد رشید عارف نامی مولانا عبدالرحمن جامی تھے تحصیل علم کیا اور مخاطب بخطاب جامی ثانی ہوے اور بجذب جاذب حقیقی عبادات وریاضات مین مشغول ہوے |

اور نسبت اویسی حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی سے حاصل کی اوس کے بعد شرف ارادت وبیعت شیخ کمال الدین حسینی سے مشرف ہوے وبرہنمائی اون کے سمرقند مین پہنچکر بخدمت حسین خوارزمی مستفید ہوے اونہون نے آپ کو بکار ہیزم کشی مطبخ خانقاہ مقرر کیا اور تھوڑے عرصہ مین تکمیل کو پہنچاکر خرقہ خلافت عطا کیا اور کشمیر کو رخصت کیا چند روز کشمیر مین رہنمائے خلق رہ کر پھر خدمت مین مرشد خود سمرقند آئے وباتفاق مرشد خود حرمین الشریفین اور وہان سے بمشہد مقدس تشریف لیگئے وہان کا بادشاہ طماسپ صفوی کہ مذہب شیعہ رکھتا تھا اور سخت تعصب اور عداوت اہل سنت سے اوسکو تھی اور جو اہل سنت جاتا اوس کو قتل کرادیا کرتا تھا شیخ نے بادشاہ کے ساتھ ملاقات کی وبا ظہار بعض کرامات وخوارق اوس کو مطیع اور معتقد اپنا کیا اور قتل اہل سنت سے باز رکھا اوس کے بعد مشہد سے بغداد مین آئے اور شیخ المحدثین ابن حجر سے جبہ مبارک امام الایمہ ابوحنیفہ کوفی حاصل کیا اور اوس جگہ حضرت شیخ سلیم فتحپوری سے ملاقات کرکے خرقہ خلافت چشتیہ سے مستفیض ہوے اوس کے بعد کشمیر تشریف لائے چونکہ اوسوقت بسبب شورش والیان کشمیر کہ بفساد وتعصب مذہبی مبتلا تھے آنحضرت بظاہر وباطن متوجہ ہوکر بڑی سعی وامداد دعا سے خطہ کشمیر کو تفویض اکبر بادشاہ کیا اور یعقوب خان حاکم والی ... اخیر کشمیر کہ متعصب مذہب رافضیہ و دشمن اہل سنت تھا سزا کو پہنچا پھر آپ حرمین الشریفین تشریف لیگئے اور بعد ایک سال کے معاودت کشمیر مین کی اور بہت کتب حدیث شریف وتفسیر وفقہ ہمراہ ہدایت خلق اپنے ہمراہ لائے اور خطہ کشمیر مین بدرس تدریس مشغول ہوے۔

| حرف تہجی | نام کنیت ولقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضا | یوسف سباط | سنہ ۱۹۶ھ | بغداد | ایضا | آپ صاحب مقامات بلند وکرامات ارجمند در علوم ظاہر |

وباطن طاق اور تجرید وتوکل مین یگانہ آفاق تھے آپ نے ایک ہزار درم میراث مین پائے تھے وہ سب کے سب راہ خدا مین فقیرون کو دیدیئے اور خود برگ خرما کے بوریا بنکر اوس کی مزدوری سے قوت لایموت کیا کرتے تھے اور چالیس برس عریان تن رہے سوائے تہ بند کے کہ اوس سے ستر عورت تھا اور ایک خرقہ کہنہ کہ موسم سرما میں اپنے اوپر لے لیا کرتے تھے اور کچھ نہین رکھتے تھے۔

| حرف تہجی | نام کنیت ولقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار | نام کتاب ماخذ | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضا ۱ | شیخ یحیی بن معاذ رازی کنیت ابوذکریا لقب واعظ وناطق حقایق وواعظ خلایق۔ | سنہ ۲۵۸ھ ۱۸ رمضان چہارشنبہ | نیشاپور | ایضا | آپ خلق عظیم اور طبع کریم وفیض عمیم رکھتے تھے اور صاحب تصنیف تھے مشایخ کبار فرماتے ہین کہ خدا تعالی کے دو یحیی تھے ایک انبیا سے دوسرے یحیی اولیا تھے بعد خلفاء راشدین کے آپ ہی نے |

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار مع تشریح مقام جہان واقع ہے | ماخذ یعنی نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

اول وعظ منبر پر فرمایا ہے۔ نقل ہے کہ آپ نے ایک لاکھ دینار قرض لیکر تجہیز اسباب غازیان و حاجیان و صوفیان و علما
مین صرف کیا قرضخواہ متقاضی ہوئے اسی فکر مین ایک رات جمعہ کو آپ نے حضرت صلعم کو خواب مین دیکھا فرمایا اے یحیی
دل تنگ نہ ہو اوٹھ اور خراسان مین جا کہ قرضہ تیرا ادا ہو جائے گا ایک مسلمہ تیرے لئے تین لاکھ دینار اپنے پاس رکھتی
ہے وہ تجکو دے گی عرض کی یا رسول اللہ وہ مسلمہ کون اور کہان ہے اور اوسکا کیا نام ہے فرمایا تو شہر بشہر جا
اور وعظ کر تیرا سخن شفا دلون کی ہے اور مین جیسا کہ تیرے خواب مین آیا ہون اوس مسلمہ کے خواب مین بھی جاؤنگا
آپ نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ آخرش ہرات گیا اور وعظ کیا اور قصہ ادا ے قرضہ اور باعث اپنے وہان تک آنے کا کیا
ایک دختر امراے اوس شہر کی مجلس وعظ مین حاضر تھی کہا اے امام اپنے قرضہ سے ہراسان نہ ہو کہ واسطے ادا ے
آپ کے قرضہ کے حکم مجھی کو ہوا ہے اور مین تیرے انتظار مین تھی اور مین تین لاکھ درم دونگی ایک ہزار
اپنے قرضخواہون کو دو اور دو لاکھ اپنے خرچ مین لاو۔ پانچوین روز شیخ سات بار شتر نقرہ لیکر ہرات سے چلے
جب بلخ مین پہنچے تو پسر شیخ جو اوس مال کو لارہا تھا اوسنے اپنے دل مین فکر کیا کہ باپ میرا جب شہر مین جائیگا
تو ایک لاکھ درہم قرضخواہون کو دیگا اور دو لاکھ درہم حسب عادت خود صوفیون حاجیون اور عالمون کو دیدے گا
اور مین محروم رہونگا پس اپنے باپ کے قتل پر مستعد ہوا اور دوسرے کئی آدمیون کو اس کام کے کرنے مین اپنے
ساتھ متفق کر لیا اور ایک روز صبح کو جبکہ شیخ سر بسجدہ مناجات مین مشغول تھا پسر مذکور نے ایک سنگ گران
اوٹھا کر آپ کے سر پر مارا سر پھوٹ گیا آپ نے فرمایا کہ ایک لاکھ درہم میرے قرضخواہون کو دیدین اور
خود جان بحق ہوگئے جنازہ اوٹھا کر نیشاپور لائے۔

| حروف تہجی | نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار مع تشریح مقام جہان واقع ہے | ماخذ یعنی نام کتاب | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الیا | شیخ یوسف بن حسین رازی کنیت ابو یعقوب | ۱۴ رشعبان سنہ ۳۰۳ھ روز یکشنبہ | مقام اوران ہرات کا ایک مقام ہے | خزینۃ الاصفیا | آپ مرید حضرت ذوالنون مصری و شاگرد امام احمد حنبل ہین اور صحبت یافتہ ابوتراب نخشبی و مصاحب ابوسعید خراز تھے اور بڑی عمر کے تھے ابتدای حال آپ کا یہ |

ہے کہ آپ عرب مین ایک جماعت کے ساتھ ایک قبیلہ مین گئے دختر بادشاہ عرب نے آپ کو کہین دیکھ لیا اور عاشق
ہو گئی اور رات کو جسطرح ہوسکا شیخ کے پاس پہنچی شیخ اوسکو دیکھکر لرزہ اور وہان سے بھاگ گیا اور دور جاکر سو گیا
خواب مین دیکھا کہ ایک شخص مانند بادشاہون کے تخت پر بیٹھا ہے اور ایک جماعت سبز پوشون کی اوسکے گرد کھڑی
ہے پوچھا کہ یہ کون ہے کہ یوسف علیہ السلام ہین جو بزیارت یوسف بن حسین آئے ہین آپ یہہ بات سنکر
بہت روئے اور کہا مین کون ہون جو میرے لئے پیغمبر خدا زیارت کو آئے مین تخت کے پاس جا کر سلام کیا یوسف
علیہ السلام تخت سے نیچے اوترکر شیخ سے بغلگیر ہوے اور تخت پر اپنے پاس بٹھالیا آپ نے کہا یا نبی اللہ مین کیا ہون
تو پیغمبر خدا میری زیارت کو آیا فرمایا کہ جسوقت دختر بادشاہ عرب کی تیرے پاس آئی اور تو نے اپنے آپ کو بحق سپرد کیا
اور وہان سے بھاگا خدا تعالی نے تجھے اوپر میرے اور جملہ ملایکہ کے عرض کیا کہ تو وہ یوسف ہے کہ بارادے
زلیخا قصد کیا اور مینے تجھکو باز رکھا اور یہہ یوسف وہ یوسف ہے کہ بدختر بادشاہ قصد نہین کیا اور بھاگ گیا پس مجکو

| [illegible] | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

حنہ فرشتگان تیری زیارت کو بہیجا ہے اور یہہ بہی فرمایا کہ تو بزرگان حق سے ہے اور اس زمانہ مین ذوالنون مصری اسم اعظم جانتا ہے اون کے پاس جاؤ۔ شیخ بیدار ہوا اور مصر مین گیا تین سال آپ ذوالنون کی خدمت مین رہے کوئی سوال نہین کیا۔ بعد تین سال کے ذوالنون نے احوال پوچھا آپ نے سوال سیکہنے اسم اعظم کیا شیخ نے ایک طبق دستر خوان سے لپیٹ کر آپ کو دیا کہ بفلان دوست لیجاکر دو راہ مین کوئی چیز طبق مین اوچہلتی معلوم کرکے دل مین آیا کہ کیا چیز ہے اور رہ نسکا کہولکر دیکہا تو اوس مین سے موش زندہ نکلکر چلا گیا شیخ نے جانا کہ ذوالنون نے مجہہ سے استہزا کیا ہے غضبناک ہوکر واپس آیا شیخ نے فرمایا کہ جس حالت مین تو امانت ایک موش کی نہین کرسکتا پس امانت داری اسم اعظم کس طرح کریگا فی الحال اپنے وطن کو جاؤ کہ یہہ کام منحصر دوسکر وقت پر ہے پس شیخ نے واپس وطن آن کر ریاضت و مجاہدہ بہت کچہہ کیا اور بمرتبہ اعلیٰ فائض ہوا شیخ نے ذوالنون سے وقت رخصت وصیت چاہی کہا مین وصیت کرتا ہون ایک بڑی دوسری چہوٹی دیتے کر درمیانی۔ بڑی یہہ ہے کہ جو کچہہ لکہا پڑہا ہے سبکو بہلا دے اور فراموش کرتا حجاب اوٹہ جائے دوسرا نام میرا کسی سے نہ کہنا کہ پیر میرا ذوالنون ہے کہ اسمین خودستائی ہے تیسرے خلق کو وصیت خدا کے واسطے کرنی بغیر غود آپ کے شہر مین اگر مجلس وعظ شروع کرے چونکہ سخن آپ کا دقیق اہل ظاہر بانکار بیش آئے اور اسلئے کوئی آپ کی مجلس مین نہین آتا تہا ایک روز کسیکو اپنی مجلس مین نہین پایا اور چاہا کہ واپس جاوے ایک بڈہی عورت نے آواز دی کیا نصیحت پیر اپنے کی بہول گئے اور اوس کے ساتہہ عہد کیا تہا کہ خلق کو نصیحت واسطے خدا کے کرونگا اب کسواسطے واپس جاتا ہے منبر پر آؤ اور سخن کہو کوئی آئے یا نہ آئے پچاس سال اسی حالت مین گذرے۔

| [illegible] | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف الیاء | حضرت شیخ یعقوب صرفی گنائی۔ | سنہ ١٠٠٣ھ ١٢ ذیقعدہ پنجشنبہ | کشمیر | اخبار الاخیار | آپ کشمیر کے اکابر مشائخ مین سے تہے ملا محمد آل شاگرد ملا جامی سے تحصیل علم کیا سیر سیاحت بہت کی حرمین مین ابن حجر مکی سے حدیث پڑہکر |

سند حاصل کی آپ کی تصانیف بہت ہین۔

| [illegible] | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | سید یوسف محمد بانچی | سنہ ١١٠١ | کشمیر بارہ | خزینتہ الاصفیا | آپ اوایل مین تجاران نامدار کشمیر سے تہے پہر تارک ہوکر خدمت مین شیخ یعقوب صوفی کے حاضر |

ہوکر درجہ کمال کو پہونچے و بارشاد مرشد حرمین الشریفین گئے اور وہان بہت سے مشایخین سے فائدہ کثیر حاصل کیا بعد معاودت کشمیر مین آئے اور قصبہ بارہ مولہ مین قیام فرما ہوے۔

| [illegible] | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات |
|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً | سید یعقوب المخاطب صدر دیوان زنجانی لاہوری | ١٦ رجب سنہ ٦٠١ ہجری | لاہور | حدیقتہ الاولیا | یہ بزرگ جامع علوم ظاہری و باطنی و مجمع شرافت و نجابت تہے زنجان سے بارادہ سیر و سیاحت لاہور آکر سکونت پذیر ہوے آپ مرید و خلیفہ |

سید علی موسوی حسینی زنجانی اپنے والد بزرگوار کے تہے صوبہ لاہور جو بہرام شاہ غزنوی کی طرف سے لاہور مین

| حروف تہجی | نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | حاکم تھا آپ کا مرید تھا اس سبب سے قبول عظیم آپ کو ہوئی اور دولت ظاہری سے بھی خزانہ پر ہوگیا اس زمانہ مین خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری حضرت علی ہجویری گنج بخش کے روضہ مقدس پر چلہ کرنے کے لئے اجمیر سے لاہور تشریف لائے تھے۔ |
| حرف الیا | سید یوسف بن سید جمال الحسینی | سنہ ۷۹۶ھ و بقول وفات سنہ ۷۹۰ھ | دہلی بر حوض خاص | اخبار الاخیار | آپ کے بزرگ مشہد سے ملتان مین آن کر متوطن ہوے اور آپ بعہد سلطان فیروز ملتان سے بلباس سپاہیان دہلی آئے اور چونکہ آثار بزرگی و دانشمندی ظاہر تھے اس لئے سلطان نے مدرسہ مین جو بالائے حوض خاص جلالی بنایا تھا مدرس آپ کو کر دیا سالہا درس تدریس کرتے رہے نقل ہے کہ ہر شب جمعہ حضرت صلعم کو خواب مین دیکھا کرتے تھے اور کتاب لب الالباب فی علم الاعراب کہ متن ہے متین منسوب بقاضی ناصر الدین بیضاوی اور ہمارے دیار مین مشہور ہے اور ایک شرح طویل و بسیط کہ مشہور بہ یوسفی ہے قابل تنقیح و ایجاز و اختصار اور مناز پر بھی ایک شرح ہے مسمی بتوجیہ الکلام آپ شاگرد مولانا جلال الدین رومی کے تھے کہ شاگرد مولانا قطب الدین رازی شارح شمسیہ و مطلع کے ہین۔ |
| ایضاً | شیخ یوسف قتال | سنہ ۷۳۳ھ | متصل ہفت پل سلطان محمد تغلق بیرون شہر دہلی۔ | اخبار الاخیار | آپ مرید و داماد قاضی جلال الدین لاہوری کے ہین جلال الدین نام درویش سے آپ کی ملاقات ہوئی انہون نے جو نعمت کہ رکھتے تھے آپ کو عنایت فرمائی |
| ایضاً | شیخ یونس بن یوسف سیستانی۔ | ۱۲ محرم روز چہار شنبہ سنہ ۶۲۱ھ | - | سفینہ گلشن فقیری رباط یعقوب | آپ بڑے مشائخان سے تھے اور طایفہ یونسیہ آپ ہی سے منسوب ہے۔ |

## تاریخ کتاب مستطاب تحفۃ الابرار کی تصنیف زاد مستفید مولوی قاضی محمد سلام اللہ صاحب قاضی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

حضرت ما میرزا نواب بیات
زندہ دل از صحبت مردان حق
کرد بس تصنیف این زیبا کتاب
مختصر حالات مردان خدا
ہست ہر یک لفظ او در گہر
ہر یکے جدول روان چون سلسبیل
چون کنم تعریف و توصیفش رقم

آفتاب آمد برائے خاندان
فیضیاب از فیض او پیر و جوان
در زبان خاص دہلی بے گمان
درج فرمودہ ست در وی این بیان
لعل و مروارید شد پیشش نہان
شد ازو سیراب جملہ مردمان
مے شود عاجز قلم با دو زبان

ذوق و شوق از خواندنش حاصل شود
ذکر پاکان موجب رحمت بود
رحمت حق میکند از وی نزول
قیمتش از نشان او بس کمتر است
سال طبعش چون بہ جستم از خرد
گفت اے شایق بیا از من شنو
سال تصنیفش ز نامش ظاہر است

ہم بود نور نظر از وی عیان
باعث خوشنودی حق ہمدران
بر زمین آمد فرود از آسمان
بے سزد گر قیمتش باشد بجان
ہاتف غیبی بگوشم ناگہان
گو کتاب حرز جان شیرین بیان
تحفۃ الابرار شد نامش عیان

# تتمہ حرف المیم جو صفحہ ۹۲ سے لکہنا رہ گیا تہا

| [illegible] | اسم وکنیت ولقب ولدیت سکونت قسم خاندان | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| م | حضرت میراں سید محمد مہی شاہ جہورہ | سنہ ۱۲۰۰ ہجری بزمانہ احمد شاہ درانی | شہر بہیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ پراچگان عمر ۹۰ برس | زبانی غلام نبی قریشی | آپکا نسب جسمی بچہند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی تک منتہی ہوتا ہے بغداد شریف میں آپ نے ۲۰ برس تحصیل علم کے اور قریبا ۲۰ سال پڑہایا نہایت درجہ کے خوشنویس تہی اوسوقت مین آپکی نوشتہ کے اکبر بیس حرف مشہور تہا چنانچہ ایک بیت دیوان حافظ آپکا خاص دستخطی بیت مذکورہ ایدل کہ مسیحا نفسے می آید :: کز انفاس خوشش بوی کسے می آید :: امیر بخش استاد زادہ ساکن ساہی وال دہجان کے پاس ہے اوسکے بتہ غلام فرید خان افسر مال ضلع شاہ پور دی رہے تہی مگر اوسنے نہیں دیا اور تبرکا اپنے پاس رکہا۔ آپکی خرق عادات وکرامات کے حکایات اوس ملک میں بہت کچہہ ہین ۱۲ برس حالت سکر میں رہے نقل آپکی طی الارض سے قریشی غلام نبی فرماتے ہین کہ ایک سوداگر آپکا مرید تہا اوسنے عرض کی کہ اگر میرا مال کل تک کابل پہونچ جاتا تو میں بہی دیگر سوداگروں کی طرح اپنے مال سے نفع کثیر اوٹہاتا آپ نے فرمایا کہ شتران بار برداری کرلو چنانچہ حسب فرمودہ آپکی شتر کرلئے ساربان نے چلنے وقت کہا کل اونٹ گل لینے جائے کچہ بے خبر دار ہوا اونٹ آپ نے فرمایا پہلا قدم بہیرہ اور دوسرا کابل چنانچہ صبح صادق سے پہلے سوداگر معہ مال شتران کابل پہونچ گیا قیاس کرنا چاہئے کجا بہیرہ اور کجا کابل سینکڑوں کوسوں کی راہ خطرناک۔ نقل دیگر ایک قرضخواہ نے آپسے آنکر تقاضا قرض کیا آپ درمیان راستہ ہڈالی اور مٹہہ ٹوانہ کے اوسوقت تہے اور ایک درخت پیلو کے نیچے بیٹہے تہے آپ نے فرمایا۔ اس درخت پیلو پر چڑہ جاؤ اور اسکے پتے جہاڑ دو جتنے پتے جہڑے سب سونیکے تہے چنانچہ ابتک بہی وہ درخت قایم ہے اور مولف نے بہی اوسے دیکہا ہے کہتے ہین بعد میں بہی پتے سونیکے لوگوں کو ملتے رہے ہین اور بہت کچہہ حکایات خرق عادات کے ہین۔ |
| م | محمد جمالی | | موضع جمالی تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور روضہ | زبانی غلام نبی قریشی | آپ قوم کے بلوچ شاخ جتوی سے تہے اکثر سکر کیحالت میں رہا کرتے تہے اورنگزیب عالمگیر بادشاہ دکیو قتمین تہی چنانچہ آپکا روضہ اور مسجد بہی بادشاہ موصوف کے حکم سے طیار ہوا تہا آپ اصلی باشندہ بہنی بلوچان ضلع شاہ پور پنجاب کے ہین آپکا جبہ مبارک ململ ڈہاکہ ایک بکس شیشہ دار مین ابتک موجود ہے مولف نے بہی اوسکی زیارت کی ہے آپ کے دادا ملک بجار تہے جنکا مقبرہ جو جہیرہ کے نام سے مشہور ہے کچہہ فاصلہ پر بنا ہوا ہے۔ |
| م | خواجہ محمد سماک | | | سفینہ | حضرت خواجہ معروف کرخی کو آپکی سخن اور تلقین سے کشایش ہوئی تہی۔ ہارون رشید آپ کے ساتہہ بڑی تواضع سے پیش آتا تہا۔ آپنے وقت وفات کے کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ اوسوقت مین جب میں معصیت کرتا تہا تیری اہل طاعت کو دوست رکہتا تہا۔ اوسکے کفارت کر بعد وفات اونکو خواب میں دیکہا گیا اور دریافت کیا فرمایا خدا نے مجہے نور زا و خلعت اور اکرام کیا۔ |

| نمبر شمار | نام و کنیت و لقب و طبقات و سکونت و قسم خاندان | تاریخ وفات | مقام مزار و مدفن | حوالہ کتب | مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|
| م | شیخ ماجد گردی | سنہ ۵۵۰ھ ۵ شوال روز یکشنبہ | جبل حمرین نواح جدہ | سفینہ گلشن | آپ مرید شیخ تاج العارفین ابوالوفا اور معتقدان حضرت غوث الاعظم تھے ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر ارادہ مکہ معظمہ بحالت تجرید ظاہر کیا شیخ نے کوزہ اپنا عطا فرماکر ارشاد کیا کہ جسوقت تجکو تشنگی ہووے آب شیرین اور جسوقت بھوک لگے تلقال باشکر آمیختہ اس کوزہ سے برآمد ہوگا۔ |
| م | سید مخدوم میر جہاں صدر جہاں | سنہ ۱۱۸۳ ہجری | شہر دہلی شاہجہاں آباد محلہ روشن پورہ | حدیقہ | آپ مخدوم شاہ عالم کے جانشین صاحب مقامات بلند و مدارج ارجمند تھے خاندان قادریہ چشتیہ نقشبندیہ مین آپ کو ارشاد کی اجازت حاصل تھی مدت شدید تک دہلی میں ہنگامہ مشیخت گرم رکھا اور ہزاروں کو درجبل بحد کیا اور سجادہ نشین شاہ بہاوالدین عرف عبداللہ شاہ تخلص بشیر ہین۔ |
| م | شیخ محترم اللہ المتوکل علے اللہ | سنہ ۱۱۰۱ ہجری | بیرون شہر لاہور جانب غرب بیزادہ بدھو | حدیقہ تکملہ سیر الاصفیا | تکملہ سیر الاصفیا میں لکھا ہے کہ آپ خاندان نقشبندیہ میں ہین اور حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کو آپ ہی سے خرقہ خلافت نقشبندیہ حاصل ہوا تھا آپ کی توجہ و اثر سے تھوڑے ہی دنوں میں مریدوں کو ازخود رفتگی حاصل ہو جاتی تھی آپ کو بیعت اور خرقہ خلافت خواجہ محمد مسکین سے اور اونکو خواجہ محمد ہاشم اور اونکو اپنے والد خواجہ کلان دہبیری اور اون کو خواجہ املنکی سے اور اون کو خواجہ محمد بزرگوار قاضی سے اور اون کو خواجہ عبداللہ احراری سے تھی آپ کا گنبد قبر بہت عمدہ بنا ہوا ہے گنبد کے اندر آیات قرآنی درود شریف اور قطعہ تاریخ وفات لکھا ہوا ہے اب جگہہ غیر آباد ہے قطعہ تاریخ قطب حق شاہ محترم زجہان رفت ؛؛ رفت در بزم اولیائے سلف ؛؛ سال تاریخ رحلتش جستم ؛؛ گفت طبع سلیم نیک خلف ؛؛ |
| م | حضرت شیخ سید محمود بحار لقب محی العظام | ۲۲ صفر سنہ [illegible] | کنارہ دریائے جمنہ متصل روضہ شیخ رکن الدین فردوسی قریب بارہ پلہ | رسالہ حبیب تذکرہ جمیع اولیا اور شعرا نظامی بحوالہ مرآۃ آفتاب نما اور شجرۃ الانوار و خوارق | آپ اولاد سید ناصر الدین سونی پتی کے ہین اور نسب آپ کا بحضرت امام جعفر صادق منتہی ہوتا ہے اور مشایخ فردوس سے ہین آپ کو راجہ ہاڈ کوڑہ کہتے ہین یعنی راجہ استخوانخانہ (دیکہو شعرا ء نظامی صفحہ ۱۸۶) کہتے ہین کہ آپ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی سنجری اجمیری کی تربیت یافتہ بڑے صاحب جذبہ اور بزرگ تھے اور حضرت سلطان المشایخ کے زمانہ میں تھے سکر کیحالت مین رہا کرتے تھے۔ یہہ بہی مشہور ہے کہ حضرت سلطان المشایخ نے واسطہ تصفیہ خلافت محمد نصیر الدین چراغ دہلی اور امیر خسرو کو آپ کی پاس بہیجا تھا کہ جسکو آپ منظور کرین خلافت اوسکی ہے دونو صاحب مشیہ برج سے کہیر آپکے لئے لیگئے آپ نے سکر و مستی کی حالت میں کچھہ کہیر کہائی اور امیر کو اشارہ کہانیکا کیا آپ نے کراہیت کرکے تامل کیا محمد نصیر الدین کیطرف اشارہ ہوا آپ نے فی الفور بڑی رغبت |

| [illegible] | نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقوم ووطن | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ |
|---|---|---|---|---|---|

اور شوق سے خوب شرح کہایا یہانتک کہ آپ کا لعاب دہن جواد میں تہا اور جو کہیر موجہوں اور ڈاڑہی پر لگی تہی وہ خوب پوچہکر اور صفائی سے نوشجان فرمائی اور واپس آئے اوسی موقع پر کہتے ہین حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا ہے نظام جانے خسرو اور خدا جانے نصیر کو واللہ عالم بالصواب

**نوٹ** وجہ تسمیہ لقب محی الختام کہتے ہین کسی بڑہیا بیوہ کا لڑکا سفر مین گیا تہا اور مفقود الخبر تہا۔ آپکی خدمتمین آکر بیقرار ہوکر رونے لگی اور عرض کی کہ میرا ایک بیٹا تہا جسے میں نور دیدہ اورگہر کا چراغ جانتی تہی گم ہے اوسکی کچہہ خبر نہیں آپ دعا کیجئے کہ خدا مجہسے اوسکو ایکبار ملا دے آپ نے کشف سے معلوم کیا کہ اوسکا فرزند مرگیا علاوہ خشک ہڈیون کے اور کچہہ باقی نہیں رہا آپ نے جناب باری میں بڑی عجز سے دعا کی کہ خداوندا مجہہ پر اور اس ضعیف بیوہ پر رحم کر اور اوسکو اوسکے فرزند سے ملا کہتے ہین آپ کی دعا مستجاب ہوئی سوکہی ہڈیوں میں خدا نے جان ڈالدی اور چندروز میں اوسکی ماں سے ملا دیا۔ العلما امتی کا انبیا بنی اسرائیل کا راز افشا کردیا۔

| م | میر حسین بائی منارے | ۹۴۲ سنہ | پایان سیار ہم | حس | آپ بڑے سیاح جہاندیدہ تہے بعہد سلطان سکندر شہید مشہد سے دہلی آئے قلعہ دہلی کہنہ مسجد پاسے منار اقامت فرمائی اور گوشہ گیر ہوئے سلطان کو آپکی صحبت سے موافق |
|---|---|---|---|---|---|

تہی بعض نسا امراء سکندریہ آپ کی معتقد ہوئیں وجہ معیشت ضروری اون سے پوری ہوتی تہی اور قلعہ کے اندر کاررزاعت کرتے تہے اور اوسکا حاصل فقیرون کو دیدیا کرتے تہے۔

| ع | میر محمد شفیع | ۱۹ محرم سنہ ۱۱۰۹ ہجری روز پنجشنبہ | مدرسہ خود | حبیب | آپ خلیفہ شیخ پیر محمد لکہنوی چالیس برس تک کنارہ نہر فیض شاہجہان آباد نزدیک حالیہ نالہ سکونت اختیار کی مدرس علوم وارشاد طالبان وجامع معقول و منقول وجادی فرع واصول والعلوم غریبہ حاذق اور ماہر تہے نواب فدائیخان جو آپکے بڑے معتقد تہے اونہوں نے تکیہ پختہ ومسجد وحجرہ بنوادیا تہا اور مسمات لاڈلی بیگم بیٹی فدائیخان نے گنبد روضہ معہ بارہ دری گرد روضہ بنوادی تہی |
|---|---|---|---|---|---|
| م | خواجہ محمد واسع | | | مراۃ الاسرار | آپ اپنے وقتمیں یگانہ تہے اور بہت مشایخون کو دیکہا اور بہت تابعین کی خدمت کے آپکی ریاضت اور نفس کشی اسدرجہ کی تہی کہ نان خشک پانی میں ترکر کے |

قدر قلیل کہالیا کرتے تہے اور فرماتے کہ جو کوئی اسپر قناعت کرے خلق سے بے نیاز ہوتا ہے آپ کا فرمودہ ہے کہ خنک وہ ہے کہ صبح کو گرسنہ اوٹہے اور رات کو گرسنہ سوئے حضرت خواجہ حسن بصری کی صحبت یافتہ تہے معرفت اسدرجہ کے تہے ما رایت شیئاً الا رایت اللہ فیہ یعنے کوئی چیز مینے نہین دیکہی جسمین خدا کو نہین دیکہا آپ کے کمالات بیش از بیش ہیں اس مختصر میں گنجایش نہین۔

| [illegible] | قاضی منہاج جرجانی | | | | آپ افاضل روزگار اور اہل وجد وسماع تہے اور صاحب تصنیف طبقات ناصری حضرت |
|---|---|---|---|---|---|

سلطان المشایخ فرماتے ہین کہ ایکروز آپکی تذکرہ مین گیا اور آپ نے یہہ رباعی فرمائی لب بر لب لعل دلبران خوش کردن ٭ آہنگ سر زلف مشوش کردن ٭ امروز خوش است لیک فردا خوش نیست ٭ خود را چو خسی طعمہ آتش کردن ٭ جب یہہ رباعی مینے سنی بیخود ہوگیا پہر چند ساعت کے بعد ہوش مین آیا۔

# صحت نامہ جدول ششم طبقۂ اولی خاندان مشرقہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۳ | ۲۶ | دٹی | روٹی |
| // | // | عطائی | عظمائی |
| ۵ | ۱۵ | یکی میراست | یکے مراست |
| // | ۱۹ | عقبہ | مقید |
| ۷ | ۵ | مسمن | سخن |
| ۲۲ | ۱۱ | یہہ مرتبہ اولیا دلکا ہے | یہہ مدینہ اولیاؤنکا ہے |
| ۱۰ | ۳ | مشایخ کبار سے | مشایخ کبار حجاز سے |
| ۲۵ | ۲۹ | بار سفیہ | باز سفید |
| // | ۸ | بکلا کی | بجلا |
| ۳۰ | ۱۰ | لویہ سادی | بومہ سادی |
| ۱۱ | ۳ | بندگی بقاکی | بندگی محل بقاکی |
| ۳۸ | ۳ | جمعان | محبان |
| ۴۲ | ۱۴ | تفسیر حسینی | تفسیر حسینی در ہربت الارواح |
| ۸۱ | ۸ | مفارقت دنیاسی | مفارقت ہی دنیا سے |
| ۷۶ | ۲۹ | دسنا یاد ہے | اپنا کہنا یاد ہے |
| ۱۰۰ | ۸ | عابدان | خاندان |
| // | ۲۵ | سرح فصوص المیم | سرح فصوص الحکم |
| ۵۷ | ۱۴ | جواب | جواب دیا |
| ۶۵ | ۹ | ضماد | حماد |
| ۷۶ | ۲۶ | تلعچہ اوسکی لئے کہ سلطان سے | |
| // | ۲۸ | دعا کرتے تہا وفات سنہ ۹۰۷ ہجری | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۱۱ | خیالی | خیال |
| // | ۸ | بقولی | بقول |
| // | ۱۷ | ابن جلا | ابن جلانی |
| // | ۲۹ | اہیون | آہیہ |
| ۱۷ | ۴ | بستان دیدہ | بستان ویدہ |
| // | // | لکہتے نہین | لکہتی ہین |
| ۲۵ | ۲۹ | آیندہ داد | آیندہ را |
| // | ۷ | داد دائی | داؤد رقی |
| ۲۹ | ۱۴ | صرف | طرف |
| // | | سرجوی | نہرجوی |
| ۳۷ | ۲۶ | من بعد النعم | من بعد الغیم |
| // | ۱۱ | سیا | شیبان |
| ۴۸ | ۱۰ | بریستم کشیر | بربستم |
| // | ۱۰ | جامع اصعر | جامع الصغیر |
| ۹۸ | ۵ | ملیار | ملک یار |
| // | ۱۳ | سماری | سنجاری |
| ۵۰ | ۶ | تشرالشرفا | تشریف الشرفا |
| // | ۲۹ | بڑے کہتے تہے | بڑی عمر رکہتی تہے |
| ۶۷ | ۱۸ | باد بعد التوحید | باد لہ التوحید |
| | | قلعچہ اوسکے لئے طیار کرایا | |
| | | دعا کرتا تہا کہ سلطان سے پہلے مین مرون | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۳ | تبج | تمنج |
| ۱۲ | ۴ | میرا پوچہا | میرا حال پوچہا |
| ۶ | ۲۱ | پتہران میں | پتہر زمین سے |
| ۱۴ | ۲۳ | احمد کوتالی سے | احمد کوتانی سی |
| ۹ | ۲۴ | نوسے ملاح | نوری حلاج |
| // | ۱۶ | الوالنبی ابوعبداللہ الشبتی | ابو العباس عبداللہ |
| // | ۴ | خاطب | مخاطب |
| ۲۷ | ۱۴ | قنبیلولہ | قیلولہ |
| // | ۹ | دولعبت | دونعمت |
| ۳۶ | ۲۰ | منظہر البیارزدوی | مطر البارزدوی |
| // | ۷ | سہال | سُہیل |
| // | // | گلا نبیم | گلا کم |
| ۴۴ | ۶ | ہفتاد کسی | ہفتاد کس |
| // | // | کیا گناہ ہے | تمہارا کیا گناہ ہے |
| ۴۷ | ۶ | اللہ مشابہ | اللہ شاہدی |
| ۴۸ | ۷ | بسارالدین | سعید الدین |
| ۵۳ | ۹ | ابو دمراع | ابو ذرع |
| ۶۴ | ۱۴ | علی دست | علے راست |
| ۶۹ | ۸ | بحطا | بخصاب |

## قطعہ تاریخ طبع زاد حکیم محمد نواب جان صاحب دہلوی

ذکر اوصاف بزرگان سلف را لا کلام
آنکہ از قدمائے دہلی ہست مرد فاضلی
تازہ گشتہ از نوے ذکر شفیع ما سلف
قسم باذن اللہی آید صدا از خامہ اش
گفتم از ہاتف کہ نام وسال اتمامش چہ شد
طور دیگر گفت از مسکین کہ ۳ صد یکہزار
سال اتمام تحفۃ الابرار

ایضاً دیگر

باقیات الصالحات ہم گفتہ اند اہل کلام
نام شان نواب مرزا بیگ مشہور ا مام
چون رقم کردہ سلاسل از بزرگان کلام
انجیوان از مداوش روزمی جوشد مدام
گفت برگو تذکرہ ہم نام وہم سال تمام
بست و پنج آمد رسال ہجرت خیر الانام ۱۳۲۵
ذکر ابرار یافتم زسر دانش

## ...ں مفید کتابوں کا مختصر بیان

...شایع ہوئی سید محمد حسین مالک مطبع رضوی و اخبار خیرخواہ عالم دہلی سے طلب کیجئے ایمن
...ن معارف ترجمہ معارج المومنین دینی معلومات کے متعلق اکثر باتین جو بڑی کتابوں
بحث سے حاصل ہوسکتی ہین بحوالہ قرآن و حدیث اسمین درج ہین۔ مثلاً اسلامی حکیمانہ فوائد
...نا و روح و عقل و نفس و محبت و عشق و معجزہ و کرامات و استدراج و سحر و طلسمات و دابۃ الارض
جال اور یاجوج ماجوج اور حضرت عیسیٰ و مسئلہ خیر و شر وغیرہ کے متعلق بہت
...سکے ہین دیکھنے کے بعد کوئی مسلمان اس کو چھوڑنا نہین چاہتا قیمت عہ کاغذ گندہ
...د اہار۔ اردو ترجمہ افضل الفوائد۔ ایسی دلچسپ دینی و دنیاوی فوائد کی کتاب ہے جس مین حضرت
...پیر و مرشد حضرت نظام الدین اولیا کے ارشادات کو تاریخ وار قلمبند کیا ہے بزرگوں کے کلام کی
...ب سے ظاہر ہے کہ کسی مقام سے شروع کرکے چھوڑنے کو جی نہین چاہتا ہے قیمت ہر دو حصہ ۱۲ر
...کتب حالات و ملفوظات بزرگان حسب ذیل موجود ہین۔

...ح حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۲ر ترجمہ فوائد الفواید ۱۲ر انوار الاولیا ترجمہ
...ضرت گنجشکر ۸ر راحت العاشقین۔ اردو از حضرت قطب الدین چراغ دہلی ۱ر
...ی اوراد غوثیہ و فیوض القادری وغیرہ از حضرت پیران پیر ۴ر ترجمہ مکتوب خواجہ صاحب ۴ر
...مشائخ چشتیہ معہ منتخب ملفوظ شاہ سلیمان صاحب تونسوی وغیرہ ۴ر
...ولیا۔ دو جلد یعنے سیر العارفین اصل نسخہ مولانا جمالی مصاحب ہمایون بادشاہ و تکملہ
...سمین خواجگان چشت وغیرہ کے حالات تا بہ خلفاء مولانا فخر صاحب درج ہین تکملہ مین
...ت متاخرین کے حضرت محمد عاقل صاحب خلیفہ حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی کے
...لات اور شجرہ و اسمائے مشائخ معہ تاریخ عرس سلیس فارسی مین لکھے ہین اور سیر العارفین
...نقشے مزارات و مقامات متبرکہ کے بھی ملحق ہین قیمت بجائے عہ کے ۱۴ر
...ظم مفصل سوانحعمری حضرت امام اعظم معہ جوابات مخالفین ایکروپیہ عہ

...۔ حضرت مرزا مظہر جان جانان شہید اردو موسوم بہ مخزن حقیقت جسمین
...ت و مشن گذرانی حضرت مرزا صاحب کے شریعت و حقیقت کی عمدہ مفید
...سر کے اعمال و وظائف ذکر و شغل دعائین سلسب امراض دل کی بات معلوم کرنے
...ترکہ و اشعار و ترجمہ مکتوبات وغیرہ لکھے ہین قیمت عمدہ کاغذ عصہ معمولی ۱۲ر

...الکلام مسنون طریقہ لباس و طعام مین نہایت مفید رسالہ ۱۲ر
...بیان فی لغات القرآن مبتدیوں کو اس سے قرآن مجید کا ترجمہ بخوبی آسکتا ہے ۱۰ر
...حلیہ حضرت اویس قرنی کے مفصل حالات و نصائح و اذکار وغیرہ ۱۰ر
...خواص جواہرات حیوانات حروف وغیرہ کی عجیب غریب خواص و طریق استعمال کشتہ جات وغیرہ ۱۲ر
...مع مرید دو حصہ انگریزی دیسی کا بگڑ ہوئی کتاب جس سے گھر بیٹھے بہت سی ترکیبین آجاتی ہین ۸ر

## علمی ذخیرہ سیر و تفریح یعنے مجلدات گلزار لطائف و گلستان حکایات

جس مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرحت افزا مطائبات اور مناقب
...کے اکبر کے کمالات بادشاہون امیرون شاعرون و دیگر مشاہیر سلف کے خوش کن لطائف نیز
اشعار عربی و فارسی عالم ادب کے فصیح و بلیغ فقرات و اخلاقی فضائل انسانی کے متعلق سچی
حکایتین اور اگلے زمانہ کے تاریخی یادگار کارنامے وغیرہ درج ہین۔ جو غریب طالب العلم سے لیکر
اعلیٰ رؤسا و حکام تک کیلئے ایک ذخیرہ تفریح اور دلچسپ معلومات کا ہے اور حسب ذیل
جلدون مین طبع کیا گیا ہے۔

**عطر ظرافت** (تاریخی لطائف) مشتمل چہار حصہ۔ مزاح ابرار۔ نزہۃ الملوک۔ لطائف الشعرا
نشاط المجالس قیمت کاغذ دیسی عصہ ولایتی عہ
**انتخاب نادرہ**۔ گیارہ کتب تاریخی کا لطیف انتخاب بطور تتمہ عطر ظرافت چار آنہ ۴ر
**گلشن فضیلت** (تاریخی حکایات) دو حصہ قیمت کاغذ ولایتی عہ
**گلدستہ نقل و حکایت** حصہ معہ سوانحعمری شیخ الرئیس مجلد ۱۲ر
**حدیقۂ تصوف** (حال و قال بزرگان) قیمت ایکروپیہ عصہ
**سوانحعمری**۔ حضرت مولانا روم حصہ اول قیمت ۸ر آنہ
**طلسم فطرت** معروف بہ فسانہ نثار اسمین دلچسپ قصہ کے علاوہ مرزا اسخوردہ
بقول ظریف کا مکالمہ ہنسی کے مارے پیٹ مین بل ڈالتا ہے اور لکچر خدا پرستی قابل دید۔ عہ
**خیابان تفریح** متعلقہ گلستان مسرت زیر طبع ہے۔
**مجموعہ قیافہ** فرح الانسان بعض اشیاء کے خواص بقول حکما مع سوال و جواب
طلیۃ و تریاق الکلب علاج سگ گزیدہ ۲ر دیگر رسالہ قیافہ معہ تعبیر نامہ ۲ر
**سالوتر مستند** معہ تشریح الفرس گھوڑون کے معالجات و تصاویر وغیرہ مین نہایت
مفصل و معتبر کتاب جس کے صلہ مین مصنف کو سرکار سے انعام ملا ہے عصہ
**جواہر خمسہ** معہ احسن الاعمال مشہور کتاب عملیات از حضرت محمد غوث گوالیاری ۵ر
**فوائد حسینیہ** تکملہ جواہر خمسہ جسمین نہایت کارآمد و مفید اعمال و دعائین و طریق استخراج
کواکب متعلق اعمال و قواعد سلب امراض و رباعیات حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ
وغیرہ درج ہین اور جو مدت سے طبع نہین ہوا تھا اب بازو یاد اکثر فوائد نادرہ طبع کیا گیا ہے قیمت ۴ر
**مرقع شریف** اردو مع رسالہ اسد الصمد عملیات و ادعیہ مجربہ معمولات خاندان چشت
مصنفہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ قیمت ۲ر
**تثلیث اللغات** جس مین بے نقط و نقطہ دار لغات اور مقلوب وغیرہ جمع کیگئے
ہین جو طالب علمون و اہل صنائع بدائع کے لئے نہایت کارآمد ہین قیمت ۱۲ر
**مخزن الامثال** جسمین فارسی ہندی کئی ہزار مثلین درج ہین قیمت ۸ر

# اشتہار
# تحفۃ الابرار



مشتاقان دریافت حال اولیاء اللہ و پیران اقوال و افعال عارفان باللہ کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ صاحبوں نے بہت کچھ تذکرے و مختصر حضرات صوفیہ کے حال میں ملاحظہ کیے ہونگے لیکن جہانتک معلوم ہے آپنے کوئی ایسی کتاب یا جدول جامع و باترتیب نہ پائی ہوگی کہ جسمیں چار چودان خانوادہ اور ان کی شاخوں اور اس سے اوپر طبقوں کا فی الجملہ ضروری حال ترتیب وار پایا ہو یعنی کہ خانوادہ کا سرمشار اور پیشوا کون صاحب تھے اور انکے پیران کے علی الترتیب کیا اسماء مبارک تھے۔ اور انکی تاریخ و جائے ولادت اور اسیطرح تاریخ وفات یا عرس اور عمر و دفن و مختصر ضروری حالات نسب و ارادت و نادر و کارآمد اقوال و کلمات طیبات و کرامات و خرق عادات معلوم ہو جائیں اس لیے ذرہ بے مقدار آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا دہلوی پنشنر تحصیلدار حنفی المذہب چشتی نظامی سلیمانی شمسی مشرب نے قریبا دوسو مستند کتابوں سے بلحاظ ترتیب مذکورہ بالا یہ مجموعہ چھ جدولوں میں تیار کیا ہے جو فی زمانہ ناظر خاص کی وجہ سے اپنا نظیر آپ ہی کہنا اسکا زیبا ہے اور اس قسم کی کتابوں کا لب لباب ہے۔ شعر۔ من زعرفان مغز را برداشتم ؞ آنچہ بود از زیادات انداختم ؞

امید ہے کہ صدہا کتابوں۔ اقوال صوفیہ کے بجائے یہ ایک ہی کتاب رہنمائی و ہدایت اور دلربائی کے لیے کافی ہوگی۔ اور سب کتابوں کا مقصد و صل الی اللہ اس میں آجائے گا۔ بلکہ جو نکات سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کا عوام الناس پر اظہار کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے وہ خاصکر خاصان کے افادہ کے لیے لکھنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اور جدید معلومات کہ جنکا شوق و ولولہ عارفان حق کو رہتا ہے وہ بڑی جستجو سے بہم پہنچا کر درج کیے ہیں۔ توقع ہے کہ جو تصوف کا مذاق رکھتے ہیں وہ اس کتاب سے حظ وافر اور بہرہ کامل اٹھائینگے۔ ان جداولین کی قیمت نہ بلحاظ فائدہ ذاتی بلکہ محض بنظر فائدہ عام حسب ذیل ہے۔ جدول اول و دوم مشتمل بر حالات خاندان عالیہ و حضرات چشت اہل بہشت ۶؍ قیمت جدول سوم و چہارم و پنجم و ششم ہر یک حصہ ۱۲؍ کل مجموعہ کی یکجائی قیمت للعہ مطبع رضوی دہلی اور مشتہر اور دیگر تاجران کتب سے مل سکتی ہے

خریداران کی خدمت میں یہ ضروری درخواست ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہوسکے اسکی خریداری کی درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔ کیونکہ اسکی جلدیں بہت کم رہ گئی ہیں اور درخواستوں کی کثرت روز افزوں ہے۔ ایسی صورت میں تاخیر کرنیسے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا جن صاحبونکو کوئی خاص حصہ لینا ہوگا تو وہ ایک روپیہ کو دیا جائیگا

بر رسولان بلاغ باشد و بس ؞ المشتہر

محمد نواب مرزا بیگ مؤلف کتاب ہذا پنشنر تحصیلدار۔ دہلی کوچہ مسجد تہور خاں